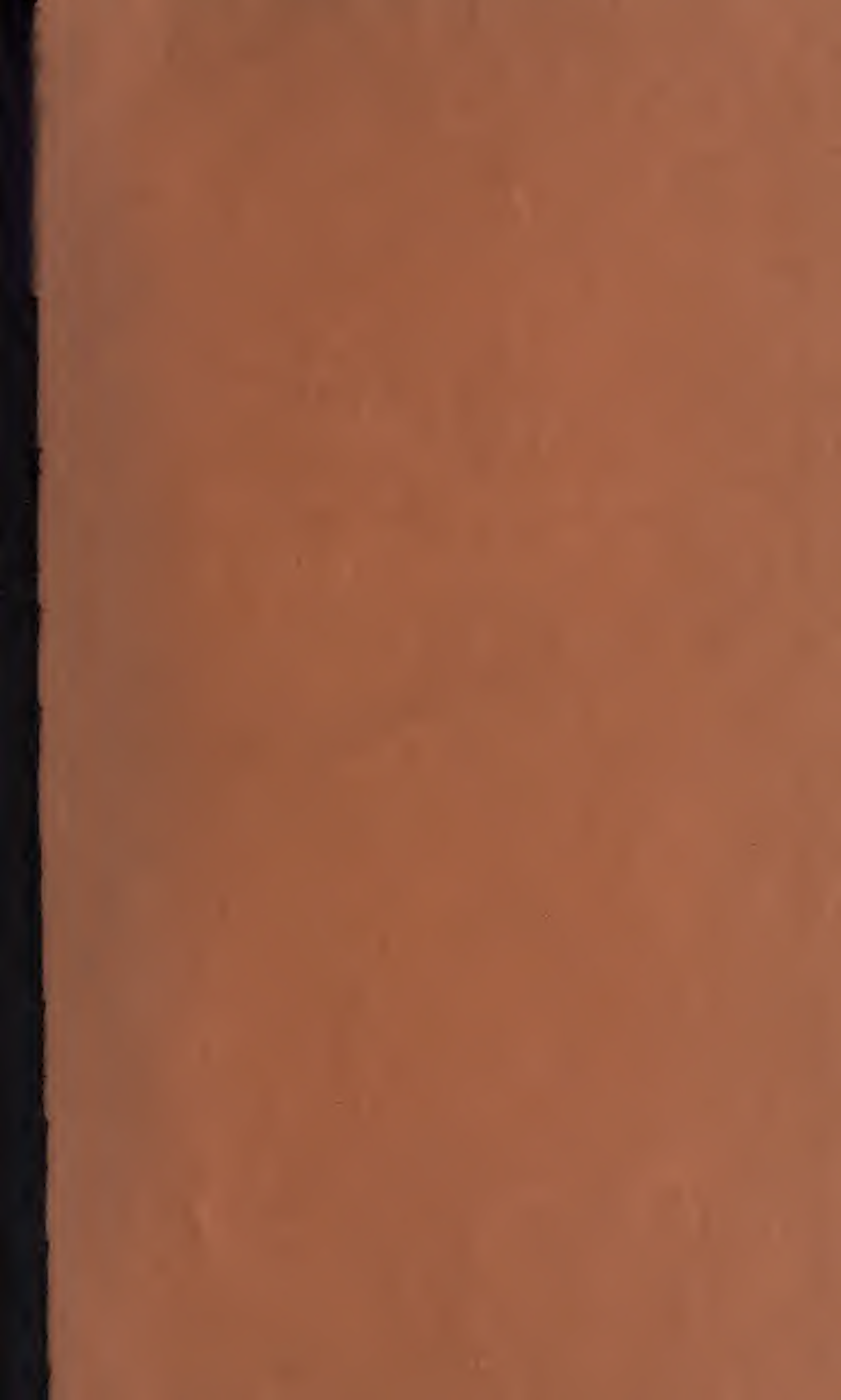
$3.50

Aziz Ahmad

London, May 1966



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

حمد و سپاس بے قیاس اوس خدائے عزّ و جل کا جو لفظ کن سے تمام مخلوقات ارضی و سماوی کو عالم وجود میں لایا اور درود نامحدود اوس ذات ستودہ صفات پر جس کی شان میں لولاک لما خلقت الافلاک آیا۔

امابعد خلاصۃ التواریخ کے متعدد حوالہ جات سرسید احمد خان مرحوم و مغفور کی مشہور و معروف کتاب آثار الصنادید میں پائے جاتے ہیں جو آثار قدیمہ دہلی پر بہترین کتاب ہے اور انہی حوالہ جات سے یہ قدیم تاریخ میری علم میں آئی۔ عرصہ کی جستجو کے بعد ایک قلمی نسخہ تاریخ مذکور کا دستیاب ہوا جس کے مطالعہ سے مجھے اسکی اہمیت اور دلچسپی کا پتہ چلا اور یہ خواہش ہوئی کہ کاش یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائقین تاریخ کے ہاتھوں میں پہنچ سکے۔ مگر اس کام کی اہمیت اور دشواریوں سے میں ناواقف نہ تھا اور مجھ سے بے بضاعت شخص کی یہ خواہش اس کی حیثیت اور مرتبہ سے کہیں بالاتر تھی۔ لیکن اذا اراد اللہ شیئاً ہیأ اسبابہ میں نے اپنی اس خواہش کا اظہار جناب معلی القاب آنریبل **ڈبلیو۔ ایم۔ ہیلی** صاحب بہادر سی۔ ایس۔ ای۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس دام اقبالہ چیف کمشنر صوبہ دہلی سے کیا اور قلمی نسخہ کتاب مذکور کا معائنہ کے واسطے پیش کیا صاحب ممدوح نے جنکا علمی مذاق اور تاریخی دلچسپی شہرہ آفاق ہے اور محتاج بیان نہیں میرے معروضات کو نہایت شوق سے سماعت فرمایا اور کتاب مذکور کی طبع اور شائع کرنے کی ترغیب دیکر میری ہمت افزائی فرمائی۔ اور نیز اس اہم کام میں

ہر قسم کی اعانت کا وعدہ فرمایا چنانچہ آنجناب نے ریاست جیپور کو ایک خط تحریر فرمایا کہ اگر دربار کے
کتب خانہ میں خلاصۃ التواریخ کا کوئی قلمی نسخہ ہو تو مجھے اس کے مطالعہ اور مقابلہ کی اجازت دی جائے۔
ریاست سے حسب المراد جواب آیا مگر اس اثنا میں حسن اتفاق اور خوش قسمتی سے مجھے اوس کے
کئی دیگر نسخے بہم پہنچ گئے اور ریاست جیپور کی فیاضی سے مستفید ہونا میں نے زیادہ ضروری تصور نہ کیا
جس سے میری ادائیگی فرایض منصبی میں بھی نقصان کا احتمال تھا۔ بعدہٗ میں نے جناب **سر جان
ہیوبرٹ مارشل صاحب بہادر کے۔ بی۔ سی۔ آئی۔ ای** بہ القابہ ڈائرکٹر جنرل
محکمہ آثار قدیمہ کو جو اوس زمانہ میں کشمیر میں تشریف فرما تھے اس کتاب کی اشاعت کے ارادہ کی اطلاع
کی اور آنجناب سے اعانت اور صلاح کا متمنی ہوا۔ جناب ممدوح نے میرے اس کام کو استحسان کی نظر
سے دیکھا۔ نیز گذشتہ موسم سرما میں جب آنجناب بتقریب دورہ دہلی تشریف لائے تو میرے تمام قلمی
نسخہ جات کا جن سے کتاب مذکور کی تصحیح عمل میں آئی ہے معائنہ کیا۔ اور بیش قیمت علمی نکات اور قابل قدر
مشوروں سے اس ناچیز کو مستفیض فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ان ہر دو ممدوحین کی عنایت اور ہمت افزائی
میری شامل حال نہ ہوتی تو میں اس کتاب کے طبع اور شایع کرنے میں سعی و کوشش تو درکنار اسکا خیال
بھی دل میں لانے سے قاصر رہتا۔ اگرچہ کہ اونکی ذات میرے اظہار تشکر سے کہیں بالا و ارفع ہے تاہم
میں یہ اپنا فرض تصور کرتا ہوں کہ اس موقع پر ان ہر دو محسنین کے شکریہ کا اظہار کروں اور جو انکا الطاف
و کرم بزرگانہ میرے شامل حال ہے اوسکا اعتراف کروں۔ **بیت**

اجرے دہد خدائے کہ کرد است یاوری　　　با آنکساں کہ یاور و ناصر نداشتند

ترتیب کتاب ہذا کسی پرانی کتاب کے شایع کرنے کے لئے یہ نہایت اہم و ضروری ہے کہ اوس کی تصحیح
و مقابلہ متعدد مختلف نسخہ جات سے عمل میں آئے جن کی نسبت یہ گمان و شبہہ نہ ہو کہ وہ ایک ہی قلمی نسخہ
سے نقل کی گئی ہیں اور نیز جن کی صحت و قدامت کا کافی اطمینان ہو چنانچہ کتاب ہذا کے شایع کرنے
میں میں نے بھی اس اصول کو پیش نظر رکھا اور خدا کے فضل و کرم سے مجھے اس میں امید سے زیادہ کامیابی
ہوئی یعنی اس تاریخ کی جو امتداد زمانہ سے غیر معروف اور کمیاب ہو گئی ہے مجھے پانچ عدد قلمی نسخے
دستیاب ہوئے۔ نسخہ جات مذکورہ بالا میں اگر کہیں اختلاف پایا گیا ہے تو تمام نسخوں کی مختلف عبارات
کو فٹ نوٹ میں درج کر دیا گیا ہے اور متن میں مختلف فیہ عبارت پر حرف "ن" تحریر کیا گیا ہے۔ دیگر
کتب تاریخ کے حوالے بھی دئے گئے ہیں جن کی فہرست مقدمہ ہذا کے آخر میں شامل
ہے۔

قلمی نسخہ جات | ناظرین کی آگاہی کے لیے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اون پانچوں نسخہ جات کا مجملاً ذکر کیا جائے جن سے اِس کتاب کی تصحیح و مقابلہ عمل میں آیا ہے۔ ان پانچوں نسخوں میں ایک نسخہ خاص امتیاز رکھتا ہے۔ یہ کتاب جیساکہ آگے چلکر معلوم ہوگا شہنشاہ اورنگ زیب کے سنہ جلوس میں لکھی گئی اور اوس میں اس بادشاہ جہجاہ کی تخت نشینی اور اوس کے بعد شاہ شجاع و داراشکوہ کے تعاقب کے واقعات تک بحث کی گئی ہے مگر تعجب انگیز امر یہ ہے کہ سوائے اس نسخہ کے قریب قریب تمام قلمی نسخوں میں جو ابتک مورخین کو دستیاب ہوئے ہیں آخر میں بے سلسلہ واقعات شہنشاہ اورنگ زیب کی وفات کا ذکر و تاریخ چند سطور میں بہایت اجمال کے ساتھ تحریر ہے۔ پروفیسر ڈوسن صاحب نے بھی (تاریخ ہند مصنفہ ایلیٹ صاحب جلد ہشتم صفحات ۵۔ ۷) خلاصتہ التواریخ پر بحث کرتے ہوئے اسکا ذکر کیا ہے اور اونکی رائے ہے کہ یہ اندراج کسی کاتب کی طرف سے ہے جس نے شروع ہی زمانہ میں جب یہ تاریخ لکھی گئی نقل کرتے وقت اسکا اضافہ کر دیا اور بعدہ جتنی کتابیں نقل ہوئیں اون میں اسکا اعادہ ہوتا رہا۔ میرے زیر مطالعہ تین نسخوں میں بھی یہ واقعہ درج ہے جس کو میں نسخہ ۲ سے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

"القصہ آخر الامر بتاریخ بست و ہشتم ذیقعدہ ۱۱۱۸ ہجری بعد انتظام مہام روز مبارک جمعہ بعد سہ پاس روز حضرت پادشاہ جنت آرامگاہ در عمر نود و یک سال و ہفدہ روز دو گھڑی پیمانہ عمر لبریز نمودہ مدت سلطنت پنجاہ سال و دو ماہ و بست و ہشت روز در ملک دکن در شہر احمد نگر این معنی بوقوع آمد"

سب سے پہلے مجھے یہ ہی نسخہ دستیاب ہوا تھا یہ خط شکستہ میں لکھا ہوا قدرے بوسیدہ مگر مکمل ہے اور سب نسخوں سے زیادہ قدیمی اور نسبتاً صحت کے ساتھ ہے۔ واقعات مذکورہ بالا کو پیش نظر رکھکر اگر میں کہوں تو غالباً بیجا نہوگا کہ اب تک اِس کتاب کے جسقدر قلمی نسخے مجھے یا دیگر مورخین کو دستیاب ہوئے ہیں اون سب سے زیادہ مستند ہے۔ اسکا طرز تحریر بھی دلچسپی سے خالی نہیں یعنی کاتب نے ہر صفحہ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرکے ان ہر دو حصوں کو بیاضی صورتوں میں لکھا ہے اور صفحہ کے شروع و آخر و وسط میں دو دو سطریں معمول کے موافق کتابی طرز پر تحریر کی ہیں اس طور پر ہر صفحہ میں چھوٹی و بڑی کل سطور کی تعداد ۲۸ سے ۳۸ تک ہے تعداد اوراق ۳۱۲ تقطیع ۱۲ ½ انچہ × ۸ ½ انچہ شروع کے اصل دس اوراق ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کتاب میں سے تلف ہوگئے تھے مگر بعدہ کسی نے اونکو نقل کرکے داخل کتاب کر دیا ہے۔ نوان ورق کتاب کے آخر میں جہاں اوچند

اوراق جنپر غیر متعلق کتاب کچھہ تحریر ہے چسپان نہے۔ اس لحاظ سے اصل ورق صرف ۱۰ صفحے ہوئے ہیں۔ اصل کتاب کے ختم پر ذیل کی عبارت میں سنہ کتابت درج ہے۔

"بتاریخ نوزدہم ربیع الثانی سنہ احد معزالدین عالمگیر ثانی پادشاہ غازی مطابق سنہ یکہزار و یکصد و شصت و ہشت ہجری روز یکشنبہ وقت یکپاس شب گذشتہ صورت اتمام پذیرفت۔ تمت تمام شد کار من نظام شد

قاریا بر من مکن چندین عتاب
گر خطائے رفتہ باشد در کتاب"

یہ نسخہ میری ملکیت ہے اور دہلی میں دستیاب ہوا تھا۔

(۲) نسخہ دویم خط نستعلیق میں ہے۔ یہ نہایت اچھی حالت میں ہے۔ تعداد اوراق ۵۰۵ تقطیع ۹ انچہ × ۶ انچہ اور ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں۔ خاتمہ پر یہ عبارت درج ہے جس میں سنہ کتابت تحریر ہے۔

"ھذا الکتاب خلاصۃ التواریخ تصنیف منشی الناشی سجان رائے بھنڈاری ساکن بٹالہ منمضافات صوبہ پنجاب بتاریخ بست و ششم شہر شعبان المعظم روز شنبہ سنہ یکہزار و دو صد چیزے بالا ہجری و سنہ جلوس میمنت مانوس شاہ اکبر ولد حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی در عہد مہاراجہ دہراج راج راجندر سری سوامی جگت سنگھ بہادر در بلدہ سوامی جیپور بروز شنبہ صورت اتمام این کتاب پذیرفت زیادہ خیر۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم

سمت راجہ بکرماجیت یکہزار و ہشت صد شصت و چہار"

کاتب نسخہ ہذا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہندو تھا کہ اوسکو سنہ ہجری ٹھیک معلوم نہ تھا اور سنہ جلوس اکبر شاہ ثانی غالباً اوس کے سہو سے رہگیا ہے۔

آخری صفحہ کے نیچے کے حاشیہ پر تعداد اوراق بدین عبارت درج ہے۔ "میزان کل ۵۰۵ جزا ورق"۔

یہ نسخہ بھی میری ملکیت ہے اور لکھنؤ سے دستیاب ہوا تھا۔

(۳) نسخہ سویم میں ۴۹۵ ورق ہیں تقطیع ۸½ انچہ × ۵½ انچہ اور ہر صفحہ میں ۱۴ سطریں۔ خط نستعلیق ہے۔ سنہ تحریر اوسکا مٹا ہوا ہے۔ خاتمہ پر یہ عبارت درج ہے۔

"تمت تمام کار من نظام شد کتاب خلاصۃ التواریخ بتاریخ نوزدہم جمادی الاول سنہ ۔۔۔ روز جمعہ بوقت دوپہر باتمام رسید"

یہ نسخہ بھی میری ہی ملکیت ہے اور اخی معظم جناب مولوی ابرار حسن صاحب کی وساطت سے مرادآباد میں دستیاب ہوا تھا +

(۴) نسخہ چہارم خط نستعلیق میں لکھا ہوا کرم خوردہ مگر مکمل ہے اسمیں ۲۸۲ ورق ہیں تقطیع ۱۱½ انچہ × ۷¾ انچہ اور ہر صفحہ میں ۲۰ سطریں. اِس میں سنہ تحریر درج نہیں. خاتمہ پر یہ عبارت تحریر ہے۔

"تمت تمام شد کتاب خلاصۃ التواریخ تصنیف منشی المناشی سجان رائے بھنداری ساکن بٹالہ کہ در علوم ہندی و فارسی و سنسکرت دستگاہ داشت"

یہ نسخہ جناب سید احسن شاہ صاحب رئیس سردھنہ ضلع میرٹھ وتحصیلدار گونڈہ کی ملکیت ہے۔ آنجناب نے براہ عنایت مقابلہ کے واسطے مرحمت فرماکر کتاب ہذا کی اشاعت میں عملی طور پر دلچسپی کا اظہار فرمایا جسکا میں تہ دل سے مشکور ہوں +

(۵) نسخہ پنجم غیر مکمل ہے یعنی اِس میں صرف شاہجہان پادشاہ کے عہد سلطنت اور اوس کے معزولی تک ہے (دیکھو صفحہ ۴۹۰) شروع کے بھی تین صفحے کم ہیں. تعداد اوراق موجودہ ۳۰۸ ہے تقطیع ۱۰½ انچہ × ۶ انچہ تعداد سطور معین نہیں یعنی شروع میں تقریباً نصف کتاب تک تو ایک صفحہ میں ۱۸ یا ۱۹ سطریں ہیں لیکن بعدہ تعداد سطور بڑھتی گئی ہے اور آخر میں ۲۴ و ۲۵ تک پہنچ گئی ہے. خط شکستہ ہے یہ نسخہ سینٹ اسٹیفنس کالج دہلی کی لائبریری میں ہے اور میں صاحبان کالج مذکور بالخصوص مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب پروفیسر عربی کی اِس نوازش کا نہایت ممنون ہوں کہ اوسکو مقابلہ کے واسطے عنایت فرمایا +

مصنف مصنف کے متعلق نفس کتاب سے کچھہ استنباط نہیں ہوتا حتی کہ اوس کے نام کا بھی پتہ نہیں چلتا شروع میں گوکہ ایک طویل دیباچہ ہے جس میں وجہ تالیف کتاب، اوسکا نام وسنہ تالیف اور ایک کثیر تعداد تواریخ فارسی و سنسکرت کا ذکر ہے جنسے کتاب مذکور کے لئے مواد اخذ کیا گیا ہے. لیکن مصنف نے اپنے متعلق صرف اسقدر اظہار پر اکتفا کیا ہے کہ جب سے اوسنے ہوش سنبھالا ناظمان امور مملکت و مال و صاحبان کارگاہ دولت و اقبال کی ملازمت میں رہا (ملاحظہ ہو صفحہ ۶) نسخہ جات ۲، ۳ و ۴ کے اختتام پر البتہ کاتبوں نے اوسکا نام منشی سجان رائے بھنڈاری ساکن بٹالہ تحریر کیا ہے. پروفیسر ڈوسن صاحب نے (تاریخ ہندوستان مصنفہ الیٹ صاحب جلد ہشتم صفحہ ۵) اِس نام کو سبحان رائے پڑھا ہے اور بٹالہ کو پٹیالہ. دیباچہ میں چونکہ علاوہ سنہ جلوس اورنگ زیب و سنہ ہجری کے سنین ہندی بھی پائے جاتے ہیں اسلئے یہ خیال ہوتا ہے کہ اِس کتاب کا مصنف کوئی ہندو ہے. بہرحال یہ طے شدہ امر ہے کہ اسکا مصنف سجان رائے بٹالوی ہے. اب یہ امر تنقیح طلب

رہتا ہے کہ اوس نے اپنا نام پردہ خفا میں کیوں رکھا۔ درانحالیکہ عام رواج کے مطابق دیباچہ میں اوسکا اظہار ضروری تہا۔ ظاہرا اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ سجان رائے محض ایک معمولی اور غیر معروف شخص تہا جسکو اپنے اظہار نام سے یہ امید نہو سکتی ہتی کہ اوس کی تصنیف یا تالیف کی کچھہ قدر و وقعت بڑہ جاتی۔ اور نیز یہ کہ اوسکو خود اس سے حصول شہرت و عزت مدنظر نہ تہی بلکہ اوسکا مقصود محض اظہار حقیقت حال تہا جو ایک مورخ کا نصب العین ہونا چاہیے۔ ان امور کو پیش نظر رکھکر ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اوس کے بیانات بیشتر رطب و یابس سے پاک اور اصل واقعات پر مبنی ہونگے بالخصوص پادشاہ اورنگ زیب کے زمانہ کے حالات جبکہ وہ اکثر واقعات کا خود شاہد متصور ہے +

نفس کتاب | خلاصۃ التواریخ سنہ ۴۰ جلوس اورنگ زیب مطابق سنہ ۱۱۰۷ ہجری (سنہ ۹۶-۱۶۹۵ء) میں تحریر ہوئی اور مصنف نے دو سال اوس کی تالیف و ترتیب میں صرف کی۔ یہ کتاب مخصوص دہلی کی تاریخ ہے جسمیں اس سلطنت کے ابتدائے قیام یعنی زمانہ جدہشتر سے تا وقت تحریر کتاب کل راجگان و سلاطین کا حال بالتفصیل درج ہے۔ دیگر سلطنتوں کا تذکرہ بہی اوس موقعہ پر جبکہ وہ مفتوح ہو کر سلطنت دہلی میں شامل ہوئیں بالاجمال کیا گیا ہے مصنف نے کتاب مذکور کو پاکیزہ و رنگین عبارت فارسی میں لکھا ہے اور استعارات و کنایات و اشعار برمحل و موقعہ سے اوسکو زیب و زینت دی ہے بلحاظ حالات و مطالب کتاب ہذا تین حصوں میں منقسم ہوتی ہے۔

حصہ اول۔ جغرافیہ مملکت ہند بزمانہ سلطنت شہنشاہ اورنگ زیب۔

حصہ دویم۔ حالات راجگان ہند من ابتدائے سلطنت راجہ جدہشتر پانڈو تا زمانہ سلطنت راجہ پرتہی راج المعروف برائے پتھورا۔

حصہ سویم۔ حالات پادشاہان اسلام از زمانہ سلطنت ناصر الدین سبکتگین تا زمان پادشاہ اورنگ زیب +

حصہ اول بہت زیادہ قابل قدر ہے جس میں ہندوستان کا جغرافیہ بزمانہ شہنشاہ اورنگ زیب معہ اوس کی پیداوار اور حالات باشندگان کے درج ہے اور نیز منجملہ اٹہارہ صوبجات کے جنپر کہ سلطنت مغلیہ اوس زمانہ میں منقسم تہی ہر ایک صوبہ کا بیان جداگانہ شرح و بسط کے ساتھہ تحریر ہے یعنی اونکے خاص خاص شہر اور دلچسپ مقامات و عمارات اور اونکے مصنوعات اور نیز مسافات دریا کا ذکر ہے مصنف نے اسی پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ ہر صوبہ کے سرکار اور محالوں کے نام معہ زر مالگذاری کے تحریر میں لایا ہے گویا کہ یہ حصہ آئین اکبری کا ایک ضمیمہ ہے جس سے اوس میں جو معلومات کا

اضافہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر قابل ذکر پنجاب کا جغرافیہ ہے اور اوس میں بھی صوبہ لاہور اور مصنف کے وطن پرگنہ بٹالہ کا جو بیشتر مصنف کی ذاتی واقفیت پر مبنی ہے۔

حصہ دویم بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اِس میں راجگان ہند اور بالخصوص حکمران دہلی کے نام اون کے ازمنہ حکومت اور مختصر حالات سلطنت مندرج ہیں یہ غالباً فارسی کی پہلی شائع شدہ تاریخ ہے جو قدیم تاریخ ہند پر روشنی ڈالتی ہے اگرچہ اوس زمانہ کے واقعات عموماً قصہ و کہانی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔

حصہ سویم بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ اِس میں بیشتر واقعات تو دیگر تواریخ سے جن کی فہرست مصنف نے دیباچہ میں دی ہے اخذ کیے گئے ہیں لیکن شہنشاہ اورنگ زیب اور اوس کے بھائیوں کی باہم خانہ جنگی کے بسیط حالات سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور نیز مصنف کے ذاتی واقفیت کی بناپر وہ مستند متصور ہیں۔ خلاصۃ التواریخ غالباً پہلی قدیمی تاریخ ہے جس میں پادشاہان اسلام کے حالات ایک ہندو کے قلم سے تحریر ہوے ہیں اور جو زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائقین تاریخ کے سامنے پیش ہوتی ہے۔ چونکہ یہ امر بین ہے کہ یہ کتاب پادشاہ وقت کے زیر اثر تحریر نہیں ہوئی اِس لئے اہل نظر کے لیے وہ بہترین ذریعہ معلومات ہوگی اور نیز اوس سے یہ پتہ چلیگا کہ اب سے دو ڈہائی سو برس پہلے ایک ہندو مورخ کی پادشاہان اسلام اور خصوصاً اپنے ہم عصر پادشاہ اورنگ زیب کے متعلق کیا رائے تھی۔

معذرت بادی النظر میں کسی پرانی کتاب کا شائع کرنا کچھ زیادہ دشوار معلوم نہیں ہوتا مگر جن اصحاب نے اس کام کو کماحقہٗ انجام دیا ہے وہ اون دقتوں سے بخوبی آگاہ ہیں جو متعدد نسخوں کے حصول شکستہ اور بدخط تحریرات کے پڑھنے۔ اور اغلاط کتابت کی تصحیح کرنے بالخصوص ناموں کی تحقیق و صحت میں پیش آتی ہیں۔ جبکہ پرانے زمانہ کے کاتب نقطوں اور مرکز دینے کی پابندی سے بری تھے۔ مختلف نسخوں کے مقابلہ کرنے میں جو محنت اور وقت درکار ہوتا ہے وہ محتاج بیان نہیں خصوصاً جبکہ اڈیٹر نے اِس کام کو محض شوقیہ اور اوسوقت میں انجام دیا ہو جو اوس کے فرائض منصبی ادا کرنے کے بعد دماغی و جسمانی آرام و آسایش کے لیے ملتا ہے۔ مجھے اِس امر کا کلی احساس ہے کہ یہ کام میری تنہا محنت اور کوشش سے کسی طرح انجام نہیں پاسکتا تھا اگر میرے اعزا و احبا جن میں کہ تاریخی مذاق خواہ طبیعتاً یا میری صحبت سے پیدا ہوگیا ہے میرا ہاتھ اس میں نہ بٹاتے بالخصوص جبکہ یہ کتاب پانچ مختلف قلمی نسخوں کے مقابلہ کے بعد شائع ہورہی ہے۔ اسلیے میرا فرض ہے کہ جن اعزا و احباب نے میری اس کام میں

اعانت فرمائی ہے اونکا فرداً فرداً اسم وار شکریہ ادا کرون۔ میں جناب پیر ولایت شاہ صاحب۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اسسٹنٹ ماسٹر عربک ہائی اسکول دہلی۔ و مولوی اشفاق علی صاحب منشی سپرانٹینڈنیٹ حلقہ شمالی کی بیش بہا اور قابل قدر اعانت کا شکریہ کے ساتہہ اعتراف کرتا ہوں اور نیز عزیز برادران حافظ محمد حسن بی۔ اے و مقبول حسن و فضل حسن و بشیر احمد کا ممنون ہوں جنہوں نے مقابلہ نسخہ جات قلمی و تصحیح پروف و ترتیب فہرست اسمار میں میری بہت زیادہ مدد کی۔ مین اپنے والد صاحب جناب قبلہ وکعبہ مولوی شریعت اللہ صاحب و اخی معظم جناب مولوی ابرار حسن صاحب سکریٹری ہیوٹ مسلم ہائی اسکول مراد آباد کی اعانت کا بہی دل سے معترف ہوں جن کی متبحر قابلیت علمی نے متعدد بار میری مشکل کشائی فرمائی حقیقت یہ ہے کہ خدائے برتر کو اس ناچیز سے اس کتاب کی اشاعت کرانا ہی منظور تہا کہ یہ اسباب جمع ہو گئے ورنہ کجا میں اور کجا یہ دشوار کام۔

کتاب ہذا کی تصحیح و مقابلہ ماہ جون سنہ ۱۹۱۷ء میں شروع ہوا تہا اگرچہ کہ اس مین بہت زیادہ زمانہ صرف نہیں ہوا اور امید کی جاتی تہی کہ سنہ مذکور کے اختتام تک وہ طبع ہو کر شایع ہو سکے گی لیکن کاپی نویسی اور بعدہ چہپنے میں جو دشواریاں لاحق ہوئیں اونکا وہم و گمان بہی نہ تہا اور حقیقت یہ ہے کہ مجہے بارہا اوس کی تکمیل میں مایوسی کا خوف ہوا انہی بے عنوانیون کی وجہ سے مجہے دلی صدمہ و افسوس ہے کہ جس شان کے ساتہہ میں اس کتاب کو پبلک کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تھا نا کام رہا اور غلطیاں بہی جو لیتھو کے ساتہہ لازم و ملزوم کا حکم رکھتی ہیں رہ گئیں باوجودیکہ تصحیح پروف میں کوئی دقیقہ محنت اور توجہ کا فروگذاشت نہیں ہوا۔ اگرچہ کہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے تاہم مجہے امید ہے کہ ناظرین میری مشکلات پر توجہ فرما کر سہو و خطا سے چشم پوشی کرینگے ۔

ظفر حسن - بی - اے

دہلی

۱۱ ر اگست سنہ ۱۹۱۸ء

فہرستِ کتبِ تواریخ کہ حوالہ اینہا در کتابِ ھٰذا داده شده

۱۔ اکبر نامہ۔ مصنفہ شیخ ابوالفضل علامی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۷۱-۱۸۸۶ء +

۲۔ اقبال نامہ جہانگیری۔ مصنفہ معتمد خان بخشی جہانگیر بادشاہ مطبوعہ کالج پریس کلکتہ سنہ ۱۸۶۵ء +

۳۔ آئینِ اکبری۔ مصنفہ شیخ ابوالفضل علامی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۷۲-۱۸۷۷ء +

۴۔ بادشاہ نامہ۔ مصنفہ ملا عبدالحمید لاہوری مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۶۷-۱۸۶۸ء +

۵۔ تاریخ پنجاب مصنفہ سید محمد لطیف مطبوعہ سنٹرل پریس کلکتہ سنہ ۱۸۹۱ء (انگریزی) +

۶۔ تاریخ فرشتہ مصنفہ ملا محمد قاسم ہندوشاہ مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ سنہ ۱۹۰۵ء +

۷۔ تاریخ فیروزشاہی مصنفہ شمس سراج عفیف مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۰ء +

۸۔ تاریخ فیروزشاہی مصنفہ ضیاء الدین المعروف بضیاء برنی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۶۲ء

۹۔ تاریخ ہند مؤلفہ سر ایچ۔ ایم۔ الیٹ صاحب مطبوعہ ٹربنر کمپنی لندن سنہ ۱۸۶۷-۱۸۷۷ء (انگریزی)

۱۰۔ توزک جہانگیری مطبوعہ علیگڈھ سنہ ۱۸۶۴ء +

۱۱۔ تیمور نامہ۔ مصنفہ مولانا عبداللہ ہاتفی (قلمی) +

۱۲۔ شاہ جہان نامہ۔ مصنفہ ملا محمد امین قزوینی (قلمی) +

۱۳۔ طبقات اکبری۔ مصنفہ مولانا نظام الدین احمد مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ سنہ ۱۸۷۵ء

۱۴۔ طبقات ناصری۔ مصنفہ ابو عمر منہاج الدین عثمان مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۶۴ء

۱۵۔ ظفرنامہ۔ مولفہ مولانا شرف الدین علی یزدی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۸۷-۱۸۸۸ء

۱۶۔ عالمگیرنامہ۔ مصنفہ منشی محمد کاظم مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۶۸ء

۱۷۔ فتوحات فیروزشاہی۔ مصنفہ شہنشاہ فیروزشاہ (قلمی)

۱۸۔ مآثر الامرا۔ مولفہ نواب صمصام الدولہ شاہ نواز خان مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۸۸-۱۸۹۱ء

۱۹۔ مآثر عالمگیری۔ مصنفہ محمد ساقی مستعد خان مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۷۱ء

۲۰۔ مفتاح التواریخ۔ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ نول کشور پریس کانپور سنہ ۱۸۶۷ء

۲۱۔ منتخب اللباب۔ مصنفہ محمد ہاشم خان المخاطب بہ خافی خان نظام الملکی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ سنہ ۱۸۶۹-۱۸۷۴ء

۲۲۔ منتخب التواریخ۔ مصنفہ عبدالقادر بن ملوک شاہ بداونی مطبوعہ کالج پریس کلکتہ سنہ ۱۸۶۵-۱۸۶۹ء



فہرست مضامین کتاب خلاصۃ التواریخ

صفحات

اذکار

اذکار	صفحات

اذکار	صفحات

اذکار	صفحات

اذکار	صفحات



بسم الله الرحمن الرحیم

نقاش نگارخانهٔ کاینات و مصور کارگاه ممکنات چون اقتضا آن کرد که صورت پیرایی عجایب ابداع و چهره آرای غرایب اختراع گردد بوحدت ارادی اربعه عناصر را با وجود تضاد فطری و تخالف طبعی باهم امتزاج و اختلاط داده برنگ آمیزی ارادت کبریا و صنع انگیزی کلک قضا انواع نقوش غریبه و اشکال عجیبه بر مرقع تکوین نگاشت و اشباه متنوعه و تمثال مختلفه را برار زنگ کون نقش بست یعنی بقدرت ابداعی و صنعت اختراعی گوناگون خلقت و رنگارنگ آفرینش از مکامن خفا بمنصه شهود و از جلباب عدم بعرصه وجود آورده انسان را اشرف المخلوقات و اعظم الموجودات مشاهد[1] بدایع صنایع و مظاهر شرایف لطایف خویش فرموده و بعنایات نمایان و تلطفات شایان باصره بینای شگرفکاریهای جهان و سامعه شنوای نیرنگ سازیهای جهانیان و شامه کامیابی شمایم عطریه و ذایقه چاشنی گیری لذاید اغذیه و لامسه شناسای سرد و گرم و دانای سخت و نرم کرامت[1] کرده و بکلید سی و دو دندانه زبان قفل از گنجینه باطنش بر گشوده و مشعل دانش و عقل در شبستان ضمیرش برافروخت تا بوسیله جمیله این قدرت تاییدات و تمدیدات بر شرایف و کوایف انسیه[2] و سایر سرایر کونیه اطلاع یافته پی بمطلب اصلی و مقصد حقیقی که عبارت از حقیقت و معرفت الهی بوده باشد تواند برد و بدستیاری آن برتبه والا و درجه اعلی انسان کامل فایز تواند شد منظومه

صانع بیچون که ترا آفرید | با تو بگویم که چرا آفرید
تا بشناسائی او پی بری | گوهر مقصود بدست آوری

---

(۱) مرحمت (۲) الهیه +

اما چون نفس اماره هوا و هوس زیان کاره که بطریق توامان همراه انسان است عنان اختیار از دست در ربوده و مرات ضمیر را بزنگ غفلت و پندار اندوده در سلسله تعلقات و علایق دنیای بے ثبات می اندازد و ازینجهت او مجبور استعداد بوده از شاهراه مقاصد معنویه بی راه رفته پای بند خلاب اسباب صوریه می باشند و برای گرداوری مواد دنیا و تمشیت امور ما فیها و مطلوبات جسمانی و مرغوبات نفسانی هزاران خیالات باطله و تمنیات لاطایله بسان امواج دریا مواج از دل برمی انگیزد و بحصول آن کوششهای و کششهائے موفوره و اضطراب و شتاب نامحصوره بجا آورده از وجدان در لجهٔ ضلالت و از فقدان در گرداب ملامت می افتد و ضمیمه آن از فرط محبت والفت عیال و اطفال و خویش و اقارب کمند پیچ در پیچ بر گردن جان مضبوط ساخته عمر گرانمایه را که بدل ندارد و عیوض آن بدست نیاید بهمین آئین در ترهات باخر میرساند نظم

گر نیک نظر کنیم ایدل هستیم ز اصل کار غافل
بیفائده هر که عمر درباخت چیزی نخرید و زر بینداخت

خوشا بیدار دلے روشن ضمیری که محکوم نفس اماره نبود و خاطر از خطرات لایعنی وا پرداخته دنیا و اسباب آن را محض خیال و خواب داند و زندگانی را نقش بر آب تصور نماید و اوقات عزیز را در طاعت ایزدی صرف نموده بانوار شمع عرفان شبستان ضمیر منور سازد مثنوی

سعادت ز طاعت میسر شود دل از نور طاعت منور شود
ز طاعت بود روشنائی جان که روشن ز خورشید باشد جهان

دربیان خاصان درگاه ایزدی و تعریف آفریننده عالم

آفریننده موجودات و پیدا کننده مخلوقات بارادت ازلی و قدرت لم یزلی بمقتضای که گوناگون عالم و رنگارنگ عالمیان را بعرصه هستی چهره افروز ساخته همان نمط مذاهب متنوعه و مشارب مختلفه در جهانیان بظهور در آورده و بنابر استحکام ادیان در هر دیار و هر فریق یکے از خاصان جناب صمدیت را بخلعت بشری مخلع گردانیده اورا انقدر قدرت عطا فرموده که عارف دقایق عقول و نفوس و کاشف حقایق معقول و محسوس بوده از احوال اجرام علوی و اجسام سفلی و اخبار ماضی و حال و استقبال بعالمیان آگهی داده و مظهر معجزات عجیبه و کرامات غریبه گشته پرده کشائے اسرار غیب و چهره آرای سرا پرده لاریب گردیده و بالهام ربانی کتاب آسمانی بدست داشته خلایق را هادی وادی ایزد

پرستی وره نمون راه خداشناسی گشت وحکمت الٰهی درکتاب وکلام معجز فرجام او هزاران میمنت وبرکت بظهور رپیوست که بعد رحلتش نیز طوایف انام پیروی ومتابعت از دست نداده از کار نام[1] نامیش وتکرار اعجاز کرامتش محض سعادت وعین عبادت میدانند ازینجاست که هر فرقه مذهب خود را از واردات درگاه الوهیت واوامر بارگاه ربوبیت تصور نموده اند ومهار دربینی دل وگلوبند برگردن جان می اندازند ودین وآئین دیگران محض ترهات پنداشته رحمت ایزدی مخصوص بحال[2] خود منسوب میسازند وایذای مخالف کیش واجرای آئین خویش استرضای ایزد توانا می انگارند اری این سجایای عامیان هرگروه است که پی بمطلب اصلی نبرده تعصب را عبادت می پندارند اما خاصان هرطایفه که از لمعه انوار عرفان شبستان ضمیر ایشان روشن گردیده ورایحه معرفت بمشام جان شان در رسیده رحمت[3] واسعه جهان آفرین مخصوص بقومی تصور نه کرده بسان لمعان مهر منیر وفیضان مطر[4] مطیر فیض بخش جمیع طوایف تصور میکنند واز تعصب وتقید برکران بوده با دوست همرنگ وبا دشمن بی جنگ زیست مینمایند دران اتفاق دارند که سر گروه هرگروه از تائیدات ایزدی وتهذیبات صمدی خالی نیست ومیدانند که از تلون حکمت الٰهی وتنوع قدرتهای ناتمناهی ست که با اینهمه ظهور وآشکارای جلبابی چند بر روی معرفت دشناسای خویش تعبیه ساخته طبقات خلایق را در مناقشات مذاهب ومباحثات مشارب انداخته. **بیت**

در حیرتم که دشمنی کفر ودین چراست — از یک چراغ کعبه وبتخانه روشن است

الحاصل هریک از قافله سالاران هر فریق ومشعله داران هر طریق بمقتضای روشندلی وصفای درونی باصطلاح خویش روح سخن بقالب الفاظ درآورده بلغت دل پذیر چهره افروز عالمی شده اند که کلید بیت المقصود عرفان وگنجینه کشای شناخت یزدان نواند بود وپیداست که هیچکس در هیچ طریق بدون تحصیل وتکمیل علم کامیاب مقصد معنوی ومطلب اصلی نگشته ونخواهد گشت الحق علم است کشاف اسرار کونی والٰهی مشاهد شواهد سعیدی وسیاهی پرده کشای راز انفسی وافاقی چهره آرای رموز تقییدی واطلاقی ذریعه ادراک کمالات صوریه ومعنویه واسطه احراز مرادات دینیه ودنیویه تیغ فهم وفراست را سنگ فسان وطبع زنگ آلوده بیخردی را مصقله وسوهان دشب دیجور باطن بی دانشان را چراغ افروز دانش شبستان ضمیر کور باطنان را شمع آرای بینش بینائی ونابینایان عالم

[1] کار [2] بحال [3] رحمت [4] ابر

غفلت راسبب ظهور بینائی دلنگان[1] عرصه بیدانشی را عصای خردبخشی و خرد افزائی مشغله ایست مهیج حسنات حال ومال مشغله ایست نیز روان[2] وادی فضل وکمال مصقله ایست بمرات اهل حال وقال رایحه ایست بمشام بواطن ارباب جمال وجلال مثنوی

تاج سر جمله هنرهاست علم | قفل کشائی همه درهاست علم
علم بود گوهر و باقی سفال | آن چو حقیقت دگران چون خیال
علم کشیر امد و عسرت قصیر | هر چه ضروریست بآن شغل گیر
آنچه ضروریست چو حاصل کنی | به که عمارت گری دل کنی

براثبات شرف وکرامت علم حجتی ساطع و دلیلی قاطع آنست که ادمیزاد محبوس مطمورهٔ حدوث وامکان وپابند سلسله کون ومکان راکجا قدرت آنکه به پرواز جسمانی چون طایر روحانی بر افلاک رفته دقایق حقایق متوطنان عالم علوی را تواند دریافت یا نیروی طی الارض بهم رسانیده برعرصه تمام روی زمین وعروج جبال وقعر دریا وتحت الثری شتافته تمام احوال عالم سفلی معلوم تواند کرد اینهمه حقیقت جنبش وگردش آسمان وطلوع وغروب ستارگان و سعادت ونحوست زمان وحالات جهان وجهانیان وکیفیت وکمیت دریای عمان بوسیله علم دریافته بردقائق اسرار وحقایق کار میتوان اطلاع یافت وهمچنان برروی دریا خرامیدن وبرسطح هوا پریدن واز حبس نفس دل را از غم ربودن وبخلع بدن روح خودرا درپیکر دیگری انتقال نمودن واز سیمیا به تبدیل صورت پرداختن وبه کیمیا از خاکستر طلا ساختن وبافسون عالم اجنه را به تسخیر در آوردن واز طلسمات دلهای خلایق مسخر کردن وبجاد و بر سرایر ضمایر جهانیان واقف گردیدن وبمعالجه افتادگان بستر بیماری را شفا بخشیدن وسایر سحرسازی ونیرنگ پردازی بذرایع بدایع علوم میتوان بظهور آوردن پس چنانچه این همه علوم مشکل وفنون نادره از عدم بمنصه[3] شهود می آمد همانا که بوسیله جمیله ان[4] حصول مرتبه عرفان ودرجه شناخت یزدان نیز قریب الوقوع است۔ مثنوی

چو شمع از پی علم باید گداخت | که بی علم نتوان خدارا شناخت
بنی آدم از علم یابد کمال | نه از حشمت وجاه ومال ومنال
برو دامن علم گیر استوار | که علمت رساند بدار القرار

---

(۱) سرگردانان (۲) براه روان (۳) بعرصه (۴) علم

میاموز جز علم گر عاقلی   که بی علم بودن بود غافلی

در بیان تالیف این نسخهٔ مسمی بخلاصة التواریخ

جاده پیمایان بادیهٔ دور و دراز تعلقات و ره گرایان مرحلهٔ نشیب و فراز دنیای بی ثبات را
آئینی معتبر و وضعی مستمر است که شغلی چند از قسم شکار و قمار و رود و سرود و اصغای
لاف و گزاف و استعمال اصناع و احراف و امثال آن مانوس طبع و مالوف مزاج ساخته
در زمان انفراغ از مکاسب و مشاغل ضروریه و کار و بار دنیویه بدان اشتغال دارند و بدین غلط
عمر گران مایه را که گذاشتن آن محتاج بشواغل نیست میگذرانند اما روشندلان هشیار فرجام
و صافی دلان فرخنده فرجام که بهره از سعادت و عادت بعبادت دارند این نوع مشاغل بیهوده
محض تضییع اوقات و نقاب بر چهرهٔ شاهد معنویات میدانند و میفرمایند که چون همه کس همت
آن ندارند که بالکلیه از علایق دنیوی ترک توانند نمود اما اگر توفیق رفیق گردد با وجود تعلقات
در یاد رب العباد بودن و در شروع هر کار اسم آفریدگار بر زبان آوردن و دست در کار و دل
بایار داشتن شغلی شریف تر و امری لطیف تر است و اگر چنین نباشد باری در وقت فرصت
از امور ضروریه به تسبیح و تهلیل و یاد رب الجلیل پرداختن کار نشاتین ساختن است اما آن باز
بمطالعهٔ کتب حقیقت و طریقت مشاغل و بر مضامین آن عامل بودن کامیابی دنیا و عقبی است
از آن پس مشغلهٔ کتب اخلاق موجب تزکیهٔ نفس و تصفیهٔ باطن منهج حسنات حال و مال است
سپس مطالعهٔ کتب تواریخ شغلی است بر منصهٔ شهود انجمن دانش را چهره آرا و بهرم خرد را پرده گشا
دام بیست در جلوه گاه ظهور هوش افزائی را کار پرداز و چراغ خلوت ذوالالباب را روغن انداز در اظهار
احوال بادشاهان ماضیه و بیان حقیقت فرمان روایان گذشته جام جمشید است و آئینهٔ سکندر
و در گذارش فنای عالم و عالمیان و عدم بقای جهان و جهانیان شاهدیست بدلایل واضح
خوشا دانشوری بخت بیدار و فرخنده منشی سعادت اطوار که باین شغل شگرف قیام ورزیده
بدریافت ماجرای راه پیمایان مرحلهٔ عدم و سرگذشت گذشتگان ازین عالم عبرت پذیرفته
از خواب غفلت بیدار شود و بیوفائی دنیا و لی بقای مافیها یقین دانسته اوقات عزیز را که
معدوم البدل و مفقود العوض است صرف امور فانی و متلذذات جسمانی نگرداند و باستحصال

توشه اخروی و استکمال امور معنوی که عبارت از یاد رب العباد است اشتغال ورزد و بداند که
هرگاه بادشاهان عالی مقدار و جهانداران نامدار باقبایل گران و وزرای کاردان و عساکر بیکران و خزاین
بی پایان بان عظمت و جلالت و شوکت و بسالت ره نورد مسالک فنا شدند و اثری ازان نامداران
بر صفحه روزگار نماند تا بسایر الناس چه رسد. **مثنوی**

آه ازین منزلی که در پیش است | که گذرگاه شاه و درویش است
نه ازین دام میتوان جستن | نه ازین مرگ میتوان رستن
گر خوری همچو خضر آب حیات | تشنه لب جان دهی درین ظلمات
گرچه عیسی شوی بچرخ برین | عاقبت جا کنی بزیر زمین
گرچه یوسف باوج ماه روی | ناگهان سرنگون بچاه رسی
آنکه جاوید هست و بود یکی است | تا ابد واجب الوجود یکی است

ازآنجا که این هیچمدان از بنجهت که از عنفوان ظهور صبح شعور بملازمت ناظمان امور مملکت و مال
و صاحبان کارگاه دولت و اقبال پیشه خطوط نویسی که عبارت از منشیگری بوده باشد بسر برده
بمقتضای این فن و قلاوزی شوق و سزاولی ارزو اکثر نسخه تواریخ بمطالعه در اورده بهره فراوان
اندوخته چنانچه کتاب رزم نامه ترجمه مهابهارت که از تواریخ هند بزرگ تر و معتبر تر مشتمل بر احوال
پاندوان و کوروان و اسلاف انهاست و حسب الحکم حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه
مولانای عبدالقادر بدایونی و شیخ محمد سلطان تهانیسری باهتمام نقیب خان که سرامد تاریخ دانان بود
از سنسکرت بفارسی مترجم نموده و علامی فهامی شیخ ابوالفضل خطبه ان را بطرز مرغوب بقلم اورده
و ترجمه هربنس پران که ماجرای احوال سری کشن و نسب و نامه اسلاف راجها و عابدان ماضیه
ازان ظاهر است و آنرا حسب الحکم محمد اکبر بادشاه مولانای تبریزی بتحریر در آورده و ترجمه
راماین که متضمن بر احوال سری رام چند از کتب مشهور است و جامع مذکور از سنسکرت
بفارسی در اورده و ترجمه بهاگوت جوگ نششٹ که بباد استان عجایب و سخنان
غرایب از حقایق و معارف در دست و بموجب امر بادشاه زاده دارا شکوه آنرا شیخ احمد
و دیگر فضلا بفارسی در آورده اند و نسخه گل افشان ترجمه سنگاسن بتیسی متضمن احوال راجه
بکرماجیت که مخترع آن برج پندت وزیر راجه بهوج است و نسخه پدماوت مشتمل بر حقیقت
رای رتن سین مرزبان چتور که بنا بر پدماوت زوجه خود با سلطان علاءالدین [illegible]

ونسخہ راجاولی کہ مصر بدیا دھر اسامی راجہا بخط ہندوی نوشتہ وان را ساہورام خلاصہ مریدان گسائین دیرام بعبارت مرغوبہ بفارسی در آوردہ ونسخہ راجترنگینی کہ پنڈت رگھناتھ احوال راجہاے والاشان ورایان رفیع المکان بالتفصیل بسنسکرت نگاشتہ وان را مولانائی عماد الدین بفارسی ترجمہ نمودہ وتاریخ **سلطان محمود غزنوی** کہ در ممالک ہند آغاز ظہور اسلام از سلطان ناصر الدین سبکتگین پدر بزرگوار اوست وآنرا مولانائے عنصری بقید کتابت در آوردہ وتاریخ **سلطان شہاب الدین غوری** کہ حکومت راجہا ورایان از ابتدائے خلافت او از ہندوستان منقطع گشتہ وتاریخ **سلطان علاء الدین خلجی** کہ از سلطان ہند مشہور است وتاریخ **فیروز شاہی** تصنیف مولانائے ضیاء الدین وتاریخ **افاغنہ** محتوی بر احوال سلطان بہلول لودی ونسل او وحقیقت شیر شاہ افغان سور واولادش کہ آن را حسین خان افغان تصنیف نمودہ سلسلہ جمیع افغانان بہ بنی اسرائیل برادران مہتر یوسف کنعانی رسانیدہ وکتاب **ظفر نامہ** متضمن فتوحات حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان از تصانیف زبدہ فضلا مولانائے شرف الدین علی یزدی وکتاب **تیمور نامہ** کہ مولانائی ہاتفی برادرزادہ مولانائی عبد الرحمن جامی در سلک نظم کشیدہ وتاریخ **بابری**[1] کہ حضرت بابر بادشاہ احوال خجستہ مال خود را خود بزبان ترکی بہ تسطیر در آوردہ اند ومیرزا خان خانخانان عبد الرحیم آن را بفارسی مترجم نمودہ وکتاب **اکبر نامہ** کہ علامی فہامی شیخ ابو الفضل احوال سلسلہ علیہ حضرت ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر تا حضرت آدم علیہ السلام بعبارات واستعارات دل پذیر بقلم در آوردہ وتاریخ **اکبر شاہی** تصنیف شیخ عطا بک فروتنی و**اکبر نامہ** تصنیف شیخ الہدا منشی مرتضی خان و**طبقات اکبری** از تصنیفات خواجہ نظام الدین احمد اکبر شاہی کہ جامع بسیارے تواریخ ہندوستان است و**اقبال نامہ جہانگیری** مشعر بر احوال بادشاہان والا شان از حضرت صاحب قران تا نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ کہ معتمد خان عرف محمد شریف بعبارت واضحہ تحریر در آوردہ و**جہانگیر نامہ** کہ جہانگیر بادشاہ احوال خود را بعبارت بادشاہانہ نگاشتہ اند وتاریخ **شاہجہان** تصنیف وارث خان کہ علامی سعد اللہ خان آن را باصلاح در آوردہ وتاریخ **عالم گیری** کہ میر محمد کاظم منشی احوال سعادت اشتمال حضرت ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ غازی از ابتدائے بر آمدن از دکن بقصد جنگ دارا شکوہ ونصرت بر برادران وجلوس بر اورنگ خلافت لغایت سنہ ۱۰ جلوس مقدس بعبارات دل پذیر بقلم در آوردہ وتاریخ **کشمیری** متضمن احوال چہار ہزار

---

(۱) واقعات بابری ؞

سال که مولانای شاه محمد شاه آبادی از لغت کشمیری بفارسی در آورده و تاریخ بهادرشاهی
مشتمل بر احوال سلاطین ولایت گجرات احمدآباد و ولایت سند المشهور به تهته و تاریخ سلاطین
ولایت ملتان و مالوه و دولت آباد و دکن و جونپور و بنگاله و اودیسه که در ازمنهٔ مختلفه این ممالک
از تصرف اورنگ نشینان دهلی بر آمده و به هر یک ولایت حاکمی جداگانه استقلال
یافته بود و حقیقت هر ولایت و هر فرمان روا از آن تواریخ ظاهر است و دیگر
تواریخ هند و فرس بمطالعه این هیچمدان در آمده بخاطر ناقص رسید که از آن جمیع تواریخ انتخاب
نموده نسخهٔ مختصری متضمن احوال فرمان روایان ناحیه هندوستان درست ساخته ذریعه
حصول انبساط گرداند بنائ علی هذا خلاصه مضامین هر نسخه مشتمل بر شمه از ماجرای احوال هر فرمان روا
را از ابتدای راجه جدهشتر پاندوان که در عالمگیری و رعیت پروری و خداشناسی
و ایزدپرستی کارسازیها بر روی کار آورده لغایت رای پتهورا که خاتمه سلطنت جماعه هنود
او است اسمای راجهای عالی مقدار و رایان والا اقتدار بطریق اختصار و انتقال امر سلطنت
از قومی بقومی دیگر بتحریر در آورده و اسامی سلاطین مسلمین از سلطان ناصرالدین سبکتگین که
بادی مراسم اسلام در هندوستان از وست شروع نموده اندکی از احوال هر کدام
یعنی جلوس بر اورنگ جهانبانی و صرف زندگانی بصفات حسنه یا بابات ذمیمه و حکومت
روای بعدل و انصاف یا بظلم و اعتساف و بسبب فرو رفتن کوکب زندگیش در هبوط
فنا و طلوع ستاره طالع دیگری از مشرق انتقال لغایت محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه
بمعرض بیان آورده این کتاب را بخلاصة التواریخ موسوم گردانید و عبارات و استعارات
این نسخه بدیعه را از کتب دیگران دزدی نه کرده بقدر لیاقت و استعداد خویش بتسطیر در آورده و
ابیات مناسب حال بعضی از طبع ناقص و اکثری از اشعار شعرای نامدار که برمحل و بدیهه بخاطر
رسیده برنگاشت و این مجموعه استعارات و عبارات را دو سه مرتبه باصلاح در آورده در
مدت دو سال درست ساخته در سنه چهلم عالمگیری مطابق یک هزار و یکصد و هفتم هجری
و هزار و هفتصد و پنجاه و سه سنه بکرماجیت و هزار و ششصد و هژدهم سنه سالباهن و چهار
هزار و هفتصد و نود و هفت گذشت کلجگ مرتب گردانید آدمی زاده هر چند دانش بلند داشته
باشد بمقتضای بشریت از سهو و خطا خالی نیست درین صورت امید از منشیان روزگار و والا منشان
فرخنده اطوار آنست که در وقت سیر و مطالعه این نسخه اگر عبارتی و استعارتی

پسند طبع عالی نیفتد. دیا در سنه و احوال وفرمان روائی تفاوت ظاهر شود یا آئین نسخه و ترتیب کتاب ناخوش اید یا فقرات نادرست و مضامین ناموزون معلوم گردد و بر بیچیز دی و کم فطرتی این احقر العباد مضاحک و استهزا نفرمانید و از روے لطف وکرم عیب پوشی کنندو بسان بزرگان خطاپوش اصلاح فرمایند مثنوی

طمع دارم کہ گر ناگہ شگرفی | بخواند زین سلاطین نامہ حرفی
درین نامہ اگر بیند خطائی | نیارد بر سر من ماجرائی
ز روے لطف در اصلاح کوشد | وگر اصلاح نتواند خموشد

تنظیم مملکت سخن دل پذیر و تنسیق الفاظ و معانی بے نظیر باصایب رائے دبیر خامہ روشن ضمیر در تسطیر تعریف و توصیف کشور ہندوستان جنّت نشان

ہندوستان ملکیست وسیع و ولایتی است بس فراخ کہ ولایت دیگر بعشر عشیران نرسد باوجود وسعت و فسحت ہمہ جا اباد و در ہر جانب و ہر ضلع امصار و بلاد و قصبات و قریات در باطات و قلعجات مشتمل بر مساجد و معابد و خوانق و صوامع و سایر عمارات دل کشا و باغات فرح افزا و شجرات دلکش و زراعات سبز و خوش و جویبار روان و انہار جریان است کہ در ممالک دیگر این نوع آبادی و معموری کمتر نشان مے دہند و در مسالک و مشارع متعارفہ برروی ہر نہر و نالہ قنطرہ استوار و بر دریا کشتیہا طیار و بمسافت ہر کروہ مینارہاے بلند عمارت[1] کردہ و دلیل مسلک پس اندہ و فرسنگ سراہا بعمارات متین برائے نزول و آرامش مسافرین و در ہر سرائے اشیائے اغذیہ و اشربہ دادویہ و عطریہ دالات دادوات مطلوبہ موجود و مہیا بتمامی راہ دو رویہ راستہ درختان سایہ گستر و میوہ دار وچاہہا و تالاب ہا و آبگیرہا و غدیرہا لبلب از آب خوش گوار رہگرایان در ظل درختان تفرج کنان و میوہ خوران و آب سرد نوشان گویا بر خیابان بوستان قطع راہی کنند و سوداگران و تاجران و سایر رہ نوردان

---

[1] علامت ؂

بی بیم دزدان و رهزنان مال و اثقال خود از مسافت هائے بعیده سلامت بمنزل مقصود میرسانند
و ازین مملکت جانب شرق بنگاله و سمت جنوب دکن و طرف غرب تهتهه بدریائے شور
اتصال دارد و بصوب شمال کوهی است کلان که انتهائے آن بسان دریائے عمان پیدا نیست
اگر در جمیع ممالک بهار نوروزی و ایام فروردی از لطافت و نزاهت هوا و عشرت و مسرت اهل
غبرا و اعتدال لیل و نهار و طراوت و نضارت روزگار مشهور است اما در هندوستان هوائے
برسات که آغازش از انجام جوزا و انتهایش تا ابتدائے میزان می شود و سرآمد تمامی بهارها و
هوائے جان فزا است گوهر افشانی ابر غبار عرصه زمین و سطح آسمان را فرو می نشاند و رشحات
سحاب سراسر زمین را آبروی تازه می بخشد هوا در روزے گوناگون بهار بر روی کار می آرد و فلک هر روز
رنگارنگ کسوت بر تن خویش میگذارد و آسمان بسان عروسان پرده بر روی خود می نهد و باد
مانند دایه مقنعه از روی بر می کشد ماه و زهره از غرفه چرخ رو برون می آرد و دایه سحاب بر چهره
آن شاهدان نقاب می بندد ابر بکردار عشاق گریه آغاز می نماید و صاعقه رقیب وار لب
بخنده می کشاید آب رود مستانه خروش بر آغازد و باد از سلسله بند در پایش می اندازد
سرو از مستی رقص می کند چنار از ظفر دستک میزند گل از شادی بخنده در می آید بلبل زبان بزمزمه
میکشاید باغ و راغ از فیض بخشی هوا سرسبز گشته نسخه باغ ارم میگیرد و کوه و دشت از
لطافت وقت کسوت سبز پوشیده دم مساوات بگلشن جنت میزند **بیت**

بهار سبز و جهان سبز و گلستان سبز است — بهر کجا نگری تا بآسمان سبز است

نزاهت هوا هوای فروردی را هوا خواه خود می سازد و لطافت باد پندار از نسیم نوروزی می براندازد
رنگینی آسمان در منظر نظارگیان رنگین تر از گلشن بهار مینماید و تازه روی زمین در چشم تماشائیان
زیباتر از گلزار می درآید کنار جوهائے و جو از سبزهائے خودرو مانند خوبان نوخط مخطط میشود
و لب غدیر دل پذیر از نباتات نوخیز بسان جعد دل آویز از ماهرویان مجعد میگردد و عالم عالم
خضرات از کتم عدم بعرصه وجود می درآید و جهان جهان نباتات از پرده نیستی جلوه می نماید و
دلهائے افسرده را نشاط تازه چهره می افروزد و خاطر پژمرده را انبساط بی اندازه رو میدهد
و پیران را نشاط برنائی سرخوش میکند و جوانان را باده عیش مست میسازد و اهل حرص و
طمع که دائما کمر تردد بسته دارند پائے در دامان قناعت کشیده آرامش می پذیرند و سیاحان
گیتی نورد از تردد باز مانده بمکان آسایش می گیرند **مثنوی**

زمین پوشیده تشریف حیاتی — ہوا دادہ باو روح نباتی
عروسان فلک در پردہ سازی — عجوز عالم اندر حجتہ بازی
زفیض ابر گشتہ بوم و بر سبز — زدہ مرغان نوای سبز در سبز
نوای بلبل و آواز دراج — شکیب عاشقان را کردہ تاراج
نوای ساز خوش آواز بلبل — فگندہ شورش در لالہ و گل
گوزن و گور در ہر مرغزاری — ہمہ شادی کنان از بہرہ باری

وکثرت بارش موجب افزونی زراعات وافزایش حاصلات وارزانی غلہ وابادانی الکہ[1] است اگرچہ در بعضی اقطار زراعات بر چاہہا می شود و در نجتہ اطراف اراضی سیلابہ ہم ہست اما اکثر زمین الہی کہ عبارت از بارانی بودہ باشد واقعہ شدہ ازین جہت اکثر مدار بر باران ست و بیشتری زمین صالح دسپس ربع کہ در سالی دو مرتبہ بلکہ بعضی جاز یادہ بران مزروع می شود اگرچہ کان الماس ویاقوت وطلا ونقرہ ومس وسُرب واہن ونمک وغیرہ درین کشور ہست کہ محصول ان بضبط می در اید لیکن بیشتر مدار حاصلات بزراعات است واقسام غلہ کہ شمارہ ان بقلم در نیاید پیدا میگردد جمیع غلات این ملک لذیذ وخوش طعم است اما برنج سکھداس ابراد جمیع اجناس است خوبی ولطافت ان از حد قیاس[2] متجاوز مرغوب ذائقہ بادشاہان وامیران وسایر الناس است در ملایمت وحلاوت بے نظیر وبخوشبوئی وخوش مزگی دلپذیر دو تمندان بخت ور ودوستان طبیعت پرور غذای بہتر وطعامے خوشتر از ان نشان نمے دہند بیت

ذائقہ سنجان حلاوت طلب — یافتہ ز و لذت و شامہ طرب

از زنگارنگ میوہائے ربیعی وخریفی باکمال عذوبت ولطیفی اگر بتفصیل برنگارد کتابے علیحدہ باید اگرچہ انگور وخربوزہ وتربوز وانار وسیب وشفتالو وانجیر وغیر ذالک بہتر از ولایت می شود اما میوہ مخصوص ہندوستان کٹہل در لذت بے بدل وڈٹہل بحلاوت ضرب المثل وانناس بخوش مزگی وخوشبوئے روشناس وکیلہ حلوا اموو[3] شریفہ حلاوت اند وو ناریل عدیم المثال وکونلہ وسنگترہ در مزہ بی عدیل وکنار شیرین کار است واز کنار صحرائے چہ نویسد کہ خود را برہمہ کس وقف کردہ نہالش دامان صادر و وارد میگیرد واز ثمرات خوبیش فیض می بخشد

---

(۱) پرگنہ۔ (۲) بیرون از حد قیاس۔ (۳) انبہ

و دیگر گوناگون میوه هاست که بشمار در نیاید بیت

نوائین میوه هائے نوشش پرور　　　بلذت بریکی بر آب دیگر

وسرامد میوه هائے این ولایت انبه است که از رنگ وترکیب خوش ولها می رباید واز شمامه دلکش مشام جان ها می استاید[1] از شیرینی و غدویت مزه قند و نبات می دهد بلکه از حلاوت پهلو به آبحیات می زند زیراکه نعمت بی بدل است عزیز دلها گشته وازبسکه بر جمیع میوه ها سرفراز است مکان خود بلند ساخته شجر دلفریبش از بلندی سر بفلک میکشد واز فیض بخشی ظل کرامت بر سایه نشینان می گسترد وشگوفه آنرا مولا گویند وبارا ورا انبا نامند مثنوی

نغزک خوشش نغزکن بوستان　　　نغز ترین نعمت هندوستان

نادره صنع حق آمد پدید　　　نعمتی از عالم بالا رسید

پیر وجوان هر دو خریدار او　　　طفل بجان عاشق دیدار او

میوه بباغ ار نه بکے ده بود　　　پخته نشود خوردنش آنگه بود

میوه نغزک همه ز آغاز تر　　　تا حد انجام سزا دار خور

هر شجر او بفلک بر شده　　　گنبد افلاک مدور شده

باغ وی آرا نگه دوستان　　　زیب ده کشور هندوستان

دیگر نیشکر است سرچشمه قند ونبات وشیره ان همشیره آبحیات بشیرینی وسیرابی بر جمیع میوه ها سرافراز د به بلندی وگردن فرازی علم افراز گرایش مانند گره آرزو بر دلهای مردم نشسته واز بسیاری شیرین کاری اوذائقه طالبان شیرین گشته از سیرابیش حدیقه خواهش تشنگان سیراب واز عذوبتش مذاق نوشین لبان نوش یاب سربلند ازین است که مولودش بر جمیع اغذیه از شیرینی سربلندی دارد وفیض بخش ازین رو دست که نتیجه اش به ولایت دور دست بطریق تحفه فیض میرساند بیت

از مزه گرد آمده در وے نبات　　　خام خضر پخته چو آب حیات

اگرچه نباتات وسبزها که بزبان هند ساگ گویند آنقدر است که بشمار درنیاید اما از نعمت هائے بے بدل برگ تنبول سبزه ایست سرسبز ساز انجمن سبز بختان برگی است برگ بخش دلهائی برگ طلبان رنگ آرائے مجلس ارباب دول نگهت پیرائے مشام اهل محفل مرغوب

---

[1] استشامد

طبع غنی وفقیر عزیز دہلاے صغیر وکبیر فیض بخش طبیعت پیر وجوان گوارائے مزاج ہر تندرست وناتوان بدرقہ ہاضمہ طعام ازالہ علل اقسام سازگار جمیع امزجہ مددگار تمامی ادویہ سیماب کشنہ کہ دم مساوات باب زندگی میزند اعانت از دمیخواہد سبزان ہند از وسرخروئے حاصل نمودہ خون ریزی وعاشق کشی می نمایند **مثنوی**

اگرچہ ہند سیر از گلرخان است ۔ درانجا سبزہ بالادست پانست
گلی از گلستان ہند چیدم ۔ چنین سبزے گلو سوزی ندیدم
شدہ آئین طراز بزم سازی ۔ بخوبان کردہ طرح بوسہ بازی
زبان گل چین شود از صحبت او ۔ سخن رنگین شود از مدحت او

مثنوی

نادرہ برگی چو گل بوستان ۔ خوب ترین نعمت ہندوستان
طرفہ نباتے کہ چو شد در دہن ۔ خویش چو حیوان بدر اید ز تن
خوردن آن بوئے دہن کم کند ۔ سستی دندان ہمہ محکم کند
سیر خورد گرسنہ در دم شود ۔ گرسنہ را گرسنگی کم شود
برگ کہ باشد بدرختان فراخ ۔ زود شود خشک چو افتد ز شاخ
برگ عجب بین کہ گسستہ ز بر ۔ در پس شش ماہ بود تازہ تر

گوناگون گلہائے بویا ورنگارنگ شقایق مطرا از گل سرخ کہ ان را گلاب گویند ویاسمین ونرگس وسوسن ولالہ وزنبق وبنفشہ وریحان ورعنا وزیبا ونافرمان وتاج خروس وقلفہ وعباسی وخطمی وارغوان وصد برگ وداؤدی وغیر ذلک آنچہ در ایران وتوران وولایت دیگر میباشد ہمہ درین ملک است اما تفصیل گل ہا کہ مخصوص ہندوستان است از اندازہ شرح وبیان افزون اگرچہ سیوتی وچنپہ وموگرہ(۱) وموتیہ ورائے بیل وچنبیلی وکیوڑہ ومولسری وکرن پھول وکرنہ وہارسنگار وجوئی ونواڑی وکنور بیل وگل زعفران وآفتابی وکنول وجعفری ودرتن سیج ودرتن مالا وکریل وکدہل وکنیر وسودرسن وخبب کرونده وسرشف وبہلاوہ وسرس ودوپہریا ودیگر گوناگون گلہا ہر یک از بوئے خوش ورنگ دل کش نگہت بخش مشام وتازگی رسان منظر است لیکن کیوڑہ وکیتکی لطافت ونزاہت دیگر دارد از یک گل مشام تمام ارباب مجلس نگہت می پذیرد

---

(۱) موگرہ ﴿

وتمام خانه بلکه حوالی ان معطر می شود بوے ان بزودی زایل نمیگردد واین گلها در ایران و توران واکناف ان بپیدا نیاید **مثنوی**

هر گل بالا که ده بوستان	بیشتری هست بهندوستان
ان گل هندی که چمن کرد راست	نے بخراسان که بعالم نخاست
سیوتی خوش که کشیدش گلاب	از همه زو بو بهمه روی آب
مولسری خورد و بزرگ از همه	خورد و بزرگ از هرمش بهره ور
گشت ز سرشف گل بر دان نژاد	گل بزمین گونه زر وام داد
پنجه کشاده گل لعل از پله	عرق بخون ناخن شیر یله
نے غلطم نافه وے نیم خام	چیزی ازان مشک و دگر خون تمام
غرق سپر گشت زنیلوفر آب	بر سپرش قبه سیم از حباب
کیوڑه هر برگ چو سیم سفید	عود از و سوخته در مشک بید
ماند چو در جامه نسیمش مقیم	جامه نماند که بماند نسیم
یک گل بیلا وده دیگر درون	گل زگل و گل زگل آمد برون

بے شائبه تکلف رائے بیل و چنبیلی به نگهت رسائی دماغ و فرحت بخشی مزاج مشهور است خصوص وقتی که ان شاهد ان گلشن رعنائی و دلبران چمن زیبائی در سلک ازدواج کتخدائی در اید و مولود مسعود بعالم وجود می در اید یعنی قلیل حسن افزائی سمن عارضان پریرو و جمال پیرائی گل چهرگان عنبرین مو ابروے سرو قدان گلعذار تاب گیسوے نسرین بدنان شیرین گفتار شامه ان از شمایم عنبر بر تر و رایحه ان از روایح مشک خوشتر شمیم بهارے در پیش ان بوے خجالت میکشد و عرق گل از شرم ان غرق عرق انفعال میگردد **بیت**

نسیمش مغز جان را فرحت افزا	شمیمش جان فزا و روح پیرا

اگرچه در بعضی اقطار این دیار اسپ بهتر از اسپان عراقی و عربی میشود اما از جانوران این ملک فیل از عجایبات است در سیرت و صورت بے عدیل و در قد و قامت عدیم المثل در تنومندی و بالائی کوه اساد در قوت و توانائی بے همتا چنانچه بصورت مهیب ان بشکل جانور دیگر نمی ماند خرطوم بجاے بینی بدرازی سه چهار درعه و گوش بپهنائی که غله افشان باشد و دندان بطول یک درعه در رنگ بدن سیاه چون قراست سفید که ان را عاج گویند و

وجسامت ان به پهنائی تا هشت درعه و بلندی تا پنج درعه اکثر بوده به تیزروی و تندروی از اسپ عراقی گوے برده به دلیری و دلاوری او شیر نر بخاک سپرده با این همه قوت و قدرت موری را نیازارد و در مستی کار هشیار بجا آرد بر سخن نیوشی گوش پهن داشته و از بینی خود چشم تنگ ساخته تنگ چشمی باین فراخ حوصلگی ندیده و هشیاری بدین مستی نشنیده چون نفس از خرطوم باز گذارد گردبادی پدید آید و چون نفس بجانب خود کشد بر زمین بخاک افتد همواره خاک بازی کند و در سواری ازان بازآید دولت مندان بخت بیداران را زیب صفوف و زینت پیکار میدانند و دانایان آزمون کار در روز هیجا یک فیل جنگی را برابر هزار سوار جرار تصوری کنند مثنوی

چو بندد عزم جنگ از خشمگینی — عدو از دست او افتد به بینی

چنان از پر دلی آمادهٔ جنگ — که رو مین تن شده از پهلوش رنگ

هشیار مغزی که اگر طفل در رهگذار پیشش قدمش آید بخرطوم برداشته در گوشه بگذارد و آسیب نرساند بدمستی که اگر چند روز برائے خوردن و آشامیدن نیاید از شورش مستی نیارامد[1] و خود سری نگذارد پارسا و ضعی که در نسل خویش مانند حیوانات دیگر شهوت نراند حیا ورزی که در حضور آدم با ماده فیل جماع نکند عالی همتی که با فیل کوچک نیاویزد و ماده را نیازارد و پر قوتی که درختان عالی و عمارات قوی را برانداز و شجاع و دلیرے که در کارزار هرچند تیر و تفنگ بر و بارد رخ نگرداند مبارز و دلاوری که در پیکار اسپ را با سوار از زمین بردارد و بر زمین اندازد۔

مثنوی

پیل چو خرطوم بر اسپ افگند — بر کند از خاک و بیخا کنش زند

پیل بجسامے که بجنبد زجا — پشت هزار اسپ کند زیر پا

قیمت یک فیل هزار اسپ و بیش — کز دو هزار اسپ یکے فیل بیش

اسپ بهر خانه بود در سپاه — فیل بجز شاه ندارد نگاه

پیل بیک حمله صف بشکند — در صف پیلان که شکست افگند

اگرچه کارنامهائے این شکوه پیکر بدیع منظر زاید الوصف است اما آویزش پیلان مست عربده جو تند خو و پیچش خرطوم بخرطوم و تصادم دندان بر دندان و صدمات پیشانی

---

(۱) باز نیاید*

بر پیشانی و حمله ہائے عنف با ہمدیگر و کوشش و کشش از طرفین و جدا شدن از ہمدیگر و پس رفتن و باز دویدن و بہم رسیدن گویا دو کوہ باہم می آویزند و جانثاری فیلبانان و جان دادن یکے و نشستن دیگرے را فی الفور بجائے او و کشادن و بستن فیل در عین ہنگامہ آویزش و سر دادن آتشبازی و باز داشتن فیل را از جنگ و بدستی زایل گردانیدن بہ بیم کجک و فرمان پذیر کردن باشارہ انگشت پا از بدایع تماشا است این نادرہ کار بعد شصت سال جوان میشود و مانند انسان یکصد و بست سال عمر طبعی دارد و پس از ہژدہ ماہ وضع حمل مادہ او میگردد و تولد و تناسل در صحرا است در مدینہ اصلانمی شود اگر مادہ آبستن از صحرا آورند و او بچہ زاید بمالک یمن ندارد الغصہ تعریف فیل کہ از عجایب مخلوقات و غرایب موجودات است در حیز قلم مقطوع اللسان و امکان زبان قاصر بیان نگنجد **مثنوی**

معانی بر سر ہم پیل بالا	بوصف او ہم از طبع بالا
ہمہ او را حریف آید بدندان	بود سر حلقہ اقبال مندان
کہ ہم مار است وہم سوراخ مار است	زخرطومش بحیر اینم کار است
گہی می پیچد و گہ میکند وا	نہ خرطوم است طومار است گویا

و نیز کرگدن جانوریست قوی ہیکل بدیع شکل دم و چہار پا و تنہ عقب او مثل فیل و گردنش در آن مانند گردن شتر و چشم و گوش و دہان بسان گاو زہی نقش طرازے نقشبند نگارستان قدرت کہ چندین صور در یک پیکر نقش بستہ عجایبات حکمت خویش بمنصہ ظہور جلوہ گر گردانید جسد او سخت تر از رو ئین کہ تیر و تفنگ و شمشیر و نیزہ بر و کارگر نمی شود و یک شاخ بالای پیشانی دارد کہ کار خنجر و سنان از و بظہور می آید و این جانور بدیع پیکر از مادہ و نر بکثرت قوی و توانائی بر جانوران صحرا غالب است توالد و تناسل ان نیز در صحرا می شود گرفتار کردنش خالی از اشکال نیست در شکار سلاطین و خوانین[1] خال خال می آید **بیت**

بہ تندی چو سیل و خوامش چو ابر	بہیکل چو فیل و بقوت ہژبر

دیگر جاموش صحرائی کہ بتہور ذاتی و جرات اصلی و فطری گوے از فیل و مان بردہ و شیر ژیان را شکار خود کردہ سلاطین والا شکوہ برائے مشاہدہ تماشائے عجایب چندین از جاموشان صحرائے بر شمشیر میگذارند و آن تہور منشان بے محابا می دوند یکے از آنہا شیر را بر شاخ خود

(۱) خواتین ؟

برداشته بجانب دیگری می اندازد و دیگران نیز بهمین آئین نوبت بنوبت کارپردازی میکنند حتی که
ان شاه حیوانات را بخاک هلاک می اندازند موجب حیرت نظارگیان می شود و این شکار خاصه
هندوستان است و همچنین اویزه جانوران باهمدیگر از عجایب تماشا نیست خصوص اویزه
جاموشان شهری حیرت افزاے نظارگیان تماشا طلب است و از ماده جاموش که بزبان
روزگار گاؤمیش خوانند چه نویسد از قدومش هزاران میمنت ظاهر و رنگ سیاهش واقع
نظر بدگهر پستان او سرچشمه شیر و حبفرات شیر او همشیره آبحیات۔ بیت

چو گاؤمیش بدیدم بدل یقین کردم — که آب چشمهٔ حیوان دردن تاریکی است

دیگر گاؤ گجراتی از نهایت جلدی سیماب وار بیقرار و از غایت تندی مانند باد تیز رفتار اسپ
عراقی که به تیزروی مشهور است بگرد ادنی رسد و جمازه گرم رو که بمنازل نوردی شهرت دارد
چند منزل عقب او می ماند میگویند در ولایت گجرات احمد آباد بعضی عیار پیشه بر عرابه
گاوان سوار شده قطاع الطریق نموده مال و امتعه مردم بغارت می برند و اسپ سواران به
انها نمی توانند رسید عرابه ایست که ان را اهل گویند سواری ان خاصه هندوستان است
در گرمی و سردی و باد و باران آرام بخش سواران است چهار تن بفراغت سوار می شوند گویا در ثاق
نشسته و باوجود سفر در حضر هستند و باسایش و ارامش تمام قطع مسافت بعید میکنند و
از عرابه چهار پایه یعنی رتهه که بانواع آراستگی و پیراستگی قابل سواری ملوک است چه نویسد که
اوصافش بتحریر در نمی آید۔ **مثنوی**

ساخته از حکمت کارآگهان — خانه گردیده بگرد جهان
نادرهٔ حسکم خداے حکیم — خانه روان خانه کیانش مقیم

و از مخترعات عجیب دانش وران این دیار گهریال است که موازنه ساعات و دقایق
شبان روزی ازو دریافت می کنند جامی به بلندی و فراخی دوازده انگشت از مس ساخته
و در زیران سوراخی خورد که میل زرین بکیافتگی بدرازی پنج انگشت ازان درگذرد می برارند
و از راه ان سوراخ در و آب در اید و در یک گهری تالب جام می رسد و طاسی از آب پر کرده
ان جام را دران میگذارند چون جام از آب پر شود و اندازه گهری و پاس شبان روزی می گیرند
و از برنج و دیگر فلزات ریخته طبقی نابه اسا سطبر تر خورد و بزرگ سازند و ان را آویخته دارند
و بعد گهری آواز می کنند هر یک از روز و شب را چهار بخش کرده هر کدام را پهر گویند و

درکاهش و افزایش شب و روز پہر از نہ گھڑی زیادہ وشش گھڑی کم نبود بقول حکما سیصد وشصت دم آدم تندرست را یک گھڑی وشبانہ روز مست و یک ہزار وششصد دم باشند القصہ چون گھڑی آخر شود طاس ہفت جوش را از میخ کوب بصدا او رند و بار دویم دو بار و ہمچنان چون پہر سپری شود بشمارہ گھڑیہائے گذشتہ از سر نو بنوازند و بکمتر در یکے از یک تا چہار اندازہ پہر وا نمایند اگر پہر ہشت گھڑی باشد در دو پہر بیست وشش بار بنوازند و نیز دو شیشہ را دہان مقابل ہم بستہ در یکے از انقدر ریگ می اندازند کہ در یک گھڑی ریگ از و برامدہ در شیشہ دیگر در اید و شیشہ ریگ را جانب شیشہ خالی واژگونہ می نہند و در سفر اندازہ گھڑی از وی گیرند۔

از علوم ہندی چہ نگارد کہ تفصیل ان بتحریر در نیاید از انجملہ آنکہ **بید** اسامی کتابست گویند کہ در عالم غیر از آب چیزے نبود و بقدرت بدیع ایزد بدایع آفرین گل نیلوفر از آب پدیدار گشت و از میان آن گل برہما کہ ذریعہ آفرینش اوست در پیکر انسانی چہرہ برافروخت و بالقائے ربانی از زبان الہام ترجمان او بید کہ وسیلہ ہدایت عالیان تواند بود برامد تا حال کہ صد ہزاران سال منقضی شدہ در ہندوستان رواج دارد **اوپ نکھد** پسران برہما کہ از روشندلی و صفائے درونی معانی و تفاسیر بید متضمن توصیف توحید واحد مطلق و حقیقت و معرفت یگانہ برحق برنگاشتہ این نسخہ را بظہور آوردند **گھٹ شاستر** یعنی شش کتاب کہ پسران و پسرزادہائے برہما از معانی بید استنباط نمودہ حقایق و معارف ایزد بیچون بدلایل و براہین ظاہر کردہ اند این علمی است از الٰہی و طبیعی و ریاضی و منطق و مناظرہ و این ہر شش نسخہ را با یکدیگر در بعضی مقدمات اتفاق و در برخی امور اختلاف واقعہ شدہ مباحثات و مناقشات بسیار کہ ہر یک از دانش دران والا فطرت بقدر دانائی و فہمیدگی خویش درمیان آوردہ از تفاصیل ان کتابہا نوشتہ اند **نخستین نیائے شاستر** پدید آرندان سوامی نیا تمک خلاصہ ان برکارج وکارن وکرتا یعنی فعل و سبب و فاعل است و میگویند بدون این ہر سہ امر ہیچ چیز موجود نمیتواند شد چہ فعلی را فاعل حقیقی بدون سبب نمی کند و ہر چہ می خواہد میکند معبود است عبد را نجو است در اول واوسط و آخر اختیار نیست چنانچہ کلال آوندی را بوسیلہ گل بے سازد و بر دستے کہ کردکہ و برائے کارسے کہ ساخت ساخت گل و آوند را مجال نیست تا گوید کہ چنین کن و چنین مکن ہمچنان مخلوق را از ارادہ خالق

حقیقی در خلقت خود ہیچ اختیار نیست مجبور است و معذور دویم **بیشسک شاستر**
سوامی کناد این ہمین دانش را بر روی کار آوردہ مدار بر وقت است یعنی زمانہ را می پرستد
و می گوید ہر چہ است زمانہ است بے زمان چیزے بوجود نیاید و از دلایل اوست اگر کشاورز کہ
بر وقت نگارد ہر چند کوشد ان کشت بار نیارد ہمچنان نتیجہ عمل بے زمان اثر نہ بخشد **سیومین**
سانکہ شاستر سوامی کپل گذارش نمودہ او حق را از باطل بقوت تمیز جدا می کند محسوسات را اناتما
و روح را اتما گوید ہر چہ از محسوسات بنظر می آید فنا پذیر است و روح باقی است سعی کند کہ اتما
از اناتما تجرید پذیرد و بہ پرم اتما یعنی روح الارواح پیوند و **چہارمین پاتنجل شاستر** این
شگرف دانش را سوامی پتنجل ظاہر ساختہ حبس نفس خاصہ اوست و صاحب این خرد (۱) و
دانای این دانش را بسبب ضبط دم نور باطن را مشاہدہ نمودہ بر سطح ہوا می پرد و بر روی دریا
می خرامد و بر خطرات ضمایر مردم واقف می شود و خبر حال و استقبال و ماضی می دہد **پنجمین بیدانت**
شاستر کہ سوامی بیاس دیو پدید آوردہ دانایان این دانش والا صاحب توحید می باشند
و ماہیت وحدت نیکو شناختہ دوی را از پیشگاہ نظر بر انداختہ اند عرصہ گفت وگوی این
علم بغایت وسعت دارد میگویند کہ عالم عالم ذات اوست و این کثرت بیش از وہم نیست ہر چند
عالم از وست اما ہمہ اوست چنانچہ زیور با زر و کوزہ با گل و موج با آب و تاب با آفتاب
نسبت دارد ہمچنان موجودات را با او نسبت است **ششمین میمانسا شاستر** کہ سوامی
جمن بر روی کار آوردہ و مقدم بر جمیع شاستر است و تمامی اہل تعلق بران عمل دارند و می گویند
ہر چہ ہست عمل است چہ کشاورز تا نکارد ندرود و ہر کس ہر چہ کاشت ہمان برداشت یعنی
این ہمہ عسر و یسر و نیک و بد و بہشت و دوزخ نتیجہ عمل است **دہرم شاستر** یعنی ہژدہ
سمرت کہ انبیائے و سایر بہہا از بید استخراج نمودہ اند مشتمل بر کار کرد ہر روزہ ہر چہار برن
یعنی برہمن و چہتری و **بیس** و سودر و ہر چہار آشرم یعنی برہمچرج و گرہست و وان پرست
و ستیاس و انواع ریاضات و عبادات و گوناگون صیام و خیرات و چارہ گری عصیان و ذلات
و انفصال دعاوی و مناقشات و اقسام عدالت و نیکو کاری و آن را در فارسی فقہ گویند
کرم بہاگ شگرف علمی است حیرت افزای او می زاد را از عوارض بدنی یعنی خطا و صرع
و جذام و برص و بواسیر و نواسیر و تپ دایمی و اسہال دایمی و سنگ مثانہ و جراحت خوردہ

(۱) علم

و ورم و فلج و رعشه و سرسام و چرخس و نابینائی و ناشنوائی و گنگی و لنگی و کوری
و یک چشم و سقم اعضا و غیر ذالک رو میدهد شناسندگان این علم و فروع هر یک ان را بر گذارند
که از نتایج فلان اعمال و ولادت پیشین است و چاره گری یکیک ان از روی کتاب گونا
گون خیرات و صیام گذارش کنند و بقدرت ایزد کارساز از ان چاره اندوزی بهی رو می دهد
ہژده پران یعنی تواریخ متضمن بیان حال و نفوس قدسیه و عالم ملکوت و شرح پیدائی
جهان و جهانیان و وقوع قیامت صغیر و کبیر و گوناگون کردار نیک و سخاوت و عدالت و داستانهای
عابدان و فرمان روایان والاشکوه **بیاکرن** علمی است از نحو و صرف در تحقیق لغات
و الفاظ و ترکیب حروف مرکب و مفرد اگرچه این علم را به سیس ناگ که بقول اہل ہند تختہ
زمین بر دوش اوست و دیگر قدسی نژادان نسبت میدهند اما بعضی دانش وران والافطرت[1]
ضوابط استوار کرده بر طالبان این فن کار آسان کرده اند **چهند** در بیان مراتب نحو و مفهومات
الفاظ و تراکیب حروف و شایستگی عبارات و مدارج استعارات اگرچه این ضوابط را
اہل عرب نیک استوار کرده اند اما فضلای ہند درین باب کوشش فراوان بجا آورده
دشوار یہا آسان نموده اند **بیدک بدیا** یعنی علم حکمت و طبابت مشتمل بر احوال تمام بدن
از موی سر تا ناخن پا و دریافت گرمی و سردی مزاج از نبض دست راست و شناخت انواع
مرض و بیماری و دواسازی و چاره پردازی و درست داشتن طبیعت و افزودن قوای بدنی
اگرچه بانی ان بیاس دیو است اما دانش وران دیگر از عجایب نسخ استخراج کرده رواج
داده اند **جوتک بدیا** یعنی علم نجوم متضمن دریافت صعود و نزول کواکب و خروج و دخول
انجم در بروج و دانستن کسوف و خسوف و گردش و جنبش افلاک و سعادت و نحوست
زمان و نیک و بد طالع انسان اگرچه ارباب فرس این علم را بتوریت و انجیل نشان میدهند
اما اہل ہند ظہور ان از آفتاب جہان افروز تصور می کنند و بقولی استخراج آن از بید
میدانند **ساندرک بدیا** یعنی علم قیافه دریافت احوال نیک و بد آدمی زاد از خطوط دست
و سواد پیشانی و چین جبین و خط و خال و دیگر اعضا و رفتار و گفتار و اوضاع و اطوار **لیلاوتی**
علمی است در بیان گوناگون حساب و دقایق حقایق ہندسه ان را بیاکرن جوتک گویند۔
شگن بدیا از گویای مردم و دانه و خوش و طیور شگون گرفته از سوانح حال و مال اطلاع

---

[1] والافکرت

میدهند و دانایان این دانش درین ملک فراوان سُربدیا دانندگان این علم شگرف از روانی انفاس که
هر روز از چپ و راست از سوراخ بینی روان معین است احوال و نیک و بد سایل گذارش می نمایند
اگم بدیا در گذارش گوناگون افسون و جادو و اندوختن منافع و انداختن زیان و فراهم آوردن اموال
و دوست نوازی و دشمن گدازی و چاره جن گرفتگان و پری زدگان و غالب آمدن بر عالم اجنه
و معالجه اقسام بیماری ها اندرجال کمینه علمی است از انواع نیرنجات و طلسمات و تسخیر قلوب
و فریفتن مردم و اعمال سردستی و نادره کاری و تبدیل صورت یعنی سیمیا و تخییل روح در پیکر
دیگر یعنی خلع و دیگر عجایبات و غرایب رسمن بدیا یعنی کشتن سیماب و زر و سیم و مس و مانند
ان و ساختن از خاکستر طلا و نقره کیمیا و اکسیر عبارت از انست کامروبدیا دانشی است
از افسون مار و کژدم و دیگر گزندگان درمان دادن از گزندان ها و حاضر ساختن انهارا با فسون و
گذارش نسبت مارها و ستایش انها دهنُربدیا[۱] دانائی انواع تیرانداختن و تیراندازی که از بید
دویم استنباط کرده اند طرفه تر انکه کاملان این فن از یک تیر بقوت علم چندین تیر استخراج کرده
دشمن گدازی کنند رتن پرچها شناخت لعل و مروارید و زمرد و دیگر جواهر زواهر
و گوناگون سنگریزه و پیدایش و خاصیت و ارزش هر یک باستک بدیا ساختن خانه ها و انواع
عمارات و هر گونه را خاصیت و بر آوردن نهرها و غیر ذلک نج شاستر دانستن قبل
و دریافت عمر طبعی و بیماری و نگاه داشتن تندرستی و اقسام خاصیت شالهوتر شناخت
اسپ و عیوب و بیماریها و گوناگون معالجات گاندهرب بدیا که از بید سویم بعرصه
ظهور آمده یعنی موسیقی از گفتن و نواختن و اصول و فروع ان گوناگون نغمه و ساز و روش
رقص که ان را سنگیت گویند نٹ بدیا یعنی بازی گری که به تیز دستی شگفت کارها و از رسن
بازی غرایب نمودارها کنند و شگرف معلق بازند خاصه زنان ایشان و به تیزروی افسون
نظربند کنند و آدم را بند بند جدا ساخته بهمان زمان باز درست سازند شگرفی این داستان
تجربه راست نیاید رشک بدیا علمی است بس شگرف در دانستن احوال مردان و شناخت
گوناگون زنان و هنگامه عشق و محبت انان کام شاستر که ان را کوک شاستر نیز گویند در طرز
پیوستن مرد و زن هشتاد و چهار گونه و سود و زیان هر کدام و مغلوب ساختن زنان در مجامعت

---

(۱) دهنربدیا *

درویشانِ هند

نخستین صنف سناسیان صاحبان معارف و حقایق و پیوندگسلان سلسله علایق ژولیده
مویان ریاضت کیش و خاک آلودگان افاضت اندیش از مستلذات جسمانی و حظات نفسانی
واپرداخته سراپا برهنه بریاضات شاقه و مجاهدات سخت قیام مے ورزند اگرچه تن ظاهر خاکستر
آلود دارند اما مرات باطن از تجلیات انوار آلهی نورپذیر[1] می سازند و هرچند کاخ استخوانی را زینت
نمی دهند لیکن عمارات معنوی استوار می کنند از آن خاک نشینان جمعی مهر خموشی بر لب
نهاده از مجاهده نفس فرصت حرف زدن ندارند و فریقی هر دو دست را که پیشکاران بدن عنصری اند
از امور بدنی واپرداخته و مایل باسمان گذاشته دامن مقصود اصلی بچنگ می آرند و بعضی
خود را معکوس بدرخت اویخته نفس اماره زیان کار را در آتش ریاضت می سوزند چندی رو
به سوئے آسمان داشته نظر بر آفتاب دوخته دارند اگرچه دیده ظاهر بین از دید جهانیان
واکشیده اند اما بدیده باطن تماشائے باطن[2] می بینند و برخی بپا ایستاده شب و روز در
مقام عبادت بسان کوه ثابت قدم و راسخ دم می باشند درین صنف مردان[3] طریق خدا
جوے انواع طریقه انیقه دارند و اقسام نام اقوام هستند و آنچنان ریاضت شاق
و عبادات مالایطاق میکشند که از طاقت بشری و قدرت انسانی زیاده باشند اگر تفصیل
طاعات و شرح اقوام نگارد داستان دراز میشود **دومین** صنف جوگیان صاحب حال
و قال بیاد رب العباد اشتغال دارند و اکثر ازین طایفه بقوت ریاضت و زور بازوی عبادت
در هوا می پرند و بر سطح دریا می خرامند و از حبس نفس دراز عمر می شوند و از علم خلع بدن روح خود
را در پیکر غیری می اندازند و از علم سیمیا تبدیل صورت می کنند و از دانستن کیمیا خاکستر
طلا می سازند و تسخیر دلهائے خلایق استعمال دارند عالم اجنه را بفرمان پذیری خویش می آرند
و بمقتضائے صفائی باطن بر اسرار ضمایر عالمیان و احوال جهانیان واقف می شوند و افتادگان
بستر بیماری را صحت و شفا مے بخشند و انواع سحر سازی و جادو پردازی بروے کار می آرند
اگرچه از طایفه سناسیان نیز بعضی برچنین علوم قادر هستند اما قوم جوگیان بیشتر[4] درین علم
مشهور اند **سومین** صنف بیراگیان مرتاضان زنده دل و طاعت ورزان علاقه گسل دائے

(۱) پر نور- (۲) عالم معنی- (۳) اگرم ردان- (۴) امور +

آزادگی در بر و کلاه وارستگی بر سر گذاشته سجاده عبادت گسترده دارند درین صنف نیز اقسام اقوام هستند و بنام هر مقتدی قومی علیحده است اکثری ازین سالکان مسالک حقیقت و رهروان راه طریقت سرود و نغمه بزبان هند بعبارات و استعارات بدیعه و مضامین و معانی غریبه در مدح و ستایش آفریدگار از عبادات عظمی می شمرند و بعضی از چاشنی ذوق وجدان عرفان ایزد منان در رقص و چرخ آمده عارج معارج حقایق می شوند و چندے بتسبیح و تهلیل قصد داشته زبان حال و قال را در ذکر حضرت جل شانه و سلطانه می کشایند و شطری بطریقه جلیه قعود ورزیده در مراقبه مصور خاص چشم حق بین دوخته می دارند و برخی بمطالعه کتب حقیقت الحقایق که عبارت از بیدانت شاستر و غیر ذلک بوده باشد مشغول گشته بدریافت اسرار وحدت واحد حقیقی مرات ضمیر حقایق دان را روشن تر از خورشید می سازند **چهارمین صنف** اوداسی از معتقدان بابا نانک بطریق و آئین مقتدای خویش به نیایش و ستایش آفریدگار می پردازند خلاصه عبادت این گروه مطالعه اشعار مرشد خویش است که بسرود و نغمه میگویند و زمزمه دلفریب می بر[1]آرند و خود را و مستمعان را بهره ور و نصیبه ور می سازند **پنجمین صنف** جتی و سرپوره یاضت سخت می کنند حتی که تا چهل روز صایم بوده از اکل و شرب ضروری که قوام بدن و ثبات نفس بدو است احتراز دارند و چهار ماه برسات یکجا مقام کرده حرکت نمی کنند که مبادا در رفتار باعث آزار حشرات گردد و خلاصه عبادات اینها نگاهبانی جانداران است پا افزار ازینجهت نمی پوشند که بجان داری آزاری نرسد احداث چاه و باغ مذموم می دانند که بوسیله آن بجان دار ریزه آزار میرسد شبانگاه چراغ روشن نمی سازند و آتش نمی افروزند و طعام برائے خود نمی پزند و آب از چاه نمی برارند و آب و طعام از خانه مریدان بدریوزه آورده می خورند شبانگاه اصلا چیزے نمی خورند و از خوردن میوه و ترکاری مثل بادنجان و توری و چنار و سبزیها احتراز دارند چه اعتقاد الجماعة آنست که این چیزها حکم جان دارد و غیر از پارچه لابد چیزے با خود ندارند و آفریننده مخلوقات را قبول نکنند و قول مجتهدان این بدکیش است که چنانچه گیاه خود بخود می روید و کارنده آن هیچکس نیست همچنان توالد و تناسل انسان و حیوان و دیگر جانداران خود بخود از قدیم است و نیز عقوبت عاقبت را منظور ندارند و می گویند که انسان مجموعه چهار عنصر است بعد گسسته شدن پیوند عنصری

(۱) سرایند ۵

هر یک عنصر بذات خویش واصل میشود پس عقوبت بکدام کس می شود بدین سبب آب و
آتش مردگان بعنوانی که در مذهب دیگر منظور است درست نمی دانند و میگویند که اگر در چراغ
مرده روغن اندازند هیچ فایده بهوقت نمی شود موی سر و ریش ستردن و مقراض کردن گناه
و بدست خود کندن عبادت می دانند وعده ریاضت ایشان بی غسل و بی مسواک
و ناشسته رو و ناپاک بودن است اگر دست بهول و براز الاید ناپاک نمی دانند درین صورت
اهل کیش براهمه که قایل بر اثر پدیدگار و ثواب و عقاب عاقبت و ترویج ارواح مردگان هستند
این فرقه را قبول نمی دارند و با اهل این آئین صحبت داشتن و سخن کردن مذموم می دانند و
میگویند که اگر طرفی فیل مست آدم کش زنجیر گسل می آید داشتند و از طرف دیگر سرپوره بیاید بر روی
آن فیل مست باید رفت و بطرف سرپوره قصد نباید کرد و نیز براهمه فریق دیگر را که از خود
مذاهب اختراع کرده قبول نمی کنند به همان کیش قدیم که موافق بید از آغاز آفرینش
رواج یافته معتقد هستند اگر شخصی از مخالف کیش در براهمه بیاید آن را در مشرب خود نمی آرند
اگر شخصی از مشرب ایشان برگشته مذهب دیگر بگیرد و خواهد که از و بازگردد آن را نیز قبول
نمی کنند و درین کیش چهار آشرم است یعنی چهار آئین اوّل براهمچرج یعنی کدخدا نشود و
تحصیل و تکمیل علوم صوری و معنوی پردازد دویم گرهست یعنی کدخدا شده بامور تعلقات
اشتغال ورزد سویم بان پرست یعنی چون حالت کهولت رسد و یا پسر را فرزندی تولد
شود ترک تعلقات نموده مع زوجه در صحرا رفته بعبادت معبود حقیقی مقید گردد و غیر از میوه
صحرائی غذا نکند چهارم سنیاس یعنی از همه دست بازکشیده بعبادات شاقه پردازد
و چهار برن است یعنی چهار فرقه اوّل برهمن آئینش بید خواندن و علوم حقیقی آموختن
دویم چهتری بفرمان روائی عدالت بادشاهانه و سپاهانه بسر بردن سویم بیش پیشه
و سودا و دیگر کسب پرداختن چهارم شودر خدمت هر سه فرقه مذکور نمودن القصه اهل
هندوستان همه صاحب عقل و دانش و خوش پوش و خوش خورش فرخنده خو شگفته او
و ستوده اخلاق مظهر اشفاق سخاوت ورز حمیده طرز انصاف گزین نیکو آئین وفادار
جبال اطوار از بدی بر کنار از کجروی و تنفس پرهیزگار براستی و درستی
سازگار **نظم**

مردم او جمله فرشته سرشت خوش دل و خوش خوی چو اهل بهشت

بہمہ نزدیک دل وگرم خون | رفتہ چو جان در تن مردم درون
ہر سر مو بر تن ایشان ہنر | آمدہ در موئے شگافی بسر
ہر چہ ز صنعت بہمہ عالم است | ہست در ایشان ز زیادت ہم است

در داد و ستد راستکاری اہل این دیار بمثابہ ایست کہ ہر چند بیگانہ و نا آشنا صد ہزاران نقود را بے حضور این وان و بدون شہادت فلان و بہمان بطریق امانت بصرافان سپارد ان راستی منشان عند الطلب بلا تعلل و توقف و اصل میسازند و طرفہ تر انکہ بنا بر خوف مسالک مہالک شخصی مبلغہائے نقد بمسافت دہ روزہ دیک نتواند برد صرافان راستکار از وزر بتحویل خود گرفتہ پارہ کاغذ بخط ہندی بدوان مہر ولفافہ بنام گماشتہائے خویش کہ در اطراف ممالک با مصار و بلاد دکان راستی آراستہ دارند نوشتہ می دہند وان را بزبان این دیار ہنڈی گویند و گماشتہائے این نیک معاملگان ہر چند مسافت دو صد فرسنگ درمیان باشد بموجب ان خط بلا حجت و اکراہ ادا ساختہ معاملہ داد و ستد درست می سازند و غریب تر انکہ اگر ان خط کہ از پارہ کاغذ بیش نیست بسوائے مکان معہودہ خواہند کہ بفروشند بہمان قدر نقود بفروخت میرود و مشتری ان خط اندکی نفع از بایع یافتہ بر طبق ان زر از مکان معہود می گیرد عجب تر انکہ اگر تاجران بسبب طرق ہایلہ اقمشہ امتعہ و دیگر اموال و اثقال حوالہ ان مردم کنند ان نیک اندیشان وجہہ اجرت گرفتہ اموال انہا بجنس در ہر قرار گاہ بسلامت رسانیدہ بمالکان عاید ے نمایند وان را بزبان این مردم بیما گویند مثنوی

بہ از راستی در جہان کار نیست | کہ در گلبن راستی خار نیست
تو در کار خود راستی برگمار | کہ ہم رستہ گردی وہم رستگار

ہمچنین سپاہ این دیار جانفشان و جانستان تہور اندیش جلاوت کیش نمک شناس حق اساس است در عرصہ کارزار گوہر شجاعت را وفائے انہا فروغ دیگر و بد روز سختی جوہر وفاداری ایشان جلائے دیگر ظہور کند چون کار دشوار پیش آید ان را آسان طور فرد اور دہ انجام دہند در وز ہیجا اگر غنیم غالب آید دل نہاد جانفشانی گشتہ عار گریختن سخت تر از مردن دانند مثنوی

سپاہے قوی تر ز فولاد ہند | بہ بے باکی آمادہ چون صبح رند

همه خانه زاد کمان چون خدنگ | چو شمشیر جوهر نما روز جنگ
نه از مرگ شان باک و از تیغ تیز | نه از آب بیم و نه ز آتش گریز
بمردی یگانه بکوشش گروه | بر زخم سندان بر حمله کوه

اکثر از کوهستانی که از جاده اطاعت حکام انحراف می ورزند هنگام محاربه چندی از معتبران را بر زنان خود های گذارند اگر حکام غالب می آیند و این مردم را امید زندگی منقطع میشود ان معتمدان سنگین دل عورات را بشمشیر حمیت میگذرانند یا در آتش غیرت خاکستری می سازند و ان پرده گیان ناموس دوست در غایت ثبات و قرار بلا اکراه و کشاده پیشانی نقد جان نثار کنند و این امر را جوهر گویند و بعضی زنان مردانه کیش وفا اندیش بعد فرو شدن شوهر همت والا به پاس ناموس و حفظ محبت بر گماشته به هم مراسم مهر و وفا تهیه اسباب سفری[1] و تربیت سواد همرهی پرداخته و خت عروسی بر خود آراسته و جامه و تن بغالیه اغشته پروانه وار و مردانه کردار با پیکر بیجان شوی فرخنده عاقبت یا بیکی از پارچهای پوشش او خود را در آتش محبت خاکستر ساخته رقم سعادت دوام بنام خود در دفتر روزگار ثبت میکنند و خط عشق و محبت ابدی خویش بر صفحه ادوار میگذارند بیت

سوزند بهم ز عشق سیراب | همچون دو فتیله خورده یکتاب

و زنان که پس از شوهر خود زنده میمانند بمقتضای وفاداری و حیا دوستی از لذات خوردن و آشامیدن و تمتعات لباس خوش و زیور پوشیدن خود را باز میدارند و بسان درویشان ریاضت کیش بمجاهده نفس پرداخته در لیالی و ایام بطاعات صیام و عبادات آفریننده طوایف انام بایاد و خیال شوهر فرخنده فرجام زندگی با تمام می رسانند و هرچند نوجوان باشند و در همان شب عروسی بیوه شود شوهر دیگر گرفتن و مره دیگر بر وساده عروسی نشستن در دین و آئین خود جایز نمیدانند و ارتکاب ان را گناه کبری و رسوائی دنیا و عقوبت عقبی میخوانند قطعه

بخشی عصمت زنان شرفیست | تا کرم اند اندرین قسمت
نیست اندر زنان صاحب حسن | هیچ پیرایه به از عصمت

از حسن دل آویز و جمال فتنه انگیز این دیارچه نویسد که قلم در تحریر مدارج ان دیوانه دار بر عرصه کاغذ می غلطد و الفاظ و معانی بتقریر معارج آن پروانه وار در حوالی شمع مبر قصد بالجمله دیران هند هر یک در حسن و خوبی طاق و بدلبری و محبوبی شهره آفاق هر یک

---

[1] راه عقبی ۱۲

ماهرو شکین موحور وضع پری خوهر یک غزال مرغزار طنازی وتدرو کوهسار فتنه سازی هر یک طاؤس جلوه کبک رفتار سرو قامت گل رخسار هر یک عشوه سنج کرشمه ساز دلفریب دلنواز هر یک زهره طلعت ماه جبین زیبا صورت[1] نازنین هر یک در جلوه گاه ظهور هوش ربائی را آماده و دلفریبی را چالاک هر یک بمنصه شهود عاشق کشی را مستعد و خونریزی را بی باک

مثنوی

خونی نگهان کرشمه کوشان — هم خنجر و هم نمک فروشان
مهوش صنمان زتاب رخسار — مهتاب نموده در شب تار
نازک بدنان چنانکه دانی — دُر کرده بگوشش نشان گرانی
رعنا قدشان بجامه زیبی — گل دسته بدست دلفریبی
از عشوه برفته خانمانها — واز خنده شگاف کرده جانها
شاهنشه حسن[2] فوج در فوج — طوفان کرشمه موج در موج

القصه صفات حمیده ساکنان هندوستان ولطافت ونزاهت این ملک بهشت نشان مستغنی از بیان است خامه مدعانگار تحریر ان بکوتاهی خود گواهی داده وزبان سخن گذار تقریر ان بتقصیر خویش نفیر میزند جائیکه ارسطو دانشان پیشین وافلاطون منشان سابق اندکی از بسیار ویکی از هزار وصف ان را نتوانستند نوشت من هیچمدان را چه لیاقت وکدام قابلیت که بنگارش خصوصیات وگذارش حالات ان توانم پرداخت ومصداق اوصاف الائی اینملک آنست که ساکنان ممالک دور دست از اصغای خوبیهای ان ترک اوطان مالوفه نموده درین ملک رسیده توطن اختیار میکنند ورومی وزنگی وفرنگی وعربستانی وایرانی تورانی همه هندوستانی میشوند ومفلسان بتونگری وتلی نوایان بدولت می رسند۔

مثنوی

پیر اید درو جوان گردد — دست فاقه گهرفشان گردد
آنچنان خورمی درو ارزان — که بانرخ خویش گردد گران

تمام هندوستان معه صوبه بنگاله ودکهن وتتمه هار که تفصیل ان درین نسخه اندراج نیافته مشتمل بر بیست صوبه ویکصد ونود ودو سرکار وچهار هزار ویکصد وپنجاه ودو محال وهشت

---

(۱) خلقت۔ (۲) عشوه ÷

اربـ وشصت وهشت کرور بست وشش لک وهشتاد هزار و پانصد وهفتاد[1] و سه دام چون اندکے از احوال هندوستان تحریر در امد شمه از هر صوبه نیز برای سیرابی سخن بقلم دراوردن ضرور است *

صوبه دارالخلافت شاهجهان آباد

از اکثر تواریخ هندی وفارسی چنان بمطالعه درامده که در زمان سالف تختگاه فرمانروایان هندوستان هستناپور بر کناره دریائے گنگ بود وسعت وفسحت ان شهر که در انزمان داشت بسیار از بیاری می نویسند اگرچه تا حال اباد است اما آنقدر ابادی ندارد و در ایام فرمان روائے پاندوان وکوروان چون درمیان فریقین تخالف وتنازع رو داد پاندوان از هستناپور در شهر اندرپت بر کنار دریائے جمنا انتقال کرده دارالسلطنت خود مقرر کردند بعد امتداد ایام در سنه چهار صد وچهل بکرماجیت راجه اننگپال تونور نزدیک اندرپت شهر دهلی آباد کرد پس ازان رائے پتهورا در سنه یکهزار دو صد وکسرے بکرماجیت قلعه وشهری بنام خود ساخت سلطان قطب الدین ایبک وسلطان شمس الدین التمش در قلعه رائے پتهورا می بودند وسلطان غیاث الدین بلبن قلعه دیگر اساس نهاده در سنه ۶۶۶ هجری بمرزغن موسوم گردانید وسلطان معزالدین کیقباد در سنه ۶۸۶ هجری بر ساحل دریائے جمنا شهری دیگر مشتمل بر عمارات دل کشا آباد کرده کیلوکهری نام نهاده چنانچه امیر خسرو در کتاب قران السعدین می ستاید وسلطان جلال الدین خلجی شهر کوشک لعل وسلطان علاؤالدین کوشک سیری آباد کرده تختگاه نمودند سلطان غیاث الدین تغلق شاه در سنه ۷۲۵ هجری تغلق آباد شهرے طرح انداخت وسلطان محمد فخرالدین جونا پسرش مصری دیگر اساس نموده بلند ایوانی متضمن هزار ستون بر افراخت و دیگر منازل دل کشا از سنگ رخام بکار رفت وسلطان فیروزشاه در سنه ۷۵۵ هجری فیروزآباد شهری بزرگ طرح انداخته دریائے جمنا بدیده نزدیک روان گردانید و سه کروهی فیروزآباد کوشکی دیگر مشتمل بر مناره جهان نما بر افراخت وتا حال بر کوهچه قایم است وعوام الناس ان را لاټه فیروزشاه گویند وسلطان مبارک شاه مبارک اباد بنا نهاده وحضرت نصیرالدین محمد همایون بادشاه در سنه ۹۳۹ هجری قلعه اندرپته

---

(۱) هفتاد دام * (۲) ۹۳۹ - اکبرنامه جلد اول صفحه ۱۲۴ *

تعمیر و ترمیم نموده دین پناه نام نهاده تختگاه مقرر فرمودند و شیرشاه افغان شهر علائی را که
کوشک سیری مشهور بود ویران کرده مصری دیگر طرح انداخت و سلیم شاه پسرش در
سنه ۹۵۳ هجری قلعه **سلیم گڈه** تعمیر کرده که تا حال در میان دریاے جمنا محاذی ارک شاهجهان آباد
قایم است اگرچه این فرمان دهان هر کدام شهری احداث کرده دار السلطنت قرار دادند
اما در اطراف ممالک تختگاه فرمان روایان هندوستان دهلی مشهور بود در سنه ۱۰۴۸ هجری مطابق
سنه دوازدهم جلوس والاحضرت شهاب الدین محمد شاه جهان بادشاه غازی صاحب قران
ثانی نزدیک دهلی شهرے آباد کرده **شاهجهان آباد** موسوم گردانیدند و از آباد گردیدن این مصر
جامع جمیع شهرهای سلاطین پیشین که بتقلیم در آمده از نام افتاده بشهر شاهجهان آباد موسوم و مشهور
گردید بنمطی که دریاے دیگر از دخول در گنگ گنگ نام می یابد قلعه ارک ان از سنگ سرخ به
استحکام تمام اتمام یافته مشتمل بر عمارات نزهت ایات و انواع قصور فرحت گنجور و اقسام
اماکن طراوت مکامن و گوناگون نشیمن راحت مکمن و چندین ایوان فیض نشان و نهرهاے
جریان و تالابهاے کلان و حوضهاے وسیع و فوارهاے رفیع و گلشن هاے همیشه بهار
و اشجار پر اثمار(۱) که هر مکان یاد از بهشت میدهد و هر قطعه ان پهلو بفردوس می نهد که هر قصرش
زیباتر از قصر قیصرے نماید و هر ایوانش مانند ایوان کسرے دلها می رباید **مثنوی**

چو جنت بر زمینش هر مکانے — بود در هر مکانی بوستانے
خیابانش چنان عشرت سرشت است — که گویا کو چهار راه بهشت است
هوایش دل کشا و دل نشین است — طراوت خانه زاد این زمین است

در پیرامن ان خندق عریض مالامال از آب زلال بحدی صاف که دانه ریگ ان در شب
تار نمودار و انقدر ژرفت که ماهیانش بماهی زمین پهلو نشین **مثنوی**

در ته ابش ز صفا ریگ خورد — کور تواند بدل شب شمرد
عمق در و کار بجاے رسید — کز ته ان گشت زمین ناپدید

دریاے جمنه شرق رویه بپابوس ان قلعه شرف و افتخار یافته بهزاران آب و تاب میرود
و نهر که ازین دریا از کوه سرمور بریده آورده اند کوچها و بازارها رونق افزای شهر و فیض بخش شهریانست
و درون دولت خانه والا رسیده تالابها و حوضها را لبالب و گلشنها و باغها را مطرا میدارد

(۱) باردار

واز فوارہا برامدہ تماشائے عجیب بروے کار می آرد

ہر سو نہری دران گلستان   خیزان افتان چو خیل مستان

حصار شہر پناہ از سنگ وصاروج اساس یافتہ ودران از دایرہ قیاس افزون واندازہ ابادانی درون وبرون ان از احاطہ بیان بیرون مردم از روم وزنگ وشام وفرنگ وانگریز وولندیز وچین وعربستان وعراق وخراسان وخوارزم وترکستان وکابل وزابلستان وختا وختن وچین ماچین وکاشغر وقلماقستان وتبت وکشمیر وسایر ولایات ہندوستان دران مصر جامع توطن گزیدہ وایزد گفتار کہ اصل زبان ہندوستان ازہمین جاست اموختہ بکار وپیشہ خودہا اشتغال دارند ترتیب معموریش بسان فقرات نثر باہم موافق وائین ابادانیش مانند اشعار نظم بایکدیگر مطابق عمارات دلکشایش در کمال خوبی و زیبائی منازل جانفزایش در غایت فرح بخشی ومسرت ارای کوچہایش چون خیابان گلشن بازینت وزیب صحن ہر محلہ بشان صحن بستان زیبا ودلفریب در ہر خانہ ومنزل حدایق ہمیشہ بہار در ہر کوچہ وبرزن انہار لبلب از آب خوشگوار اراستہ بازارش چون اراستہ جواہر رخشان ودلاویز زیب دکانش مانند بیت ابروے دلبران بہجت انگیز ودران بازار کہ جامع نفایس ونوادر ہر دیار واسباب غریبہ بنادر وامصار واشیاے عجایب روزگار است طرفی لعل بدخشان لالی ویواقیت درخشان دُرر غرر عمان ولولو لالا ومرجان ودیگر جواہر زواہر بحر وکان در بیع وشرامی درایند وطرفی انواع اقمشہ وامتعہ واسلحہ واشیاے اغذیہ واشربہ واجناس ادویہ گوناگون وعطریات وآلات مطلوبہ بخرید وفروخت میروند وطرفے رنگارنگ میوہ خشک وتر ہر دیار مذاق ذایقہ سنجان غذادوست راشیرین دحلاوت آگیں مے سازد وطرفے فیلان نامدار واسپان بادرفتار وشتران تیزرو باربردار ودیگر دواب ہزار در ہزار بایع و مشتری را تمتع میدہند وہر روز ہنگامہ خرید وفروخت ہر چیز گرم می شود وازدحام فروشندگان وخریداران زیادہ از حصر شمار میگردد وحتی کہ اسباب تجملات بادشاہی در خوت کارخانجات سلطنت دریکروز سرانجام میتواند شد وساز مطلوبہ صد ہزار سپاہ در ساعتے بلاتعلل سامان میتواند یافت مثنوی

عراقی وخراسانی زحد بیش   نہادہ پیش خود سرمایہ خویش

فرنگی از فرنگستان رسیده | نوادر از بنادر پیش چیده
نشسته هر طرف گوهر فروشی | براورده ز دریاها خروشی
فتاده هر طرف صد لعل رخشان | بود در هر دو کان لعل(۱) بدخشان
براماداز براسے امتحانی | متاع هفت کشور از دو کانی

اگرچه در هر کوچه و بازار و هر صحن و برزن مساجد و معابد و خوانق و مدارس که عالمیان ازان بهره دنیا و عقبیٰ و فایده صورت و معانی حاصل مینمایند تعمیر یافته اما در وسط مصر مسجد جامع بادشاهی در سنه هزار و شصت هجری مطابق سال بست و چهارم شاهجهانی از سنگ سرخ باستحکام تمام اساس پذیرفته چندان بلند و رفیع که بانگ موذنش در گوش افلاکیان میرسد و انقدر وسیع که عالمی درون ان میگنجد بلندی منبرش رتبه اوج شریعت ارجمندی محرابش سجده گاه اهل طریقت گنبدهایش تاگنبد آسمان سر کشیده و مینارهایش باوج فلک رسیده و درهایش چون درهاے اهل همت برروے همگنان کشوده و درونش بسان درون پاک دروناں بفیض بخشی اماده وایوان حجرهایش عبادت کده ارباب ریاضت برو ج نشیمنهایش درس گاه اصحاب افاضت صحنش مانند ضمیر صاف دلان از کدورت پاک و حوضش بکردار حوصله والاهمتان فیض ناک **مثنوی**

صحنش فیض دیگر مینوان یافت | ز حوضش اب کوثر مینوان یافت
ز رفعت آسمان یک پایهٔ او | مه و خورشید زیر سایهٔ او
رواقش قبله اهل یقین است | نظیر مسجد اقصیٰ همین است

از جمله عمارات خیر انجام حمام بادشاهی است زهی حمام خوش مقام نزهت ارتسام که هوایش مانند هواے نوروزی روح پرور و بسان ایام فروردی فیض گستر گرم خانه اش گرمی بخش هنگامه فرحت و سرد خانه اش باعث آرام طبیعت رخت کنش از اعتدال دم مساوات بهواے جنت می زند و گنبدش باگنبد چرخ برین پهلوی نهد حرارتش مانند حرارت غریزی تندرستی می افزاید واز برودتش برودت بدنی وتنومندی رو مینماید افتاب بارزوے برجش برج به برج فلک سرگردان ماهتاب رابراے دفع سردی خویش هوا داری او در جان هر که در دنش می دراید گرم و سرد زمانه می آزماید و در رنگ آزادگان از لباس تعلق بیرونست

---

(۱) کالا +

می آید و بسان گوشه نشینان طریق خلوت می پیماید همچو پاک سرشتان طریقه پاکیزگی و صفائی پیش نهاد می نماید بسا بیماریهاست که از حمام دفع میشوند مانند اختلال دماغ و گرانی اعضا و خمیازه خمار و کسل بدن و بسا فرحتهاست که از و حاصل میگردد و یعنی فرحت مزاج و طراوت دماغ و تازگی دل و پاکیزگی تن امتزاج اب و اتش از جمله مشکلات است طرفه مقامی که دران آب و اتش ممزوج میشود و هیچ مکان غیر از باد و خاک نباشد نادره مکانی که دران باد و خاک دخل ندارد **مثنوی**

همه آب و اتش درو سازگار | بود باد و خاک از درش بر کنار
درو آسمانست حمام نام | مه و آفتابست گل خام خام
درین عالم از اعتدال مزاج | طبایع بهم یافته امتزاج

القصه شهریست در کمال وسعت و فسحت و مصریست دار الخلافه و مرکز مملکت سیاحان هفت اقلیم و سیاران ربع مسکون باین فراخی و کثرت ابادی شهری بر روی زمین نشان نمی دهند شهر استنبول تخت گاه خنکار روم که در کلانی و بزرگی مشهور است بعشر عشیر ان نمیرسد و شهر قزوین و اصفهان دار الخلافه والی ایران که در لطف و خوبی شهرت دارد بحله ان نمی ارزد و شعراے مظهر بلاغت و کمال و فصحاے ارباب حال و قال در بیان خوبیهاے این مصر بیمثال بنظم و نثر اشعار دل پذیر گفته اند از انجمله آنکه **مثنوی**

شهر اعظم بهشت راست نشان | مرکز هند و تختگاه شهان
چون سواد بهشت طرب افزا | همچو باغ بهار روح افزا
ساکنانش همه خلف فرزند | فاضل و نکته دان و دانشمند
همه فیروز جنگ و ملک ستان | همه مقبول طبع شاهجهان
همه باجاه و منصب خانی | همه بازیب و فر سلطانی
همه مانند بو علی ماهر | همه با خیل قدسیان ذاکر
همه مرهم نه دل خسته | همه از جور دهر وارسته
همه داود لحن خوش آواز | همه در فن کار خود ممتاز
همه یوسف رخ و زلیخا شوق | همه فرهاد طبع و شیرین ذوق
همه با شخص کام هم آغوش | همه از باده خورمی مدهوش

درون حواشی ان مصر بزرگ مقابر بسیاری از سلاطین ماضیین است اما مشهور تر مقبره
حضرت نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ است کہ در کیلوکھری کیقباد بر ساحل دریاے جمنا
واقع شدہ و مقابر امرا و وزرا و علما و فضلا کہ ہر یک در زمان خویش شہرت کمال داشتند
با حدایق و ریاض آنقدر است کہ در شمار نیاید و شہر بیست جداگانہ از خوابستگان فرو رفتگان
و ہمچناں مزارات مظہر برکات بسیاری اولیاست کہ شمار ان بتحریر در نگنجد ازانجملہ دو سہ
کروہی مصر خوانگاہ[1] خواجہ قطب الدین محمد بختیار کاکی بن خواجہ کمال الدین احمد موسی است
گویند کہ زاد بوم ایشان فرغانہ است در خورد سالی جذبہ الٰہی بخود درکشیدہ و حضرت خضر را
گذر افتاد و مرات ضمیر انجلا یافت و در ہژدہ سالگی در عالم خواب از خواجہ معین الدین چشتی
رتبہ خلافت یافتہ مسافرت اختیار کردہ در بغداد رسیدہ از بسیار اولیاے اندیار
فیض اندوختت و بملتان وارد شدہ شیخ بہاء الدین ذکریا را دریافت و در زمان فرمان
رواے سلطان شمس الدین التمش بآرزوے دیدار حضرت خواجہ معین الدین چشتی مرشد
خود بدہلی آمد و آن مرشد حقیقی بالہام ربانی از اجمیر بقصد ملاقات ایشان در دہلی رسیدہ
وہر دو بار یافتہ درگاہ الٰہی از مواصلت یکدیگر مسرور شدند و چندگاہ باہم صحبت داشتند پس
از روزے چند خواجہ معین الدین باجمیر شتافتند و ایشان در دہلی اقامت ورزیدہ فراوان
فیض بعالمیان رسانیدند بعد مدت صبحی چہاردہم ربیع الاول سنہ ۶۳۳ ہجری جہان گذران را
پدرود نمودند و دیگر دران نزدیکی مزار منظہر انوار شیخ نظام الدین اولیا عرف محمد پور احمد
دانیال است ایشان در خطہ غزنین سنہ ۶۳۴ ہجری سعادت ولادت یافتند و چون
بحد تمیز رسیدند از اتفاقات در بداؤن رسیدہ علوم رسمی اندوختت چون در میان
مباحثہ غالب بود بنظام محفل شکن مشہور گردید و در بست سالگی بقصبہ اجودہن رسیدہ
از شیخ فرید الدین گنجشکر ارادت گرفت و کلید گنجینہ معنوی بدست آوردہ براے رہنمونی
مردم رخصت دہلی یافت و بسیاری از طالبان فیض اندوختہ بوالا پایگی رسیدند چنانچہ
شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی و امیر خسرو در دہلی و شیخ علاؤ الحق اخی سراج در
بنگالہ و شیخ وجیہہ الدین یوسف در چندیرے و شیخ یعقوب و شیخ کمال در مالوہ
و مولانا غیاث الدین در دہار و مولانا مغیث در اوجین و شیخ حسام الدین در گجرات

---

(۱) خانقاہ ‡

وشیخ برہان الدین غریب وخواجہ حسن در دکہن و در بسیاری محال دیگر از خلفائے ایشان مشہور بودند تا حال اولاد وخلفائے ہریک دران ممالک برہنمائے خلق کامران ہستند القصہ حضرت ایشان چاشتگاہ چہارشنبہ ہژدہم ربیع الثانی سنہ ۷۲۵ ہجری ازینجہان فانی بعالم جاودانی رحلت نمودند و در ہندوستان برتبہ ولایت از جمیع اولیائے شہرت تمام دارند وسلسلہ علیہ این باریافتگان درگاہ ایزدی بجناب پیر پیران حضرت میران محی الدین عبد القادر گیلانی میرسد میگویند کہ ایشان از سادات حسینی ہستند و بچہار واسطہ بحضرت شیخ شبلی میرسند نزدیک بغداد دیہی است جیل نام مسکن آنحضرت ازینجہت ایشان را جیلانی ونیز گیلانی پندارند در چہار صد وہفتاد ویک ہجری سعادت ولادت یافت در علوم رسمی وحقیقی یگانہ روزگار گردیدہ از شیخ ابوسعید مبارک خرقہ ولایت پوشیدہ ببزرگی حال وشگرفی مقال وخوارق عادات وبوارق کرامات ایشان جہان را فرو گرفت وعالم عالم اہل مقاصد صوری ومعنوی از اطراف گیتی رسیدہ ربقہ عقیدت در گردن جان انداختہ کامیاب شدند وحضرت ایشان در سنہ پانصد وشصت و یک ہجری در نود سالگی ازین عالم فانی بجہان جاودانی شتافتند از رحلت ایشان لغایت این نسخہ پانصد وپنجاہ سال منقضی میشود کہ تا حال نام فرخندہ فرجام زندہ است وہر طرف از اطراف عالم طوائف انام روز بروز اعتقاد زیادہ دارند بالجملہ سی کروہی شاہجہان آباد قصبہ پانیپت از شہرہائے متقدمین است دران شہر مزار شیخ شرف ابو علی قلندر واقع شدہ شیخ بچہل سالگی در دہلی آمدہ بزیارت خواجہ قطب الدین محمد بختیار سعادت اندوخت وبیست سال علوم صوری اموخت چون جذبہ الہی در رسید وآئینہ باطن روشن گردید ہمگی دانش نا ہموار را در آب جمنا انداختہ مسافرت اختیار کرد و در روم رفتہ شمس الدین تبریزی ومولانائے رومی کہ مثنوی معنوی ازوست ودیگر اولیائے آن دیار را دریافتہ بہرہ وافر اندوخت وبعد سیر ممالک مراجعت نمودہ بپانیپت عزلت گزید وہانجا رحلت بعالم جاودانی فرمود وبسا خارق عادات ایشان یادگار ومزار مظہر انوار زیارتگاہ اہل روزگار است سہرند از شہرہائے دیرینہ از اعمال سامانہ سلطان فیروز شاہ در زمان فرمان روائے خویش سنہ ہفتصد وشصت ہجری آن را از سامانہ جدا ساختہ پرگنہ علیحدہ مقرر ساخت وروز بروز

آبادی و رونق آن زیاده گشت اگرچه دران خطه بسیاری از نزدیکان درگاه الهی خوابگاه دارند
امّا از اولیای زمان حال شیخ فرید الدین ثانی و شیخ محمد معصوم کابلی دران شهر آسوده
اند و این هر دو اولیای عظام در زمان حضرت شاهجهان بادشاه بهدایت خلایق کامروا
بودند و طوایف انام ارادت آورده بهره دینی می اندوختند اکنون از اولاد ایشان سجاده
نشین هستند در سادهوره خوابگاه شاه قمیص است که در زمان خویش رتبه ولایت داشت
و در سنام مزار شیخ نبوی که زیارت گاه خلایق است و در هانسی که معموره باستانی است
مزار شیخ جمال الدین خلیفه شیخ فرید الدین گنجشکر القصه درین صوبه مزارات اولیای کرام
انقدر است که بشمار در نیاید بهمین قدر پسند کرد و چون از نگارش امکنه شریفه اولیای مسلمین
واپرداخت اکنون اندکی از اماکن هنود که درین صوبه واقع است گذارش مینماید در لبست
کردهی سهرند نزد دامن کوه گهات بهوانه معبدیست مشهور به بهیما دیوی از قدیم پرستش
گاه اهل هند است در سنه چهارم عالمگیری فدائیخان کوکه از امرای بزرگ بود آن را
وطن خود قرار داده به پنجور نام نهاده بموجب حکم والا راجه انجا که آبا عن جد ریاست داشت
اخراج نموده باغی مطبوع مشتمل بر پنج درجه پست و بلند طرح انداخت و عمارات دلکشا
و نشیمن های فرحت افزا احداث نموده نهرابی که از دامن کوه برجوشد دران باغ آورده
از میان فواره ها گذرانیده نموداری عجیب و جلوه گاهی غریب است فراوانی و لطافت
گل سرخ انجا که عبارت از گلاب باشد مشهور نگارنده این نسخه در ایام بهار بتفرج آن
باغ رفته بود دران روز چهل من گل گلاب بوزن عالمگیری در گلاب خانه آورده بودند و روز
بروز در افزایش بود و سی کروهی سهرند جنوب رویه تهانیسر شهریست از متقدمین و در
نزدیکی آن کولابیست بس عظیم کورکهیت نام در کتب هندان را ناف زمین گویند و مینویسند
و آغاز آفرینش جهانیان دران مکان میدانند و آن را از امکنه شریفه داشته تغسل دران
کول از مثوبات عظیم می پندارند اگرچه دایما غسل آن ثواب است اما در روز کسوف و خسوف
عالم عالم طوایف انام از خاص و عام و از صغیر و کبیر مذکر و مونث از اکناف گیتی و اطراف
ممالک مسافتهای بعید قطع نموده ازدحام میکنند و انواع نقود و اجناس علانیه
و مخفیه خیرات می دهند هر چند ممسک و بخیل یا تهی دست و مفلس بوده باشند دران روز
بران مکان زیاده از قدر و توان سخاوت می ورزند و سوای این کولابها مذکور تمامی تقدیرها

دانگیر ہا وحوض ہا وچاہ ہا حواشی شہر واکثر اماکن دریائے سرستی کہ نزدیک ان شہر میگذرد
ونام ہر مکان کہ ہر یک بنام عابدان متقدمین منسوبست درکتب قدیم مسطور باند ازہ
چہل وہشت کردہ بزرگ می شمارند ازینجہت پاندوان وکوروان کہ مقتدائے اہل ہند بودند
درین سرزمین کارزار کردہ شربت شہادت چشیدند چہل کروہے دارالخلافہ شمال رویہ سنبھل
شہر متقدمین است ودروہر مندر مکانی است پرستشگاہ ہستانی گویند کہ شخصی اخرین مظہر
انوار الہی ازو پدید خواہد آمد وپیوست ان نانک متا جاے است کہ مریدان ومعتقدان
بابانانک ہجوم نمودہ نیایش بجا آورند ودران طرف شمالی کوہ است کہ ان راکمایون گویند
کان طلا ونقرہ ومس وسرب واہن وزرنیخ وزنگار دردست واہوی مشکین وگاو قطاس
وکرم پیلہ وباز وشاہین واسپ گونت وعسل سفید فراوان وزمینداران انجا بسبب صعوبت کوہ
ومحکمی مسکن از فرمانروایان ہند انحراف دارند درین صوبہ بزرگ دو دریاست نخستین[1] جمنا
سرچشمہ ان ظاہر نیست بقول سیاحین ممالک بعد بر امدن از چین قطع کوہسار دشوار نمودہ
در ولایت بشہر میرسد گویند کہ درین ولایت طلا بسیار می شود واکثر سنگریزہ تاثیرات
پارس دارد کہ از مساس ان مس واہن ودیگر فلزات طلا میگردد وچون ان سنگ شناختہ
نمیشود ازینجہت مردم ان دیار بز وگوسفند وگاو را نعل اہن برپا بستہ بر کوہہا بچراگاہ میگذارند
اکثر اوقات نعل چرندگان از مساس ان سنگ طلا می شود وحاکم ان ولایت ظروف ونقارہ
ودیگر آلات ہمہ از طلا دارد القصہ این دریا از انجا گذشتہ در ولایت سرمور میرسد
مرزبان انجا بخواقین ہند وامرا ووزرا براہ دریائے کشتیہا برف بطریق سوغات ارسال
داشتہ بدین وسیلہ اظہار اطاعت نمودہ خود را وولایت خود را در امان میدارند بدین
جہت درعوام الناس اورا برفی راجہ میگویند ونزدیک شہر سرمور این دریا از کوہ بر آمدہ بر
زمین مسطح میرسد ودرین مکان حضرت شاہجہان بادشاہ بر ساحل این بحر زخار دولتخانہ عالی
احداث فرمودند وامرایان والاشان ودیگر بندہائے بادشاہی ہر یک درخور حالت ورتبت
خویش عمارت نمودہ ومعمورہ دل کشا بر روئے کار آمدہ مخلص پور موسوم گردید وحضرت
بادشاہ اکثر اوقات بسیر ان مکان فرحت نشان تشریف فرمودہ انبساط وافر حاصل مینمودند
واز ہمین مکان شاہ نہر کہ نصف دریائے جمنا توان گفت بر اوردہ بدار الخلافہ

---

(۱) یکے

شاہجہان آباد بردہ اند کہ نفع بخش مزرعات اکثر پرگنات وطراوت رسان باغات حوالی دار الخلافہ وفیض بخش کوچہا و بازار ورونق پیرائے دو تنخانہ بادشاہی است و دریائے مذکور بعد برامدن از کوہ اکثر محال را رونق دادہ پایان شہر شاہجہان آباد میرسد قلعہ ارک متضمن نشیمنہائے دل کشا وعمارات امرایان بر کناران واقع است وازانجا گذشتہ بمسافت پانزدہ فرسنگ پایان شہر متھرا د گوکل و بندرابن میرسد بعدہ بمستقر الخلافہ اکبر آباد می آید درین مصر نیز عمارات بادشاہی وخوانین بر ساحل دریاست وازانجا گذشتہ از پایان شہر وقلعہ اٹاوہ بعد ازان از شہر کالپی روان می شود پس ازان بشہر اکبر پور زادو بوم راجہ بیربر اکبر شاہی می آید وعمارات راجہ مذکور برفعت ووسعت ومتانت بر کنار واقع شدہ ودریائے چنبل نزدیک شہر اکبر پور ودریائے بیتوہ و دوسان ودیگر دریاہا از جانب گوند وانہ آمدہ بتفاوت یکدیگر در جمنا واصل میشوند وازانجا بمحال ملکوسہ گذشتہ پایان قلعہ الہ آباد باب گنگ اتصال می یابد ودریں گنگ از سرچشمہ ان ہیچکس واقف نیست اما اعتقاد اہل ہند انکہ از بہشت نازل میشود وشرح ان در کتب قدیمہ معتبرہ مندرجست بعد صدور از بہشت ونزول بر کوہ کیلاش و برامدن ازانجا در ولایت چین میرسد چنانچہ در شاہنامہ فردوسی مرقوم است کہ عمارات سنگین شاہزادہ سیاوش بن کیکاوس شاہ داماد افراسیاب بر کنار گنگ بود وبعد برامدن از چین در کوہستان بدری ناتھہ مے آید ومکان ہماچل[1] یعنی محوطہ برف کہ اہل ہند گداختن بدن عنصری در آن جا نجات اخروی میدانند چنانچہ پاندوان کہ مقتدائے اہل این دیار بودند ابدان خود را بدانجا گداختہ اند درہمین کوہ واقعست و درین کوہستان سواحل دریا انقدر بلند است کہ اب بدشواری بنظر درمی آید وعبور بکشتیہا نمی شود دراماکن مقررے رسنہائے سطبر بر اشجار ہر دو کنار محکم بستہ بطرز قنطرہ تعبیہ میکنند واز بالائے آن امد وشد مردم می شود وان را بزبان این دیار جہنکہ گویند وطوایف انام از اطراف ممالک کہ بقصد طواف بدری ناتھہ میروند وچنین قنطرہ گاہے ندیدہ انداز عبور ان خوف مند می باشند وبیمناک میگذرند القصہ ان دریا از کوہ بدری ناتھہ برامدہ پایان شہر سری نگر بمسکن مرزبان ان ولایت می رسد وازانجا جاری شدہ از پایان رکھی کیش گذشتہ درمکان ہردوار از کوہ بیرون می آید اگرچہ بموجب کتب معتبرہ دریائے گنگ از آغاز تا انجام معبود است

---

[1] ہماچل :

اما هردوار را از جمیع امکنه بزرگ تر نوشته اند و هر سال در روز تحویل آفتاب به برج حمل که ان را بیساکهی گویند خلایق از هر طرف آمده ازدحام میکنند خصوص در سالی که مشتری در برج دلو میرسد وان را کنبهه نامند و بعد دوازده سال می آید عالم عالم طبقات خلایق از مسافتهائے بعیده رسیده هجوم می نمایند و دران مکان اغتسال و خیرات اموال و تراشیدن موے سر و ریش از مثوبات و انداختن استخوان مردگان درون گنگ رستگاری اهل ممات می پندارند و اب ان را بطریق ارمغانی بدور دستهها می برند طرفه تر انکه اگر سالها در ظرف بماند بدبو و دگرگون نشود و بے شایبه تکلف اب خوشگوارش مانند دل اهل دلان از کدورت پاک و بسان ضمیر مقبلان فیض ناک در عذوبت و شیرینی باب کوثر دم مساوات میزند و در لطافت و گوارائی با اب سلسبیل پهلو می زند و از کمال نزاهت با جمیع امزجه سازگاری مینماید و فواید بسیاری از و بر روے کار می آید یعنی سقیم المزاج را صحت و شفا و بیماریهائے مزمن را فایده دوامی بخشد صحیح المزاج را فربهی و تندرست را فرحت بظهور می ارد و معده غلیظ را صفائی و آتش غریزی را فروغی میدهد اشتهارا افزایش و قوت باه را اعانت میکند روے کهربائی را لعل گون و چهره زعفرانی را ارغوانی می سازد زهے دولت که سلاطین هندوستان و امرائے والاشان بهر جا که باشند اب گنگ میخورند بالجمله این دریا بعد برامدن از هردوار بمحل بارهه سادات رسیده پایان قصبه هستناپور که در زمان سابق دار السلطنت بود چند فرسخ در عرض و طول آبادی داشت میرسد و ازانجا نزدیک قصبه گده مکتیسر و انوپ شهر و کرنباس و سورون بدایون که امکنه مشهور است و در قنوج که شهر قدیم است رسیده رونق افزای اندیار می شود و ازانجا جاری شده بعد گذشتن از سیو[1] راج پور و کجوه و مانکپور و شهزادپور و دیگر محال پایان قلعه اله آباد میرسد و درانمکان دریائے جمنا با چند دریائے دیگر آمده ملحق میگردد و سی کروهی ان شهر بنارس می آید و از نزدیک چنار گده و چند محال دیگر گذشته تا رسیدن پایان بلده پتنه هفتاد و دو دریائے کشتی رو از جانب کوه جنوب و شمال آمده بتفاوت یکدیگر جابجا اتصال می یابد داخل دریائے زخار ناپیدا کنار میگردد و این همه دریا بگنگ موسوم می شود و ازانجا بجهانگیر آباد و اکبرنگر[2] عرف راج محل و مقصود اباد و میرداد پور و خضر اهتی گذشته پایان شهر جهانگیر نگر ڈهاکه میرسد

(۱) سراج پور (۲) اکبر پور

وبعد فرسنها دو بخش می شود یکی بسوی مشرق رفته پدماوتی نام یافته به نزدیک بندر چاتگانون
بدریای شور واصل میگردد و دیگری رو بجنوب آورده سه تخت میشود یکی را سرستی دومی
جمنا و سیومی راگنگا نامند و سومی هزار شعبه شده نزدیک بندر ستگانو بدریای عمان می پیوندد و
سرستی و جمنا نیز همانجا اتصال می یابد و از سیاحان ممالک چنان استماع یافته که در هدایت
برآمدن دریای گنگ از کوه و غایب شدن بدریای شور مردم سکنه کنارش جمیع تمرد و فساد
اندیشه و دزد و قطاع الطریق خونخوار و خلق آزار هستند ازانجاکه از غسل این دریا گناهان
از بدن مردم جدا می شوند و همانا که آن عصیان بطریق تناسخ بر کنارش در پیکر ادمیان توالد
یافته مصدر این نوع امور مذموم میگردند بالجمله درین صوبه آب و هوا باعتدال نزدیک
و کشت کار بارانی و سیلابی و بعضی جا چاهی و برخی جا کاشت سه فصله می شود و میوه ایرانی
و تورانی و هند وستانی گوناگون و گلهای بویا فراوان و عمارات عالیه از سنگ و خشت
میگردد و جانب مشرق صوبه اکبر آباد و مغرب صوبه لاهور و جنوب اجمیر و شمال کوهستان
کمایون از پلول جانب اکبر آباد تا لودیانه ساحل دریای ستلج طول صد و شصت کروه و از
سرکار ریواری تا کوه کمایون عرض صد و چهل کروه واقع است سرکار شاه جهان آباد و سهرند
و حصار فیروزه و سهارن پور و سنبهل و بدایون و ریواری و نارنول هشت سرکار مشتمل بر دو صد
و بست و نه محال و هفتاد و چهار کرور و شصت و سه لک و سی و پنجهزار دام داخل این صوبه است

صوبه مستقر الخلافه اکبر آباد

آگره دهی بود از توابع پرگنه بیانه سلطان سکندر لودی در زمان فرمان دهی خویش آن را مکان دلکشا
دانسته تختگاه مقرر کرد و شهری مطبوع طرح انداخت پس ازان آن شهر به بادل گده
مشهور گشت و بعد آن حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه آن را وسط ممالک محروسه
تصور فرموده قلعه سنگین باستحکام اساس نهاد و بی همتا مصری اکبر آباد نام بوسعت و
فسحت آباد گردید که جهان دیدگان چنین قلعه متین و شهر بزرگ کمتر نشان دهند آب جمنا تا
چهار کروه از میانه شهر میگذرد و هر دو طرف عمارات عالیه و کاخهای دلفریب تعمیر یافته
و مردم هر جنس و هر دیار در وا باد و کالای هفت کشور خرید و فروخت می شود و گوناگون
میوه خصوص خربوزه ایرانی و تورانی و رنگارنگ گلها و برگ تنبول بس شایسته بهم می رسد

وهوائے دل کشا دارد اگرچه نادره کاران هر پیشه وکاریگران هر فن در صنعت خویش ممتاز اند
اما کار چوب طلا ونقره بر چیره و دیگر پارچه ها نادر میسازند واز ممالک دور دست تاجران آمده خرید
می برند وتمتع یاب میشوند القصه این مصر بجمیع خوبیهائے آراستگی دارد واکثر مزارات اولیائے
عظام وفضلائے کرام در دست مقبره منوره حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه وحضرت
شهاب الدین محمد شاهجهان بادشاه در نزدیکی آن مصر واقع ست **بیانه** در پاستانی زمان
سترگ مصری بود . قلعه مستحکم دارد سابقه اسیران عصیان هند را دران قلعه نگاه میداشتند
نیل وحنا بس گزین می شود وانبه بعضی قریب یک سیر پیدائی دارد **سیکری** نام دهی از توابع
بیانه بود واز ده کرده‌ی اکبرآباد حضرت محمد اکبر بادشاه باشاره زبده اولیائے کرام شیخ سلیم
قلعه سنگین وعمارات متین ومساجد ومدارس وخوانق احداث فرموده **بفتح پور** موسوم کرده دارالخلافه
قرار دادند وپیوسته ان کولابیست بزرگ در عرض وطول دو کروه که خلایق ازان فیض میگیرند
وصفه والا ومینار عالی دادیزه گاه فیلان وجولانگاه برکنار ان واقع است ودران نزدیکی کانی
است از سنگ سرخ ستونها وتختگاه ودیگر مطلوبه عمارات بهر اندازه که خواهند ازان برمی
آید **گوالیار** از نامور دژهاست خوش آب وهوا متانت وحصانت آن مشهور زندانیان مستوجب
سیاست را درون آن نگاهدارند خوش زبانی باشنده گان ونغمه سرائے خنیاگران وجادو نفسی
سرایندگان ودلفریبی شاهدان آنجا مشهور ودران دیار چند جا کان آهن واقع شده ودران شهر
مزار شیخ محمد غوث است که در زمان خود رتبه ولایت داشت **کالپی** شهریست بر ساحل دریائے
جمنا خوابگاه بسیار اولیا است نبات آنجا مشهور است در توده بهم غاریست که کان مس وفیروزه دارد
اما خرج بر دخلش فزونی میکند **متهرا** شهریست پاستانی بر کنار دریائے جمنا زادگاه سری کشن
ودر هندو نامها شرافت آن بسیار نوشته اند واز آغاز آفرینش پرستشگاه دانند اکنون معبد
کیشورائے مشهور وآنرا بحکم عالمگیر بادشاه انداخته مسجد مقرر کرده اند برروئے دریائے جمنا
عبدالنبی خان فوجدار زینه زیبا التعمیر نموده زیب افزائے شهر وفیض بخش شهریان شده وآن
مکان را بسرانت گویند ونیز در وسط شهر مسجد عالی احداث نموده اسم خویش روشن ساخت
قنوج پاستانی شهریست برکنار دریائے گنگ آب وهوا ومیوه خوب دارد ودر مکن پور تابع
پرگنه بتهور[1] سرکار قنوج خوابگاه شیخ بدیع الدین المشهور بشاه مدار دشهباز است که از

---

[1] بلهور

اولیاے بزرگ ہند بود و خلایق کثیر از خاص و عام بانجناب اعتقاد دارند و در سالی یکمرتبہ طوایف
انام از ممالک دور دست با علمہاے زرین آمدہ ازدحام می کنند و نذرات می گذرانند
و چند روز ہجوم مردم و تماشاے غریب میشود در زمان سلطان ابراہیم شرقی در ۸۴۵ھ ازانجا
مطلبی در اصل گم شدہ و گزین ترین این صوبہ دو دریاست یکے جمنا کہ تفصیل ان سابقاً بتحریر درآمدہ
و دیگرے چنبل کہ از حاصل پور تابع مالوہ برامدہ و از بیست کروہے اکبرآباد و حد ود بہداور و محال
سرکار ایرج گذشتہ نزدیک اکبرپور تابع کالپی بدریاے جمنا واصل میشود القصہ این صوبہ
شرقی گہاتم پور شمالی دریاے گنگ جنوبی چندیری غربی پلول واقع است دراز از گہاتم پور
تابع الہ آباد تا پلول معمولہ صوبہ شاہجہان آباد صد و ہفتاد کروہ و پہنا از قنوج تا چندیری مضاف
صوبہ مالوا صد کروہ سرکار اکبر آباد و باری والور و تجارہ و ایرج و کالپی و سہرول و قنوج و
کول و برود و تداور و گوالیار وغیرہ چہاردہ سرکار مشتمل بر دو صد و شصت و ہشت محال و نود و
ہشت کرور و ہژدہ لک و شصت و پنجہزار و ہشتصد دام داخل این صوبہ است *

صوبہ و سبعہ قسبجہ الہ اباد

در کتب ہندی نام این صوبہ پراگ می نویسند و در عرف تربینی نیز گویند درمیان دریاے جمنا
و گنگ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ قلعہ سنگین باستحکام تمام و گزین کاخہا اساس نہادہ
و شہری طرح انداختہ الہ آباسش موسوم فرمودند و حضرت شاہجہان بادشاہ در خلافت خود
بالہ آباد مامور فرمودند دریاے گنگ و جمنا پایان قلعہ باہم می پیوندد و چشمہ از قلعہ برامدہ بدریاے
مذکور واصل میشود در عرف ان را سرستی گویند بدین جہت اینمکان را تربینی نامند یعنی اتصال
سہ دریا اما در کتب ہند برامدن سرستی ازانجا مندرج نیست و دران قلعہ درختی است متقدمین
کہ ان را اکہی بر گویند یعنی پایدار و در ہندی نامجات می نگارند کہ ان درخت دایماً برقرار است و تا
انقراض عالم بے زوال خواہد بود بفرمودہ حضرت نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ ان را قطع کردہ
تابہ اہن بران محکم نمودہ بودند بحکمت ایزدی ان درخت ازان تابہ اہن سر برآوردہ بالاے
گرفت القصہ اہل ہند ان مکان را معبد متقدمین و شریف ترین و بادشاہ معبد می دانند و در ایام
زمستان کہ آفتاب بہ برج جدی میرسد و ان را مکر گویند طوایف انام از اطراف گیتی آمدہ
ہجوم می کنند و تا یک ماہ اقامت ورزیدہ ہر روز غسل می پردازند و ہرکدام بقدر امکان

بفقرا و مساکین خیرات میدهند و نیز مبلغی سراسامی بسرکار بادشاهی ادامی سازند چون پیوند عنصری گسیختن درینجا نیک میدانند ازینجهت در پیشین زمان بعضی مردم بقصد رستگاری آخرت و حصول مامول وارزوے دیگر خویشتن را در اره میدرا ور دند در عهد سلطنت حضرت شاهجهان بادشاه این عمل منع کردند سی کروهی آن شهر بنارس که در هندی نا مهابارانسی نوشته اند چون درمیان دریا برنه واسی واقع شده بدین تقریب بدان نام مشهور وکاشی هم نگاشته اند شهریست متقدمین کمان آسا اباده دریاے گنگ بسان زه میگذرد و آن را بهادیو منسوب کرده پرستش گاه قدیم میدانند و معدن فضیلت و جامع فضلاے مدرسه طلبه علم هند است برهمنان ارباب فضل و بیدخوانان صاحب حال وقال توطن دارند و از ممالک دور ونزدیک برهمنان و برهمن زادگان بقصد تحصیل وتکمیل علوم دران مصر جامع اقامت می گیرند مستفید ومستفیض می شوند واکثرے از آزادگان ووارستگان بتوفیق ایزد سبحان ترک علایق دنیوی نموده بآرزوے تهی کردن قالب که در کتب سلف رستگاری عقبی نوشته اند توطن گزیده بیاد رب العباد اشتغال دارند و نیز پیران کهن سال و مریضان گسسته امال باراده مردن رسیده جان بجان آفرین میدهند و پیوست انمکانی است برکناره دریاے گنگ هرگاه که مشتری به برج اسد میرسد کو بچه از میان دریا پدیدار گردد تا یک ماه بپاید و مردم فراوان پرستش میکنند. وان نموداریست از بدایع قدرت ایزدی چبوتره سنگین وثیست بر فراز کوه دربلندی و استواری کم همتا دریاے گنگ از پایان گذرد و درنزدیکی ان گروهی سراپا برهنه در صحرا بسر برند و به تیراندازی ونخچیرافگنی روزگار گذرانند کالنجر قلعه ایست سنگین بر کوه آسمان سا هر آغاز ان کس نگوید و دران چشمها برجوشند وفراوان کولاب دارد ومعبدگاه بهیرون که شگرف داستانها ازان برگذارند در دست وپیوست ان درخت زاریست بس انبوه انبوس ومیوهاے خودرو وبسیار فیل صحراے ازان جنگل بدام اورند ونزدیک ان کان اهن است واز بعضی جا الماس ریزه بدست اید ومردم ان دیار بهره یاب میشوند

جونپور بزرگ شهریست سلطان فیروزشاه ان را در زمان فرمان روائی خویش بنام سلطان محمد فخرالدین جونا بنی عم خود ابادکرده چون درمیان متمردان واقع شده فوجدار انجا را دایماً بگردن کشان آماده محاربه باید بود وخونریزی وسفاکی باید نمود القصه تمام این صوبه اب وهوا سازگار دگوناگون گل و میوه خصوص خربوزه وانگور فراوان وکشت کار گزیده شود و مونهه کمیاب وجواری وباجره ناپدید و پارچه جهونه مهرکل وعنبرذاک نیک پیدا گردد ومهین دریاے گنگ وجمنا دارند وکین وسرجو و

و برنه وغیره است طول از سنبهولی جون پور تا کوه جنوبی صد وشصت کروه عرض از گذر چوسا
دریای گنگ تا گهاتم پور صد و بست کروه شرقی صوبه بهار غربی صوبه اکبر آباد شمالی صوبه اوده
جنوبی پاندوگڈه و سرکار الهٰ آباد و جون پور و غازی پور و بنارس و چناده و کالنجر و کورا و مانک پور غیره
شانزده سرکار مشتمل بر دو صد و چهل و هفت محال وسی و هفت کرور و شصت لک و شصت
و یکهزار دام داخل این صوبه است ÷

صوبه اوده

اوده شهریست بزرگ و متقدمین ان را در هندی نامجات اجودهیا گویند زادگاه راجه رام چیندر
نوشته اند و بستن او قنطره برروی دریای شور و رفتن در لنکا با عساکر بیشمار بوزنه و خرس و
کشتن راون مرزبان انجا و آوردن زوجه خود را که در قید راون با عصمت و عفت محفوظ بود
مشهور است و تاریخ راماین در شرح شگرفکاری ها و عجایب کارنامه اوست و ازین رو گران
شهر بنگاه راجه رام چند بود از گزین معابد می دانند و یک کروهی ان دریای گهگهر بدریای
سرجو پیوسته پایان قلعه میگذرد و در سواد شهر خاک بیزی میکنند و طلا بر می گیرند و دران شهر
تربت شیث بن حضرت آدم و ایوب پیغمبر علیهم السلام زیارت گاه اهل اسلام است و در
رتن پور مزار کبیر باقنده است که در زمان سلطان سکندر لودی در بنارس از کثرت یاد رب العباد
از شهرستان صوری راه بدار الملک معنوی برده بود و بسیار اسرار معرفت و دقایق رموز
حقیقت در اشعار هندی ازو در طوایف انام خاص و عام یادگار بهرایچ شهریست بزرگ
متقدمین بر ساحل دریای سرجو سوادش بس دل کشا تربت سالار مسعود از خویشاوندان
قریب سلطان محمود غزنوی و رجب سالار برادر سلطان تغلق شاه و پدر سلطان فیروز شاه
والی هندوستان در انجا است طوایف انام از دور دستها با علم زرین بزیارت می آیند و
انجمنها می آرایند و فراوان نذور می گذرانند و در نزدیکی شهر موضعی است دو کون از دیر باز
دار الفلوس و از شمالی کوهستان فراوان چیز بر پشت آدمی و بر اسپ کونت بار کرده می آرند
طلا و مس و سرب و مشک و قطاس و عسل و چوک ترش که از آب ترنج و لیمون بجوش آورده
بر سازند و زرنباد که در هندی کچور گویند و انار دانه و زنجبیل و فلفل دراز و کهربا و رو دنگ هندی
و نمک و انگوذه و زبوره و شیشه داوند و موم و پشمینه و باز و جره و شاهین و باشه و دیگر اشیائ

کوہستان دران موضع بفروخت میرود و چند ماه علی التواتر مجمع عظیم می شود و سوداگران از
اطراف آمده خریداری میکنند و بهره یاب می شوند بنگهار نام ورقلعه ایست بزرگ دریای
گودی پایان ان میگذرد و نزدیک ان حوضی است منسوب به برہما از درونه چنان برجوشد
وگردش نماید که ادمی در و فرو شدن نتواند و هر چه در اندازند بیرون افتد و ان را از معابد بزرگ
دانند و کتب هندی که از گردش چرخ دوار و انقلاب ازمنه وادوار رو بعدم نهاده بود
عابدان دانشور بمقتضائے روشندلی و فرط آگاهی بر کنار ان حوض بتازگی بمنصه ظهور اورده
فیضرسان عالمیان شده اند دران نزدیکی کولاب است سرچشمه تنگ ابی نیک که بدریائے
گودی پیوند و یک گز پهنا و چهار انگشت ژرف برهمنان بید خوان افسونها خوانده پرستش
گری نمایند بقدرت قادر مطلق حقیقی ناگهان از ریگ پیکرها دیو پدید آید و مردم مشاهده
امر شگرف کنند و زود ناپدید گردد و هر چه از برنج و غیر ذلک اندازند اثری از و نماند و پیوست
ان سرزمین است و ان را چرمتی خوانند در جوشش هوا شعله آتش خود بخود برفروزد و
شگفت افزاید لکهنو بزرگ شهریست بر کنار دریائے گودی بشیخ مینا که مردم را گمان ولایت
بدوست در انجا اسوده اند و سورج کنڈ معبدیست از دور دست خلایق بران فراهم آیند قصبه
بلگرام خوش آب و هوا است اکثر مردم انجا خوش فهم و سرود سرا هستند و در انجا چاهی است
هر که چهل روز علی الاتصال اب ان اشامد شناسای و حسن منظری افزاید القصه تمام انصوبه
آب و هوا خوش و گل و میوه فراوان دارد و کشت و کار خوب میشود خاصه برنج سکهداس و
مدهکر و جهنوه در سپیدی و تازگی و خوشبوی و گوارائی کم همتا شالی سه ماه پیشتر از همه جا هندوستان
بکارند و آغاز خشکی سیلابها از دریاها برخیزد و اب زمین ها را فرو گیرد و هر چند آب افزاید ساق
شالی نیز فزایش پذیرد و دراز گردد و اگر پیش ازانکه خوشه گیرد سیلاب جوش زند بار نیارد و
گاؤمیش صحرائی فراوان شود چون دشت و صحرا زیر اب آید جانوران صحرائی به پشته ها برایند
و مردم از گوناگون شکار عشرت اندوزند بزرگ دریائے سرجو و گهگر و سئی و گومتی و رود دیست
طول این صوبه از سرکار گورکهپور تا قنوج صد و سی کروه و عرض از شمالی کوه تا سدهور تابع
الہ آباد صد و پانزده کروه خاور رویه صوبه بهار باختر قنوج شمالی کوهستان جنوبی مانکپور و
سرکار اوده و گورکهپور و بهرائچ و خیرآباد و لکهنو پنج سرکار مشتمل به یک صد و نود و هفت محال
و لبست و شش کرور چهل و پنج لک و چهل هزار دام داخل این صوبه است ✤

صوبه بهار عرف پٹنه

پٹنه دار الحکومت این صوبه است مصریست بزرگ بر ساحل دریائے گنگ بیشتر عمارات
سفال پوش باشد که بزبان ان دیار کهپریل گویند سی کروہی این مصر جانب جنوب دامنه کوه
معبد گاه است که اهل هند از دور دست بهار سیده بارواح نیاگان فرورفته خیرات دهند خصوص
در چله دی که آفتاب به برج قوس برسد بیشتر مردم دران مکان میرسند و روح نیاگان را از
خواندن افسونها و رسانیدن غله و آب خشنود می سازند و این عمل را از عبادات و حسنات خود
در رستگاری فرورفتگان میدانند پیوست ان کان سنگ مرمر است از و زیورها بر سازند و کاغذ
خوب شود در سرکار مونگیر از دریائے گنگ تا کوه دیوارے سنگین کشیده اند و ان را سرحد بنگاله
بر شمارند و درین سرکار در دامن کوه بیج ناتهه مکانی است منسوب بمهادیو امری عجیب بظهور می پیوندد
که باعث حیرت ظاهر بینان میتواند بود یعنی درون معبد گاه درختی پیپل واقع شده که از آغاز
پیدای ان هیچکس نشان نمی دهد از خدمه ان معبد هر کس را با خراجات لابد احتیاج می افتد خود را
از خوردن و آشامیدن باز داشته زیران درخت نشسته بحصول مامول بجناب مهادیو مناجات
مینماید بعد دو سه روز ازان درخت برگی مخطوط بخط هندی رقمزده کلک غیب متضمن تنخواه
مبلغی برائے خواهش گر بجانب یکے از سکنه اکناف گیتی صادر می شود هر چند که مسکن ان پانصد
کروه باشد اسم او و فرزندان او و زوجه و اسم پدر و جد او و سمت و ملک و وطن و دیگر علامات
صحیحه او از خط ان برگ ظاهر میگردد و رئیس و خدمه مطابق ان بر کاغذ جداگانه نوشته میدهند
و ان را هندوی بیجناتهه گویند و خواهشگران هندوی را گرفته بموجب علاماتی که دران نوشته
مندرج است بمکان مرقومه میرسد و ان شخص که به و هندوی مینویسند بلا عذر و حیله زر داصل
میسازد چنانچه بر نگارنده این صحیفه زنار داری هندوی بیجناتهه آورده بود سعادت خود دانسته
ادائے زر کرده زنار دار را خشنود گردانید عجب تر انکه دران معبد غاریست رئیس خدمه در
سالی یکمرتبه روز شیورات یعنی شیوبرت دران غار میرود و از درون ان خاک برداشته بهریک
از خدمه میدهد بقدرت قادر مطلق بقدر نصیب هر کدام ازان خاک طلا می شود ترهت از دیربازٔ
دار العلم و جامع هندی فضیلت است آب و هوا گزین دارد جغرات انجا تا یکسال دگرگون نشود
و خوش مزه بماند شیر فروشش اگر آب بشیر امیزد از غیب گزندی با در سد گاو میش چنان شود

که ان را شیر نتواند شکار کرد هنگام بارش اهو و گوزن و شیر بسبب کثرت اب یک جا بابادی در اید
مردم بچالش گری و صید افگنی نشاط برگیرند در سرکار چنپارن تخم ماش در زمین نار انده بریزند وبی
رنج کشت کار برویده و در جنگل فلفل دراز بسیار میشود رهتاس قلعه ایست بر فراز کوه اسمان سا و شوار
گذار دوران چهار ده کروه دبران کشت کار شود فراوان چشمه برجوشد و در هر جا چهار گز زیر کنند اب
پدید آید و کولاب ها هنگام بارش افزون از دو لیست هم بشارها چشم و گوش برافروزد القصه در صوبه
تابستان بس گرم شود و زمستان نزدیک با عتدال و بیش از دو ماه بجامه پخته داز احتیاج
نبود و در یزش ابر شش ماه شود و همه سال این مرز از کثرت دریا ها سبز و شاداب باشد و باد
تند بوزد و گرد برنخیزد و کشت کار گزیده شود خاصه شالے در خوبی و چیدگی کم همتا کساری نام غله
بسان مٹر هندوستان بکار برند و رنجوری اورد و نیشکر فراوان گزیده باشد برگ تنبول خصوص
مگهی بسیار نازک و خوش رنگ و بے جرم و خوشبو و نیک مزه و میوه فراوان خصوص کتهل چنان
بزرگ باشد که یک کس بدشواری بردارد و مچکند نام گلی است مانند گل دهاتوره بس خوشبوئے
جاے دیگر نشان نمی دهند شیر بس گزیده وارزان بود اسپ و شتر کمیاب و فیل شایسته بسیار
بهمرسد و بز بربری وخصی بس گزین واز غایت فربهی بنیارد راه رفت بچار پائے برداشته برند
طوطی وخروس جنگی نام ور شود و گوناگون شکار نشاط افزا و اقسام پارچه پیدائے باید و شیشه
زرافشان گونه گونه برسازند اگرچه دریاها بسیار است اما گزین ترین گنگ گویند دریائے سون از
جانب جنوب می آید و چشمه ان و چلا و نربده از یک بوتهٔ نی نزدیک گده جوش بر زنند نربده
بجانب دکهن روان شده و سون و چلا بدین سمت آمده بگنگ واصل شده و سرجو از کوه شمال
آمده نزد منیر بگنگ پیوندد و گندک نیز از کوه شمال می آید و نزدیک حاجی پور داخل گنگ می شود هر که
اب ان نبوشد گلو اماسد و رفته رفته برابر نار جل شود وان را جاغور گویند خاصه خوردان را و تا
چهل کروه ازان دریا سالگرام بدید وان سیاه سنگیست از مظاهر ایزدی و فراوان گونه باشد نام
علحده علحده برگویند و پرستشگری کنند کرم ناسا از کوه جنوب رویه رسیده در گذر چوسا بگنگ
اتصال یابد ان را نکوهیده شمرند و در وقت عبور ازان دریا احتیاط بکار برند تا قطره ازان آب
بربدن نرسد پن پن از جنوبی کوه برآمده نزدیک پتنه بگنگ درمے شود گویند که هفتاد و دو دریائے
کشتی رو تا بلده پتنه از جانب جنوب و شمال آمده بگنگ اتصال یابد و خورد رود ها را شماری نیست
طول این صوبه از گدهی تا رهتاس صد و بیست کروه و عرض از ترهت تا شمالی کهسار صد و ده

کرده خاور رویه بنگاله غرب رویه اله اباد داده و شمال و جنوب کوه بزرگ سرکار بهار و حاجی پور و مونگیر و چنپارن و سارن و ترهت و رهتاس وغیره هشت سرکار مشتمل بر دو صد و چهل محال و سی و هشت کرور و هفت لک و سی هزار دام داخل این صوبه است ✿

صوبه عمده بنگالا

دارالایالت این صوبه شهر ڈهاکه که جهانگیرنگر است وسعت و فسحت کمال دارد و بخوبی و لطافت درچند کرده اباد و اسباب و اشیائے هفت کشور ازو پیدا و مردم هر قوم از هر ملک در و ساکن نام اصلی این ملک بنگ بود چون فرمانروائے پیشین بسبب کثرت آب در همگی جائے خیابانی به پهنائے بست درعه بلندی ده درعه بسته اند وان را ال نامند به پیوستگی ان بنگالا زبان زد افاق گردید دینیونگا گرما باعتدال نزدیک و سرمابس کم و میانه ثور شروع بارش شود تا شش ماه ریزش گردد و زمین ها باب فرو شود و ان خیابان بیرون اب بماند بیشتر کشت کار شالی است و چندین گونه شود اگر از هر یکدانه بگیرند سبوئ بزرگ برامود گرد و دریک قطعه زمین شالی سه بار کارند و دروند و کم ترگزند رسد و چندانکه اب افزاید بیشتر ببالد و خوشه باب در نشود چنانکه کارگاهان یک خوشه را شصت دست اندازه برگرفتند رسم ضبط و غله بخشی نیست اداے مالواجب برنسق است رعایا در سالی هشت ماه محصول را پایه پایه ادا سازند و مراسم فرمان پذیری بجا ارند بیشتر خورش برنج و ماهی بود و گندم و جو و جز ان گوارا نیاید بلک رسم نان خوردن نیست بادنجان و سبزی و برنج پخته در اب سرد نگاه دارند و ان را روز دویم غذا کنند نمک بسیار عزیز باشد و از دور دست اورند دگران فروشند و گل و میوه فراوان و فوفل چنان شود که از خوردن ان لب ها سرخ گردد الماس و زمرد و عقیق و ریشم از بنادر فراوان اید بنگالے بیشب درست سازند و لختی چنان کنند که دریکے پنجهزار روپیه بخرچ رود و دیر بپاید و برخی حصیر انچنان باشد که از ابریشمی بهتر بزمی نماید و بوریا بافند که ان را سیتل پاتی گویند و دران ولایت آمد و شد بر کشتی است خاصه هنگام بارش و در خشکی به سنگاسن که در ره نوردی درون ان نشستن و دراز کشیدن و خوابیدن بشایستگی رود و هرد و بر فراز ان جهت تابش و بارش گزین سرپناهی بر سازند و سواری فیل هم عشرت دهد و اسپ سواری کم و دران ملک مدار کار بر زنان باشد و مرد و زن برهنه باشند و خوجه سرا بیشتر

ازین دیار بر اید وسه گونه می باشد اول صندلی اورا هر سه عضو از بیخ برند و اطلسی نیز گویند دویم
بادامی قدری الت فعلی داشته باشد سویم کافوری خصیتین اورا در هنگام خوردی بمالش نابود گردانند
یا برارند وچنان بر گذارند که جز ادمی هر جاندارے که خصی شود سرکشی ازو فرو نشیند وادم زا درا
بیفزاید چنانچه از زشت خوئ و بدگوئ خواجه سرایان پیدا است **لکهنوتی** شهر بست باستانی
نخستین دار الملک بود حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه در زمانے که دران ملک نزول
اجلال فرمودند هوائے ان را خوش فرموده به جنت اباد موسوم نمودند قلعه بس استوار دارد
شرقی ان کولابی است بزرگ اگر در بند او شکستی برود شهر باب در شود سرکار **ساهت** در دره کوهسا
شیر انجا مشهور و میوه سون تره نام نارنگی رنگ لیکن از و بالیده تر و بس شیریں و چوب
چینی فراوان و درخت عود افزون در انجام بارش ان درخت را بریده بر زمین اندازند بعد چند
گاه اندازه خامی و پختگی گرفته اورند و درین دیار خواجه سرایان بسیار تر سازند و در سرکار
گهوره گهاٹ ابریشم و پارچه تات بند و اسپ گوٹ و خواجه سرایان فراوان بود هندی
میوه بسیار و سرکار **بگلا** بر ساحل دریائے شور است در حواشی قلعه درخت زار لیست سر آغاز
ماه هلالی تا چهار دهم دریا بموج خیز در اید و امواج بسان کوه برخیزد و نمود اری شگرف و
تماشائے عجیب شود و از پانزدهم تا اخیر ماه پایه پایه بکاهد و نزدیک ان **کام روپ** است
که ان را کانور و گو بیند و حسن ظاهری زنان انجا بس فراوان خصوص جادوگری و طلسم سازی و سحر
و شعبده پردازی از اندازه بیش و شگرف داستانها بر گذارند یعنی به نیروی جادوگری خانه برارایند
ستون و سقف ان از ادم بر سازند و ان ادمیان زنده باشند و مجال دم زدن و حرکت ندارند
و نیز بقوت سحر سازی از ادم چار پایه و پرنده بر سازند تا آدم را بسان وحش دم و گوش برارند و هر
کرا خواهند تسخیر قلوب نموده در فرمان خویش ارند و از جنبش و ارامش افلاک و گرانی و ارزانی غلات
و درازی و کوتهی عمر هر کدام اگهی دهند و زن ابستن تمام شهور را شکم دریده فرزند بیرون ارند و برایند
احوال مولودی برند و دران حدود شگرف درختی است چون به برند شیرین ابی از و تراود
و تشنگان را سیراب سازد و درخت دیگر است که انبه و نیز انگور ببار اورد و دران دیار
گلی است که پس از بر کندن افزون از دو ماه پژمرده نشود و رنگ و بوزایل نگردد و از و حمایل
بر سازند پیوست ان ولایت اسام است بسیار وسیع مرزبان انجا را چون روزگار سپری گردد
خاصان او مرد و زن کشاده پیشانی زنده فرو شوند و هر که وارث نداشته باشد جمیع اموال

باو مدفون کنند و در نزدیکی ان ولایتی است که ان را مهاچین گویند از شهر خان بالغ که دار الملک این ولایت است تا دریای شور بمسافت چهل منزل رودی بریده اند و هر دو کنار لب سنگ و چونه براورده سلطان سکندر رومی ازین حدود بان دیار رفت سیر تمام ان ولایت نموده براه دریا برامد و بموجب امر سلطان سکندر حکما و الا دانش طلسمی پنجه دست ادم بر روی دریای شور نهاده اند که چون جهاز انطرف میرود باشاره منع می کند که بدین سمت میا در میان مشرق و جنوب فراخ ملکی است ارخنگ نام بندر بکالو از دست فیل بسیار شود و سفید فیل هم پیدا می یابد و اسپ و شتر و خر گران ارزد گاو و گاومیش اصلا نبود و جانوریست ابلق که ازین هر دو بهره دارد و بگوناگون براید و شیر او بخورند کیش ساکنان ان بر خلاف هند و مسلمین است خواهر خود را بلکه توام را بزوجیت بر گیرند و تنها از مادر حقیقی پرهیز دارند دانش کیش ریاضت اندیش را والی گویند از تهدید او بیرون نشوند رسم البست که در دیوان زنان سپاه حاضر شوند و مردان بکورنش بیایند بیشتر سیاه فام و کوسه باشند و نزدیک ان ملکی است که ان را چین خوانند یک سوی ان ولایت خشکی است کان یاقوت و الماس و طلا و نقره و مس و نفط و گوگرد دران و ساکنان ان ولایت را بعوم گمهه بر سر کان اویزش رود القصه این ولایت بغایت وسعت دارد گزین ترین دریای گنگ است درستایش ان کتابها نوشته اند و دیم برهم پوتر است از خطا بکوچ اید و ازانجا سرکار بارهوار اسیراب سازد و بشور دریا درشو و طول این صوبه از بندر چاتگانو تا گڈهی چهار صد کروه و عرض از شمالی تا پایان سرکار مدارن دو صد کروه مشرق رویه دریای شور غرب صوبه بهار شمال و جنوب کوه کلان سرکار تانڈه و فتح اباد و جنت اباد و سلیمان اباد و بگلا و تاجپور و پنجره و بار بک اباد و بار و هار و سنار گانو و سلهت و چاٹگانو و شریف آباد و سلیمان آباد و گهورا گهات و مدارن وغیره بیست و هفت سرکار مشتمل بر یک هزار و یکصد و نه محال و چهل و شش کرور و هشت و نه لک دام و چهار هزار و دو صد توپ و چهار هزار و چهار صد کشتی داخل این صوبه است +

صوبه عشرت سرشت اودیسه

بیست و نه قلعه پخته دارد و اب و هوایش سازگار است هشت ماه بارش و سه ماه زمستان و یک ماه تابستان شود و میوه و گل فراوان باشد خاصه گل نسرین بس نازک و خوشبو و کیوزه

صحرا صحرا برگ تنبول گوناگون و بیشتر کشت کار شالی و خوراک مردم برنج و ماهی و باد انجان و
سبزی است شبانگاه پخته نگاه دارند و روز دیگر غذا کنند و بر برگ درخت تار بفولادی قلم
نامها نویسند و خامه بمشت برگیرند و کاغذ سیاهی کمتر بکار برد و خوجه سرا درین دیار نیز برسانند
و پارچه گزین بهم رسد و داد و ستد بکوری شود ان ریزه خرمهره سفید است که از شور دریا پدید اید
چهاران را گنده نامند بر سمت جنوب و ساحل دریای شور در شهر پرسوتم پور تبخانه جگناتهه است
که راجه اندرمن احداث نموده و تاریخ بنای ان زیاده از چهار هزار سال ظاهر می شود و پیوست
ان تبخانه ایست منسوب بافتاب خراج دوازده ساله ان ملک بران خرج شده بود و بلندی دیوار
صد و پنجاه دست و پهنای نوزده دست است سه دروازه دارد و در میان دشوار پسند
از دیدن ان بحیرت در شوند و در نزدیک آن ملکی است تریا راج که مردان زنان اسان بصندل
ارایند و زیور بربندند و زنان جز ستر عورت نپوشند و بسیاری پوشش از برگ درخت سازند
و یک زن در هفته چند شوهر برگیرد و زنان ان ملک در لذت مجامعت بسان مردان بالا شوند
و مردان را زیر کنند و همه کار و بار مردان را زنان سازند بجاربه و مجادله پردازند و کشت کار کنند
طول این صوبه یکصد و بست کروه و عرض صد کروه سرکار جلیسر و بهدرک و کتک و کلنگ
و براجمندر و غیره پانزده سرکار مشتمل بر دوصد و سی و دو محال و چهل[1] کرور و یک لکهه و پنجهزار دام
داخل این صوبه است ✤

صوبه خجسته بنیاد اورنگ آباد

از بعضی تواریخ بمطالعه درامده که در ازمنه سابقه این شهر به دهارا نگری مشهور بود و بعد ان دیوگیر
مشهور گشت چون سلطان محمد فخر الدین جونا والی دهلی تمام ملک دکن بضبط درآورد قلعه دیوگیر را
دولت آباد نام نهاده دار السلطنت مقرر گردانید بعد سلطان محمد ان ولایت بالکل از تصرف
فرمان روایان دهلی بدر رفت بعد سه صد سال در عهد خلافت حضرت شاهجهان بادشاه قلعه دولت اباد
بتسخیر درامد چون حضرت اورنگ زیب عالم گیر در ایام شاهزادگی بصوبه داری دکن تعین گردیدند
در نزدیکی قلعه مذکور در مکانی که قصبه کهرکی[2] بود شهر اورنگ آباد طرح انداخت و بی شایبه تکلف
شهریست در غایت وسعت و مصریست در نهایت فسحت هوایش بسان هوای بهشت دایماً

(۱) چهل کرور و چهل و یک لکهه دام - (۲) کرکی ✤

معتدل و بکر دار ایام بہار اروے بہشت فرحت بخش جان و دل بادش چون باد بہاری طرب انگیز و بہجت افزا و ایش مانند نثار بادہ قوت دہ و راحت پیرا ہر فصلش ہمچو فصل گل تازگی اور روزگار و ہر صبحش سرمایہ آرایش ربیع و بہار زمستانش ہوائے نوروزی دارد تابستانش بہار ربیع بروی کار اور داز اغاز جوزا لغایت سنبلہ چہار ماہ ریزش ابر می شود و از ہر قسم میوہ در کمال عذوبت پیدا ئے یابد بعضی میوہ نوعیت کہ در ولایت دیگر نباشد و گونہ گونہ گلہائے معطر اور باغات و صحرا است کہ بشمار در نیاید و غلات ان قدر وافر کہ دایماً نرخ ارزانی دارد و انواع اقمشہ پر بہا و جواہر و زواہر گران قیمت و اقسام نوادر سواحل و بنادر و نفایس بحر و بر ازان مصر بہم رسد و سکنہ ان خوش باش و نیکو معاش و صاحب ثروت و دولت ارباب نعم و متمول و حسن دلاویز نازنینان و جمال دلفریب مہ جبینان تحریر در نگنجد طول صد و پنجاہ کروہ و عرض صد کروہ ہشت سرکار مشتمل بر ہشتاد محال و پنجاہ و یک کرور و شصت و دو لک و ہشتاد ہزار دام داخل این صوبہ است ٭

صوبہ برار

ملکی است میان دو کوہ جنوبی آب و ہوا و کشت کار نیک دارد درین ملک چودھری را دیسمکھ و قانونگو را دیس پاندی و مقدم را پٹیل و پتواری را کل کرنی[1] گویند فیل صحرائے فراوان باشد پتار گدھ سنگین قلعہ ایست بر پشتہ سہ طرف ان را دو رود و گرفتہ کہیرلہ حصار ایست سنگین بر زمین درمیان ان کو بچہ ایست بد و نیایش کنند در چہار کروہی چاہی است استخوان ہر جانداری کہ در وافتد سنگ شود نزدیک میل گدہ چشمہ ایست در وچوب و جزان ہر چہ افتد سنگ شود و در بیراگدہ کان الماس است و پارچہ صورت ناگ نیک بافند و در اپنیدور و نرمل کان فولاد و جزان و سنگین اوندہائے دل گزین تراشند و شگفت خروس چنانکہ استخوان و خون سیہ فام باشد و ان مرغ را کرک نات گویند بسیار بزرگ پرستش گاہ است آنرا لشن گیا گویند و این حوضی است چشمہ دار بس ژرف بدراز و پہنا یک کروہ و گرداو بلند کوہ اب شور دارد مایہ انگبینہ و صابون و شورہ ازو پدید آید و فراوان محصول بر دہد و دران نواحی میمون باشد و درین صوبہ بسیار رودہاست بہترین گنگ گوتمی کہ ان را گوداوری گویند گنگ ہندوستان را بہاد یونسبت مید ہند و این را گوتم کہ عابد مشہور بود شگرف افسانہائی

[1] کرکرنی

او برگذارند وپس نیایش کنند از کوه سهیا نزدیک ترنبک برجوشد و از ولایت احمدنگر گذشته
به برار درآید و به تلنگانه رود و در انطرف بدریاے شور در شود چون کوکب مشتری به برج اسد آید
مردم از دور دستها اجتماع عظیم کنند و این مجموع در اطراف ممالک مشهور است و دیگر تالی و
تبتی است بهر دو نیز نیایش کنند دیگر پورنا از نزدیک دیولگانو ترا و دیکسران دوازده کرده بالاتر
از چشمه تاپی برآید و دیگر منیا نزدیک دیولگانو جوش بر زند القصه طول این صوبه از پتاله تا هیراگده
دوصد کروه و عرض از بیدر تا هند یه صد و هشتاد کروه خاور رویه هیراگده باختر مهکرآباد و
شمالی هندیه جنوبی تلنگانه ده سرکار مشتمل بر دوصد محال و شصت کرور و هفتاد و دو لک و هفتاد
هزار دام داخل این صوبه است +

صوبه خاندیس

برهانپور مصر بیست بزرگ دارالملک این صوبه بر ساحل دریاے تبتی گوناگون مردم صناع
هنرور آباد و در حواشی ان باغات دل کشا فراوان صندل و عود و انواع میوه گوناگون گلهاے
پیدا ئ یابد و در تابستان گرد بسیار برخیزد و در بارش گل و لاے فراوان بود کشت کار بیشتری
جواری و در برخی جا شالی و برنج گزید و شود و برگ تنبول بسیار و پارچه سریصاف و الفه و بهیرون
نیک بافند و چانگ[1] دیو دیهی است نزدیک او دریاے تبتی و پورنا باهم پیوند و دان مکان را
بزرگ نیایش گاه دانند و چکر تیرتهه خوانند و بالجمله درین صوبه رودبار فراوان گزیده ترین تالی از میان
برار و گوندوانه برجوشد و پورنا نیز از همانجا برخیزد و دریاے گرنی و تپتی نزد چوپره باهم اتصال برگیرد
وان مکان را بزرگ دانسته مردم از دور دستها به نیایشگری آیند این ولایت بنام غریب خان مرزبان
خاندیس مقرر کرده بودند در عهد خلافت حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه چون قلعه آسیر
به شمشیر همت شیخ ابوالفضل علامی تسخیر در آمد وان ولایت بشاهزاده دانیال خلف دویم حضرت
بادشاه مرحمت گشت بر وفق حکم معلی بدانديس موسوم گردید اکثر زمین داران این صوبه کولی
و بهیل و گوند طول از بورگانو که بهندیه پیوسته است تا تلنگ که متصل بولایت احمدآباد است
هفتاد و پنج کروه و عرض از جامود پیوست به برار تا پال که بمالوه اتصال دارد پنجاه کروه خاور
رویه برار و باختر و شمالی مالوه جنوبی جالنه و پنج سرکار مشتمل بر یکصد و دوازده محال و چهل و چهار

(۱) چانگ دیو +

کرور و سی و شش لک و نوزده هزار دام[1] داخل این صوبه است ❖

صوبه مالوه

اوجین شهریست بزرگ باستانی تختگاه راجه بکرماجیت که تا حال در هندوستان سنه او منوب سند دران مصر بود و وسعت که در انوقت بوده بسیار از بسیار نوشته اند دریائ شیوپرها پایان او میرود و گزین پرستشگاه برشمرند و شگفت انکه گاه گاه موجه شیر برزند و مردم اوند ها ازو برامده اورند و بکار برند و بقدرت الهی بارها چنین بظهور امده **چندیری** از بزرگ شهرهائ باستانی است قلعه سنگین وسیصد و هشتاد و چهار بازار و سیصد و شصت فراخ سرا و دوازده هزار مسجد دارد و گوناگون مردم درو اباد **تومن** قصبه ایست بر ساحل دریائ نو از بده چشمه ابی در و نمودار گردد و بتخانه ایست بزرگ اگر در و نقاره نوازند اواز بیرون نشود و هیچ کس نشنود **مندو** شهریست سترگ دور قلعه او دوازده کروه و مناره هشت منظری در میان در زمان سابق چندگاه دار الحکومت بود عمارات عالیه یادگار پیشینیان و مزارات سلاطین خلج در وست شگفت انکه گنبد مزار سلطان محمود پور سلطان هوشنگ در تابستان اب تراوش نماید و مردم بدو گروند و گویند که دران دیار سنگی پدید آمد که هرچه از فلزات بدو رسد زر گردد و ان را بزبان هند پارس گویند **دهار** قصبه ایست در زمان پیشین تختگاه راجه بهوج و دیگر فرمان روایان والاشکوه بود القصه درین صوبه آب و هوا معتدل است در زمستان بجامه پخته دار و در تابستان باب شوره احتیاج کم شود و چهار ماه بارش تختی بسردی گراید و شبها بالاپوش ارزد افتد زمین این صوبه بنسبت بمرزهائ دیگر تختی بلند و همه کشت پذیرد هر دو فصل گزین شود گندم و خشخاص و نیشکر و انبه و خربزه و انگور بهتر شود و در بعضی جا خصوص در حاصل پور تاک در سالی دو مرتبه بردهد و برگ تنبول عجایب باشد و در اکثر بیابان فیل فراوان که و مه فرزندان خود را تا سه سالگی افیون بخورش دهند و جمیع مردم دکشادرز و بقال و اهل حرفه و صنایع و غیر ذلک بید ست افراز جنگ نباشند و گزین دریائ این صوبه نربده و سپرا و کالی و سنده و نیم و گودی و شیوپرها است و در هر دو سه کروه رودے بس صاف و سبک و بر کناره هر یک بیدها خود رسته و گلهائ رنگین و خوشبو و سنبل و در صحرا کولابها و درخت زارها و سبزهائ فراوان طول این

---

[1] چهار کرور و سی و شش لک و نوزده هزار دام ❖

صوبہ از پایان گدھ تا باسوارہ دوصد وچہل کروہ دعرض از چندیری تا ندربار دوصد وسی کروہ شرقی باندھو غربی گجرات و اجمیر شمالی نرور جنوبی بگلانہ سرکار اوجین درالیسپن وچندیری وسارنگپور وبیجاگڈہ ومندووگاگرون وکوبری وہندیہ وغیرہ دوازدہ سرکار مشتمل بر بیصد ونہ محال وسی وشش کرور ونود لک وہفتاد ہزار دام داخل این صوبہ است +

صوبہ دار الخیر اجمیر

اجمیر شہریست قدیم ومصریست پاستانی پیوست ان قلعہ بھٹلی یادگاریست از راجہ بھٹل فراز کوہچہ بسیار دشوار گذار وپیوست شہر کولابی است اناساگر سہ کروہ مدور وبس ژرف بسیاری جانوران ابی ہنگ وغیر ذلک درو وعمارات بادشاہی برکنار آن ومزار پرانوار خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ درون شہر بردامن کوہ برساحل کولاب جہالرہ واقع است این خواجہ پور غیاث الدین حسن از زبدہ سادات حسینی است درسال پانصد وسی وہفت ہجری در قصبہ سنجر از دار سجستان سعادت ولادت یافتہ ودر پانزدہ سالگی پدر بزرگوار ایشان انتقال شد ابراہیم قندوری را کہ از نزدیکان درگاہ الٰہی بود بروئ نظر افتاد جذبہ الٰہی درگرفت درجست وجوے رہنموی گردیدند در ہرون تابع نیشاپور بصحبت خواجہ عثمان چشتی رسیدہ بریاضت اشتغال ورزید ودر بست سالگی از شیخ عبد القادر گیلانی یعنی حضرت میران محی الدین قدس اللہ سرہ فیض اندوخت ودر سنہ پانصد وہشتاد وہشت ہجری کہ سلطان شہاب الدین غوری فتح ہندوستان کردہ در دہلی آمدہ بقصد عزلت در اجمیر رسید واز دم گیری ایشان گروہ گروہ [فدا ای] مردم بہرہ برگرفتند روز شنبہ ششم ماہ رجب سنہ ششصد وسی ہجری بملک تقدس خرامش نمودند مزار مقدس زیارت گاہ خلایق است سہ کروہ اجمیر پہکر نام کولاب است بس بزرگ اندازہ ژرفائے ان را ہیچکس نشان ندہد پرستش گاہ متقدمین است وبموجب کتب ہندان را مرشد جمیع معبد تصور کنند واعتقاد دارند کہ اگر شخصی غسل و طواف تمامی الکنہ شریفہ روی زمین کردہ باشد تا انکہ درین کولاب غسل نسازد مثمر ثواب نیست چیتور قلعہ الیست مشہور از اعمال این صوبہ کان جسد درگوگندہ توابع ان ومعدن مس در جین پور عملہ ماندل واقع است وان قلعہ در تصرف رانا بود حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

---

(۱) گرد رہا گرد ورہ +

خود بتسخیر ان متوجه شده بود بمحاربات و مجادلات بسیار فتح نموده چنانچه این داستان مشهور است در زبان پیشین سردار انجار را اول گفتندے اکنون از دیر باز راتا گویند و خود را از قوم گهلوت از نژاد نوشیروان عادل گویانند چون نیاگ ایشان در موضع سیوداہنگاه ساخت از نیجهت الحال سیسودها[1] مشهور شدند و برهمنی تیمار داری ایشان کرده بود در نیصورت برهمن نیز گویند و مقرر است که رانا را در وقت جلوس بر مسند ریاست قشقه از خون ادم دهند در سانبهر نمک بس گزیده شود نزدیک شهر غدیر است بزرگ چهار کروه طول دیک کرده عرض اب این بغایت شور و درون غدیر بسیاری قطعات زمین بسان شالی مایه است زمین را از کلند کنده نرم کرده از آب ان غدیر ملبب سازند بعد پانزده شانزده روز که زمین اب را جذب میکند تمام قطعه زمین نمک امود می شود ان را از کلندها کنده بر کنار انداخته آب می پاشند خاک از وجدا می شود نمک صاف بر می آید نیلگون و سرخ و سفید می شود و چندین لک روپیه را هر سال بفروخت می رود و محصول ان بسرکار بادشاهی بضبط در می آید درین صوبه اکثر بوم ریگستان و اب دورے بر اید مدار کشت کار بر ریزش ابر است جوارے و باجره و موتهه فراوان هفتم هشتم حصه غله بدیوان میدهند نقدی رواج کم است و مزروعات ربیع قلیل زمستان نزدیک باعتدال و تابستان بسیار گرم اکثر جاکوه جنوبی و جاهائے دشوار گزار و مساکن قوم کچهواهه و راتهور و دیگر راجپوتان و سرکشی الجماعه اکثر از ریگستان است که چند در چند فرسخ اب ندارد و عساکر بادشاهی بسبب بے آبی یکبارگی نتواند در اماکن اهنار سید طول این صوبه از اکبر تا بیکانیر و جیسلمیر صد و شصت و هشت کروه و عرض از نهایت سرکار اجمیر تا بانسواره صد و پنجاه کروه مشرق رویه مستقر الخلافه اکبرآباد و غرب رویه دیپالپور تابع ملتان شمالی قصبات شاهجهان آباد جنوبی گجرات احمدآباد و سرکار اجمیر و چیتور و رنتهنبور و جوده پور و ناگور و سروهی و بیکانیر هفت سرکار مشتمل بر یکصد و بست و سه محال و پنجاه و پنج کرور و سه لک[2] و شصت هزار دام داخل این صوبه است *

صوبه دارالبرکات گجرات[3]

از تواریخ ولایت گجرات خصوص از تاریخ سلطان بهادر شاه والی انولایت چنان بمطالعه

(۱) سیسودیا۔ (۲) پنجاه کرور و سه لک و شصت هزار دام۔ (۳) نزهت آباد *

درامده که در زمان پاستان تختگاه شهر پتن و چندین چانپانیر بود چون سلطان احمد بن سلطان محمد بن سلطان مظفر شاه در سنه هشتصد و دوازده هجری سریرارای فرمانروائی گشت بر کنار دریائی سابرمتی قلعه متین و عمارات نوایین و شهری بوسعت طرح انداخت و باحمداباد موسوم گردانیده دارالسلطنت مقرر ساخت و چون او مدت سی و دو سال وشش ماه فرمان روائی کرد در ایام حکومت خویش بابادی و معموری ان کوشید از نجهت شهری عظیم گردید و بیرون ان سیصد و شصت معموره بر نمط خاص که هریک را پوره گویند اباد گشت و ناگزیر[1] شهرها در هریکی پیدا هزار مسجد و خانقاه و مینار با کتابهای شنگرف در وست و در پوره رسول اباد مزار شاه عالم بخاریست که بولایت شهرت داشتند و طوایف انام از مریدان و معتقدان انجا بست القصه درین مصر سقف خانها بیشتر کهپریل و دیوار از خشت و چونه و برخی از عاقبت بینی سنگین بنیاد و پهنا در دیوار کاواک بر سازند و نهانی راه میگذارند که در وقت ضرور ازان راه بدر رفته نجات خود نمایند و بعضی ارباب متمول ته خانه درست ساخته تمام عمارت خانه را از چونه و گچ آنچنان تعبیه کنند که آب باران پاک و صاف در ته خانه که بسان حوض بسازند میرسد و ان را بزبان آن ملک تانکه گویند و تمام سال ان آب میخورند نقاشان و خاتم بندان و دیگر هنرپیشگان هیمر صدف را چنان کار بندند که خط خوش نمودار گردد و قلمدان و صندوقچه و جزان برسازند و زرتاری پارچه از چیره و فوطه و جامه وار و مخمل و زربفت و تات بند و خارا گزیده بافند و گوناگون قماش روم و فرنگ و ایران را تقلید نمایند خصوص قطنی نیکو بافند و بدور دستها بارمغانی برند و شمشیر و جمدهر و کهپوه و تیر و کمان شایسته سازند خرید و فروخت جواهر و زر و اهر بسیار شود و نقره از ولایت روم و عراق آورند در خوش هوائی و یافت گزیده کالای بی همتاست سه کروهی احمدآباد بتوه[2] قصبه ایست دل کشا خوابگاه اکثر اولیای خصوص مزار قطب عالم پدر شاه عالم بخاریست پارچه باندازه دست بران افتاده بعضی چوب و برخی سنگ و لختی آهن تصور کنند و شگرف داستانی برگذارند پتن شهریست پاستانی در سوالف ایام تختگاه سلاطین ان ولایت بود و قلعه متین دارد یکی سنگین و دیگری خشتی دران سرزمین گاو گزیده پیدا شود یا بد چانپانیر گزین دژیست بر کوهچه نیکروه بلند چند دروازه دارد یک جا قریب شصت گز بریده تخته بند گردانیده اند و هنگام کار بردارند چند گاه تختگاه بود و بسوت از نامور

(۱) پاکیزه تر (۲) بتوره.

بنادراست وچند بندر دیگر از توابع او دریائے تپتی نزد او بگذرد و هفت کروهے بدریائے شور
درشود گونه گونه میوه خاصه انناس فراوان وگلهائے رنگارنگ وافروتیل خوشبوئے هرگونه گزین پدید
آید قومی زردشتی کیش از فارس آمده بنگاه ساخته هنگامه آتش پرستی بائین خویش گرم دارند
میان سورت و نذر بار کوهستانست اباوان را بگلانه گویند ولایت معموره خوش آب و هواست
انواع میوه خاصه شفتالو وسیب وانگور وانناس وانار وترنج وانبه خوب شود و هفت قلعه
نامور دارد ازانجمله سالیر و مولیر مشهور و زمیندار از قوم کچهواها راتهور است بهروچ قلعه گزین دارد
و دریائے نربدا از پایان گذشته بدریائے شور پیوندد و از بنادر مشهور است و چند بندر دیگر
باو متعلق گوناگون پارچه بافند خصوص الچه مشهور و بازرگانان باطراف گیتی برند سرکار سورتهه ملک
جداگانه بود مرزبان آنجا پنجاه هزار سوار و یک لک پیاده داشت بفرمان روائے احمداباد نیایش
بجی کرد خانخانان اکبرشاهی آنملک را بواقعی درضبط درآورد از بندر گوگهه تا بندر ارامرا صد و بست
و پنج کروه طول واز سرد هار تا بندر دیو هفتاد و دو کروه عرض دارد هوائے او سازگار و
میوه وگل بسیار ازبسیار و انگور و خورپوزه نیز میشود واین ولایت نه نخت است و هرجا
الوسی جداگانه از افزونی درخت زار و درهم پیچیدگی کوهستان طریقه گردن کشی دارند جونه گدّه
سنگین وژیست در نهایت متانت وحصانت سلطان محمود والی گجرات بعد محاربه فراوان
ان را بزور گرفت ونزدیک ان قلعه دیگر احداث کرد گرنال قلعه بالائے کوه فراوان چشمه دارد
و بزرگ معبدیست نیز در نزدیکی ان رود بهادر با دریائے شور پیوندد و ماهی چنان نازک شود
که اگر زمانے در تاب افتاب نهند بگدازد و دران نواحی شتر واسپ گزیده شود **سومنات**
پرستشگاه قدیم و در اکناف شهرتی تام دارد و سه کروهی ان دریائے شور است پنج بندر باو متعلق
وچشمه سرستی از نزد او برآید و المکان را از بزرگ ترین اماکن شمارند مشهور است که پیش ازین که
قریب پنجهزار سال میگذرد و پنجاه و شش کرور ادوم از قوم جادوان درمیان دو دریا که سرستی
و هرن باشد خنداخند با دیزه درافتاده فروشدند و در نیم کروهے سومنات سبهالکا مکانی
است بزرگ سری کشن را از دست صیادی تیر برپا رسیده و برکناره دریائے سرستی زیر
درخت پیپل انجهانی شدند ان را پیپل نیز گویند و بزرگ معبد دانند در قصبه **مول** معبدیست
منسوب بمهادیو هر سال پیش از برسات در روز معین جانوری که بزبان هند سنگهه[1] گویند

---

(۱) نکهه یا پنکهه ؟

پدید آید اندکی خورد از کبوتر و بوئے گنده و برنگ سفید و سیاه بر فراز معبد نشینند و عشرت کنند و بغلطد و نقد زندگانی بسپرد و ان روز مردم شهر فراهم آمده گوناگون خوشبوئے بسوزند و از مقدار سپیدی و سیاهی او اندازه بارش گیرند از سیاهی باریدگی و از سفیدی خشکی تفئول کنند پیوست ان دوارکا که ان را جگت نیز گویند معبدیست مشهور چون سری کشن از متهرا برامده دران مکان رفته توطن گزیده بود ازینجهت بزرگ نیایش گاه دانند نزدیک ان قصبه کاٹهی است مسکن قوم اهیر از کیش هنود خارج اند پخته همه کس بخورند و حسن فراوان دارند چون حاکم نو در انجا میرسد پیمان بر میگیرد که از ناپارسائی زنان مواخذه نکند ان زنان اختیار آبادی میکنند و الا قصد برامدن دارند و ترک وطن میبازند متصل ان زمینی است بدرازی نود کروه پیشتر از موسم باران دریائے شور بجوش شد و ان زمین را فرو گیرد چون بارش فرو نشیند رونمی نهد ان زمین خشک گردد و نمک فراوان شود و کچهه ولایتی است جداگانه عرض و طول ان دو صد و پنجاه کروه مغرب رویه سند است و بیشتر ریگستان شتر و بز بسیار شود اسب تازی نژاد ان ولایت مشهور است گویند بازرگانی براه دریائے اسپان عربی می آورد ناگهان جهاز بر شکست و صد اسپ او بر تخته بکناره برامده درین ولایت رسیده تا حال نسل ان اسپان دران حدود است القصه درین صوبه هوا معتدل بیشتر ریگستان است و کشت کار جواری باجره و مدار خورش بران مزروعات ربیع کمتر شود گندم و دیگر غلات از مالوا و اجمیر و برنج از دکن آورند پیرامون مزروعات و باغات زقوم برنشانند و حصاری حصین بر دی کار ایه درین صورت این دیار دشوار گذار است و از انبوهی درخت بشکار عشرت نتوان کرد از افزونی درخت انبه و غیره یک بستان توان شمرد و از پٹن تا بر دوه صد کروه انبه زار است و شیرین بر دهد و برخی از خامی شیرینی آورد و انجیر گزیده شود و خرپوزه در زمستان و تابستان بهم رسد انگور و گل بسیار در صحرا یوز فراوان که هر سالی در دام آورند و بصید آشفتگی آموزند گاوان دیار در خوش سنجی و تنومندی و نیکو رفتاری و تیزروی مشهور است جفتی پانصد روپیه و افزون ارزد و همه روزه پنجاه کروه در نوردد دو گزین رودهائے ان ولایت سابرمتی و باترک و مهندری و نربده و تپتی و سرستی و هرن است و دو چشمه البته که ان را جمنا و گنگا گویند طول این صوبه از برهانپور تا دوارکا سیصد و دو کروه عرض از جالور تا بندر رومن دو صد و شصت کروه مشرق رویه خاندیس و غرب رویه دوارکا که بر ساحل دریائے شور است و جنوبی کوه بهر جا پیوستگی دارد

شمالی جالور وایدر جنوبی بندر دمن وکهنبایت سرکار احمداباد وپتن وناددوت وبهروچ وبروده وچانپانیر وگودهره وسورتهه واسلام نگرعرف نارنه سرکار مشتمل یک صد وهشتاد وهشت محال سیزده بندر وپنجاه وهشت کرور وسی وهفت لک ونود هزار دام داخل این صوبه است +

صوبه تهته

درین ولایت در پاستان زمان برهمن اباد نام شهری بزرگ تختگاه بود قلعه ان هزار وچهار صد برج داشت هر یک بفاصله یک طناب بعد ان ادپور پایه تخت گردید از برج وباره ان فراوان نشان دهند پس ازان دیول اکنون تهته ودیبل دارالحکومت است شهری بزرگ جامع جمیع اشیا خاصه مروارید واجناس بنادر فراوان ودرین ولایت سوم بخش از کشاورز برگیرند وکان نمک واهن فراوان محصول دهد ودر شش کروهی کان سنگ زرد است بقدر بایست دراز وکوتاه بریده بکار عمارت برند اکثر مدار برکشتی است وبسیار گونه باشد از خورد وبزرگ چهل هزار خواهد بود شکار گورخر ونیز خرگوش وکوته پاچه وخوک وماهی فراوان مدار خورش بر برنج وجغرات وماهی است وماهی را قاق ساختند وکشتیها را بر اموده به بنادر واطراف برده سود برگیرند وازو روغن برکشند وبکار کشتیها آید وقسمی از ماهی است که ان را پلوه گویند بخوش مزگی ولذت بخشی کم همتا از دریای شور در سند آید وان را بدام اورند غیر ازین دیار جای دیگر ان ماهی نشان ندهند وجغرات گزیده شود وتا یکماه مزه از برنگردد وگل فراوان ومیوه گوناگون خاصه انبه خوب شود در صحرا خربوزه خورد بهم رسد جگرخواره این دیار مشهور تر فی الاکناف است بنظر وافسون جگر مردم خصوص جگر طفلان بر باید بتخصیص در وقت طعام خوردن برهمه کس نظر او زیاده دخل دارد وبعضی گویند که او را اگاه گاه حالتی رو دهد به هرکس که نظر انداز دبیخود گردد دران حال جگرش بر باید وبهم تخم[1] بخش کرده بخورد وپیمانه زندگی ان بیخود لبریز گردد وجگر خواره هرکرا بخواهد مانند خود سازد وپاره ازان بخورش دهد وافسون براموزد وبرگفتار که جانداری درنده صحرائی است سوار شود وبقوت افسون او را رام گرداند واز دور دستها خبر اورد وچون گرفتار آید دانندگان ساق پای او شگافته

(۱) سردست ہے +

دانه بسان انار دانه برارند و بخوردن افت رسیده دهند بقدرت الهی بهی(۱) یابد و این جگرخوارگان نوعی
جادو و افسون میدانند که اگر سنگ آسیا بگلو بسته در دریا انداخته شوند فرو نمیشود و در آتش نمی سوزند
اما دانایان کار چون میدانند که یکے از انها را ازین روش باز دارند بر هر دو شقیقه او داغ می
نهند و چشم ان را بهمنگ انباشته در خانه تا چهل روز آویخته دارند و طعام بے نمک بخورش
دهند و برخی افسون خوانند ازین عمل از جگرخواره افسون خود فراموش می شود و از روش خویش
باز می آید و جگرخواره اکثرے از زنان می باشند و بعضے مرد و اسیب این خدا ناترسان
بچشم خود دیدم که جگر طفلان نونهال باغ زندگی را برباید اگرچه این خدا فراموشان در هر بلاد می
باشند و اما در بلاد تهته بیشتر باشند هفتاد کروهے تهته **هنگلاج** مکانی است منسوب
درگامیان شمال و غرب نزدیک دریائے شور از دشواری راه بیابان و نایابی آب و رهزنی قوم
بهیل رسیدن هرکس دران مکان دشوار است مگر بعضی از فقیر خاصه شناسی سراپا برهنه
اختیار گرسنگی و تشنگی نموده در انجا رسیده پرستش گری لمابند و در آمد و شد که زیاده از پانزده روز
می کشند تصدیعه بسیاری می یابند(۲) سرکار **سیوستان** تابع این صوبه است برکنار دریائے سند
و درین حدود کوه لابی است بزرگ دو روزه راه دراز و ان را منچور خوانند و برفراز آب نی بنها
ساخته برخی از ماهی گیران سکونت دارند و زندگی خود به بیشتر ماهی گیری بسر برند چنانچه در ولایت
کشمیر نیز بهر روے اب دل زمین میسازند و درین صوبه از حد و ملتان و اوچ تا تهته و کیج مکران
شمال رویه کوههائے خارا بلند و مساکن اقوام بلوچ و بعضے افغان و جانب جنوب از اوچ
تا گجرات کوه هائے ریگ و مواطن گروه بهتی که بنگاه رئیس انها جیسلمیر است و از دیگر اقوام راجپوت
و از بهکر تا نصیر پور و امرکوت مردم سیسوده(۳) و جاریجه و دیگران توطن دارند و بزرگ ترین
دریائے سند است هانزرگانان از ملتان و بهکر اموال و اثقال براه دریا بر کشتیها به تهته می برند
بلکه مسافران و مترددان بل عساکر گران بدان راه دریا بجانب تهته میبروند کم وقتی خواهد بود که
براه خشکی لشکر هائے گران ره نورد انطرف شوند اما از دشواری جنگل و نایابی آب تصدیعه
می کشند طول این صوبه از بهکر تا کیج مکران دو صد و پنجاه کروه و عرض از قصبه بدین تا بندر لاهری
صد کروه شرق رویه گجرات احمدآباد غرب رو کیج مکران شمال بهکر جنوب دریائے شور سرکار
تهته و سیوستان و نصیر پور و امرکوت چهار سرکار مشتمل بر پنجاه و هفت محال و پنج بندر روند کرده

---

(۱) اشتعال (۲) می لمابند (۳) سوده ٭

وچهل و نه لک و هفتاد هزار دام داخل این صوبه است +

صوبهٔ دار الامان ملتان

صوبه دار الامان ملتان از شهرهائے پاکستان است و قلعه خشتین دارد و هرگونه مردم دروا باد و گوناگون اشیائے هر دیار به بیع و شرا میرود و اسپ تازی نژاد براه قندهار از عراق سوداگران مے آرند و دران شهر بفروخت می رود و هوائے زمستان باعتدال نزدیک تابستان گرما افراط دارد و بارشش کم و اهل ان زبان لاهور و سنده آمیخته دارند قالی و شطرنجی گلزار و چهینت به تقلید بندر نیکو سازند و درون قلعه خوابگاه شیخ بهاء الدین ذکریا المشهور بمخدوم العالم واقع است و بر مزار مظهر انوار گنبد بلند از خشت و چونه برافراخته اند این شیخ پور شیخ وجیه الدین محمد بن شیخ کمال الدین علی شاه قریشی در سال پانصد و شصت و پنج هجری در کوت کرور سعادت ولادت یافت در خوردسالی ایشان پدر بزرگوار رحلت نمود شیخ بدانش اندوزی اشتغال ورزیده علوم رسمی تحصیل کرده اختیار سفر نمود و بعد سیر ایران و توران در بغداد رسیده بشیخ شهاب الدین سهروردی ارادت آورده و پایه خلافت یافت شیخ عراقی و میر حسینی از و فیض برگرفتند و از بغداد در ملتان رسیده اقامت ورزیده بسیاری از معتقدان ارادت آوردند و فیض یاب شدند با شیخ فرید الدین گنجشکر فراوان دوستی داشت و مدتی باهم بودند هفتم ماه صفر سال ششصد و شصت هجری نورانی پیری نامه سربمهر آورده بدست شیخ صدر الدین خلف ایشان بدرون فرستاد حضرت شیخ ان نامه را برخواند و جان بحق تسلیم نمود و از چهار کنج خانه آواز بلند شد که دوست بادوست پیوست بسا داستان شگرف حیرت افزا از ان حضرت بر زبان صغار و کبار است ثان دیار شیخ صدر الدین عارف پور شیخ بهاؤ الدین ذکریا در سنه هفتصد و نه هجری رحلت نمود شیخ رکن الدین پور شیخ صدر الدین عارف و شیخ یوسف کردیزی و شیخ موسیٰ گیلانی و شمس الدین تبریزی و بسیاری از اولیائے دران شهر سعادت بهر آسوده اند و مزار مظهر انوار هر یک زیارت گاه خلایق است چهار کروهے ملتان جنوب رویه سید زین العابدین پدر سلطان سرور است در ایام تابستان مردم از اطراف برائے زیارت آمده مجمع عظیم کنند و چهل کروهے ملتان غرب رویه دامن کوه بلوچستان الطرفت دریائے سنده خوابگاه سلطان سرور است این سیدزاده در آغاز برنائے بریاضات شاقه و عبادات مالایطاق بر نفس اماره زیان کاره

غالب آمده و به برکات ان مرات ضمیر انجلا یافت و بانوار شمع عرفان شبستان باطن روشنی گرفت باتفاقی که رو داد بقوم جست کهوکهر آویزش گردید سلطان سرور و میان دهودا برادرش درجه شهادت یافتند بی بائی زوجه انحضرت تاب جدائی نیاورده رخت هستی بربست و میان بالا خلف ایشان که خورد سال و یتیم ماند نیز آنجهانی شد و در دامن کوه مدفون شدند و بمزار شهید شهرت گرفت از اتفاقات حسنه تاجرے از قندهار بسمت[1] ملتان می آمد چون نزدیک مزار مسطور منزل کرد ناگهان پائے شترش بشکست تاجر از برداشت باران شتر عاجز آمده بمزار شهید نذر بست بارادت الٰهی همان وقت پائے شتر درست شد و تاجر اعتقاد آورده نذر بایفا رسانیده محمل بر شتر بسته راهی گشت و این مقوله نادر در اطراف مشهور گردید و ازان زمان ان مزار بزرگ وار زیارت گاه خلایق گشت و علاوه ان سه کس یکے نابینا و دویم مبروص و سویمی نامرد مجاورت مزار اختیار کرده استدعا دفع علل خود ها نمودند بقدرت ایزدی نامرد رجولیت و مبروص تندرستی و نابینا بینائے یافت و موجب مزید اعتقاد طوایف انام گردید و این سانحه غریبه شهرت پذیرفت چون نابینائے مذکور را کاه و کلنگ در بادی النظر بنظر در آمده ان سه کس بدین نام مشهور شدند و اولاد انها را که مجاورت مزار دارند تا حال کاه و کلنگ نامند القصه عالم عالم طبقات خلایق از اطراف ممالک و اکناف گیتی بطواف ان مزار پر انوار رسیده نذرات میگذرانند و استدعائے حصول مرادات میکنند و بحکمت ایزد جان بخش مرام[2] خلایق حاصل میشود علی الخصوص در برامد ایام زمستان از هر طرف مردم بسیار می آیند. از شهر ملتان تا مزار که فاصله زیاده از چهل کروه واقع است تمام راه آدم امد و رفت میشود و هجوم خلایق دران راه انقدر میشود که بتحریر راست نیاید در قصبه اوچ خوابگاه شیخ جلال پور سید محمود بن سید جلال بخاری مشهور بمخدوم جهانیان است شب برات هفتصد و هفت هجری بعرصه وجود آمد مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود است از شیخ رکن الدین ابوالفتح سهروردی نیز خلافت یافت و در دهلی شیخ نصیر الدین چراغ دهلی را دیده فراوان فیض اندوخت چهارشنبه عید قربان هفتصد و هشتاد و پنج اختیجی پیکر بر انداخت درویشان ملنگ و دودائے سراپا برهنه از مریدان ان جناب در هر جانب هستند و ذکر جلی مینمایند و در شهر پتن عرف اجودهن سرکار دیپالپور خاورروید ملتان خوابگاه شیخ فرید الدین گنجشکر پدر جلال الدین سیمان از زاد فرخ شاه کابلی است

---

[1] بدین سمت مے آید [2] مرام بخشش مراد

زاد بوم ایشان قصبه کهوتوال نزدیک ملتان واقع است در سر آغاز برنائی بدانش اموزی رسمی
سرگرم بود و در ملتان اتفاق خواجه قطب الدین محمد بختیار را دریافته فراوان فیض اندوخته
بهمپلئے ایشان در دهلی آمده بارادت کامیاب گشت و بعضی گویند که بدستوری خواجه از ملتان
بقندهار و سیستان رفت و بتحصیل علوم پرداخت بعد ان بملازمت خواجه در دهلی رسیده
سخت ریاضتها و آویزش با نفس اماره نموده فیروزمند گشت و برخصت خواجه در قصبه هانسی
آمده اقامت ورزیده خواجه قطب الدین در وقت رحلت فرمود که خرقه و عصا وغیره انچه از پیر
رسیده بشیخ فرید الدین سپارند شیخ از اصغائے این معنی از هانسی بدهلی امده امانت برگرفته مراجعت
نموده درپتن طرح اقامت انداخت و فراوان کسان از فیض بخشی ایشان کامیاب شدند چون
از برکات نظر کیمیا اثر ایشان تودهائے خاک شکر گردید بگنج شکر مشهور شدند در روز شنبه پنجم محرم
سال ششصد و شصت و هفت هجری درپتن جهان ناپایدار را پدرود نمود القصه سرکار دیپالپور
تاریخ این صوبه است قوم وتو و دوگر و گوجر وغیر ذالک دران سرزمین سکونت ورزند و بتمرد و
تفتن مشهور چون در ایام بارش دریائے بیاه و ستلج در محال این سرکار رسیده بر سطح زمین
چند فرسخ در چند فرسخ پهن و عریض میگردد اکثر اطراف ان نواحی زیر اب می آید و هر سال
طوفان نوح دران نواح بظهور میرسد و بعد بدر رفتن اب از بس رطوبت و سیرابی در تمام ان سرزمین
جنگل انبوه سر بر می ارد حتی که پیاده بدشواری قطع راه میکند تا بسوار چه رسد بدین جهت ان دیار را
لکهی جنگل میگویند و مفسدان مسطوره بتقویت دریا که در اماکن و مساکن انها چند لخت شده
جاریست و بپناه جنگل دشوار گذار که فرسخها طول و عرض دارد مصدر مفسدی و قطاع الطریقی و
دزدی میشوند و دست امرائے بادشاهی بتادیب و تخریب انها نمی رسد و درین دیار زمستان
باعتدال و تابستان بافراط شود و در خریف زراعت جاری و در ربیع گندم پیدا ئے یا بد جنوب رویه
ملتان و پنج کروهے ان روی اب چناب ولایت بلوچان است درین الوس دو رئیس هستند یکے
دوداے که یکجا سی هزار سوار و پنجاه هزار پیاده باخود دارد و دیگرے هوت که بست هزار سوار و
سی هزار پیاده را سردار است و هر دو بایکدیگر تخالف و تنازع دارند و بر سر حدود آویزش کنند
دار قبول اطاعت بادشاهی و ادائے پیشکش مقرری خود را و ولایت را در امان میدارند و
وکلائی هر دو کس در دار الحکومت ملتان حاضر بوده بتقدیم احکام بادشاهی و اقدام اوامر صاحب
صوبه قیام دارند ولایت بلوچ از وفور ابادی و تکثیر مزدعات هر دو فصل فراوانی حاصلات

و امنیت از دزد و رہزن مشہور است گویند کہ ولایت ملتان در عہد خلافت سلطان علاء الدین ثانی والی دہلی از تصرف او بدر رفتہ بقوم لنگاہ تعلق یافتہ بود سلطان حسین لنگاہ فرمان روائے ملتان در زمان حکومت خود از کرور کوت تا مانکوت در جاگیر ملک سہراب وغیرہ بلوچان کہ از کچ مکران نزد او رسیدہ بودند مقرر ساختہ بود اما در عہد خلافت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ راجہ تودرمل دیوان اعلیٰ ان ولایت را بر بلوچان مسلم داشتہ در میان خراسان و ہندوستان یرک محکم مقرر ساخت و در حد و دہر دو کشور سد باستحکام انداخت جنوب رویہ ملتان بہکر قلعہ الیست متین و حصنی است حصین در باستانی نامہائے منصورہ می نویسند دریا سندہ با پنج رود پنجاب یکجائے گزیدہ در حواشی ان قلعہ میرسد و دو لخت شدہ دو حصہ جانب جنوب و یک حصہ طرف شمال قلعہ مسطور میگذرد حصانت و متانت ان فی الاکناف مشہور است لشکر ہارا یکبارگی برو دست یافتن دشوار دران دیار تابستان با فراط و باران کم شود میوہ گزین باشد میان سیوی و بہکر دشتی است فراخ ہنگام تابستان سہ ماہ سموم دارد چون دریائے سند در چند سال از جنوب بشمال گراید و آبادی دیہات خراب سازد ازینجہت خانہ از چوب و خس ساختہ بسر برند و رواج عمارت پختہ و خام کم است طول این صوبہ از فیروزپور تا سیوستان چہار صد گروہ و عرض از خطپور تا جیسلمیر صد و بست و پنج گروہ و درازی از صد گہرہ تا کچ مکران ششصد و شصت گروہ خاور رویہ پیوستہ بسرکار سہرند غرب رویہ کچ مکران شمالی شورکوت جنوبی صوبہ اجمیر سرکار ملتان و دیپالپور و بہکر سہ سرکار مشتمل بر نود و شش محال بست و چہار کرور و چہل و شش لک و پنجاہ و پنجہزار دام داخل این صوبہ است ✤

صوبہ دار السلطنت لاہور

لاہور مصر لسیت متقدمین بر کنار دریائے راوی آبادی انرا بہ لو خلف راجہ رام چند نسبت میدہند در بعضی تواریخ لہور و لہاور نیز مینویسند چون از گردش چرخ دوار بعد امتداد ادوار در ارکان آبادی ان انہدام رو داد قلیلی نشان معموری ماند دار الحکومت این ولایت شہر سیالکوت گردید بعد ازانکہ سلطان محمود غزنوی فتح ہندوستان نمود ملک ایاز کہ منظور نظر سلطان و در خوبی و فراست بے ہمتا بود بہ آبادی آن شہر متوجہ شدہ قلعہ پختہ احداث نمود و شہری بتجدید آباد گردید و خسرو شاہ و سلطان خسرو ملک پسرش از اولاد سلطان محمود تا زنگی فتح این ولایت

کرده لاهور را دار السلطنت کردند وتا سی وهشت سال دار الحکومت اولاد سلطان بود بعد ان احدی
از سلاطین هند دران شهر اقامت نورزیده ابادی از رونق برافتاد پس از مدت تاتار خان از امرائے
سلطان بهلول لودی دار الحکومت نمود بعد ان کامران مرزا خلف حضرت بابر بادشاه دران مصر اقامت
ورزیده باعث وفور ابادی گردید پس ازان حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاه در عهد خلافت
خویش به ابادی ان توجه فرموده قلعه متین(۱) شهر پناه و دولتخانه احداث نموده بتازگی رونق بخشید
بعد ان حضرت نور الدین محمد جهانگیر بادشاه عمارت عالیه که بالفعل موجود است تعمیر فرموده
مدتے از نزول اقبال ذریعه وفور رونق شدند و از عمارات منازل بادشاهزادگان و امرائے
والاشان خصوص عمارت آصف خان عرف ابو الحسن بن اعتماد الدوله که بوسعت و فسحت
بسیار است ازدیاد آبادی گردید و در زمان حضرت شهاب الدین محمد شاه جهان روز بروز معموری
افزود و در عهد حضرت محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی چون دریائے راوی
بجانب شهر رو نهاد و از صدمات ان باکثر عمارت و باغات اسیب رسید در سنه چهارم
جلوس والا برائے تعمیر بند مستحکم که سد انهدام عمارات تواند بود حکم مقدس بصدور پیوست
فرمان پذیران بند بدرازی دو کروه باستحکام تمام بستند و بمحافظت شهر سد عالمگیری بسان
سد سکندری بروے کار آوردند و در اکثر جاها تا لب زینه آراسته لب دریا را بمثال
لب خوبان دلفریب ساختند و خوانین والاشان نشیمن هائے دلکشا و منازل فرح افزا
مشرف بدریا احداث نموده زینت افزائے شهر شدند و از ابتدائے سال چهارم لغایت
حال که زیاده از چهل سال میگذرد و در هر سال ترمیم و تعمیر از سرکار بادشاهی میشود و برائے
بند و بست مبالغی کلیه بخرج میرود بے شائبه تکلف شهریست بزرگ و مصریست سترگ در
وسعت و آبادی و انبوهی مردم مانند این مصر کم نشان دهند گوناگون هنر پیشگان هر دیار و
هرگونه صنعت گران روزگار سکونت دارند و اجناس هفت کشور و اشیائے بحر و بر بخرید و فروخت
میرود اگرچه در هر کوچه و بازار مساجد بسیار از بسیار است اما بر کنار دریا مجازی دولتخانه
والا حضرت عالمگیر بادشاه مسجدی عالی از سنگ بنا فرموده اند که زیاده از پنج لک روپیه
بران صرف شده دیگر در وسط شهر مسجد جامع وزیر خان عرف حکیم علیم الدین شاهجهانی بمد خساره
مصر خال زیبا افتاده و درین مصر خوابگاه زبدة اولیائے عظام میر علی هجویر یست که فضیلت را

(۱) خشتی +

باولایت ہم آغوش داشت واز غزنین ہمراہ سلطان محمود آمدہ در لاہور رخت ہستی بربست
وسلطان فتح لاہور را از برکات قدوم ایشان میدانست ونیز دیگر نزدیکان جناب صمدیت درآن
شہر آسودہ اند ومقبرہ معظمہ حضرت جہانگیر بادشاہ انرودی دریائے راوی نزدیک شاہدرہ واقع است
ومقابل آن مقبرہ اصف خان ابوالحسن جہانگیر لیست اگرچہ در حواشی شہر فراوان باغ دل کشاد
ہزاران گلشن فرحت افزا است اما باغ شالامار کہ حضرت شاہجہان بادشاہ بتقلید باغ کشمیر احداث
فرمودہ اند دل فریب نظارگیان است چون اندکی از شہر دارالسلطنت بقلم امدہ برائے سیرابی
سخن شطری از قصبہ جات این صوبہ مینویسد کہ دوآبہ بست جالندہر قصبہ البست پاستانی
در نزدیکی آن خواب گاہ ناصرالدین کہ در زمان خویش رتبہ ولایت داشت و در ایام تابستان خلایق
بزیارت مزارہ ہجوم می ارند ونیز در حوالی آن قصبہ مزار شیخ عبداللہ سلطان پوری ست کہ بفضایل
کمالات مشہور ومعروف ودر زمان فرمان روائی سلیم شاہ بخطاب شیخ الاسلامی مشہور و
معروف ودر عہد خلافت ہمایون بادشاہ ومحمد اکبر بادشاہ مخدوم الملک خطاب یافتہ بود
ودرین دوابہ قصبہ **بجوارہ** نیز متقدمین است سریصاف وادریس و دوردیہ وپنج تولیہ وجھونہ
وچرہ سفید وفوطہ طلا دار و دیگر پارچہ نیک گزیدہ می شود وچھینٹ دولائی[1] وکار بادلہ در **سلطان پور**
بہتر کنند ودر دوابہ باری ہیبت پور پٹی پرگنہ ایست اسپ عراقی آسا درانجا پیدا ئے یابد
بعضے را دہ ہزار وپانزدہ ہزار روپیہ قیمت می باشد ودر چک گورو ہرگوبند از توابع پٹی
ہیبت پور باغ وتالاب خوبی است ودر روز بیساکھی خلایق کثیر ہجوم می ارند ودر دوسہ کروہے
ان رام تیرتھ معبد متقدمین واقع است وچند کروہے ان **بتالہ** قصبہ ایست دل کشاد معمورہ ایست
خوش آب وہوا بانی این شہر رائے رام دیو بھٹی است کہ زمیندار کپورتھل وریئس قوم خویش بود
گویند کہ نوبتے بحکمت الٰہی در پنجاب نوعی طوفان جوشش بر زد کہ از دریائے ستلج تا دریائے
چناب تمام زمین اب نشین وعمارت قصبات ودیہات منہدم وبسیاری ذی حیات منعدم
گردیدہ بعد رفع طوفان مدتے ان سرزمین ویران بودہ بعد مدت در بعضے جا ابادی ہا صورت
گرفت چون مغول بلخ وکابل در ہر سال بر ولایت پنجاب ترکتازی مینمودند ازینجہت این
ولایت خراب وہر طرف ویرانہ وعالم عالم زمین خرابہ میماند وحاصلات ومزروعات چندان
نبود در عہد سلطان بہلول[2] لودی کہ تاتار خان صوبہ دار لاہور گردید رائے رام دیو بھٹی نہ لک تنکہ

---

(۱) دولائی (۲) سکندر لودی +

تمام پنجاب را از تاتارخان اجاره گرفت و باتفاقی که رو داد بشرف اسلام مشرف گشت و باعث
پیش امداد شد و در سنه هشتصد[1] و هفتاد و هفت هجری و یک هزار و پانصد و بست و دو بکرماجیت
باجازت تاتارخان قصبه بتاله که دران مکان ویرانه وجنگل بود ابادگردانید وجه تسمیه انکه درهنگام
طرح شهر شگون خوب نشد ازانجا موقوف کرده درنزدیکی ان برپشته بنائے معموره انداخت چون
بزبان پنجاب مبادله را بتاله گویند بنابر[2] تبدیل جا این شهر به بتاله موسوم گردید وجنگل بری نموده
بسیاری دیهات طرح انداخت و زراعات بکار رفت و پرگنه مقرر گشت رفته رفته الحال بجائے
رسیده که حاصلش بچهل خانه گنج قارون میرسد و گنج پرویز دم مسادات میزند و در بدایت حال
آبادی قصبه چندان نبود و شمشیرخان خوجه سرا که در زمان محمد اکبر بادشاه کروری ان پرگنه بود
عمارات حاکم نشین و تالابی فیض اموده باغے مطبوع احداث نموده رونق افزا گردانید و روز
بروز آبادی شهر افزونی پذیرفته معموره دلفریب گشت بعدان شیخ مشایخ کروری ازاحداث
عمارات متعدد و باغ دلفریب باعث وفور ابادی گشت اکنون درعهد عالمگیر بادشاه مرزا
محمد خان که الحال خطاب وزیرخانی دارد و در زمان بودن خدمت امانت این پرگنه سنه دوازدهم
عالمگیری دکاکین بازار پخته ساخته و بانکی رائے[3] و سجان سنگه قانونگوئے[4] و پسران ایشان
منازل دل فریب و کاروان سرا و پوره تعمیر نموده و نیز قاضی عبدالحی عمارات سنگین و بازار وکاروان
سرا و مسجد جامع و باغ احداث کرده باعث افزونی رونق و معموری شده و گنگا دهر خلف
میرانند و هیر چاهے پخته ساخته بر چهره بازار خال بزیبا انداخته و نیز باغچه و چاه زینه دار سواد قصبه
بر راه لاهور احداث نموده چون اب این هر دو چاه باب گنگا دم مسادات میزند ازینجهته بانی
ان را گنگا دهر گویند اگرچه درحواشی شهر حدایق مطرا و ریاض فرحت افزا بسیار است اما امرسنگه
قانونگوئے باغے بتقلید شالامار پست و بلند مشتمل بر سه مراتب بغایت مطبوع ساخته و
مرتبه بالا مشرف بر تالاب شمشیرخان است و از طراوت و نظارت نظر فریب نظارگیان[5]
فرح بخش تماشائیان و درون شهر و حوالی ان خوابگاه بسیاری اولیا است مثل زبده واصلان
درگاه باری شهاب الدین بخاری و شاه خراب و شاه اسمعیل و شاه نعمت احمد و شیخ الهداد که
هریک در زمان خویش رتبه ولایت داشتند و دو کروهے در موضع سالی مزار شاه بدرالدین
است که سلسله ایشان به پیر پیران حضرت میران محی الدین میرسد و چهار کروهے بتاله در موضع

(۱) هشتصد و هفتاد و شش (۲) بسبب (۳) بانکی رام (۴) قانونگویان (۵) جوهر

دیپالی وال تابع کلانور مزار مظهر انوار شاه شمس الدین دریائی است که از واصلان درگاه احدیت
بود از خوارق عادات ایشان طرفه نقلهائے حیرت افزا کنند از انجمله انکه در زمان حیات ایشان
دیپالی نامی هندو از خدام و نزدیکان بود نوبتے ایام غسل گنگ در رسید و طوایف هنود روانه
شدند دیپالی بجناب حضرت رخصت سفر گنگ خواست انحضرت رخصت ندادند و فرمودند
که روز معهود که بر گنگ مجمع میشود یاد دهاند چون آن روز در رسید دیپالی التماس نمود فرمودند
که چشم بپوش چون او چشم بپوشید خود را بکنار گنگ دید و به برادران و خویشان خود که پیشتر رفته بودند
ملاقات کرد و باتفاق ان جماعه غسل نمود و همگنان او را در انجا دیدند همان زمان او چشم وا کرده خود
را بملازمت انحضرت دیده حیران کار خویش گردید بعد ازان که برادرانش از سفر گنگ بمساکن رسیده
او را در وطن دیدند هر کدام بر زبان آوردند که دیپالی در سفر همراه ما نبود اما بر همه باتفاق او غسل گنگ
کردیم و نیز در وقت مراجعت همراهی نه کرده و پیشتر از ما بمسکن رسیده آخر الامر بر حقیقت کار
واقف شده بر ظهور خارق عادت ان ولایت پناه حیران شدند و بدیع تر انکه بعد چند سال
از ارتحال ان واصل درگاه ایزد متعال درودگران[1] امر حاکم کلانور درخت سرس که نزدیک مزار
بود بریده برائے کار عمارت لخت لخت ساختند بقدرت ایزدی ناگهان آوازی مهیب
برآمد و زمین بتزلزل گردید و تنه آن درخت خود بخود برخاسته ایستاده و درودگران از سنوح
این سانحه هولناک گریختند و آن تنه درخت باز سرسبز شده برگ و شاخ برآورد و این قصه
نادره در اکناف گیتی مشهور گشت و باعث ازدیاد اعتقاد طوایف انام بجناب آن زبده اولیائے
عظام گردید و اکنون مزار مظهر انوار زیارت گاه صغار و کبار است و در هر شب جمعه علی الخصوص شب
جمعه ماه نو خلایق کثیر مذکر و مونث از نزدیک و دور بطواف می آیند و نذرات نقد و جنس و شیر و
برنج و مالیده و روغن و شکر امود میگذرانند و هر کدام باز روے حصول مامول نذر می بندند و
بارادت الهی مرادات حاصل میشود و برخلاف مزارات اولیائے دیگر خدمه و مجاوران مزار جماعه هنود
از اولاد دیپالی مذکور هستند هر چند اهل اسلام بمدافع جماعه هنود سعی کردند نبایستند چون نظر خاص
انحضرت بر دیپالی مذکور بود پیش نمیرود تا حال همان جماعه بمجاورت قیام دارند و نزدیکے آن
دهیان پور مکانی است که سردار ارباب حال و قال و مورد فیوضات ایزد ذوالجلال بابا لال
در انجا سکونت داشت و در زمان خویش صاحب عرفان و شناسائے ذات در گذارش حقیقت

---

(۱) شلو پیج د.

ومعرفت مرزبان بحر امواج گوناگون سخنان بود واکثرے از طوایف انام از خاص وعام مرید
ومعتقد او هستند واشعار هندی آنرا که در حقایق ومعرفت ووحدانیت گفته است ورد وظیفه
خود دارند وبادشاهزاده داراشکوه در ایام حیات خود اکثر اوقات بآن معارف آگاه ملاقات کرده
بیان معرفت الٰهی درمیان مے آورد چنانچه از محاورات طرفین چند رهبان منشی شاه جهانی نسخه
دره فرس بعبارت مرغوب بقید قلم آورد دوازده کروہے بتاله برلب دریائے راوی مکان بابا
نانک است که تاحال اولادش درانجا سکونت دارد و درزمان خویش قافله سالار مسالک حقیقت
ومشعله دار طریق طریقت مظاهر تجلیات انوار الٰهی مشاهد اشراقات اسرار نامتناهی بود واشعار
هندی در حقیقت حق وحی مطلق گفته وحدانیت الٰهی بعبارات واضحه واستعارات لایحه ثابت
کرده وگویند که این برگزیده افاق در سنه هزار وپانصد وبست وشش بکرماجیت مطابق هشتصد
وهشتاد هجری درزمان سلطان بهلول لودی در مکان تلونڈی رائے بهوئه سعادت ولادت
یافته همانجا درخانه جدابادری می بود چون در ازل مورد فیوضات الٰهی بود در نُه سالگی[1] علامات
کشف وکرامات وایات خارق عادات از ومنصه ظهور رسید وبسیاری مردم اعتقاد آوردند و
اکثر اطراف گیتی راسیر کرده در قصبه بتاله آمده کدخدا گردید و در دیهی از دیهات بتاله برآب دریائے
راوی اقامت ورزیده غلغله خداشناسی وتاثیر کلامی شهرت پذیرفت وعالم عالم خلایق از اطراف
ممالک آمده مرید شدند واز نزدیکان آنجناب مردانه نام مطربی بود که اشعار این مقرب درگاه
افریدگار درسرود ونغمه بامین ولفریب گفته مردم را در دام عقیدت می آورد وآن پیشوائے
خدا شناسان در عهد سلطنت سلیم شاه افغان در عمر مابین هفتاد وهشتاد سالگی جهان گذران را
پدرود نمود اگرچه لکهمیداس نام خلف رشید داشت اما چون دولت معنوی نصیب او نبود لهذا
لهنه نام کهتری عرف ترهن راکه از مصاحبان دمساز ونزدیکان همراز بود گورو انگد خطاب
کرده در وقت نزع قایم مقام خود گردانید او مدت سیزده سال سجاده نشین بوده رحلت نمود
چون پسر نداشت امرداس عرف بهیله راکه دامادش بود بر سجاده نشاند او مدت بست ودو سال
بر رهنمائے خلق پرداخته قالب تهی کرد اگرچه اولاد داشت اما در وقت رحلت رامداس عرف
سودهی داماد خود را بجائے خود نشاند او هفت سال سجده گاه مریدان بود وبعد ان گورو ارجن خلف
او سجاده نشین گشته بعد مدت بست وپنج سال رخت هستی بربست پس او گورو هرگوبند خلف

---

(۱) ده سالگی +

رشیدسی و هفت سال سجاده ارائے گردید بعد رحلتش گورو هررائے که گورو ته نام پدرش در ایام
حیات گورو هرگوبند پیمانه عنصری پر کرده بود بجائے جد بزرگوار نشسته هفتده سال معتقدان
را رهنمائے نمود بعد او گورو هرکشن پسر خورد سال سه سال بر سجاده نشست پس او تیغ
بهادر خلف خورد هرگوبند یازده سال سجاده نشینی نمود آخرالامر در قید امرائے بادشاهی در آمده
در سنه ۱۰۸۱(۱) هجری مطابق هفدهم عالم گیری حسب الحکم عالم گیر بادشاه در شاهجهان آباد کشته شد
الحال که این نسخه بتحریر می در اید گورو گوبند رائے خلف گورو تیغ بهادر از مدت بست و دو سال
سجاده نشین است القصه از مریدان و معتقدان بابا نانک اکثرے صاحب حال و مقبول المقال(۲)
و اهل ریاضات و مستجاب الدعوات می باشند خلاصه عبادت اینطایفه مطالعه اشعار مرشد
خویش است که بسرود و نغمه میگویند و زمزمه دل فریب می سرایند اکثر کدورت علایق از خاطر
زایل ساخته و پرده ظلام عوایق از دل بر انداخته اند خویش و بیگانه در نظر ایشان یکسان و دوست
و دشمن نزد شان برابر با دوستان یکرنگ و با دشمنان بی جنگ زیست میکنند اعتقادی که این
فریق بر مقتدائے خویش دارند در طوایف دیگر کم نشان یافته میشود بر نام مرشد خویش که همواره
ورد زبان دارند در خدمت صادر و وارد عبادت عظمی میدانند اگر شخصی نیم شبی وارد شود
و اسم بابا نانک در میان ارد هر چند بیگانه و نا اشنا بلکه وزد و رهزن دید افعال بوده باشد او را
برادر و دوست انگاشته خدمت در خور حال بجا ارند و دو گروهے بتاله اچل مکانی است
منسوب بسوام کارتک خلف مهادیو معبد پاستانی است درینجا غدیریست بزرگ که ابش
از لطافت و گوارائے باب کوثر دم مساوات می زند در اوایل تا اواسط میزان که زمان اعتدال
لیل و نهار و موسم مسرت اهل روزگار است هزاران هزار درویشان ریاضت کیش و بسیار از
بسیار مرتاضان افاضت اندیش در ان مکان نزول کرامت میکنند و طبقات خلایق از وضیع
و شریف صغیر و کبیر مؤنث و مذکر از اطراف ممالک امده تا شش روز اجتماع مینمایند کثرت
وانبوهے طوایف انام و هجوم ازدحام خاص و عام فرسنگ در فرسنگ میگردد جمعی از زیارت
و مصاحبت درویشان خدا اگاه بمطلب دنیوی و اخروی کامیاب می شوند و فریقی از مواصلت
و مجالست دوستان هنگام مسرت و انبساط می آرایند و گروهے از مشاهده هجوم اصناف
مردم بر بدایع قدرت افریدگار جل شانه پی می برند و جماعتی از نظاره جمال ماه رویان پری پیکر

(۱) سنه هجری با سنه جلوس مطابقت ندارد سنه هفدهم جلوس عالم گیری موافق سنه ۱۰۸۴-۸۵ هجری می باشد (۲) مقبول المقال

از روئے خویش حاصل میسازند وطبقہ از طبیعت پروران غذا دوست بانواع خوردینہا معدہ خواہش ممتلی میکنند وطایفہ از رنجوران سقیم المزاج بمیامن دعای خدا اندیشان داروئے شفا بدست می ارند ودران مجمع طرب افزا طرفی در راستہ بازار دو رویہ انواع خوردینہائے ورنگارنگ شیرینہائے واقسام میوہ ربیعی وخریفی باکمال عذوبت ولطیفی برخوانہا وسبدہا پر می چینند وطرفی انجمن نغمہ وسرود وہنگامہ رقص وتقلید مسرت بخش ناظرین ومستمعان میگردد وطرفی نظربعبان بذلہ سنج وقصہ خوانان فصاحت نشان از نادرہ گویہا قہقہہ افزای تماشائیان میشوند وطرفی پہلوانان قوی بازو وجوانان اہنین پنجہ درکشتی گیری کارنامہ رستم واسفندیار بجامی آرند وطرفی بازیگران نادرہ کار از ہنرپردازیہا ورسن بازیہا بدایع وصنایع بظہور میرسانند وطرفی اقسام تصویرہائے بینظیر از جوانان بزم ورزم وفیلان کوہ نشان واسپان قوی ہیکل ودیگر گوناگون تصاویر ثانی ارژنگ ومانی بردیوارہا نصب کردہ نظارگیان را چون صورت دیوار محو تماشا می سازند وطرفی بازار بیع وشرا انواع اسلحہ ویراق واقسام ادوات مطلوبہ مردان وزنان وآلات بازی طفلان گرم می شود وہوئے ہائے مردم وشور وغوغائے خلایق وآواز کوس ودہل وطنبور ودف وچنگ وغیرہ گوش فلک راکر وکثرت گرد وغبار چشم آسمان را پر می سازد بے شایبہ تکلف تماشائے برروئے کار می آید کہ فلک ہزاران چشم بنظارہ ان مے کشاید وکواکب را بمشاہدہ ان حیرت می افزاید خورشید کہ دمے از سرگردی نمی اساید بتماشائے ان مجمع بر آسمان ایستادہ میشود وماہ کہ انجمن افروز شب است برائے نظارہ ان روزانہ سر از دریچہ مشرق می برارد وسیاحان ربع مسکون وسیاران کوہ وہامون چنین مجمع واین قسم تماشا در اماکن دیگر نشان نمیدہند واہل بٹالہ اکثر بمسافت صد فرسنگ از مسکن خود ودر حکومت وکامرانی وناز ونعم بودہ باشند درایام این ہنگامہ البتہ ارزوی رسیدن بران مجمع میکنند چون زادوبوم نگارندہ این نسخہ دل کشائے بٹالہ است لہذا اندکے از احوال ان شہر فیض بہر واین ہنگامہ پرمسرت[1] اور بہ تسوید در آوردن ضرور دانست ودرہمین دوابہ پنجاہ کروہے بٹالہ بسمت شمالی درمیان کوہستان کانگرہ قلعہ ایست در حصانت ومتانت مشہور وپایان قلعہ نگرکوٹ مکانی است منسوب بہ بہوانی زیارت گاہ معتقدین در سال دو مرتبہ یکے ایام بہر ودوم در ماہ فروردی مردم از دور ودستہا راہ یکسالہ طے کردہ بزیارت می آیند وکام دل

(۱) مسرت افزا +.

برمی گیرند و شگفت تر آنکه بعضی بخواهش روائے زبان ببرند برخی را در چند ساعت و بعضی را
بعد دو سه روز باز درست شود و طرفه تر آنکه دران مکان بعضی سر از تن جدا کنند و رفیقان باز سر
بر تن او گذارند بحکمت الہی از سر نو زندگی یابند و دو کروہے نگر کوٹ جوالا مکھی جای است که چندجا
مشتعل اما شعله آتش سر بر زند و دران مکان نیز خلایق بزیارت روند انواع اجناس دران شعله
اندازند خاکستر شوند وان را نجستگی دانند در دوابه رچنا شہر متقدمین سیالکوٹ است و آن را
شلکوٹ[1] گفته اند آبادی ان به راجه شل طغائی پاند و آن نسبت میدهند چنانچه در کتاب مهابهارت
که از تصنیف ان قریب پنجهزار سال میگذرد ذکر معموره و راجه مسطور درداخل است و نیز ان
را سالکوٹ گفته براجه سالباهن منسوب میسازند و قلعه پخته از و یادگار است و در زمان سابق دار الحکومت
ولایت پنجاب بود و دو سه کروه آبادی داشت اکنون بسیالکوٹ شهرت دارد و از جمیع قصبات
اینصوبه در آبادی افزون است سلطان شهاب الدین غوری چون مرتبه پنجم در سنه پانصد و هشتاد[2]
هجری بقصد تسخیر لاهور آمده محاصره کرد و بران دست نیافت بسیالکوٹ رسیده[3] قلعه کهنه
را بتجدید مرتب و تعمیر کرده لشکر خود گذاشته بود بعد امتداد ایام راجه مانسنگه اکبر شاهی که
که فوجدار جمون و جاگیردار سیالکوٹ بود بترمیم قلعه و رونق شهر توجه برگماشت پس از ان صفدر خان
جهانگیری که او هم فوجدار جمون بود و این پرگنه در جاگیر داشت قلعه و برج را بتازگی عمارت کرد و بعد
ان اکثر حکام مرمت نمودند القصه این شهر فیض آمود بجمیع خوبیهائے آراستگی دارد عمارت
قانونگویان قوم بدهیره و بعضی مردم دیگر بغایت مطبوع و دل کشا است و درین شهر کاغذ
نیکو می شود و خصوص کاغذ مانسنگهی و هم حریری و خاصه جهانگیری بس نیک و خوش قماش و
سفید و صفادیر پا سازند و باطراف می برند و کار چکن از ابریشم و کلابتون از قسم بافته و چهره
و فوطه و سوزنی و عدشقه و دستار خوان و خوانپوش و راونی بوته دار و کلابتون موزون می شود و
هر سال قریب لکهه روپیه از کار چکن دوزی به بیع و شرا می آید و در اکناف گیتی میرود و نیز جمدهر
و کتاری و برچهی بهتر میکنند و در حواشی این شهر باغات مطرا و فرح افزا است خصوص باغ نظر محمد
بهوته و از هر قسم میوه پیدائی یابد و پایان ان ناله ایک که از کوه جمو بر جوشد جاریست و ان
ناله بعد بر آمدن از ان شهر ده کروہے زمین بهین میشود و کهیلری نام یابد و در اطراف متفرق شده
از نام می افتد در ایام برسات که این ناله طغیان می نماید جمیع مردم سیالکوٹ از اکابر و اصاغر

---

(۱) سالکوٹ (۲) در سنه یک هزار پانصد و هشتاد بکرماجیت (۳) رفته ؟

سراپا برهنه و لنگ بسته و مشک چرم دربر کرده شادان و فرحان دران نالهٔ اب بازی میکنند اگر شخصی از ساکنان ان شهر دور دست باشد دران ایام البته بیاد اب بازی آن شهر مسرور الوقت میشود و دران خطهٔ دل کشا خوابگاه امام علی الحق خلف امام زین العابدین است گویند که باتفاقی بسیاری از اهل اسلام از عرب بقصد جهاد در هندوستان آمده باتفاقی که رو داد بسیالکوت رسیده با هنود جنگ کرده درجه شهادت یافتند اکنون مزار مظهر انوار ایشان زیارتگاه صغار و کبار است و دران شهر فیض امود دار العلوم و جامع علما و معدن فضل و مسکن فضلا است اگرچه در زمان محمد اکبر بادشاه زبده ارباب حال و قال مولانا کمال الدین حسین خان مرزبان کشمیر رنجیده در سنه نهصد و هفتاد و یک هجری بسیالکوت رسیده بتدریس طلبه علم اشتغال ورزیده رواج علم دران شهر گردانیده اما در عهد خلافت شاهجهان بادشاه افضل الفضلا اکمل العلما مظهر طبع مستقیم مولوی عبد الحکیم که بحر مواج فضل و کمال و در فضایل و افادت بیهمال بود بیشتر مروج علوم گردید و بر بعضی کتب حاشیه تصنیف نموده محلل معانی مشکله گردید و طلبه علم از ممالک دور و نزدیک در مدرسه متبرکه ایشان رسیده فیض یاب شدند و بعد رحلت ایشان مقتدای اهل الله رهنمای خلق الله مولوی عبد الله خلف دولی ان مغفور رونق افزای مدرسه و رهنمای طلبه علم اشتغال ورزیده فضایل معنوی را با علوم ظاهری همدوش و درویشی را با فضیلت هم آغوش گردانیده از افزونی حسن اخلاق در رهنمونی طبقات خلایق این بزرگ را امام وقت گفتندی درسنه ۱۱۲۶[1] عالمگیری بعالم جاویدی شتافته و از ده کروه سیالکوت دهونکل مکانی است منسوب سلطان سرور اگرچه دایم زیارتگاه خلایق است اما در ایام تابستان طوایف انام از اطراف ممالک می آیند و نذورات می گذرانند تا دو ماه دران مکان هجوم بسیاری میشود و پانزده کروهی سیالکوت پور منڈل[2] درمیان جمون مکانی است منسوب بمها دیو در روز نزول آفتاب به برج حمل که ان را بیساکهی گویند عالم عالم خلایق از اطراف گیتی امده مجمع عظیم میکنند و را جهای کوهستان بشوکت و شان رسیده تودهٔ قبق بلند بسته تیراندازی میسازند و تماشای غرایب بر روی کار می آید و ازان مکان دریا جمون جوش می زند و بعد برامدن ازانجا از حد دیهات پرگنه ظفروال و همینگر و پسرور و دامن اباد گذشته پایان پل شاه دولا که بر شاهراه واقع است میرسد و از پرگنه دولت اباد و مهر اباد و همیش و فرید اباد

(۱) سنه ۱۱۲۶ (۲) نور منڈل

وغیره گذشته در دریای گاوهی واصل می شود وان پرگنه را ویگ راوی گویند در جمون کان قلعی
است سنگ ریزه از دریاے توهی که پایان جمون می گذرد براورده واتش داده قلعی میسازند
و در سفیدی و محکمی و دیرپایے مانند ان قلعی براۓ دیگر نشان ندهند سودهره قصبه ایست متقدمین
برلب دریاۓ چناب در عهد حضرت شاهجهان بادشاه امیر الامرا علی مردان خان پیوست قصبه
مسطور شهری موسوم بابراهیم اباد بنام خلف خود احداث نموده باغی مطبوع طرح انداخته
که دم مساوات بباغ شالامار میزند و عمارات عالیه تعمیر نموده و شش لک روپیه بران عمارات
وباغ و نهری که از دریاے توهی براے باغ اورده از صرف شده و دهی از دیهات سودهره
از سرکار بادشاهی براے مرمت باغ و نهر مذکور بطریق انعام التمغا بنام امیر الامرا مقرر یافت
و در دوابه چونهت گجرات قصبه ایست که در عهد خلافت محمد اکبر بادشاه اباد شده دیهات
از پرگنه سیالکوت جدا کرده پرگنه علیحده نموده اند در ابتدا این قصبه چندان رونق نداشت
چون زبدهٔ اولیاے شاه دولا دران قصبه استقامت اختیار کرده تالابها و چاهها و مساجد
احداث نموده بر روے رود چناب که از جانب کوهستان امده بمعموره مذکور اسیب
میرساند قنطره بست موجب ازدیاد ابادی وافزونی رونق گشت گویند شاه دولا در بدایت
حال غلام کهاندهره ساکن سیالکوت بود و محبت فقراے باب الله داشت خصوص بجناب
حضرت میان سیدنا[1] خدمت بسیار بجا می اورد و چون وقت ارتحال میان سیدنا در رسید
نظر فیض اثر بر شاه دولا انداخت واز تاثیر ان حالت او بطرز دیگر شد و بانوار عرفان شبستان
باطن روشن گشت واز سیالکوت انتقال کرده در گجرات آمده رحل اقامت انداخت از بس که
روشن دل بود خزاین غیب نمودار گشت و در بسیاری اماکن عمارات و قنطره طرح انداخت
خصوص پیچگرهی امن اباد جانب لاهور بر روے دریاے دیگ در شاهراه پل باستحکام تمام
بسته که از احدی صاحب دولتان چنین عمارت متین نشود در ایام حیات ان ولایت پناه عالم
عالم خلایق از اطراف گیتی بزیارت می آمد واز نقد وجنس فراوان نذورات میگذشت وان دانای
اسرار غیب زیاده ازانچه نذر می اوردند بزایران و دیگر خواهشگران عطا می فرمودند و هر روز
انقدر دست بذل وسخا گشاده میداشت که سخاوت تمام عمر حاتم عشر عشیر ان نشود بالاخر در سنه
هفدهم عالمگیری بعالم بقا رحلت فرمود ودر نزدیکی ان شهر مزاران بزرگوار زیارت گاه طبقات

---

(۱) سید باه

خلایق است والقصبه پیشگاه هرگونه مردم وجامع اجناس هر دیار واشیائے نادره روزگار
است شمشیر وجمدهر نادر می سازند وکارچکن زیاده از سیالکوت می شود ودرین دیار اسپ عراقی
اسا پیدا ئے شود که بعضی را تا ده هزار روپیه قیمت شود ودر دوابه سندساگر نمک سنگ متصل
شمس اباد از دامن کوه می برارند نمکینی ولطافت ان از نمکهائے روئے زمین شهرت تمام دارد
وان را نمک سندهه گویند یعنی در دوابه سندهه پیدائی یابد بقدرت ایزد بدایع آفرین تمام کوه
از نمک واقع شده که طول آن صد کروه متجاوز نشان مے دهند در ظفرنامه واکبرنامه
ان را کوه جوده نوشته اند جوده نامی رئیس قوم جنجوهه بود که بنام او این کوه مشهور شده وتا
حال اولاد او در پرگنه کرچهاک ونندنه دکهیاله وغیره که در دامن کوه واقع است سکونت و
ریاست دارند بالجمله جمعی که انها را لاشته کش نامند برائے برآوردن نمک مقرر هستند در دامن
کوه تقسی زیاده از دو صد سیصد درعه عمیق برآورده هر یکے سراپا برهنه چراغی در دست
وکلندی بر کتف گرفته درون نقب ظلمت آمده رفته کوحی مقدار سه من نمک کنده وبه
پشت نهاده بیرون می ارند واز ناظمان این امر اجرت گرفته متمتع میشوند از بس که اشتغال کلی
درین کار دارند ان مردم را رفتن دران تاریکی وکندیدن نمک وبرآوردن آن بیرون نقب
هیچ بیم وتصدیع بخاطر نمی رسد. وبحکمت الهی درون نقب در ایام تابستان گرمی ودر زمستان
سردی نمی باشد ودر جمیع بهار اعتدالی دارد اگرچه بسیار اماکن است که نمک از انجا می برارند
اما کهوهره وکهیوره هردو نقب کلان نزد شمس آباد واقع شده که هر سال چندان لکهه من نمک
ازان می براید ومحصول ان معه حاصلات الکمنه دیگر بسرکار بادشاهی ضبط می شود بسیاری
از هنرپیشگان از نمک طبق ورکابی وسرپوش وچراغدان میسازند وپیوسته ان گچ شیرین که
بسفیدکاری درون عمارت ارباب دولت بکار رود واز سنگ ان نیز رکابی وابخوره وغیر ذلک
می سازند ودر نزدیکی آن در حدود دکهیاله کهتاچهه ابلی است که ژرفای ان کسی نشان ندهد ان را
معبد قدیم می دانند در ایام بزرگ مثل درامدن آفتاب به برج حمل وغیر ذلک طوایف هنود
بقصد تغسل هجوم کنند اعتقاد انکه زمین دو چشم دارد چشم راست کولاب بهکر نزد اجمیر و
چشم چپ این کولاب است بالائے همین کوه هفت گروهے قلعه رهتاس دیا منت کده
بالناتهه جوگی است که ان را تلّه گویند وچهار کروه بلند واقع شده در ایام معهود خصوص لیلة
شبورات که روزه است منسوب بمهادیو دریده اند زمستان خلایق کثیر وطوائف جوگیان

(۱) کهتانه (۲) بلته

از دحام میکنند و نمایش گری بکار می برند چون شمه از اماکن مشهور پنج دوابه تحریر در آمد حقیقت شش دریاے این صوبه که بین پنج دوابه حایل است بتسطیر در آوردن ضرور است اولین دریاے ستلج که از کوه بهوت تبت بر جوشد و از حدود ولایت کلو بشهر میگذرد و بعد ان بکوه[1] سیر کنند حدود کهلور رسیده آن ولایت را از سه طرف حایل میشود و مرزبان کهلور بتقویت این دریا و صعوبت کوهها و محکمی مسکن خود که شهر بلاسپور دار الایالت اوست از امراے بادشاهی انحراف دارد و آن دریا بعد بر آمدن از کوه دو شعبه شده از پایان ماکهوال که مسکن گور و گوبند راے است و کیرت پور که گور و هر گوبند و گور و هر راے در انجا سکونت داشتند گذشته تا رسیدن نزدیک قصبه روپر یکجا می شود و از انجا پایان قصبه ماچهی واره گذشته لودهانه میرسد و در منجل شاه گذر واقع است و از انجا نزدیک قصبه تلون و تهاره گذشته متصل موضع بوه از اعمال پرگنه سلطان پور بپتی بدریا بیاه می پیوندد و مابین این هر دو دریاے دوابه بست جالندهر و نهروال گوبند و ثانی دریاے بیاه نیز در کوهستان بهوت تبت از میان تالاب بر جوشد از پایان قصبه کلو گذشته در قصبه منڈی میرسد و از حدود ولایت سوکهیت پچن و چلموڑی جاری شده پایان شهر هندون که مسکان بودن فوجدار کوهستان است میرسد پس از آن حدود دهوال و سلبه و گوالیار میگذرد و ولایت گوالیار اگرچه چندان وسعت ندارد اما راجه انجا بتقویت این دریا و صعوبت کوه از امراے بادشاهی اکثر اوقات انحراف میورزد و آن دریا از انجا از دیهات نور پور گذشته از کوه بر می آید و بر زمین مسطح رسیده از پایان کانواهن که شکارگاه مقرری بادشاهی است و قصبه و هیله گذشته پایان شهر گوندوال میرسد و در این مکان شاه گذر مقرر است و از انجا گذشته نزدیک موضع بوه بدریاے ستلج اتصال یابد و این هر دو دریاے از قصبه فیروز پور و محمد وت میگذرد و از انجا در حدود محال سرکار دیپالپور رسیده در ایام بارش بهن می شود و بعد گذشتن از دیپالپور دو شعبه می شود یکے بجانب جنوب رفته ستلج نام گردد و دیگرے بطرف شمال براه قبوله کهای و بلدی و انجراند یرفته بیاه نام یابد و این هر دو شعبه پس از چند فرسخ باز باهم پیوندند و از حدود فتح پور کهر ور و غیره در گذشته کهلو گهاره نام یابد و در حد بلوچان بدریاے سند که راوی و چناب و بهت نیز در و واصل است منتهی میشود و اینهمه دریا سند نام یابد و در حدود بلوچان رسد سویم دریاے راوی است در میان بیاه و این دریا دوابه باری مانجهه مشهور است و راوی از کوه بهلیش

---

(۱) سیر کهند ۰

تابع ولایت چنبه که مکانی است منسوب بهادیو پرستشگاه قدیم بر جو شد و پایان شهر چنبه دار الایالت مرزبان میگذرد و ان ولایت از بارش برف هوای کشمیر و کابل دارد اکثر میوه شیرین و لطیف پیدا میشود یابد مرزبان انجا از وسعت ولایت و کثرت جمعیت و صعوبت کوهها و استواری جا دم استقلال میزند و ان دریا سد راه لشکر پادشاهی است بعد بر امدن از چنبه بحدود ولایت بسوهلی[1] گذشته پایان قصبه شاهپور تابع قصبه نورپور میرسد شاه نهر که بباغ شالامار واقع لاهور میرود و نهر دویم که به پرگنه پتهان و سیوم بتاله و چهارم به پرگنه پتی هیبت پور میرود و از نزدیک شاه پور که ازان دریا بر اورده اند ازین نهرها بمزروعات محال بسیار نفع میرسد و ان دریا از انجا روان شده از حدود پرگنه پتهان و کلانور و بتاله و پرسرور دامن اباد و دیگر محال گذشته رونق افزای دار السلطنت لاهور میشود و پایان عمارت بادشاهی شاهگذر واقع است و از انجا برامده بحدود وستنه هوان و فرید اباد و دو یک راوی دهیه گذشته متصل سرای سدهو بست کروهی ملتان بدریای چناب و بهت که یکجا میرود داخل میگردد و چناب نام می یابد چهارمین دریای چناب در میان راوی و این دریا دوابه چینا شهرت دارد چناب را در کتب هندی چندربهاگا نویسند بر امدن چندربهاگا از ولایت چین نشان میدهند چون از حدود ولایت چنبه گذشته به کشتوار که زعفران انجا مشهور است میرسد دریای بهاگا از جانب تبت امده ملحق میگردد و چندربهاگا نام میگردد و از انجا به روهتال و بهوتال عبور کرده و از نزدیک کوه ترکتا تابع جمون که مکان منسوب به بهوانی مشهور است گذشته پایان اسار اباد و اکهنور بصد اب و تاب از کوه بدر می آید درین مکان تماشای عجایب و سیرگاه غرایب است و اب ان از کمال لطافت با بحیات همسری میجوید و ازین معنی است که آب چناب و آب حیات تجنیس خطی واقع شده بعد گذشتن ازان مکان هزده لخت شده میرود و تا رسیدن پایان قصبه بهلول پور بمسافت دوازده کروه باز یکجا می گردد و از دیهات پرگنه سیالکوت و پایان قصبه سودهره گذشته بوزیر اباد میرسد چوب سال این دیار که مشهور است سوداگران براه همین دریا از کوهستان چنبه وغیره بوزیر آباد می آرند و نفع بیحساب میشوند و کشتی ها ازان چوب مرتب کرده بطریق تجارت براه دریا بجانب بهکر و تهته می برند و در مکان وزیر اباد شاهگذر واقعه است بعد ازان پایان این قصبه جاکوتا بوڑیانه و بهوته مرل و هزاره میگذرد و قبر هیر و رانجها که بعشق مسماة هیر شهرت یافته داخل پنجاب کرد محبت و اشفتگی این هر دو و قصهای بدیعه و اشعار عجیبه

[1] بسوهلی ـ بسولی +

لبنہ سرود و نغمہ دل فریب بیکنند چہار کروہے ہزارہ برلب دریا واقع است بعدگذشتن ازانجا
نزدیک شہر چندنوت کہ شہر متقدمین است ازمیان دو کوچہ میگذرد و تماشائے عجایب است
و درین شہر مزار شاہ برہان کہ بولایت شہرت داشت وخلایق کثیر اعتقاد دارند واقع است
وازانجا جاری شدہ نزدیک قصبہ جہنگ سیالان مسکن مسماۃ ہیر کہ درعشق رانجہا مشہور است
بدریائے بہت اتصال یافتہ پیشتر میرود و پنجمین دریائے بہت مابین چناب و این دریائے
دوآبہ چونتہہ مشہور است و بہت ازکوہستان تبت ازحوضی برجوشد و درشہر کشمیر رسیدہ
ازمیان بازار وکوچہ میگذرد و جا بجا درشہر قنطرہ تعبیہ یافتہ واکثر باغات دل کشا و عمارات فرح
افزا وسیرگاہہائے دل پذیر واماکن بے نظیر برساحل ان واقع است وبعد برامدن ازکشمیر در
حدود پکہلی دریائے کشن گنگ درین رود واصل می شود وازانجا پایان قصبہ دانگلی دار الایالت
سرگروہ گکہران میرسد وازانجا ازمہرپور وغیرہ حدود گکہران گذشتہ پایان قصبہ جہلم کہ درین
محل شاہگذر واقع است میگذرد و جہلم نام می یابد وازانجا ازکرچہاک و ننددنہ وشمس آباد وبہیرہ
وخوشاب وخوردخانہ گذشتہ نزدیک قصبہ جہنگ سیالان باب چناب می پیوندد و چناب نام می یابد
ششمین دریائے سند مابین بہت واین دریائے ولایت پونہار دوابہ سند ساگر مشہور است
واین رود میان ہندوستان وکابلستان وزابلستان حایل است سرچشمہ ان ظاہر نیست
اما بقول سیاحان ازولایت قلماق برجوشد وازحدود کاشغر وتبت وکافرستان وحدود
ولایت کشمیر وپکہلی ودنتور گذشتہ بادلکہ یوسف زئی میرسد وپایان قلعہ اٹک بنارس دریائے
نیلاب باچندرود دیگر ازجانب کابل آمدہ اتصال می یابد ازبس کہ دران مکان عرض کرداردد
تنگ وتندبعصابت ومہابت میرود حتی کہ نظر نظارگیان بران قرارنیتواند گرفت بصارت بینندگان
خیرہ گے میکند وازتموج وتلاطم ان زہرہ ماہیان اب می شود وازصدمات لرزہ وقارش سینہ
سنگ لخت لخت می گردد ودرینمحل شاہگذر مقرر است بسبب تندروی اب کشتی ازتیرتیزتر رفتہ
درطرفۃ العین بان ساحل میرسد وجانب مغرب برلب دریا سنگ سیاہی است کہ جلالیہ نام
دارد وبعضی اوقات بان سنگ خونخوار کشتی متصادم شدہ شکست می یابد وکشتی نشینان غرقہ
دریائے فنامی شوند ازینجہت دایما کشتی ہارا ازو خوف میباشد اگرچہ برزبان عوام الناس است
کہ بالائے آن سنگ مزار بزرگوار است کہ جلالیہ نام داشت اما وجہ تسمیہ اینچنان استماع یافتہ کہ

که در زمان محمد اکبر بادشاه جلالیه نام افغان بمفسدی وگردن تابی ورهزنی مشهور بود نوبتی حضرت بادشاه
بقصد سیر و شکار کابل ازین دریا عبور میفرمودند ناگهان کشتی جواهرخانه خاصه بسنگ مذکور تصادم
نموده بشکست بر زبان حضرت بادشاه گذشت که این سنگ هم جلالیه گردید ازانجا که سخن بادشاهان
بادشاه سخن است ازان زمان ان سنگ جلالیه نام یافت و مقارن ان عمارات سنگین راجه هود بست
که در زمان سالف فرمان روائے آن ولایت داشت و بر ساحل دریائے جانب مشرق قلعه
اتک واقع است صادر دوار در اسوائے در امد و برآمد قلعه براه دیگر نیست عمارات دل کشا
مشرف بدریا خصوص نشیمنهائے حاکم نشین بر دیواری حصاران برلب دریا بغایت فرح
افزاست و این معموره معتدل الهوا در میان هندوستان و کابلستان برزخی است که این
روے طرز و اطوار و زبانی هندوستانی و انروے مسکن افغانان و ائین و زبان افغانی است
القصه ان دریا ازان مکان برامده از کوهستان افغان خنک وغیره گذشته در حدود افغانان سنبل
به زمین مسطح میرسد و ازانجا حدود بلوچان و ملتان میگذرد و پنج دریائے پنجاب که همه بقلم درامده
از کوه شمالی بر می آید و ان طرف ملتان بتفاوت یک دیگر در حدود بلوچان باین دریا می پیوندد و بهر همه
سند نام می یابد و بجر زخار میگردد و ازانجا پایان قلعه بهکهر دو لخت شده قلعه را در میان میگیرد
و بدین سبب باستحکام و صعوبت مشهور است و ازانجا براه ولایت سیوستان بمحال تهته
می در اید سی گروهی بلده تهته که بندر لاهری مشهور است بدریا شور منتهی میگردد باجمله صوبه لاهور
ولایتی است خوش آب و هوا و ملکی است در خوبیهائے بے همتائے تابستان بسیار گرم و
زمستان بهندوستان سرد خربوزه و تاک بسان ایران و توران و انبه مانند هندوستان و برنج
بهتر از بنگاله و نیشکر خوب تر از دکن باشد اکثر مدار باب یاری چاه است هنرپیشگان متقدمین چرخی
مرتب کرده اند که سیصد و شصت چوب خورد و کلان و زیاده از صد کوزه خورد بهان بکار برده
وان را بحکمت جر ثقیل جفت گاو بگردش در آرد چندین صد من اب از یک گردش دران کوزه ها
انجا دبرایدو بزراعات نفع بخشند و مدار زراعت خریف در بیع دار زانی غله بر بارش است و
در بعضی امکنه خصوص بر دریائے بیاه و بهت ریگ شوئی نمایند طلا بر می اید و در کوه شمالی در بعضی
جا کان نقره و مس و روئین و جسد بر اید و برارندگان را نفع بخشد و محصول و سرکار بادشاهی دهند
طول این صوبه از اب ستلج تا دریائے سند صد و هشتاد کروه و عرض از بهیره تا چوکهندی هشتاد
و هفت کروه شرق رویه سهرند و غرب سو ملتان و شمال کشمیر و جنوب بیکانیر پنج سرکار بعضے

پنج دوابه مشتمل بر سیصد و شانزده محال و هشتاد و نه کرور و سی و سه لک و هفتاد هزار دام داخل این صوبه است ؛

صوبهٔ دل پذیر کشمیر

دار الملک این ولایت سرینگر از دیرباز اباد و چهار فرسنگ آبادی داشت دریای بهت[1] ار و ویچه از میان بگذرد و گوناگون صنعت گران و هنرمندان و هنرپیشگان و دانش وران هر کسب و پیشه و فضلا و علما سکونت دارند اقسام پشمینه خاصه شال بس گزیده شود و در هفت کشور بطریق ارمغانی رود و سقرلات از پشم سازند بس ملایم و خوشنما شود و دُرمه[1] و پٹو نیک بافند رسم بازار کمتر در بنگاه خرید و فروخت راهنگامه گرم دارند عمارات خانها همه چوبین چهار اشیانه و افزون بسازند در اشیانه پائین چارواو برخی اسباب دویم اسایش جا سویم و چهارم برای رخت خانه و از بسیاری چوب و خس زمین کارخ سنگین و خشتی نسازند و دیواربند رسم نیست همه خانه از چوب سازند و بر فراز سقف لاله کارند و در ایام بهار شگفت نمایش جلوه دهد مار و کژدم و دیگر جان ازار در شهر نباشند کیک و شپش و پشه و مگس فراوان نزدیک شهر کولابی است بس بزرگ چند فرسنگ و راز وان را دل گویند همه سال پر آب بالطافت و گوارائی واب او بروز گاران گنده نشود و یکطرف ان به پرگنه پهاگ پیوسته است اگرچه مردم بارگران بر پشت گرفته کریوه نوردی کنند اما فراوان مدار بارکشی بر کشتی است درینصورت ملاح و در و دگر را دوکان گرم و فراوان. برهمن اباد اگرچه انملک رازبانی خاص است لیکن دانش نامها بزبان سنسکرت و خط هندی نویسند و بیشتر بر برگ توز که درخت خاص دار الملک است بنگارند و همگی کهن نامها بران نوشته و سیاهی چنان سازند که بشستن دشوار زدود و اگرچه اهل هند همگی انولایت را پرستشگاه دانند و شگرف داستانها برگذارند اما لختی المکنه بزرگ تر نوشته اند نزدیک سنده براری چشمه ایست شش ماه خشک باشد و در روز معین کشاورزان بران سرزمین به نیایش روند و گوسفند و برنج سپاس گذاری بکار برند بقدرت الهی اب بر جوشد و مزروعات پنج موضع سیراب گردد و چون بنیاد نیایش گراید با ایمن پیشین نیازمندی کنند اب کم شود و نزدیک ان اب چشمه ایست کوکرناگ نام آب آن بس سرد و سبک و گوارا اگر گرسنه بنوشد سیر گردد و از سیری اشتها اورد و در موضع ملین پوره دوازده هزار

[1] درمه ؛

همگی زمین زعفران زار نظر فریب و شوار پسند آن است آخر ماه فروردی و همگی اردی بهشت ایام کشت کاران
قلبه رانده زمین را نرم گردانند و بکلند قطعه قطعه زمین آماده کاشت سازند و پیاز هاے زعفران بخاک
در نشانند بیک ماه سبز گردد و در آخر ماه الهی بکمال رسد از یک وجب زیاده نباشد تنه سفید فام باشد
چون بهار بر بالد آغاز گل کند و یکی از پس دیگری تا هشت گل عشرت آورد و شش برگ سوسنی و بیشتر میان
آن شش سه تار زرد گون و سه لالی فام و زعفران از سه پیشین و چون گل آخر گردد سبزی بر تنه پدید آید و از
یکبار کاشت شش سال گل بر دهد در سال اول کم شود دویم ده سی بر آید سویم بکمال رسد تا شش
سال پیاز بچه ها کنند اگر همانجا نگاهدارند پایه کمی پذیرد و لیکن بر آورده بدیگرے جا بکارند در موضع
زیوان چشمه و حوضی است آنرا معبد شمرند چنان پندارند که تخم زعفران ازان پدید آید و در آغاز کشت کار
بدان چشمه نیایش نمایند و شیر گاو دران ریزند اگر ریخته باب فرو نشیند فال نیکو برگیرند و زعفران
خوب و دلخواه شود و اگر بر روے آب ماند فال نکوهیده است در میان تبت کلان غاریست و درون
آن از یخ پیکریست امرنات نام بزرگ پرستشگاه انگارند چون ماه تخست الشماع بر آید دران غار
حباب وارے از یخ پدیدار گردد و هر روز قدری افزاید تا پانزده روز بدو گز الهی برسد چون ماه بکمی گراید
آن پیکر نیز کاستن گیرد و انجام ماه اثری نماند و آن را پیکر مهادیو دانند و بر آمد کارها را دست مایه دانند و
شکر ناگ چشمه ایست همه سال خشک باشد ماهی که تاریخ نهم آن روز جمعه افتد دران روز بجوشد و از
صبح تا شام روان شود و فراوان مردم هجوم آورند پاپهنال[1] بتخانه ایست منسوب بدرگا هر کس که از حال خود
و دشمن آگهی طلبد برنج پخته در اوند پر سازد یکے بنام خود و دیگرے بنام دشمن درون بتخانه نهد و درآن
را بربندند و روز دیگر نیایش کنان بر و هش حال نماید هر که بگل و زعفران آمود بود کار او بشایستگی گراید
و آنکه پر خس و خاشاک باشد حال او تباه گردد و شگفت آنکه در خصومتی که شناسائی حق دشوار باشد هر دو
کس را دو مرغ و یا دو بز داده بدان معبد فرستند و هر دو جان ور را مسموم گردانند هر کدام دست بر آن مالد هر که
حق با اوست جانور زهر آلود بزید و دیگرے بمیرد دو پسر حوضی است بیست گز در بیست گز آب از درون آن
می جوشد هر کس از آبادی سال و نیک و بد حال خویش آگهی جوید دیگ سفالین پر از برنج کرده نام خود بکنار
آن نویسد و سربسته دران چشمه اندازد و پس از چندگاه آن دیگ بخودی خود برروے آب آید
آنرا بگشایند اگر برنج خوشبو و گرم آید آن سال شایسته و خجسته باشد و اگر گل و لائی و خس و خاشاک انباشته
بود حال دگرگون شود در کوتهار چشمه ایست یازده سال خشک باشد هر گاه مشتری باسد رسد روز
پنجشنبه بجوشد در هفت روز خشک گردد در پنجشنبه دیگر باز آماده تا یک سال چنین باشد در موضع سیلها[2]

---

[1] پنہال ـ باتھال ـ [2] سیلہانہ یلہانہ ۔

درخت زاریست عقاب بران برنشینند و پر کلکی ازانجا برگیرند و خورش بدان جانور مقرر دنا کاموچشمه
الیست نیله ناگ نام برگیرند عرض او چهل بیگهه اب بغایت صاف کبود می نماید وان را نیایش گاه
انگارند و در گرد او بسیاری درخت هستی باتش دروهند و شگفت انکه از و فال برگیرند جوز را چهار بخش کرده
درو اندازند اگر طاق بر افراز ماند نیکو شمرند ورنه تباه انگارند در پیشین زمان کتابی ازان پدید آمد آن را
نیل متهه خوانند چگونگی کشمیر و خواص و معابد بتفصیل درو مندرجست چنین گویند که در زیر آب شهریست
اباد و عمارات عالیه دارد و در زمان فرمان روائی مدو شاه برهمنی درمے شد و بعد از دو سه روز بدر می آمد
و تحفه هائے می اورد و خبرها میداد و در دامن ان دو چشمه دو گز از یک دگر جدا و یکی فراوان سرد و دیگری
بس گرم ازا پرستش گاه شمرند و استخوانی کلخ کالبد را در انجا خاکستر گردانند بیان کوه کولابی است
بزرگ استخوان و خاکستر مردگان اندازند وان را وسیله تقرب الهی پندارند و اگر درو گوشت جانوران
افتد برف و باران سخت در گیرد و در موضع پاروا چشمه الیست که مبروصان روز یکشنبه سحرگاه
باب رو و تن شویند و تندرستی یابند نوسر نام معبدیست منسوب بمهادیو هر که بزیارت گری رود
اوا نسالات پرستش گری بگوشش آید و کس نداند که ازکجا است نزدیک ان پیوست
بر تبت خورد کولابی است بزرگ اولر نام دوره بست و هشت کروه دریاے بهت درو ریزد و
لختی ناپدید گردد نزدیک کرگانو دره الیست سوییم نام در انجا ده جریب زمینی است چون مشتری باسد
رسد تا یک ماه چنان گرم شود که درخت بسوزد و دیگ پر کرده بزمین گذارند بز و پیوست ان قصبه ایست
اباد کمراج ده او یک سو بکاشغر پیوندد و غرب رویه بکلی است در گذرهاے اب پوست درخت بر
بگسترند و بر اطراف ان سنگ نهند تا اب نهرد پس از دو سه روز برداشته بافتاب گذارند چون خشک شود
برفشانند طلا ریزه تا دو سه تو چکی براید ده و دیگر بدو پیوسته گلگت ان نیز بکاشغر پیوندد و در انجا طلا بخاک
شوی بدست آورند و درونه راه از نا سور دریای است از ولایت دتلدو(۱) می آید پدمتی نام انه و نه
برستانند و بر کناران سنگین معبدیست ان را سعارو گویند بدرگا منسوب است و بس بزرگ دانند
در هر اشتمی شکل یچهه بجنبش در اید سرکار کهلی داخل انصوبه است سی پنجکروه دراز و بست و پنجکروه پهنا بسان توران برف
بارد و سرما بیشتر شود و ریزش ابر مانند هندوستان و از سه دریا فیض برگیرند کشن گنگ و بهت
دسنده و زبان این دیار نه بکشمیر ماند نه بهندوستان و نه بزابلستان نخود و جو بیشتر شود و زرد الو شفتالو
و چهار مغز خود رو باشد و میوه شستن رسم نیست جانور شکاری و اسپ و اشتر و گاو و میش میانه بز خروس

(۱) دارد و

فراوان القصه کشمیر دل کشائی ملکی است اگر یک باغ همیشه بهار یا یک قلعه آسمانی پایه بر خوانند سزاست
و اگر عشرتگاه سبکروحان و خلوتکده گوشه نشینان بر گویند رواست ابهای خوشگوار و ابشارهای
سامعه افروز و جلگهای روح افزا و گلهای طراوت اما بهمه جا که شماره ان از تحریر افزون خاصه گل
سرخ و بنفشه و نرگس خودرو و صحرا صحرا و بهار و خزان بس شگرف و بیشه شاه الو و شاه توت فراوان
میوه شود و خربوزه و سیب و شفتالو و زردالو و تربوز بس نیک و انگور اگرچه بسیار است لیکن گزیده کم
و بیشتر بر درخت توت باشد توت کم خورند و برگ او بکرم پیله بکار آید تخم او از گلگت و تبت خورد آورند
با انبوهی شالی گزیده کم باشد گندم ریزه سیاه فام کم بود و مونگ کمتر خورند نخود و جو بس ناپدید زمین سیلابی
و للمی[1] است در تمام صوبه عمل غله بخشی سه توده ضبط زمین و داد و ستد زر و سیم رسم نیست و جزوی از
سایر جهات نقد جنس را بخروار پیمایند کدی اسا گوسفندی باشد از اهنده گویند بس نازک و خوش مزه
و گوار امیزه اسپان زور آور گریوه گذار بسیار فیل و شتر نباشد گاو سیاه رنگ بد سنجی لیکن شیر و روغن شایسته
دارد و بیشتر خورش برنج و ماهی و شراب گوناگون سبزی و ان را خشک کرده نگاه دارند برنج پخته با شب
گذارند و روز دیگر بخورند و باوجود بسیاری مردم و کمی سرمایه زندگی دزدی و دریوزه گری کم و زبونی زیست
سکنه آن مرزبوم مشهور پوشش پوست یک جامه چند سال بکار برند دران ولایت بیست و شش
راه از هندوستان رود لیکن راه بهنبر و پکلی گزیده اما نخستین نزدیکتر شعبه دارد بیشتر در اید لشکر از راه
پیر پنجال اگر بران کهسار گاوی یا ماهیی بکشند در ساعت ابر و باد بر جوشد و برف و باران ریزد و طول این ولایت
از قنبر تا دریای کشن گنگ صد و بیست کروه عرض هشتاد کروه شرقی سرستان و دریای چناب شرقی
و جنوبی پاتهال و کوه شرقی و شمالی تبت کلان غربی پکلی و دریای کشن گنگ غربی و جنوبی ولایت گکهران
غربی و شمالی تبت خورد و هر چهار طرف اسامی کوه چهل و شش محال مشتمل بر دوازده کرور و شصت و دو لک
و هشتاد و پنجهزار دام و دو هزار و چهار صد پرکلی داخل این صوبه است ◆

صوبه دار الملک کابل

کابل از گزین مصرهای باستانی است پشنگ بن نورین فریدون طرح انداخته و از آبادی ان
بموجب تواریخ تا حال که این نسخه تحریر می آید دو هزار و یکصد سال و کسری منقضی می شود قلعه استوار
دارد دارک آن بر فراز کوهچه است و کوهی که آن را حصار عقابین نیز گویند مشرف آن واقع شده

---

[1] آبی ◆

در دامنه ان النگ هائے دل فریب و چمن زارهائے دل اویز و باغهائے گل امیز است خاصه باغ شهر آرا که بشاه لالان شهرت دارد و حضرت بابر بادشاه در سال نهصد و بست و پنج هجری طرح انداخته و نزدیکی آن باغ جهان آرا که حضرت جهانگیر بادشاه در سال هزار و شانزدهم هجری احداث نمود در گذرگاه بر لب جو مقبره حضرت بابر بادشاه و هندال مرزا خلف آنحضرت و محمد حکیم مرزا خلف عمه همایون بادشاه واقع است و در حوالی این مصر دو دریائے عشرت افزا اینکه یکی از الندری آید و از میان باغ شهر آرا و جهان آرا و کوچهائے شهر می گذرد و آن را جوئے خیلبان خوانند و دیگرے از جانب غزنین و بوه گده آمده از تنگی ده یعقوب گذشته از پیش در دروازه لاهوری میرود و آن را جوئے پل مستان گویند آبش گوارا و صافست بیماران را صحت بخشد تومان دامنه کوه که ان را پنجاب کابل گویند فراوان گل و میوه بهار دل کشا و خزان بے همتا دارد خاصه لغمان و کاهدره فرزه و استرغج و استالف وغیر ذلک اماکن فرح افزا و سیرگاه مقرری سلاطین است بجانب بلخ تومان غوربند واقع شده رنگ آمیزی ریاحین دلاویزی شقایق ان از گفتار بیرونست سی و سه گونه لاله بر وید و از قسمی بوئے گل سرخ اید ان را لاله بویا نامند و کان نقره و لاجورد نزدیک است و کوه ریگ زاریست ان را خواجه ریگ روان گویند در تابستان آواز نقاره و دهل ازین ریگ زار بر اید و این تومان بر روے لشکر توران در حدود بلخ سد مستحکم است و تومان ضحاک و بامیان از آثار پیشینیان است و دوازده هزار سمج دران حدود نشان میدهند که در میان کوه چاهها کنده و سمج اند و درو اماکن ساخته اند در موسم زمستان مال و اثقال درون آن نگاهداشته با معیشت بسر برند و در موضع سمجی شهریست و در میان ان تابوتی و درون ان یکی غنوده گان خواب را پسین گویند که در زمان چنگیز خان که زیاده از نهصد سال میگذرد این بزرگ درجه شهادت یافته تا حال اعضایش در تابوت درست است و زیارتگاه مردم و این تومان و سنجر بر روے بدخشان تهانه محکم است بجانب قندهار از تومان غزنین که ان را زابل گویند در زمان پاستان تختگاه سلاطین خراسان بود خصوص پائے تخت سلطان ناصر الدین سبکتگین و سلطان محمود غزنوی و سلطان شهاب الدین غوری و نیز خوابگاه حکیم سنائی و بسیاری اولیاست از کثرت برف و شدت سرما ان را برابر تبریز و سمرقند نشان دهند دران حدود روئین فراوان پیدا شود و بهند و ستان آید و در نزدیکی ان چشمه ایست که اگر قاذورات دران افتد شورش ابر و برف پدیدار گردد و این تومان بر روے حدود قندهار است و ان را دروازه ایران گویند تومان لونگه ده اکثر افغان نشین است و نزدیک ان در موضع باده خواب سجنه چشمه ایست که انرا گنگا گویند و در کتب هند لوهارکل نویسند و مس

بزرگ دانند و در روز معین دران مکان خلایق هجوم کنند اب ان چشمه نیز بزبان اب گنگا
اگر مدتی دراوند گذارند دگرگون و بدبو نشود و تومان مندراور و علی شنگ برروے کافرستان است
و بومیان ان را کافر گویند درانجا مزار حضرت لام پدر حضرت نوح است و ان بزرگوار را لمک
هم نویسند چون مردم اندیار کاف را غین هم گویند ازینجهت ان نواحی را لمغان خوانند تومان بجراو
پر از کافران است چلغوزه انجا مشهور دران حدود جانوریست ان را دو پران گویند از مسکن
خود یکدو درعه پرواز کنند و نیز موشی است که بوی مشک ازو اید تومان نگبهار در زمانه سلف
جوی شاهی مشهور بود و داروغه نشین ادینه پور در عهد حضرت محمد اکبر بادشاه بر کنار دریای
نیلاب شهر جلال اباد احداث نموده اگرچه میوه فراوان شود اما انار انجا مشهور است و دیگر
ان باغ صفا که بهار باغ شهرت دارد و باغ وفا از اثار حضرت محمد بابر بادشاه است
انار بیدانه انجا مشهور درین حدود برف نبارد و سرما چندان نشود و کافر دره و کوه مسکن
کافران از انجا نزدیک است تومان بجور جانب کاشغر گل قلعه حاکم نشین از قدیم است
هوای ان گرم و سرد افزدن و همگی ان نواحی در دشت و کوه مسکن افغانان و در حواشی قلعه
بجور مواطن مغول است که خود را از قوم عرب قرار دهند گویند که سلطان سکندر رومی هنگام
عبور درین اولکه چندے از خویشان خود گذاشته بود تا حال اولاد انها سکونت دارد
و برافغانان غالب اند درین تومان بست و پنج گروه طول و ده گروه عرض دارد و تومان
سواد نیز جانب کاشغر است فراوان دره دارد گرما و سرما بسیار نشود اما برف بارد لیکن
در دشت زیاده از دو سه روز نپاید و در کهسار همه سال نماند زمستان و بهار و بارش تابستان
هندوستان شود گلهای توران و هند دو بنفشه و نرگس خودرو و صحرا
و اقسام میوه خودرسته شفتالو و ناشپاتی انجا مشهور و باز و جره و شاهین گزیده
بهم رسد و کان اهن نیز و قصبه منگلپور حاکم نشین و درین تومان چهل کروه طول و پانزده
کروه عرض دارد و همگی بنگاه یوسف زئی است تومان بکرام ان مشهور به
پشاور جانب هندوستان است انگور و شفتالو و خربوزه بتوران مانند و گرما
و سردی و بهار و خزان و بارش بسان هندوستان و برنج سکهید است
بهتر از بنگاله شود و زراعات فراوان و غلات وافر پیدا می یابد تمام این
تومان بنگاه افغانان مهمند و غیر ذلک است طریق مال گذاری و رعیت تغیری

دارند پشاور شهر قدیم است که در کتب متقدمین پرشاور و فرشاور نیز نویسند
در نزدیکی آن کورکهتری معبد جوگیان مشهور بود در عهد شاهجهان بادشاه منهدم شده
امروز تیج تیرتهه بس دل کشای است که جوگی و سنیاسے و بیراگی و دیگر
درویشان در حواشی تالاب که چشمه سار است عمارات دل فریب اماکن
دل آویز احداث نموده اقامت دارند تومان بنگشاب بجانب ملتان واقع
است مساکن بسیاری از قوم افغانان وسعت بسیار دارد مزروعات فراوان
خاصه شالی القدر پیدائے یابد که بولایت دیگر هم میرود و کان آهن و نمک
دران حدود القصه درین صوبه زمستان سخت شود اماگزند نمیرساند و در تابستان
بدون پوشش نتوان غنود بدستور توران برف بسیار بارد و در دشت
چهار ماه و بر کوهها دایگا باشد ستایش آب و هوائے و ایام بهار بتحریر راست
نیاید گوناگون میوه نشاط افزاید اگرچه انگور اقسام است اما صاحبی
و حسینی و قندهاری و کرنکالی لطافت دیگر دارد از جمله زردالو ها میر محمودی و تپی
و میرزائی و از خربوزه ها کوک نبات و ماهتابی و کله کرکی و باباشیخی و ناشپاتی
و عنبری و دود چراغ گزیده تر است و از گوناگون زراعت گندم و جوز یاده
است از زرع جوبیاری سویم حصه دارد و از نبات دلّلمی و هم حصه میدهند و از
انگور و نور تحفه نقدینه واصل کنند و حاصل سر درختی معاف است و بآئین
قدیم از گل معصفر چیزے نمیدهند و دانه معصفر را سویم حصه ادا سازند
و بسان سمرقند و بخارا پرگنه مشتمل بر نهبجات و قریات را تومان نامند و ساکنان
این صوبه یازده زبان دارند هندی و فارسی مغولی ترکی افغانی پشائے پراچی
گبری برکی لمغانی عربی در نواحی کابل مغول سکونت دارند رعیت گیری
و مال گذاری کنند عورات این قوم بر مردان غالب هستند در زمان عقد
بستن کابین نوشتن امر محال که شایان عصمتیان نباشد و پرده نشینان را
بسنز دنولیسانیده میگیرند و لطور خود بسیر باغات و غسل حمام میروند و از
شوهران چندان خوف ندارند و بعضی زنان را دیدم که یکی را گذاشته شوهر
دیگر کرده و در عمر خویش تا پانزده و بیست را بشوهری گرفته باشند و درین

صوبه قوم بزرگ وجماعه کثیر هزاره و افغان است هزاره خود را مغول از نژاد چغتائی
خان بن چنگیز خان قرار دهند از غزنین تا قندهار و از تومان میدان تا حدود
ولایت دره مال مشکله و جبال مزلفه سکونت دارند اکثر اماکن و مساکن
این جماعه غیر عملی است و افغانان خویشتن را اولاد بنی اسرائیل برادران مهتر
یوسف علیه السلام میشمارند افغان نام بزرگ ایشان بود او سه پسر داشت
یکی سربن دویم غرغشت سویم بتن و ازین هر سه شاخها پدید آمده و هر قبیله
بنام یکی از نیاگان روشناس گردید الوس ترین و بریچ و میانه و خرشبین
و شیرانی و اورمرد و کاسی و جمند و خویشگی و کتانی و خلیل و مهمند و صافی
و محمد زئی و یوسف زئی و داود زئی و کلیانی و ترکلانی به سربن پیوندد و الوس
سورانی و جلیم و اورکزی و آفریدی و جکتانی و ختکی و عبد الرحمانی و کررانی
و کاکر و عربانی و سوانی و پنی و تارن بغرغشت گراید و الوس شیرزاده
و خضر خیلی و لنری و لودی و نیازی و لوحانی و سوری و سروانی و کهکهوری به
بتن نسبت دهند و اقوام دیگر از اولاد اینهاست که بقلم در نیامد و اینهمه اقوام از
دریای سند تا کابل صد گروه و از حدود قندهار و ملتان تا سواد که
بحدود کافرستان و کاشغر پیوندد و زیاده از سیصد گروه مساکن دارند به
تقویت کهسار دشوار گذار با مرای بادشاهی نیایش نکنند چون شاهراه
باختیار اینهاست مبلغی بطریق انعام از صوبه دار و کوشی بطریق راهداری
از مسافران بر راس اسپ و شتر و گاو میگیرند و بعضی اوقات دست تطاول
بمال و اثقال کاروانیان و دیگر رهنوردان دراز میکنند و مسافران را بزبردستی
و دزدی بدست آورده غلام میسازند و میفروشند آدم دزد در ممالک
دیگر کم خواهد بود و افغانان تمامی آدم دزد هستند و جمیع ممالک کابل باین
قوم تعلق دارد و از بلده پشاور سه راه بکابل میرود یکی راه نیکتاب است
شعاب صعاب بسیار و مسافت بعید دارد و لشکرها به صعوبت میگذرد و
دویم راه کهبر که در جلال آباد بشاهراه می پیوندد و این راه هم از تنگی دره ها و صعوبت
کریوه ها و کمی آب و دست بردهای افغانان باعث آزار و اضرار مسافران است

سوییم راه علی مسجد است و خیبر از چشمهٔ جمشید که بجمرود مشهور است تا دهکه کنار
نیلاب بمسافت هزده کروه واقع است و کریوه خیبر تا دو کروه بدشواری گذشته
می شود اما این راه نسبت بمسالک دیگر سهولت دارد و آمد و شد عساکر و
کاروانان همین راه است از دکه تا منه سی کروه کوه و کریوه اصلا نیست و از منه
تا کابل چهل کروه هرچند کتل دارد اما چندان دشوار نیست و کابل هر چهار طرف
کریوه بلند دارد و یکبارگی در آمد غنیم دشوار اگرچه این صوبه چندان حاصل ندارد
اما خردمندان آن را دروازه هند قرار داده اند ازینجهت والی هندوستان مبلغ
معتنه بخرج سپاه انجا میفرستد و سرحد ولایت توران و ایران در امان میدارد
و در زمان سابق که کابل از والیٔ هند بیرون بود تورانیان بر اطراف هندوستان
ترکتازی می نمودند درین صورت ولایت پنجاب ویران و خراب می بود انان
زمانیکه هند و کابل در تصرف یک فرمان روا در آمده باعث آبادی پنجاب و
امنیت تمام هند شده طول این صوبه از اتک بنارس تا هندوکوه صد و
پنجاه کروه و عرض از قراباغ قندهار تا چغتان سرا صد کروه شرق رویه دریای سند
و غرب رویه غور شمالی اندراب و بدخشان و هندوکوه جنوبی فرمل و نغر و کردکر
و هر چهار طرف همه کوهستانست زمین مسطح و همار کم اما مزروعات
همه جاست هشت سرکار مشتمل بر سی و شش تومان دوازده کرور
و شصت و پنج لک و بست هزار دام داخل این صوبه است بالجمله چون اندکی
از کیفیت هندوستان و صوبجات بتحریر در آمد اکنون شمه از احوال
فرمان روایان این دیار از ابتدای پاندوان الی ختم سوانح نگار در آوردن و باخبار
خوانان ارمغان گذاشتن ضرور است ٭



بیدخوانی هندوی مشک فام قلم بلاغت شیم در معبد گذارش شمه از احوال

فرمان روایان هندوستان از ابتدای راجه جدهشتر پاندوان

از کتب توارخ هندیه خصوص از مهابهارت که تاریخی است بزرگ تر و از جمیع صحف معتبر تر چنان بظهور
پیوسته که سلطنت هندوستان از آغاز آفرینش جهان در خاندان والاشان پاندوان و کوروان بوده
و سلسله اسلاف ایشان علی الاتصال فرمان روائے و جهان کشای نموده اند چون نوبت سلطنت
براجه بچهتر برج که جد پاندوان بود رسیده بدستور نیاگان خویش بعدالت گستری و رعیت پروری
جهانبانی نموده جهان گذران را پدرود نمود واحدے از اولادش نماند که مهام جهانداری بنظام آورد
واعیان دولت باهم مشورت نموده بجناب سرامد عارفان خداشناس سوامی بیاس التجا آورده
بذریعه آن کشاف رموز معانی از عورات راجه سه پسر بهم رسانیدند گویند که چون زن اولین راجه
تاب دیدن پیکر مهیب آن خدا آگاه نیاورد چشم خود پوشیده بود از ینجهت از وپسری نابینا بوجود
آمد نام او دهرتراشت نهادند و زن دویمی را از مشاهده طلعت تابان آن عارف معارف یزدان
رنگ زرد گردیده بود از وپسری که بدنش تمام زرد بود بعالم شهود شتافت نامش پاند گذاشتند
یعنی زرد رنگ و پسر سیوم بدر نامی از پرستاری ولادت یافت چون دهرتراشت پسر کلان نابینا
بود و بدر کنیزک زاده بود از ینجهت امر سلطنت به پسر میانگی که پاند بوده باشد قرار گرفته چراغ مرده
این خاندان باز روشن گردیده و گلشن پژمرده سلطنت بتازگی طراوت یافت و راجه پاند بقوت سرپنجه
شجاعت و زور شمشیر همت بر مخالفان غالب آمده و اطراف ممالک به تسخیر در آورده نام نامی اسلاف
واسم گرامی خویش روشن گردانید چون شکار دوست و عشرت طلب بود اکثر اوقات در صحرا رفته بشکار
اشتغال داشتی روزی بعادت معهود بقصد صید افگنی بیابان نورد بود ناگهان دو آهو نر و ماده باهم صحبت
داشتند راجه نوعی تیر جگردوز زد که آهو از ماده جدا شده بر زمین افتاد و آن آهو نبود عابدی بود مرتاض
بان پیکر در آمده با زن خویش مباشرت داشت در حالت نزع بر زبان آورد که از یزد تعالی میخواهم
که چنانچه مارا در زمان وصال جانان بیجان کرده تو هم در وقت صحبت همخوابه خویش همخوابه مرگ شوی
راجه از وقوع این واقعه غمناک گردیده و دود تحیر بدماغ او پیچید اما چه کند که تیر از شست جسته

وکار از دست رفته بود از دعای بدان عابد مردن خود در صحبت زن یقین دانسته ترک جهانبانی نموده در صحرا
رفته بعبادت و ریاضت اشتغال ورزید اما از بی اولادی خویش دلش ملالت اندود می بود چون هر دو زوجه او در
صحرا رفیق طاعت بودند روزی بزوجه کلان که کنتی نام داشت گفت که هر کس که بی اولاد بمیرد در دوزخ می رود و در دین
ما درست و جایز است که اگر شخصی اولاد نداشته باشد یا قادر بر پیدا کردن اولاد نشود از برهمن فرزند حاصل
نماید چنانچه پدر من بی اولاد رحلت نمود بصلاح بزرگان نژاد من و برادران من از بیاس دیو گردید آن عورت
پاسخ داد که اگر بر سر من تیغ آبدار ببارد ممکن نیست که با مرد بیگانه صحبت دارم اما چون افسونی از عابد
مرتاضی اموخته ام که از عالم ملکوت هر کس را بخواسته باشم طلبداشته فرزند حاصل نمایم راجه از این سخن
خوش وقت شد و درین باب اجازت داده آن عورت را در خلوت فرستاده خود بدروازه بپاسداری قیام
داشت و آنچنان احتیاط بکار برد که مظنه رسیدن آدم در انجا نباشد بقدرت قادر مطلق آن زن از
درون خانه آبستن شده بیرون آمده راجه را مژده داد و بعد نه ماه پسر والاگهر زائیده نام فرخنده فرجام او را
جدهشتر نهادند نوبت دوم بهمین آیین آبستن شده پسری بغایت زبردست قوی هیکل زائید نام او
بهیمسین گذاشتند در روز ولادت او واقعه غریب وقوع یافت که ناگهان در آن صحرا شیری مهیب درآمد
مردم از و خوف خورده فریاد برداشتند کنتی ترسناک شده بی اختیار برخاست و بهیمسین از بغل او جدا
شده بر سنگ کلان افتاد از ضرب آن طفل سنگ لخت لخت گردید این معنی باعث تعجب گشت راجه پاند
دانست که این طفل بغایت زورمند خواهد شد نوبت سیوم همین نمط ارجن ولادت یافت در ان وقت
آواز از آسمان برآمد که چنانچه در عالم علوی اندر فرمان رواست در جهان سفلی این پسر حکمران خواهد گردید در
محاربات هیچکس حریف او نخواهد شد و از زوجه دوم راجه بهمین عنوان نکل و سهدیو بطریق توامان بوجود
آمدند و این هر پنج برادر در حسن خوبی و قوت و دلاوری نظیر نداشتند و راجه با این پسران در صحرا می بود و امور
سلطنت را دهرتراشت برادر کلان که نابینا بود در هستناپور سرانجام میداد چون زوجه دهرتراشت آبستن
شد بعد از دو سال مضغه گوشت از شکم او بدر آمد که از آهن هم سخت بود زن دهرتراشت حیران شده
میخواست که آن مضغه را بر اندازد در ان حال بیاس حاضر شده فرمود که از ان پسران نامدار خواهد برآمد زنهار
آن گوشت را ضایع نسازند بعد از ان بموجب امر بیاس آب سرد بر آن پاشیدند از و صد لخت
شد هر لخت را در کوزه روغن جدا جدا انداخته باحتیاط نگاه داشتند و بعد دو سالی آن کوزه ها را وا
کردند از هر یک کوزه پسری برآمد و از همه کلان تر درجودهن (1) بود گویند وقتی که درجودهن از کوزه روغن منطی

(1) جرجودهن

که اندراج یافته بود بیرون آمد زمین را کافته بسان خر بانگ برداشت ازان آواز خران و شغالان و کرگسان و زاغان بزمین و در هوا فریاد بر آوردند و در هوا غبار پیدا شد ظهور این حالت موجب حیرت نظارگیان گشت سوای صد پسر مذکور جچهه[1] نامی از زوجه دیگر ولادت یافت که همگی یک صد و یک پسر بوده باشد خلف بزرگ او جرجودهن رو دین تن بود که نیزه ستان و شمشیر بر و کارگر نمی شد و در شجاعت و قوت دعوی انفراد داشت چون راجه پاندو را ان صحرا رخت هستی بموجب دعای عابد بسبب صحبت زن که خود را از شهوت نتوانست ضبط کرد بربست زنان خور دش بهمراهی آن بسوخت عابدان و زاهدان که در بیابان همسایگی بودند هر پنج پسر و زن کلان راجه را در هستناپور رسانیدند اکثر مردم پسران را قبول نکردند و بعضی قبول میکردند خصوص در جودهن پسر کلان دهرتراشت میگفت که چون راجه پاند بسبب نفرین عابد ترک صحبت زنان کرده بود ایشان را چگونه فرزندان راجه تصور توان کرد دران وقت سروش از غیب آواز داد که این ها پاندوان هستند یعنی پسران راجه پاند که بنمط بدیع بذرایع ملایکه بعالم وجود آمده اند بعد چنین آواز گل از هوا بر سر ایشان بارید و صدای نقاره و بوق و غوغای عظیم از جانب آسمان برخاست تمامی مردمان هستناپور از استماع این آواز حیران شده پاندوان را قبول کردند و بهیکم پتامه که عم پدر ایشان بود سایه مرحمت و پرورش بر سر آنها انداخته معلمان دانشور و استادان فرخنده سیر برای تربیت و آموزگاری مقرر نمود پاندوان بمقتضای دانش خداداد و خردمندی مادرزاد در اندک فرصتی اکثر صحایف بید و دانشنامهای برخواندند و تمامی علوم تیراندازی و کمانداری و رسوم نیزه بازی و تیغ گذاری آموخته بحد کمال رسانیدند چنانچه جدهشتر که از همه کلان بود در صفات نجسته و اوصاف مستحسنه و راستی و نکوی و خردمندی و نیکخوی مشهور گردید بیت

نکوروی و نیک اختر و نیک خوی	بدل راست بازو بلب راستگوی
نه رایش به تدبیر محتاج غیر	نه امضای رایش بجز محض خیر
به گیتی ندیده کسی رنج ازو	دل راستان راستی سنج ازو
باین دانش و رای و تمکین و فر	گمانم نه آید که باشد بشر

و بهیم سین از جدهشتر خورد بسیار پر قوت و زورمند بود که درختان قوی را از جا بر میکند و فیلان کوه پیکر را بر داشته بر زمین می افگند و در علم گرز بازی و هنگامه رزم سازی و جنگ کشتی دهر کشتی نظیر خود نداشت نظم

(۱) جلجس ججس چجس

بران زور هرگز نه باشد هزبر | دو پایش بخاک اندرون سر بابر
چو او خشم گیرد و بروز نبرد | به پیشش چه پیل و چه شیر و چه مرد
چو آوردی آهنگ بر کارزار | نکردی برو تیغ فولاد کار
نبود آدمی بود شیر غربن | که بادا بران شیر مرد آفرین

و ارجن از بهیم سین خوردبود در قوانین کمانداری و آئین تیراندازی از استادان روزگار و تیر اندازان کامل عیار در گذشت و علم این علم در عرصه ربع مسکون برافراخت و کوس ناموری این هنر در هفت اقلیم نواخت و این علم را بچندین عنوان بکمال رسانید یعنی یک تیر انداختی هزاران تیر از و استخراج نموده جان گزای اعدا نمودی و نیز اگر خواستی تیرهای مستخرج در هوا تتق بسته سد راه باد و باران شدی و هزار تیر آن قدر آتش برافروختی که هر نیک و بد را سوختی و همچنین از تیر طوفان باد و خاک و آب هویدا ساختی و از تاثیرات آن معاندان را بر خاک هلاک انداختی و از جانب عدوان اگر هزاران تیر برو آمدے آن را از تیرهائے خویش در هوا پراندے و در رزمگاه افسون پردازی و سحر سازی نموده گاهی بلند و گاهی پست و گاهی فربه و گاهی لاغر بنظر دشمنان در آمدے و زمانی بصورت مهیب نمودار شدی و ساعتی از نظر غایب گشتی و این علم خاصه اهل ملکوتست که تیرهاے انداخته بقوت افسون چنین کارهاے نادره بروی کار می آورند و الا حوصله بشری و مدرکه انسانی کجا طاقت ارتکاب و ادراک امثال این امور عجیبه تواند داشت چون ارجن ملک نژاد و قدسی نهاد بود وقوع این قسم نادره کاریها از و بدیع نتوان شمرد نظم

همان ارجن پهلوان شیر دل | که از تیر او گشت گردون خجل
خدنگش دل دشمنان بشکند | اگر کوه باشد زبن برکند
خداوند او را چه سان آفرید | برو آفرین کو چنان آفرید
جهان آفرین تا جهان آفرید | چو ارجن بگیتی نیامد پدید

و همچنین نکل و سهدیو برادران غیر مادری ایشان در سواری اسپ و فیل و عرابه و در قواعد نیزه بازی و تیغ اندازی و سایر لوازم سپه سالاری بی همتا بودند بیت

به نیروی مردی و فرهنگ خویش | بگردون برافراخت اورنگ خویش

و این هر پنج برادر بهمدیگر نوعی اخلاص و یگانگی داشتند که گویا آفریننده بدایع موجودات یک روح را بتجربه ساخته در پنج قالب انداخته و چهار برادر کلان را هر چهار برادر خورد

صاحب و مخدوم و ولی نعمت و خدای مجازی تصور نموده سر مو از تقدیم امرش عدول نه کروندی و
سر ناخن خلاف مرضی او بعمل نیاوروندی و داد عیش و عشرت داوندی نظم

چو نیک اختر کسی کز بخت فیروز　　شود پیش بزرگان خدمت اندوز
کسی کس بخت و دولت پای گیرد　　بچشم بختیاران جای گیرد

درجودهن پسر کلان دهرتراشت از دید و شنید اوصاف حمیده پاندوان حسد برد خصوص از زور و قوت
بهیم سین آتش عناد در کانون سینه او مشتعل گردید از آنجا که دشمن گدازی آئین دین سلطنت است او باندفاع پاندوان
و انقطاع رشته زندگی آنها ساعی بوده بارها بقصد هلاک بهیم سین که آنرا از همه زبردست و زورآور
میدانست در سیر و شکار که باتفاق یک دیگر در صحرا میرفتند زهر داد و چند مرتبه او را در خواب یافته دست
و پا محکم بسته در دریای گنگ انداخت اما چون حفظ و حراست الهی شامل حال او بوده اراده دشمن
پیش نرفت و در هر مرتبه سلامت ماند چون دهرتراشت جدهشتر را بهمه وادی قابل دانسته ولی عهد
نموده مدار کار جهانبانی در قبضه اقتدار او گذاشته بود درجودهن زیاده حسد برده به پدر پیغام کرد که
مارا از سلطنت محروم کرده اند من تاب اطاعت جدهشتر ندارم بهمین زمان خود را میکشم دهرتراشت
خاطرداشت پسر منظور داشته مقرر کرد که نصف ولایت بعهده درجودهن باشد و جدهشتر معه برادران
خویش در برناوه رفته بر نصف ولایت حکومت کند بنا برین مشورت جدهشتر را رخصت شهر برناوه داد
پیش از آن که جدهشتر در آن شهر برسد درجودهن کسان خود را فرستاده تلقین کرده بود که عمارات از صمغ
و قیر و ریسمان و غیره ذلک تعمیر کنند و بعد از آنکه پاندوان در آنجا رسیده طرح اقامت اندازند قابو
یافته آتش در و نهند تا آنها سوخته خاکستر شوند فرمان بران بموجب فرمان بعمل آورده عمارات صمغ
و قیر بطریق مستر یعنی ستر و مخفی تعمیر نموده پاندوان بعد رسیدن در آن مکان از دغل و حیل معاندان
واقف گردیده نقبی در آن خانه زده راهی درست کرده شبی بدست خود آن عمارت را آتش داده
از راه نقب بدر رفتند و بهیل زنی با پنج پسر خود که در آنجا آمده بود سوخته خاکستر گردید کسان درجودهن
سوختن بهیل زن و پسرانش را خاکستر گردیدن پاندوان با والده خویش تصور نموده مژده هلاک
آنها به درجودهن رسانیده موجب مسرت او شدند و پاندوان بعد بر آمدن از آن مهلکه در صحرا رسیده
بلباس زاهدان در معابد و اماکن متبرکه میرسیدند و سیر ممالک ره سپر می شدند و دیو و عفریت
را می کشتند و شیر و کرگدن را شکار می کردند تا آنکه در شهر کنپله رسیدند راجه دروپد مرزبان آنجا دختری
صاحب جمال در حسن و خوبی بی مثال داشت و در آن ایام دختر بحد بلوغ رسیده بود و راجه دروپد

باٸین نیاگان خویش فرمانروایان روی زمین را طلبداشته جشن عالی ترتیب داده بود تا هر کس را که آن دختر پسند کند در عقد زوجیت او در آید و آن را در زبان هندی سومنبر گویند و راجه مسطور چوبی کلان بسان قبق در میان ایستاده کرده ماهی طلا بر آن بسته و دیگ کلان از روغن پر کرده زیر چوب بر دیگدان گذاشته و کمانی در غایت بزرگی و سختی نهاده و شرط نموده بود که هر کس این کمان را زه کرده ماهی از بالای چوب به تیر زده در آن دیگ روغن انداز د آن دختر در منا کحت او در آید روز دیگر تمام راجهای در آن عرصه در آمده بتقدیم شرط تقید ورزیدند احدی از عهده این شرط نتوانست بر آمد پاندوان بصورت گدایان در گوشه تماشائی بودند دران وقت ارجن بر آمده کمان را که در غایت سختی بود زه کرده آنچنان تیر زد که ماهی طلا از بالای قبق جدا شده در دیگ روغن افتاد انگاه دختر راجه درو پد را که دروپدی نام داشت از میان چندین راجه های والا شکوه بزور بازوی قوت گرفت نظارگیان وقوع این قوت و جسارت آن گدا وش حیران ماندند و احدی را یارای آن نشد که مقاومت باو توان کرد تقدیر ازلی بر آن رفته بود که آن دختر را پنج شوهر شوند لهذا پاندوان هر پنج برادر بموجب امر مادر خویش آن را در زوجیت خودها در آوردند هر یک هفتاد روز نوبت مقرر کرد چون در هستناپور خبر رسید که پاندوان حیات هستند و دختر راجه درو پد را بزور گرفته اند و هر تراشت حسب الصلاح ارکان و اعیان کسان خود فرستاده ایشان را طلبیده شفقت پدرانه بجا آورد و بباز ولایت را منقسم نموده نصف بر دروجودهن پسر خود بحال داشت و نصف به پاندوان مرحمت کرده با یک دیگر ایشان عهود مواثیق و روابط اخلاص در میان آورده پاندوان را رخصت داد که در شهر اندر پت بر ساحل دریای جمنا که تا فی الحال آن شهر بدهلی مشهور گردید رفته اقامت ورزند راجه جدهشتر در آن شهر رسیده با جرای احکام حکومت متقید شد و بزور شمشیر و قوت مردانگی اکثر ممالک تسخیر در آورده فرمان روایان اکناف گیتی را فرمان پذیر گردانید چون دولت و مکنت بسیار بهم رسید جگ راجسو بوجه احسن که اجداد او را میسر نشده بود باتمام رسانید جگ راجسو باصطلاح هند عبارت از عبادت عظمی است که انواع اطعمه بچندین هزار برهمن میدهند و ظروف طلا و نقره با آنجماعه خیرات می کنند و افسونها خوانده اقسام اغذیه و عطریه و اجناس نفیسه در دهان عم العناصر انداخته خاکستر می سازند و عمده ترین از شرایط این جگ آنست که راجهای روی زمین جمع آمده تمامی امور خدمات حتی که آب کشی و طعام پزی وا وند شوی و دیگر جزویات بذات خود بجامی آرند این عبادت آن را میسر شود که حکمش بر هفت کشور جاری باشد چون راجه جدهشتر را فرمانروای گیتی مطیع و منقاد بود این جگ حسب المدعا بانجام رسید دروجودهن نیز

درین جنگ آمده شریک کارشده بود از دیدن شوکت و دولت راجه جدهشتر عداوت کهن و حسد فرمن بناز گی دل او را خراشید چون رخصت شده در هستناپور رسید این درد دل را با رفیقان خویش درمیان آورده در برانداختن بنیاد دولت راجه جدهشتر مشورت کرده صلاح همگنان بران افتاد که انجمن قمار بازی آراسته و مقام دغل پیراسته ملک و مال ازو باید گرفت بنا برین صلاح راجه جدهشتر را از اندرپت طلبداشته بعد درازی سخن مجلس قمار ترتیب داده کعبتین تذویر درمیان آوردند چون تقدیر قادر مطلق بران رفته بود که راجه جدهشتر با برادران سرگشته بادیه ادبار و آبله پای بیابان انتقار گردد با وجود آن قدر عقل و دانش مغلوب فریب آن دغابازان گردیده شروع بقمار کرده خزینه و دفینه و نقود و اجناس و جواهر زواهر از اندازه بیقیاس و سایر اسباب سلطنت و شهرباری و تجملات ریاست و نامداری و ملک و مال و اسپان و افیال درباخت و از جمع اموال و خزاین دست خالی ساخت ابیات

طبعی بقمار یافت مایل	افتاد بورطهای هایل
وانگه زپی قمار بازی	گسترده بساط فتنه سازی
بنشست در خزینه بکشود	راهی بقمار خانه پیمود
شد گرم مقامر فسون ساز	زد نقش دغل حریف کجباز
هر دم بفریب جادوانه	می باخت قمار[1] را بهانه
او ساده دل و حریف پرکار	او خفته و مارغ فتنه بیدار
آشفته خرد شده نظر باخت	تا مال و منال خویش درباخت
چون کرد زمال و گنج دربار	بر ملک فتاد نوبت کار
شد هر دو زدست فتنه پامال	نی ملک باو بماند و نی مال
برباخت باو سپهر ناساز	گجباخت بوی حریف کجباز
بنشست بالا بخانه روبی	برخاست عدو بپای کوبی

چون از ملک و مال چیزی نماند آنچنان مسلوب العقل گردید که هر چهار برادر و بعد ازان خود را پس ازان دروپدی را که زوجه هر پنج برادر بود نوبت بنوبت درباخت وقوع این امر موجب حیرانی نظارگیان و باعث بدنامی او گردید دوشاسین[2] برادر درجودهن سنگ دلی و بی ازرمی نموده دروپدی

---

(۱) خزانه را خزانه (۲) دوساسن

راموکشان و هرزه گویان دران انجمن آورده حسب الامر درجودهن خواست که برهنه کند در آن وقت
آن عفیفه حایض بود بجناب ایزد تعالی که ستار العیوب است مناجات کرده استدعای حفظ ستر خویش
نمود و تضرع و زاری او بدرگاه مجیب الدعوات مستجاب گشت چون دوشاسین بی آزرم پارچه از
بدن او برگرفت بقدرت الهی پارچه دیگر بر و ظاهر شد بهمین آئین دوشاسین لباس آن عفیفه برمی
آورد و از غیب کسوت دیگر برو مرحمت میشد چندانکه دوشاسین از برآوردن پارچه ها مانده شده آن قدر
پارچه از بدن آن عفت سرشت برآمد که از حد حصر افزون بود بالضرور(۱) دوشاسین دست از و باز کشید
درسان حال برحاضران انجمن عجب حالتی گذشت همه کس از دیدن آن بی آزرمی چشم بر بستند و بر
درجودهن و دوشاسین و رفیقان آنها زبان لعنت برکشادند درجودهن ازین سخنان هیچ بخاطر نیاورده
باوجود گرفتن ملک و مال بران قرار داد که یک بازی دیگر باید باخت اگر جدهشتر برد هرچه از ملک
و مال باخته است باز از ان او باشد و اگر درین مرتبه هم بازد دوازده سال معه برادران در صحرا
بگذراند و سال سیزدهم در معموره بطریق اختفا بسر برد اگر دران سال ظاهر شود باز دوازده سال در
بیابان بوده باشد راجه جدهشتر که عقل او از دست رفته بود و بخت خفته بدین شرط باز بازی
کرد اتفاقاً درین مرتبه نیز این بازی را درباخت و بایفای وعده رخصت شده معه برادران و
دروپدی راه صحرا پیش گرفت دران حال کرن که عمده بدخواهان پاندوان بود از روی ظرافت گفت
که ای دروپدی بهمراه پاندوان چرا میروی بملازمت راجه درجودهن باش او در زوجیت مردی
مقرر خواهد کرد که آن مرد ترا بقمار نبازد و نیز دوشاسین تمسخر بزبان آورد که پاندوان حکم خوجه سرایان دارند
همراه آنها چه خواهی کرد یکی از ما بشوهریت خود قبول کن تا باسودگی بگذرانی همچنان بدگویان بدخو سخنان
باستهزا و طنز می گفتند و خنده می کردند پاندوان شرمنده و سرافگنده می بودند بهیم سین میخواست
که بزور بازوی خود انتقام از ان هرزه گویان بگیرد اما راجه جدهشتر دران باب اجازت نداد و بموجب
شرط از هستناپور برآمده معه برادران روبصحرا نهادند گویند که چون پاندوان از ان شهر برآمدند ناگهان
زمین بلرزه درآمد و برق و صاعقه بدون ابر ظاهر شد لغزید و با آنکه روز گرفتن آفتاب نبود تمام منکسف
گشت و در روز ستاره از آسمان بکمال مهابت افتاد و هر کنار هستناپور بگردید و جانوران
صحرای بجانب آبادی آمدند و شغالان در روز ببازار شهر رسیده فریاد کردند کرگسان بالای دروازه
نشسته آواز نمودند و گل نیلوفر بر درختان بیابان بشگفت و آب دریا بالا رو به رفت و درختان میوه

(۱) بالاخر

بی موسم دادند و ماده گاو خر کره و دیگر جیوانات بچه غیر جنس زائیدند و دیگر شگونها که باعث مهابت بوده باشد نمودار
گردید دانایان شگون و واقفان اسرار ظهور و بطون گفتند که از وقوع این علامات در اندک زمانی به پسران
دهرتراشت آفات و بلیات پدید خواهد آمد بلکه به نتیجه بدکاریها نیست و نابود خواهند شد بالجمله پاندوان در
صحرا رفته یکجا یک درین طرح اقامت انداختند پس از چند سال ارجن بقوت ریاضت خویش در ماندلوک
که عبارت از مکان فرمانروای عالم ملکوت باشد رفت و راجه جدهشتر با برادران دیگر قدم تردد در راه گذاشته
تمامی امکنه شریفه و بقاع متبرکه که عبارت از تیرتهها باشد طواف کرده سیر عالم نمود و ارجن نخچپال در اندرلوک
بوده اقسام فنون تیراندازی از ملائک اموخته با سباب و تجملات بسیار آمده با برادران ملحق گردید پاندوان
دوازده سال در بیابان محن و شاق بی پایان گذرانیدند و قائع غریب و سوانح عجیب بانها عاید گشت و سال سیزدهم
در شهر بیراتهه رسیده نام خودها تبدیل نموده نوکر راجه بیراتهه شدند کسان درجودهن هرچند جست وجو نمودند
ایشان را هرگز نیافتند چون سیزده سال بانقضا رسیده خودها را ظاهر نموده پیغام بدرجودهن فرستادند
که حصه ولایت ما را مرحمت سازد او از روی رعونت قبول نکرد باز پیغام نمودند که اگر زیاده نه باشد برای
تمشیت امور معیشت و تحصیل قوت هر پنج برادر را پنج موضع که کتهل و کرنال و اندری و برناوه و اندرپت
بوده باشد عنایت نمائید تا بران قانع باشیم و کار بجنگ و پرخاش نکشد درجودهن از روی جهالتی
که داشت بنا بر اجلی که او را نزدیک رسیده بود با آنکه پاندوان این قدر لجاجت کشیدند و بر پنج موضع قناعت
کردند صلح قبول نکرد و قرار بر جنگ داده از اطراف عالم راجهای و رایان والاشان که با و محبت و اتحاد
یا اطاعت و انقیاد داشتند باعانت و امداد طلب داشت راجه جدهشتر نیز خویشان و منتسبان و اخلاص مندان
خود را که فرمانروای ممالک بودند باستمداد و استعانت طلبید در اندک فرصتی فرمانروایان والاقدر و رایان
عالی مقدار و بهادران صف شکن و دلاوران شمشیرزن و تهمتان شیرافگن و تیغ زنان فیل تن و پهلوانان سخت
کوش و جوانان هنربر خروش و یلان فیل پیکر و پردلان شه جگر و مبارزان رزم اندیش و شجاعان شجاعت
کیش و هگنان شیران بیشه بسالت و نهنگان دریای جلادت و مردان میدان دغا و گردان عرصه هیجا بودند
بون کواکب آسمان و ریگ بیابان و قطران باران و برگ درختان بیرون از حد حصر و شمار با تجملات حرب
و پیکار و اسباب جنگ و کارزار و فیلان نامدار و اسپان باد رفتار از اطراف ممالک و اکناف مملکت
از هر دو طرف آمده کارطلب شدند حتی که اجتماع این قدر عساکر در هیچ معرکه نشان نمیدهند نظم

فراوان سپه جمع شد بیش ازین — ندیده کسی لشکری بیش ازین
نمودار شد لشکر نیک بخت — چو ریگ بیابان و برگ درخت

سپاهی بکثرت فزون از شمار | سپاهی ز مور و ملخ بی شمار
همه تیغ داران و خنجر گذار | ظفر پیشگان و تسلط شعار
سپاهی ز ریگ بیابان فزون | ز اندیشه هر محاسب برون
سپاهی چو آشفته پیلان مست | همه نیزه و گرز و خنجر بدست
نه بد بر زمین پشه را جایگاه | نه اندر هوا باد را ماند راه
ز بس جوش لشکر به بی راه و راه | بسیط زمین تنگ شد بر سپاه

چون ساعت گورکهیت که اکنون به تهانیسر شهرت دارد و از شریف ترین اماکن و بزرگ ترین معابد واقع شده و بقول دانشمندان هند برهما که ذریعه آفرینش جهانیان اوست به بدایع قدرت صانع بی آلت دران امکنه شریفه از گل نیلوفر بعالم وجود آمده با لقای ربانی همان جا عالمیان را بعرصه شهود آورده انتظام آرای عالم تکوین و ایجاد و نظام پیرای سلسله کون و فساد گردیده و اعتقاد ان جماعت آنکه هر کس از اهل تنفس دران محل قالب عنصری تهی کند از آمدن دوباره در دنیا که عبارت از تناسخ بوده باشد نجات یابد و در عقبی بهشت برین نصیب او شود لهذا آن مکان فیض نشان را برای کارزار مقرر کرد عرصه پیکار چهل و هشت کروه مقرر گردید و از طرفین افواج چون دریاے مواج از پی هم می رسید و بسان عساکر ملخ بیرون از حد قیاس نمودار می گردید از کثرت گرد و غبار چهره زمین و آسمان ناپیدا و از بسیاری جوش و خروش آثار شور محشر هویدا بود و صداے نقاره رعد آواز و خروش بوق زلزله انداز و غلغله های زهره گداز و آواز دهل قیامت ساز لرزه در زمین و زمان انداخت و هوی های لشکر و شور غوغای لشکریان گوش فلک کر ساخت **نظم**

بر آمد ز هر دو سپه بوق و کوس | زمین آهنین شد فلک آبنوس
بر لرزید کوه و بجنبید دشت | غریو از نهم آسمان در گذشت
درای جگر تاب و فریاد زنگ | ز سر مغز می برد و از روی رنگ
ز فریاد خرمهره گاو دم | هژبران بصحرا رهے کرد گم
ز غریدن کوس خارا شگاف | بر افگند سیمرغ در کوه قاف
بتبیره بغرید چون تند شیر | ز را آمد به رقص اژدهاے دلیر
ز غریدن کوس خالی و ملاغ | زمین لرزه افتاد و در کوه راغ
خروشیدن کوس روئین کاس | نیوشنده را داد در جان هراس

زشوریدن نالهٔ کرناے | دررافتاد تپ لرزه در دست و پای
تو گوئی که باد قیامت وزید | زمین پاره شد آسمان بر درید

اندوان لشکر خود را هفت بخش کرده افواج هراول و چنداول و جرنغار و برنغار و قول و طرح و نفحه یامینی
به باید ترتیب داده رو به پیکار آوردند نخستین بهیم سین در میدان آمده آنچنان نعره مهیب بر زد که زلزله در
زمین و غلغله در زمان افتاد و از ان آواز هولناک فیلان و اسپان خون بریختند و اکثر مخالفان ترسان و
لرزان گریختند و گرز گران بدست گرفته و بر سر گردانیده بیک ضرب چندین هزار عرابه را با سواران برهم
ساخت و فیل و اسپ را برداشته بر زمین انداخت و آدمی را بر آدمی زده بکشت و بسیاری ها را
زمشت استخوانها بر شکست نظم

همان بهیم دیوافگن و پیل تن | که از گرز که را بکندی ز بن
یکی نعره زد در میان گروه | تو گفتی بلرزید دریا و کوه
بکوبید گوپال گرز گران | چو پولاد را سنگ آهنگران
کسی را که دیدی فگندی چو مور | بکندی سر ش را بیکدست زور
بیک زخم کان بهیم آهسته کرد | صد افگند و صد کشت و صد خسته کرد
هزار و صد و شصت مرد جسیم | بیک ضرب شد خسته از دست بهیم

ارجن نیز نمطی که شیر ژیان بگله گوسپندان در آید در افواج اعدا در آمده سلک جمعیت مخالف درهم گسیخت
بتیر خارا شگاف خون هزاران هزار کس بر زمین ریخت گروه گروه مخالف بر خاک هلاک انداخت و از آواز
زه آثار صور قیامت نمودار ساخت نظم

چو رعد خروشان در آمد بجوش | زایوان کیوان گذشته خروش
خروشی برآمد که کیوان شنید | تو گوی که صور قیامت دمید
نه استاد کس پیش ارجن بجنگ | بجستند با او کسی نام و ننگ
گریزان شدندان دلیران همه | چو از شیر غریدهٔ آهو رمه

بچنین درجودهن افواج خود را ترتیب و تسویه نموده حلقهاے فیلان با انجم و برگستوان آراسته عقب
هر فیل پنجاه سوار و پس هر سوار هفت پیاده برگماشت تا هر گاه فیلان را بر معاندان بگذرانند سواران
و پیاده ها از دنبال روان[1] شده کار پردازی نمایند و عساکر خود را بیا سداری بهیکهم پتامه و درونا چارج

(۱) برامده

وکرن وو و شاہین وشگن پنج بخش گردانید این بهادران میدان وغا و مبازران عرصه هیجا در رزمگاه آمده بنمطی که شیر آهو مه را یا باز صف کلنگ را پریشان سازد صفوف پاندوان را متفرق گردانیدند و اکثری را به تیر خاراگذار و شمشیر آبدار بر خاک انداخته جوهای خون روان ساختند **نظم**

چون شیران جنگی در آویختند ز تن جوی خونها همی ریختند
یکی جنگ کردند بر سان شیر نشد هیچکس هرگز از جنگ سیر

علی الخصوص بهیکم پتامه کارپردازیها نموده نوعی جنگ کرد که احدی را تاب مقاومت با و نماند گویند که هر روز ده هزار کس را بقوت سرپنجه شهامت و زور بازوی شجاعت بر خاک هلاک می انداخت و ده روز علی التواتر جنگ مردانه نمود آنچنان نبرد مردانه نمود که زیاده از یک لک عرابه سوار و فیل سوار و اسپ سوار از دست او کشته شدند **نظم**

در افگند خود را در آن کارزار چو شیری که گور افگند در شکار
بهر گام مسی گام جستی ز جا بهر زخم فیلی فگندی ز پای
بهر ضرب چندی فگندی نگون بهر زخم جوی براندی ز خون
بکشت اندلیران یک صد هزار همه رزم سازان همه نامدار

بهمین آئین بهادران رزم ساز و دلاوران تیغ باز که تشنه آب زلال جانستانی و طالب مطالب[1] جانفشانی بودند از هر دو طرف رو بعرصه پیکار آورده هر یک مبازر خود طلب کرده پسر با پدر و مرید با مرشد و شاگرد با استاد و برادر با برادر و دوست با دوست و دشمن با دشمن در آویخته بسان دیوانگان و مستان از هوش رفته جنگ می کردند و بهمدیگر زخمها زده از دست یکدیگر کشته می شدند و آنچنان کارنامه بظهور آوردند که ملایک از عالم ملکوت بتماشای آن در رسیدند و کواکب بر افلاک بهزاران چشم نظارگی بودند و زبان بتحسین و آفرین بر بهادران جانفشان میکشودند و مدح و ثنای دلاوران جانستان می نمودند **نظم**

چو صف های گردان بیاراستند یلان هم نبرد آن خود خواستند
دهاده برآمد در آن رزمگاه تو گفتی برآمیخت خورشید و ماه
چکاچاک برخاست از هر دو سوی ز خون شد همه رزم گه جوی جوی
پدر را نه بد بر پسر جای مهر همه منتظر تا چه آید سپهر

از کثرت خونریزی جوهای خون روان گشت و از بسیاری خون باری گرد و غبار عرصه پیکار رزم نوشت

---

(۱) مطلوب

ودر هر گوشه عرصه عرصه نبرد انگیزی حلقه وطوق ودیگر زیور زرین چندین از کشتگان جدا شده افتاد که تمام رزمگاه
بسان عروسان پر زیور گشت وهر طرف ان قدر شمشیر ونیزه وکمان وسنان از دست مردگان بر زمین آمد که
تمام عرصه نور خانه گردید از وفور نقشهای مختلفه وفرط صورتهای متضاده تمام آن زمین نگارخانه چین می نمود هر جانب
فیل واسپ وپیاده بسان مهرهای شطرنج بیجان افتاده هر سو سر ودست وپا ودیگر اعضای مردگان آنقدر
جدا جدا بودند که جای پا نهادن نماند وزاغ وزغن وکرگس وعقاب به بوی گوشت از راه دور آمده چنگل ارز و
ومنقار تمنا برآموده وشغال وکفتار ودیگر جانوران گوشت خوار روزی فراخ وطعمه ابد یافته مسرور شدند بقول
فضلای هند جایکه جنگ عظیم می شود ده هزار کس کشته می گردند یک قالب بیجان برقص می درآید ویک تن بی سر
ترود می نماید این جنگ نوعی گردید که اکثر قالب بیجان بسان مستان برقص درآمدند ودرین جا بیشتری تن بیجان
وبی سر مانند مبارزان در تردد جولان بودند وهر طرف فریاد بزن بزن وکش بکش برمی آمد وازین آواز
هولناک جان از تن شنوندگان بدر می رفت نظم

برآراست رزمی که خورشید وماه	ندیدست هرگز چنین رزمگاه
ببارید چندان نم خون ز تیغ	که باران ببارد بسالی نه میغ
همه ریگ شد زیر نعل اندرون	چو کرپاس آهار داده بخون
بیابان بکردار جیحون بخون	یکی بی سر ودیگری سرنگون
بیابان سراسر همه کشته بود	همه دشت از کشتگان پشته بود
بیابان چو دریای خون شد درست	تو گوی ز روی زمین لاله رست
ز بس کشتگان شد چنان روی دشت	که پوینده را راه دشوار گشت
ز بس کشته افتاده در کوه ودشت	فلک گفت بس بس که از حد گذشت

تا هژده روز علی الاتصال محاربه ومجادله سخت ومقابله ومقاتله صعب از هر دو طرف روی داد که شرح مبارزت
هر یک از مبارزان جانفشان در دفتر گنجایش ندارد واز آنجا که در دیوان کده ازل منشیان قضا منشور فرمانروای
به طغرای عزای فتح ونصرت بنام نامی راجه جدهشتر درست کرده بودند بزور بازوی اقبال وقوت سرپنجه طالع لایزال
بر درجودهن ودیگر مخالفان غالب آمد در روز هژدهم درجودهن از ضرب گرز کوه شکن بهیم سین با قبیح ترین حال
قالب تهی کرده ومکافات اعمال شنیعه خود که نسبت بحال پاندوان بنی عم نموده بود بسزا رسید ونیز برادران
وخویشان ومنتسبان او که باو در ناهنجار بهار نیز بودند بجزای افعال رسیده رخت هستی بر بستند ودرین
جنگ هفت کهیونی از جانب پاندوان ویازده کهیونی از طرف کوروان که همگی هژده کهیونی بوده باشد د

کهیونی باصطلاح اهل هند عبارت است از بست و یک هزار و سه صد و هفتاد فیل سوار و بقدر همین عرابه سوار
یک لک و نود و شش هزار و سه صد و سی اسپ و سه لک و هشت هزار و پنجاه پیاده که تعداد یک کهوهن
نج لک و چهل و هفت هزار و یک صد و بست نفر باشد و باین حساب همگی و تمامی لشکر طرفین نود و هشت
لک و چهل و هشت هزار و یک صد و شصت نفر آدم سوای فیل و اسپ و شتر و غیره ذلک در عرصه پیکار
مده بوده‌اند از ان جمله همگی یازده کس که هر پنج برادر پاندوان شش کس دیگر باشند زنده ماندند دیگر
ه در عرض هژده روز بعرصه تلف در آمده راه پیمای مرحله مرگ شدند و از بس که عالم عالم ذی حیات و جهان
مان اهل نفوس بر خاک هلاک افتادند فرشتگان از قبض ارواح و منکر نکیر از پرسش سوال و جواب
جز و مانده شدند و آن قدر شجاعت مندان رزم ساز درجه شهادت یافتند که در بهشت برین جای برایشان
لی شد بی شایبه تکلف کارزاری بروی کار آمد که تا در کارخانه تکوین صنف انسان صورت ایجاد پذیرفته
ینگونه پیکار نشان نمید هند و در صحف تواریخ اسلاف امثال این محاربات بدایع از فرمان روایان
نین بقلم نیاورده اند لغایت تسوید این نسخه چهار هزار و هشت صد و سی و پنج سال منقضی می شود که تا حال این
ره ضرب المثل محاربات عظمه سلاطین والا اقتدار است بل آثار استخوان و امثال آن دران مرز معاینه
گردد نظم

به پیوست جنگی کز انسان نشان ... نزاو ند گردان و گردن کشان
ز زان گونه پیکار آمد پدید ... که شرح گرده به گفت و شنید

وقوع شدن این نوع جنگ عظیم و کشته شدن خلایق بیشمار که از هر دیار بامداد و اعانت طرفین آمده
ند در امصار و بلاد و قصبات و قریات اطراف گیتی نوعی ماتم روی داد که بتحریر و تقریر راست
آید هر طرف مادران از درد پسران و زنان از حادثه شوهران و خواهران از قضیه برادران و دیگر
ت از غم خویشاوندان خروش دل خراش و ناله جان تراش بر آوردند و نام هر یک از
نگان بر آورده شیون و فغان نمودند از غایت قهر برجستند و از طپانچه رخها برخستند و از درد درونی
بر کندند و آهنگ ناله باوج فلک رسانیدند و نفیر جان گداز بلند ساختند و خون جگر از چشمها ریختند و چو
دریا اشک خونین باریدند و شعله شعله آه آتشین بلند کردند و حالتی بنیاد نهادند که فلک از دیدن آن تحیر
ت خوردی و کواکب بهزاران چشم بر حالت ایشان گریستی بسیار عورات ماتم زده تاب افراط غم نیاورده
تهی نمودند و بیشتر زندگانی و بال دانسته خود را در آتش انداخته خاکستر کردند و فریقی ازین مصیبت ترک

(۱) ان - بان مرده

اکل و شرب نموده تارک زندگانی گشتند و گروهی بنا بر فرط الم از بام بلند افتاده جان نثار شدند نظم

از شدت غم جهان بجوشید | صد فتنه زمان زمان بجوشید
غم سوخت درون یگان یگان را | ماتم کده شد جهان جهان را
آشوب قیامت از جهان خاست | شیون ز زمین و آسمان خاست
بگرفت فلک ستاره باری | بنشست ملک بسوگواری

بالجمله اگرچه راجه جدهشتر اساس زندگانی مخالفان از پا انداخته فتح و نصرت یافت اما از فرو شدن عالم عالم ذی حیات خصوص از کشته گردیدن برادران و خویشان و دوستان و منتسبان بالتخصیص بزرگان و مریدان و مرشدان و استادان بسیار افسوس کرده نظر بر بی بقای دنیا و بی وفائی ما فیها انداخته دل از تعلقات برگرفت بلکه از زندگانی سیر گردید خواست که ترک علایق نموده تلافی و تدارک این عصیان بعبادات شاق و ریاضات مالا یطاق پردازد لیکن بهیکهم پتامه در رزمگاه افتاده رمقی از حیات داشت بنصایح دل پذیر و وعظ بی نظیر او را از ان وادی باز داشته بتقدیم احکام سلطنت و جهانداری بعدالت گستری و رعیت پروری و شرح انواع تصدقات و خیرات که تفصیل آن در کتابها نگنجد رهنمون گردید راجه جدهشتر بموجب امر ان مظهر فضایل و کمالات و هادی وادی جلایل ملکات دل نهاد عامر سلطنت شده در هستناپور که دار السلطنت بود بملازمت دهرتراشت عم بزرگوار خود رسیده از کشته شدن درجودهن و دیگر پسرانش عذرها خواسته بعد گرفتن اجازت از و زینت افزای اورنگ فرمانروای و زیب پیرای سریر جهان کشای گردیده باتفاق هر چهار برادر خورد که کارنامه مردانگی هر یک مشهور است اکناف گیتی را در حوزه تصرف در آورده فرمان روایان روی زمین را فرمان پذیر خویش گردانید نظم

شیران جهان شکار کرده | در مورچگان گذار کرده
بخشش بابد و دیار همدم | عهدش بطرب دو طفل توأم

چون بیاس دیو براجه جدهشتر فرموده بود که اگر جگ اسومید بتقدیم رساند رافع خدوک خاطر که از کشته شدن برادران و خویشان دارد و تدبیر کفارت جرایم متحققه و موهومه میتواند شد باصطلاح هند این جگ عبارت است از عبارات مخصوص آن بدین نمط است که بقصد تسخیر ربع مسکون اسپی که بچندین اوصاف موصوف باشد بدون بند و ریسمان مطلق عنان می سازند و فوجی از بهادران صف شکن و دلاوران تیغ زن دنبال آن تعین میکنند و آن اسپ باراده خویش در اکناف عالم سیر می کند و حکام

هر دیار از امدنش خبر یافته باستقبال شتافته اقبال اطاعت وایصال پیشکش میکنند و درصورتی که احدی از حکام اطراف از اقبال اطاعت انحراف ورزد و آن اسپ را بر بند دعساکر متعینه دنباله اسپ باستیصال و گوشمال آن بی اعتدال می پردازد و بهمین آیین فرمانروایان اکناف عالم را مطیع نموده بمکان خود می رسد و این جگ آنرا میسر شود که حکم او بر تمام عالم جاری باشد چون راجه جدهشتر بر تمامی راجهای هفت اقلیم غالب آمده بود حسب الامر بیاس دیو بتقدیم جگ اسومید متقید شده مصالح مطلوبه فراهم آورده و اسپ موصوف بصفاتی که در کتب نوشته اند یعنی نقره خنگ باشد و هر دو گوش آن سیاه باشد بهم رسانیده بقاعده معین سرداد و ارجن برادر خورد با افواج قاهره دنبال تعین کرد اسپ در هر ولایت که میرسید حاکم آنجا باستقبال آمده قبول اطاعت می نمود و احدی را یارای آن نبود که سر از انقیاد بر تافته تخلف و انحراف تواند ورزید نظم

هر جا که جنیبتش رسیده — اقبال برهنه پا دویده
حکمش چو بفرق بر نهد پیک — در جامه راجها فتد کیک
غرشش بظفر هژبر و نخچیر — دولت بقیاس شیر و زنجیر
هر قلعه که او به تیغ بگشاد — از موم نهاد قفل فولاد

تا آنکه ارجن دنبال اسپ سیر اکناف عالم نمود و فرمانروایان هفت کشور را مطیع و منقاد کرده نقود اجناس بیرون از حد و قیاس از هر دیار برسم پیشکش بدست آورده بعد از یکسال بملازمت راجه جدهشتر رسیده مورد تحسین و آفرین گردید و راجه این جگ را بآیین معین بتقدیم رسانیده آن قدر خیرات داد که برهمنان اطراف ممالک و فقرای و مساکین از آز و نیاز بی نیاز شدند و از حضیض افلاس و تنگدستی بر آمده باوج تونگری و تمول رسیدند نظم

شربت جودش مزاج تنگدستی را دوا — خسته افلاس را فیض عطایش غمگسار
بی تکلف بی تصنع از حضیض آمد باوج — هر که بود از بینوای در مقام افتقار

بعد الفراغ ازین جنگ عظیم بامور جهانبانی پرداخته عرصه عالم را چون آفتاب عالمتاب در پرتو حمایت و رعایت گرفته از شعشعه انوار عدالت و نصفت منور گردانید کافه رعایا و عامه برایا در عهد امن و امان در آمده و ولایت رونقی تازه یافته آباد گردید در عهد او باران بروقت و بر وفق خواهش عالمیان می بارید آفت و قحط دو بار نمیداد زمین کشت پذیر و خرابه تمام و کمال مزروع می شد زراعات و انه بالیده پذیرفته ربع بیشتر می داد و شجرات سرسبز و شاداب بوده گل بو یا و میوه لذت

امامی برادر دووحوش وطیور در کمال فربهی وخوش دلی سیر وطیر میکردند اهل حرفه وصنایع از مکاسب خودها سودمندی بودند وبعبادات وطاعات اکتساب محاسن صفات اشتغال می داشتند رسم دزدی ورهزنی وکینه وفساد وفتنه رخت هستی برمی بست امنیت وجمعیت واختلاط ومحبت طرح اقامت می انداخت جهانیان در بحر وبر وباغ وراغ داد عیش وعشرت می دادند وغم واندوه وبخل وامساک از دلها برمی انداختند نظم

زراهی نه درچشم عشرت غبار زباغی نه درپائے امید خار
بمیدان دولت فلک اندرخش زمین کامیاب وزمان کام بخش

عدالت نوعی رواج یافت که شیر وگوسفند از یک منهل آب می خوردند وباز ودراج در یک مقام آرام میگرفتند رباعی

زعدل او شده باز سفید جفت کلنگ زامن او شده شیر سیه رفیق شغال
نه این دراز کند در زمین در و پنجه نه آن فراز کند در هوا بدو چنگال

سخاوتش بحدی بود که هر روز هشتاد هزار برهمن از مایده افضال او معده خواهش ممتلی می ساختند و محتاجان روزگار در عرصه آرزو سمند مرادمی تاختند بیت

بهرکس که روی عطایش رسید دگر نسل او تنگدستی ندید

راستی وراست گوی آنچنان داشت که درتمام عمر زبان را بلوث دروغ نیالوده وغیر از راستی حرفی بر زبان نیاورده چنانچه درین وادی روایت چند مشهور است بیت

راستی را پیشه خود کن مدام تاشوی در هر دو عالم نیک نام

حق اندیشی وخداشناسی او بنهجی بود که تا این زمان فرقه هنود بردین وآئین او عمل می کنند وتذکار خوارق واوصاف بزرگی او از عبادات می شمرند بیت

کامل همه را ز نقص بیرون آرد یک شمع هزار شمع روشن سازد

نیک نامی وفرخنده فرجامی او بنمطی که تا حال چار هزار وهشت صد وسی وشش سال می گذرد وتاریخ جلوس او براورنگ جهانبانی درجراید روزگار رقم تقادیم اهل هند مرقوم گردد الحاصل اوصاف حمیده و صفات پسندیده واخلاق حسنه وآیات مستحسنه وجلایل شمایل وجزایل خصایل آن سرآمد پیشگان روزگار را از حد تحریر افزونست رباعی

زمدح راجه بود خامه زبان کوتاه فغان که قصه طلب است و نردبان کوتاه
زکنگره شرف پیش طاق ایوانش کمند دانش ما راست ریسمان کوتاه

وآن راجه فلک درجه تقدیم خدمت دهرتراشت عم بزرگوار خود سعادت دانسته وحصول رضامندی
او را بجمیع امور مقدم داشته تمامی مهمات جهانبانی بموجب امرش سرانجام میداد وخزاین وکارخانجات
درحکم او مقرر کرده آنچنان خدمت میکرد که دهرتراشت در زمان سلطنت پسران خود این نوع حکومت
وفراغت نکرده بود چون شانزده سال بدینمنوال گذشت روزی بهیم سین که دهرتراشت را اصلاحی
خواست بزور تمام آنچنان بر بازوی خود دست زد که آواز آن دور رفت وبزبان آورد که این بازوی
من همانست که یک صد پسر دهرتراشت را بالشکر آنها بکشت دهرتراشت از استماع این سخن غمناک
گشت وزیاده از ان تاب بودن در انجا نیاورد بیت

شمشیر زبان ز تیغ فولاد — برنده تراست گاه بیداد

ازینجهت ترک تعلقات نموده معه زوجه خود وکنتی مادر پاندوان وپدر وبرادر خویش در صحرا رفته
بعبادت وریاضت اشتغال ورزید بعد سه سال برکنار تالاب تهانیسر وبقولی در هردوار گنگ
جهان گذران را پدرود نمود چنانچه بیاس دیو این همه حقیقت را واحوال پاندوان وکوروان ونیاگان
ایشان ودیگر حکایات بدایع به تفصیل تحریر در آورده کتاب مهابهارت متضمن برده باب مشعر بریک
لک اشلوک درست کرده ازانجمله هشتاد وشش هزار اشلوک در شرح حقیقت وطریقت و
آئین خداجوئی وخداطلبی وقوانین ایزدپرستی ویزدان شناسی وبیان نصایح عدالت وسخاوت و
روایات دین مذهب وآیات وحکایات نادره وعجایب وکیفیت کهنگی عالم وموجودات عالمیان و
بست وچهار هزار اشلوک مشتمل بر محاربات دلاوران جانفشان ومجادلات بهادران جانستان
است ووجه تسمیه این کتاب آنست معنی مها بزرگ ومعنی بهارت جنگ است چون مذکورات
جنگ عظیم در مطاوی ومحاذی آن اندراج یافته ازاین جهت باسم مهابهارت موسوم گردیده ودیگر
آنکه چون پاندوان وکوروان از اولاد راجه بهرت هستند که سلسله اجداد ایشان به پانزده واسطه براجه مذکور
میرسد واو راجه عظیم الشان جهانبان هفت کشور بوده ازین سبب این کتاب را مهابهارت نام
نهادند وبیاس دیو درین کتاب ولادت والده خویش وزادن خود بطرز غریب بقلم آورده تفصیل
این بطریق اجمال آنکه راجه عظیم الشان درچندیری اقامت داشت روزی در صحرا بعشرت شکار
می پرداخت دران حال او را ازیاد وخیال زوجه خویش که باو اخلاص بسیار داشت شهوت
غالب آمد آب منی از وجدا شد راجه ان آب منی را در برگ درختی انداخته حواله شاهین که بان
شکار میکرد نموده فرمود که درحرم سرا رفته بزوجه او برساند شاهین که بقدرت الهی شعور

آدمیان داشت حسب الامر راجه آن برگ را بمنقار گرفته به پرواز در آمد در اثنای راه شاهین دیگر او را
دیده دانست که طعمه در منقار اوست ازین جهت رسیده با او در آویخت اتفاقاً آویزه آن هر دو
شاهین بالائے دریائے جمنا بوده در آویزش آن جانوران آب منی ازان برگ ریخته در دهان ماهی
افتاد و بارادت الهی ماهی حامله گشت بعد از ده ماه ماهی بدام صیاد آمد چون صیاد شکم ماهی بشگافت پسری
و دختری بطریق توامان بدر آمدند ماهی گیر حیران شده آن پسر و دختر را بملازمت راجه برده حقیقت
بعرض رسانید راجه پسر را بفرزندی خود گرفته مین که در سنسکرت ماهی را گویند نام نهاده چون کلان شد
ولایت کنار دریائے ستلج بجاگیرش مرحمت ساخت و آن ولایت بنام او ماچهی واره شهرت پذیرفته
و راجه دختر را قبول نکرد ماهی گیر آن را بفرزندی خود پرورش نمود چون بوی ماهی از بدنش می آمد ازین
جهت او را مچهودری گفتندی و کشتی خوردی گرفته صادر و وارد را از دریائے گذرانیدی و از
هیچکس چیزے نگرفتی چون مدتے بگذشت و آن دختر بحد بلوغ رسید روزے پاراسر بن سکنت
بن بشسٹ بن برهما که از باریافتگان درگاه ایزدی بود در دریا عبور کرده حسن و جمال بیمثال دختر
ماه تمثال دیده مبتلا گشت او را تکلیف صحبت نمود دختر از صلابت و مهابت عابد ترسیده التماس
نموده که مارا تقدیم امر شریف مجال انحراف نیست اما از مردمانی که ایستاده اند شرم دارم پاراسر
بقوت ریاضت خویش افسونی بکار برده ابر سیاه پیدا کرده عالم آنچنان تاریک گشت که هیچکس
را پشت دست بنظر نمی آمد در آن حال با آن ماه تمثال صحبت داشت چون فارغ شد همان زمان[1] دختر
حامله شده همان لحظه پسری سعادت ولادت یافت و همان وقت آن پسر والاگهر بسان جوانان
چهار ده ساله گردید پدر و مادر را تعظیم کرده رخصت حاصل نموده در جنگل رفت و بعبادت معبود حقیقی
مشغول گشت نام سعادت فرجام آن را بیاس دیو نهاده و از شگرفی تصرفات پاراسر هیچکس
از صحبت با آن دختر و ولادت پسر آگهی نیافت و غنچه بکارت او همچنان ناشگفته ماند و بوے ماهی
از بدنش ببوے خوش مبدل شد این همه مقدمات که بتحریر در آمد زیاده از یکپاس نکشید و ثانی
الحال آن دختر در عقد زوجیت راجه سنتن در آمد و راجه چهتر برج جد بزرگوار کوروان و پاندوان ازو
حاصل شد القصه بیاس دیو بعد ولادت در صحرا رفته بعبادت شاق و ریاضت مالایطاق اشتغال
ورزید و از واصلان درگاه حق و باریافتگان جناب حی مطلق گشت و از موهبت الهی و کثرت طاعات
باطن حقایق مواطن نوعی انجلا پذیرفت که علم لدنی حاصل کرده و بر علم الهی و طبعی و ریاضی و منطق و مناظره و سایر علوم

---

[1] الحظه

متعارفه و غیر متعارفه اطلاع کمال یافته چهره اسای اسرار آسمانی و صور نمائی اسرار معانی گردید اگرچه در بدایت ظهور عالمیان بید بموجب آواز غیب از زبان الهام ترجمان برهما که ذرایع آفرینش مخلوقات است برآمده اما بیاس دیو آن را چهار لخت ساخته هر یک را باسمی موسوم گردانید یعنی سیام بید و رگهه بید و اتهربن بید و ججر بید و آن هر یک را در عالمیان شایع ساخت و کتب[1] دیگر که پسران و پسرزادهای برهما از بید استنباط کرده اند از انقلاب ادوار و گردش دوار بعضی از ان رو بالعدام نهاده بود باز بر صفحه وجود آورده بتجدید و ترتیب داد و کتاب مهابهارت که جامع جمیع کتب هند است و حقیقت آفرینش اهل افلاک و اهل خاک و ظهور عالم و عالمیان و احوال پاندوان و کوروان و حکایات بدیعه درو مندرج از تصانیف اوست و نیز بیدانت شاستر که علم الهی و مناظره بهتر از ان نشان نمیدهند او بظهور آورده و حدت واحد حقیقی به بهتر آئین گذارش نموده از انجمله آنکه یک حسن دلاویز است که از چندین هزار پرده جلوه ظهور می دهد و برگلیمی پهناور گوناگون رنگ چهره می افروزد **مثنوی**

هستی واجب یکی آمد بذات	هست تعدد ز شیون و صفات
بحر یکی موج هزاران هزار	روی یکی آئینه هابی شمار

و اعتقاد دانشمندان این دیار آن ست که از صحف فقه که آن را سمرت گویند و نسخ و تواریخ که پوران نامند و کتب حقیقت که گیان خوانند و صحایف حکمت و نجوم و دیگر دانش نامهای قدیمه انچه بیاس دیو بتازگی رواج داده منظور و معتبر و عمل بر آن محض بندگی و عبادت و نتیجه آخرت ست و سوای آن هر چه سخن آرایان نکته طراز و هنگامه سرایان سخن ساز از نور علمیت و فضیلت یعنی کتب و رسایل و اکثر اقوال و مسایل از خود اختراع کرده اند شایان اعتبار و نتیجه بخش اخروی نیست و نیز اعتقاد آن جماعة آنکه آن مقتدای واصلان درگاه الهی خلعت هستی جاوید بدوش داشته تا حال در عالم علوی و سفلی سیار است سبحان الله آن اهل زمانه[2] از کارخانه عنایات ایزدی چه قدر قدرت مرحمت شده بود که قادر بر ارتکاب امور شگرف و کارهای سترگ می توانستند شد مصداق این معنی آنکه بیاس دیو نوعی قدرت داشت که از امور ماضی و استقبال و اسرار حال و مال آگهی داشت و انچه میخواست بعرصه ظهور می آورد چنانچه عجائبات خوارق آن یگانه آفاق در کتب معتبره هند ثبت و هم چنین از سری کشن و بهیم و ارجن و کرن و درجودهن و دیگر بهادران فیل افگن کارهای بزرگ و امور سترگ منقول است که زمانیان حال از شنیدن آن در گرداب تعجب و ورطه تحیر

(۱) گزشته (۲) براهمن۔

فرومیروند و آن را از اندازه طاقت بشری بیرون دانسته در تصدیق آن می ایستند چنانچه شرح شگرفکاری آن نامداران در کتاب مهابهارت تفصیلاً اندراج پذیرفته آری از نیرنگی مشیت ایزد و بدایع افزون و تلون ارادت خالق زمان و زمین است که در هر دوری خلقت جهانیان بطرز دیگر و در هر عصری آفرینش زمانیان بنوع دیگر ظهور آورده عجائبات قدرت خویشتن بمنصه ظهور جلوه گری میسازد چنانچه علمای و حکمای هند بموجب کتب معتبره و صحف قدیم بر آن قایل هستند که مدار گردش روزگار بوقلمون بر چهار دور است اول ست جگ هفده لک و بیست و هشت هزار سال و اهل آن دور از غنی و فقیر و صغیر و کبیر بصفات راستی و راستکاری و ریاضت و پرهیزگاری و بکمال زور و قوت موصوف می باشند و عمر طبعی آن مردم یک لک سال است دوم تریتا جگ دوازده لک و نود و شش هزار سال و درین دور عمر و قوت و قامت و صفات حسنه نسبت دور اول دهم حصه باقی می ماند و عمر طبعی مردم ده هزار سال می باشد سویم دواپر هشت لک شصت و چهار هزار سال و درین دور نیز عمر و قوت و نیکوکاری بالنسبت دور دویم نه حصه زایل می گردد و عمر طبعی هزار سال می شود چهارم کلجگ چهار لک و سی و دو هزار سال و درین دور هم از عمر و اوصاف نیک بدستوری که نوشته اند دهم حصه باقی می ماند و عمر طبعی صد سال است و این دور از جمیع ادوار زبون و فاسد قرار داده اند و اهل این زمانه از صفات حسنه دور و با آیات ذمیمه نزدیک می باشند و ازین جهت است که اهل ادوار سابقه قدرت و قوت بسیار داشت بموافق آن ازمنه مصدر امور عظیمه می شدند و اهل این زمانه که قادر بر آن نمی گیرد و اعمال نمی تواند شد آن را از طاقت بشری زیاده تصور نموده در لجه حیرت فرو میروند و این اود و اتا انقطاع رشته عالم که امتداد آن بیرون از حیطه شمار و افزون از حد قیاس نشان می دهند مانند گردش چرخ علی التواتر میرسد دوره قت رسیدن دور دیگر بسان تبدیل بهار و شیع اطوار مردم بر محاسن صفات یا بمقابح آیات بروشنی که بقلم آمده تبدیل می یابد و اوضاع مردم بطرز دوری که میرسد میگردد و چون پاندوان در اواخر دور دواپر بودند در اندک مدت آن دور بانقضا رسید و عمل و دخل دور کلجگ گردید و اوضاع و اطوار زمانیان برگردید و علامات زمانه فاسد نمودار گشت چنانچه قصه نادره نقلیست که پیش از نزول دور کلجگ شخصی و هستنا پور که مصری عظیم بود خانه سنگین از شخصی خریده شروع عمارت نمود قضا را بسیاری نقود از طلا و نقره از زیر زمین آن خانه بر آمد چون تا هنوز زمان حق شناسی بود آن شخص بفروشنده خانه گفت که من این خانه از تو خریده ام نقود دفینه که ازان بر آمده تعلق بتو دارد آن مرد پاسخ داد که من خانه را با آنچه در وست بدست تو فروخته و عمله آن بفروخت در آمده

مارا هیچ دخلی نیست اگر این زر نصیب من بودی آن روز ظاهر شدی که آن خانه در تصرف من بود مرد
که آن خانه ملکیت تست این نقود نیز از آن تو بوده باشد آن هر دو شخص بدینگونه بهمدیگر واگویا نموده
احدی بانقود دست نی کرد حتی که با یک دیگر پیچیده این سانحه غریبه را در عدالت گاه راجه جدهشتر
آوردند راجه که دانای اسرار غیب بود بخاطر آورد که عنقریب دور کلجگ میرسد نیت مردم بدینطور
نخواهد ماند بان هر دو شخص فرمود که بالفعل این نقود بطریق امانت بوده باشد بعد چند روز قضیه
را فیصل داده خواهد شد چون در اسرع اوقات دور کلجگ در رسید وطرز و وضع مردم دگرگون
گردید آن هر دو بایع و مشتری خانه مسطور برای نقود مذکور برخلاف گفت گوی سابق باهمدیگر مناقشه
در پیش نمودند یعنی بایع دعوی میکرد که من خانه را فروخته ام نه نقود و دفینه و مشتری میگفت که
من خانه را با عمله آن خریده قیمت داده ام این نقود تعلق بمن دارد و چون این مقدمه باز در محکمه
عدالت راجه رجوع گشت و دعوی طرفین معکوس بمدعای نخستین بظهور پیوست به یقین دانست
که برگشتگی اوضاع مردم بسبب نزول کلجگ است ازین جهت دل از تعلقات برداشت ایضاً دران
ایام خبر هلاکت تمامی جادوان و رفتن سری کشن و بلبدر ازین جهان فانی بشرحی که در کتاب مهابهارت
مذکور مرقوم است بسمع راجه جدهشتر رسید قبای حیات در بریش تنگ آمد و عالم در نظرش تاریک گردید
و با خود قرار داد که ترک سلطنت نموده توشه آخرت بسازد لهذا پریچهت بن ابهمن بن ارجن را
که از اولاد هر پنج برادر غیر ازو وارث نبود قشقه فرمان روائی بر پیشانی او کشیده ججهه بن دهرتراشت
را وزیر مدار علیه کرده ترک جهانبانی نمود و گوشواره از گوش و حمایل جواهر از گردن و بازو و لباس
شاهی از تن برآورده پوست درخت پوشید و برادرانش نیز متابعت او گزیدند همه باتفاق یکدیگر
از شهر برآمده رو بصحرا نهادند مرد و زن هستناپور عقب ایشان میرفتند و بی اختیار گریه
می کردند راجه همه را دلاسای نموده وداع ساخت و هر پنج برادر و سمات دروپدی زوجه ایشان
بجانب مشرق روان شده سیر ولایت بنگاله و آن حدود نموده در دکهن آمدند و تمام آن ممالک را گشته
بگجرات رسیدند و ازانجا بدوارکا رفته از یاد سری کشن و بلبدر گریه کردند و ازانجا سیر ولایت تهته
و ملتان و پنجاب نموده در کوه بدری ناتهه رفته ریاضات شاق و عبادات مالایطاق کشیده بکفارت
عصیان جرایر گناهان که برادران و خویشان را کشته بودند خودها را در محوطه برف که آن را هماچل
گویند فرو هشتند و ابدان خودها را گشاده پیشانی مانند برف گداختند و در دنیا نیک نامی جاوید و در
آخرت رتبه بلند یافتند و راجه جدهشتر در برف گداخته نشده با بدن عنصری[1] به بهشت

(۱) عنصری ؎

برین داصل گشت **مثنوی**

چنین نیک نامی نبرده کسے | بمرد ند و برد ند نیکی بسے
چو خورشید روشن بود نام شان | زهی نیک نامی که تا این زمان

ایام سلطنت پاندوان وکوروان مدت یک صد و بست و پنج سال ازان جمله طرفین باتفاق یکدیگر هفتاد و شش سال و در جودهن بعد اخراج پاندوان سیزده سال و راجه جدهشتر بعد جنگ مهابهارت سی و شش سال *

راجه پرتچهت بن ابهمن بن ارجن در زمانی که پاندوان را با کوروان محاربه روداد پسران هر پنج برادر بتمامی در رزمگاه کشته شدند پاندوان بسبب بے اولادی گسسته خاطر وشکسته دل گشتند و تخم هزاران غم در مزرعه دلها کاشتند از عنایت ایزدی امیدهای داشتند چون تقدیر قادر مطلق بران رفته بود که مدت متمادی فرمان روائی در نسل پاندوان بوده باشد لهذا امرار شمه قدرت صمدیت بمنصه ظهور جلوه گر گردید یعنی در آن وقت که ابهمن بن ارجن در جنگ مار پیچ که آن را چکرا بیوه[1] گویند کشته شد زوجه او حامله بود و بعد از انقضای مدت معهود از بطن آن عفیفه خلعت والا گوهر سعادت ولادت یافت نام آن را پرتچهت نهادند پاندوان که از نسل ناامید بودند انواع شادمانی کردند شب دیجور ناامیدی را صبح حصول امید دمید و شام اندوه ظلماتی را سحر سرور نورانی در رسید آب رفته در جو آمد مراد خفته بیدار گردید **بیت**

درپس ظلمت بسے خورشید هاست | بعد ناامیدی بسے امید هاست

الحق فرزند لیست ضیای چشم امید فروغ دیده مراد جاوید زیب صحیفه زندگانی زینت چراغ کامرانی شمع شبستان امانی و امال شجره بوستان مقصود حال و مال حیات مستعار را معاوضه زندگی ناپایدار را امیداوله **قطعه**

که فرزندی نماند یادگارش | نماند نام در دوران کسے را
که می یابند[3] در شاهوارش | ازان نام صدف در گوش باشد[2]

القصه پرتچهت در صورت و سیرت بی همتا و در زور و قوت یکتا گردید بعد ازان که پاندوان بنطی که نوشته شد رخت هستی بر بستند سرپر آرای جهانبانی گشته باحیای مراسم عدالت و نصفت وافشای لوازم مروت و رافت عالم و عالمیان را رونق تازه و مسرت بی اندازه بخشید

---
(۱) چکرابیوه (۲) ماند (۳) نماند *

وازداد گستری و رعیت پروری نام نیاگان واسم خویش روشن گردانید **بیت**

آسوده جهان بدولت او | افروخت نظر بطلعت او

بسان راجه پاند و نیاگ خود شکار دوست بود اکثر اوقات در صحرا رفته بشکار اشتغال داشت واز احوال رعایا خبر گرفتی و محافظت عابدان که در بیابان بعبادت مشغول بودند نمودی چون مدتی بدین نمط گذشت روزی بعادت معهود بعزم شکار سوار شده صحرا نوردو هامون گرد گردید با شیر و فیل و وحوش وطیور پرداخته جانوران شکاری را سر داد پلنگ برق آهنگ در صید نیله و زنگ قوت ناخن و چنگ نمودار ساخت و سیاه گوش باشند سیاه چشمان جادو گوش به تسخیر نخچیر پرداخت سگ بادتگ مثل اجل بر سر خرگوش و روباه رسیده و آهو آهوگیر بخداع و فریب آهوان را اسیر گردانید باز بلند پرواز در شکار فاز چنگل و باز کرد و جره بجرات ذاتی دراج را بچنگل آورد و شاهین بشکار کلنگ کار پردازی بکار برد و چرغ بصد نمط بلند پروازی اشکار اکرد و بحری با مواج بال و پر چندین مرغان در بحر فنا انداخت سره بسیاری طایران بی سر ساخت شکره در جانسکری جانوران نظاره گیان را شاد کرده باشه باشندگان هوا را بر زمین آورده حیرت افزای تماشاییان گشت از آواز طبل قوبهاے مرغابیان مانند آه دردمندان بر افلاک رفت واز غوغای شکاریان صفهای کلنگان مثل ابر از وزش باد متفرق گشت در سطح هوا صفوف طیور از چنگل شاهین و باز بازنرفت و در عرصه زمین صفوف وحوش از نخچیر یوز و سیه گوش بدر نجست گروهی به تیر و تفنگ گور و رنگ بر خاک هلاک انداختند و جمعی بناوک و خدنگ نیله وگوزن را بی جان ساختند **نظم**

بصحرا آهو از تیر بلند کیش | چو شاخ خویش می پیچید بر خویش
کشیده چهره دستان در کمان تیر | چو شیر افتاده در دنبال نخچیر
گروهی بند یوزان بر کشوده | گروهی تیغ بر گور آزموده
گروهی از سگان برداشته قید | بنعره تیز کرده در پی صید
گروهی باز را پرواز داده | کلنگان را بچنگل باز داده

در اثنای این حال آهوی تیر از دست راجه خورده باوجود زخم میدوید راجه تعاقب کرده آنقدر تردد کرد که از لشکر خویش جدا افتاد و از بسیاری تگ و دو مانده گشت و تشنگی بر و غالب آمد برای آب بهر طرف گام شتاب میزد قضا را گذارش بر آستانه درویش ریاضت کیش افتاد

آن خدا اندیشش وران ویرانه بر سجاده طاعت قیام و بر مصلی عبادت قعود مے ورزید و معتکف گوشه ریاضت و منزوی زاویه انقباضت بوده اوقات عزیز را در یاد رب العباد بسر می برد فرخدا آگاهی از جبین مبین او واضح و شکوه عرفان الهی از پیشانی نورانی او لایح بود محاسن سفید بر گرد چهره نورانیش مانند خط شعاعی از نور خورشید ظاهر و فروغ حقیقت از ناصیه خاکستر آلودش بسان آتش از پنبه باهر **نظم**

در خاک شگفته بوستانی — در گرد نهفته آسمانے

از خلق نشسته بر کناری — در دلق گسسته همچو تارے

راجه آن عابد عبادت کیش را دیده از اسپ فرو آمده طلب آب نمود و آن آزاد از قید قیل وقال بتقریب جناب ایزد متعال از بسکه مستغرق عبادت بوده هرگز نه دانست که چه کس است و چه می گوید راجه را که از آتش تشنگی سوزان بود نایره غضب و قهر شعله زد ماری بیجان را که دران حوالی افتاده بود بگوشه کمان برداشته در گلوئے آن زاهد انداخته ازان مکان بمسکن خویش راهی گردید درویش خدا اندیش همچنان بر مصلاے ریاضت قیام می داشت و مار در گلویش آویزان بود از چند روز خلف آن عابد در گوشه عبادت مشغول بوده و گویند او از تخم این زاهد و شکم آهو ماده که این قصه مشهور است پیدا گشته و بر سر خود همچو آهو شاخ داشت از ینجهت اورا سرنگی(۱) گفتندی یعنی بر سر شاخ دارد اتفاقاً دران روز از عبادتی که در پیش داشت فارغ شده شادان و فرحان بقصد ملازمت پدر بزرگوار می آمد یکی از دوستانش گفت که این قدر بشادمانی می آئی مگر نه شنیده که راجه پرچهت مار مرده در گردن پدرت انداخته است سرنگی بر حقیقت واقف شده خشمناک گشت و بر کنار آب رفته غسل کرده بجناب حضرت صمدیت مناجات نمود که هر کس مار در گردن پدر من انداخته است بعد هفت روز تہچنگ(۲) نار او را گزیده بر خاک هلاک اندازد تضرع او بدرگاه ایزدی مستجاب گشت چون از مناجات فارغ گشته بملازمت پدر بزرگوار رسید دید که بهمان نمط در ریاضت مستغرق است و مار مرده در گردنش آویخته از دیدن این حال به آواز بلند آن قدر گریه کرد که پدرش از انحال باز آمد سرنگی گفت ای پدر هر کس که در گردن تو مار انداخته من او را دعای بد کردم پدرش غضبناک گشته گفت بسیار بد کردی که بر همچو راجه عادل رعیت پرور که رعایا و برایا در سایه دولت او آسوده اند همچو دعاے بد نمودی و بر پسر اعتراضش بسیار کرده یکی از خادمه خویش را نزد راجه فرستاده برین مقدمه واقف گردانید از استماع این خبر راجه را دو غم عاید حال گردید یکی آنکه در خدمت عابد مرتاض صد...

---

(۱) سنگی رکھنہ * (۲) تچھک

گستاخی شده و دویم آنکه بموجب دعای درویش زاده مستجاب الدعوات بعد هفت روز جهان گذران را پدرود
باید نمود آنگاه خادم درویش را رخصت کرده بمشورت ارکان دولت و اعیان مملکت ستونی از چوبکلان
درمیان دریای گنگ ایستاده کرده بنای[1] عمارت که رسیدن مار در انجا متصور نباشد بران احداث
نموده با مصاحبان دانش پیشه و دانایان خرد اندیشه دران حصار محفوظ پناه برد که تا انقضای ایام
دعای بد دران حصن حصین بوده باشد و در حواشی آن جمعی کثیر از افسون خوانان و مارگیران و دیگر نگاه
بانان مقرر کرده قدغن نمود که بدون حکم مگس را هم نگذارند که دران مکان تواند رسید و دارو هائی که برای
دفع زهر مار مجرب بود نزد خود موجود داشت و دران ایام غیر از یاد رب العباد بهیچ نه پرداخت و اصلا چیزی
نخورد تا شش روز بدین نمط گذشت چون روز هفتم در رسید بهجنگ مار بحکم آفریدگار بصورت آدم گشته بقصد هلاک
راجه از مکان خویش راهی گشت در اثنای راه کنت[2] دهنتر نام حکیم که بمقتضای حکمت کامله خویش از افتادگان بستر یاس
و نا امیدی را بدم عیسوی جانی تازه و حیاتی از سر نو عطا کردی علی الخصوص مارگزیدگان را تریاق حیات بخش بکار بردی
و در دفع زهر مار اعجاز مسیحا بروی کار آوردی با بهجنگ ملاقی شد مار ازو پرسید که کیستی و کجا میروی حکیم گفت
شنیده ام که راجه را ماری بدعای بد درویش زاده قاهر الکلام خواهد گزید میروم تا آن راجه را که از عدالتش زیر
دستان در مهد امن و امان هستند بعد ازان که اولا مار گزد بدوا سازی و افسون پردازی باز زنده گردانم افعی
گفت آن مار که راجه را خواهد گزید منم اگر تو این قدر قدرت داری که گزیده مارا باز زنده گردانی بالفعل این
درخت را بزهر خویش خاکستری سازم تو افسون خود را بامتحان در آر این بگفت و آن درخت را که مانند
چتر سلاطین مورد از فیض بخشی بخلایق ظل گستر بوده از غایت بلندی شاخش به طوبی رسیده و
بیخ او تا بشاخ گاو زمین دویده منظومه

گذشته شاخ از این فیروزه کاخش   ملایک گشته گنجشکان شاخش
چو برگان صوامع سبز پوشی   زجنبش تیز وجدی پر خروشی
ستاده در مقام استقامت   فگنده بر زمین ظل کرامت
پی تسبیح هر برگش زبانی   بنام ایزد عجب تسبیح خوانی

فی الفور به زهر آتش کردار خاکستر ساخت حکیم کنت دهنتر بلا تعلل و اهمال بیامن فسونی که اعجاز مسیحائی
نمودی گفت ازان خاکستر باز ان درخت را بطرزی که ایستاده بود درست نمود حتی که چند ادم بر شاخهای
او هیزم می بریدند و انواع طیور که بران آشیان داشتند و اقسام حشرات از قسم مور و مگس و غیر ذلک

---

(۱) [illegible] (۲) گشسب

که بالای اغصان میدوند همه را که خاکستر شده بودند بتجدید راست کرده خلعت هستی بتازگی پوشانید چنانچه
او میان بدستور سابق به بریدن هیزم و جانوران نغمه سرائی و نواسنجی و حشرات بحرکات اشتغال ورزیدند بهجنگ
اژدها از مشاهده این کارپردازی و سحرسازی در گرداب حیرت فرو رفته با خود گفت که بحکم حکیم علی الاطلاق (۱) راجه
را بنهانخانه عدم باید فرستاد اگر این حکیم مسیحا دم پیش راجه خواهد رسید هلاک کردنش دشوار است فکری باید کرد
که حکیم نزد راجه نرسد انگه کنت و هنتر را التعریف نموده گفت که تو نزد راجه بغرض و مقصد میروی که او را از
زهر من خلاص داده زر و مال بگیری هرچه می خواسته باشی همین جا از من بگیر و رنج سفر و رسیدن
نزد راجه بر خود اختیار مکن کنت و هنتر با خود فکر کرد که اگر اجل راجه رسیده است شاید که از افسون من
خلاص نشود و بر تقدیری که از حکمت من منفعت رسد شاید بمن چیزی رعایت نکند این نقد را که بهجنگ
بحسب خواهش بمن رعایت می نماید از دست گذاشته برای نسیه محنت کشیدن محض ابلهی است
پس کنت و هنتر مغلوب طمع و حرص گردیده با بهجنگ گفت که هرچه میخواهی بده تا از این جا بمسکن خود
مراجعت کنم بهجنگ خوش وقت شده جواهر زواهر با و مرحمت کرده گفت که خاصیت این جواهر این
است که هرچه از و درخواست کنی بی تحاشی از و استنباط شود و دیگر با تو شرط می کنم که هرگاه مرا طلب
کنی نزد تو حاضر شوم و خدمتی که فرمائی بتقدیم آن همت گمارم کنت و هنتر آن جواهر را گرفته برگشت
و بمسکن خویش معاودت نمود بهجنگ بجمعیت خاطر روانه شده در هستناپور رسیده دید که راجه
در جای محفوظ اقامت ورزیده و مارگیران و افسون گران و اطبا و حکما بر اطراف آن نشسته اند و
نوعی احتیاط بکار می برند که احدی بر گرد آن نمی تواند گردید در فکر شد که چگونه نزد راجه رسیده کارش
باتمام رساند از انجا که برهمنان بید خوانان نزد راجه آمد و رفت داشتند بهجنگ فرزندان خود را طلب
داشته هر یک را بصورت برهمن آراسته و میوه بدست هرکدام داده بسان برهمنان دیگر از دربانان
و نگاهبانان اجازت گرفته اندرون فرستاد و خود بصورت کرمک خورد برآمده در میان یکی از
میوه ها که بدست فرزندان داده بود نشسته پنهان گشت و فرزندانش که بصورت برهمنان متمثل شده
بودند نزد راجه رسیده دعا کردند و میوه ها بطریق تحفه گذرانیدند راجه آن میوه را بامراء و وزرا ایثار کرد
و منجمله یک میوه آخرین که در آن بهجنگ مار پنهان بود برای خود بر داشت و از آن کرمک خوردی
برآمد راجه آن را دیده بحاضران انجمن گفت که هفت روز که درویش زاده گفته بود گذشت و
اکنون که آفتاب فرو می رود شاید که گفته آن برهمن زاده دروغ بشود و اگر همین کرمک بهجنگ باشد

(۱) افتاده

باید که مرا بگزد آنگاه بطریق استهزا آن کرمک را برداشته بر پس گردن خود نهاده دران وقت بجنگ خود را از غایت عظمت و نهایت نمودار کرده بر راجه بپیچید و گردن خود را بلند برداشت و سر خود را بگردن راجه نهاده بگزید و متوجه هوا گشت چنانچه تمام مردم می دیدند و از تاثیرات زهر آن مار دران مکان آتش درگرفت و برهمنانی که در صحبت راجه بودند بتعجیل از انجا بدر آمدند و آتش تمام آن خانه را معه راجه بسوخت و ستونی که بران عمارت کرده جای برای بودن راجه ساخته بودند بضرب تمام افتاده بنمطی که از صدمه آوازمی برآید از آن ستون آواز مهیب برآمد دران شب ساکنان هستناپور از کمال دهشت خواب نکردند روز دیگر جسد سوخته راجه را برآورده در آب گنگ انداختند و گریه و زاری و ماتم داری نمودند هر چند راجه بتدارک این امر تدبیری انگیخته خود در امکانی کشیده بود که رسیدن ظاهر خیال در انجا متصور نه بود و پریدن مرغ فکر بر غرفه[2] آن در وهم نمی گنجید اما تیری که از شست قضا برخیزد از هفت سپر تدبیر انسان درگذرد و خدنگی که از کمان تقدیر بر جهد از هفت جوشن مشورت ادمی بیرون رود و حکم محکم سبحانی و امر مبرم یزدانی بر نمی گردد خواه در بیشه شیران باش خواه در حصار آهنین محفوظ شو

منظومه

جارث و بواب تو بر بد سگال	بسته پی حفظ تو راه خیال
لیک نیارند بمکر و حیل	بستن آن رخنه چو آید اجل
زود بود کاید اجل از کمین	شیشه عمر تو زند بر زمین
نقد حیات تو بغارت برد	خصم ترا بخت بشارت برد

چند روز که راجه دران حصن حصین بود باستماع ماجرای احوال اسلاف خویش و کتب حقیقت آن حقایق که اهل هند آن را بید انت شاستر گویند و اصغای آن مثمر نجات از تعلقات است و منتج رستگاری از عذاب عقبی اشتغال می داشت و کتاب بهاگوت که مشتمل بر جلایل علوم حقیقت و طریقت متضمن احوال سری کرشن که نزد ارباب هند معتبر و بزرگ تر است و بی شایبه تکلف ادمی از استماع کما هی و دریافت چگونگی آن از قید علایق نجات می یابد و شبستان ضمیر با نوار شمع معرفت روشن می گردد در همان ایام برای کامیابی راجه یک بهجت فیض اندوزی عالمیان از زبان الهام ترجمان سوامی سکهدیو بن بیاس دیو که درآن مکان انیس صحبت و رفیق انجمن بود بر آمده و از ان زمان در جهان و جهانیان مشهور گشته

مدت سلطنت راجه پرچهت شصت سال +

راجه جنمیجه بن راجه پرچهت بعد از ان که راجه پرچهت بنوعی که نوشته شد رحلت نمود

---

(۱) استخوان (۲) اشرفه +

امرا و وزرا باتفاق یکدیگر راجه جنمجه را که خلف بزرگ او بود جانشین کردند و همگنان اطاعت و بندگی
او قبول نموده کمر خدمت بربستند این راجه با وجود خورد سالی انچنان ضبط و ربط احکام سلطنت
و بند و بست اطراف مملکت کرد که احدی را یارائے تخلف و انحراف نماند و رعایا و برایا در مهد امن و
امان در آمد و ممالک اباد و رونق پذیر گشت و مفسدان و گردن کشان حلقه عبودیت در گوش
جان انداختند و ره زنان و دزدان دست از مردم آزاری باز کشیدند بعد از چند گاه راجه
در ولایت شمال لشکر کشیده فرمان روایان آن دیار را که سر از خط اطاعت کشیده بودند بعد
محاربه مطیع و منقاد گردانید و ممالک مفتوحه[1] آنها در قبضه خویش آورده مراجعت بدار السلطنت هستناپور
نموده دران وقت اوتنگ نامی عابد که در زمان خویش بفضل و کمال مشهور بود در مجلس راجه وارد گشت
راجه ورود آن عابد سعادت انگاشته کمال احترام بجا آورده عابد گفت که ای راجه این کدام اعمال[2]
نیک است که بعمل می آری و راجهای را که با تو هیچ بدی نکرده اند رنجانیده ولایت آنها میگیری
و محاربات کرده بندهائے خدا را میکشی و طوائف انام را پامال حوادث نموده مظلمه دنیا و آخرت برخود
می پسندی و امرے که بر ذمه تو لازم است و بتقدیم آن نیکنامی دنیا و فرخنده فرجامی عقبی است بخاطرت نمیرسد
راجه از استماع این سخن در گرداب حیرت فرو رفته بر زبان اورد که آن کدام کار ضروریست که مرا باید کرد عابد
فرمود که پدر ترا که بغایت نیکوکار و عدالت شعار و رعیت نواز و ظالم گداز بود بهجنگ مار کشته و تو باوجود
قدرت و قوت انتقام خون پدر بخاطر نیاوردی اگر بعوض خون پدر بهجنگ را بالقصاص رسانی نام نیک
تو تا انقراض زمان روشن خواهد بود راجه را گفتار عابد اثر کرد و بے اختیار آب از دیدها بریخت و
چون غیرت در ویش جوش زد بانتقام خون پدر بخاطر آورد که بهجنگ را معه تمامی ماران خاکستر گرداند
بلکه تخم ماران و اژدها از مزرعه هستی معدوم سازد چه افعی کشتن و بچهاش نگاه داشتن کار خردمندان
نیست

منظومه

ز غیرت بدست آیدت نام و ننگ — ز غیرت مراد خود آری به چنگ

چنین گفت آن مرد بیدار بخت — که از غیرت آید بکف تاج و تخت

بنا بر اندیشه دانایان زمان و برهمنان بید خوان که در افسون دانی و بید خوانی نظیر
و عدیل نداشتند و بقوت افسون ساکنان عالم علوی را که بالادست متوطنان جهان سفلی اند
میتوانستند بر زمین آوردن بلکه بزور علوم آفتاب و ماهتاب را که ضیابخش عرصه روزگار هستند

---

(۱) مقبوضه (۲) افعال ÷

بیدالستند مانند لوحہ چوب بے نور کردن بدرگاہ خویش حاضر آوردہ مصالح و اسباب کشتن ماران انچہ مطلوب بود ہمہ را موجود کردہ باتفاق وزرائے والاشان و برہمنان افسون دان محوطہ آتش ترتیب دادہ افسون خوانی آغاز کردند تا از تاثیرات افسونات و میامن طلسمات طرفہ تواحش ورعبی درنہانخانہ دلہا صفوف ماروا ژدہا افتاد و عجیب وحشتے و شورشی درشہرستان زندگانی صفوف آن گروہ روی داد کہ از سوراخہائے زمین و غارہائے کوہ بلکہ از عالم بالا و تحت الثریٰ برآمدہ خود بخود پروانہ وار دران خرمن نار افتادہ جان بجان آفرین میسپاردند و آنچنان تعجیل می آمدند کہ در راہ بایکدیگر می پیچیدند و بسبب اضطراب نفس ہر کدام بندے میشد اول بست ہزار مار آمدہ سوخت بعد ازان یک لک پس ازان یازدہ لک و سپس آن کرور پس آن مرتبہ بمرتبہ دہ کرور و بعد آن بیشمار مار رسیدہ خاکستر شدند ازان جملہ جمعی بچہرہ اسپ بودند و فریقی بسان فیل خرطوم داشتند و گروہے را مانند آدمیان گوش و بینی بود و اکثرے را دو سر و سہ سر و چہار سر بودند و بعضی بمقدار یک کروہ و دو کروہ و سہ کروہ دراز بودند و بعضے بہر صورت کہ میخواستند می برآمدند و بہر جا کہ ارادہ میکردند می رفتند این چنین طوائف ماران آن قدر سوختند کہ از روغن بدن ایشان جویبار روان شد و نوایر آتش بغایت بلند گردید و دود آن بگردون گردان بپیچید و از تصرفات افسون برہمنان در ارکان جمعیت سیس ناگ[1] کہ بقول ہند تختہ زمین بر یک سر از ہزار سر او قائم است اختلال افتادہ و آن حامل غبرا خواست کہ بار زمین از دوش خود انداختہ خود را دران آتش اندازد ولیکن ارادہ ایزد جہان آرائے بران رفتہ بود کہ تختہ غبرا یکبارگی شکستہ نگردد و تخم ماران از مزرعہ جہان معدوم مطلق نشود سیس ناگ بمکان خویش متمکن ماند دران وقت استک نامی درویش کہ صاحب حال و قال و مظہر فضل و کمال بود در انجمن راجہ وارد گشت بعد از ادائے دعا و ثنائے بے انتہا عفو تقصیرات ماران از راجہ درخواستہ شفیع گردید و حسب الالتماس عائے آن درویش خدا اندیش آتش غضب راجہ فرونشست و ہنگامہ جان کاہی و جانستانی[2] بر شکست و بقیہ ماران ازان آتش جان ستان جان بر شدند و گویند کہ بھجنگ مار نیز کہ آتش انتقام برائے او افروختہ شدہ بود و اصناف ماران بطفیل او خاکستر شدند بشفاعت عابد نجات یافت مثنوی

دل ز نور عفو روشن مے شود | در نسیمش سینہ گلشن مے شود

---

(۱) سیس ناگ (۲) جان ستانی بد

دوست دار غفور را پروردگار   انچه ایزد دوستدارد دوست دار

راجه بعد انصرام این امر بزم والا مجلس عالی ترتیب داده چندین هزار برهمن را مطعومات نفیسه و خلعت فاخره و نقدیات وافره داد و ذات طلا و نقره مرحمت ساخت و حکام اکناف گیتی را که درین جشن حاضر شده بودند لوازم ضیافت درخور حال هر کدام بجا آورده بعطائے فیلان نامدار و اسپان باد رفتار و جواهر بسیار و اشیائے نادره هر دیار خوشنود کرده رخصت اطراف داد چنانچه این جگ راجه جنجه تا حال که چهار هزار و هفتصد سال و کثری منقضی میشود مشهور و معروف است والحق این راجه مرتکب امرے گشته که نیاگان او که هر یک قدرت رسیدن بر افلاک و رفتن در قعر زمین داشتند مصدر این امور نشده بودند و او چگونه مظهر این امر شگرف نشود که کارفرمایان قضا از روز ازل تقدیم این امر عظیم و تتمیم این مهم جسیم بنامش مقرر کرده بودند چنانچه کاشفان اسرار ماضی و استقبال و واقفان سرایر حال و مال پیش از وقوع این امر در صحائف تاریخ هند بنام او مندرج نموده بودند **بیت**

زمام خویش بتوفیق او سپرد قضا   عنان خویش بتدبیر او بداد قدر

القصه بعد از انفراغ این مهم خطیر راجه بانتظام مهام جهانبانی اشتغال ورزیده عدالت را رواج داد و عالم را رونق بخشید پس از انقضائے مدت متمادی اتفاقاً روزے بیاس دیو در انجمن راجه وارد گشت ازان دانائے اسرار غیب راجه سوال کرد که اجداد من یعنی پاندوان بمقتضائے دانش خدادا عدم بقائے عمر و زندگانی و ظهور فنائے دولت و کامرانی میدانستند و از امور ماضی و حال و استقبال واقف بودند اینهمه عرصه کارزار آراستن و تیغ خونخوار آختن و برادران و خویشان را تلف ساختن و اساس هستی اکثرے ذی حیات را از پا انداختن چه معنی داشت بیاس دیو لب بپاسخ بکشاد که بارادت ایزدی همچنان شدنی بود که بمنصه ظهور رسیده راجه گفت که آنها با وجود آن قدر قدرت چنان شدنی را چرا رفع نکردند بیاس دیو جواب داد که از آفریدها کیست که تقدیر آفریدگار را تواند رفع کردن بندگان را هرگاه از امر خداوند مجازی مجال انحراف نیست از امر مبرم خداوند حقیقی کرا یارا الیست که عدول تواند کرد **بیت**

چو از کمان قضا و قدر رسد تیری   یقین که باز نگردد به هیچ تدبیری

بالفعل امرے از پرده غیب عاید حال تو خواهد شد و بگناهے عظیم ماخوذ خواهی گشت من علاج آن را بتو میگویم که اگر میتوانی آن امر را که در حق تو تعلق برآن گرفته است رفع کن راجه در

گرداب حیرت فرورفته پرسید که آن چه بلاست که سرنوشت ماست خدارا بر حال من رحم کن وعلاج آن بفرما تا در تدارک آن بپردازم وپیش از وقوع تدبیر مدافع آن سازم

بیت علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد دریغ سود ندارد چو رفت کار از دست

بیاس دیو بمقتضائے آگہی از امور حال ومال گذارش نمود که در فلان تاریخ سوداگری اسپ زیبا منظر وخوشخرام بر درگاه تو خواهد آورد باید که تو آن اسپ را بنظر خویش نیاری وبر تقدیر دیدن آنرا خریدنکنی ودر صورت خریدن بران سوار نشوی واگر سوار خواهی شد آن اسپ ترا بلا توقف در بیابان خواهد برد ودران بیابان عورتی صاحب جمال بنظر تو خواهد در آمد باید که مبتلاے حسن او نشوی واورا در ازدواج خود نیاری وبر تقدیر تزویج و اوردنش در خانه محکوم حکم او نشوی ودر صورتی که آن عورت را در خانه خود آورده مامور امرش خواهد گردید گناهے عظیم از تو بمنصه ظهور خواهد رسید بیاس دیو بعد از اظهار این معنی از نظر غائب شد قضارا در روز معهود تاجری اسپ پری جمال دیو پیکر چون نسیم تگاور ومانند گوه تناور قدش بسان قد دلبران آراسته رنگش مانند رنگ روز وشب پیراسته رفتارش بکردار رفتار ماهرویان فرح افزا جولانش تیزتر از باد صبا در تگ وو باد صرصر را در اول قدم پس میگذاشت واز نقش نعل زمین پر هلال مے ساخت هنگام جلوه کردن گرد استغنا بر چهره آفتاب می افشاند واین راکه کار عالم وابسته باوست زیر پاے خود میداشت **منظومه**

چو وحشی گور در صحرا تگاور چو مرغ آب در دریا شناور
بوقت حمله برق آسا جهنده بگاه پویه چون صرصر دونده
اگر سایه فگندی تازیانه برون جستی ز میدان زمانه

بر درگاه راجه حاضر آورد طوائف انام از خاص وعام بواسطه آن ازدحام آوردند واین خبر براجه رسید چون امرے از پرده غیب بایستی بظهور آید ناظمان قضا نقاب بر روی عقل ودانش راجه انداخته بران آوردند که بے اختیار برائے دیدن اسپ از حرم سرائے خویش بیرون آمد اسپی دید در غایت خوبی وزیبائے وبنهایت مرغوبی ورعنائی که دیده اهل روزگار مثل آن ندیده وگوش ارباب زمانه مانند آن نشنیده بے تامل نزدیک رسیده وبے توقف بران سوار گردید **بیت**

برق کردار بر براق نشسته تازیش زیر وتازیانه بدست

بمجرد وی که راجه بر اسپ بر امد آن ابر رفتار برق کردار برجسته در طرفة العین راجه را در بیان هول انگیز و صحراے بلاخیز که روز روشن ادمی از سایه خویش می ترسید و از کثرت اشجار خار دار بر راهروان راه گم میگردید از تشابک اغصان سمند اندیشه را گذار دشوار بود اصوات سهگین سباع و وحوش از دل مستمع هوش می ربود **بیت**

وهم زان افتان و خیزان رفتی از رفتی بدر | عقل زان ترسان و لرزان دادی از دادی نشان

رسانید راجه دران بیابان هولناک رسیده متعجب شده بر خود لرزید و چپ و راست دید ناگهان طاوس مرغزار طنازی و تدرو کوهسار عشوه سازی یعنی نازنین چهارده ساله که ماه چهارده از رشک حسن و جمال بے مثالش تن بکاهستگی داده و آفتاب بر فلک چهارم از غیرت رخسار پر انوارش در تپش و تاب افتاده بنظر در آمد راجه بمجرد نگاه[1] خونریزش بے خود گردید و از کرشمه جانستانش عنان اختیار از دست داد و سلطان عشق بر کشور دلش استیلا آورد و سپهدار محبت بر عرصه صبرش ترک تازی نمود لشکر شیدائی بشهرستان عقل دست تاراج برکشاد و علم آشفتگی بر ساحت سینه بلند گشت بے اختیار از اسپ فرود آمده بپهلوے آن دلربا ے هوش فریب نشسته پرسید که اے سرو جویبار رعنائی بدین حسن و زیبائے از کدام گلشنی و اے گوهر درج محبوبی بدین جمال و خوبی از کدام عالمے **قطعه**

آفاق را گردیده ام مهر بتان ورزیده ام | بسیار خوبان دیده ام لیکن تو چیزے دیگری
تو از پری چابکتری و ز برگ گل نازکتری | از هرچه گویم خوشتری حقا عجائب دلبری

آن جادو نگار عشوه سنج بتبسم شیرین و تکلم نمکین بائین دلبران کرشمه ساز و نازنینان غمزه پرداز حسب و نسب خویش و باعث رسیدن بیابان گذارش نمود راجه از اداے نازنین و گفتار شیرین او زیاده مبتلا و آرزومند گشته بمانجا بائین و ین جنو بان ماه جبین عقد زوجیت بسته آن خرمن گل را حمائل وار بکنار کشیده چست در بر گرفت و عارض سیمین او را بارزوی تمام بوسید و از لعل نوشین او رحیق کامرانی نوشید و از کلید لب دندانه قفل مراد برکشاد و در حقه مقصود لولوے سیماب گون انداخت و بمشقت مباشرت گوهر بکارت بشگافت و صفحه بستر از خون لعل گون رنگین ساخت

منظومه

یکچند دران کرشمه سازی | کردند دو غنچه بوسه بازی

---

(۱) بیک نگاه +

ناهید بماه شد ہم آغوشش | باہم دو صنم غنود ہم دوشش
گشتند بجلوہائے گستاخ | پیچید دو نخل شاخ در شاخ
گندم ہمہ جا بخوشہ سر گم | اینجا ہمہ خوشہ شد بگندم
افتاد بحجلہ نگارین | اندر شفق از شہاب پروین

راجہ بعد تقدیم مراسم زفاف مہار سمند آرزو را در جولانگاہ مراد تاخت آن نازنین را بدار السلطنت آوردہ بر جمیع نسوان حرم سرا رتبۂ او بلند ساخت و بر تمامی زنان رانی ساختہ بکامرانی پرداخت و محکوم حکم او گردیدہ سر موی خلاف امرش بعمل نمے آورد و ہرگاہ کارگذاران قضا و قدر میخواہند کہ امرے از جلباب خفا بمحل ہائے ظہور جلوہ گر گردانند نخستین اسباب آن را از نہانخانہ مشیت بمنصہ بروز میرسانند تا آن امر بے تعذر بجلوہ گاہ شہود در آید چون راجہ را بارادت ایزدی مصدر گناہے عظیم بایستی شد و بوسیلہ آن عورت این امر سرنوشت او بود اتفاقاً روزے جماعۂ برہمنان بر مائدہ پر فائدہ راجہ حاضر آمدند نعمتہائے بے شمار و خورشہائے بسیار و طعامہائے شیرین و خوردنیہائے نمکین و ترش و انواع مطعومات و مشروبات و اقسام حلویات و مربیات کہ مذاق طبیعت پروران را لذت بخشد و ذائقہ آرزومندان را حلاوت دہد بقصد حصول ثواب پیش انجماعۂ حاضر آوردند **نظم**

زہر نعمتے کاید اندر شمار | فرو ریختہ کوہے از ہر کنار
خورشہائے الوان زاندازہ بیش | بخوانہائے زرین نہادند پیش

انجماعہ از ہر لقمہ کام آرزو را کامران میکردند و ذائقہ تمنا را شیرین کام مینمودند در اثنائے آن حال آن نازنین یعنے رانی[1] کہ باعث صد گونہ بلا و سرمایہ آفت ہا بود قامت قیامت انگیز را بزنگارنگ حلل زینت بخشید، و بر بدن سیمین اقسام عطر و غالیہ مالیدہ ابروے ہلال را از وسمہ و چشم جادو نگاہ را از سرمہ بیاراستہ چہرہ زہرہ لسب بگلگونہ و دندان مروارید حسب بمسی پیراست و انواع علاقہ دُرر عز روز یور مرصع از جواہر زواہر ضمیمہ حسن و جمال خویش نمود رشتہ جواہر درخشان بہر دو عارض تابان دام ہائے برائے دل عاشقان تعبیہ گردانید پیغولہ گوہرین بر موی عنبرین زنجیر بجہت پائے بندان ترتیب داد از زلف مسلسل مار حلقہ وار بجان گزائے جانگدازان آویخت و از جنبش خلخال نغمہ سرا افسون جادو ساز بدلفریبی دلدادگان برخواند مروارید حلقہ بینی

---

(۱) ناری

نزدیک عارضی گوئی ستاره پهلوی ماه نشسته وگوشواره مکلل متصل رخساره گویا دو ماه تابان بدو خورشید درخشان اتصال یافته

نظم

نمود از طرف عارض گوشواره | قران افگنده مه را با ستاره
بدور عارض آن ماه پاره | ثریا سان نموده گوشواره
ز دستانها دو ساعد دید رونق | ز زر کرده دو ماهی را مطوق
مرصع موے بندش گر قفا بود | هزاران عقد گوهر را بها بود
نیارم بیش ازین از زر خبر داد | که شد خلخال واندر پایش افتاد
بزیور خود که وصف آن پری کرد | که زیور را جمالش زیوری کرد

بسان طاوس طناز با هزاران کرشمه و ناز از پرده برون آمده روے بر روے برهمنان گردید و از روے شوخی و طنازی کرشمه سنجی و عشوه سازی آغاز نهاد گویا قیامت بانگاه جادو سازش هم آغوش و بلا بچین جبین او دوشادوش بود جماعه برهمنان بمجرد نظاره آن ماه پاره از سنان مژگان و تیغ ابرو و تیر نگاه و خنجر غمزه مجروح شده دست از طعام باز کشیدند و همه فریفته جمال بے مثال او گشته مانند پیکر تصویر و صورت دیوار حیران ماندند و بسان پری زدگان از دیدار آن پری رخسار در رنگ سایه برخاک افتاده از خود رفتند و بیخود گشتند نظم

چون برق نگه بدل زند تاب | صد سینه اهنی کند آب
معشوق چو چهره بر فروزد | عاشق چه کند اگر نه سوزد
سخت است بدور روے زیبا | دل در کف و انگهی شکیبا
کو عقل که رو برو بر آید | کو صبر که در برابر آید

راجه از مشاهده این حال بران فریق خشمناک گردید و تیغ غیرت بر فسان غضب تیز کرده تمامی برهمنان را در طرفة العین برخاک هلاک انداخت و خون آن بے گناهان را بناحق ریخته وبال دنیا و نکال عقبیٰ بر خود گرفت

نظم

چو خشم آیدت بر گناهے کسے | تامل کنش در عقوبت بسے
به تندی سبک دست بردن به تیغ | بدندان گزد پشت دست دریغ

بعد وقوع این امر راجه با خود بسیار افسوس کرده و گریه و زاری آغاز نهاد و بیگفت که از من آنچنان فعلے شنیع بوقوع آمده که نیکو کارے تمام عمر زائل گشت و گنهگاری خافیت

بظهور پیوست ازین غم وغصه تخم ندامت در مزرعه دل میکاشت اما پشیمانی او هیچ سود نداشت دران حال بیاس دیو حاضر گشته گفت اے راجه با آنکه من ترا ازین امر واقف کرده بودم چرا شدنی را نتوانستی رفع کرد راجه نادم گشته زبان تعذر کشود وتضرع وخشوع التماس نمود که این گناه کبیر وجرم عظیم که از من بوقوع آمده چگونه تدارک وتلافی آن گردد تا در آخرت بعقوبتے ماخوذ نشود بیاس دیو گفت تلافی این گناه خیرات بسیار باید کرد وکتاب مهابهارت را که مشتمل بر اسرار حقیقت وطریقت متضمن امور خداشناسی وایزد پرستی ومشعر بر احوال پانڈوان ومحتوی بر بدائع حکایات است بسمع دل اصغا کنی لهذا راجه خزاین ودفائن وتمامی اسباب واموال بفقرا ومساکین وغربا ومحتاجان خیرات کرده کتاب مذکور را از زبان فصاحت بیان سناتن که شاگرد رشید بیاس دیو بود بگوش دل باعتقاد تمام ارادت انتظام مسموع نموده از گناهان مبرا ومنزه گشت وازان زمان کتاب مهابهارت در عالمیان مشهور وشائع گردید راجه بعد الفراغ این امر بانتظام مهام جهانداری قیام ورزید بعد مدت کواکب زندگی او در مغرب فنا فرو رفت ودر هوا ارتحال انتقال نمود مدت سلطنت هشتاد وچهار سال

راجه اسمند بن راجه جنمجه ازانجاکه از ابتدائے راجه اسمند احوال نسل پانڈوان مفصل بمطالعه در نیامده وانچه از زبانی بعضے مردم استماع یافته شایان اعتبار ندانسته درین نسخه داخل نکرده اسامی هر یک را با قید مدت سلطنت که از بعضے نسخه بنظر در آمده ضمیمه این مضمون نمودن ومنتظران اخبار سلاطین ماضی آگهی دادن ضرورت دانسته القصه بعد رحلت راجه جنمجه خلف بزرگ او جانشین گشته جهان آرائے وممالک پیرائے گردید وبسان نیاگان خویش طریقهٔ رعیت پروری وداد گستری در پیش نمود مدت سلطنت هشتاد ودو سال ودو ماه

راجه اودهن بن راجه اسمند مدت هشتاد وهشت سال ودو ماه زیب افزائے اورنگ جهانبانی وزینت پیرائے سریر کشورستانی گردید

راجه مهاجسی بن راجه اودهن۔ مدت هشتاد ویکسال ویازده ماه تخت فرمانروائے را زیب وسادهٔ گیتی پیرائی را زینت بخشید

راجه جسرتهه بن راجه مهاجسی مدت هفتاد وپنج سال ودو ماه سرافرازی بخش تاج فرماندهی وبلندی چتر ظل الٰهی گشت

راجه وشٹ ون بن راجه جسرتهه مدت هفتاد وشش سال وسه ماه کوس جهان آرائے وملکت پیرائے بلند آوازه ساخت۔

راجه اوگرسین بن راجه وشٹ ون مدت هفتاد وهشت سال وهشت ماه رایت فرمانروائے در ساحت جهان آرا[1] برافراخت

---

(۱) شهنشاه

راجه سوربین بن راجه اوگرسین مدت هشتاد سال نقاره جهانگیری و ممالک ستانی نوخت.
راجه سوست سین بن راجه سوربین مدت شصت و پنج سال و ده ماه اعلام جهانبانی در عرصهٔ گیتی بستانی بلند ساخت
راجه رسمی(۱) بن راجه سوست سین. مدت شصت و نه سال و پنج ماه رونق افزائے عالم و جمعیت پیرائے عالمیان گشت.
راجه برجهیل بن راجه رسمی مدت شصت و چهار سال و هفت ماه جهان را معمور و آباد و جهانیان را مسرور و شاد ساخت.
راجه سوتن(۲) پال بن راجه برجهیل. مدت شصت و دو سال و یکماه برعیت پروری و عدالت گستری نیکنامی یافت
راجه نرهردیو بن راجه سوتن پال مدت پنجاه و یکسال و یازده ماه در معموری اطراف ممالک و آبادی اکناف گیتی کوشید
راجه سوجرت بن راجه نرهردیو مدت چهل و دو سال و یازده ماه بحسن سلوک و نیکوئی معاشرت زندگانی راند
راجه بهوپ بن راجه سوجرته مدت پنجاه و هشت سال و سه ماه(۳) عدل و انصاف را رواج داده رعیت نواز ظالم گداز گشت
راجه سوین بن راجه بهوپ پنجاه و پنج سال و هشت ماه فرمان روائے بعدالت و مملکت پیرائے بنصفت نمود
راجه میدهاوی بن راجه سوین. مدت پنجاه و دو سال و نه ماه طوائف انام و طبقات خلائق
را در امن و امان داشت.
راجه سرون چتر بن راجه میدهاوی مدت پنجاه سال و هشت ماه(۴) اطراف عالم را معمور و اکناف گیتی را آباد ساخت
راجه بهیکم بن راجه سرون چتر. مدت چهل و هفت سال و نه ماه رعیت پروری و عدالت گستری و دشمن
گدازی و مخلص نوازی نمود
راجه پدهارت بن راجه بهیکم. مدت چهل و پنج سال و یازده ماه سپاه و رعیت را خوشنود و اطراف مملکت را مورد اماشت
راجه وسوان بن راجه پدارت مدت چهل و چهار سال و نه ماه در رفاه احوال رعایا و امنیت و رفاهیت برایا کوشید
راجه اونی بن راجه وسوان. مدت چهل و چهار سال و دو ماه در تسخیر قلوب جهانیان و ترفیه احوال عالمیان همت گماشت
راجه اینی پر بن راجه اونی مدت پنجاه و یک سال بر مفارق جهانیان ظل مرحمت و سایهٔ عدالت انداخت
راجه وند(۵) پال بن راجه اینی پر مدت سی و هشت سال و نه ماه رعایا و برایا را در ظلال عدالت میداشت
راجه ورسال بن راجه وند پال مدت چهل و دو سال و سه ماه همت والانهمت در رامش گردن
کشان و سرتابان گماشت
راجه ششناک(۶) بن راجه ورسال مدت سی و شش سال در تادیب و تخریب ظالمان و قلع و قمع مفسدان
ساعی بود.

---

(۱) برسمی (۲) ست پال (۳) هشت ماه (۴) سه ماه (۵) دندان (۶) سسیناک.

راجه کهیم بن راجه شنباک مدت پنجاه وهشت سال و پنج ماه انتظام مهام ممالک و سلطنت واتمام مرام خلایق نمود

راجه کهیمن بن راجه کهیم چون در سرانجام مهام سلطنت کاهل و بتقدیم مراسم عدالت ذاهل بود و در معاملات مالی و ملکی نمی پرداخت بی پروای ولاوبالی شعار خود ساخت از انجاکه ایزد جهان آرای نظام امور جهانیان بوجود مسعود فرمان روایان عظیم الشان منوط گردانیده جلوه عهود جهانبانی وانتظام مهام مملکت رانی و امن وامان عالم وعالمیان وجمعیت ورفاهیت جهانیان وابسته به هوشیاری وآگاهی والی ولایت و جد وجهد مالک مملکت منحصر داشته پادشاهی که از امور بادشاهی غفلت ورزد و بی پروا زید هر آئینه سلطنتش و پر نپاید بلک زندگانیش زود بسر آید بیت

چو شه باز ماند ز پروای ملک　　بود هر سری را تمنای ملک

درین صورت امرا و وزرا سر از اطاعت راجه برتافته بسروا نام وزیرش که دست تصدی در امور جهانبانی دخزاین و دفاین و دیگر کارخانه جات قوی مطلق داشت در ساختند واو را ابید وار سلطنت نمودند آن وزیر بطمع سلطنت وحب حکومت وحرص دنیا سالک مسلک بی حقیقتی و بی وفائی گشته به قابوئی که یافت و به تقریبی که دست داد راجه کهیمن را کشته سریر آرای فرمان روای گردید مدت سلطنت راجه کهیمن چهل وهشت سال و یازده ماه از انجا نسل پانڈوان که از ابتدای راجه جدهشتر لغایت راجه کهیمن مدت یکهزار وهشت صد و شصت وچهار سال سی تن بطنا بعد بطنا فرمانروای کرونذ منقطع گردید وامور جهانبانی برقوم دیگر منتقل گردید راجه بسروا که انرا به وزارت بدرجه سلطنت رسید بعد اتمام کار راجه کهیمن بر تخت جهانداری جلوس نمود وبسرانجام مهام سلطنت اشتغال ورزید چون احوال این راجه واولادش مفصل ظاهر نیست لهذا باختصار پرداخته اسم هر یک و مدت سلطنت بقید تحریر می درارد مدت سلطنت راجه بسروا هفده سال وچهار ماه

راجه سورسین بن راجه بسروا بعد پدر والاقدر اورنگ جهانبانی را زیب و زینت داد مدت سلطنت چهل و دو سال و هشت ماه

راجه بیرساه بن راجه سورسین سریر آرای سلطنت گردیده عالمیان را در پناه دولت خویش آورد مدت جهانبانی پنجاه و دو سال و دو ماه

راجه آهنگ ساه بن راجه بیرساه تخت نشین جهاندار گشته ظل افگن بر مفارق عالمیان گشت

مدت سلطنت چہل و ہفت سال و نہ ماہ

راجہ پریحیت بن راجہ آہنگ ساہ جہان آرا و مملکت پیرا گشتہ زندگانی برام خود نمود مدت سلطنت سی و پنج سال و یازدہ ماہ

راجہ دورتھ بن راجہ پریحیت کامیاب سلطنت و جہانبانی شدہ عدالت گستری و رعیت پروری نمود مدت سلطنت چہل و چہار سال و سہ ماہ۔

راجہ سودہ پال بن راجہ دورتھ برامر سلطنت فرمانروا و کامروا گردید و از عدل و انصاف جہانیان را خوشنود ساخت مدت سلطنت سی سال و سہ ماہ

راجہ پورمت بن راجہ سودہ پال در انتظام مہام گیتی ستانی پرداختہ مقصودیاب گردید مدت سلطنت چہل و دو سال و دو ماہ۔

راجہ سینجی بن راجہ پورمت در امور جہانبانی قیام ورزیدہ رعیت نوازی نمود مدت سلطنت سی و دو سال و سہ ماہ

راجہ امرجود بن راجہ سینجی فرمان روائے مملکت بودہ کامروائے خلائق گردید مدت سلطنت بست و ہفت سال و چہار ماہ

راجہ ابن پال بن راجہ امرجود کوس مملکت ستانی نواختہ عدالت پیرائے را رواج داد مدت سلطنت بست و دو سال و یازدہ ماہ

راجہ سروہی بن راجہ ابن پال نقارہ عالم گیری بلند آوازہ ساختہ مملکت پیرائے گشت مدت سلطنت چہل و ہفت سال و ہفت ماہ۔

راجہ پدارتھ بن راجہ سروہی رایت فرماندہی برافراختہ عالمیان را امان بخشید مدت سلطنت بست و پنج سال و پنج ماہ۔

راجہ بدہمل بن راجہ پدارتھ بعد جلوس براورنگ جہانبانی بعیش و عشرت پرداختہ از امور کلی غافل گردید بنگ خوردن و بہ بدخوی و بدگوئی بسر بردن شعار خود ساخت و از کثرت بنگ بیہوش گشتہ بامرا و وزرا سلوک ناہنجار کرد کیف بنگ اگرچہ در ابتدائے حال سرخوش و مفرح دارد و خیالات رنگین و فکرات نوائین برروئے کار می آرد اما آخر کار آدمی را ضائع میسازد و از عقل و دانش دور و بہ نسیان و بیہوشی نزدیک میگرداند و بشرط مداومت دفراولت آن سودائے دماغ و مالی خولیائے مزاج بظہور میرسد رعب و دہشت بر طبیعت استیلا مے نماید فراست و فرزانگی زوال مے پذیرد مروی و مردانگی اختلال مے یابد ہمانا کہ بنگی متلون مزاج و متنوع احوال مے باشد غیر از درشت گوے و زشت خوے کاری ندارد احسان و مروت مردم را در حق خود بدی مے انگارد در عوض اخلاص و محبت عناد و عداوت بظہور مے آرد حق نشناسی و کفران نعمتے پیشہ خود دارد حلاوت عسل و مرارت حنظل ہسادی مے انگارد بساہنگی را بدم و آزمودم کہ بنابر افراط این کیف از صاحب دولتے بمفلسی

واز توانگرے بہ تہیدستی رسیدند واز گلشن اہلیت درخارستان بدخوے افتادند بنگی را بسان سگ غوغو کردن و مانند خر بانگ ناہموار زدن ناچار یلک نسل بنگے را بطناً بعد بطناً بدخو و بدگو بعالم وجود بر امدن بے اختیار یست **قطعہ**

بنگ خوردن کسے کہ عادت کرد | دو علامت ازو شود ظاہر
حسن اخلاق میرود ازوے | زشت خوے ازو شود باہر

بالجملہ راجہ مذکور از افراط بنگ خوردن بارکان دولت طریقہ بدگوئی در پیش کرد از مہام جہانبانی غفلت وکسالت ورزید و بیرماہ وزیرش نظر بر بے پروائی او داشتہ بتقابوے وقت کارش باتمام رسانیدہ والی ولایت و مالک مملکت گردید مدت سلطنت راجہ بدہل سی ویکسال وہشت ماہ از ابتدائے راجہ بسروا کہ بعد نسل پاندوان بسلطنت رسیدہ بود لغایت راجہ بدہل چہاردہ تن مدت پانصد ویکسال جہان آرائے وحملکت پیرائے نمودہ جہان گذران را پدرود کردند واز ینجا نسل راجہ بسروا منقطع گشتہ امر سلطنت بقوم دیگر انتقال یافت

بیت

نیک وبد روزگار دیدیم گذشت | افسانہ این وآن شنیدیم گذشت

راجہ بیرماہ کہ از پایہ وزارت بسلطنت رسید مدت سلطنت سی وپنج سال

راجہ جنجاب سنگہ بن راجہ بیرماہ مدت سلطنت بست وہفت سال وہفت ماہ۔

راجہ نبرکہن[1] بن راجہ جنجاب سنگہ مدت سلطنت بست ویک سال +

راجہ مہی پت بن راجہ نبرکہن مدت سلطنت بست وپنج سال وچہار ماہ۔

راجہ جہابل[2] بن راجہ مہی پت مدت سلطنت سی وچہار سال وہشت ماہ

راجہ سروپ دت بن راجہ جہابل۔ مدت سلطنت بست وہشت سال وسہ ماہ

راجہ منرسین بن راجہ سروپ دت مدت سلطنت بست وچہار سال وسہ ماہ۔

راجہ سکہدان[3] بن راجہ منرسین۔ مدت سلطنت بست وہفت سال ودو ماہ

راجہ جیتمل بن راجہ سکہدان۔ مدت سلطنت بست وہشت سال ویازدہ ماہ

راجہ کل مک بن راجہ جیتمل مدت سلطنت سی ونہ سال وچہار ماہ

راجہ کلمن بن راجہ کل مک مدت سلطنت چہل وشش سال

راجہ سرمردن بن راجہ کلمن مدت سلطنت ہشت سال ویازدہ ماہ

راجہ جیون جات بن راجہ سرمردن مدت سلطنت بست وشش سال

(۱) سترکہن (۲) بہابل (۳) سکنوان۔

راجه هری جک بن راجه جیون جات. مدت سلطنت سیزده سال و دو ماه
راجه بیر سین بن راجه هری جک. مدت سلطنت سی و پنجسال و دو ماه.
راجه ادهت بن راجه بیرسین چون بر تخت جهانبانی نشسته بمقتضائے مستی برنائے و غرور فرمان روائے از امور مملکت غافل گشت و اصلا بکار مالی و ملکی نمی پرداخت و بعیش و عشرت گذرانیدن و دوایام در حرم سرا بودن شعار خود ساخت فی الواقع ریعان برنائی و عنفوان جوانی آشوبگاه بے خردی و زمان نادانی و هنگام وزیدن تند باد صرصر نفس حیوانی و پا لغز پارسا گوهرے و مظهر امور شیطانی و از روئے لذات نفسانی و خواهش حظات جسمانی و تمنائے حصول کامرانی و منبغاے آمال و امانی و ابتغاے درازی عمر زندگانی است فرمانروان از هوشیار فرموده اند که فرمان روایان را غفلت امر لیست مذموم از جمیع امور و کاهلی فعلی است بدتر از تمامی افعال شجر دولت را تبر و نهال سلطنت را اره بسا بادشاهان بسبب غفلت و کاهلی از سریر سلطنت بر حصیر گدائی و از اوج دولت بحضیض افلاس رسیده اند القصه چون بے پروائی و لاابالی راجه بر همه مشهور گردید دند هر وزیرش نظر بر نارسائی او انداخته با ارکان دولت و اعیان مملکت اتفاق نموده و از صحایف و تواریخ راجهائے پیشین تغلب و تسلط وزراے سابقه و رسیدن اینها از پایه وزارت برتبه سلطنت واقف گشته از روے استیلاے که داشت راجه ادهت را مسافر ملک نیستی نموده خود سریر آراے جهانبانی گردید مدت سلطنت راجه ادهت بست و سه سال و یازده ماه از ابتدائے سلطنت راجه بیرماه لغایت سلطنت راجه ادهت شانزده تن مدت چهارصد و چهل و شش سال بامور سلطنت پرداختند از نجا نسل راجه بیرماه منقطع گردید بیت

سر انجام گیتی همین است و بس دفاے نکرده است با هیچ کس

راجه دند هر از وزارت کامیاب سلطنت گردیده مدت چهل و یکسال و شش ماه جهانبانی نموده کوس رحلت نواخت +

راجه سین دهوج بن راجه دند هر مدت چهل و پنج سال و سه ماه بسلطنت پرداخته ازین جهان رفت +
راجه مهی گنگ بن راجه سین دهوج مدت چهل و یکسال و دو ماه کامروائے جهانبانی نموده جهان گذران را پدرود نمود +
راجه مهاجود بن راجه مهی گنگ مدت سی سال و سه ماه جهانبانی و کامرانی کرده رخت هستی بربست +
راجه ناته بن راجه مهاجود مدت بست و هشت سال با مر سلطنت اشتغال ورزیده پیمانه زندگانی لبریز کرد +
راجه جیون راج بن راجه ناته مدت چهل و پنج سال و هفت ماه به مهام جهانداری

قیام ورزیده ودیعت حیات سپرد *
راجه اودی سین بن راجه جیون راج مدت سی وهفت سال و پنج ماه عالم آرائے نموده رحلت کرد
راجه انند جل بن راجه اودی سین مدت پنجاه و یکسال فرمان روائے نموده بملک آخرت شتافت *
راجه راج پال بن راجه انند جل بعد جلوس اورنگ جهانبانی کمر همت بملک ستانی بسته بزور
تیغ و سرپنجه شجاعت اکثر ملک به تسخیر در آورده فرمان روایان را فرمان پذیر خویش گردانید
ازانجاکه دنیا باده ایست منظهر مستی واستکبار و مثمر بوالهوسی و استجبار راجه مذکور بنابر هجوم
لشکر و تسلط بر سلاطین اطراف به بدمستی زندگانی میکرد و حکام دیگر را در خاطر نیاورده بهمه کس
متکبرانه و بدمستانه سلوک مے نمود **بیت**

باسباب دنیا چنان غره شد　　　که خورشید درپیش او ذره شد

فرموده حکمائے پیشین و آزموده بزرگان عاقبت بین است که هرکه سر کبر و رعونت
براسمان برد همانا که درکمتر زمانه همان سرش بزمین افتاده بخاک برابر گردد و هرکس که از مستی دولت و جاه
دستار کج نهاده متکبر گردید زود که فلک کجرفتار همان دستار در گردنش انداخته سربرهنه در
مذلت و خواری افگند **مثنوے**

تکبر عزازیل را خوار کرد　　　به زندان لعنت گرفتار کرد
چو دانی تکبر چرا مے کنی　　　خطا مے کنی و خطا مے کنی

مصداق این مقوله آنکه سکونت نامی که بر قلیلی ملک دامنه کوه کمایون تصرف داشت
واز خراج گذاران راجه بود بامرائے رکن السلطنت و وزرائے موتمن الدوله اتفاق نموده
بر سر راجه راج پال لشکر کشید چون ارادت ایزدی بران بود که کاهے را بر کوهے منظفر گرداند
و مورے را بر مارے نصرت دهد باتفاقے که رو داد سکونت غالب آمد و راجه راج پال در
رزمگاه کشته شد **منظومه**

چو نیرو فرستد به تقدیر پاک　　　ز مورے به مارے رساند هلاک
که در جنگ فیروزی از اختر است　　　نه از گنج و بسیارے لشکر است

مدت سلطنت راجه راج پال بست وشش سال از ابتدائے راجه دندهر لغایت
راجه راج پال نه تن سیصد و چهل و هفت سال فرمان روائے کردند وازینجا سلسله
راجه دندهر منقطع گردید و امر سلطنت بدیگران انتقال یافت **بیت**

بس نامور بزیر زمین دفن کرده اند　　　　کز هستیش بروے زمیں جز نشان نماند

راجه سکونت کوہی چون والئے ولایت و مالک مملکت گردید برخود مغرور گشته به امرا و وزرا سلوک ناہنجار در پیش نمود و بادہ سلطنت بر مزاج او گوارا نیفتاد و ازانجا که جہانبانی وابسته باخلاق حسنه و اوصاف مستحسنه و اعمال پسندیده و افعال گزیده و حوصله فراخ و ہمت عالی و نیت درست و برداشت فراوان و شجاعت فطری و سخاوت جبلی و عدالت گستری و عطوفت ورزے است راجه مذکور چون ازین صفات خالی و به پست فطری و کم ہمتی و کم حوصلگی و کم خردی و تنگ ظرفی و بد سلوکی و ناہنجاری و بدحالی آماده بود کارہا سے که شایان فرمان روایان نباشد و افعالے که بسلاطین نسزد بعمل مے آورد و از بسکه بکوکنار میل بسیار داشت بنابرافراط این کیفیت از عقل و دانش دور و به بے خبرد سے و بیدانشی نزدیک گردید اگرچه جمیع کیفات مردود اہل دانش است اما کوکنار مذموم ترین کیفہا است جوان را پیر و صحیح المزاج را رنجور میکند بگلشن جوانی خزان پیری در چاشتن گاه(۱) شباب زوال شیب میرساند آفتاب جبینان را گرفتار کسوف ناتوانی مے سازد و ماہرویان را در محاق ضعف مے اندازد و از تاثیرات آن رگہائے بدن مانند تارہائے مسطر نمایان مے شود و بر صفحه چہره ہیچو کاغذ ژولیده کنجلک ظاہر مے گردد و بیداری شب و نیم خوابے روز رنجوری می آرد و شاہین خواب طائر ہوش را گاہے در چنگل میگیرد و گاہے مے گذارد و بے شائبه تکلف آدمی را سیرت(۲) کوکنار از امور دنیا غافل و از کار عقبے ذاہل میکند و از لذات خورش و آرامش خواب باز میدارد و از صورت و شکل اصلی مسخ مے سازد و اینچنان در پوست مے افتد که ترک زندگانی آسان باشد و ترک از و مشکل بالجمله راجه از روے بیخردے با برایا و رعایا راه معدلت نسپرد و بلکه طریقه جور و جفا در پیش نمود ارکان دولت و اعیان مملکت که از سلوک ناہنجارش متشکی بودند در اندک فرصت از و منحرف شدند و این اخبار در ممالک مشہور گشت　**بیت**

پاس دارے بعدل و داد بود　　　　ظلم شاہی چراغ و باد بود

راجه بکرماجیت والی اوجین بر اختلال احوال راجه بدمال و گردن تابے امرا و وزرائے او آگاه گشته با لشکر ظفر طراز و عساکر عدو گداز متوجه اندرپت یعنے دہلی گردید راجه سکونت از استماع این خبر صفوف پیکار آراسته آماده مدافعه گشت ہر دو لشکر باہم پیوسته آتش

---

(۱) شبانگاه (۲) شرب *

کارزار برافروختند بهادران شجاعت پیشه و دلیران شهامت اندیشه جنگی نمودند که رنگ از دل صمصام رفت و تیر کلمه زه بر زبان راند کمان بر بازوے نشان قربان گشت و خنجر بکلام آفرین زبان برگشاد از باد حمله بهادران سرهاے مردان از نهال قامت چون برگ ریزان بباد خزان میریخت و تار و پود حیات مبارزان مانند رشته اطناب از هم میگسیخت از آب تیغ دلیران چمن چمن گل زخم مے شگفت و بر دست و بازوے دلاوران هر لحظه قضا آفرین مے گفت از انجا که مقاومت با فیل دمان نه امکان پشه ضعیف بنیان و ستیزه با شیر ژیان نه یاراے آهوے ناتوان است راجه سکونت تاب محاربه نیاورده شکست یافت و در رزمگاه کشته شد و راجه بکرماجیت مظفر و منصور گشت.

نظم

غزاے که جوید نبرد از پلنگ | شود خاک از خون او لاله رنگ
نبرد وے که بروے سر آید زمان | به پیکار شاهیش آید گمان

مدت سلطنت راجه سکونت چهارده سال ۞

راجه بکرماجیت بن گندهرپ سین در بیان ولادت راجه بکرماجیت و شرح احوال او در بعضی نسخه اختلاف بسیار دیده و شنیده میشود در اکبرنامه و دیگر تواریخ مے نویسد که آبا عنجد فرمان رواے اوجین بود و پدرش گندهرپ سین نام داشت اما انچه از نسخه ترجمه سنگهاسن بتیسی که مشتمل بر احوال سعادت اشتمال آن راجه قوی اقبال نقلم آورده اند بمطالعه در آمده این است وقتے که اندر فرمان رواے عالم ملکوت در مقام خویش بزم طرب و نشاط آراسته داد عیش و انبساط مے داد دران حال گندهرپ سین خلف او بر یکی از حورا سے که دران بزم رقص مے کردند مبتلا گشته نگاه عاشقانه و مشتاقانه نمود راجه اندر ازین جهت که آن حور منظور نظرش بود از معاینه این حال بر آشفت و از قهرمان جلال براے خلف خویش دعاے بد کرد که از عالم علوی فرود افتد و بجهان سفلی در آمده روزانه بصورت خر و شبانه بشکل آدمی بوده باشد و هرگاه راجه والا شأنے جسد خری او را در آتش سوزان انداخته خاکستر گرداند باز بصورت اصلی در آمده از عالم ناسوت در جهان ملکوت که مسکن مالوف اوست باز انتقال نماید بقدرت قادر مطلق همان زمان گندهرپ سین از مکان خویش جدا شده بصورت خر در آمده در تالابے متصل دهارانگری واقعه دکن که راجه دهار مرزبان آنجا بود افتاده درون آب اقامت ورزیده بخاطر آورد که دختر راجه این شهر را باید در خواست تا بوسیله آن جسد خری در آتش بیفتد و از این عالم انتقال نمایم و درین اندیشه

بود که برہمنے بقصد غسل بکنارہ آب در رسید و گندہرپ سین آواز کرد که اے برہمن من گندہرپ سین پسر راجہ اندر ہ درین آب اقامت دارم براجہ این ولایت پیغام کن که دختر خود را بمن پیوند گرداند تا ہر مقصودے که داشته باشد بانجام رسانم درصورتے که ازین امر انحراف ورزد این شہر را زیروزبر مے سازم برہمن در آنروز این آواز باور نکرد چون دو سہ روز علے الاتصال ہمین نمط آوازے ازان تالاب شنید ناگزیر راجہ دہارانگرے را برین امر غریب اطلاع داد راجہ متعجب شدہ برکنارہ تالاب رفته این آواز بے واسطه بگوش درآورد و گفت اگر فی الواقع تو گندہرپ سین خلف راجہ اندر ہستی و قدرت سرانجام مہام و مرام خلائق داری فی الفور حصار آہنی بر دور این شہر درست ساز تا تصدیق بر قول تو کردہ دختر خود را در زوجیت تو در آوردہ شود گندہرپ سین قبول کردہ بجہت حصول این مامول بجناب ایزد واہب العطایا مناجات کرد بقدرت معمار حقیقی که وقوع امثال این امور عجیبہ ازو میتوان شمرد ہمان شب بدون وساطت معمار و حداد حصار آہنی باستحکام تمام گرد شہر پدید آمد نظم

سہ فرسنگ بالا و پہنا چہل ۔۔۔ بجائے ندیدند زو آب و گل
ہمین آہنین پارہ بود و بس ۔۔۔ بعالم چنین قلعہ نشنید کس

سنوح این سانحہ غریبہ باعث تعجب خلائق گردید و راجہ دہار حیران ماندہ بموجب قرارداد دختر خود را در زوجیت گندہرپ سین دادن و ایفائے وعدہ نمودن ناچار دانسته برکنار تالاب رسیدہ آواز کرد که گندہرپ سین از ظہور این خارق برگفتار تو اعتماد و اعتبار کردم از آب بیرون بیا تا برطبق وعدہ دختر خود در عقد تو در آوردہ شود گندہرپ سین از اصغائے این آواز بہیئت خرے از آب بیرون آمدہ خود را نمودار ساخت راجہ از دیدن او در گرداب حیرت فتادہ و در عرق خجالت گشتہ با خود گفت اگر دختر را باین خر پیوند دہم از شماتت و بدگوے امثال و اقران اندیشه دارم و اگر ازین امر انحراف مے ورزم این قدسی نژاد قدرتے دارد که مارا و اہل شہر را برخاک ہلاک انداز د گندہرپ سین بر اسرار ضمیر راجہ واقف شدہ گفت که مارا در پیکرے خرے دیدہ غم مخور حکمت آفریدگار بران رفته که روزانه باین ہیئت ہستم و شبانه بصورت آدمی متمثل میشوم بالضرور راجہ دہار از مرشس یارائے عدول ندانسته دختر خود را بزوجیت او آورد گندہرپ سین روز در پیکر خر بودہ در طویله گاہ مے خورد و ہر شب در جسم انسان در آمدہ بشبستان خاص رفته بزوجه خود عیش و عشرت مے کرد اما راجہ دہار از شماتت یاوہ

گویان وزبان طعنه هرزه سرایان خجل ومنفعل مے بود ودایما درتدارک این امرے کوشید تو بتی گندهرپ سین بطریق دوام بوقت شب جسد خرے گذاشته بصورت آدمی درآمده درون حرم سرا رفته بود راجه قابو یافته درطویله آمده جسد خرے او را بدست آورده در آتش سوزان انداخته خاکستر گردانید گندهرپ سین همان وقت از حرم سراے بیرون آمده گفت که اے راجه وقتے که اندر بمن دعاے بد کرده چنان گفته بود هر گاه این بدن خرے را راجه عظیم الشان بسوزاند من باز ازین عالم بمکان اصلے خود واصل شوم درین صورت از تو در حق من عنایت غایت مصروف شده که این پیکرے که باعث نکال و وبال من بود بسوزانیدے پیش ازین پسرے من بهرتهری نام از پرستار ولادت یافته اکنون که دختر تو حامله است بکرماجیت نام پسرے ازو بوجود خواهد آمد که قوت هزار فیل داشته باشد ونام این هر دو پسر بر صفحهٔ روزگار تا انقراض زمان خواهد ماند چون ایام دعاے بد اندر از حال من آخر شد و مارا در عالم علوی بمکان خویش باید شتافت از شما رخصت مے شوم این را بگفت وبجانب آسمان روانه گشته از نظر غایب گردید راجه از سنوح این سانحهٔ غریبه حیران شده تاسف خورد که خدمت این ملکی نژاد که از اتفاقات حسنه درین جا وارد گشته بود بواقعی بجا نیاوردم ونیز خوف بخاطر راه یافت که پسرے ازین دختر پیدا خواهد شد که هزار فیل را قوت خواهد داشت اگر او درین ملک متسلط گشته بزور بازوے خود سلطنت ما را بگیرد مقاومت باو مشکل خواهد بود پس نگاهبانان تعین فرمود که هر گاه ازان دختر پسر ولادت شود باید که حاضر گردانند تا کارش را باتمام رسانیده شود دخترش از فراق گندهرپ سین در آتش غم مے سوخت چون شنید که نگاهبانان تعین شده اند اندیشه کرد که پسر مرا که عنقریب بعرصهٔ وجود مے در آید بکشند غم بالاے غم عاید حال او گردید وزندگانی بر و وبال گشت وزیاده ازین تاب حزن واندوه نیاورده شکم خود را از کارد بردریده تار و پود هستی گسیخت وازین رو که ایام وضع حمل نزدیک رسیده بود ونیز ارادت ایزد جهان آفرین بران اقتضا داشت که آن پسر در عرصهٔ گیتی بوجود آمده کارهاے که از اندازهٔ بشری بعید باشد بظهور رساند از شکم آن عورت پسر زنده بر آمده بسان نوزادگان گریه آغاز نهاد نگاهبانان همان وقت آن پسر را نزد راجه برده حقیقت مردن مادرش وبر آمدن آن از شکم گذارش نمودند راجه از رفتن گندهرپ سین تاسف داشت در نبوالا از مردن دختر خویش بد نمط زیاده افسوس نموده

براحوال آن یتیم طفل رحم آورده نظر تربیت برو گماشته دایہائے شیر دار مہربان دل برائے پرورش تعین نمود و آن را بکرماجیت نام نہاد **قطعہ**

بخشے بر صغیر کن شفقت — کیست کو این دقیقہ فہم کند

نیست بے رحم تر ز شیر کسے — شیر ہم بر صغیر رحم کند

وہمچنین در پرورش و تربیت بھرتھری برادر غیر مادرے بکرماجیت توجہ مے گماشت ہر دو برادر چون کلان شدند ازین جہت کہ علامات رشد و کامرانی و کاردانی از ناصیہ حال سعادت اشتمال بکرماجیت پیدا و اثارات سلطنت وجہانبانی از خطوط دست او ہویدا بود راجہ در حق او زیادہ شفقت مے نمود بعد ازانکہ بحد بلوغ رسیدہ ولایت مالوہ باقطاع او مقرر گردانید بکرماجیت التماس کرد کہ برادر کلان من بھرتھری است با وجود او لایق نیست کہ من امر حکومت برخود بگیرم ایالت بنام برادر کلان مقرر شود و من بامر وزارت او خواہم پرداخت راجہ التماس او پسندیدہ حکومت مالوہ بہ بھرتھری مقرر کردہ ہر دو برادر را بر آن ولایت رخصت نمود بھرتھری دران ولایت رسیدہ شہر اوجین را دار الایالت نمودہ حکومت مے کرد و بکرماجیت بامر وزارت قیام داشتہ نظم و نسق مہمات از قرار واقعی مے نمود این ہر دو برادر بزور پنجہ دلاوری و مردانگی و قوت فراست و فرزانگی اکثر ولایات جوار در حیطہ تصرف در آوردند و فرمان روایان را فرمان پذیر کردند حکم انہا بر اکثر ممالک جاری گشت و شہر اوجین آن قدر وسعت یافت کہ سیزدہ کروہ طول و نہ کروہ عرض آبادی گردید ازانجا کہ راجہ بھرتھری را با اہلیہ خویش کہ اننگ سینا نام داشت و آن را پنگلا نیز گفتندے الفت بسیار بود اکثر اوقات درون حرم سرائے ماندی و برائے بکامرانی بودہ نرد عشق و محبت باختے و بامور مالی و ملکی کمتر پرداختے و تمام مدار المہامی فرمان روائے بر سر بکرماجیت برادر خود گذاشتہ بود بکرماجیت براجہ از روئے مصلحت و نصیحت گفتے کہ مدام درون حرم سرا بودن و از مہمات جہانداری غفلت ورزیدن مناسب نیست ملکہ جہان چہ برائے انکہ مدار کار بر بکرماجیت بود و چہ بنا بر آنکہ او راجہ را از بودن اندرون منع میکرد از بکرماجیت آزردہ شدہ بہ سخنان سخت و درشت راجہ را برین آورد کہ بکرماجیت را از پیش خود اخراج گرداند چون راجہ نادان محکوم حکم آن زن خانہ برانداز بود بالضرور برادر خود را کہ از جان عزیز و مدار ممالک برو بود از ملک خود بدر کرد و آن مسلوب الذکا و مطیع و مغلوب النساء نظر

بر روابط واخلاص برادرے نکردہ و تقدیم[1] خدمات و نظم و نسق او بخاطر نیاوردہ اورا برائے
حصول رضامندے زن اخراج نمود **نظم**

عزیزان را کند کید زنان خوار	بہ کید زن شود دانا گرفتار
زکید زن دل مردان دو نیم است	زنان را کیدہائے بس عظیم است
زن از پہلوے چپ شد آفریدہ	کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ

چون مدتے برین بگذشت زنار داری بتقویت ریاضت ثمری بدست آورد کہ از خوردن
آن زندگانی جاودانی حاصل گردد و او آن ثمر ابمشورت عورت خود بامید حصول مواد معیشت
بطریق تحفہ از نظر راجہ بہرتہری گذرانیدہ بمراد خویش کامیاب گشت راجہ ازبس کہ بزوجہ خویش
کمال محبت داشت آن میوۂ حیات بخش را بہ رانی ارزانی نمود چون رانی فاجرہ در دام محبت
میر آخور سرکار گرفتار بود آن ہدیۂ عدیم المثال را باو رسانید و میر آخور آن تحفہ بدیع را بہ قحبہ
لاکھا[2] نام کہ پابند زنجیر عشق او بود گذرانید آن لولے بخاطر آورد کہ حیات ابدی اورا باید کہ نیکوکار
و پرہیزگار بودہ باشد سارا ہمین قدر زندگانی کہ در تبہ کاری و بدکردارے گذشتہ و سے گذرد
وبال است ہمان بہتر کہ این تحفہ نادر را برائے راجہ کہ از عدالت و نصفت او رعایا و برایا در امان
است پیشکش نمایم تا زندگانی ابدی راجہ منتج آسایش و آرامش عالمیان تواند بود پس لولے آن
ثمرِ بے نظیر را بنظر راجہ گذرانید راجہ آن را شناختہ در لجہ حیرت فرو رفت چون بہ تحقیق این امر
پرداخت و بر ماجرائے او واقف گشت راز نہانی رانی از پردہ برون افتاد رانی مغلوب یاس
و ہراس گشتہ خود را از بام بلند فرو انداختہ قالب تہی ساخت و بدرکات اسفل السافلین فرو رفت راجہ
بمحبت آن عورت فاجرہ ندامت کشیدہ بر عمر گذشتہ تاسف نمود از مردن او مسرور گشت **بیت**

زن بد رائے برادر مردہ بہتر	غم کار زنان ناخوردہ بہتر

و در بعضے نسخہ متقدمین مقدمہ عشق رانی بمیر آخور و مردنش بدین تقریب مرقوم نیست
آن عورت را از عصمتیان قرار دادہ و مردن آن را بدین نمط نوشتہ اند کہ روزے راجہ بہرتہری
بقصد شکار سوار شدہ بود در نزدیکے موضع دید کہ عورتے با پیکر بے جان شوہر خود قصد
ہمراہی نمودہ بسان عصایم شوہر پرست و عفایف پارسا سرشت خود را در خرمن آتش سوزان
انداختہ شگفتہ رو و کشادہ پیشانی خاکستر گردید راجہ از مشاہدہ این حال بر عالی ہمت آن فرخندہ
مال آفرین کرد و بمسکن خویش رسیدہ ماجرائے احوال او پیش رانی گذارش نمودہ تعریف ہمت

---

(۱) تقدیم ممالک و تنظیم مہمات (۲) لاکھا بیوا

آن عورت نمود رانی بر زبان آورد که ثبات محبت و فرط عصمت زنان پارسا گوہر اقتضائے آن دارد که بعد مردن شوہر محتاج سوختن نگشته بالتعلل قالب تہی نماید راجه این سخن در خاطر داشته برائے امتحان دعوائے رانئے که درین وادی داشت تدبیرے مے انگیخت روزے کسان بموجب تلقین راجه از شکارگاه نالان و فریاد کنان شده و نیز در شهر آمده بر زبان آوردند که راجه را با دیو محاربه رو داده بود غالب آمده راجه را بر خاک ہلاک انداخت و این خبر برانی رسانیده کسوت خاصه که بخون آلوده آورده بودند برائے تصدیق گذرانیدند رانی که در عشق و محبت ثابت قدم بود و راسخ دم امتیاز بر صدق و کذب نکرد و بمجرد استماع این خبر قالب تہی نموده دعوی خود را که در محبت داشت بااثبات رسانیده نیک نامی جاوید یافت

بیت

خوش آنکه براه عشق جان داد　　عشق است که جان باو توان داد

و در بعضے نسخه چنان نوشته اند که راجه بهرتهری دو زوجه داشت و در دام عشق ہر دو گرفتار بود عورتے که از تقریب محبت میراخور از بام افتاده بود و قالب تہی کرد اننگ سینا نام داشت و آن فاجره بدکردار بود و این که از خبر مردن راجه بے توقف جان بجان آفرین داد پنگلا نام داشت که در عشق راجه ثابت بود الفقصه راجه بهرتهری از مردن آن زن فاجره از روئے غیرت یا از روئے وفات این زن صالحه از عبرت ترک سلطنت کرده راه پیمائے بادیه تجرید گردید و بعبادت رب العباد اشتغال ورزیده ریاضات شاق کشیده بهدایت ہادئے مطلق شمع حقیقت در شبستان باطنش روشن گشت و از واصلان درگاه احدیت و نزدیکان جناب صمدیت شد و از نتیجه ثمرے که ذکر آن تحریر آمده یا از کثرت ریاضت زندگانی جاوید یافت و بقول اہل ہند تا حال در خلعت ہستی بوده بطریق اخفا در عالم سفلی سیار است بیت

بسر وقت شان خلق کے ره برند　　که چون آب حیوان بظلمت درند

بالجمله چون راجه بهرتهری بدر رفت و ولایت از فرمان روائے که محارست خلق از دیوان زبردست که دران زمان غالب بودند تواند نمود خالی گردید از اطراف ممالک دیو و عفریت دست تطاول بر خلق الله دراز کردند و در شهر اوجین بهربتال نام دیوی که سر حلقه دیوان مردم آزار و سر آمد عفریتان آدم خوار بود رسیده بمردم آزارے و جان شکارے پرداخت اکثرے از باشندگان آن شهر شکار عفریت شدند و اکثرے رو بفرار نهاده جان

خود بسلامت بر دند و شهر اوجین که در آبادی و معموری بر روے زمین ثانی نداشت و در رونق و زیبائے دم مساوات بشهر اندر میزد ویران و بے رونق گردید آرے ولایت بے والی و ملک بے مالک حکم تن بے سر دارد. **بیت**

جهان بے جهانیان تن بے سر است　　　تن بے سر از خاک ره کمتر است

چون بسیاری از اهل شهر اوجین طعمه دیو مردم خوار گردید اعیان و ارکان بشورت یک دیگر به عفریت التماس نمودند که برائے خوراک خویش نوبت قرار دهد تا یک کس بنوبت خویش حاضر شده وران روز ذریعه عدم اتلاف[1] دیگران گردد دیو این معنے قبول نموده فرمود که هر روز یکے از شهریان بنوبت خود بمکان حاکم نشین رسیده بر تخت سلطنت جلوس نماید و تجملات جهانبانی باو رجوع شود و آن کس تمام آن روز در اجرائے احکام حکومت و دار و گیر بسر برد و امرا و وزرا و طوائف انام در اطاعت او باشند چون روز باخر رسد در وقت شب آن فرمان روائے یکروزه خوراک من بوده باشد هم گنان بحسب ضرور این امر جلیل القدر قبول نموده نوبت بر اهل شهر قرار دادند هر روز یک کس نوبت بنوبت بادشاه یک روزه شده لقمه دیو آدمی خوار مے شد و جمیع شهریان بسان مرغان مطبخ محبوس مطمور هلاکت و اماده مرگ بودند الله الله اگر نظر بر احوال جهانیان انداخته شود به همین آئین تمامی ذی حیات و اهل نفوس را که بر عرصه روزگار بوجود آمده اند بنوبت خویش پنجه عفریت اجل و چنگل دیو مرگ گرفتار باید شد و هیچ کس را رخصت اقامت دائمی و اجازت سلامت ابدی ندادند خوشا دلا آگهی که بر کار و بار دنیا و مافیها نظر نکرده و خود را اماده مرگ انگاشته اوقات عزیز را که بدل ندارد دبیاد رب العباد صرف نماید و ببطالت و کسالت نگذراند

نظم

جهان اے برادر نماند بکس　　　دل اندر جهان آفرین بند و بس
مکن تکیه بر ملک دنیا و پشت　　　که او چون تو بسیار پرورده کشت

القصه چون مدتے به همین نمط منقضے گردید از اتفاقات حسنه جماعة بقله غله که به زبان عرف بنجاره گویند از جانب ولایت گجرات در نزدیکے شهر اوجین رسیده بر لب دریائے منزل ساخت و بکر ماجیت برادر راجه بهرتهری که بموجب اغوائے رانی اخراج یافته بود.

---

[1] اهلاک

چنانچه سابقاً تحریر در آمده در گجرات رفته نوکر نجاره شد دران فریق رفیق سفر بود
چون شب نقاب ظلام بر عالمیان انداخت شغالان بعادت خویش فریاد نمودند از انجمله
شغالی بزبان خود گفت که بعد دو سه ساعت آدم مرده درین دریا می آید چهار لعل بی بها
در کمرش و یک فیروزه قیمتی در انگشتری اوست هرکس که آن مرده را برآورده بخوردن من دهد
سلطنت روی زمین نصیب او شود بکرماجیت بمقتضای دانش خداداد بر سرا سرار السنه
مختلفه وحوش و طیور اطلاع داشت آواز شغال استماع نموده فی الفور بدریا در آمده منتظر گردید
بعد دو ساعت دید که مرده در آب می آید شناکرده آن را برگرفت و از برآمدن لعل و
فیروزه از ان بیکر بیجان بر صدق گفتار شغال که مانند سروش غیب آواز داده بود تصدیق
کرده آن مرده را بر کناره دریا انداخت تا طعمه شغال راست گو شود و بر قول آن ملهم غیبی اعتبار
کرده امیدوار سلطنت گردید بروز دیگر برای تماشای شهر اوجین که مسکن مالوف او بود در هر کوچه
باز ارگشت می کرد تا آنکه سیر کنان بر دروازه کلالی در رسیده دید که تجملات پادشاهی
بر درگاه او حاضر است ارکان دولت و طبقات خلائق از دحام آورده اند و می خواهند که پسر
کلال را که بموجب قرار داد عصر نوبت او بود بر فیل سوار کرده برسم معهود بجانب تخت گاه
برند پدر و مادرش گریه کنان و موی کنان و نوحه زنان و خاک بر سر افگنان بر دروازه ایستاده
اند بکرماجیت از مشاهده این حال حیران گشت که این رجوع تجملات سلطانی چیست و در شادی
گریه و نوحه از بهر کیست چون استفسار حقیقت نمود بر این معنی واقف گشته بر احوال پیری
کلال و جوانی پسرش ترحم نموده گفت که ای پیر مرد زنهار غم مخور و ناله مکن که بجای پسر تو من
پیش دیو حاضر می شوم و از تائیدات ایزد متعال اورا می کشم تا خلق الله از ظلم او نجات یابد و مارا
ثواب حاصل گردد در صورتی که او مارا می کشد بهشت نصیب من خواهد شد که عوض غیری
خود را کشتن می دهم کلال و دیگر مردمان گفتند که ما یان را چگونه لایق باشد که مسافری را بنا حق
طعمه دیو مردم خوار گردانیم بر نقد بری که امروز تراعوض کلال زاده بفرستیم فردا عوض دیگری
را کرا خواهیم فرستاد همان بهتر که با مکین دیگران کلال زاده هم بنوبت خویش رفته حاضر شود بکرماجیت
درین وادی مطارحه بسیار نموده مبالغه از حد گذرانید و نوبت کلال زاده بر خود گرفت و با ئین
مقرر کسوت پادشاهانه بر خود راست کرده عطریه نفیسه مالیده سلاح و براق در برانداخته
بر فیل کوه شکوه سوار شده بتوزک و تجمل تمام شادیانه نوازان در قلعه رفته بر سر یر

جہانبانی اجلاس نمودہ زیب و زینت داد و اعیان و ارکان کمر اطاعت بر بستہ ہر کدام بقدر مراتب بجای خود ایستادہ در تقدیم اوامر عالیہ تقید ورزیدند حسب الحکم اعلیٰ انواع خورد نیہای حلاوت امود و شربت ہای لذت اندود آوردہ بر دروازہ قلعہ کہ راہ آمدن عفریت بود آمادہ و مہیا کردند و انوار بادشاہی از ناصیہ احوال سعادت اشتمال او معائنہ کردہ تمام روز بوظائف دعوات سلامتی ذات فرخندہ صفات موظف شدند عفریت بعادت معہود بوقت شب بقلعہ در آمدہ انسام خورد نیہای دیدہ بمیل تمام خوردہ از لذت آن خوشوقت گردید بعد ازان اندرون رفتہ دید کہ جوانی زیبا منظر بر تخت نشستہ است بکرماجیت بمجرد دیدن عفریت از تخت برخاستہ بہ پیکار او تیار گردیدہ بدلاوری و دلیری تمام آمدہ در آویخت ہر دو باہم کشتی گرفتہ گاہے عفریت غالب مے شد و گاہے بکرماجیت او را مغلوب میکرد چون کار از کشتی و جنگ مشتی در گذشت بکرماجیت خواست کہ با شمشیر آبدار کار آن نابکار باتمام رساند عفریت او را زبردست و قوی جنگ و دلاور و آمادہ جنگ دانستہ بخاطر آورد کہ باین جوان در جنگ بس نمیتواند آمد ہمان بہتر کہ صلح کردہ شود و راہ نجات جستہ اید درین صورت دست از مجادلہ باز داشتہ بزبان آورد کہ اے جوان نسبت دیگران تو ضیافت من خوب بجا آوردی بحلاوت آن جان بخشی تو کردہ بلکہ برائے خاطر داشت تو تمام سکنہ این شہر را از جان گزاے بحل کردم و بالو عقد محبت بستم اکنون ازین جا بدر رفتہ بجائے دیگرے روم سلطنت این ولایت بتو ارزانی باد کہ سوائے تو دیگری قابلیت این امر جلیل القدر ندارد ہرگاہ مہمے بتو روے دہد مارا یاد خواہی کرد کہ بلا توقف حاضر شدہ مراسم رفاقت بتقدیم رسانم بکرماجیت گفت عوض خون مردم قصد ہلاک تو داشتم اکنون رابطہ محبت درمیان آوردے بحل ترا کردم چون فیما بین روابط اخلاص مربوط شدہ ازینجا بدر شو ہرگاہ کہ ضرور خواہد بود ترا طلبیدہ شتہ خواہد شد بعد چنین محاورات عفریت ازانجا بدر رفت و سحرگاہ کہ مردم درون قلعہ آمدند بکرماجیت را زندہ دیدہ حیران ماندند و بر زندگانی آن مسافر شادمانی ہا کردہ در تمام شہر اطلاع دادند امراو وزرا دران مکان رسیدہ بر حقیقت سلامت ماندن آن جوان بزور و قوت خویش و رفع بلیہ عفریت مردم خوار ازان شہر واقف شدہ باخود اندیشیدند کہ این قدر قوت و قدرت از اندازہ حال مردم این زمانہ زیادہ است ہمانا کہ این جوان از نژاد ملائک یا از صلب فرمان روایان بلند اقبال و یا بکرماجیت برادر راجہ بہرتہری خواہد بود چون استفسار احوال نمودند ظاہر گشت

که فی الواقع بکرباجیت است که رانی اورا اخراج کرده بود و بسبب انقضاے تمادی ایام شناخته نشود ازین مژده جان فزا بغایت اقصاے خوش وقت شده مراتب حمد و سپاس بجناب حضرت صمدیت بجا آوردند که تسلط و تظلم عفریت آدم خوار رفع گشت و وارث این ملک براورنگ جهانبانی متمکن گردید ارکان دولت و اعیان مملکت و جمهور سکنه و عموم متوطنه او چین کمر اطاعت و عبودیت بر میان جان بسته در اقدام اوامر قدسیه و احکام مطاعه قیام ورزیدند و دران خطه دل کشا و معمورهٔ فرح افزا در هر کوچه و برزن و در هر خانه و بازار جشن عیش و شادی آراسته و بزم مبارکی و مبارک بادی پیراسته شد حدیقه مرادات عالمیان شگفتگی پذیرفت و روضه حاجات جهانیان گل گل شگفت و باغ جهان رونق از سر گرفت و گلشن روزگار طراوت بتازگی یافت و زمین و زمان را وقت خوش شد و کون و مکان را مسرت رو داد و عالم پیر را جوانی پدید آمد و جهان دلگیر را شادمانی حاصل گردید **بیت**

زمانه بزم عشرت ساز کرده | فلک دریاے بهجت باز کرده
نواسازان نواها ساز کردند | سرود بهجت آغاز کردند
ز لبس عیش و نشاط و شادمانی | جهان را تازه شد رسم جوانی

سرایندگان خوش نوا و مطربان شیرین ادا آواز دل نواز و اصوات روح پرواز دلها را در ربودند و چنگیان ارغنون ساز و طنبور چیان خوش آواز زبان تار نغمات دل نواز بر کشیده دل غمی را کار فرمودند و رامشگران مهر عذار و نازنینان خورشید دیدار هنگامه رقص گرم کرده بچرخ در آمدند که فلک از حیرت تماشا قطب وار بر جا ماند و از چستی و چالاکی پا کوفتند که زمین آسمان کردار در جنبش در آمد و از صداے دستک مرغ خرد را از آشیانه دماغ پرواز دادند و از گردش حلقه چشم عشوه سنج صبر و قرار از دلها در گردش آوردند **بیت**

هر گردش چشم دل ربائے | بر گردش دل زند صلائے

صداے نقارهٔ شادی و خروش کوس مبارک بادی مسرت پیراے دلهاے غمگین گردید و آواز نفیر و غلغله ناے بچرخ هفتمین پیچید **نظم**

خروش کوس و بانگ ناے برخاست | زمین چون آسمان از جاے برخاست
جهان گردید یکسر خورمی دوست | فلک را بر درید از خورمی پوست

چون ایام هولے بود که آن جشنی هندی است مشهور از گلال افشانی تمام انجمن گلشن

ارغوانی کردند و از زعفران پاشی مجلسیان گونه زر در گرفت و پان گلعذاران را در چمن حسن سرخروئی نمود و تیل مشکین مویان را آب و تاب داده گلاب گلرویان را آبروے تازه بخشید عطر نگهت بخش دماغ اہل بزم گردید ارگجه از لطافت چون عشق صندلی بدنان در سینه جا کرد لخلخه چون نسیم بہار مشام جان را معطر ساخت بخورہاے مشک پرور دماغ افروز گیتی شد بخارہاے عنبر اسود مشام عالم معنبر گردانید عطریات ارواح راقوت بخشید و از شمامه جانی تازه بقالب دمید صبا نافه کشا بود و ہوا لخلخه سا نسیم عطرانگیز بود و شمیم عنبر بیز **بیت**

زبس نکهت بزم میرفت دور | فلک نافه مشک بود از بخور

القصه بعد زیب پذیری سریر فرمان روائے از جلوس آن راجه فلک درجه امرائے والاشان و وزرائے کار روان از حسن سلوک و سپاه و رعیت از نیکوے معاشرت و غربا و زیردستان از عدالت و فقرا و مساکین از سخاوت او خورسند و بہجت مند شدند معدلت را روز بازار گرم گردید نصفت آئین تازه یافت مدح و ثنائے آن نیک اختر بر زبان صغار و کبار جاری و دعاے بقائے آن فرخنده سیر بر السنه اہل روزگار ساری گشت در ایام حکومت او باران بر وقت باریدن گرفت و اصلا قحط و وبا رو ندادو در ولایت او احدی مفلس و گرسنه نماند ہیچکس در مال غیرے دست نینداخت راه ظلم و ستم مسدود و رہزنی و دزدی نابود گردید **منظومه**

زعدلش جہان را چنان امن گشت | که ایمن شد از خائنان کوه و دشت
امان در زمانش بجائے رسید | که منسوخ شد رسم قفل و کلید

و آن والاگوہر بمقتضائے وفور فراست و فرزانگی بر دقایق سایر صنایع مدققه و مشکله و حقائق جمیع علوم متعارفه و غیر متعارفه واقف بود و بر السنه مختلفه سکنه اکناف عالم و بر زبان وحش و طیر اطلاع داشت و از وفور آگہی بر اسرار افلاکیان و سرایر ضمایر خاکیان پے مے برد و از امور ماضی و حال و استقبال اطلاع میداد **بیت**

خرده بینی که شناسائے ازل تا ابد است | موبمویش ہنر و حرف بحرفش خرد است

از بسکه شجاعت فطری و مبارزت جوہری داشت بزور پنجه بازوے مردانگی و قوت فرط فرزانگی تمامے ممالک وسیع دکن و اودیسه و بنگ و بہار و گجرات و سومنات را فتح کرده فرمان روایان آن ممالک را فرمان پذیر خویش گردانید و در اخرہا ولایت اندرپت که اکنون به دہلی شہرت

دارد و تسخیر ورآورده راجه سکونت را در معرکه کشته تا کابل و آن ممالک بسکه خویش رائج ساخت
چنانچه مقدمه کشته شدن راجه سکونت سابقا گذشته وازبس که تائیدات یزدانی و تندیدات
صمدانی قرین حال فرخنده مال آن ملکی نژاد بود و نیت بخیر و همت عالی داشت حاجات ارباب حوائج
و مرادات اهل احتیاج بخوشترین وجهی بانجام مے رسانید واحدے از درگاه عالیش محروم و
ناامید نے رفت اگر شخصے مہمے و مطلبے که سرانجام آن از اندازه قوت بشری و احاطه دریافت
عقلے بیرون بوده باشد پیش او رجوع آوردے از علو همتے و فراخ حوصلگی بوجه احسن سرانجام
دادے چنانچه بسیارے از حکایات غریبه و مقدمات عجیبه در حاجت روائے محتاجین
و کام بخشی مساکین و جلائل شمائل و جزائل خصائل آن نامدار در محافل سلاطین عالی مقدار
و بر زبان اہل روزگار مذکور و در صحف اکناف عالم مندرج و مسطور است علی الخصوص
نسخه سنگهاسن بتیسی محتوی بر احوال فرخنده مال او مشهور و موجب تصنیف این نسخه بطرز غریب
نوشته اند که چون راجه بکرماجیت ازین جهان فانی بعالم جاودانی رحلت نمود بعد تمادی
ایام در ۴۴۲ سنه راجه بهوج که او هم بمحاسن صفات و مکارم ایات متصف بود بر حکومت ولایت
مالوه استقلال یافت و وزیرے برج پنڈت نام از فرط دانش کلید عقل راجه و مدار علیه ملک او
بود چنانچه حکایات بدایع آن راجه و وزیرش نیز شهرت تمام دارد اتفاقاً راجه بهوج بقصد شکار
بصحرا رفته بود دید که جمعے از طفلان خورد سال کودکی را بادشاه یکے را وزیر و دیگرے را
کوتوال و سائر عمله و فعله سلطنت قرار داده طفلانه ببازی پرداخته اند و آن شاه طفلان
بر پشته نشسته بسان بادشاهان بصلابت و مهابت در اجرائے اوامر حکومت و حکام عدالت
مے پردازد و از رسیدن راجه اصلا پروائے نکرد . و مشهور شده بود که آن فرمانروائے
بازیچه در مقدمه دزدی لعل بے بہا آنچنان معدلت را کار فرموده که از هیچ بادشاهی
رفیع الشان بروے کار نیامد چنانچه این داستان مشهور است راجه بهوج از شنیدن
این مقدمه و دیدن حکم رانی آن طفل متعجب گشت و از روے غیرت فرمود که آن را نزدیک
بیارند چون از ان پشته فرود آوردند شکوه راجه برو غالب آمد طفلانه در گریه و زاری
افتاد حسب الامر راجه آن را بر ان پشته بردند بدستور اولین شان حکومت در و پیدا
شد و هراس راجه از دلش ناپدید گشت راجه فرمود که وقوع این امر تباشیرات این پشته
است بر طبق حکم عالی چون آن پشته را بشگافتند تختے مرصع در غایت زیبائی و رعنائی

برآمد بہ یقین پیوست کہ از تاثیرات این اورنگ جہانبانی طفلے خورد سال عدالت وحکم رانی
مے کرد راجہ بھوج از مشاہدہ آن تخت خوش وقت شدہ در دار السلطنت آوردہ خواست
کہ بران جلوس نماید گویند کہ سی ودو صورت زیبا بران تخت منقوش بود بقدرت ایزد
متعال صورتے از جملہ آن قصا ویر بزبان آمدہ گفت کہ اے راجہ بھوج این سریر سلطنت
از راجہ بکرماجیت است تو وقتے برین قدم گذار کہ لسان آن راجہ مصدر امور سترگ شوی
راجہ بھوج بزبان آمدن پیکر تصویر حیران گشتہ استفسار نمود کہ کدام کار غریب از راجہ
بکرماجیت بوقوع آمدہ آن پیکر حکایت عجیب از راجہ بکرماجیت کہ در حالت فرمان روائے
مرتکب امر شگرف شدہ بود بیان کرد وبہمین عنوان ہر یک ازان تصویرات بے جان سی ودو
حکایات نادرہ گذارش نمودہ حیرت افزائے راجہ بھوج شدند وبرج پنڈت وزیرش
کہ در فضائل کمالات مشہور وقت خویش بود آن حکایات غریبہ را بزبان سنسکرت تحریر در
آوردہ کتاب مسمے بسنگھاسن بتیسی درست کردہ وازان زمان تا حال آن حکایات غرایب
در اطراف ممالک مشہور گشتہ بے شائبۂ تکلف استماع آن باعث تعجب مے شود وعقل بشری
در حیرت مے افتد کہ آن راجہ والاہمت چگونہ قادر بر ارتکاب چنین امور مشکلہ گردیدہ کہ از اندازہ
قدرت بشریت زیادہ است ۔ **بیت**

امثال این غریب دگر ہم غریب تر   بسیار کردہ ہمت آن راجہ دادگر

از انجا کہ دانشمندان روزگار ووالاخردان ہر دیار مقرر کردہ اند کہ ہر کس ازفرمان
روایان گیتی ستان مصدر امور سترگ ومظہر کارہائے شگرف شود بجہانگیری وعالم آرائے
وعدالت ونصفت عدیم النظیر گردد تاریخ جلوس او بر اورنگ جہانبانی وایا در اطراف ممالک
شائع گردد کہ ہر آئینہ موجب نظام سررشتہ داد وستد جہانیان وقوام سلسلہ امور عالمیان
تواند بود چندین راجہائے عظیم الشان ورایان رفیع المکان وخواقین[1] عالی مقدار وسلاطین
بلند اقتدار در ہندوستان گذشتہ تاریخ ہر ایک از انہا تا ایام فرمان روائے مشہور بود
وبعد انقضائے حکومت شان چنانچہ آنہا از صفحۂ ہستی رو بعالم نیستی آوردند تاریخ انان
نیز منعدم گردید مگر تاریخ راجہ جدہشتر پانڈوان کہ مخلوق باخلاق مسطورہ بود تا حال مشہور
است چنانچہ سابقا تحریر در آمد چون راجہ بکرماجیت بہ صفات ستودہ در حاجت روائے خلایق

(۱) خواقین ۱۲

و ممالک سنانی مشهور گشت تاریخ جلوس او بر اورنگ فرمان روائے مالوه بقولے روز
تسخیر ولایت دهلی و کشتن راجه سکونت بسنه سه هزار و چهل و چهار راجه جدهشتر در دفاتر
اهل هند و نقاویم این کشور ثبت گردید چنانچه تا تسوید این نسخه یکهزار و هفصد و پنجاه و سه از سنه
او منقضی میگردد و نهجی که گند هرپ سین گفته بود نام راجه بهرتهری و راجه بکرماجیت تا حال بر
صفحه روزگار تازه است و تا انقراض زمان یادگار خواهد بود **بیت**

دولت جاوید یافت هر که نکو نام زیست — کز عقبش ذکر خیر زنده کند نام را

ازانجا که دنیا سرابیست تشنه فریب و منزلیست پر فراز و نشیب گلیست با خار و ملی
است پر خمار هر کرا از درجات ترقیات فایز ساخت عاقبت بدرکات تنزلات انداخت و آنرا که
از گلشن جوانی کامرانی بخشید عاقبت در خارستان پیری بارش گردانید **بیت**

هر کرا شربتی چشاند شام — صبح زهرے بجام او ریزد

در اکبرنامه چنین مے نویسند که چون بکرماجیت را عمر باخر رسید بقصد جهانگیری نهضت
کرده در دکن با سالباهن مرزبان انجا اتفاق محاربه افتاد بدست سالباهن اسیر گردیده التجا
آورد که اکنون از بقتل میرسانی ارزوے من آنست که تاریخ و سنه من از دفاتر روزگار
منعدم نشود و سالباهن استدعاے او را قبول کرده بکرماجیت را بقتل رسانید و سنه
او بدستور سابق بحال داشت که تا حال در دفاتر روزگار رواج دارد و سنه سالباهن هم ازین
است که همچو راجه بکرماجیت والاشان را دستگیر کرده بقتل رسانید و در نسخه راجاولی و راج ترنگنی
این مقدمه را بقلم نیاورده مردن راجه بکرماجیت از دست سمندرپال جوگی نوشته اند
بدین صورت چون مدت مدید راجه بکرماجیت کامیاب دولت و کامرانی و کامروای تمتعات
جوانی گشت گلشن جوانی را خزان پیری در رسید سرو قامتش از صدمه شیب برخمید و گل عارضش
از سموم ضعف پژمردگی گرفت و چهره نورانیش از آب رنگ و نمک بے رونقی پذیرفت سلک
مروارید دندانش از هم گسیخت چراغ بصیرتش و عنان بصارت فروریخت تن از توانائے
و گوش از شنوائی خالی ماند حواس از احساس و اعضا از قوے تهی گشت سر از مغز و مغز
از عقل و عقل از تمیز باز ماند قوت از دست و دست از کار و کار از اختیار بیرون رفت و از
زندگی غیر از نام و از بدن غیر از تحرک نماند در تن بجز استخوان و بر استخوان جز پوست نمانده آن
نیز گشت **بیت**

چه خوش باغیست باغ زندگانی　　گر ایمن بودے از باد خزانی

درین حال سمندر پال جوگی که در سحر و جادو و طلسمات و نیرنجات و فریفته کردن و تسخیر در آوردن دلهائے مردم و نیرنگسازی و افسون پردازی سر آمد جوگیان و الا دانش بود و در علم خلع بدن نیز دستگاهی داشت در صحبت راجه راه یافته بفسون و فسانه راجه را فریفته گردانید و نیز دلهاے امرا و وزرا و ارکان و اعیان دولت را تسخیر در آورده و نوعے تسلط بهم رسانید که راجه و ارکان دولت از امر شس سر مو تفاوت نے کردند روزے بتزویر و خدایع براجه گفت که چون بدن عنصری تو از غایت پیری اندراس یافته و از غایت نحافت طاقت حرکت نمانده علم خلع بدن از من بیاموز و این جامه کهنه یعنے بدن پیر را گذاشته در پیکر جوانی که تازه روح جدا ازو شده باشد در آمده مجدد از تمتعات جوانی و لذات جسمانی کامیاب شو ازین جهت که زندگانی راجه بسر رسیده بود با وجود آن قدر عقل و دانش بسحر جوگی مسخر و در کید او قید گشته علم خلع بدن ازو آموخته روح خود را در پیکر جوان که تازه ودیعت حیات سپرده بود انتقال کرد جوگی سحر ساز دران وقت بلا توقف بعلمی که میدانست روح خود را در قالب راجه داخل کرده آن جوان را که روح راجه درو آمده بود به قتل رسانید و جانشین سریر فرمان روائے گشت **بیت**

کجا ایستاده در آمد ز پائے　　که افتادگانش گرفتند جائے

اگرچه حکایت انتقال روح جوگی در بدن راجه مشهور است اما عقلای صائب رای آن را قبول نمی دارند چه روح از پیری و جوانی و ضعف و ناتوانی فارغ است و پیر و جوان و خورد و کلان و تندرست و ناتوان بودن بر ابدان تعلق دارد هرگاه به سبب پیری راجه قوائے بدنی و حواس ظاهری زوال پذیرفته باشد در صورت انتقال جوگی در آن بدن حواس و قوئ که اندراس یافته بود چگونه جوان گردیده بود و نیز دلیل دیگر آنست که اگر روح جوگی در پیکر راجه منتقل شدی او را سمندر پال نام نه نهادندی و بدستور سابق راجه بکرماجیت گفتندے که بدن و شکل و صورت او قایم بود همانا که حکایت خلع بدن جوگی فروغی از صدق ندارد مخفی ا راجیف است چون سمندر پال انیس صحبت و جلیس مجلس راجه گردیده از سحر و جادو تسلط یافته بود بعد ازانکه راجه بمرگ طبعی در گذشت و یا او را سالبا من گشت جوگی بالاتفاق ا رکان دولت سریر آرا گشت یا باتفاقے که رو داد جوگی راجه را بعدم خانه

فرستاده بر تخت جہانبانی جلوس نمود چنانچہ در ولادت بکرماجیت اختلاف بسیار است ہم چنان در مردن او نیز اختلاف دارد **بیت**

گر تا قیامت زندہ آخر فنا آخر فنا ۔ ور ہمچو خور تابندہ آخر فنا آخر فنا

مدت عمر راجہ یکہزار و یکصد سال از انجملہ جہانبانی دہلی نود و دو سال ۔

راجہ سمندر پال کہ از حضیض گدائی بہ سریر بادشاہی رسید در بدایت حال بحسب صورت بعبادت شاق و ریاضات مالا یطاق قیام مے ورزید اما در عالم معنی بہرہ از خداشناسی و ایزد پرستی نداشت و غیر از اسم درویشی برنامیہ حال او نقشے دیگر نبود برہنگی و عریانی نہ برائے عبادات یزدانی بلکہ از روے ریا و اغراض نفسانی بود چنانچہ در ظاہر بدن عنصری بخاکستر آلودہ مرات باطن نیز از زنگ ہوا و ہوس اندودہ داشت ہم چنانکہ در صورت خراب حال بود در معنے نیز خراب تر بود از روے ریاکاری دست خود را برداشتہ مایل باسمان میداشت فی الحقیقت باغراض نفسانیہ دست درازی میکرد و مہر خموشی برلب نہادہ تکلم نمے کرد اما بزبان بے زبانی استدعائے مقاصد دنیوی مے نمود و روئے بسوی آسمان گذاشتہ چشم مے پوشید لیکن ہزاران چشم دل بر شاہراہ مطالب صوریہ مے کشاد و در ہر دو پاے رسن انداختہ بر درخت معکوس مے شد فی الواقعہ روے ارادت از افریدگار بر تافتہ کار برعکس مے کرد اگرچہ بر پا ایستادہ عبادت مے نمود اما ہزاران حرص و طمع در دل مے نشاند از نیرنگ سازی تسخیر قلوب مے نمود طوائف انام را منقاد و معتقد مے ساخت طفلان مردم را مے فریفت و خادم و مرید خویش میکرد و دو کانچہ طبابت و دوا سازی آراستہ خاکستر میداد و زر را مے گرفت و بچرب زبانی شعبدہ انگیزی مینمود و بہ بہانہ سیماب سازی و کیمیا گرے خانمان سادہ لوحان بے خرد را بغارت مے برد **منظومہ**

در لباس ظاہری شیخ بزرگ ۔ در طریق باطنی بدتر ز گرگ

از زبان صد ذکر در دل صد دغا ۔ ماند در دعوے بعید از مدعا

ظاہر آرائے دوکان دارے بود ۔ باطن آرائے چہ پر کارے بود

ازین عبادت و ریاضت مرادش آن بود کہ بسلطنت جہانبانی کامیاب شود آخر الامر بنمطے کہ تحجر پیر درآمدہ بمراد خاطر فایز گشتہ از گلشن سرائے وارستگی بخارستان پابستگی درآمد و از نورستان آزادگی و ظلمت آباد گرفتاری در رسید لعل بدخشانی را در عوض

سفال رنگین فروخت و مروارید عمانی را در بدل خذف ریزه از دست داد یعنی درویشی را
بپادشاهی بدل کرد و خداطلبی را بدنیاطلبی معاوضه نمود **نظم**

مبادا دل آن فرومایہ شاد | کہ از بہر دنیا دہد دین بباد
کجا عقل با شرع فتوی دہد | کہ اہل خرد دین بدنیا دہد
خداوند دانش غم دین خورد | کہ دنیا بہر حال مے بگذرد

اگرچہ سمندر پال برائے حصول مطلب فرمان روائے محن و شاق بسیار کشیدہ کامیاب و
کامروا گشت اما آخرالامر رہ نورد ملک عدم گردید **بیت**

عمر چنین آدمی بے خبر | خاک بسر کرد کہ خاکش بسر

مدت سلطنت بست و چہار سال و دو ماہ

راجہ چندر پال بن راجہ سمندر پال۔ مدت چہل سال و پنجاہ بامر سلطنت پرداخت
راجہ نین پال بن راجہ چندر پال۔ مدت پنجاہ و یک سال و پنج ماہ کوس جہانبانی
نواخت۔

راجہ دلیس پال بن راجہ نین پال مدت چہل و ہفت سال و دو ماہ بفرمان روائے
قیام نمود۔

راجہ نرسنگہ پال بن راجہ دلیس پال مدت سی و ہفت سال فرمانروائی کرد۔
راجہ سونہہ پال بن راجہ نرسنگہ پال۔ مدت سی و ہفت سال و یازدہ ماہ
فرمان روائے نمود۔

راجہ لکھہ پال بن راجہ سونہہ پال مدت سی و ہشت سال و سہ ماہ طریق جہان
آرائے نمود۔

راجہ گوبند پال بن راجہ لکھہ پال مدت بست و ہفت و سال و شش ماہ سلطنت راند
راجہ امرت پال بن راجہ گوبند پال۔ مدت سی و نہ سال و دو ماہ مملکت آرا گشت۔
راجہ بینی پال بن راجہ امرت پال۔ مدت پنجاہ و پنج سال و سہ ماہ کمر بجہانکشائے بربست
راجہ مہی پال بن راجہ بینی پال مدت بست و چہار سال و نہ ماہ سریر جہانبانی را زیب داد
راجہ ہر پال بن راجہ مہی پال۔ مدت چہل و ہشت سال و ہشت ماہ قلاع
حصینہ برکشاد

راجه بهیم پال بن راجه هری پال. مدت سی و یک سال و دو ماه جهان آرا و مملکت پیرا بود
راجه مدن پال بن راجه بهیم پال. مدت سی و هفت سال و نه ماه گیتی پیرائے نمود
راجه کرم پال بن راجه مدن پال. مدت چهل و پنج سال و پنج ماه کامیاب فرمانروائی گشت
راجه بکرم پال بن راجه کرم پال چون عالم گیری و ملک ستانی شعار خود داشت
و حکام اکناف عالم را محکوم کرده خراج میگرفت ازین جهت بهر طرف لشکرے کشید و بزور
بازوے اقبال منظفر و منصور مے گردید بهمین آئین مدت مدید جهان آرائے و مملکت کشائی نموده
بکامرانی و کام ستانی فرمان روائے و جهانبانی کرد بحکم بادشاه حقیقی چون ایام زندگانیش
باخر رسید و ارادت الهی بران شد که سلطنت بقومی دیگر منتقل گردد راجه مذکور بمقتضائے تسلطی
که داشت دعوتے که در مضمر بود بر سر راجه تلوک چند والی بهرایچ لشکر کشید راجه تلوک چند نیز
صفوف آراسته بمقابله در آمد تیغ زنان چون حلقه هائے زره فراهم آمدند تیر اندازان بسان تیرهائے
ترکش یکدسته شدند و کمان داران مانند ابروے خوبان بهم پیوستند و خنجر گذاران بمثال
مژگان محبوبان صف بستند چون صفوف طرفین آراسته گردید بهادران شیر افگن دلیرانه
و دلاورانه در رزمگاه رسیده جنگی نمودند که از کشتگان انبار هائے نیل بالا پدید آمد و از خستگان
توده هائے کوه اسا نمایان گشت از دست قلم کرده حساب بانگشتان پا رسید و از پائے بریده
قلم در دست محاسب لرزید از خون بهادران جوهائے روان گردید و قالب مردگان دران خون
چون بط بالائے آب میدوید و روح از بدن چون مرغ از قفس پرواز مے نمود و سر از تن چون
ثمر از شجر فرو مے افتاد بمشیت ایزدی دران معرکه راجه بکرم پال شکست یافته کشته شد و مدت سلطنت
او چهل و چهار سال و سه ماه بود از ابتدائے راجه سمندر پال لغایت راجه بکرم پال شانزده تن مدت
سی صد و چهل و سه سال فرمان روائے کردند و ازینجا سلسله جوگی منقطع گردید. و امر
سلطنت بدیگران رسید. بیت

عالم همه هیچ و کار عالم همه هیچ اے هیچ ز بهر هیچ در هیچ مپیچ

راجه تلوک چند از بهرایچ آمده فرمان روا گشت پر قبیلے از ولایت بهرایچ
حکومت داشت و گاه گاهے بفرمان روائے اندرپت خراج میداد درینولا که کوکب طالعش
از افق اقبال طلوع نمود بر هیچو بکرم پال فرمان روائے که بکثرت عساکر جرار در بسیاری فیلان
نامدار بر حکام اکناف گیتی حکومت مے کرد فتح یافته در اندرپت رسیده و جانشین سریر

فرمان روائے گشتہ براطراف ممالک رایت حکومت بلند ساخت وکوس فرمان روائے درعرصہ روزگار نواخت لیکن سلطنت او چندان بقا نیافت و در اندک مدتے بعالم بقا شتافت مدت سلطنت ہمگی دو سال

راجہ بکرم چند بن راجہ تلوکچند مدت بست ودو سال وسہ ماہ رایت جہان کشائی درساحت فرمان روائے بلند ساخت

راجہ کانک چند بن بکرم چند مدت چہار سال وسہ ماہ بکامرانی وکامیابی بامر سلطنت پرداخت

راجہ رامچند بن راجہ کانک چند مدت چہاردہ سال ویازدہ ماہ کوس عالم آرائے درعرصہ ممالک پیرائے نواخت۔

راجہ اوہر چند بن راجہ رامچند۔ مدت ہنزدہ سال ودو ماہ سمند کامرانی درمیدان جہانبانی تاخت۔

راجہ کلیان چند بن راجہ اوہر چند۔ مدت پانزدہ سال وہفت ماہ روغن حکومت درچراغ کامیابی انداخت۔

راجہ بہیم چند بن راجہ کلیان چند۔ مدت ہزدہ سال وسہ ماہ در قلعہ کشائی وعدو گزائی شمشیر ہمت آخت۔

راجہ بوہ چند بن راجہ بہیم چند مدت بست وپنج سال وپنجماہ بعدالت گستری وسخاوت ورزی رما وبرایا رانواخت۔

راجہ گوبند چند بن راجہ بوہ چند مدت بست ودو سال ودو ماہ رایات گیتی ستانی درعرصہ جہانبانی افراخت

مسماۃ رانی بہیم دیوی منکوحہ راجہ گوبند چند بعد رحلت راجہ گوبند چند پسرے کہ قایم مقامش بودہ انتظام مہام جہانداری تواند نمود نماند امرائے عالی نژاد ووزرائے نیک نہاد بمقتضائے وفاداری وحق نمک شناسی مخدومہ خود را برسریر سلطنت اجلاس دادہ در انقیاد وامتثال اوامر قدسیہ او کمرہمت بربستند ودقیقہ از دقایق از امر عالیہ اش فرو نمیگذاشتند در اندک مدتے آن پردہ نشین سرادق عصمت نقاب گزین تتق عدم گردید مدت سلطنت ہمگی یکسال از ابتدائے راجہ تلوکچند لغایت ساعت بہیم دیوی دہ تن مدت یکصد وچہل وپنج سال سلطنت کردند رباعی

هیهات باحیات کسے درجهان نماند | از دست مرگ هیچ کسے درامان نماند
هر بلبلے که آمده درباغ این جهان | فریاد کرد ورفت وورین بوستان نماند

راجه هر پریم که از درویشی بپادشاهی رسید

چون مملکت از فرمان رواے خالی گردید واحدی از وارثان راجه گوبند چند ولی[۱] بیمیم دیوے نماند ارکان دولت واعیان مملکت باهمدیگر عقد موافقت بسته مشورت نمودند که براے نظام مهام مملکت وفراهم آوردن پراگندگیهاے ولایت وجود فرمان رواے ناگزیرست درین صورت هر پریم درویش خدااندیش راکه ردائے آزادگی بردوش وکلاه وارستگی برتارک داشت وبریاضت وعبادت مشهور بود واکثر خلائق مرید ومعتقد او بودند وبسیاری از ارکان دولت باو اعتقاد تمام داشتند از لباس پارسائی برآورده بخلعت بادشاهی مخلع کردند وبجاے کلاه درویشی تاج بادشاهی برسر نهادند وعوض سجاده ریاضت سریر سلطنت حاضر آوردند وگداے را بجهان آرائے سعادتمند نمودند وهرهمه متفق اللفظ والمعنے مطیع ومنقاد شدند واو کامیاب امر سلطنت شده بمرگ طبعی درگذشت مدت فرمان دهی هفت سال وپنج ماه ۔

راجه گوبند پریم بن راجه هر پریم بعد پدر سریر آرائے فرمان روائی وجهانبانی گشته مسافر ملک عدم گردید مدت سلطنت [۱]بست سال وسه ماه

راجه گوپال پریم بن راجه گوبند پریم زیب افزائے اورنگ فرمان رواے وجهان کشائی گشته ودیعت حیات سپرد مدت سلطنت پانزده سال وسه ماه

راجه مها پریم بن راجه گوپال پریم ۔ بعد جلوس برتخت جهانداری اگرچه بحسب ظاهر بامور سلطنت وکاربار مملکت مے پرداخت لیکن درباطن متوجه بمبداے فیاض بوده از تعلقات دنیوی نفرت وکراهیت کمال داشت وهمیشه بادرویشان خدااندیش وآزادگان ریاضت کیش که از امور دنیویه وارسته بودند صحبت داشته خاطر خداشناس را بامور سلطنت آلوده نمے ساخت واز بسکه وارستگی مفطور وآزادگی مجبول او بود جمیله دنیا هرچند رخساره جمال خود را بخط وخال فتنه انگیز آراسته درپیش گاه نظرش جلوه میداد در شبستان

(۱) بست وسه سال وسه ماه

باطن حقیقت مواطنش راهی یافت وشاهد رعنائے تعلقات هرچند با راستگی و پیراستگی کمال منود ارمے شد در حرم سرائے بے تعلق او قبول نے افتاد چه هرکس را که جذبه الهی بخود کشیده باشد بامور دنیوی چه کار وانکس را که نگلشن سرائے حقیقت راه یافته بخارستان تعلق چه نسبت الحق وارستگی دولت است بے بدل ونعمتے است عدیم المثل هرکه در کنج انزوا سر بزانوے تنهائی نهاد هرآئینه گذارش در شهرستان عرفان افتاد وانکس را که درگوشه تجرید معتکف گشت بیشک در حقیقت آباد جمعیت آرامش یافت والانگهبان بوسیله آزادگی از حادثات دنیا وخطرات مافیها رستگاری یافته واهل دلان بذریعه بے تعلق عارف معارف حضرت باری شده خوشدلی که از ظلمت آباد تعلقات بیرون رفته بنورستان آزادگی خرامش نماید وفرخا سعادت مندی که از حضیض گرفتاری دنیا برآمده صاعد مصاعد عرفان ایزدی گردد القصه آن سالک مسالک حقیقت بمقتضائے توفیقات خداداد دوارستگی مادرزاد کسوت سلطنت از بر انداخته ورداے آزادگی بردوش گرفته روبصحرا نهاد فی الحقیقت در بدل سفال رنگین جواهر زواهر بدست آورد وعوض خذف ریزه درر غرر در برگرفت بنے نے غلطم ذره را با خورشید درخشان مبادلت کرد وقطره را با دریائے عمان معاوضت منود **مثنوے**

کسے کز بار دنیا شد سبکدوش	کشد ناظوره عقبے در آغوش
زجانش سر برارد ملعه نور	چونار سوسوے از نخلهٔ طور
شناسد کنج خلوت مامن خویش	کشد چون کوه پا در دامن خویش
محال آمد بدون ترک وتجرید	سلوک راه منزل گاه توحید
نباشد تا ز دنیا قطع پیوند	نهال دین کجا گردد برومند

مدت سلطنت راجه مهاپریم شش سال وهشت ماه واز ابتدائے راجه هرپریم لغایت راجه مهاپریم چهارتن پنجاه وسه سال سلطنت منودند

راجه دهی سین که از بنگاله آمده سریر آرای گردید

چون در اکناف عالم شهرت یافت که فرمان روائے اندرپت ترک تعلق نموده گوشه انزوا پذیرفته واورنگ جهانبانی خالی افتاد هرکدام از حکام بقصد تسخیر آن ولایت کمر تردد بربست ودرصدد فراهم آوردن عساکر گردید راجه دهی سین والئ ولایت بنگاله بر همه تقدیم جسته

بالشکر گران وسپاه بیکران بجناح استعجال طے منازل نمودہ در اندرپت رسیدہ وشخصے که وارث سریر بودہ وکمر مخالفت بندد نبود ازین جہت بے منازعت غیری بر تخت جہانبانی جلوس نمودہ جہان را زیر نگین خویش در آورد و امرا و وزرا رجوع آوردہ کمر اطاعت بر بستند

بیت

جہان را ندارند بے کدخدائی | یکے میرود دیگر آید بجائے

مدتے جہانبانی بکامرانی نمودہ بمرگ طبعے درگذشت مدت سلطنت ہژدہ سال وچہار ماہ جہانداری نمودہ رحلت کرد

راجہ بلاول سین بن راجہ وہی سین۔ مدت دوازدہ سال وچہار ماہ جہانداری نمودہ رحلت کرد۔

راجہ کنور سین بن راجہ بلاول سین۔ مدت پانزدہ سال وہشت ماہ جہان آرائے گردیدہ ارتحال نمود۔

راجہ مادھو سین بن راجہ کنور سین مدت پانزدہ سال وچہار ماہ بجہانگیرے پرداختہ ودیعت حیات سپرد۔

راجہ سور سین بن راجہ مادھو سین۔ مدت بست سال ودو ماہ بجہانستانی مشغول بودہ رخت ہستی بربست۔

راجہ بھیم سین بن راجہ سور سین مدت پنج سال ودو ماہ بجہانبانی اشتغال ورزیدہ پیمانہ عمر لبریز کرد۔

راجہ کانک سین بن راجہ بھیم سین مدت چہار سال ونہ ماہ جہان پیرائے نمودہ قالب حیات تہی کرد

راجہ ہری سین بن راجہ کانک سین مدت دوازدہ سال ودو ماہ جہان افروزی نمودہ صحیفہ زندگانی تہہ کرد۔

راجہ کہن سین بن راجہ ہری سین۔ مدت ہشت سال ویازدہ ماہ باعث رونق جہان گشتہ سررشتہ عمر گسیخت

راجہ نراین سین بن راجہ کہن سین۔ مدت دو سال وسہ ماہ ذریعہ آبادی جہان بودہ پیوند زندگانی برشکست۔

راجه لکهمی سین بن راجه ناراین سین مدت بست و شش سال و یازده ماه واسطه معموری جهان گردیده ازجهان برفت

راجه دامودرسین بن راجه لکهمی سین. چون برتخت سلطنت جلوس نموده استقلال یافت بمقتضائے بدمستی جوانی و مدهوشے نادانی از آئین قوانین اسلاف انحراف ورزیده ازجادهٔ قویم عدل و انصاف برگشت و طریقهٔ ظلم و اعتساف درپیش کرد و درمجلس او اشرار بدکردار و اراذل ناانیدیده اطوار راه یافته اورا از طریق وشیق عدالت و نیکوکاری گردانیده رهنمائے کردار نکوهیده و شعار ناگزیده شدند آدمی را مصاحبت مصاحب بد و زبون از افعال شائسته و اعمال بائسته برکران میدارد چنانچه باد خزان گلستان را از طراوت و نضارت باز میدارد

قطعه

صحبت مفسدان و بدفعلان | مردم نیک را تباه کند
هرکه بادیگ هم نشین گردد | جامهٔ خویشش را سیاه کند

راجه مذکور چه از شرارت ذاتی خویش و چه از صحبت نکوهیدگان فرومایه افعال نکوهیده پیش نهاد نمود و ملازمان دولت خواه و منتسبان درگاه را از حبس و بند و خفت منصب و هتک عزت از خود آزرده گردانید و زیردستان و خراج گذاران را بهبیداد گرے و ستمگرے رنجانید ارباب فتنه و فساد و اهل ظلم و بیداد نظر براوضاع و اطوارش نموده ره سپر طریق جفاکاری و مردم آزاری شده دست تعدی و تطاول بر مال ضعفا و غربا و ارباب حرفه و پیشه دراز کردند

قطعه

اگر زباغ رعیت ملک خورد سیبے | برآورند غلامان او درخت از بیخ
به نیم بیضه که سلطان ستم روا دارد | زنند لشکریانش هزار مرغ به سیخ

ازانجاکه طراوت و رونق باغ روزگار وابسته بجویبار عدالت بادشاهان والاقتدار است و پژمردگی گلزار گیتی از سموم ظلم جفاکاران بیداد شعار در اندک فرصتے امصاری و بلاد ممالک خراب و بے رونق گشت و آبادیها بخرابی و ویرانی گرائید خراج مملکت رو بکمی نهاد عشرت و شادمانی از جهانیان رخت هستی بربست

بیت

بظلم جائے که گردد دراز | نه بینی لب مردم ازخنده باز

زرین صورت سلطنتش رو بزوال نهاد و او به نتیجه اعمال بد بجانکاهے خود افتاد مدت

سلطنت یازده سال و سه ماه ابتدائے راجه دہی سین لغایت راجه دامودر سین دوازده تن مدت یکصد و پنجاه سال جهانبانی نمودند۔

راجه دیپ سنگه کوہی

در آن ایام والئ ولایت کوہستان سوالک بود سپاه بسیار و بعدالت اشتهار داشت ارکان دولت و اعیان ولایت راجه دامودر سین که از بدسلوکی و مردم آزارے والی خویش بتنگ بودند در کوہستان رفته حقیقت احوال خویش و ستم رسیدگی رعایا و برایا و سراسیگی و بی اتفاقی خدم و حشم گذارش نموده راجه دیپ سنگه را ترغیب و تحریص فرمان روائے اند ریت نمودند او بمجرد دریافت این نوید طبل شادی نواخته مانند شهباز بلند پرواز بطمع طعمه بالشکرانبوه از فراز کوه بران سرزمین رسیده آن کبوتر آشیان نشین غفلت و بے پروائی را صید چنگل بازوے اقبال نموده در قفس حبس در آورده بجایگاهی انداخت و در ساعت سعید بر سریر جهانداری جلوس نموده حدیقۂ روزگار را که از خزان بیدادگری بے رونقی گرفته بود بجوئبار عدالت طراوت و نضارت بخشید مدت سلطنت بست و هفت سال و دو ماه۔

راجه رن سنگه بن راجه دیپ سنگه بعد پدر جهان آرا و ممالک پیرا گشته بمرگ طبعی رخت هستی بربست مدت بست و دو سال و پنجاه جهانبانی نمود۔

راجه راج سنگه بن راجه رن سنگه براورنگ عالم آرائے جلوس نموده بسان پدر و جد بزرگوار خویش دولت و عدالت را رواج داده سپاه و رعیت را از خود خوشنود گردانیده نیک نام گردید مدت سلطنت نه سال و هشت ماه

راجه نرسنگه بن راجه راج سنگه زیب افزائے تخت جهانداری گشته بعدالت گستری نیکنامی جاوید اندوخت مدت سلطنت چهل و شش سال و یک ماه

راجه هر(۱)سنگه بن راجه نرسنگه زیب پیرائے سریر شهریاری شده رعایا را مسرور و مملکت را معمور داشت مدت سلطنت بست و پنج سال و سه ماه۔

راجه جیون سنگه بن راجه هرسنگه چون جانشین اورنگ سلطنت گردید بمقتضائے عنفوان جوانی بعیش و کامرانی پرداخت و بے پروائے و لاابالی شعار خود ساخت

---

(۱) هری سنگه

الحق آغاز جوانی زمان شورش نفس اماره و طبیعت زیان کاره بلند ساز رایت بدمستی و شیدائی عالم افروز هواپرستی و سودائے آتش افروز شهوت و بدکاری پرده سوز عفت و پرہیزگاری قوت بازوے ہوا و ہوس ہنگامہ آرائے تمنائے نفس آشوبگاہ رعونت و تکبر عجب افزائے دانایان والا گہر رہ زن عصمتیان پارسا فطرت موجب ضلالت عقبیان عالی فکر ہست **نظم**

شاہی و جوانی این دو مستی | کاتش فگند بسر بہستی
خوش آنکه بدین فراخ دستی | ہشیار بود ز این دو مستی

ازانجا که سلطنت بغفلت راست نیاید و حکومت تباه اندیشان انجام دیرنپاید و ہمہ کارہا نافرجام باشد در اندک مدتے جہانبانی از دست او بدر رفت و آواره دشت ادبار گشته درگذشت مدت سلطنت ہشت سال و پنج ماه از ابتدائے راجہ دیپ سنگه تا راجہ جیون سنگه شش کس مدت یک صد و سی و نه سال جہانبانی نمود ۔

راجه پرتھی راج المشہور رائے پتھورا

چون ارادت فرمان روائے حقیقی برین شد که رائے پتھورا مرزبان ولایت سیراغه که براجه جیون سنگه نیایش داشت بسلطنت عظمی کامیاب گردد راجه جیون سنگه از روئے بیخردی بالضرورتے که روداد نامی ارکان دولت را با لشکر فراوان[1] در کوہستان که مسکن ابدا د او بود فرستاد و خود باچندے از ہمراہی در دار السلطنت مانده بغفلت میگذرانید رائے پتھورا از استماع تنہائی راجه با لشکر جرار گہانی رسیده رایت کارزار برافروخت راجه جیون سنگه که لشکر سامان پیکار نداشت تاب نیاورده رو بفرار نہاده خود را در کوہستان دشوار گذار کشید آخر الامر ہمان طرف پیمانه عنصری لبریز کرد و رائے پتھورا کوس نصرت نواخته سریر آرائے فرمان روائے گردید **بیت**

چو بیند که از اژدها نیست رنج | خردمند نگذارد از دست گنج

چون پانزده سال از فرمان روائے او گذشت سلطان شہاب الدین غوری از غزنین بدفعات آمده محاربه نمود آخر کار در موضع نراین عرف تلاوڑی او را اسافر ملک آخرت نمود و اورنگ آرائے خلافت ہندوستان گشت از نسخه راجاولی و راج ترنگنی آنچه احوال

[1] گراں ۱۲

راجها مطالعه در آمد چنین است که تفصیل آن بتحریر درآورده اما از دفتر سویم اکبرنامه و
بعضی نسخه دیگر چنان ظاهر می شود که در سنه چهار صد و بست و نهم بکرماجیت راجه انگ پال
تونور رایت فرمان روائے برافراخت و در نزدیکے اندرپت شهر دهلی آباد ساخت او و اولادش
بست تن مدت چهار صد و نوزده سال و یک ماه و بست و هفت روز کامرانی کردند بالاخره
راجه پرتهی راج نبیره بستم او را بالدیو چوهان محاربه روداد و دران کارزار کشته شد و در سنه
هشت صد و چهل و هشت بکرماجیت فرمان روائے از قوم تونور برآمده به قوم چوهان قرار گرفت
و راجه بلدیو و اولادش هفت تن مدت سی صد و هشتاد و پنج سال و هفت ماه سلطنت
کردند چون نوبت حکومت برائے پتهورا نبیره هفتم رائے بلدیو چوهان رسید سلطان
شهاب الدین غوری هفت مرتبه یورش کرده هنگامه پیکار آراسته و هر مرتبه
شکست خورده بدر رفت اما دائماً تدبیر تسخیر این ملک در پیش داشت گویند
راجه جے چند راتهور مرزبان قنوج براکثر راجها غالب آمده سگالش جگ راجسو که
شرح آن سابقاً بتحریر درآمده فرا پیش گرفت و در سرانجام سامان آن گردید و نیز اراده کرد که
دران انجمن دخت خود را بهمین راجه بپیوندد بدین تقریب راجها اطراف ممالک را طلب
داشت رائے پتهورا نیز بموجب طلب او داعیه آن سمت نمود ناگهان بر زبان یکے از نوکرانش
گذشت که با وجود رائے پتهورا این جگ از جے چند بدیع است و چه گنجایش که رائے
خود در آن جگ تشریف فرمایند از استماع این سخن رائے پتهورا را آتش غیرت در دل افروخته
شد و فسخ عزیمت آن سمت نمود راجه جے چند ازین خبر برآشفته اراده محاربه نمود اما بنابر نزدیکی
ساعت جگ توقف کرد و بصلاح دانشوران بنابر سرانجام این جشن پیکر رائے پتهورا از طلا
ساخته بدربانی برنشاند رائے پتهورا ازین آگهی یافته مانند مار بر خود پیچید و با پانصد مرد گزیده
ایلغار کرده ناگهانی بدان هنگامه پیوست و تمثال خود را از دروازه برداشت و کارزار
کرده بسیارے را کشت و برگشت راجه جے چند بهر صورت جگ بانصرام رسانید
اما دخترش احدے را از آن انجمن از راجها که از اطراف ممالک آمده بودند
قبول نکرده از دریافت مردانگی و جوانمردی رائے پتهورا آرزومند وصال او گشته
پدرش ازین معنی رنجیده از مشکوی خویش بیرون کرده برائے او منزل
جدا ساخت رائے ازین آگهی مشتاق گشته بخواهش پیوند او ساعی گردید

دشمنوریِ اندیشید چاند اباد فروش راکه از دمسازان ماهری بود به نیابت خویش پیش راجه جی چند تعین ساخت وخود با برخے از مردم گزیده بائین ملازمان همراه چاند اشد وبعد رسیدن در قنوج بپختہ کاری و مردانگی دخت راجه بدست آورده بایلغار خود را به دهلی رسانید وراجه جے چند آگاه گشته بقصد پیکار فوجها آراست ملازمان رائے پائے همت در میدان محکم گذاشته محاربه عظیم کردند هفت هزار کس در آن کارزار از طرفین کشته شد القصه رائے پتهورا چنین نازنین را بدست آورده گردش فلک برمراد خویش انگاشت وبا او آن چنان محبت قلبی ورزید که اکثر اوقات بشکوے دولت بسر بروے وگرامی انفاس را بطبیعت دوستی نابایست گذرانیدے و بکار ملک وسپاه نه پرداختے چون سالے بدین حال گذشت سلطان شهاب الدین غوری ازین داستان واقف شده باراده یگانگت باراجه جے چند طرح آشتی ودوستی انداخت بمرتبه هشتم در سنه هزار ودوصد وسی وسه بکرماجیت مطابق پانصد وهشتاد وهشت هجری که چهل ونه سال از فرمان روائے رائے پتهورا منقضی شده بود لشکر فراهم آورده بقصد ملک ستانی برآمد وبسیاری محال برگرفت وهیچ کس را یارائے نبود که از آمدن سلطان برائے پتهورا برگذارد آخر الامر ارکان دولت به مشورت یک دگر چاند اباد فروش را درون حرم سرا فرستاد آن عفت منش را از حقیقت کار اگهی داد ندرائے از غرور انکه بارها سلطان را شکست داده برو نصرت یافته بود رسیدن سلطان چندان بخاطر نیاورده قدرے لشکر یکجا کرده به پیکار ورآمد سلطان صفوف آراسته روبرو گردید راجه جے چند که هر بار کمک میکرد درین مرتبه بقصد انتقام خویش بالشکر بسیار آمده بدد گار سلطان گشت وآتش محاربه اشتعال گرفت دوران رزمگاه رائے پتهورا بدست کسان سلطان گرفتار شد سلطان اورا دستگیر نموده به غزنین برد وهمیل در چشمان کشید چاند اباد فروش از حقیقت منشی ووفاداری به غزنین شتافت وبه ملازمت سلطان رسیده نوازش یافت وبرائے پتهورا ملاقات کرده در زندان دمسازی

نمود و از روے مشورت او صاف تیر اندازی رائے پتهورا نزد سلطان نمود
و سلطان به تماشائے آن میل کرده برائے پتهورا تیر و کمان بدست داده
بموجب مصلحتے که باچاند ابادفروش درمیان آورده بود سلطان را بر آواز
تیر دوز کرده کارش باتمام رسانید در آن وقت هواخواهان سلطان رائے
پتهورا و چاندارا از هم گذرانیدند لیکن در تواریخ فارسی کشته شدن رائے
پتهورا در رزمگاه بکان تلاوڑی نوشته اند و بقتل رسیدن سلطان شهاب الدین
غوری بعد از مدت از دست فدائے کهوکهر و باختلافات بسیار ظاهر مے شود و الله
اعلم بالصواب بالجمله بعد کشته شدن رائے پتهورا حکومت هنود از هندوستان
منقطع گشته بسلاطین مسلمین انتقال یافت از ابتدائے راجه جدهشتر پاندوان
لغایت رائے پتهورا بموجب نسخه راج ترنگنی یکصد و بست تن از اقوام هنود مدت
چهار هزار و چهار صد و هشت سال فرمان روائے نموده هر کدام مرحله پیمائے
طریق عدم شد از انجاکه منشیان ارادت ایزد سبحان منشور خلود عهد زندگانی
بر صفحه حال هیچ مخلوقے مرقوم نه ساخته و طغرائے دوام ایام حیات بنام هیچ
ممکن الوجودے ثبت نکرده اند همه را شربت اجل نوشیدنی و طریق عدم نوردیدنی
و پیوند عنصری بریدنی و رخت رحلت پوشیدنی است

نظم

آنکه اوج فلک نشیمن ساخت ‌‌‌ — عاقبت زیر خاک مسکن ساخت
آنکه برفرق تاج از زر کرد ‌‌‌ — در لحد رفت و خاک بر سر کرد
آنکه گهواره ساخت مسکن خویش ‌‌‌ — رفت تابوت کرد مامن خویش
هیچ کس در جهان قدم نزند ‌‌‌ — که قدم جانب عدم نه زند
تا توانی دل از جهان بگسل ‌‌‌ — رشته از بهر این و آن بگسل
جاودان نیست عالم فانی ‌‌‌ — تو درین جا دوان کجا مانی
روئے در ملک جاودانی کن ‌‌‌ — ترک این کنج دیر فانی کن
پائے در دام هیچ هیچ منه ‌‌‌ — همه هیچ اند دل به هیچ منه

تدریس مدرس قلم افادت شیم در مدرس بیان احوال سلاطین مسلمین

ایزد بی نیاز و قادر بی انباز فاعل مختار است چیزی که خواهش او می باشد از پرده خفا بمنصه بروز می آرد و امری که ارادت او می شود از مکمن قوة بجلای فعل میرسانده و هرچه می خواهد می آفریند و از آفرینش هرکه را می خواهد می گزیند بدرگاه کبریایش حسب و نسب اعتبار ندارد و بیارگاه والایش دین و مذهب منظور نیست چراغ آفتاب عنایت او بر صفحه حال هرکه می تابد ظاهر و باطنش نورانی میگرداند و دست نوازش او بر فرق هرکه میرسد از حضیض خمول باوج عزت و افتخار عروج می نماید و از افریدها که مجبور و معذور اند کرا قدرت آن است که دست رو بر قدرت افریدگار تواند زد و از قبول ارادت صمدی زبان عدول تواند کشاد و چون مشیت قادر مطلق جل جلاله اقتضای آن کرد که سلسله فرمان روای هندوستان از فرقه هنود که از آغاز افرینش وارث سلطنت این مملکت هستند منقطع گردد و این ممالک در ظل رایت جماعة مسلمین در آید و در هندوستان رواج اسلام پدیدار شود سلاطین که بمذهب و دین و زبان و آئین هندیان هیچ نسبت نداشتند از ولایت و در دست آمده بزور بازوی اقبال و قوت سرپنجه طالع لایزال این ممالک را انتزاع کرده نقش وجود هنود را که ابا عنجد مسند آرای حکومت و سلطنت بودند باب شمشیر ابدار از صفحه روزگار پاک ششتند و خرمن هستی عدوان که مخالف مذهب و مدعی سلطنت بودند به برق سیف جان ستان خاکستر ساختند

مثنوی

سررشته قدرت الهی	کس نکند گره کشائی
بی جنبش امر از بدستان	برگی نجهد درین گلستان

ہمان بہتر کہ کمند اندیشہ از قصر امتثال این گفتگوہا کہ از امکان دریافت این ہیچمدان بیرون است باز داشتہ عنان شدیز خامہ مدعا نگار بسمت مطلبی کہ در پیش است منعطف گرداند بالجملہ چون احوال جماعہ ہنود فرمان روایان ہندوستان بطریق اجمال بقدر فہمیدگی خویش بقید قلم درآورد واکنون اندکے از حقیقت سلاطین مسلمین کہ از کتب معتبرہ بمطالعہ درآمدہ بتحریر درآوردن ضرور است اگرچہ سلطان شہاب الدین غوری رائے پتھورا راکشتہ بر سلطنت ہندوستان استقلال یافت و از ابتدائے فتح و نصرت او حکومت ہنود منقطع گشتہ اما چون در ممالک ہند ظہور سلام از سلطان ناصر الدین است بنابر آن ابتدائے فرمان روایان اسلام از سلطان مسطور ضمیمہ این نسخہ نمودہ شد*

ناصر الدین سبکتگین

اواز غلامان نصیر دقیقے سامانی فرمان روائے خراسان بود بعد شیر بخدمت منصور بن نوح پیوستہ بمقتضائے آثار رشد و کار طلبے کہ از ناصیہ عال او شیوع و بنابر انوار کواکب طالع کہ از افق اقبال سطوع داشت برتبہ امیر الامرائے و سپہ سالاری رسیدہ مصدر امور ستر گبہا وکارہائے شگرف گردید در آخر حال از جانب ابو اسحق والئے بخارا بحکومت غزنین نصب گشت بعد ازانکہ ستارہ زندگی ابو اسحق بہبوط فنا درآمد آفتاب بخت ناصر الدین از شرق دولت طلوع نمودہ اوج گرائی جہانبانی گردید یعنی ابو اسحاق غیر از دوار ثے کہ قایم مقامش تواند شد نداشت و از امرائے صاحب شوکتے کہ نظم امور ملک تواند نمود سپاہ ورعیت چون انوار بختیاری از لوحہ پیشانی او لایح و آثار تاجدارے از خطوط دست او واضح دیدند ہم گنان رجوع آوردہ کمر اطاعت بستند بر

بیت

بکارے کہ اقبال یاری کند　　زاول اساسش بخوبی نهد

در سنہ ۳۶۷ ہجرے بر سریر خلافت جلوس نمودہ باصابت فکر
و رزانت رائے مہام جہانداری بنظام آوردہ باحیائے مراسم عدل
و داد و رفع لوازم فتن و فساد پرداخت و رایت عالمگیری در عرصہ
ولادری برافراشتہ اکثر ممالک بزور تیغ جہان ستانی بہ تسخیر
در آورد و چون این نسخہ مشتمل بر حقیقت احوال فرمان روایان ہند
است ازین جہت از ارقام ماجرائے ولایت ایران و توران کہ سلطان
در فتوحات آن ممالک کارنامجات نمودہ عنان خامہ برتافتہ
بہ تحریر حقیقت ہندوستان مے پردازد کہ سلطان بقصد جہاد
از غزنین بارہا بسمت ہند تاخت آورد و در سنہ ۳۷۱ اکثر بلاد مسخر گردانید
اول کسے کہ در ہندوستان رواج اسلام داد و بنیاد و تعمیر مساجد نہادہ
او بود چون از نژاد ترک بودہ مسلمین را در ہند بہ ہمین سبب ترک مے گویند
و از ہمین جہت حکام را نیز ترک مے نامند القصہ سلطان ہموارہ در بلاد
ہند ترک تازی میکرد و ساکنان این دیار از تاخت علے التواترش
عاجز و ستوہ مے شدند و اموال و امتعہ و زن و بچہ آنہا بغارت میرفت

نظم

ہمے تاخت بر ہند بہر صواب　　شدی ہند از ترک و تازش خراب

گویند کہ در آن زمان راجہ جے پال بر ممالک ہند حکومت داشت اگرچہ
تاریخ نویسان ہند در جملہ فرمان روایان دہلی راجہ جے پال را درج نکردہ
اند اما ازین جہت کہ در الایالت او قلعہ بلندہ[1] بمطالعہ در آمدہ ظاہرا
ولایت سامانہ و پنجاب وغیرہ ذلک سوائے دہلی در تصرف او خواہد
بود ترک تازی سلطان ناصر الدین ازین جہت پیش مے رفت کہ در آن

---

(۱) بہتندہ

ایام در هندوستان طوائف ملوک شده بود یکی فرمان روا استقلال نداشت القصه راجه جےپال بقصد مدافعه با بسیاری لشکر و فیلان صفدر بر سر غزنین رفت سلطان بدریافت این خبر با لشکر بسیار دمسبار زان جرار در حد و د ولایت خویش رسیده آماده پیکار گردید و درمیان هر دو لشکر مقابله و مقاتله و جدال و قتال روداد و دلاوران جنگ جو و متهوران پرخاش خو همت را با شجاعت هم آغوشش و پردلی را با مردانگی دوشادوشش نموده کارزار مردانه نمودند۔

بیت

چنان خواست رزمی که بالا و پست ۔ فتاده یلان همچو از باده مست

تن پردلان چاک از پیش و پس ۔ دردل لنایان چو مرغ از قفس

اکثرے از طرفین جنگ مردانه کرده بر خاک هلاک افتادند راجه جیپال بنا بر مردانگی د قوت صمصام غالب آمد سلطان چون دید که کار شمشیر پیش نمیرود خسرو را پیشوائے دلبری و تدبیر را رهنمائے دلاوری ساخت **بیت**

چو نتوان عدو را بقوت شکست ۔ به تدبیر باید در فتنه بست

یعنی دران نواحی چشمه بود که اگر بحسب اتفاقات چرک یا قاذورات دردن ان افتادی برف عظیم باریدی سلطان فرمود تا دران چشمه قاذورات انداختند قادر مطلق که در وسعت اباد قدرتش وقوع امثال این امور بدیع نیست باد و برف سخت گردید و زیدن تند باد و غریدن ابر و رعد و باریدن برف باشتداد و امتداد کشید **رباعی**

ز برف گشته زمین همچو صفحه کافور ۔ ز ابر ماند جهان همچو گنبد بے نور

هوا ز غایت سرما چنان نمود اثر ۔ که برد خاصیت از طبع مردم محرور

از وقوع این حال لشکریان راجه جیپال بعضی از تندی باد زندگانی بر باد دادند بعضی از شدت باران غرقه سیل فنا شدند و برخی را از کثرت برف زندگانی گداز شده و لختی را از برق نات خرمنِ حیات پاک سوخت بدین آئین اکثری از ادم و اسپ و فیل و دیگر ذی حیات تباه گشتند کسانیکه ماندند چون هندوستان زا بودند و بگرما خو داشتند مغلوب جنون سرما شدند تا از شدت هوائے سرد حواس از احساس و قوا از کار خود باز ماند دست را دستگاه کاره پارا پامردی

رفتار بماند **نظم**

دست کشیده همه در آستین ‏ پای کشان شد همه در پوستین
دست نکش مفلس مردم زباد ‏ کش خنکی دست کشیدن نداد
گرم شده از مدد جامه مرد ‏ مردم بیجامه بجا ماند سرد
گو که ز سرمایش رهاند خدا ‏ لرزه گرفته همه را دست و پا
دگدگ دندان برهنه تنان ‏ چون شفقت چوبک چوبک زنان

القصه سلطان بدین تدبیر صایب غالب گشت و مطلق استیلا یافت و راجه جیپال مغلوب شده احوال لشکریان خود بدین منوال دیده از روی اضطرار بناچار در مصلحت زد قرار انکه پنجاه زنجیر فیل با نقد فراوان بطریق پیشکش بخدمت سلطان بفرستند. بدین قرار داد چندین از معتبران خود را برسم یرغمال پیش سلطان گذاشته معتمدان سلطان را برای تسلیم وجه پیشکش همراه گرفته رخصت بالکه خویش نمود پس از رسیدن بمسکن خود از قرار داد برگشته کسان سلطان را که برای سپردن فیل و مال همراه آورده بود بمبادله مردم خود که نزد سلطان گذاشته امده گرو بندی کرد سلطان باستماع این خبر بعزم انتقام و پاداش بدعهدی راجه بر هندوستان لشکر کشید راجه جیپال با یک لک سوار و پیاده بیشمار و فیلان بسیار بمقابله شتافت و هر دو لشکر در نواحی لمغان باهم پیوسته جنگ عظیم کردند دلیران شجاعت پیشه و مبارزان شهامت اندیشه از طرفین داد مردی و مردانگی دادند و کارنامه رستمانه بجا آوردند **نظم**

کوس از غم سروران لشکر ‏ میزد بدریغ دست بر سر
مرگ آمده در کمین جا بجا ‏ جا کرده بگوشه کمانها

آخر کار سلطان رایت فتح برافراخته غنیمت بسیار از برده و مال و فیل بدست آورده بغزنین مراجعت کرده راجه جیپال هزیمت خورده بهندوستان آمد و تا لمغانات بتصرف سلطان در امده سکه و خطبه او رواج یافت ازانجا که فنا لازمه ممکنات و بقا خاصه واجب است بالاخر ستاره زندگانی سلطان بهبوط ارتحال انتقال یافت **بیت**

هر که آمد بجهان اهل فنا خواهد بود ‏ وانکه پاینده و باقیست خدا خواهد بود

مدت سلطنت او بیست سال بود ❖

سلطان محمود بن سلطان ناصر الدین سبکتگین

بعد از انکه سلطان ناصر الدین سبکتگین ودیعت حیات سپرد و امیر اسمٰعیل پسر بزرگ بر تخت جهانبانی جلوس نمود سلطان محمود را از میراث پدر محروم گردانید سلطان محمود تاب جور وجفای برادر کلان نیاورده بیاوری بخت بیدار و امداد طالع هوشیار که او را فرمان روائے روے زمین بالستی کرد اماده پیکار گشته بر اسمٰعیل غالب آمد در سنه ۳۸۸[1] در خطه عشرت آگین غزنین زیب افروز اورنگ خلافت گشت وارکان دولت واعیان مملکت رجوع شده کمر عبودیت بر بستند وسلطان بمقتضائے دلیری خدا داد و دلاوری مادر زاد تیغ عالمگیری بر میان مبارزت بسته ورایت جهان ستانی در عرصه شجاعت بر افراخته بر بلخ و بخارا و اورگنج[2] و خوارزم و ترکستان و عراق و خراسان و سایر بلاد ایران و توران لشکر کشیده مظفر و منصور گشت و عرصه روزگار از خس و خاشاک مخالفان پاک گردانید چون طنطنه جهانگیری و ملک آرائی و دبدبه عدو گزائے و قلعه کشائے و اوازه عدالت گستری و دین داری و غلغله عبادت اندیشی و پرهیزگاری او در اطراف گیتی مشهور گشت و خلیفه بغداد از استماع اوصاف فرخنده او خلعت بس فاخره که پیش ازین احدی از خلفا هیچ یکے از سلاطین نفرستاده بود برائے سلطان مرسول[3] نموده یمین الدوله و امین الملت لقب کرد **بیت**

نظام حال زمانه قوام کار جهان — تمام گشته باقبال شهریار روان

بمقتضائے مراسم دین داری بقصد جهاد کمر همت به تسخیر هندوستان بسته مرتبه اول در سنه ۳۹۱ یورش نموده راجه جیپال نیز بعزم مقابله رهگرا گشته در پشاور بکتب سلف فرشادر[4] و پرشاور و بگرام نوشته اند رسیده معرکه کارزار بیاراست هر دو لشکر باهمدیگر پیوسته و صفوف آراسته در اویختند و داد مردانگی دادند **بیت**

دلیران ستادند پا کرده سخت — ستادن بیاموخت زیشان درخت

از درخشیدن برق شمشیر آتش بار و باریدن تیر شعله کردار اکثری از طرفین حریق آتش بلا و غریق بحر فنا گشتند بالاخر سلطان مظفر و منصور گشته پنج هزار کفار در ان کارزار علف تیغ خونخوار نمود و راجه جیپال با پانزده نفر از پسر و برادر خویش اسیر گشته بقتل رسید جائیکه شهباز همت

---

[1] سنه ۳۸۷ [2] سر گنج [3] مرسل [4] وشادر

بلند قصد پرواز کند اگر زاغ مستمند بر ہوا دعوی پریدن نماید بے شک شکار شاہین قضاست و گاہے کہ شیر دلیر بقصد نخچیر بر خیزد اگر روباہ حقیر با وستیزد لا محالہ خون خویشش بر خاک ریزد۔

مثنوی

گوزنے کہ در شہر شیران بود | بمرگ خودش خانہ ویران بود
اگر ماہی از سنگ خارا بود | شکار نہنگان دریا بود

گویند کہ در گردن راجہ حمایل بود کہ بزبان ہند مالا نامند مرصع بجواہر وزواہر گران بہا و مکلل بدرر غرر رنگینا کہ ہر گوہر آن مانند چراغ فلک روشن تر و قیمت ہر جواہر بخراج مملکت برابر

بیت

بچندان لعل و گوہر شد بران صرف | کہ گنجد در سر ہر نقطہ و ہر حرف

مبصران جوہر شناس و مقیمان خرد اساس قیمت ان را یک لک و ہشتاد ہزار دینار کردہ بود و ہمچنین در گردن پسران و برادرانش حمایل ہائے قیمتی مرصع بود کہ در آب و تاب گرد از کواکب می برد ہر ہمہ در جملہ غنایم بخزانہ سلطان رسید وازانجا بعد فتح رو بہندوستان کرد واکثری بلاد تسخیر در اوردہ در بہتندہ کہ دار الحکومت راجہ جیپال بود رسیدہ مسخر کرد و در اکثر اماکن تعمیر مسجد نمودہ بترویج مراسم اسلام اساس دینداری محکم ساخت و چندگاہ دران نواحی بعیش و عشرت پرداخت چون کوکب بہار در رسید گل خسرو بدعوئے خسروی لشکر کشید و گل عباسی بقصد بادشاہی صفوف آراستہ لالہ فوج در فوج خیمہ سرخ پیراست سوسن خنجر آبدار نمودار ساخت غنچہ ہمنوداری پیکان پرداخت جویبار تیغ از نیام برکشید و سرو رایت خود را بلند گردانید گلگون گل و سبز خنگ سبزہ در فضائے گلشن بجولانگری آمدہ با دپائے باد و لریزش ابر در جولانگاہ ہوا و ہوس سبک رفتار شد۔

نظم

بہار آمد بعشرت پائے کوبان | ز باد صبحگاہی جائے روبان
جہان شد از خوشی چون گل شگفتہ | عروس دہر در زیور نہفتہ
شگوفہ بر سر شاخ درختان | بزیبائے چو روئے نیک بختان
ریاحین صف زدہ در باغ و بستان | نسیم صبحدم در ہر گلستان

دران وقت کہ موسم بہار عشرت نثار ابواب نشاط بر روئے روزگار کشود و اعتدال ہوا اسباب انبساط بر رخ اہل عالم افزود و لطافت نسیم دماغ افسردگان جہان را معطر

ساخت و نزاهت شمیم بطراوت مزاج آزردگان روزگار پرداخت فصل ربیع نضارت بخش حدیقهٔ کون و مکان گشت و باد بهاری سرسبز ساز ریاض زمین و زمان گردید ماه رمضان المبارک بفرخی و فرخندگی بانقضا رسیده هلال فرخ فال علم نورانی بر اوج فلک افراخته بزبان حال مژده مبارک باد عید و نوید تهنیت این روز سعید بعالم و عالمیان رسانید از لمعات طلوع این نیر جهان افروز دیده منتظران روشن و از اشراقات نوران منبع انوار ساحت احوال مترصدان فروغ آگین گردید و عبادت کیشان اهل صیام و طاعت اندیشان لیالی و ایام را مراد خاطر خواه بحصول پیوست روزه داران ارباب ریاضت و صومعه گذاران اصحاب افاضت بامرام دل حاصل گشت شادی عید ضمیمه موسم بهار و ذریعه مسرت اهل روزگار گردید عالم و عالمیان را در دروازه شادمانی کشوده و گلشن کامرانی جلوه نمود و نهال امال برومند گشت و شاهد مقصود در آغوش رسید و چشم مراد ضیا پذیرفت و گوهر مقاصد انجلا یافت و انجمن فرحت آراسته گشت و محفل طرب پیراسته شد رباعی

گذشت ماه مبارک رسید روز سعید　　هلال عید علم بر سپهر کشید

شده زبرکت انوار ماه نورفشان　　هزار گونه شادی نصیب اهل جهان

درچنین موسم سلطان از قلعه بهننده برامده بغزنین مراجعت نمود تمام ایام بهار بعیش و کامرانی و مسرت و شادمانی دران تخت گاه گذرانید چون موسم بهار جان بخش منقضی گردید و زمان خزان در رسید گلشن روزگار که از فیض بخشی نسیم شگفته و تازه رو بود از جفاکاری باد جان گزای بیطراوت گشت تجملات زیبائی و سامان دل کشائی چمن لکدکوب و پامال ستمگران خزان شد و صحن گلشن که از شگفته روئے بروضه رضوان دم مساوات میزد مانند دشت کربلا پر مخافت و بلا گردید در چشم نظارگیان باغ بمنزله راغ و خیابان نمونه بیابان نمود و نازنینان گلبن و گلعذاران چمن که بمشاطگی نسیم فروردی دلفریب تماشائیان بودند از ستمکاری دی جلا وطن شدند متوطنان خطه بوستان و مساکنان بلده گلستان که از پیشگاه عنایت سلطان نوروزی خلعت هائے رنگین یافته بود از غارت گری بهمن عریان گشتند و درختان میوه دار و اشجار با ثمار که بمثل اهل دول دم توانگری میزدند از ترکتازی غارتگران خزان مفلس و تهیدست شدند تاک که از خوشه انگور همچو ارباب ثروت کیسه و همیان پر داشت همه را بغماگران زمستان بغارت بردند گل خسروی و خلعت خسروی از بر و گل عباسی تاج

سلطنت از سر انداخت صد برگ برگ حیات و یاسمن نقد زندگی درباخت لاله در آتش حسرت سوخت و نیلوفر در آب افسوس غرق گشت نرگس چشم در هم پوشید سوسن زبان درکام کشید زنبق بخشکی دماغ درگذشت بنفشه جامه ماتمی در بر کرد چنار در ماتم گلشن دست تاسف مالید سفیدار مانند ماتم زدگان سر برهنه گردید سرو آه بلند کشید صنوبر موی بر کندید زردآلو از غم زرد گشت شفتالو لب از غصه گزید نار خون ناب ها خورد آلو بالو اشک خونین بارید ناشپاتی روی بهی ندید سیب را آسیب الم رسید عندلیب هزار افغان دردناک برآورد فاخته و قمری خروش دل خراش بر کشید جویباری که مانند اقبالمندان بخت بیدار ابدی داشت و چندین نگار سرو و چنار در کنارش بود از برگشتگی روزگار گرفتار ادبار گشته نقد روان از دست داد فواره که از خزانه داری گردن فرازی نموده گلهای سیمین بر فرق خویش نثار میکرد بسان بید دلتان شرمسار نشسته زبان در کام کشید چاه که همچو نیک بختان کریم النفس و مانند دولتمندان ارباب سخاوت فیض بخش بود از خجالت و انفعال در زمین فرو رفت آب که دمی از جریان باز نمی ایستاد و بجوش و خروش گرم رفتار در کنده یخ پای بند گشته صورت سنگ بر گرفت

نظم

یخ کنده بپای آب گشته | گلزار ز روی خراب گشته
چون آتش مرده لاله را خو | چون نبض فسرده در چمن جو
گشتند بروز تیره بختان | مجنون برهنه سر درختان
از مرغ فغان سرد برخاست | در چشمه غنچه گرد برخاست
هم غاذیه نافه در وحل ماند | هم نامیه از سر عمل ماند
گردید چمن به بلبلان تنگ | بشکست ز روی بوستان رنگ
بازار گل و بهار بشکست | هنگامه روزگار بشکست
صرصر به نشاط راهزن شد | در برهنه سازی چمن شد

در چنین موسم که هوای غزنین در کمال برودت بود سلطان مرتبه دویم قصد هندوستان نموده از راه ملتان در حوالی تهنه رسید لجه نیجه رای با وجود کثرت لشکر و فیلان کوه پیکر و متانت قلعه و صعوبت جای از روی بی همتی و بی تدبیری لشکر خود را بمقابله سلطان گذاشته بجانب سند روان شد لشکریان سلطان باستماع این خبر تعاقب کرده او را دستگیر

نمودہ راجہ بے حمیت را سرداری گلوگرفتہ نخچیر آسا بر خاک ہلاک انداخت بلبیت

سخت است پس از جاہ تحکم بردن　　خو کردہ بناز جور مردم بردن

سر او را از تن جدا کردہ پیش سلطان آوردند سلطان از نیمعنی خوشحالی ہا نمودہ تیغ بیدریغ بر توابع
و لواحق او راندہ خلق کثیر را بقتل رسانید و غنیمت فراوان از نفایس و نوادر ہندوستان
بدست آوردہ از انجا بسمت غزنین معاودت نمود از جملہ غنایم دو صد و ہشتاد زنجیر فیل بود
چون در ملتان داؤد بن نصیر اعلحدہ حکومت داشت سلطان را حمیت دین بران داشت
کہ براہ ملتان متوجہ شدہ ان ملک را از و انتزاع نماید درین صورت بعزیمت ملتان از
تہتہہ راہ راست از دست دادہ براہ مخالف بنابرانکہ حاکم انجا خبردار نشود و ناگہان بر سر
او رسیدہ سوارے کرد راجہ انند پال بن راجہ جیپال کہ بر سر راہ بود در مقام مخالفت شد از
طرفین صفوف مصاف آراستہ گشت و نبرد مردانہ رو داد از انجا کہ سلطان قوے اقبال
بود بہر طرف کہ روے عزیمت می کرد فتح و نصرت استقبال می نمود راجہ انند پال تاب
صدمات لشکر سلطان نیاوردہ منہزم شد و خود را در کوہستان کشمیر کشید چون بسبب جبال
مرتفعہ و محال مشکلہ و تراکم اشجار و تزاحم کریوہ عبور لشکر در انجا دشوار بود سلطان دست از
تعاقبش کشیدہ در ملتان رسیدہ حاکم انجا را ایل و منقاد کردہ بست ہزار درم ہر سال بردہ
مقرر کردہ احکام شرعیہ را رواج داد چون موسم تابستان بسطوت و جلال در رسید
شدت حرارت و حدت تموز کوہ و ہامون را آتش ناک گردانید از اشتداد گرما و افراط ہوا
چشم خورشید یرقان براورد و بر جرم قمر داغ سفید برامد رخسارہ مریخ سرخی نمودار کرد
بر چہرہ کیوان تیرگی پدیدار گشت فلک تیرہ رنگ گشتہ بر جست [illegible] از کواکب آبلہ بر تن
نمایان ساخت سحاب کہ آب از رگ او خشک شد از غلبہ تعطش خود را در معاذ جبال انداخت
افتاب بیتاب گشتہ در دریاے مغرب فرو رفت و ماہتاب بسان تودہ برف تن بگداختگی
در داد کوہ و دشت مانند کوزہ آہنگران آتشناک گردید سنگہا کار آتش بر وسے کار آورد
ریگ تودہا چون ریگ گلخن بتافت و غدیرہا و آبگیرہا بے آب و مرغ و ماہی بیتاب گشت
عرق از ہر بن موے آدمیان بسان فوارہ بیرون دوید و مغز در کاسہ سر عالیان مانند موم
خورشید جوشید باد سموم کار تیر بر ہدف جان بکار برد افراط حرارت بدن مردم موم
وار بگداخت آوردہ زمین از گرد باد آتشین براوردہ فلک از رعد فغان

دردناک کشید نظم

خلایق از حرارت گشت بیتاب | زگرمی کار آتش میکند آب
زباد گرم پنداری بیابان | بدنیا دوزخی گشته نمایان
چنان خورشید راهنگامه شدگرم | که از افسانه اش فواره شد نرم
شده خون از حرارت در بدن خشک | چو در ناف غزالان ختن مشک
زمین چون دیگ در آتش خروشان | میان استخوانها مغز جوشان
صدف را درمیان بحر ذخار | گهر در سینه همچون دانهٔ نار

درچنین موسم لشکریان سلطان تاب هوائے گرم ملتان نیاوردہ التماس مراجعت نمودند بالضرور سلطان ازانجا متوجه غزنین شده تمام ایام بهار دران مصر دارالخلافت بعیش و عشرت گذرانید چون ایام زمستان دررسید فرمان روائی شتا بدبدبهٔ کوکبهٔ کمال آمد و جنود سرما بر سکنهٔ افلاک و متوطنهٔ خاک متسلط گردید از اشتداد سرما افتاب عالمتاب خودرا اکثرے در لحاف ابری پیچید و ماه جهان افروز بیشترے در دامن محاق میخزید هوا از هجوم ابر انچنان تاریک گشت که فلک باوجود مشعل ماه و شیوع کواکب نمودار نمی شد سحاب چندان کافورباری نمود که مزاج آفتاب باوجود حرارت فطری سردتر از کافور شده از استیلاے برودت روز درهم پیچیده پست و کوتاه گردید و شب در لحاف عنبرین خودرا دراز کشید از صلابت و مهابت شتا افلاکیان در نقاب سحاب متواری شدند و از سطوت جلال سرما لرزه براندام خاکیان افتاد عجوزهٔ آسمان از ابر عنبرین مقنعه برروے انداخت و زال زمین از برف کافوری نقاب تعبیه ساخت لبسیاری غمام برنه فلک فلک دهم افزود و کثرت برف برهفت زمین زمین هشتم افزون نمود کوه و دشت و مسالک و مشارع زیر برف پنهان گشت اهل روزگار جابجا زندانی گشته پاے تردد در دامان تعطیل کشید از سختی هواے سرما حواس از احساس و قوی از کار بازماند دست را دستگاه بیرون شدن از استین و پارا پامیردی برامدن از دامان نماند دست مانند مار در سوراخ استین میخزید و پا همچو صید خودرا در غار دامان می پوشید باوجود درازی شب سرما بر سرجهانیان دست درازی نمود و باوجود کوتهی روز غلبهٔ برودت بر عالمیان هیچ کوتاهی نکرد نظم

زسرما در بتا شیر گردون | که سازد بر تن خود پوست داژدان

زسهم تیر سمه ما مهر انور | زابر تیره تا ور دی برون سر
زبیم لشکر ببیر حسم بهمن | گریزان آتش اندر سنگ واهن
بدریا ماهی از حسرت پرافر | که هم کاشانه باشد با سمندر

درچنین موسم سلطان درسنه ۳۹۹ مرتبه سوم باز بهندوستان آمده باراجه انند پال کارزار نموده اوراشکست داد وسی زنجیر فیل غنیمت بدست اورده ازانجا بقلعه بهیم نگر رسیده انتزاع نمود چند تخت طلا ونقره وخزانه فراوان والماس گران بها ودیگر نوادر ونفایس که ازان قلعه بدست آمده بود همه را در میدان وسیع بفرموده سلطان چیدند وسپاه و رعیت از تفرج ان انبساط حاصل کردند در زمان بودن دران قلعه جشن فرح وطرب آراسته برائے چراغ افروزی حکم عالی بصدور پیوست صاحب اهتمامان چابک دست و کارکنان چست بموجب امر علیه بر چار دیوار باغ چراغ بندی نمودند و بهر درخت بلند زنگارنگ فانوس دل پسند آویختند و بر جویهائے مسلسل هزاران شمع بانواع صور و اشکال افروختند و بر کنار جدول لگن هائے زرین و نهال هائے تلون کاغذی پرداختند بمثلی که در زیبائے نمونه نگارخانه چین نمودار گشت و در خوشنمائی نسخه بهشت برین بظهور پیوست دود چراغ چون زلف بتان نمایان گردید و گل چراغ مانند رخساره خوبان تازه روئے نمود شمع چون سرو قامت یار دل ربائی کرد و چراغ چون جبین شگفته دل داز مسرت افزائی بکار برد

نظم

نهال شمع گل بستی دران باغ | باینی که کردی لاله را داغ
فروغش از مه تابان زیاده | کزو گشتی تجلی رو کشاده
چراغ از روشنی بالائے دیوار | چو انجم برسر کرسی نمودار
زتنویر چراغ صحن گلشن | بسان آسمان در روز روشن

ونیز اوستادان نادره کار وکاری گران صنعت شعار انواع آتشبازی حاضر آورده هنگامه تماشائی گرم کردند ماهتابی مانند ماه نخشب روشن گشته معجزه ید بیضا برده کار اوردشب افروز از نور ضیا شب افروزی تجلی طور بظهور رسانید گل ریز مانند چشم عاشقان اشک ریز گلهائے آتشین ریخت چرخی بسان صوفیان صاحب وجد وحال در چرخ دیگر وش آمد ستاره چون شهاب ثاقب همسری بکواکب نمود و در رنگ ستاره دم دار

نمودار گشت هوائے از بلند پروازی پیغام سرور محفل والا با فلاکیان رسانید گنج هوائے در هوائے منتشر گشته ببان گنج قارون زیاده از حصر و شمار گردید پارک یعنی تونکه بکردار دیوانگان سیه مست بر خاستن و افتادن و صدا نمودن اغاز کرد موشک یعنی چکچو در مانند تند خویان بر جستن و دویدن و بر خود پیچیدن بنیاد نمود هوائے اگر بر هوا میرفت از شرارت ذاتی مردم آزاری مینمود و چچهو چه اگر پایش در زمین نمی افشردند از تند خوئے با فلاک می پیچید بالجمله تماشائی بجلوه گاه ظهور رسید که فلک هزاران چشم بنظاره این گشود و انجم بدیدن ان انجمن راست

نظم

عجب بزم گاهی شد افلاک تاب — که کم بیندش چشم گیتی بخواب
بنظاره اش دیده مدهوش گشت — خرد بے زبان و زبان گوش گشت

سلطان بعد فتح قلعه مسطور و حصول هزاران طرب و سرور به غزنین مراجعت نمود مرتبه چهارم در سنه ۴۰۱ه قصد ملتان نموده تمامی آن ولایت را بتصرف در آورد و قرامطه ملاحده که دران ولایت بودند دستگیر شدند بعضی را دست در گردن لبسته در پائے فیلان کوه پیکر انداختند و جمعی را که دست رد بر احکام شرعیه می نهادند بید بست و پا ساختند و برخی را که سر از حکم شرع می پیچیدند سر از تن جدا کردند و فریقے را که از خودبینی گوش بر اوامر سلطان نداشتند بینی و گوش بریدند و طائفه که سر انگشت بر حرف خطا نهادند نقش انگشت بر جا نماند نظم

اگر سلطان نفرماید سیاست — زند هر کس بخود لاف ریاست
بلا برهم زند روئے زمین را — نه دولت را بقا باشد نه دین را

و داؤد بن نصیر حاکم انجا را اسیر کرده در قلعه غورک محبوس نمودند او همانجا بمرگ طبعی در گذشت و سلطان بعد فتح انولایت بغزنین مراجعت نمود مرتبه پنجم در سنه ۴۰۲ه سلطان شنید که در هندوستان تهانیسر شهریست قدیم و در نزدیکی آن کو لابیست بس عظیم که باعتقاد اهل هند آغاز آفرینش عالمیان درانجا شده و آن را از امکنه شریفه دانسته تغسیل دران کولاب از مثوبات عظمی و گسیختن پیوند عنصری دران مکان نتیجه رستگاری عقبیٰ میدانند و بتخانه کلان و چکرسوم نام بت درانست کفار آن را می پرستند درین صورت بقصد جهاد لشکر فراهم آورده متوجه تهانیسر گردید راجه نرو جپال[1] حاکم انجا ازین حال واقف گشته ایلچی فرستاده پیغام نمود که اگر سلطان ازین عزیمت باز گردد پنجاه زنجیر فیل پیشکش بدهد سلطان بران التفات نکرده در تهانیسر رسید راجه مذکور تاب مقاومت

(۱) نرو جپال یا نرو جیپال

نیاورده بے جنگ رو بفرار نهاده شهر را خالی ساخت لشکریان سلطان در شهر خالی رسیده انچه یافتند غارت کردند و بت ها شکستند و بتخانه ها انداختند و بت چکرسوم را بغزنین برده بفرموده سلطان بر درگاه نهادند تا پے سپر خلایق گردد

بیت
چون برار دمهمات کس — که نتواند از خویش راندن مگس
نه نیروے دستش نه رفتار پاے — وگر لعنگنی بر نخیزد ز جاے

مرتبه ششم بر سر قلعه نندنه که بر کوه بالناته است لشکر کشید راجه نروجپال مردان کاری بمحافظت قلعه گذاشته خود در کوهسار دشوار گذار کشمیر در امد سلطان قلعه نندنه را محاصره کرده در نقب ساباط و سرکوب و سایر اسباب قلعه گیری شروع نمود اهل قلعه عاجز شده امان خواسته مکالید سپردند بعد تسخیر قلعه و بدست آوردن اسباب و اموال رو بدره کشمیر متعاقب راجه نروجپال نهاد بسبب صعوبت مداخل و دشواری مخارج دست سلطان براجه مذکور نرسید اما غنیمت فراوان بدست آورد و بسیاری از کفار را رهنمائے دین اسلام نموده رواج احکام شرعیه دران دیار داده مراجعت نموده مرتبه هفتم در سنه ۴۰۹ بعزم تسخیر ولایت قنوج هفت دریائے هولناک گذشت چون بسرحد قنوج رسیده کوره نام حاکم انجا اطاعت قبول نموده پیشکش داد از انجا در برن رسیده هردت والی انجا قلعه را بقوم خویش سپرده بگوشه خزید اهل قلعه تاب مقاومت نیاورده ده هزار بار هزار دام که دو لک و پنجاه هزار روپیه بوده باشد و چند فیل پیشکش داده امان یافتند سلطان از انجا بقلعه مهابن بر کنار دریائے جمنا رسید کلچند حاکم انجا فیل سوار شده میخواست که از اب بگذرد لشکریان سلطان رسیده او را دستگیر کردند او خود را بخنجر ابدار هلاک گردانید **بیت**

زیستن چون بکام خصم بود — مردن از زیستن بسے بهتر

بعد تسخیر قلعه مهابن بشهر متهرا که شهریست بزرگ مشتمل بر چندین بتخانهائے عظیم و مولد کرشن بن بسدیو که باعتقاد اهل هند محل حلول ایزد تعالی است و انرا مکان را از اماکن دیگر شریفتر میدانند رسید هیچکس بجنگ پیش نیامد تمام ان شهر را غارت کرده بتخانها را سوختند و انداختند و مال فراوان بغارت بردند و یک بت زرین را شکستند که وزن آن نود و هشت هزار و سیصد مثقال پخته بود و یک پاره یاقوت کحلی یافتند که چهار صد و پنجاه مثقال وزن داشت گویند که چندر راے حاکم انجا فیلی داشت نه غایت قوی هیکل عظیم شکل

عربده جو تند خو صفدر عفریت پیکر اگر به بلندی و بالائی بکوه نسبت کرده شود لایق و اگر به تندی و تیزروی بباد تشبیه داده اید بنفس الامر موافق در پردلی وصف شکنی و دلاوری و جنگ آوری انگشت نمائے روزگار بود **نظم**

تیز رو و تیز دو و تیز گام | خوش روش و خوش منش و خوش خرام
هم حرکاتش متناسب به هم | هم خطواتش متقارب بهم

سلطان از انقیمت گران خریداری میکرد و میسر نمی شد بحسب اتفاق آن فیل مست شبی از فیلبانان راے مذکور گریخته بسرا پرده سلطان قریب شد سلطان آن بدست آورده خوشحالیها نموده خداداد نام نهاد چون بغزنین رسید وغنایم سفر قنوج بشمار درامد پنج لک و بست هزار درم و پنجاه و سه هزار برده و سیصد و پنجاه فیل بقلم درامد مرتبه هشتم چون سلطان شنید که راجه نندا حاکم کالنجر کوره حاکم قنوج را بنابر انکه او سلطان را اطاعت و انقیاد نموده بود بقتل رسانیده سلطان را این سخن ناپسند آمده باستیصال نندا قصد مصمم ساخت و در سنه ۴۱۲ متوجه هندوستان گردید چون باب جمنا رسیده راجه نروجپال که چند مرتبه از صدمه لشکر سلطان گریخته بود بامداد و اعانت راجه نندا سد راه گشته بمقابله لشکر سلطان برامد چون اب عمیق درمیان بود بحکم سلطان نتوانستند کسے از آب گذشت اتفاقا هشت نفر غلام بیکباره آب بازی کرده از دریا گذشته لشکر راجه نروجپال را از روے جرات و دلاوری درهم شکسته ند و از عقب اینها نیز بسیاری دیگر تیز تر عبور کرده جنگ کردند راجه نروجپال هزیمت خورده با چند کس بدر رفت و غلامان سلطان بشهری که دران نواحی بود درآمده دست بغارت دراز کردند و بتخانهارا مسمار نمودند سلطان بعد فتح ازانجا رو بولایت نندا اورد گویند سی و شش هزار سوار و صد و چهل و پنجاه هزار پیاده و سی صد و چهل فیل همراه نندا بود سلطان با توزک و تجمل برابر او نزول نموده پیغام اطاعت و اسلام کرد راجه نندا گردن از فرمان برتافته بجنگ قرار داد و سلطان بر بلندی ایستاده کثرت لشکر غنیم بنظر در اورده در خود تاب مقاومت ندیده از امدن پشیمان گردید و جبین نیاز بر زمین خشوع نهاده از حضرت ایزد بے نیاز و داور بے انباز درخواست فتح و نصرت نمود **نظم**

اے که خواهی کز بلا جان واخری | روبه بیچون درا در تضرع آوری
کین تضرع را بر حق قدر هاست | ان بها کانجاست دیگر جا کجاست

اتفاقاً بدرگاه مجیب الدعوات خضوع و عجز و خشوع سلطان باجابت مقرون گشت و بمشیت ایزدی همان شب خوفی عظیم بخاطر ننداراه یافت تمام اسباب دالات را همانجا گذاشته بے جنگ با مخصوصان خویش راه فرار پیش گرفت روز دیگر سلطان بر حقیقت کار اطلاع یافته سوار شده کمین گاه هائے املاک جسته و بے لشکر او را ملاحظه کرده از مکر و خدیعت خاطر جمع نموده در شهر رفته دست بغارت و تاراج کشاده عالم عالم غنیمت بدست لشکریان افتاد و در بیشه پانصد و هشتاد زنجیر فیل از فیلان لشکر راجه نندا یافته ضمیمه غنایم نموده بغزنین رفت مرتبه نهم در سنه ۴۱۲ سلطان قصد کشمیر نموده قلعه لوه کوت را محاصره کرده چون بسبب استحکام و ارتفاع قلعه دست تسخیر ان نرسید بجانب لاهور و بانگر روان شد غنیمت فراوان بدست آورده با فتح و ظفر معاودت نموده مرتبه دهم باز قصد ولایت نندا کرد بعد رسیدن بقلعه گوالیار برائے تسخیر آن محاصره نموده ازانجا که قلعه گوالیار در استواری و محکمی کارنامه ایست از فرمان دهان پیشین و یادگاریست از کارآگاهان متقدمین طایر اولوالاجنحه خرد بر کنگره شرفات ان نتواند پرید و سمند تیز رو خیال در فضائے انتزاع ان نمیتواند جولان نمود نظم

یکے قلعه بر روی آن کوهسار | برآورده سر تا بچرخ چهار
برو مرغ اندیشه را راه نیست | کس از کار و کردارش آگاه نیست

بالضرور سلطان بحاکم انجا صلح کرده سی و پنج زنجیر فیل پیشکش گرفته متوجه قلعه کالنجر مسکن راجه نندا گردید بعد رسیدن درانجا قلعه کالنجر را از لشکر محاصره محیط گردانید قلعه مسطور بمتانت و استحکام در هندوستان نظیر ندارد تسخیر ان غیر از بازوے اقبال صورت نه بندد و جز بقوت سرپنجه بخت فتح نتوان کرد نظم

حصارے چو گردون گردان بلند | که رفعت ز برجش[1] بود بهره مند
دهد قلعه دارش بگردون جواب | کند دیده بانی او آفتاب

چون محاصره بامتداد کشید راجه نندا با وجود محکمی قلعه عاجز شده سیصد زنجیر فیل پیشکش قبول کرده زنهار خواست و فیلان پیشکش را بے فیلبانان از اندرون قلعه سر دادند بفرموده سلطان ترکان شهامت نشان بچستی و چالاکی بران فیلان سوار شده ایل کردند از نظاره این جرات

---

[1] برجش

وجسارت ترکان اہل قلعہ تعجب نمودند و عبرت پذیرفتند راجہ نندا شعر ہندی بعبارات متین و استعارات رنگین کہ پسندیدہ شعر فہمان خرد گزین وگزیدہ سخندان دانش آئین بودہ باشد در مدح سلطان نوشتہ ارسال داشت زبان دانان ہند مضمون ان را بعرض رسانیدند سلطان مسرت اندوز گشتہ تحسین نمود و بجلدوی ان منشور حکومت پانزدہ قلعہ ضمیمہ کالنجر نمودہ باتحف دیگر مرحمت فرمود راجہ نندا نیز مال بسیار و جواہر بیشمار در عوض ان بخدمت سلطان مرسل نمود و سلطان بعد صلح[۱] بغزنین معاودت کرد مرتبہ یازدہم باز لشکر بہندوستان کشیدہ بقصد تسخیر سومنات لوائے توجہ برافراخت این سومنات شہریست بزرگ بر ساحل دریائے محیط و بتخانہ مشہور معبد براہمہ بتان زرین درین بتخانہ بسیار و بزرگ ترین بت را سومنات نامند گویند کہ در زمان پیغمبران بت را از خانہ کعبہ براوردہ درانجا گذاشتہ اند و در کتب سلف اہل ہند مرقوم است کہ ان بت از زمان کرشن کہ چہار ہزار سال منقضی شدہ معبود و مقبول براہمہ است بالجملہ از غزنین روانہ شدہ قطع منازل وطی مراحل پیش نمود در اثنائے راہ حکم بر عرض لشکر بصد و رپیوست بتقدیم این امر بیاولان جد کار و قورچیان کارگزار تعیین شدند در عرصہ چون عرصہ امید در غایت وسعت و مانند ساحت امل در نہایت فسحت سپاہی چون قطرات امطار در نیسان و آذر و ہمچو اوراق و ازہار اشجار در فصل بہار برون از حد حصر و شمار روے نمنت واقتدار آوردہ فوج فوج سواران شیر افگن و تومان تومان یلان صف شکن در رنگ جوہرہائے شمشیر در اہن نشستہ و اسپان و فیلان را در برگستوان پنہان کردہ صف ہا آراستند و علمہائے رنگین بہ ترتیب پسندیدہ برافراشتند از آئینہ فیلان آفتاب در دل شب پدیدار گشت و از کثرت غبار علم درفشان بمثال شمع در فانوس نمودار شد نظم

شدہ اندران عرصۂ کارزار	مہ بر علم منخسف از غبار
علمہا سر از اوج کردہ برون	شدہ آسمان خانہ چل ستون
ز سم ستوران دران پہن دشت	زمین شش شد و آسمان گشت ہشت
یلان سرافنہ از وگیتی فروز	سواران جنگ آور و کینہ توز
ہمہ با دل شیر و نیروی ببر	ز نوک سنان شان خراشیدہ ابر

(۱) فسخ +

سپاهی به بسیاری از ریگ بیش　　گذشته همه مردی از جان خویش
ندیده کسے پشت ایشان بجنگ　　بچستی چو باد و چو کوه از درنگ

انتظام بخشان لشکر و بخشیان شهامت سیر بائین پسندیده عرض لشکر بنظر عالی در آوردند
ازان منزل سلطان کوچ بکوچ راهی گردیده بعد طے راه دور و دراز در شهر نهرواله که طنطنه موکب
سلطان سکنه انجا فرار کرده بودند رسید شهر را خالی یافته علمها ازانجا برداشته راه سومنات
یعنی پاتن پیش گرفت چون دران سرزمین نزول لشکر ظفر اثر اتفاق افتاد اهل آن شهر در دامن
سومنات بر روے کشیده اماده جنگ شدند بهادران لشکر دلیران صفدر بقدم همت
و علم نهمت بر معارج قلعه کشائی طریقه عروج پیش گرفته داخل قلعه شده بجنگ و تردد بسیار
مفتوح کردند لوازم غارت و تاراج بعمل آمد و خلق کثیر قتل و اسیر گشت بتخانها از بنیاد
برکندند و سنگ سومنات را پارچه پارچه کرده پاره ان را بغزنین برده بر در مسجد گذاشته
که بے سپر خلایق گردد۔ القصه سلطان پس از جهاد ازانجا لواے مراجعت برافراشت
بیرم دیو راجه عظیم الشان بر سر راه بود از امدن سلطان آگاه بوده سد راه گشته و انواع
دست برد نمود اکثرے را کشته و خسته مال و امتعه فراوان تاراج نمود چون لشکر سلطان
از مسافت بعید آمده و از ایام امتداد سفر و بسیاری جنگ که در سومنات و دیگر جاها که
رو داده مانده و عاجز شده بود سلطان بمقتضاے وقت صلاح جنگ ندیده طرح داده
براه ریگستان متوجه ملتان گردید و راه صحراے پرتاب و بے اب پیش آمد ریگ تودهها
چون کوره آهنگران در تپ و تاب بود و شدت سموم کار آتش مینمود اگر طایرے در هوا پریدے
از اثرے حرارت کباب شدی و اگر وحشی دران گذشتی از کثرت حرارت بیجان شدی
کسے را اب بجز سراب منظر نیامدی و بجز دانهاے ریگ دانه غله بدست نیفتادے مثنوی

نبوده اب او جز اشک نوامید　　نبوده نان او جز قرص خورشید
نه در وی سایه جز از شب تار　　نه در وی بسترے جز بستر خار

بسبب نے آبے و بے غلگی و بے علفی لشکریان سلطان تعب و عنا کشیدند و اکثرے
از تشنگی و گرسنگی راه صحراے عدم پیش گرفتند سلطان بفراوان محنت و رنج بغزنین
رسید مرتبه دوازدهم در اواخر سنه ۴۱۷ بعزیمت تادیب جتهی که در وقت مراجعت از سومنات
برکناره دریاے سنده به لشکریان سلطان بے ادبی کرده بودند و آزار و اضرار رسانیده

لشکر عظیم بجانب ملتان و سنده کشیده تا چهار هزار کشتی ساختند و بر هر کشتی سه شاخ آهن درکمال قوت و حدت مضبوط کرده یکے بر پیشانی و دو بہر دو پہلو پر داختند چنانچه هرچه مقابل این شاخها آمدی خورد شکستی و منعدم گشتی ان کشتیها را در آب سر داده و جوانان را با تیر و کمان و بندوق و قاروره نشانده رد باستیصال معاندان روان مردم خبردار شده اہل و عیال و اطفال خود را بجزایر فرستاده جریده بمقابل نشستند و جنگ عظیم درپیوست اکثرے از انجماعه که مقابله کشتیها آمدند کشته شدند یا غرقه بحر فنا گشتند سلطان بعد استیصال و گوشمال انجماعه بدمال بغزنین معاودت کرد القصه سلطان باخلاق حمیده مخلق و بصفات فرخنده موصوف بود بشجاعت جبلے و دلاوری اصلی ممالک ستانی و جهانگیری مینمود و بسپه آرائی و تیغ گذاری مخالفان را منکوب و مغلوب و مقهور میکرد برعیت پروری و دادگستری عالم را رونق می بخشید و بعدالت و رزی و انصاف پژوهی ستمگاران را بسزا و ستمدیدگان را بمدعا میرسانید بخطا پوشی و عطا پاشی مجرمان را نوید بخشش میداد و بسخاوت سنجی و زربخشی مفلسان را توانگر می ساخت دینداری و پرهیزگاری شیمه قویمه او بود در ترویج احکام شریعت غرا و اجرائے اوامر ملت بیضا سجیه رضیه داشت تعصب دین نوعی در ضمیر منیرش مضمر بود که بقصد حصول ثواب دوازده نوبت بهندوستان یورش نموده لوائے فتح و نصرت برافراشته مراتب جهاد و غزا بظهور رسانید از نجهت اہل اسلام اورا غازی گفتندے و از بسکه نیت صاف و همت عالی و حوصله فراخ و شجاعت ذاتی و بخت بلند و طالع ارجمند داشت بهر طرف که رو داد ظفر و فیروزمندی بطریق استقبال پیش آمد نظم

هر جا که جنیبتش رسیده | اقبال برهنه پا دویده
شیران جهان شکار کرده | وز مورچگان کنار کرده
عزمش بظفر هزبر و نخچیر | دولت بقیاس شیر و زنجیر

در سخندانی و نکته فهمی و لطیفه گوئی و مدعا شناسی نظیر خود نداشت و شعر متین و مضامین رنگین میگفت و فضیلت و علمیت درست داشت فضلا و شعرا را اعزاز و احترام میکرد و با نجماعه رعایت و احسان لبسیار مینمود سرآمد فضلاے روزگار و سردفتر شعراے نامدار مولاناے حسن بود که در شعر خود فردوسی تخلص مینمود وجه تسمیه انکه در شهر طوس حاکم آنجا باغی ترتیب داده فردوسی نام نهاده بود و پدر مولانا باغبانی ان باغ داشت بدین تقریب

مولانا در شعر خود فردوسی مینوشت چون از اتفاقات در غزنین رسید وحقیقت فضل وکمال او بسلطان ظاهر گردید اورا در صحبت خود جا داده پایه قدرش از فضلاے ان عصر بلند ساخت وبنگارش شاهنامه امر فرمود مولانا بمقتضاے دانش والاحسب الامر سلطان عالیقدر شاهنامه مشتمل بر احوال سلاطین کیان وفرمانروایان ایران وتوران ودلاوری ودلیری وشجاعت ومردانگی رستم واسفندیار وافراسیاب وسهراب ودیگر پهلوانان نامدار بشصت هزار بیت درمدت سی سال درست کرده اگرچه در عهد سلطان کتاب نظم ونثر بسیار از طبع شعراے نامدار بعرصه ظهور آمده اما شاهنامه را اشعار رنگین وحسن مضامین ومقدمات ندرت آئین وحکایات لطافت آگین نزاهت دیگر دارد ومرغوب طبایع سلاطین عظام ومالوف قلوب طوایف انام است وشعراے والا فطرت در تعریف وتوصیف این کتاب اشعار بسیار گفته اند ازانجمله انکه **بیت**

هرآنکس که شهنامه خوانی کند اگر زن بود پهلوانی کند

وسلطان اگرچه چندین هزار غلام داشت اما سرامد ایشان ملک ایاز بود که سلطان در کمند عشق او گرفتاری داشت گویند که این ایاز خلف والی کشمیر بود بعمر ده سالی همراه پدر خویش در شکارگاه رسید جمعی از عیاران آدم دزد بتقاپوے که یافتند ایاز را بدست آورده ازان ولایت بدر رفتند ودر بدخشان رسیده ان لعل درج شاهی بدست سوداگری بقیمت خاطرخواه فروختند واز تقدیرات قادر مطلق شاهزاده بغلامی منسوب گشت وان سوداگر اگرچه اقسام اجناس نفیسه وانواع اشیاے غریبه وزواهر جواهر شاهوار ودرر غررابدار وغلامان غلمان شعار وکنیزان پری دیدار باخود داشت اما نظر بر حسن وجمال ایاز قیمت ان را از جمیع اسباب واشیاے زیاده بخاطر اورده اورا ازجان عزیز تر داشته در تربیت وپرورش توجه برمی گماشت بقصد تجارت از بدخشان در غزنین رسیده رحل اقامت انداخت ودرخت سوداگری در چارسوے بیع مؤدار ساخت وران مصر شهرت یافت که تاجرے باقسام اجناس نادره واسباب گرانمایه رسیده وغلامی همراه دارد که نظر صورت بین بنظاره آن تاب نیارد وازین خبر خورد وبزرگ ووضیع وشریف بقصد دیدن ان ماه فلک دلبری بهجوم آورده نظاره آن ماه پاره مبتلا ومفتون می شدند وبه زبان می آوردند که بے شایبه تکلف اگر چهره نورانی ان بماه آسمان نسبت داده شود رواست واگر در حسن وخوبی به یوسف

کنعان مقابل کرده آید سزاست و همه کس شیفته و فریفته گشته مائل به خریداری آن گوهر برج دلداری شده قیمت آنرا از قیمت شاهد کنعانی گذرانیدند تا آنکه صیت حسن و خوبی آن سرو بوستان محبوبی در گوش سلطان رسید سوداگر را معه آن سلطان ملک جمال طلب داشت و بمجرد مشاهده مبتلا و مشتاق گشته عنان اختیار از دست داد و بمقتضاے فریفتگی و شیفتگی آن را بقیمت گران انچه سوداگر میخواست بلک زیاده بران خریده انیس انجمن خاص و جلیس مجلس اختصاص گردانید و شیفته خوے وا و یخته دام موے اوگشت حسن ادایش سحرسازی و فرخنده لقایش دلنوازی بکار برد تکلم شیرینش راحت افزاے روح روان و خنده نمکینش مسرت پیراے دل و جان گردید زلف عنبرینش زنجیر خرد کاکل مشکینش سلسله عقل شده و عشقش بر کشور دل کوس فتح نواخت و محبتش در ساحت سینه لواے ظفر برافراخت تیر نگاهش بجگردوزی پرداخت و خدنگ مژگانش جان را خسته و مجروح ساخت الحق عشق است پرده بر انداز شرم و حیا برهم زن امتیاز چون وچرا دامنش از لوث کفو و ناکفو مبرا ساحتش از خس و خاشاک حسب و نسب معرا لعل را با خذف وصل نمیدهد و حصیر را با حریر پیوند میکند بدرگاهش شاه و درویش برابر و در حضرتش خواجه و غلام همسر نظم

این عشق که هست بیخود از خویش	نه شاه شناسد و نه درویش
این عشق ز دل چو بست محمل	نه گام شمارد و نه منزل
عشق است کریا فتنه بمستی	دست همه را بخیره دستی
چون عشق رسد باتشین تاب	صد زهره آهنین کند آب
عشق است هزار شعله در تاب	عقل است هزار پنبه در آب

القصه سلطان عاشق وضع و اطوار و شیفته حسن آن ماه دیدار گردید و اورا بر تمامی خادم و حشم برگزیده مامور امر و محکوم حکمش گشت اشعار رنگین و ابیات ندرت تضمین در محمود نامه و دیگر رساله از عشق و محبت او گفته سوز درونی و راز نهانی خویش بعرصه ظهور آورده چنانچه قصه عشق و نیاز سلطان و حسن و ناز ایاز مشهور است و در اکثر کتب مسطور علی الخصوص مولانا زلالی این داستان را بائین شایسته و مضامین نادره بتحریر درآورده چهره آراے فطرت بلند و صورت پیراے فکرت ارجمند خویش گشته اما مولانا می نویسد که سلطان آن ماه دل فریب را در خواب دیده و بودن آن لعل کان دلبری را در بدخشان در همان خواب

معلوم کرده زلیخاوار عاشق آن یوسف دیدار گردیده بلباس فقیری در بدخشان رسیده ایاز را بصورتی که در عالم مثال مشاهده کرده بود شناخته بقیمت گران خریده در غزنین آورده باو نرد عشق و محبت باخت و بعضی شعرا نوشته اند که ایاز اگرچه حسن صوری و جمال ظاهری چندان نداشت لیکن در اخلاق پسندیده طاق و باوصاف گزیده شهره آفاق بود و از حسن سیر جانفزائی و دل ربائی مینمود و از نیکو خصایل مردم را شیفته و فریفته میکرد اینهمه شیفتگی سلطان بر سیرت نیک خصایل فرخنده و اداے خجسته و خوے حمیده او بود **منظومه**

نیکی مردم نه نکو روئیست | خوئے نکو مایه نیکوئیست

هر که در و سیرت نیکو بود | آدمی از آدمیان او بود

بالجمله سلطان چون بحد کهولت رسید و موے سفید در محاسن پدیدار گردید بصلاح حکما براے حسن افزائی چهره نورانی خویش شروع بخضاب نمود بے شایبه تکلف و مداخله تصلف خضاب در ایام شیب رونق افزای شباب و چهره پژمرده را ذریعه آب و تاب محاسن سفید را حسن افروز جوانی و عهد پیری را سرمایه مسرت و کامرانی موے کافوری را کسوت آرای عنبرین و ریش برف نما را خلعت پیراے مشکین چمن افسرده را جویبار است و بوستان خزانی را نسیم بهار از تاثیر آن آب رفته در جوے برنائے باز می آید و جوانی خفته چهره بیداری می آراید پیری آمده رخت اقامت می بندد و جوانی رفته صورت معاودت می پیوندد تاثیرات آبحیات دارد که در پیری رونق جوانی بروے کار می آرد معجزات خضر در بر یع است که کهنگی را زیب و زینت نوی می بخشد **منظومه**

جوانی چون نسیم نوبهار است | و لے بر رنگ و بوے گل سوار است

اگر دریافتی بر دانشت بوس | و گر غافل شدی افسوس افسوس

اگرچه حکیمان اولی الدانش و هنرپیشگان خردمنش براے موے سفید خضاب طرفه صنایع و نادره اختراع کرده اند اما قانون گویان اقلیم وجود در نسخه نظم و شهود چنین دستور العمل بقلم آورده که چون از کشور بدن عالمیان بهار ربیع جوانی منقضی گردید و خریف پیری در رسید و عزل عمل شباب و نصب احکام شیب در میان آمد عود جوانی بیرون از حیز امکانی است حیف بوالهوس مغلوب نفس که در ایام پیری ریش را رنگ کردن نشاط جوانی تصور کرده اند فی الحقیقت نور را در ظلمت می پوشند و صبح را بشام مبدل می کنند حسن محاسن را بے رونق و زیب چهره را زایل میسازند در موسم خزان جویبار در باغ روان کرده توقع رونق بهار داشتن محض ابلهی است و در زراعت قابل در و آب دادن و امید سرسبزی نمودن و ابلهی و پارچه

کهنه و فرسوده را رنگین نمودن واز وچشم نوی داشتن از عقل دور است واز گل پژمرده امید شگفتگی کردن به بیخردی نزدیک بالفرض اگر از خضاب ریش تقلید جوانی میشود فرسودگی تن وژولیدگی چهره وگم گشتگی احساس حواس وکم شدگی قوائے بدن وخمیدگی قامت دلیلی است قاطع وحجتی است ساطع بر رسیدگی عمر یا آخر **رباعی**

چون پیر شدی کار جوان نتوان کرد | پیری است نه کافری نهان نتوان کرد
در ظلمت شب هر انچه کردی کردی | در روشنی روز همان نتوان کرد

القصه چون سلطان را ایام شباب در گذشت وعهد شیب نمودار گشت ودر باغ جوانی خزان پیری در رسید حواس صوری کمی پذیرفت ودر قوائے بدنی تفاوت ظاهر گشت جوانی کوس رحلت نواخت ضعف و ناتوانی طرح اقامت انداخت **بیت**

جوانی بود خوبی آدمی | چو خوبی رود کی بود خرمی

بنائے عمر اگر همه بآبحیات رسیده آخر خلل پذیرد ودم حیات اگر همه بفیض مسیحا فیض یافته بر باد میرود ودر دیوان کده ازل منشور حیات جاوید بنام احدی مرقوم نگشته وطغرائے زندگی ابد بر اسم هیچکس ثبت نشده همگنان را ازین دار فنا بمنزل بقا باید شتافت وهمه کس را در جولانگاه آخرت بباید تاخت درین صورت سلطان در ۱۲۱۸ه بعلت دق وزحمت ضیق النفس اورنگ خلافت خالی کرده سمند زندگانی در جولانگاه مرگ تاخت و از شهرستان هستی بجانب نیستی نقاره رحیل نواخت **نظم**

دگرگون شده آسمان وزمین | ز فوت شهنشاه دنیا و دین
دل خلق شد ز آتش غم کباب | بنائے جهان از حوادث خراب
همه کرد جامه سیاه و کبود | ز خون دل از چشم ها راند رود
همه بر سر افشاند از غصه خاک | چو خامه همه سینها کرده چاک
گریبان جان چاک زد صبحدم | ببریده شب زلف پر پیچ و خم
روان گشت از چشمها رود خون | ز خون گشت روئے زمین لاله گون
ز آه وز فریاد پر شد جهان | بگردون گردان بر آمد فغان
ز دل رفت صبر و ز سر رفت هوش | بر آمد ز جا نها فغان و خروش

گویند در زمان سکرات ممات که زمان ترک از تعلقات دنیائے دون و وقت توجه

بایزد بیچون است سلطان ازبسکه دلش درسلسله دنیابند و درگرداب تعلق غرق بود فرمود که اقسام امتعه وانواع اقمشه واجناس غریبه واشیائے عجیبه وجواهرزواهر بےنظیر ولولوے لالائے دلپذیر والات طلا ونقره وادوات مرصع ومزینه وسایر خزاین وکارخانجات وتمامی اسباب تجملات انچه موجود است همه را از نظر بگذرانند فرمان پذیران حسب الامر بعمل آورده تمامی نقود واجناس درپیشگاه نظر برچیدند سلطان نظر بران انداخته داغی بکسی نداد وازمفارقت آن حسرت خورده رحلت کرد **نظم**

زرونعمت اکنون بده کان تست	که بعد ازتو بیرون ز فرمان تست
پریشان کن امروز گنجینه چست	که فردا کلیدش نه در دست تست
کسی گوئے دولت زدنیا برد	که با خود نصیبی بعقبے برد
تو باخود ببر توشهٔ خویشتن	که شفقت نیاید زفرزند وزن
غم خویش درزندگی خورکه خویش	بمرده نپردازد ازحرص خویش
بغمخوارگی چون سرانگشت من	نخاروکسے درجهان پشت من

مدت سلطنت سی وپنجسال ؛

امیرمسعود بن سلطان محمود بعد رحلت پدر والا قدر زینت افزائی اورنگ خلافت گردید امابر هندوستان یورش نتوانست کرد ؛

امیرابوسعید بن امیرمسعود ازشش برادر کلان تر بعد پدر سریرارائے فرمان روائی گشته عدالت ونصفت رارواج داد دومرتبه برهندوستان یورش نمود لیکن چندان دست نیافت بعد انهدام بتخانه وبعضی امکنه معاودت کرد ؛

بهرام شاه برادر امیرابوسعید پس ازبرادرکلان اورنگ نشین جهانبانی گشته برهندوستان یورش نمود بعضے بلاد وامصار که پدر وبرادر کلانش مسخر نکرده بودند بزور شمشیر به تسخیر درآورده امرائے خویش دران اماکن نصب کرده مروج قوانین اسلام گردید اما سلطنت او درهندوستان بقا نیافت ودرضبط ممالک ایران وتوران ومحاربه بسلاطین ان دیار بسر برد کتاب مخزن اسرار ازتصنیف مولانائے نظام الدین گنجوی وکلیله ودمنه تالیف علامه نصرالله مستوفی درعهد او درست شد واو در ۵۴۷ سنه ازینجهان فانی درگذشت ؛

خسرو شاه بن بهرام شاه چون اورنگ آرائے فرمان روائی گشت سلطان علاءالدین حسین غوری غالب آمده غزنین را از و مستخلص نموده در تصرف خویش آورد و خسرو شاه هزیمت خورده از ملک موروثی خویش برآمده رو بهندوستان نهاد و لاهور را به تسخیر در آورد و تا آخر عمر بحکومت ولایت پنجاب قیام ورزیده در سنه ۵۵۵ در خطه لاهور چراغ زندگانی او از تند باد اجل فسرده شد مدت سلطنت او پنجاه و هشت سال *

سلطان خسرو ملک بن خسرو شاه بعد رحلت پدر بر مسند حکومت ولایت پنجاب متمکن گشت چون سلطان شهاب الدین برادر سلطان غیاث الدین بن سلطان علاءالدین غوری از جانب برادر کلان خویش نیابتاً در غزنین می بود و بمقتضائے کارطلبی بر اطراف ممالک لشکر میکشید کمر همت به تسخیر هندوستان بسته علی التواتر بر لاهور یورش کرده خسرو ملک را بمحاربه و مجادله عاجز گردانید آخر الامر خسرو ملک تاب نیاورده در سنه ۵۸۲ هجری نزد سلطان شهاب الدین در غزنین رفته همان طرف و دیعت حیات سپرد مدت حکومت او در لاهور بست و هشت سال از ابتدائے سلطان ناصرالدین سبکتگین تا خسرو ملک هفت تن مدت دو صد و هفتده سال سلطنت غزنین و بلاد هندوستان کردند *

سلطان شهاب الدین عرف معزالدین محمد

برادر کلان او سلطان شمس الدین مشهور بغیاث الدین ولد سلطان علاءالدین حسین خلافت غور داشت سلطان شهاب الدین از جانب برادر کلان خود بر غزنین لشکر کشیده در سنه ۵۶۹ فتح نموده نیابتاً بحکومت آن ولایت قیام ورزید چون شجاعت مند و کارطلب و دلاور و صاحب اقبال بود کمر تردد بر بسته قصد جهانگیری و ممالک ستانی نمود مرتبه اول ولایت ملتان از تصرف قرامطه و اوچ را از قوم بهاتیه تسخیر در آورده نایب خود را گذاشته بغزنین مراجعت کرد مرتبه دویم در سنه ۵۷۴ باز در ملتان و اوچ آمده براه ریگستان عزیمت گجرات کرد رائے بهیم دیو مرزبان آن ولایت لشکر فراهم آورده صفوف مصاف آراست و جنگ عظیم رو داد چون لشکر سلطان از مسافت بعید رسیده مانده و مندور شده بود معهذا از قطع مسافت ریگستان رنج بے آبی و تعب بے غلگی کشیده و لشکر رائے بهیم دیو فراوان و تازه زور بود جنود سلطان را بزخم تیر و دم شمشیر و نوک سنان و ضرب بندوق کشته

وخته گردانید بیت

تناک تیر و چاکا چاک شمشیر   دریده مغز پیل و زهره شیر

قضا را راے بهیم دیو غالب آمده فتح یافته بسیاری از لشکریان سلطان را علف تیغ بیدریغ
نموده و سلطان هزیمت خورده بهزاران رنج و تعب رجعت نموده بغزنین رسید مرتبه سوم
در ۵۷۵ھ لواے توجه بسمت لاهور برافراشت سلطان ملک خسرو از نسل سلطان محمود غزنوی
که شمه از احوال او تحریر در آمده حکومت لاهور داشت بعد محاصره و محاربه فتح قلعه نزدیک
رسید خسرو ملک عاجز شده پسر خود را با یک زنجیر فیل بطریق پیشکش فرستاده صلح نمود و
سلطان پیشکش هر ساله مقرر کرده بغزنین معاودت نمود مرتبه چهارم در ۵۷۸ھ بر سر دیول که
بتهته مشهور است رفته تمام ولایت در کنار دریاے سنده بضبط در اورد و نفایس و
نوادران دیار با مال بسیار گرفته برگشت مرتبه پنجم در ۵۸۰ھ باز بولایت لاهور آمده محاصره و
مجادله نمود خسرو ملک تاب نیاورده در قلعه لاهور متحصن گردید سلطان نواحی لاهور غارت کرده
درمیان دریاے راوی و چناب قلعه سیالکوت را که بناے آن از قدیم است و شکست
وریخت که در ارکان آن راه یافته بود بتجدید و ترمیم تعمیر نموده نایب خود را گذاشته برگشت
و خسرو ملک باتفاق طایفه کهوکهران مدتے محاصره قلعه سیالکوت نموده بے نیل مقصود بلاهور
عود کرد مرتبه ششم در ۵۸۲ھ باز سلطان از غزنین بلاهور آمد و خسرو ملک بعد تحصن عاجز شده
غیر از احضار چاره ندانسته بملازمت سلطان رسید و او را سلطان با خود در غزنین برد و در لاهور نایب
خود نصب کرد و خسرو ملک در همانجا حله زندگی قطع نمود مرتبه هفتم در ۵۸۷ھ سلطان باز بهندوستان
آمده قلعه سهرند[1] را که دران زمان دار الایالت راجهاے عظیم الشان بود بدست آورده یک هزار
و دوصد سوار دران جا گذاشته در موضع نراین که الحال ان را تلاوری گویند رسید راے پتهورا
فرمان رواے هندوستان با لشکر گران و توپخانه فراوان بران سرزمین آمده صفوف مصاف
آراسته هر دو لشکر بهم مقابل گشته داد مردانگی دادند نظم

دو ابر از دو سو در خروش آمدند   دو دریاے در موج و جوش آمدند
برامد ز هر دو سپه بوق کوس   زمین آهنین شد سپهر ابنوس
ز بس کشته و خسته در ریخته   زمین شد چو دریاے آویخته

---

[1] قلعه بهتنده، فرشته جلد اول صفحه ۵۷-

ازانجا که آفتاب مراد از مطلع امید بر ترقی می آید و شاهد مرام از پرده آرزو بناز و کرشمه چهره میگشاید قانونی است قدیم که ایزد جهان آرا چون میخواهد که برگزیده خود را بر فراز تخت فرمان روائی متمکن سازد از مبادی حال آن نیکبخت را مورد محن و مشاق گردانیده در زمان معهود ابواب ادراک مقصود برروی او میگشاید مثنوی

درین دیر کهن رسمیست دیرین	که بی تلخی نباشد عیش شیرین
نیفتد در جهان کس را بلائی	که ناید زان بلا بوی عطائی

اگرچه درین محاربه سلطان جلادت ها کرده مراتب تهور بجا آورد اما چون در مشیت ایزدی فتح و نصرت بر وقت دیگر موقوف بود درین مرتبه بر لشکر سلطان شکست افتاد و کهاندی رائی برادر رای پتهورا که حاکم دهلی بود غالب آمد فیل سوار حمله آورده با سلطان در آویخت و بازوی سلطان را بضرب نیزه مجروح ساخت نزدیک بود که سلطان از شدت درد زخم بیهوش شده از اسپ فرو افتد درین وقت غلام خلج بچه در رسید عقب سلطان بر اسپ نشسته از رزمگاه بیرون آمده در لشکرگاه رسیده سلطان را سلامت بمنزل رسانید در رفع غوغائی که از زخمی شدن سلطان و نارسیدن در منزل در خلائق بود نمود و سلطان زیاده ازان صلاح جنگ ندیده ازانجا معاودت کرده بهزار تعب و محنت در غزنین رسید و رای پتهورا بعد فتح در سهرند آمده قلعه را از کسان سلطان بعد محاصره یکسال و یکماه تسخیر نموده بکسان خود سپرد مرتبه هشتم در ۵۸۸ھ باز سلطان بلشکر گران متوجه هندوستان گردید و درهمان موضع نراین که سابقا جنگ شده بود نزول عساکر طرفین اتفاق افتاد هنگام صبح که شاه چرخ برین مهر چهارم سپهر تیغ ظلمت سوز بقصد انتقام هندوی تیره روزگار شب از نیام گیتی کشیده لشکر کافر کیش ظلام رو بانهزام داد و اعلام سیه فام جنود لیل از پرتو ماهچه رایات انوار سلطان هنار رو بحجاب نوازی نهاد دلاوران جنگجو و بهادران پرخاش خو با همدیگر پیوستند و جنگی که از داستان رستم داستانی[۱] بوده باشد و کارنامه افراسیاب تواند بود بروی کار آوردند و روح آن پهلوانان را بر فلک برین ثناخوان خود گردانیدند گاهی ترکان جلادت کیش جرات و جسارت نموده بر هندوان غالب می شدند و گاهی هندوان تهور اندیش از دلاوری و دلیری بر ترکان غلبه می آوردند نظم

[۱] نشانی ❊

صف ترکان رسید بہر مصاف	تیغ برکردہ ہندوان زغلاف
ترک وہندو بہم درافتادند	داد مردی و مردمی دادند
جو یہا ئے زخون چو گشت روان	سران کشتگان بسیل دوان
ہندو و ترک بسکہ کشتہ شدہ	دشت ہموار پشتہ پشتہ شدہ
از قضا ترک چیرہ دست افتاد	لشکر ہند را شکست افتاد

چون مشیت قادر علی الاطلاق بران شد کہ سلسلہ جہانبانی ہندوستان از فرقہ ہنود منقطع گردد واین مملکت درظل سلطنت وسایہ عدالت فرمان روایان مسلمین درآید و در ممالک ہند رواج اسلام لمنصہ ظہور رسد نسیم فتح ونصرت بر اشجار عالام اقبال سلطان وزیدو نہال دولت رائے پتھورا درعوا صف ادبار ازبیخ وبن افتاد پیسے رائے پتھورا ناگہان دررزمگاہ دستگیر گشتہ بقتل رسید ولشکریانش جمعی علف تیغ خون آشام مبارزان ظفرجام گردیدو فریقی بسنان جان ستان بہادران نصرت نشان جان درداد وبسیاری را خرمن ہستی از آتش توپ وتفنگ پاک سوخت واکثرے پایمال فیلان کوہ تمثال شدند و خلق انبوہ بدست شجاعت مندان نصرت منش گرفتار گشتند وکہانڈے رائے برادر رائے پتھورا کہ سپہ سالار بود ہزیمت را غنیمت دانستہ بصد سعی وتلاش جان خودرا ازان مہلکہ سلامت برد

چنان بیمناک وہراسان گریخت	کہ زنار را از گرانی گسیخت

قلعہ سرستی کہ تلاوری بودہ باشد وہانسی واجمیر کہ دارالملک رائے پتھورا بود بتصرف کسان سلطان درآمد مال وامتعہ ان قلاع بدست بہادران فیروزمند افتاد وسلطان بعد فتح چند روز درہمان سرزمین اقامت ورزیدہ درفراہم آوردن پراگندگیہائے ممالک وامن وامان شارع ومسالک وبخشیدن مرہم بہ جراحت ہائے قلوب رعایا وبرایاد تسکین ولہائے کافہ خلایق وانتظام مہام ملکی ومالی مساعی جمیلہ بکار بردہ پس از حصول جمعیت خاطر از سرانجام امور مملکت وکارہائے سپاہ ورعیت ملک قطب الدین ایبک راکہ غلام برگزیدہ او بود درقصبہ کہرام ہفتاد کروہے دہلی نایب سلطنت گذاشتہ خود براہ کوہ سوالک روان شد اکثر محال کوہستان راغارت کردہ غنیمت فراوان بدست آوردہ بغزنین رفت بعد معاودت سلطان ملک قطب الدین ایبک نیابتاً

در سرانجام مہمات جہانبانی وانتظام معاملات ملک ستانی مقید گردید و اسرع اوقات قلعہ دہلی و میرٹھ تسخیر نمودہ بہر جا حکام نصب گردانید و در سال دویم قلعہ کول نیز مسخر کردہ قلعہ گوالیار وبداؤن و دیگر قلاع فتح کردہ بر سر گجرات رفتہ انتقام شکست سلطان کہ سابقاً تحریر در آمدہ از رائے بھیم دیو گجراتی گرفتہ انولایت را تاخت وتاراج نمودہ بفتح ونصرت بدہلی مراجعت کردہ خطبہ وسکہ بنام سلطان رواج داد ازان تاریخ شہر دہلی دار الخلافت سلاطین مسلمین مقرر گردیدہ مرتبہ نہم در سنہ ۵۹۶ھ باز سلطان از غزنین بہند آمدہ ولایت قنوج را مفتوح کردہ سپید زنجیر فیل و دیگر اموال غنیمت گرفتہ برگشت چون سلطان غیاث الدین برادر کلان سلطان کہ اسم سلطان بر وبود جہان گذران را پدرود کرد سلطان از روے جوانمردی و والاہمتی ولایت غور و ترکستان وخوارزم و دیگر ممالک بوارثان قسمت کردہ خود بر ولایت غزنین قناعت نمود مرتبہ دہم چون سلطان شنید کہ در نواحی لاہور طایفہ کھوکہران عصیان ورزیدہ فتیلہ فتنہ وشرارہ شرارت برافروختہ اند لہذا برائے تادیب ان گروہ از غزنین رو بلاہور آورد ملک قطب الدین نیز از دہلی بخدمت سلطان رسیدہ باتفاق یکدیگر گوشمال انجماعتہ بدمال بے اعتدال کردند سلطان بعد تنبیہ انفرقہ وتنظیم امور ملکیہ از لاہور معاودت بغزنین نمودہ چون نزدیک رسید در دیہی از دیہات توابع غزنین از دست فدائے کھوکہر کہ برکاب سلطان رفتہ بود باتفاقی کہ رو داد درجہ شہادت یافت گویند کہ خزانہ بسیار از طلا ونقرہ وجواہر زواہر از وماند وازانجملہ پانصد من الماس کہ از جواہر نفیسہ است بقلم در آمد و دیگر اموال ازہمین قیاس باید کرد بیت

دریاب کنون کہ نعمتت ہست بدست ۔ کین دولت وملک میرود دست بدست

پانزدہ نوبت سلطان برہندوستان یورش کرد و دو مرتبہ شکست خورد و دیگر ہر مرتبہ بفتح ونصرت کامیاب گشت چنانچہ تفصیل آن بقلم در آمدہ تا آخر عمر سی و دو سال سلطنت نمود ازانجملہ فرمانروائی ہندوستان پانزدہ سال و دو ماہ سلطان **قطب الدین** ایبک غلام زرخرید سلطان شہاب الدین نیابتاً حکومت ہندوستان داشت بعد ازانکہ سلطان درجہ شہادت یافت از دہلی برامدہ در لاہور رسید اصالتاً سریرارائے خلافت گشت وبیاندہم ربیع الاول سنہ ۶۰۳ھ سکہ وخطبہ بنام خود کرد چون انگشت خنصر او شکستہ بود ازینجہت او را ایبک گفتندے سلطان غیاث الدین محمود برادرزادہ سلطان شہاب الدین از فیروزہ کوہ

چتر و تجملات بادشاہی برائے قطب الدین فرستادہ بخطاب سلطانی مخاطب ساخت
این سلطان در بخشش و بخشایش داد سخاوت و جوانمردی دادے و مستحقان را زیادہ از خواہش
عطا نمودی دست جود و سخایش گرد افلاس از چہرہ مفلسان بر افشاندی و ابر کرم و عطایش
غبار یاس از صفحہ حال تنگدستان فرو نشاندی سحاوتش دامن و جیب آرزومندان برا مودی
ہمتش ارباب عسرت را از آرز و نیاز بے نیاز فرمودی **بیت**

باہمت او حوصلہ دریا تنگ | بارفعت او مرتبہ گردون پست

چون لکہا باہل احتیاج انعام دادی ازینجہت در ہند اورا لکہہ بخش گفتندی درمیان او و
تاج الدین یلدوز کہ یکے از بندہا ئے خاص سلطان شہاب الدین بود و بعد سلطان در غزنین
اسم سلطنت بر و اطلاق یافتہ بود بر سر لاہور مخاصمت و منازعت گردید و قصد یکدیگر کردہ
آتش محاربہ برافروختند و از طرفین صفہا آراستہ بجنگ پرداختند بہادران جانفشان تیغہا
آختہ اسپان انداختند و تیرہا بر تافتند و جانہا شگافتند **نظم**

سلح مکمل زاہن جوان | چو معنی در الفاظ مغلق نہان
دران رزم تیرے کہ از شست جست | چو مضمون برجستہ در دل نشست

بالآخر تاج الدین تاب مقاومت نیاوردہ منہزم گشتہ در کرمان اقامت ورزید و سلطان مظفر
و منصور شدہ باستقلال کمال بسلطنت پرداخت در سنہ ... در چوگان بازی از اسپ
افتادہ گوئے زندگی بجولانگاہ آخرت رسانید مدت بست سال حکومت ہندوستان نمود
از انجملہ سلطنت غزنین چہار سال *

سلطان آرام شاہ پسر خواندہ سلطان قطب الدین

چون سلطان مرحوم پسر صلبی کہ سزاوار جہانبانی تواند بود نداشت ارکان دولت باتفاق
یکدیگر آرام بخش پسر خواندہ سلطان را کہ سوائے او وارثی نبود بحکم وراثت در سنہ ... در خطہ
دلکشائے لاہور بر اورنگ فرماندہی اجلاس دادہ سلطان آرام شاہ خطاب کردند باطراف
ممالک احکام و مناشیر صادر گشت و نوید عدالت و نصفت بخلایق رسید درین اثنائے
امیر علی اسمٰعیل حاکم دہلی باتفاق جمعی از امرائے ملک التمش را از بداؤن طلبداشتند و
ملک در دہلی رسیدہ قلعہ را در تصرف خویش در آورد و سلطان آرام شاہ از استماع آمدن

ملک از لاہور در حوالی دہلی آمدہ صف آراستہ باندک محاربہ فرار نمود مدت سلطنت قریب یکسال ❊

سلطان شمس الدین عرف ملک التمش [۱]

او را سلطان قطب الدین ایبک لک چیتل خریدہ بفرزندی گرفتہ دختر خود را در مناکحت او در آوردہ بود بعد فتح گوالیار امارت انجا باو ارزانی داشت پس ازان برن و آن نواحی بدو تفویض نمودہ بتدریج ولایت بداؤن ضمیمہ حکومت او گردانید چون علامات شجاعت و مردانگی و ایات فراست و فرزانگی از و بمنصہ ظہور رسید و بارہا در حضور ترددات مردانہ بجا آوردہ آخر کار بپایہ امیر الامرائے رسید و خط آزادی از سلطان یافت بعد ازانکہ سلطان قطب الدین درگذشت و از سلطان آرام شاہ امور خلافت تمشیت نیافت باتفاق امیر اسمٰعیل سپہ سالار و دیگر ارکان دولت از بداؤن آمدہ سنہ ۶۰۷ بر تخت جہانبانی جلوس نمودہ بخطاب سلطان شمس الدین مخاطب گشت التمش ازا گویند کہ در شب خسوف متولد شود چون صاحب تردد و شجاع بود بزور شمشیر اکثر ممالک در حیطہ تصرف آوردہ فرمانروای باستقلال نمود دران زمان چنگیز خان فرمانروائی خوارزم و ترکستان بود سلطان جلال الدین از پیش چنگیز خان منہزم گشتہ برسر لاہور آمدہ محاصرہ نمود سلطان بالشکر بسیار از لاہور رسیدہ مقابلہ نمود جلال الدین تاب نیاوردہ بطرف سند و سیوستان بدر رفت در سنہ ۶۲۶ ایلچی عرب جامہ خلافت جہت سلطان آورد سلطان مراسم اطاعت بجا آوردہ فرحت و شادمانی نہایت کرد چند روز شہر را آرایش داد و کوس شادی نواخت در سنہ ۶۳۱ بر ولایت مالوہ یورش نمودہ مظفر گشت و بتخانہ مہاکال کہ از مدت سیصد سال تعمیر یافتہ در غایت متانت و حصانت بود خراب ساختہ از بنیاد بر انداخت و تمثال راجہ بکرماجیت و دیگر بت ہا را آوردہ بر در مسجد جامع دہلی بر زمین فرو برد تا لگد کوب خلایق گردد القصہ در طاعت و عبادت مولع بود و در ہر جمعہ مسجد جامع رفتہ باداے فرایض و نوافل قیام ورزیدی و وعظ شنیدی و رقت کردی و در ہر باب خدا پرستی بکار بردی روزے ملحدان دہلی اتفاق کردہ روز جمعہ ناگہان بمسجد ہجوم

---

[۱] در کتبہ ہا و سکہ جات این پادشاہ نامش ایلتتمش نوشتہ است کہ در ترکی محافظ سلطنت را میگویند ❊

آوردہ تیغہا کشیدہ بقصد سلطان نمودہ چندے را بقتل رسانیدند و سلطان از انجا بسلامت
برامدوان تا عاقبت اندیشان تعاقب کردہ نتوانستند دست بر سلطان رسانیدند و خلق کثیر
بربام ہا و دروازہ ہا برامدہ ان طایفہ را بزخم تیر و تفنگ و خشت و سنگ ہلاک نمودند سلطان
در دولتخانہ رسیدہ بانتقام بے اندامیہائے انجماعۃ اکثر را علف تیغ بیدریغ نمود و بالجملہ سلطانی
باستقلال کردہ بعدالت و نصفت زندگانی مے نمود و رعایا و برایا را خوشنود گردانیدہ باجل
طبعی درگذشت مدت سلطنت او بست و ہشت سال و یکماہ ٭

سلطان رکن الدین فیروز شاہ بن سلطان شمس الدین التمش

بعد پدر والاقدر در سنہ ۶۳۶ بر تخت خلافت جلوس نمود چون بہرہ از عقل و قابلیت از سلطنت
نداشت کثرات لذات نفسانی و افراط اخطاظ جسمانی و ہوائے عشرت و کامرانی و کامروائے
ایام جوانی او را از امور جہانبانی باز داشت و خزانہ در انعام لولیان و ارذال و مسخرہ و مطرب
و مطربہ صرف میکرد و بے پروائی ولاؤبالی زیست می نمود چون خبری از احوال سپاہ و
رعیت خبرے نگرفت و دایم الخمر بودہ شرب شراب بافراط رسانید اگرچہ اسم سلطنت بر
سلطان بود اما بی بی شاہ ترکان والدہ او کہ کنیز ترکیہ بود نظر بے پروائی و ناقابلیت
پسر خود داشتہ سر انجام مہام ملکی و مالی بر ذمہ ہمت خود گرفتہ ناظمہ امور جہانبانی گشت
و بمقتضائے کوتہ اندیشی کہ در سرشت زنان مخمر است حرمہائے سلطان شمس الدین را
کہ ہمچشم او بودند آزار و اضرار رسانید و قطب الدین پسر سلطان را بے گناہ قتل نمود و بعضی امور
ناشایستہ کہ سزاوار از خاندان بادشاہان نباشد از وی بظہور رسید ارکان دولت نظر
بر بے پروائی و نارسائی سلطان و تسلط و استیلائے مادرش داشتہ باخود اتفاق کردہ
از وی برگشتند و ملک اعزالدین ایاز حاکم ملتان را تحریک سلطنت دہلی نمودہ طلب داشتند
و او از ملتان لشکر گران فراہم آوردہ عازم دہلی گشت سلطان نیز بقصد مقابلہ از دہلی برامدہ
در کہرام رسیدہ پیش از انکہ ملک اعزالدین ایاز برسد امرائے از سلطان انحراف ورزیدہ
در دہلی رفتہ بی بی رضیہ بنت سلطان شمس الدین را بر تخت نشاندہ سکہ و خطبہ بنام او کردند
و بی بی شاہ ترکان را مقید ساختند سلطان باستماع این خبر از کہرام رجعت نمودہ در کیلوکہڑی
رسیدہ آمادہ جنگ گردید و بی بی رضیہ فوجی از بہادران شجاعت پیشہ بر سر او از دہلی تعین

نموده اند که جنگ سلطان دستگیر گشت و بعد چند گاه سلطان و مادرش در زندان خانه فوت شدند ایام سلطنت او یکسال و شش ماه و هشت روز*

سلطان بی بی رضیه بنت سلطان شمس الدین التمش

در سنه ۶۳۴ باتفاق امرا و وزرا اورنگ آرائے خلافت گشته سکه و خطبه بنام خود رواج داد و بتدابیر صائبه و افکار ثاقبه تنظیم امور خلافت و جهانداری و تنسیق مهام ملکی و مالی بعنوانی که لائق هوشمندان و الاخرد بوده باشد در پیش نمود نظام الملک محمد جندیکه بوزارت امتیاز داشت باتفاق اکثر امرایان که از اطراف بدرگاه سلطان رضیه امده بودند حقوق نعمت را بکفران انحراف عقوق ساخته طریق بغی بیهوده سلوک مخالفت و ناهنجاری در پیش کرده با امرائے دیگر که از پیشگاه حضور بیرون بودند نامها نوشته ترغیب بداندیشی نمود ملک نصیر الدین تاشی جاگیردار اوده که بسلطان رضیه موافقت داشت بعزم مدد و اعانت سلطان رو بدهلی آورد امرائے مخالف به اندیشه تباه استقبالش نموده اورا دستگیر ساختند و او از ضعف بدن این جهان گذران را پدرود کرد سلطان رضیه از معائنه این حال بتدابیر صائبه خود جمعیت مخالفان را پریشان گردانید و هریکے بجوانب روبگریز نهادند نظام الملک در کوه سرمور در آمده رخصت هستی خود را ازین جهان فانی بربست و امر وزارت بخواجه مهذب که نائب نظام الملک بود تفویض یافت و بخطاب نظام الملک ملقب شد و امیران دیگر بانتظام ممالک دستوری یافتند و ملک اختیار الدین مسکین امیر حاجب شده بوفور دانش و رسوخ اعتقاد آنچنان تقرب بهمرسانید که هنگام سواری دست در بغل سلطان رضیه انداخته سوار مینمود سلطان رضیه که در شجاعت و عدالت از مردان بهره وافی داشت لباس مردانه در بر و کلاه خسروانه بر سر نهاده سر برائے سلطنت شدی و بار عام دادے بعد از ان که خاطرش از انتظام این ممالک اطمینان یافت با عساکر بسیار جانب سهرند نهضت نمود در اثنائے راه امرائے ترک بر او خروج کرده جمال الدین یاقوت حبشی را که امیر الامرا شده بود از قید حیات نجات دادند و سلطان رضیه را در قلعه سهرند محبوس ساختند و معز الدین بهرام شاه بن سلطان شمس الدین را بپادشاهی بر داشته دهلی را منصرف او درآوردند درین وقت ملک اختیار الدین التونیه که بحکومت سهرند ممتاز بود سلطان رضیه را در عقد ازدواج خود کشید سلطان رضیه در اندک

مدت باتفاق امرا بترتیب عساکر پرداخته عنان عزیمت بصوب دہلی معطوف ساخت سلطان
معزالدین بہرام شاہ کہ جانشین اورنگ فرمانروائی شدہ بود لشکر عظیم بعزم مقابلہ و مقاتلہ در مقابلہ
سلطان رضیہ فرستادہ ہنگامہ آرائے نبرد و کارزار گردید در ہنگام مقابلہ طرفین و زد و خورد بسیار
در نواحی کیتھل لشکریان سلطان رضیہ رو بہزیمت نہادند و سلطان رضیہ و ملک اختیار الدین بدست
زمینداران آن ضلع دستگیر آمدہ بتاریخ بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۶۳۷ھ رحلت گزین عالم
جاودانی گردید مدت سلطنت سلطان رضیہ سہ سال و شش ماہ و شش روز۔

سلطان معز الدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین التمش

روز دوشنبہ بست و ہشتم ماہ رمضان ۶۳۷ھ سلطان معز الدین بہرام شاہ باتفاق اکابر و امرا
و ملوک بر سریر سلطنت جلوس فرمود چون ملک اختیار الدین باتفاق وزیر مملکت نظام الملک
مہذب الدین جمیع امور مملکت را از پیش خود گرفت و ہمشیرہ سلطان معز الدین را کہ سابق
منکوحہ قاضی اختیار الدین بود در حبالہ نکاح در آوردہ یک فیل بزرگ بر در خانہ خود می بست
چون دران زمان غیر از سلاطین دیگرے فیل نمیداشت این معنی مقوی بدگمانی بادشاہ شد سلطان
معز الدین چندے از فدائیان خود را فرمود تا ملک اختیار الدین را بزخم کارد شہید ساختند
و ملک مہذب الدین را نیز دو زخم بر پہلو زدند و او زندہ بدر رفت بعد ازان ملک بدر الدین
سنقر رومی امیر حاجب گشت و تمام امور مملکت را موافق رسم و قانون قدیم انتظام داد
اتفاقاً ملک بدر الدین سنقر باغوائے جمیع از اہل فتنہ در انقلاب ملک با صدور و اعیان
وقت مشاورت نمودند روز دوشنبہ ہفدہم ماہ صفر در خانہ صدر الملک تاج الدین کہ مشرف
ممالک بود ہمہ اکابر فراہم آمدہ در باب تبدیل سلطنت سخن کردند و صدر الملک تاج الدین
را بطلب نظام الملک فرستادند کہ او نیز شریک مصلحت شود صدر الملک فی الفور
سلطان معز الدین را ازین حال اطلاع دادہ یک کس معتمادی سلطان را در گوشہ پنہان
داشت خود بخدمت نظام الملک آمدہ از اجماع قاضی جلال الدین کاشانی و قاضی کبیر الدین
و شیخ محمد شامی و مردمی کہ آنجا بودند اخبار کرد نظام الملک در رفع الوقت نمودہ آمدن خود را
بوقت دیگر انداخت صدر الملک حقیقت حال را بوسیلہ خادم سلطان کہ پنہان داشتہ
بود بخدمت سلطان معروض داشت سلطان ہمان ساعت بر ہمراہان جماعت رفتہ ایشان را

متفرق گردانید و ملک بدرالدین سنقر را بجانب بداؤن فرستاد و قاضی جلال الدین کاشانی را
از قضا معزول گردانید بعد از چند ماه که ملک بدرالدین از بداؤن بدرگاه آمد سلطان او را و ملک
تاج الدین موسی را بقتل در آورد و قاضی شمس الدین که قاضی مهرپوره بود در پای پیل انداخت
و بهمین سبب زیادتی وهم و هراس مردم گشت در اثنای این حال روز دوشنبه شانزدهم
جمادی الآخر سنه تسع و ثلثین و ستمائه افواج مغول چنگیزی آمده لاهور را محاصره کردند ملک
قراقش که حاکم لاهور بود چون در مردم موافقت ندید نیم شبی از لاهور برآمده بجانب دهلی
رفت و شهر لاهور از ستم چنگیز خانیان خراب و نابود شد و خلق کثیر اسیر و گرفتار گشت
چون این خبر به سلطان معزالدین رسید امرا را بر در قصر سپید جمع فرموده بیعت تازه کرد
ملک نظام الملک وزیر مملکت را با امرای دیگر جهت دفع شر مغول بجانب لاهور فرستاد
چون لشکر برلب آب بیاه که قریب قصبه سلطان پوراست رسید نظام الملک که در باطن
با سلطان منافق بود امرا را از سلطان برگردانیده بنیاد مکر و خدیعت نمود و عرضداشت کرد
که از دست این جماعت منافق که همراه من کرده اند کاری نخواهد آمد و این فتنه تسکین نخواهد
یافت مگر سلطان باین طرف نهضت فرماید سلطان از روی سادگی و اعتمادی که براو داشت
در جواب نوشت که این جماعت کشتنی و سیاست کردنی اند بوقتش بسزا خواهند رسید
چند روز مدارا نمایند نظام الملک آن فرمان را با امرای لشکر نموده همه را با خود متفق گردانید
چون سلطان باین حال اطلاع یافت خدمت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار اوشی را برای
تسلی امرا فرستاد امرا بهیچ وجه مطمئن خاطر نشدند و شیخ برگشته بدهلی آمد بعد از آن نظام
الملک و سائر امرا بقصد دفع سلطان معزالدین بدهلی آمدند و سلطان معزالدین را محاصره کردند
هر روز جنگ می انداختند چون مردم شهر با امرا متفق بودند روز دوشنبه هشتم ماه ذیقعده
سال مذکور دهلی را گرفته سلطان معزالدین بهرام شاه را چند روز محبوس گردانیده بقتل آوردند
مدت سلطنت او دو سال و یک ماه و پانزده روز

سلطان علاء الدین مسعود شاه

چون سلطان معزالدین بهرام شاه را نظام الملک کورنمک بقتل در آورد و ملک معزالدین[1] بلبن
امیر الامرا از روی تسلطی که داشت بر تخت خلافت جلوس نمود ارکان دولت بر سلطنت

---

(۱) معزالدین اسمعیل ۰

او راضی نشدند سلطان علاء الدین را که آثار رشد از ناصیه حال او ظاهر بود از قید برآورده در سنه ۶۳۹ بر سریر جهانبانی اجلاس دادند ناصر الدین و جلال الدین پسران شمس الدین را که در زندانخانه محبوس بودند خلاص کرده ناصر الدین را ولایت بهرایچ و جلال الدین را ولایت قنوج نامزد کرده رخصت دادند ملک نظام الملک را که در امور سلطنت کلیه دخل داشت بقتل درآورده بپاداش کفران نعمتی رسانیدند نظم

بچشم خویش دیدم در گذرگاه	که زد مرغی بجان موری راه
هنوز از صید منقارش نپرداخت	که مرغی دیگر آمد کار او ساخت
چو بد کردی مباش ایمن ز آفات	که واجب شد طبیعت را مکافات
درین فیروزهٔ ایوان پر آفات	بدی را هم بدی باشد مکافات
زنیکی نیک بینی وز بدی غم	ز جو جو روید و گندم ز گندم

بعد چندگاه سلطان از طریقه عدالت و نصفت انحراف ورزیده آئین اخذ و قتل در پیش کرد جمیع امرا ازو برگشتند و باخود اتفاق کرده ناصر الدین را که آثار قابلیت و حق شناسی از ناصیه حال او ظاهر و اطوار خدا دانی و ایزد پرستی از مقال او باهر بود از بهرایچ طلبداشته بر تخت فرماندهی اجلاس دادند سلطان علاء الدین را مسلسل در قیدنگاه داشتند چنانچه در زندانخانه مرغ روح او از حبس تن پرواز نمود مدت سلطنت چهار سال و یک ماه و یک روز

سلطان ناصر الدین ولد سلطان شمس الدین

سلطان در سنه ۶۴۴ از بهرایچ آمده تاج خلافت بر سر نهاده سکه و خطبه بنام خود رواج داد و ملک غیاث الدین بلبن را که بنده و داماد سلطان شمس الدین بود منصب وزارت داده بخطاب الغ خانی و عطائے چتر و دورباش سرافراز گردانید و مدار المهام تمام سلطنت برائے رزین او تفویض نمود و صدف گوش او بجواهر زواهر نصایح دلالی مثالی مواعظه در ماده رعیت پروری و معدلت گستری برامود فرمود که اختیار مهام جهانبانی و مدار نظام امور ملک برائی بدست تو دادم کارے نکنی که فردائے قیامت بدرگاه عدالت بادشاه حقیقی مرا و ترا شرمنده و انفعال گردانند الغ خان بلبن بمقتضائے فراست خدا داد و عقل

مادرزاد آنچنان قواعد نیابت و شرایط وکالت بتقدیم رسانید که رعایا و برایا در مهاد امن دامان
در اماد و جمیع امور مالی و ملکی رونقی تازه و رواجی نیک یافت واحدی از امرائے را یارائے تصرف
در کار مملکت نماند و سلطان نیز عدالت گستر و رعیت پرور و درویش طینت و ملکی طوبیت
بوده در رفاهیت و آسودگی رعیت همت والانهمت مصروف داشتی در عهد خلافت
او ملک آباد و رعایا و لشکر دل شاد گردید و صیت نیکنامی و گلبانگ رعیت پروری این بادشاه
و وزیر در اکناف گیتی انتشار یافت **بیت**

وزیر چنین شهریاری چنان　　جهان چون نگیرد قرار چنان

ازبسکه سلطان حق پرست و ایزد شناس بود خراج و باج ممالک در مواجب سپاه و نذر
درویشان خدا آگاه و وظایف و ادرار فضلا و علما و بذل مستحقان و انعام مسکینان و زیردستان
و صرف عمارات مساجد و خانقاه و قنطره و منازل و سرائے برائے مسافران و باغات
و برادرون انهار و غیر ذلک که از آثار سعادت و اسباب ذکر جمیل است خرج کردی
و برائے ذات خود تصرف ننمودی و در سالے دو مصحف بخط خود نوشته وجه قیمت آن
را قوت ساختی نوبتی یکے از نوکران سلطان سرکار مصحف که بخط سلطان بود از روے خوش آمد
بقیمت گران خرید چون این معنی بگوش سلطان رسید منع کرد که آینده مصحف بخط من علانیه
فروخت نکنند بطریق اخفائے نمطے که احدی واقف نشود میفروخته باشند تا در وجه
قوت حلال اختلال روندهد و ازین رو که سلطان درویش نهاد و فرخ نژاد بود هیچ کنیزے و
خادمه سوائے منکوحه خود نداشت و او برائے سلطان طعام می پخت روزے آن ملکه جهان
التماس نمود که بسبب پختن طعام دست من آزار می یابد و تصدیع مالایطاق میشود چه خوش
باشد که کنیزے خریده شود او به پختن طعام قیام ورزد و از همین هیچ قصوری نیست سلطان
جواب داد که بیت المال حق سپاه و مساکین و مستحقین است مرا نمیرسد که چیزے از آن
برائے خود صرف کنم و داهے خرید نمایم صبر کن تا خدا ایتعالے ترا در آخرت نتیجه این مشقت
خواهد داد **نظم**

ترا با نفس کافر کیش کاریست　　بدام او که این طرفه شکاریست
اگر مار سیه در آستین است　　به از نفسے که با تو همنشین است

بالجمله سلطان بعدالت و انصاف جهانبانی نموده برگ طبعی درگذشت و به بهشت برین

واصل گشت مدت سلطنت او نوزده سال وسه ماه وهفت روز*

سلطان غیاث الدین بلبن عرف الف خان بنده وداماد سلطان شمس الدین

چون سلطان ناصر الدین ودیعت حیات سپرد وازاولاد او وارثی که جانشین سریر خلافت بوده باشد نبود درین صورت تمامی امرا از خورد وبزرگ اتفاق کرده الف خان را که مدار المهام ممالک بود بسلطنت برداشتند بسلطان غیاث الدین مخاطب کردند درسنه ۶۶۶ ہجری بالانشین سریر فرمان روائی وسایه گزین چتر گیتی کشائے گشته سکه وخطبه را رواج داد بغایت دانا وپخته کار وصاحب تجربه ووقار بود تمامی کارها از روے فهیدگی وسنجیدگی کردی وباگاهی وهوشیاری مهام مرجوعه بنظام آوردی **مثنوی**

چه نیکو متاعیست کار آگهی | کزین نقد عالم مبادا تهی
کسے سر برارد بعالم بلند | که در کار عالم بود هوشمند

کار عالم وممالک جز بمردم اکابر نفرمودی اشرار ومخاذیل واراذل واباطل را بکارها دخل ندادی تا نسبت صلاح وتقوی برکسے مشخص نشدی عمل نفرمودی ودر تنقیح حسب ونسب مبالغه نمودی واگر بعد سپرد عمل درکسے نقص ذاتی وصفاتی ظاهر گشتی فے الحال تغیر دادی **قطعه**

نه هر هوشمند روشن رائے | بفرومایه کارهائے خطیر
بوریا باف گرچه بافنده است | نبرندش به کارگاه حریر

وميفرمود که جمله مردم را بیک نظر نباید دید موازنه حال هریک نگاه باید داشت اگر نوکر اصیل ونجیب را بے اعتبار وخوار داشته بدگهر وفرومایه را نوازش وسرافراز باید کرد همچنان است که سلاح سرپا انداختن واسلحه پا را بر سر بستن وکار شمشیر بکارد وکارستان را بسوزن کردن وکار دست را بپا وکار گوش را به بینی فرمودن **بیت**

بود پا از برائے ره سپردن | نباید دیده را چون پا شمردن

بالجمله تا آخر عمر باسفلهائے ایام همزبانی نکرد واراذل واهل هزل را در مجلس خود راه نداد گویند فخر انامی رئیس بازار که سالها خدمت درگاه کرده بود بمقربان درگاه التجا آورد که اگر

سلطان یک بار بہ او ہمزبانی نماید بسیاری از نقد و جنس پیشکش کند چون اینمعنی بعرض سلطان رسید پذیرائے نیافت و فرمود کہ از ہمزبانی با امیر بازار مہابت سلطانی از دل عوام زایل می شود چہ گنجایش کہ بطمع زر با این مردم ہمزبان شوم القصہ سلطان مظہر اوصاف پسندیدہ و مصدر سیرت حمیدہ بود امرا از وقوع تقصیر تازیانہ زدی و بقصاص رسانیدی صلابت و دہشت او در دل امرا قوی بود ارکان دولت و غربا در معاملات و مناقشات در عدالت او مساوی بودندی و در جمیع امور عدل را کار فرمودی و از قہر و سیاست احدی را قدرت نبود کہ قدم از جادہ اطاعت بیرون نہد و در صحبت اہل وعظ حاضر شدی و موعظہ شنیدی و رقت کردی و اوامر و نواہی را کماینبغی رعایت نمودی و ضوابط و قوانین مملکت را کہ در ایام فرمانروائے پسران سلطان شمس الدین مختل و مندرس شدہ بود بتجدید استحکام و استقامت دادی و مبانی عدل و رافت را اساس نہادی **نظم**

عدل نوریست کز و ملک منور گردد ۔۔۔ وز نسیمش ہمہ آفاق معطر گردد

عدل پیش آر و مراد دل درویش برار ۔۔۔ تا ترا انچہ مراد است میسر گردد

و وقتے کہ سلطان در مسافرت بر سرابی و یا خلابی و یا نالہ و یا قنطرہ رسیدی امرائے بزرگ را فرمودی تا چوب ہا در دست گرفتہ اہتمام نمودندی اول مریضان و پیران و عورتان و طفلان و چارپایان لاغر را بی مزاحمت گذرانیدی و تمامی فیلان و دیگر دواب سرکار را برائے گذرانیدن خلایق گذاشتی و در اینچنین امکنہ چندروز توقف کردی تا مردم بسہولیت گذشتندی در ایام خانی اگرچہ بشراب خوردن و جشن ساختن و امرا و ملوک را مہمان گرفتن و قمار باختن و زرہا باہل مجلس صرف کردن و ندیمان بذلہ گو و شیرین سخن و مطربان خوش آواز را در محفل راہ دادن رغبت تمام داشت اما بعد ازانکہ سریرآرای خلافت گشت از تمام ملاہی تایب گردید و باداے فرایض و نماز تہجد و اشراق و چاشت و دیگر نوافل و موافقت جمعہ و جماعت قیام داشتی و اصلا بیوضو نبودی و در خانہائے بزرگان رفتی و بعد از نماز جمعہ زیارت مقابر کردی و بر جنازہ اکابر حاضر شدی و بتعزیت رفتی پسران و خویشان میت را انعام دادی و وظایف بحال داشتی **نظم**

بدانش بزرگ و بہمت بلند ۔۔۔ بباز و دلیر و بدل ہوشمند

نہ رایش بتدبیر محتاج غیر ۔۔۔ نہ امضاے رایش بجز امر خیر

نه در شهر مخزن[1] نه در کوه و دشت	خیانت در اندیشه کس گذشت
امان در زمانش بحدے رسید	که منسوخ شد رسم قفل و کلید
به تیر و سے مردی و فرهنگ خویش	بگردون برافراشت اورنگ خویش
باین دانش و رائے و ائین و فر	گمان در نباید که باشد بشر

با وجود این همه اعمال حسنه و افعال مستحسنه در باب بغی و اهل طغیان خدا پرستی را بگوشه گذاشته کمال جباری و قهاری کردی و سر سوزن از رسوم جباری فرو نگذاشتی و بواسطه بغی یک کس لشکری و شهری و ملکی را بر انداختی و مصالح ملکی بر همه مقدم داشتی

نظم

اگر آتش قهر افروختی	بیک شعله زان کشورے سوختی
بکوه ار زکین سایه انداختی	چو یخ پیشش خورشید بگداختی
بخشم ار بسوے چرخ کردی نگاه	شدی تیره رخسار خورشید و ماه

از انجا که سلطان بجانوران میل بسیار داشت طوطی گویا و شارک سخن سرا و قمری خوش الحان و بلبل هزار داستان و کوکله زمزمه ساز و دیگر طیور دل نواز که بوسیله سخنات خوش و اصوات دلکش از بنی نوع خود ها شرف و کرامت دارند و از سخن طرازی و زمزمه پردازی عزیز دلها و محبوب خاطرها و انیس صحبت ها و جلیس مجلسها اند و سر طایران خوش پیکر و نیک منظر که صناع آفریدگار بانواع نقش و نگار مزین ساخته مثل طاؤس زیبا فرح افزا که چهره شاهد سرور از آئینه او مشاهده میتوان کرد و دراج خوش مزاج که از نظاره جمال او زبان بسبحان قدرت بدایع آفرین توانگشاد و مرغ زرین زینت تضمین و کبک فرخنده آئین و امثال آن باعث طرب خاطر قدسی بود و اعظم از تماشائے فرحت پیرا کبوتران پری زاد بودند الحق آن مرغان بلند پرواز تیز پر فلک سیر ملک سیر از کمال خوبی گوئے سبقت از طیور روزگار برده و از وفور لطافت طایران جهان را برده خود کرده طاؤس که بزیبائے شهره آفاق است برائے نظاره ایشان همه تن دیده گشته عندلیب بهشت که به نغمه طرازی مشهور است بزمزمه سازی شان آفرین کرده همائے هما نا که همایونی از بال همایون اتان گرفته و عقاب مانا که بلندروے از بلند پروازی اینها آموخته از مشاهده جمال بیمثال انطایران فرخ فال پری از حسن خویش بری گشته خود در کنج تواری مستور شده چون رونق افزائی کا بک و پشت

---

(۱) رهزن ۱۲

بام آشیانه خویش گردیده زمزمه دل کش و نوائے دل فریب برمیکشند گویا ترانهٔ باربد لیست که مستمعان را دل می رباید وجان می بخشد ویا نغمه داؤد است که شنوندگان را حیرت می افزاید وعشرت می دهد چون بقصد دانه چینی فرد می آیند عرصه زمین را رشک گلشن می سازند گوئے گلهائے رنگارنگ است که در چمن بهار شگفته تماشائیان را مایل خود ساخته و در زمان بال کشائی چون اوج گرامیشوند سطح هوا پر از کواکب می نمایند واز نهایت بالا روے آب از چشمه خورشید میخورند و دانه از خوشه پروین می چینند واز بلند پروازی همزبان کواکب میگردند وتماشائے افلاک می بینند اگر چه اهل زمین را با اهل آسمان راه سخن مسدود ورزوابط محبت مفقود است اما زهی این خاکیان که با فلاکیان راه سخن دارند وروابط اخلاص بظهور می آرند

نظم

هر پری پیکرے بجلوه ناز | راست چون مرغ شوق در پرواز
گرم خو همچو مغز برنایان | تیزرو همچو عقل دانایان
ره نوردان آسمان وزمین | دانه چینان خوشه پروین
همه گرم بلند پروازی | از فلک برده گوئے دربازی

همچنان سلطان را میل بشکار بسیار بود پلنگ برق آهنگ وباز قوی چنگ سیاه گوش سخت کوش وآهو آهوگیر وشاهین وکوهیله بے نظیر وباز آسمان پرواز وجره هنر پرداز وبحری موج خیز وسره صنعت انگیز وچرغ فولاد چنگ وباشه وشکره تیزبال ودیگر انواع جانوران شکاری فراهم آورده زهے این مشتی پر که از وفور هنر پروری ونادره کاری زبردست سلاطین والا اقتدار ومرغوب قلوب خواقین نامدار شده اند بادشاهان والا شکوه از عشق ومحبت این طایران از تخت سلطنت واورنگ خلافت برخاسته صحرانورد وهامون گرد می شوند واز مشاهدات تیز پروازیها ونادره کاریها انشراح وارتیاح حاصل مینمایند باز بلند پرواز نوعی درّاج را میگیرد که دلهائے عشاق را نگاه دلبران ماهر وشاهین ندرت تضمین کلنگ را چنان بچنگ می آرد که هوش را کرشمه نازنینان فرخنده خو چرغ بسان دعاے اهل دلان فلک پیما وبحری مانند فکر دانایان اوج گرا

نظم

باز بدست ملکان می پرید | چون نپرد هر که چنان جاے دید
اشکره گشت همین دستگاه | از هنر خویش زبر دست شاه

چون ہزار عیب فراوان بود | مرغ زبردست سلیمان بود
وائے بران آدمی بیخبر | کوکم ازان مرغ بود در ہنر

قراولان بیشہ گرد و میر شکاران ہامون نورد و صیادان باز دار و دیگر عملہ و فعلہ شکار را نزد سلطان رتبہ بزرگ بود تا ہشت کروہے حوالی دہلی محافظت شکار کردندی و دران بیشہ نخچیر فراہم آوردندی ہزار سوار با یک ہزار تیر انداز مصالح کار شکار دائیًا در رکاب سعادت بودندی و طعام از مایدہ خاص یافتندی سلطان در ایام زمستان ہر روز سحرگاہان سوار شدی و تا قصبہ ریواڑی ہبشتری رفتہ شکار کردہ شام گاہان بشہر معاودت نمودی و شب بیرون ثماندی چون خبر مواظبت سلطان برائے شکار بہلاکو خان والی بغداد رسید گفت کہ سلطان بلبن بادشاہ پختہ کار است بظاہر بخلایق مینماید کہ بشکار میرود و در معنی ورزش سواری و مراسم ملک داری و آگاہی بر احوال سپاہ و رعیت بجای آرد و لشکر خود را توزک میدہد سلطان از اصغائے این سخن خوشوقت شد و بر فراست ہلاکو خان آفرین کرد و گفت کہ قواعد ملک داری کسانی دانند کہ ملک گیری و جہانبانی کردہ باشند چون سلطان را اسباب سلطنت و شوکت مہیا گردید امرا و وزرا التماس کردند کہ باوجود اینہمہ قوت و قدرت ولایت گجرات و مالوہ و دیگر بلاد مسخر کردن لایق است سلطان جواب داد کہ چون مغل ہمیشہ بر ولایت پنجاب تاخت مینماید از دہلی ببلاد دور دست رفتن مناسب نیست قول سلطان سلف است کہ ملک خود را مضبوط در امن و امان داشتن بہتر ازان است کہ بملک دیگران تاختن سابقا از غفلت و بے پروای پسران سلطان شمس الدین در جمیع امور جہانبانے اختلال رو داد و ضوابط خلافت را اثری و رونقی نماندہ بود حتی کہ جماعۃ میواتیان در حوالی شہر بسبب جنگلہائے وانبوہ بیشہ تمرد و فساد پیشہ کردہ رہزنی مینمودند شبہا بدرون قلعہ درآمدہ خانہائے مردم را نقب زدہ مال و امتعہ بدزدی میبردند بلکہ بطریق ڈاکہ آمدہ بزبردستی غارت میکردند و سراہائے نزدیکی شہر بہ غلبہ و قہر تاراج مینمودند و از ہر چہار طرف مسالک مسدود گشتہ سوداگران را مجال آمد و شد نبود دروازہ ہائے شہر از خوف آن حرامخواران بوقت نماز عصر می بستند بعد نماز دیگر ہیچکس را یارائے برامدن از شہر نبود بارہا میواتیان بر سر حوض سلطان آمدہ سقایان و داہان آبکش را مزاحمت رسانیدند و پسران شمس الدین از بے پروائی و غفلت تادیب انجماعہ واجب

التخریب نگردند و اغماض ننمودند و اینمعنی موجب خیرگی و دلیری آنجماعه گردید در نیولا سلطان قلع و قمع آنها بر مهمات دیگر مقدم دانسته جنگلهارا تمام منقطع ساخته آن بدنهادان راعلف تیغ بیدریغ گردانیده و حصار شهر بنای محکم نهاده در حوالی شهر تهانها بجا نصب ساخت دزمین بهمان تهانه داران منقسم نمود که هرکس از تهانه خود خبردار بوده در تادیب و تخریب رهزنان و دزدان مساعی جمیله بکار برد **نظم**

بهر دست دزد و سر راه زن | که ایمن شود راه بر مرد و زن
هر آنکس که بر دزد رحمت کند | ببازوی خود کاروان میزند
چو ره گشت ایمن شود کاروان | ز بهر تجارت بهر سود دان
چو رهزن خر روستائی برد | ملک باج ده یک چرا میخورد

چون مردم قوم کاتهیر بجانب امروهه و بداون مصدر فتنه و فساد شد سلطان خود را بدان سمت تشریف ارزانی برده حکم قتل و غارت کرد از جنس مرد هر که بهشت سالگی رسیده بود علف تیغ بیدریغ نمودند و غیر از زنان و طفلان خورد سال زنده نگذاشتند **بیت**

گنه بود مردم ستمکاره را | چه تاوان زن و طفل بیچاره را

از انجا بفتح و فیروزی معاودت بدهلی نمود روزی وزرا و کارپردازان امور دفترخانه بعرض رسانیدند که در مواضع جاگیر سپاه باب اخلاف بسیار است سلطان فرمود کسانیکه پیر هستند واز کار مانده جاگیر آنها باز یافت کرده مدد معاش مقرر کنند ان جماعه بخدمت امیرالامرا فخرالدین التجا آوردند و تحفه بردند که جاگیر بدستور سابق بحال بوده باشد امیرالامرا تحفه قبول نکرد چه اگر رشوت بگیرم در سخن و التماس من برکت نخواهد بود فی الحال بخدمت سلطان رفته متفکر بایستاد سلطان باعث اندوه ناکی استفسار فرمود او التماس نمود که پیران را سلطان برطرف کرده جاگیر باز یافت نموده اند در فکر شده ام که اگر در قیامت نیز پیران را رد کنند حال ما چه خواهد بود سلطان ترحم کرده فرمود که بحسب استدعای امیرالامرا جاگیران مردم بحال دارند **بیت**

سخن کز طمع پاک و زغرض خالیست | اگر بسنگ بگوی در و اثر گردد

شاهزاده محمد سلطان بصفات حمیده و ایات پسندیده متصف و ولی عهد سلطنت بود مملکت سنده با توابع و لواحق و مضافات در جاگیر شاهزاده مقرر گردید با جمعی از امرا و مردم دانا باستعداد

تمام برای نسق ونظام مهام ملتان تعین شد او بمقتضای ستودگی اوصاف نسبت به برادران نزد سلطان عزیز بود همه وقت با اهل فضایل وکمال مصاحبت ومجالست داشتی وهمیشه بتحصیل وتکمیل اخلاق حسنه همت گماشتی وتخم ستوده منشی در مزرعه نیکنامی کاشتی بیت

بسال خورد ولیکن بجود وفضل بزرگ   بعقل پیر ولیکن بروزگار جوان

ابلغ البلغا وافصح الفصحا وافضل الفضلا واشعر الشعرا واعلم العلما واکمل العقلا جامع الکمالات صوری ومعنوی امیر خسرو دهلوی وامیر حسن در ملتان بخدمت شاهزاده بودند ودر سلک ندما موجب وانعام می یافتند چون صیت فضایل وکمالات وفرخندگی خصایل وملکات عمده مشایخ کبار زبده عارفان نامدار مقتدای خداشناسان پیشوای ایزد پرستان خورشید اوج ولایت مهر سپهر هدایت دانای اسرار حقیقی ومجازی شیخ مصلح الدین محمد سعدی شیرازی رحمة الله علیه بگوش شاهزاده رسید دو نوبت از ملتان کسان خود را بطلب شیخ در شیراز فرستاده ومبلغهای خرج راه ارسال نموده خواست که در ملتان برای شیخ خانقاه ساخته دیهات وقف نماید شیخ بواسطه ضعف پیری نتوانست رسید هر دو نوبت سفینه متضمن اشعار دل پذیر یعنی نسخه گلستان وبوستان بخط خویش نوشته نزد شاهزاده فرستاد وعذر نا آمدن خود وسفارش اکمل الشعرا امیر خسرو ضمیمه آن نمود از آن وقت هر دو کتاب متبرک در هندوستان رواج یافت گویند یکی از دختران سلطان شمس الدین مرحوم در حباله مزاوجت شاهزاده بود اتفاقاً در حالت مستی طلاق بر زبان شاهزاده رفت از انجا که غیر از حلاله علاجی نبود بنابر انقیاد امر شریعت غرا آن عورت را در عقد معاقدت مرکز دایره صدق ویقین محیط نقطه توکل وتمکین زبده خداشناسان حق بین اسوه یزدان پرستان اهل دین شیخ صدر الدین ابن قافله سالار شاهراه حقیقت مشعله دار مسالک طریقت مظاهر انوار تجلیات الهی مشاهده اسرار اشراقات نامتناهی عمده باریافتگان درگاه احدیت زبده واصلان بارگاه صمدیت سر حلقه اولیای مراد اصفیای مخدوم العالم شیخ بهاء الدین ذکریا قدس الله سره در آوردند شیخ آن گوهر درج سلطنت در دریای عظمت را بحباله صحبت داشته گشت آرزو را آب طراوت داد ودر صدف تمنا قطره مباشرت انداخت بیت

گوهر کنند بدست حکاک   هر سفتن آن کی اندیشه باک

موجب قرار داد چون شیخ را تکلیف طلاق برائے آن ملکہ روزگار نمودند خاتون والا دانش گفت کہ من از خانہ آن فاسق برامدہ بجناب افادت پناہ روآوردہ ام خدارا امداد کہ باز بدست او گرفتار شوم درینصورت شیخ گفت کہ در ہمت و وفا از عورت کم نتوان بود باوجود مبالغات شاہزادہ آن را طلاق نداد و در تصرف خویش نگاہداشت شاہزادہ ازہمین برآشفت و در مقام انتقام گردید مقرر است کہ ہرکس کہ با درویشان خدا شناس در افتد زود کہ بنیاد زندگی و دولت او برافتد ازانجا کہ شیخ از باریافتگان درگاہ ایزدی بود شاہزادہ راعداوت شیخ باعث انقطاع رشتہ بقا گردید اتفاقاً درہمین نزدیکی لشکر مغول در نواحی لاہور و ملتان دست باضرار و بازار خلایق کشادہ شاہزادہ بالضرور از ملتان برامدہ برائے دفع این شورش شتافت بقضائے الٰہی باندک جنگ بشہادت رسید اکمل الشعرا امیر خسرد دہلوی کہ ہمراہ شاہزادہ بود بدست مغول اسیر گردیدہ و در بلخ رفتہ ازانجا نجات یافتہ باز بہندوستان آمد القصہ چون خبر شہادت شاہزادہ بسلطان رسید ازبسکہ بشاہزادہ الفت داشت ازین قصہ ولکوب غم آشوب خرکش دلخراش و نوحہ جگر تراش برادر و صد گونہ دردمندی و جان کنی و ہزار نوع سینہ خراشی و دل شکنی پیرامون خاطر سلطان گردید و فرمود کہ باعث استیلائے غموم و ہجوم ہموم آنست کہ آن تازہ سرو چمن کامرانی در عین بہار زندگانی و شگوفہ جوانی بہ سخت باد قہر یزدانی از پا افتادوان لالہ سیراب گلشن رعنائی در کمال برنائی و زیبائی از حدت تموز آفتاب غضب کبریائی ذلول و خشک گردید

نظم

دریغا کہ باغ بہار جوانی ۔ فرو ریخت از تند باد خزانی

دریغ ان سہی سرو بالا کہ اورا ۔ زبالا فتادان بلا ناگہانی

ترا باید اے گل بصد پارہ کردن ۔ کنون گرگشائی لب از شادمانی

این داستان جانکاہ را دلی باید سخت تر از سنگ تا بشرح تواند آورد و این قصہ جانسوز را جانی باید قوی تر از آہن تا بیان تواند نمود بیت

رفت انکہ بود کار جہان برقرار ازو ۔ رفت آنکہ بود خانہ ملک استوار ازو

آخرالامر نظر برانکہ ہیچکس از خلقت خلعت زندگانی ابدی نپوشیدہ و احدی از ممکنات بحیات دایمی ننوشیدہ صابر و شکیبا گشت بیت

اگرچہ واقع بس ہایل است جان فرسا بصبر کوش کہ کس نگذرد ز حکم خدا

درین وقت عمر سلطان از ہشتاد گذشتہ بود ضعف پیری قوایش را ضعیف ساختہ بود و ناتوانی شیب اعضایش را ناتوان گردانیدہ حادثہ رحلت فرزند دلبند ضمیمہ آن گردید اگرچہ برائے انتظام مہام سلطنت در اظہار قوت و توانائی تکلیف نمودی اما آثار زبونی و شکستگی کہ درین مصیبت بحال سلطان راہ یافتہ بود نمودار گشتی و روز بروز کارش در تنزل بودی کیخسرو پور شاہزادہ مرحوم را در ملتان تعین کردہ چتر و دورباش مرحمت نمود و ناصر الدین بغرا خان خلف خورد خود را از لکھنوتی عرف بنگالہ در دہلی طلبداشتہ گفت کہ فراق برادر بزرگ تو مرا رنجور و ضعیف ساختہ می بینم کہ وقت ارتحال نزدیک رسیدہ درینوقت از من جدائی تو کہ مالک ملک ہستی از مصلحت دور است پسر تو کیقباد و پسر برادر مرحوم تو کیخسرو خورد سال ہستند و از تجارب دنیا بیگانہ اگر ملک بدست ایشان افتد از غلبہ جوانی و ہوا پرستی از عہدہ محافظت ملک و قوانین جہانبانی نتوانند برامد و ہر کہ در دہلی بر تخت خلافت جلوس نماید ترا اطاعت او باید کرد و اگر تو بر تخت جلوس کنی ہمہ مطیع و منقاد تو خواہند شد چون سلطان را اندک شفا پدید آمد ناصر الدین بغرا خان با وجود اینہمہ نصائح کہ سلطان برائے بہبود او میگفت زیراکہ بنواحی لکھنوتی رغبت تمام داشت و ہوائے ان دیار او را موافقت مینمود بہ بہانہ شکار بے رخصت سلطان روانہ لکھنوتی گردید در اصل ناصر الدین از سلطنت بے نصیب بود و آثار ناقابلیت از و ہویدا و الا چہ گنجایش داشتہ باشد کہ در چنین ہنگام با وجود مبالغہ پدر تخت گاہ را گذاشتہ روانہ انشمت شود و ہنوز ناصر الدین بہ لکھنوتی نرسیدہ بود کہ سلطان برحمت حق پیوست و برائے سلطنت کیخسرو خلف شاہزادہ محمد سلطان مرحوم بامرا وصیت کرد مدت سلطنت بست سال و سہ ماہ ❊

سلطان معز الدین کیقباد بن ناصر الدین بغرا خان ابن السلطان غیاث الدین بلبن

اگرچہ سلطان غیاث الدین بلبن مرحوم وصیت کردہ بود کہ کیخسرو نبیرہ سلطان کہ در ملتان قیام داشت و درینولا بحضور آمدہ بود سر یرارائے خلافت گردد اما چون امیر الامرا فخر الدین با دسوالمزاج بود او را بحیلہ باز روانہ ملتان نمود و ناصر الدین بغرا خان خلف سلطان مغفور در لکھنوتی بعیش و عشرت اشتغال داشت امیر الامرا کہ خیلے متسلط بود بصلاح امرا

معزالدین کیقباد ولد ناصرالدین بغراخان راکه هزده ساله بود در سنه ۶۸۶ بر سریر فرمان روائی اجلاس داده امور جهانبانی باختیار خود گرفته زیاده تسلط پیدا کرد حل وعقد معاملات وقبض وبسط مهمات وعزل ونصب حکام وتعین مواجب سپاه باو بازگشت وسلطان تمامی مهام سلطنت بامیر الامرا حواله کرده خود بعیش وکامرانی پرداخت واز دار الملک دهلی برامده در کیلوکهری برکنار دریای جمنا عمارات دلکشا متضمن اماکن فرح افزا یعنی ایوانهای دلکش ومکانهای فیض بخش ونشیمنهای دلنشین ومنازل لطافت آگین وقصرهای بلند وکوشک هائی دل پسند وحوضهای مالامال ونهرهای ملبب از آب زلال وفواره هائی نزهت پیرا وتالابهای طراوت افزا وباغ مطبوع مثمر گلستان دلاویز وبوستان بهجت انگیز ودرختان سایه گستر ومیوه دار واشجار سرو چنار ونهال سیب وانار برکنار جویبار احداث نموده دار السلطنت خود گردانید نظم

صفائی خانهایش صبح اقبال	فضائی صفهایش گنج امال
دران در هم درانجا هفت خانه	چو هفت اورنگ بی مثل زمانه
مرصع چل ستون از زر بپرداخت	ز وحش وطیر زیبا شکلها ساخت
ز روزنهایش نور بخت تابان	ز درها قاصد دولت شتابان
زعکس شمع اشس خور برد پایه	محال از وی درون خانه سایه
دمید از آب کلک نیک بختان	زنخلستان دیوارش گلستان
بهر شاخ ازان مرغان نشسته	ولیکن از نوا منقار بسته
بهر اغصان زصنعت بود طیار	زمرد بال مرغ لعل منقار
بنام ایزد درختان سبز وخرم	ندیده هرگز از باد خزان غم
زطاوسان زرین صحن او پر	بد مهای مرصع در تبختر

سلطان در ایام شاهزادگی در صحبت معلمان دمودبان بوده تحصیل وتکمیل علم وادب استغال داشت وبنابر خوف از جد بزرگوار لذات نفسانی وشهوات جوانی میسر نبود درینولا که بر اورنگ خلافت جلوس نموده مطلق العنان گردیده از غلبه عنفوان جوانی بعیش وکامرانی مشغول گشت خوبرویان وخوش گویان ونغز آوازان ونغمه پردازان ازاطراف جهانک آمده وایمنا در حضور بوده انجمن طرب می آراستند سرایندگان قمری نواوترانه سنجان

شیرین ادا از نغمه خوشش و سرود دلکش محفل مسرت می پیراستند چنگیان ارغنون ساز و طنبور چیان زمزمه پرداز از زبان ناز نغمات دل نواز و اصوات غمگداز می کشیدند الحق سرود است که چهره اسرار حسن و جمال خوبرویان برافروخته و از آتش عشق و محبت وساوس عاشقان سوخته سرود است که نقاب از درد و دوری عشاق بر انداخته و رازهای نهانی اهل محبت آشکارا ساخته سرود است که بیدلان را بسته زنجیر عشق میدارد و طایران را از هوا و وحشیان را از صحرا بدام می آرد سرود است که دلهای حزین را در گلشن سرای انبساط رهنمائی مینماید و خاطرهای غمگین را ابواب فرح و نشاط می کشاید اگر سرود نبودی شادیهای روزگار زندگانی نداشتی و اگر نغمه از پرده بیرون نیامدی بسا اسرار عشاق در کنج عدم پوشیده ماندی علمیست هزار در هزار و دریای است ناپیدا کنار نظم

نخشی علم نغمه خوشش علمی است چشمها چشمه میشود از وی

باد در بندی دساید ازین تا گویا همی شود از وی

همچنان آلات لهو و لعب دادوات سرور و طرب از قسم شطرنج و دیگر اسباب بازی در مجلس عالی دلنوازی میکرد فی الواقع شطرنج بازیست از عجایبات روزگار مرغوب طبع بادشاهان والا اقتدار هنگامه آرای دانش و فرهنگ معرکه پیرای پیکار و جنگ علم افراز معارک پژوهی بلند سازد رایت والاشکوهی سنگ فسان خنجر داناهی مصقله مرات خرد بخشی و هوش افزائی قوت بازوی دانشوران تعویذ گلوی خردپروران اگر چه بساطش در عرض و طول زیاده از یکدست است و خانهایش افزون از چهار و شصت نیست اما عرصه منصوبه بازیش فراخ تراز روی زمین و حساب خانهایش بلند تر از چرخ برین است طالبش در پرده بازی مشق منصوبه سازی نمینماید و در صورت رزم هنگامه بزم می آراید و دست دارش را نشان حصول مرادات وسیع شاه کامرانش را در عرصه روزگار رایات رفیع وزیر تدبیرش گوی مراد در خم چوگان فیل اراده اش در معارک مقصود دوان اسپ خواهش او در جولانگاه دریافت مقاصد خوشخرام رخ امیدش نمودار در آئینه مرام پیاده مرادش رتبه وزارت می یابد و منصوبه دلش بازی اعدا بر ده مات میگرداند همچنان گنجفه نگار خانه ایست مظهر چندین صور دلفریب و کارگاهی است مشعر بر بسیاری نقوش بازینت و زیب اوراق هریک لوحه زرین است سر مشق طرب و نشاط و ورق ورق نقش تخته نگین است برای

نقلیم انبساط دوستدارش را تاج خورمی بر سر وشمشیر بیغمی در کمر زر سفید بیشتر وچندین غلام بر دروبهال مرادش بیش بر وقماشش کامیابی زنگارنگ وبرات کامرانی در چنگ می باشد ودر انجمن دوستان سرخرو سے حاصل مینماید وشجره از روسے اعدایش در باب مقصود کمتر آید مثل مشهور است که دو بادشاه در اقلیمی نگنجند چنانچه در بازے شطرنج بر عرصه بساط آماده گردیدن دوشاه برائے هیجاد آراستن صفوف وغا ولشکر از طرفین ودر آویختن بایکدیگر وغالب گردیدن یکے بر دیگرے معاینه میشود اما گنجفه از بدایع صنایع اہل دانش است که هشت بادشاه با هشت وزیر بادار اوار امید گی تمام بر یک عرصه مقام گرفته بے جنگ وپیکار کار پرداز یهای لمایند وبے آویزش وستیزه دلهائے ارباب بازی رامی ربایند وبیز بازی نرد است که بر تخته اش نقش مراد جلوه ظهور دارد وزیاده بسان خال خوبان دلها را فرحت می آرد دآویزش او چهره آرائے شادکامی وشغله اش بیرون اور مهره از ششدر ناکامی کهبنیش مخبر نقوش مرادات وخانهایش مرکز مهرهائے مقصودات ارباب عطالت را شگرف مشغله الیست داپرداز از وسوسه بینوائے واہل ملالت راسترگ دست آویز لیست غمگساری وغمزدائے قامران از اشتغال آن کامران وطالبان از بازی آن شادمان ونیز چوپر از عجایب بازیهائے هندوستان طرب پیرائے انجمن قامران هر چهار طرف ان گویا خیابانست مانند باغ بهار دلکشا یا چهار چمن است باکمال آراستگی معطر افروغ شمع بزم ارباب دولت ضیائے چراغ مجلس ارباب ثروت در اصل این بازی است از زمان قدیم اسم بانی مبانی از صحف متقدمین وکتب متاخرین یافته منیشود پس چنانچه آغاز آفرینش جهان اندر که عقول بیرون است همچنان ابتدا ے این بازی نیز از احاطه فهم افزون لطایف شرایف آن زاید الوصف است دوستدارش در قمار خانه روزگار مهره مقصود میتواند ربود و دانائے ماهیت دقایق حقایق آن بر حریفان خویش غالب میتواند بود چنانچه کوروان بوسیله همین بازی بر پاندوان غالب آمده ملک ومال از انها بدست آوردند القصه سلطان کسب انتعاش نموده از ین اسباب طرب حصول شادمانیها نمود نظم

حاصل شده زبهجت ابواب شادمانی — آماده مهیا انواع کامرانی

باوجود اینهمه اشتغال دایم الخمر بوده بسر عالم مینمود دطریق باده پیمائی ومیگساری می پیمود د ایمعنی رانتیجه زندگانی وسرمایه کامرانی مبدا نست الحق باده الیست مظهر سرور دخورمی

دوسمه ابروے شاهد بیغمی فروشوی از صفحه دل وساوس تعلقات پاک ساز لوحه ضمیر از لوث خطرات برهم ساز
سلسله بے نوائی وتنگدستی واپرداز خاطر از خطره هستی ونیستی آرامگاهش شیشه سبز گاهش ایاغ خرامیده در دل
نشیننده در دماغ آبی است آتشین صفات وآتشی است همسر آبحیات تلخیست زاده شکر هوش افزاییست
بصورت سکر عیار بیست برائے جوهر کمالات انسانی دار وئیست باعث ظهور فواید ابدانی یعنی روئے کهربائی را
گونه لعل بدخشانی وچهره زعفرانی را رنگ ارغوانی میدهد معده فاسده را صفائی وطبیعت رنجور را شفائی می بخشد
مزاج منحرف را معتدل آتش غریزی را مشتعل مینماید اشتهائے افسرده را تازه شهوت پژمرده افروخته میکند
عقد قولنج وفالج میکشاید رنج بادی وبلغمی میبرباید بیمار از تندرستی می افزاید پیر از جوانی رو میدهد نظم

دل تیره را روشنائی می است | کراکوفت غم مومیائی می است
بدل می کند بیدلان را دلیر | پدیدار د از روبهان کار شیر
دو چندان کند قوت مرد را | کند سرخ چون لاله زرد را
بخاموش چهره زبانی دهد | بفرتوت قوت جوانی دهد

القصه چون سلطان بمقتضائے ایام عنفوان جوانی بعشرت وکامرانی پرداخت خزانه که اساس سلطنت و
قوت بازوے خلافت است بخشش وانعام لولی ومسخره ومطرب ومطربه صرف گردانید واز روے خردسالی
ونادانی کارهائے جهانبانی بقبضه اختیار امیر الامرا فخر الدین گذاشتند وباغوائے کیخسرو عم خود را از ملتان طلبداشت
او انقیاد امر بجا آورده عازم درگاه گردید چون در رهتک رسید آن بے گناه را ناحق بقتل رسانیدند مصرع

بادشاهان از پے یک مصلحت صد خون کنند

درین ایام مغول چنگیزی در نواحی لاهور رسیده دست بغارت وتاراج دراز کرده قصبات و دیهات را خراب
مطلق نمودند خانها انداختند وبها بر داشتند مردم کشتند زن وبچه شان بستند آتش فتنه وفساد برافروختند آبادیهائے
آن نواحی را سوختند سلطان از استماع این خبر باربک خانجهان را که از امرائے بزرگ بودند بالشکر گران بدفع این
فتنه تعیین کرد عساکر منصوره در نواحی لاهور رسیده وبا مغول محاربه سخت رو داد از کثرت بارش تیر کمان نمودار ابر بهمن
بود ودر عرصه کارزار دیگر مبارزان دلیر بیستان پرشیر مینمود آب تیغ موج طوفان خیز برانگیخت وآتش سنان

شراره فتنه بانیمه آمیخت بیت

بباریه چندان نم خون ز تیغ | که باران نبارد ز بسالے ز میغ

بالاخر شکست بر لشکر مغل افتاد وبسیار از بسیار بقتل رسیدند وهزار در هزار اسیر شدند امرائے سلطان مظفر و
منصور شده بدهلی مراجعت نمودند وفلان اسیر را به نظر سلطان در آوردند هر یکی از انجماعه در صورتے

وسیرت دیونظیر مردم از دیدن شان نفرت پذیر سطبری لبهاے آنها از درعهٔ شرعی افزون و وندان دراز چون کدار از لبها بیرون از زشت خوے سگ را عقب گذاشته و به زشت گوئی خر را بفریاد در آورده بسجنت موی خرس را منفعل ساخته و به بدبوئی دیو را در پرده خجالت انداخته هر کس بصورت آن دیو نژادان چشم کشاده بے اختیار لاحول بر زبانش رفتی و هر که آواز ناخوش آنان شنیدے بے شایبه تکلف پرده گوش او بر دریدے نظم

چهره شان دبه نم یافته — جاے بجا کنجلک و چم تافته

بینی پر رخنه چو گور خراب — یا چو تنورے که ز طوفان پر آب

موے ز بینی شده بر لب فراز — بر لب شان داده بغایت دراز

روے چو آتش کله از پشم میش — آتش سوزان شده از پشم خویش

گرد زنخ شان ز محاسن کنار — اهل زنخ را بمحاسن چه کار

از سپشان سینه سفید و سیاه — کاسته کنجد به زمین تباه

روغن اگر خلق ز کنجد چشید — کنجد شان روغن از یشان کشید

بر تن شان از سپشان بیشمار — پشت چون کیمخت شده دانه دار

پشت چو کیمخت سگ ازا در فنش — چرم قفا گاه سزا وار کفش

خورده سگ و خوک بدندان بد — هر همه دندان خورد و بخرد

قصه شنیدیم هم از یشان که گر — این بکند تفی بخورد آن دگر

مایه شان از خورش زشت تفے — وانکه به بیند قیش آید به پے

ازانجا که بزرگان والا دانش شرارت انگیز ان مردم آزار را بعدم خانه فرستادن صلاح ملکی می اندیشند وسیاست وتادیب جماعتهٔ واجب التخریب را باعث ارامش خلائق مے دانند درینصورت سلطان بحسب صلاح وزرا درباب جماعهٔ مغول حکم سیاست فرموده بعضے را پامال فیلان کوه تمثال کردند و برخی را به شمشیر خون آشام گذرانیدند و فریقی را نیم اندام در زمین فرو برده زخم نمودند و لختی را سر و ریش تراشیده تشهیر فرمودند چندی را مانند خیمه چارمیخ کردانیدند و جمعی را مانند میخ در خاک کردند و مشتی را مثل طناب گهابر تافتند و بندے را چون ستون طوق در گردن انداختند و هیچو با در سیه گوشها شگافتند مثنوی

بخور مردم آزار را خون و مال — که از مرغ بد کنده به پر و بال

جهان سوز را کشته بهتر چراغ — یکے به دراتش نه خلقی بداغ

امیر الامراے فخر الدین التماس نمود که اکثرے از امراے سرکار از قوم مغل هستند آمدن مغول از ولایت

خویش باغوای امیر دم است اگر باخودها اتفاق کرده مکر و غدری اندیشند تدارک آن مشکل خواهد بود از امثال اینمقال مزاج سلطان از امرای مغل منحرف گشت و رخصت بقتل اینها داد تا امیرالامرا همه ایکروز بقتل رسانید و خانمان اینها را بتاراج برد و بعضی ملوک بلبن را که با امرای مغل قرابت و صداقت داشتند محبوس ساخته در قلعجات فرستاد خواجه خضرخان را که از جمله وزرا بود بگناهی دروغ متهم کرده بر خر نشانده تشهیر نمود و از ینمعنی تسلط امیرالامرا بر جمیع امرا زیاده شد چون ناصرالدین بغراخان در لکهنوتی هواپرستی و نفس دوستی سلطان که خلف او بود و تسلط امیرالامرا شنید مکتوبی مشتمل بر شفقت به پسر نوشته تحریص بر ملاقات نمود که ای پسر از روی دیدار مظهر انوار در وسعت اباد خاطر توطن گزیده و تمنای لقای فرحت افزایت در مهد طبیعت آرمیده فرط عشق و محبت آتشی در سینه اندوهگین برافروخته و اندوه هجران بطریق با دمعاون آن گشته سراپای کلبه جان و دل را فرا گرفته هرچند از چشمه چشم اب می پاشد و بخیال وصال باطفای آن میکوشد زیاده شعله افروز میگردد و باعث اضطراری و دل آزاری میشود خدا را زیاده ازین ما را در محنت جدائی نگذارد و دیدار مرا غنیمت شمارد نظم

نهال عمر بی برگیست بی تو — حیات جاودان مرگیست بی تو
اگر در پنبه گردد آتش افروز — نه همچون سوز هجران باشد آن سوز
اگر هر بند تن باید جدائی — نباشد درد چون درد جدائی
اگر هر بند تن یابد جدا گرد — نه چون درد جدائی باشد آن درد

چون این نامه در کیلوکهری نزد سلطان رسید از مطالعه مکتوب پدر بزرگوار خویش منبسط گشت و آنرا بر دیده نهاد و طوعاً و کرهاً آماده مواصلت گشته فرس ارزو در جولانگاه ملاقات دوانید و از بسیاری شوق و ارزومندی بپاسخ آن مراسله نوشته روانه کرد خلاصه مضمونش انکه ای پدر احزان هجران بر جان بریان استیلا گرفته و نیران حرمان در جگر سوزان استیلا پذیرفته اگر عشر عشیرش بسنگ خارا برسد چون شیشه سنگ خورده صدپاره گردد و اگر شمه ازان بکوه افتد مانند کوه برف بگداز در آید نظم

من همچو تو کشته فراقم — جفتم بغمت گر از تو طاقم
بیوصل تو زندگانیم چیست — صد خنده مرگ بر چنین زیست
این روز و شبی که می گذارم — از عمر چگونه بر شمارم
یکدم نرود غمت ز یادم — تا ظن نبری که بی تو شادم

بالجمله بعد سوال و جواب مکاتیب شوق اسالیب قرار ملاقات بیکدیگر داده پدر از لکهنوتی و پسر از دهلی عازم شده به دریای سرجو رسیده بر هر دو کنار لشکر هر دو سلطان اقامت ورزیده و بسیط زمین از

کثرت سراپرده و خیمه بسیاری بارگاه و خرگاه پوشیده گشت و از رنگارنگ سراوقات وگوناگون تجملات هر دو طرف کنار دریا در نظر نظارگیان زیبا تراز گلشن معطرا گردید **نظم**

بسیط زمین در سراپرده گم ... در و بارگه رشک چرخ فهم
زده هر طرف خیمه و سایبان ... سه فرسنگ راه از کران تا کران
سراپرده از دیبه زر نگار ... در و خیمه و خرگه بے شمار
جهان بر سراپرده و بارگاه ... گذشته سر خرگه از اوج ماه
ز بس خرگه و خیمه و سایبان ... زمین کرده از آسمان رونهان

سه روز به مشورت ملاقات و ارسال مکاتبات گذشت آخرالامر قرار یافت که پسر بر تخت نشیند و پدر آمده شرایط تعظیم بجا آورده ملاقات نماید چنانچه سلطان ناصرالدین بموجب قرار داد از دریا عبور نموده در جلوه گاه از اسپ فرود آمده سه جا شرایط زمین بوس بجا آورده چون برابر تخت رسید فرزند تاب نیاورده بے اختیار از تخت فرود آمده در پاے پدر افتاده یکدیگر را در کنار گرفته گریه ها کردند حاضران را نیز از مشاهده این حال آب از چشم مترشح گردید پدر دست پسر گرفته بر تخت نشاند و خواست که پیش تخت بایستد پسر از روے اهلیت و بنا بر اداے اداب پدر را با خود بر تخت نشانیده باد ب تمام پیش پدر نشست و لوازم نیاز و مراسم سرور بکار رفت بهمین اسلوب چند روز متواتر پدر بخانه پسر آمده هر دو بادشاه با خود ها صحبت داشتند مجلس ها آراستند و داد عیش و عشرت دادند و هنگامه بخشش و بخشایش پیراستند **نظم**

نور دو خورشید شده در قران ... انجمن انجم فلک از هر کران
هر دو بیک تن چو دو پیکر شدند ... بر فلک تخت چو مه بر شدند
گشت به برجی دو قمر جایگیر ... گشت مزین بد و سلطان سریر
برج شرف کرد دو اختر یکے ... سلک نسب کرد دو گوهر یکے
روے زمین فرد و جمشید یافت ... چشم جهان نور دو خورشید یافت
گلشن دولت بدو گل تازه شد ... صوت دو بلبل بیک آواز شد
گشت زمین آب دو باران چشید ... مغز جهان بوے دو لبستان شمید
گشت یکے غم بدو دل خاسته ... گشت بیک جان دو تن آراسته
یکدگر آورده با غوشش تنگ ... هر دو نمودند زمانے درنگ
چون گل و غنچه که جهد از خزان ... دور نشد آن ازین و این ازان

جان بدو تن بود یکی از نخست　　صورت تن نیز یکی شد درست

چرخ بکف کرده طبقهاے نور　　فاتحه میخواند بر ایشان ز دور

چون روز وداع نزدیک رسید پدر بزرگوار گفت اگر بادشاه را آنقدر خزانه نباشد که در روز غلبهٔ خصمان لشکر خود را امداد نماید یا در قحط و بلا رعایا و برایا را امداد کند او را بادشاه نتوان گفت و دیگر انواع نصایح خرد افزا و مواعظ هوش بخش در باب معموری بلاد و امصار و آبادی رعایا مالگذار و پیش آوردن مبارزان کارگذار کارزار و نوازش سپاهیان جان نثار و قلع و قمع مفسدان اهل استکبار و تقویت و جمعیت ضعیفان زار و نزار و ترک از صحبت نا اهلان بدکردار و احتراز از افعال ناهنجار و اشتغال بیاد آفریدگار و دیگر مقدمات بسیار از بسیار و کمالات هزار در هزار بر زبان آورده پسر را درکنار گرفت و وداع کرد و آهسته در باب جدا کردن امیر الامرا فخر الدین گفت و با دیده منسکب و دل ملتهب از یکدیگر جدا شدند و این بیت بر زبان پدر رفت **بیت**

کاش نبودی دو سه روزی وصال　　تا نشدی دیده اسیر خیال

اگرچه پدر و پسر بقصد ملاقات آمدند و از مواصلت یکدیگر بهره مند و خورسند شدند اما از کتاب قران السعدین که مصدر کمالات صوری و معنوی امیر خسرو دهلوی در ذکر ملاقی این هر دو بادشاه از طبع نادره پرواز در سلک نظم کشیده ظاهر میشود که پدر بقصد تسخیر دهلی از لکهنوتی عرف بنگاله یورش نموده و پسر به قصد ممانعت از دهلی عازم گشته بود و بعد ملاقات همدیگر صلح نموده به اماکن خودها معاودت کردند القصه سلطان بعد رخصت پدر بزرگوار خویش بدار السلطنت رسیده بموجب نصایح و مواعظ که بقلم آمده چند روز خود را از عیش و عشرت و شرب شراب باز داشته اما چون در فطرت عیاش بود روزے لولی بچه نازنین ماه جبین زیبا روے که خوبان جهان را عاشق حسن خویش نموده و مشکین موے که بازار نافهاے تاتار را کاسد ساخته تاب دندانش عقد پروین و مروارید را بے آب کرده و آهوے چشم مستش شیر دلان را مانند خرگوش بخواب برده به آراستگی و پیراستگی تمام و ناز و کرشمه تمام ناگهان حاضر گردید **نظم**

زغازه رنگ گل را تازگی داد ✤ لطافت را بلند آوازگی داد ✤ ز وسمه بر وان را کار پرداخت ✤ هلال عید را قوس و قزح ساخت ✤ بفوله بسته موے عنبرین را ✤ گره در یکدگر زد مشک چین را ✤ کحل ساخت چشم از سرمه ناز ✤ سیه کارے بمردم کرد آغاز ✤ نهاد از عنبر تر جا بجا خال ✤ بجانان کرد عرض صورت حال ✤ بدستان داد سیمین پنجه را رنگ ✤ گزان دستان دلی را داد فرهنگ ✤ سلطان از نظارهٔ جمال آن عیار پرکار و مشاهدهٔ حرکات دلفریب آن ماه غدار نصایح پدر بر طاق نسیان نهاده متاع صبر و شکیب بباد داده بان توبه شکن صحبت داشت و بدستور سابق بعیش و عشرت پرداخته از امور سلطنت غافل و عاطل گردید **بیت**

هر خدنگے که زد آن شوخ ادا از سر ناز　　سینه خود چه بیست که گر کیست که از جان نگذشت

چون کوکب عمر و دولت سلطان نزدیک بغروب گردید در سلوک پسندیدہ تفاوت شد و در ہتک عزت امرا و دیگر مردم و ریختن خون ناحق طریق بید انشی پیمود که فرموده بزرگان آزمون کار است هرکرا روزنا دبار و زمان نکبت در رسد تحسین عقل او تیره گردد و اندیشه او تباه شود و سود خود در زیان اندیشد از کردار شایسته دور ماند و از شاهراه نیکوکاری برکرانه رود بیت

چو بخت بد کسے را پیش آید　　کند کارے که کردن را نشاید

القصه سلطان از روے مستی جوانی امیر الامرا فخر الدین را بزهر کشت و ملک جلال الدین فیروز که عارض ممالک بود از سامانه طلبداشته مدار علیه امور سلطنت ساخت درین اثنا سلطان را از افراط شراب مرض لقوه و فالج رو داد و از کار رفت امرا باتفاق یکدیگر کیومرث پسر سلطان را که خورد سال بود از حرم بیرون آورده بسلطنت برداشته سلطان شمس الدین خطاب دادند ملک جلال الدین بحسب صلاح چند روز اطاعت ان طفلک بجا آورده آخر الامر باتفاق ارکان دولت طفل مذکور را در قید کرد و شخصے را که پدر او بتقریبی حسب الامر سلطان بقتل رسیده بود برای انتقام برداشته در کیلوکهری فرستاده او رفته سلطان را که رمقی از حیات باقی داشت چند لگد زده در دریاے جمنا انداخت مدت سلطنت سه سال و سه ماه از سلطان شهاب الدین غوری لغایت سلطان معز الدین کیقباد یازده تن از نسل سلطان غوری مدت یکصد و یک سال و یازده ماه و هفت روز سلطنت کردند؞

سلطان جلال الدین فیروز خلجی از نسل خالج خان[1] داماد چنگیز خان

عارض ممالک بود که بزبان عرف بخشی گویند و بخطاب شایسته خانی سرفرازی داشت بمقتضاے رشد و کاردانی مدار علیه امور سلطنت گردید و روز بروز رتبه او بلند شده تسلط پیدا کرد و باتفاق امراے خورد و بزرگ سلطان معز الدین کیقباد را از میان برداشته در ۶۸۹ھ به خلعت خلافت مخلع گردید امراے مخالف و موافق طوعاً و کرهاً بیعت کردند چون ارکان شهر بجانب سلطان راغب نبودند ازینجهت داخل شهر نگشت و بر تختے که سلطان پیشین جلوس میکردند ننشست و در کیلوکهری بودن اختیار کرد و شهر نو و قلعه از سنگ تجویز کرده شروع باحداث نمود بعد ازانکه استقلال تمام یافت و آوازه نیکذاتی و فرخنده صفاتی و ایزد پرستی و خداشناسی و حلم و حیا و عدل و انصاف سلطان در اکناف گیتی مشهور گشت مردم شهر از خورد و بزرگ آمده بیعت کردند و استدعاے نزول در شهر دهلی نمودند حسب الحکم والا کارپردازان امور سلطنت شهر را آئین بستند و بازار را تزئین نمودند بالوان قصب و رنگارنگ دیبا دکاکین آراستند و به انواع زربفت و اقسام مشجر هر دو رسته پیراستند زینت شهر در نظر نظارگیان زیباتر از گلشن بهار نمود و زیباے بازار در دیده تماشائیان رنگین تر از گلزار در آمد و کوچهاے از غایت آراستگی مانند خیابان باغ زیبا در گردید و پشت بامهاے و غرفها بهجوم خلایق بسان افلاک پر از کواکب نمودار گشت نظم

---

(۱) خالج خان- اما در تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۸۸ قالج خان نوشته؞

همه شهر از زیور و زرنگار | براراسته همچو باغ بهار
چه درکوچه ها وچه بازارها | بزیور براموده دیوارها
دو رسته دوکانها همه سربسر | بیاراسته مردم پیشه ور
ز زربفت و دیبا واکسون قصب | همی بود بازار مظهر طرب
یمین و یسار و فراز و نشیب | نه بد هیچ پیدا جز آئین زیب

سلطان بکمال شوکت وحشمت عظمت وجلالت وبا توزک وتجملات تمام بر فیل کوه شکوه سوار گردید با امرای نامدار ولشکر بیرون از حد حصر وشمار از کیلوکهری روانه بشهر دهلی گشت از هر کران مانند ابر فیسان زر وسیم ریختند وهنگامه بخشش وبخشایش گرم گردید دامن وجیب تهی دستان مالا مال گشت ومفلسان را توانگری ونمود نظم

درم ریختند از کران تا کران | هوا گشت ابر جواهر فشان
فرو ریخت چون قطره ابر بهار | زر و گوهر ولولوی شاهوار
ز بس گوهر و زر که افشانده شد | ز بر چیدنش دستها مانده شد

بدین نمط وآئین سلطان درون شهر دهلی رفته داخل دولتخانه گشت و دو رکعت نماز خوانده بر تخت سلطانی جلوس نمود وگفت سالها پیش این تخت سجده کرده ایم امروز که پای بران نهاده از عهده شکر الطاف ذی الکناف ایزدی چگونه توان برآمد نظم

سپاس خداوند بخشنده را | که موجود کرد از عدم بنده را
کرا قوت وصف احسان اوست | که اوصاف مستغرق شان اوست
اگر شکر حق تا بروز شمار | گذاری نباشد یکی از هزار

کوس شادی بلند آوازه گشت وتهنیت ومبارکبادی برزبانها جاری شد صدای نای ونفیر دلهای دلگیر را شادمان ساخت جشن عیش وکامرانی فرح افزای عالمیان گردید بارگاه رفیع زیبا تر از دیبای زرنگار برافراشتند وبساط وسیع رنگین تر از گلشن بهار بگستردند آلات طرب وانبساط ومواد سرور ونشاط مهیا گشت نغمه پردازان قمری نوا باواز خوش وسرود دلکش مجلسیان را محو بیخبری نمودند وترانه سنجان تارنواز باواز چنگ سحر آهنگ بر روی انجمنیان ابواب خوشی کشودند رامشگران جادو ساز از چرخ وجنبش دلها را جنبانیدند وخنیاگران سحر پرداز از گردش ورقص صبر وقرار مردم را رقصانیدند نازنینان انواع حلل برتن آراستند وگلعذاران رنگارنگ کسوت پیراستند نظم

نازنینان بناز کوشیدند | جامه رنگ رنگ پوشیدند
آن دگر جامه لاله گون کرده | که تو گوئی هزار خون کرده
وان دگر جامه سبز کرده ببر | همچو گل درمیان سبزه تر
وان دگر رفت در قبای سفید | همچو شاخ شگوفه از امید
وان دگر جامه کرده عنبرفام | رفت چون آفتاب چاشت بشام
وان دگر زرد گشت خلعت او | پرتو افگند مهر بر سر او

وان دگر در لباس گلناری + تازه گلدسته دسته پنداری + وان دگر جامه نیلگون کرده + سر ز جیب فلک برون کرده
همچنان جشن چراغان ترتیب داده و هزار کشتی دو طبقه و سه طبقه در آب جمنا بانواع چراغ و اقسام شمع آراستند
و نیز بر کنار دریا و گرد پیش دولتخانه چراغ بندی نمودند و دیوارهای چوب تعبیه کرده بکمال آراستگی بران ترتیب چراغان
دادند درخت و نهال چراغان دلپذیر بر روی کار آورده مسرت افزای تماشائیان شدند که از فروغ ضیای مشعلهای آسمان
بے لمعان و شموع افلاک بے لموع گردید و اشعه انوار زمین و آسمان منور و لمعات فروغ کون و مکان را روشن ساخت نظم

شب نشاط چو شد اوج گیر بایه نور — رساند تاب چراغان نسب با تش طور
چو روز ساخته روشن چراغ چرب بان — هر آنچه بود شب تیره را بدل مستور
نشان شب نتوان یافت غیر دود چراغ — ز بسکه نور تجلی فگنده طرح حضور

و نیز هنگامه آتش بازی گرم کرده ماهتابی دم مساوات بماهتاب میزد و گل ریز با واز گلزار ابراهیم میداد و باغ از گل
آتشین بهار بروی کار می آورد و ستاره بسیار ها ئے فلک سر میکشید ند هوائی در هوا با سمان میرسید و گوناگون
پیکرها ئے کاغذی و رنگارنگ لعبت ها ئے چوبین بقوت آتش و زور باروت انواع بازیها و کارپردازیها نمودار ساخت بیت

مجلس از نور طرب بهره یاب — جلوه گاه صدمه و صد آفتاب

بالجمله بعد تقدیم مراسم جشن به انتظام مهام ممالک پرداخت و از عدالت گستری و رعیت پروری رعایا و برایا
را از خود خوشنود ساخت امرائے خورد و بزرگ از جشن معاشرت و پسندیدگی اطوار سلطان راضی و شاکر
گشته کمر خدمت بر میان جان بستند و همگنان بقدر حال مواجب و جاگیر یافتند هر کرا جاگیر مقرر گشت هر چند
او مصدر تقصیرات شد اصلا تغیر و تبدیل بدان راه نیافت مجموعه کمالات صوری و معنوی حضرت امیر خسرو
دهلوی بخدمت مصحف داری سلطان قیام داشتی و هر روز غزلی تازه آورده در صله آن انعام یافتی چون
ملک چهجو برادرزاده سلطان غیاث الدین بلبن را ولایت کوره بدستور سابق نامزد شده بود او دران ولایت قیام
داشت سال دوم لوائے بغی برافراخته سکه و خطبه بنام خود کرده بالشکر گران بجانب دهلی روآورد سلطان باصغای
این خبر خانخانان پسر خود را با عساکر بیشمار و امرائے نامدار بدفع این شورش فرستاد با همدیگر جنگ در پیوست ملک چهجو
شکست یافته با امرائے بلبن که رفیق او بودند گرفتار گشت چون اسیران را بدهلی آورده بنظر سلطان گذرانیدند انجماعه را از
شتران فرود آورده دوشاخها از گردن هر کدام برداشتند و بحمام برده سر و ریش انها شستند و خلعت های خاص پوشانیده
در مجلس آورده نشاندند و ملک چهجو را در محفه نشانده بملتان فرستاده فرمود که او را بحرمت در خانه نگاهداشته اسباب عیش و عشرت مهیا کنند
وزرا ازین نوازش در حق انجمع واجب القتل حیران ماندند و کیفیت سخنان بعرض سلطان رسانیدند سلطان جواب داد که هفتاد سال گذشته
خون مسلمانان نریخته الحال که پیر شده و ایام زندگانی باخر رسیده چگونه بریختن خون مسلمانان اجازت دهم

چون سالہا نوکری سلطان بلبن کردہ حقوق نعمت او برگردن ما بسیار است امروز کہ ملک او را متصرف شدہ ام اگر اعوان و انصار او بکشم کمال بے انصافی و بیمروتی باشد خصوص کہ باین مرتبہ پیشم من آمدند **نظم**

گنہگار را عذر نسیان بدہ | چو زنہار خواہد تو زنہار دہ
بدی را مکافات کردن بدی | بر مرد صورت بود بخردی
ہمیں کسانیکہ سے پے بردہ اند | بدی دیدہ و نیکوی کردہ اند

القصہ سلطان خیلی خدا ترس و رحیم دل بود بازار موری رضا مینداو بارہا دزدان و رہزنان را گرفتہ آوروند سوگند دادہ خلاص میکرد کہ من بعد دزدی و رہزنی نکنند یک مرتبہ ہزار نفر دزد و قطاع الطریق کہ مصدر تقصیرات و باعث آزار و اضرار مخلوقات شدہ واجب القتل و مستوجب تعذیب بودند پیش سلطان آوروند از انجملہ یکے را ہم نکشت و سیاست نکرد و ہمہ را رہا کردہ در مدت سلطنت مصادرہ و مکابرہ و طمع در مال مردم و تنبیہ و تادیب ناحق و سیاست و تعذیب بموجب و بند و زندان بیجا بے کہ شعار ناخدا ترسان ظلم پرست و جباران جور سرشت است از وبوقوع نیامدہ میگفت کہ اگرچہ در معرکہ و جنگ لشکری را توانم برہم زد و خون ریزیہا نمود اما چون آدمی گرفتار را پیش می آورند بقتل او نمیتوانم اقدام کرد و در عوض جرمی کہ از نزدیکان و نوکران بوقوع می آمد ہیچ یکے را تادیب و بند نمی نمود **منظوم**

چو قدرت دادت ایزد بر گنہگار | بعفو ش بندہ کن تا بندہ گردد
کہ مجرم کشتۂ افعال خویشست | چو بوے عفو یابد زندہ گردد

نوبتے سلطان بر قلعہ رنتہنبور مہم کرد چندگاہ محاصرہ کردہ دست از تسخیر آن باز داشتہ مراجعت نمود و گفت گرفتن این قلعہ بر دون یک کس ہم نمی ارزد بالفرض اگر این حصار گرفتم بندہا ے خدا را بکشتن دادم فردا کہ زنان بیوہ و طفلان یتیم اینہا پیش من بیایند و نظر من بر اینہا افتد دران زمان مرا چہ حالت باشد و فتح این قلعہ بر من تلخ تر از زہر گردد **نظم**

درون پراگندگان جمع دار | کہ جمعیت باشد از روزگار
کسے گوے دولت ز دنیا ربود | کہ در بند آسایش خلق بود
اگر نفع کس در نہاد تو نیست | چنین اہن(۱) و سنگ خارا یکیست

(۱) گوہرادم

غلط گفتم اے یار فرخندہ خوے — کہ نفع است در آہن و سنگ و روے
چنین آدمی مردہ بہ ننگ را — کہ بروے فضیلت بود سنگ را

در ایام سلطنت شخصے را کہ سلطان کشتہ آن بود کہ سیدی مولہ نام درویش در دہلی آمدہ اقامت ورزید و خانقاہ عظیم تیار نمودہ مبلغی کلی در عمارت آن صرف شد و ابواب اطعام و انعام برروے مردم کشودہ ہر روز ہزار من میدہ پانصد من مسلوخ و سیصد من شکر و دو صد من روغن زرد و ہمین دستور دیگر مصالح خرچ کردی و ہر روز دو نوبت مایدہ کشیدی و خاص و عام بران مایدہ حاضر شدندی و خود غیر از نان خشک تناول نکردی و از کسے چیزے نگرفتی و از کثرت خرچ و بذل مہمان داری و عدم دخل او مردم حمل بر کیمیا و سیمیا بردندی اکثر امرائے و ملوک مرید او شدند و خانخانان پسر بزرگ سلطان ہم مرید و معتقد او گردید بعضے مردم بسلطان گفتند کہ این درویش از اجتماع و ازدحام خلایق خیال سلطنت در سر دارد و قصد سلطان لکنون خاطرش ہست ازانجا کہ چمن آرایان دانش و گلشن پیرایان بنیش بادشاہی را بمنزلہ باغبانی قرار دادہ اند چنانچہ باغبان با دانش و بنیش باغ را بہ ترتیب چمن و خیابان و آرایش و پیرایش اشجار باثمار و شاداب داشتن بقدر اعتدال و ناپسندیدن انبوہ و قطع اغصان زیادتی و قمع درخت خار دار میکوشند ہمچنان بادشاہ عدالت پیشہ را لازم کہ در آبادی و معموری مملکت و رفاہیت و آسودگی رعیت و بیش آوردن و بر افراختن مخلصان عقیدت پرست و استیصال و بر انداختن مخالفان بد سرشت مساعی جمیلہ بکار بردہ و ہر گاہ فتنہ اندوزان تبہ کار باہم یکدل و یکجہت شوند بلا تعلل و توقف در قلع و قمع انہا کوشند و ہر جا کثرت ہجوم و وفور ازدحام بے ضرورت گردد ہر چند ناملایم از انہا بظہور نرسد بنابر رفع وسوسۂ خاطر خویش و مصالح ملکی آن ہجوم را متفرق سازند و بلیا دار ازدحام را از پا بر اندازند بنا برین اندیشہ سلطان و امرائے و دیگر مردم را کہ معتقدان درویش بودند بہانہ بکارہا تعین کردہ باطراف پراگندہ گردانید و درویش را دستگیر کردہ در پاے فیل بست بعقوبت تمام بکشت بحکمت ایزدی دران روز ابر سیاہ و باد تند برخاست و طوفان گرد و خاک برآمد و عالم تاریک گردید و موجب تعجب عالمیان گشت و دران سال باران نگردید و فلک بسان ممسکان طریقہ امساک ورزیدہ دست از تراوش باز کشید و آفتاب در سطوت جلال گرم خو گردید و دنع

عالم رخت اقامت بربست و مسرت روزگار از دل عالمیان رفت باغ بمنزلہ راغ و خیابان بمونہ بیابان شد متوطنان خطہ بوستان و ساکنان بلدہ گلستان زار و نزار گشتند اشجار را از نہایت عطشان از زبان ہر برگ فریاد العطش براید و زراعات از تشنہ لبی سرنگون گشتہ بطلب آب سجدہ نیاز بجا آوردو ورودخاہا سراب و مرغ از ماہی بے تاب گردید و ابگیرہا و غدیرہا بے آب و بذرگران را چشم پر آب شد تہیدستان از بے سرمایگی دل سرد گشت و ارباب احتکار را بازار گرم نرخ غلات مانند شاہد کنعان گران گردید ہمہ کس برائے خریداریش زلیخا وار گردید ہر چند بازارش گرمی میکرد مجگران سردی میکردند گندم بسان آدم گران بہا گشت و کنجد بسان خال خوبان کمیاب شد نخود را ہمہ کس بخود میکشید و برنج برنج تمام بدست می آمد اہل احتکار از فروخت موٹ موت خودمی انگاشتند و اب را مانند ابحیات در ظلمات نگاہ میداشتند دانہ غلہ حکم فراصنہ زر پیدا کردہ مانند مروارید عنبر گردید القصہ در دہلی قحط عظیم رو داد و مردم غربا از تہیدستی و گرسنگی در بازار و کوچہا قالب تہی میکردند واکثرے از فرط جوع خود را در دریائے جمنا انداختہ غریق بحر فنامی شدند و از فقدان غلہ اکثر مردم سگ و گربہ را بر خود حلال میدانستند بلکہ از شدت اشتہا گوشت آدم مباح می انگاشتند عبادت کیشان را پائے ثبات از جادہ ورع و پرہیزگاری نلغزیدہ و طاعت اندیشان را امتیاز در حلال و حرام نماند **بیت**

خون خوردہ ہمہ بسان شمشیر از گرسنگی شدہ زجان سیر

در سنہ ۶۹۳[1] مغول چنگیزی بالشکر گران عازم پنجاب گشت سلطان باستماع این خبر عساکر بسیار و توپخانہ بے شمار بدفع الطایفہ متوجہ گردید چون طرفین بہم پیوستند مغل چون غلبہ سلطان معاینہ کرد صلح نمودہ و سردار ایشان کہ قرابت ہلاکو خان بود آمدہ ملاقات کرد و با چند امرائے دیگر مسلمان گردید سلطان او را پسر خواند و بدامادی خود سرفراز گردانید و غیاث پور مسکن ایشان مقرر کرد چنانچہ آن معمورہ را مغل پورہ و مغلان آنرا نو مسلم خواندندی و بعد چندگاہ ملک علاءالدین را کہ داماد و برادر زادہ و پروردہ نعمت سلطان بود بولایت کورہ[2] رخصت نمود او در کورہ رسیدہ با طراف ممالک می تاخت و در حدود دیوگدہ رفتہ فتح نمود و چہل زنجیر فیل و ہزار اسپ و بسیاری از طلا و نقرہ و اقسام مروارید

(۱) سنہ ۶۹۱ فرشتہ جلد اول صفحہ ۹۴ - (۲) کرہ ؎

واقسام امتعہ واقمشہ وغیر ذلک انقدر غنیمت کہ عقل از حصر و ضبط آن عاجز گردو بدست اوفتاد و روز بروز قوت و شوکت او زیادہ گشت و اثار بغی و انحراف از و بظہور رسید ہرچند وزرا بسلطان گفتند کہ علاج واقعہ پیش از وقوع بہتر است تا حال علاء الدین استقلال نیافتہ فکر زود باید کرد **نظم**

سر چشمہ باید گرفتن بہ میل | چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل
کنون کوشش کاب از کمر درگذشت | نہ انگہ کہ سیلاب از سر گذشت

سلطان از بسکہ علاء الدین را دوست میداشت التماس وزرا باجابت مقرون نمیکرد و میگفت کہ علاء الدین فرزند و پروردہ نعمت من است ہرگز از و بغی بوقوع نخواہد آمد چون سلطان را اجل نزدیک رسید با چندی از خواص و یک ہزار سوار بکشتی در آمدہ بجانب کورہ روانہ شد ملک علاء الدین از خبر نہضت سلطان مستعد شدہ مابین کورہ و مانک پور فرود آمد چون سلطان نزدیک رسید برادر خود را باستقبال فرستاد برادرش در حضور رسیدہ افسون مکر و غدر خواندہ التماس نمود کہ علاء الدین ہراسان و بیمناک شدہ میخواست کہ آوارہ دشت تباہی گردد من اورا ازین ارادہ باز آوردہ ام الحال کہ سلطان تشریف آوردہ اند اگر لشکریان را مسلح خواہد دید اغلب کہ متوہم شدہ بدر رود سلطان بگفتہ او چند کس ہمراہ گرفتہ و سلاح از تن انہا دور کردہ در کشتی نشستہ مصحف میخواند تا کشتی بکنار اب رسید سلطان از کشتی فرود آمد و ملک علاء الدین آمدہ ملازمت کردہ در پاے سلطان افتاد و سلطان از روے شفقت و مرحمت طپانچہ بر رخسارہ او زدہ فرمود کہ من این ہمہ تربیت در حق تو کردہ و ترا بزرگ گردانیدہ ہموارہ در نظر من از فرزندان عزیز بودہ اکنون در حق تو چہ بدی خواہم اندیشید این را گفت و دست علاء الدین گرفتہ بجانب کشتی کشید درین اثنا محمود سالم کہ از اجلاف سامانہ بود و در شرارت و بدنفسی مشہور چنانچہ گفتہ اند **بیت**

ذرہ آتش ز بہر سوختن صد خانہ بس | وز براے تلف عالم یکی از سامانہ بس

باشارت علاء الدین سلطان را بشمشیر زخمی ساخت سلطان زخم خوردہ بجانب کشتی دویدہ گفت اے علاء الدین بدبخت چہ کردی بعد ازان اختیار الدین کہ پروردہ نعمت سلطان بود از عقب آمدہ سلطان را دست انداختہ بر زمین ہزد و سرش بریدہ نزد علاء الدین آوردہ بر نیزہ کرد و در کرہ مانک پور گردانید و چندے از مخصوصان سلطان را کہ در کشتی بودند بقتل

رسانید و چتر سلطانی بر سر علاء الدین برافراشتہ ندائے سلطنت در دادند ازانجا کہ ایزد تعالی منتقم حقیقی است سزائے بدکرداری در کفارتش میدہد **مثنوی**

اگر بدکنی چشم نیکی مدار | کہ ہرگز نیارد گز انگور بار
نہ ہرگز شنیدیم در عمر خویش | کہ بد مرد را نیکی آید بہ پیش
چو ابلیس بدکرد نیکی ندید | بر پاک ناید ز تخم پلید

قاتلان سلطان در اندک زمان ببلائے عظیم گرفتار شدند محمود سالم در اندک زمانی مبروص شد و اندامش جوشیدہ از ہم پاشید و نیز اختیار الدین دیوانہ شدہ بمکافات بدکرداری رسید علاء الدین کافر نعمت اگرچہ بر تخت فرمان روائی نشست اما بپاداش این کردار ہمیہ گرفتار شدہ نام و نشان او و نسل او نماند **مثنوی**

بکون و مکان چیزے از خیر و شر | ز کفران نعمت بدان شوم تر
ز کفران نعمت چہ آید جز این | کہ نقصان عمر است خسران دین

مدت سلطنت ہفت سال و یک ماہ و بست روز

سلطان علاء الدین برادرزادہ و داماد سلطان جلال الدین خلجی

بعد ازانکہ سلطان جلال الدین بہ قتل رسید سلطان با شصت ہزار سوار از کرہ روانہ شدہ دہلی رسیدہ امرائے خورد و بزرگ بیعت کردند در سنہ ۶۹۶ سریر خلافت و فرمان روائی از جلوس سلطان زینت یافت و کوشک لعل را دار السلطنت گردانید و امرا را بقدر حال ہر کدام خطاب و جاگیر مرحمت ساخت چون نوجوان بود بلہو و لعب مقید گشتہ بعیش و عشرت پرداخت و دست بذل و نوال کشادہ خزانہ بانعام مردم صرف کرد و در عہد او شراب در کوچہ و بازار سبیل گردید بعد چندگاہ چہل ہزار سوار بسرداری الغ خان و ظفر خان برائے دفع رکن الدین و ابراہیم پسران سلطان جلال الدین کہ بعد قضیہ پدر از دہلی گریختہ بملتان رفتہ بودند تعیین ساخت **بیت**

سر وارث ملک ما بر تن است | تن ملک را فتنہ پیراہن است

امرائے مذکور رفتہ ملتان را محاصرہ کردند پسران سلطان مرحوم تاب نیاوردہ بوسیلہ دانائی اسرار کونی و آہی جویائے رموز سفیدی و سیاہی زبدۃ العارفین قدوۃ الواصلین شیخ

رکن الدین قدس سرہ آمدہ ملاقات کردند الف خان بمقتضاے اہلیت و مردمی شرایط تعظیم بجا آوردہ اینہارا ہمراہ خود بدہلی آورد سلطان حق نشناختند و بے رحمی کردہ ہردو مربی زادہ و ہمراہان اینہارا میل کشیدہ محبوس گردانید بعد آن بر سر گجرات لشکر عظیم تعین کردہ بحاربہ و مجادلہ بسیار انولایت را مفتوح کردہ بت سومنات را در دہلی آوردہ در زمین فرو بردتا پای سپر خلایق گردید درسال دویم لشکر مغل از ماوراالنہر در حوالی دہلی رسید شہر را محاصرہ کرد خلایق کثیر از قصبات و قریات در شہر آمدہ ہجوم کردند در مساجد و محلات وکوچہ و بازار جاے نشستن نماندہ وراہ کوچہا مسدود شد و ہمہ چیزہا گرانی گرفت سلطان مستعد شدہ بجنگ پیش آمد بعد مقابلہ و مقاتلہ مغل منہزم گشت و آتش فتنہ و فساد منطفی گردید چون سلطان از اطراف ممالک خاطر جمع نمود و شریکے در ملک و خدشہ در نظم امور ممالک نماند و اکثر بلاد بتسخیر در آمد و قوت و مکنت کمال بہم رسیدہ خیالات فاسدہ بخاطرش راہ یافت ارادہ کرد کہ دین و شریعت خود اختراع نماید و چار امرا الف خان و ظفرخان و نصرت خان و الغخان باشند چہار یار مقرر سازد کہ نام او بر صفحہ روزگار تاقیامت بماند و نیز میخواست کہ دہلی را بیکے از معتمدان خود سپردہ مانند اسکندر رومی بتسخیر اقالیم ربع مسکون پرداز دفرمود تا اورا اسکندر ثانی در خطبہ بخوانند و در سکہ نیز ہمین نمط نوشتند مصاحبان و حریفان مجلس رایارائے آن نبود کہ حرفے خلاف مرضی او بر زبان توانند آورد ہمگنان از ملاحظہ درشت خوئ و خشن مزاجی او بر سخنان واہی تصدیق نمودہ بر علو ہمت و بلند پردازی او تحسین مینمودند ملک علاء الملک کہ از امراے بزرگ بود و پیش سلطان اعتبار تمام داشت و درست کرداری و راست گفتاری شعار او بود سخنان سنجیدہ و حکایات پسندیدہ درمیان آوردہ بمقدمات عقلی و روایات نقلی خاطر نشان سلطان ساخت کہ اگرچہ احداث شریعت و دین اوے تراست لیکن نتیجہ این ارادہ فاسد خرابی ملک و سلطنت و ندامت دنیا و آخرت است این نہ امریست کہ رواج تواند گرفت و مردم توانند قبول کرد **نظم**

ہر کہ عیب تو گفت یار تو اوست	وانکہ پوشیدہ داشت مار تو اوست
گرچہ زشت است تلخ گفتن حق	شور بختی است ہم نہفتن حق

و در باب تسخیر اقالیم گفت کہ اگر سلطان دہلی را گذاشتہ باقلیم دیگر برود و مدتے بدان

بدان سمت بگذرد و بعد مراجعت معلوم نیست کسانیکه نایب باشند منقاد شوند یا نشوند این زمانه را مانند سلطان سکندر رومی نتوان تصور نمود درانوقت مثل ارسطا طالیس وزیر بود که بقوت فکر و اصابت رائے او تسخیر اقالیم آسان می شدی سلطان را بالفعل بلاد هندوستان مثل قلعه رنتهنبور و چتور و چندیری و مالوه جانب شرقیه تاآب سرجو و سوالک تالمعان که پناه متمردان و کهت دزدان و رهزنان است تسخیر باید کرد و سامانه و دیپالپور و ملتان که دراه مغل است مستحکم باید نمود و از مداومت شراب و شکار اجتناب باید ورزید ازانجا که ملک علاء الملک مقبول القول و درست سخن و زبان اور بود گفتارش در دل اثر کرد و تمامی سخنان او را پسندیده بر عقل و دانش ملک آفرین کرد و از احداث دین خود ترک نمود و قصد تسخیر اقالیم سبعه از دل انداخته بانتزاع ممالک هند توجه نمود چون دران زمان همیر دیو از نسل رائے پتهورا لوائے تکبر در رنتهنبور می افراخت سلطان بجانب او نهضت فرمود روزے در اثنائے راه بشکارگاه قمرعه اکتخان برادرزاده سلطان قصد کرده بدو تیر سلطان را مجروح ساخت و سلطان را که برزمین آمده بود مرده انگاشته در لشکرگاه رسیده بر تخت نشست و آوازه انداخت که سلطان را بقتل رسانیده ام سلطان که از کثرت درد زخم بیهوش شده بود در ساعت بافاقت آمده زخم خود بسته جانب لشکر شتافته بسراپرده درامد و امرا بر سر اکتخان تعین کرد اهها رفته سر او را بریده آوردند و نیسرو و برادرزاده سلطان که در بداؤن بودند و حاجی مولانا مد در دهلی بغی ورزیدند افواج باستیصال آن ناعاقبت اندیشان رخصت گشت اهها بے جنگ و جدل دستگیر شدند برادرزاده ها را میل در چشم کشیده و حاجی مولا را بقتل رسانید القصه سلطان در رنتهنبور رسیده محاصره قلعه نمود بعد مدت آن قلعه مفتوح گردید و همیر دیو را با قوم و قبیله او بقتل رسانیده بدهلی مراجعت کرد بعد آن قصد تسخیر قلعه چتور مصمم نمود چون سلطان شنید که رائے رتن سین مرزبان چتور پدماوت نام زنے در شبستان خود دارد که حسن و جمال او از قالب بیان افزونست پری از مشاهده جمال او از حسن خویش بری گشته و حور بر شک خوبی او در کنج تواری مستور شده آفتاب از بهر نظاره آن هر صبح سر از دریچه مشرق می برارد و ماهتاب خود را از حلقه بگوشانش می شمارد و رخسارش بحدی تابان که در شب تار مردم گمان برند که مگر صبح صادق از افق مشرق دمید و سیمایش نوعی درخشان که اگر از پرده ظلام نظر بران افتد طلوع ماه متصور می شود

خورشید با اینهمه نور و ضیا از آغاز صبح عارضش لمعه بوام میگیرد و ماه منبع انوار از چهره اش فروغ میخواهد

نظم

قدش نخلی ز رحمت آفریده — ز بستان لطافت سر کشیده
ز نخدانش که سیبی بی زکاتست — درو چاهی پر از آب حیاتست
ز بستان ارم رویش نمونه — درو گلهای شگفته گونه گونه
دو پستان هر یکی چون قبه نور — حبابی خاسته از عین کافور
میانش موی بلک از موی نیمی — ز باریکی برو از موی بیمی
نیارستی کمر از موی بستن — کزان مو بود لنشش از هم گسستن
بزیر چرخ کس پیدا نگردد — که رویش بیند و شیدا نگردد

از اصغای اوصاف حسن و خوبی آن نازنین غایبانه سلطان عشق بر کشور دل سلطان استیلا آورد و لوای محبت در ساحت سینه بر افراخت و کوس آرزو در عرصه خاطر بلند آوازه ساخت و در هر ضلع از اضلاع دل و در هر قطع از اقطاع ضمیر کارفرمایان شوق و فرمان روایان شغف نصب کرده سراپای مملکت وجود را در زیر فرمان خود آورده صفحه خاطر را بطغرای غرای شیدائی و سویدای ضمیر را به نگین خاتم سودای زینت بخشیده نظم امور جهانبانی نمود

نظم

نه تنها عشق از دیدار خیزد — بسا کین دولت از گفتار خیزد
درآید جلوه حسن از ره گوش — ز جان آرام برباید ز دل هوش
ز دیدن هیچ اثری درمیانه — کند عاشق کسان را غایبانه
بدیدن میلش افزود از شنیدن — بلی باشد شنیدن تخم دیدن

باالجمله سلطان از فور آرزو و فرط تمناکسان خود را بطلب آن نازنین خورشید جبین نزد رای رتن سین فرستاد از انجا که رای مذکور در ابتدای حال از استماع خوبیهای آن ماه لقا غایبانه خود را در نرد عشق و محبتش باخته از مسند حکومت برخاسته بصحرای طلبگاریش پا انداخته از ریاست و ایالت ترک کرده بار زوی ادراک وصال آن خورشید تمثال صحرا گرد دوره نورد گشته حشم و خدم و دولت و اسباب تمکنت غریق دریای ادبار گردانیده تنها بمحن و مشاق و متقب نالایطاق در سنگلدیپ مسکن آن دل فریب رسیده بعد سرگذشت

بسیار که تفصیل آن بطول میکشد او را در عقد ازدواج آورده بمنتهای تمنائے خویش واصل شده با آن نازنین رجعت وطن خود نموده از استیلائے عشق ابستهٔ زنجیر زلف مشکین و خستهٔ تیر مژگان خونین سوختهٔ برق نگاه کو فتهٔ عشوه هائے جانکاه او بود و بے زحمت اغیار با او قمار محبت می باخت و نقد دل و جان را بازی میداد هر دو باهمدیگر نوعی اخلاص و یکتادلی داشتند که گویا صانع ازلی از یک روح دو لخت کرده در دو قالب انداخته و کشاورز لم یزلی یکدانه را دو نیم ساخته در دو مزرع کاشته از استماع پیغام سلطان آتش خشم در نهاد رائے رتن سین افتاد چون موے سوخته پیچ و تاب خورده مانند مار افگار بر خود پیچیده و فرستاده هائے سلطان را استخفاف نموده رخصت گردانید چون کسان سلطان بے نیل مقصود مراجعت کردند و حقیقت را بعرض رسانیدند و از نافرمانی رائے رتن سین چه مقتضائے حمیت سلطنت و چه از آن نازنین سطوت جلال قهرمانی و چشم خشم سلطانی در جوش و خروش آمد برائے تادیب و تخریب رائے رتن سین و تسخیر قلعهٔ چتور و قصد وصال آن نازنین ماه تمثال لشکر کشیده از انجا که قلعهٔ چتور در حصانت و متانت مشهور آفاق است کمند اندیشه بکنگرهٔ ارتفاع ان نرسد و مرغ خیال به بلند پروازی دیواران تصاعد نتواند کرد و رائے رتن سین بقوت قلعه و تقویت لشکر خود آماده جنگ گردید سلطان در پایان حصار رسیده مرکز وار گرد گرفت و ساباط و دمدمه درست کرد و توپ هائے کوه شکن و ضرب زنهائے زلزله افگن بقلعه نشینان زدند و چند جا نقب زده از باروت پر کرده آتش دادند و دیگر تدبیر قلعه گیری بجا آوردند اما هیچ کارگر نگشت چون محاصره بامتداد کشید و محاربه به سخت درمیان آمد و از هر دو طرف لشکر بسیار تلف گشت و کارے از پیش نرفت بالضرور صلح درمیان آمد و ملاقات یکدیگر اتفاق افتاد

منظومه

هیچ کارے ز صلح بهتر نیست	بهتر از صلح کار دیگر نیست
صلح باشد صلاح اهل فلاح	زان سبب گفته اند صلح صلاح

اول سلطان درون قلعه رفته مهمان رائے شد بعد آن رائے بموجب قرار داد پیش سلطان آمد بجز دیگه رائے در مجلس رسید سلطان از عهود و مواثیق برگشته قول و قسم بر طاق نسیان نهاده رائے را قید کرده در دهلی آورد و رهائے او برآمدن پدماوت منحصر داشت آن زن که بتدبیر صایب شهرهٔ آفاق و فکر دور اندیش گوئے سبقت از مردان کاردان می برد

باستماع اینجر درباب استخلاص رائے فکراندیشیده سلطان مژده وصال داد یکهزار وسیصد دولہ مرتب گردانید و در هر دولہ مردان کارزار و مبارزان کارگذار بایراق وصلاح نشانیده باهر دوله دو خدمتگار و چهار کهار و دو هزار سوار بطریق بدرقه مقرر گردانید که همگی وتمامی نه هزار کس جرار وصاحب پیکار بوده باشد و محفه خالی پرتکلف باسازمرصع بزیب وزینت تمام که پدماوت منصور تواند نمود درمیان دوله کرده روانه دهلی ساخت وخود شبستان عصمت درچیتور مانده منتظر نوید غیبی بود سلطان که با دل مالامال ارزوے وصال و دیده لبالب انتظار دیدار بود باستماع مژده قدوم میمنت لزوم ان نازنین ماه جبین منبسط و فرحناک گردید واز هر منزل ومقام خبر طلب داشته برشاهراه ترصد دیده باز میداشت و غافل از شعبده فلک پرتذویر وحیله ان زن باتدبیر القصه لشکر با دولہ ها طی منازل وقطع مراحل نموده در حوالی دهلی رسیده نزول نمودند سرداران لشکر بموجب تلقین ان بانو پرفراست از زبان ان عصمت قباب بسلطان پیغام کردند که چون درعقد مناکحت رائے رتن سین هستم و مدتے در تصرف او بوده ام الحال که سلطان خواستگاری این فدویه نمود تا انکه رائے اجازت ندهد بموجب امر شریعت غرا بر سلطان حلال نیستم رائے را دربنجا بفرستند تا ازو اجازت بگیرم و در مشکوے معلی مشرف شوم سلطان که بمقتضائے کمال ارزو بر شاخ انتظار بسان طاؤس همه تن دیده شده بود بے توقف وتحاشی وبلا تعلل وتامل رائے را خلاص داده همراه کسان خود روانه ساخت بمجرد انکه رائے به لشکر خود ملحق گردید جوانان شجاعت نشان مکیدان سلطان بجنگ پیش آمده اکثرے رابقتل درآوردند سلطان برانمعنی آگاهی یافته سواری نمود و آتش کارزار مشتعل شد بسیاری از طرفین علف تیغ آتشبار گشت ورائے رتن سین قابو یافته از جنگ گاه برامده بمسکن خویش راهی گردید بخیریت وسلامتی بچیتور رسید فلک شعبده نیرنگ سانه وگردون حیله باز درهر ساعت هزار منصوبه تزویر از شطرنج مکاید باخته ارباب اشتیاق را بفریب تازه بازی میدهد و هر لحظه ابواب حیرت برروے افادت اصحاب شوق می کشاید وشیشه تمنا را بسنگ یاس ونومیدی میشکند نظم

درچرخ به بین وگرم سروشش	صد بوالعجبی بهر نوروشش
ازرازجهان جریده بکشای	وزهربن موے دیده بکشای

در بازی رسم این اخا فات — گه برد شود گهی شود مات
قلب است معنا مرزمانه — بگریز ازین قمار خانه

سلطان از سنوح این سانحه غریبه از مواصلت آن نازنین محروم گشته دست تحسر بدندان تفکر گزید و گفت بیت

دریغا که در دست من نیست کار — که آرم بکف حلقه زلف یار

چنانچه این قصه رائے در اطراف ممالک معروف و مشهور است و کتابی مسمی به پدماوت مشتمل بر قصه رائے رتن سین در زبان فرس و هند درست شده القصه سلطان بعد وقوع این امور در خود قوت ندیده که انتقام از رائے رتن سین بگیرد و تسخیر قلعه چیتور لشکر کشد و نیز با وجود قدرت عمداً تغافل کرد روزے از ندما پرسید که باعث وقوع آفات و حوادث در ملک چه باشد التماس کردند که سبب ظهور آفات چهار چیز است اول بیخبری بادشاه از نیک و بد احوال خلایق دویم شراب خوردن علی الدوام سویم محبت امرا با یکدیگر چهارم زر دادن بر ذایل سلطان را این سخن بغایت پسند آمد فی الحال از شراب خوردن تایب گشته نوعی تاکید کرد که از تمام ولایت رسم شراب خوردن رفع گردید و اکثر مردم که با وجود منع جرات بر خوردن شراب مینمودند بقتل میرسیدند و مال و ملک مردم اراذل را در خالصه گرفته تا رفع فساد گردید و امرا را از اختلاط یکدیگر و ضیافت کردن با همدیگر باز داشت و خود با مور جهانبانی پرداخته و مراسم خبرداری بجا آورده ضابطه چند در باب بازیافت محصول بحکم مساحت و کاغذ پتواری و عدم خیانت اهل قلم و عمال اختراع نمود و چودهریان و مقدمان را که مال ریزه رعایا میخوردند انچنان ضبط نمود که دامی از رعایا نتوانستند گرفت بلکه نوعی خراب شدند که زنان انها در خانه مردم مزدوری کرده قوت خود حاصل میکردند و نرخ غلات بحضور خود مقرر میکرد انچنان که در عهد سلطنت او نرخ یکے مانده اصلا کمی و زیادتی رو نداد و در نرخ و قیمت پارچه و اسپ و غیر ذلک منعی پرداخت که بایع و مشترے خسارت نکشید داغ اسپ و داچوکی و واقعه نگاری او اختراع کرده چند مرتبه لشکر چنگیزخانی از ماوراء النهر در نواحی دهلی رسیده شکست خورده رفت و سلطان به نهجی تها نجات در حدود در آمد لشکر مخالف نصب کرد و تدبیرات صایب نمود که در زمان خلافت

او مغل در هندوستان مزاحمت نتوانست رسانید مردم اینمعنی را از برکات توجهات پیشوای ارباب طریقت مقتدای اصحاب حقیقت سلطان العارفین برهان المحققین مفتاح کنوز معرفت سبحانی کشاف رموز شناخت ربانی قدوه باریافتگان درگاه کبریا شیخ نظام الدین اولیای تصور میکردند سلطان اگرچه بظاهر ملاقات شیخ نمیکرد اما استمداد از باطن قدسی مواطن نموده بار سال رسل و رسایل و اتحاف تحف و تحایف مراسم اخلاص و اعتقاد بجای آورد فتوحاتی که باطراف ممالک بسلطان میسر شده و عمارتی کداو کرده و خزاین فراوان که او داشت هیچ یکی از سلاطین ماضیه را دست نداده ضوابط و قوانین سلطنت که او کرده هیچکس از خواقین نکرده شعرای صاحب سخن و مورخان والا ادراک و منجمان بلند فکرت و رمالان سحرآفرین و طبیبان و حکیمان مسیحانفس و ندیمان خوش گفتار و اصحاب نغمه بی نظیر و دیگر هنرمندان بی بدل و وزرای صاحب تدبیر و امرای ذالشوکت در عهد او فراهم آمده بودند سلطان العارفین شیخ قطب الدین و قدوة الاصفیا شیخ نظام الدین اولیا و زبدة الواصلین شیخ صدر الدین عارف و شیخ رکن الدین ملتانی در زمان او بودند و سرامد شعرا امیر خسرو دهلوی بود دو هزار تنکه زر مواجب از سرکار بادشاهی می یافت و خمسه بنام سلطان درست کرده سلطان در ریاضت و طاعت و ادای مفروضات و نوافل و صیام و تقدیم مراسم اسلام انقدر تقید داشت که او را از جنس ملایک گفتندی از انجاکه ملک نایب وزیر مدار علیه و وکیل السلطنت و منظور نظر سلطان بود قابو یافته سلطان را مسموم گردانید و بعضی میگویند که بزحمت استسقا برحمت حق پیوست مدت سلطنت بست سال و شش ماه ٭

سلطان شهاب الدین بن سلطان علاء الدین

چون ملک نایب متسلط بود از تمامی پسران سلطان مرحوم سلطان شهاب الدین را که خورد سال بود برگزیده در ۷۱۶ھ بر تخت سلطنت اجلاس داده هر روز از حرم سرا بیرون آورده بربام هزارستون بر تخت نشانده بار دادی و خود بانتظام مهام قیام ورزیدی و باز آن طفلک را اندرون حرم نزد مادرش فرستادی از انجاکه ملک نایب بدسرشت و بدطینت و نمک حرام و ناحق شناس بود ابتدا برای انداختن خاندان سلطان علاء الدین با مصاحبان

خویش مشورت نمودی چنانچه خضر خان و شادی خان پسران سلطان مرحوم را که برادران غیرمادری
سلطان بودند میل در چشم کشیده و مادر خضر خان را در قید کرده نقد و جنس او را خود متصرف
شده مبارک خان برادر حقیقی سلطان را در قید نگاهداشته اراده میل کشیدن او نیز
بخاطرش بود اما ارادت الهی بران رفته که سریر سلطنت را رونق بخشد داعیه آن بد اندیش
پیش نرفت و نتوانست او را از پیش معزول کرد چون تسلط بسیار داشت سلطنت را
از خود دانسته کسی را بخاطر نمی آورد و بافعال بد و کردار نکوهیده صرف اوقات مینمود و دایم
الخمر بوده شراب را بافراط رسانید اگرچه طبیعت پردازان میگسار و نفس پروران باده خوار
از شراب چندین فواید گفته در وصف ان دفترها نوشته اند اما باده آبی است آتش افروز
شهرستان هستی و آتشی است آب ده شجره مدهوشی و بدمستی کارفرمای خونریزی و جفاکاری
انجمن آرای بوالهوسی و بدکرداری بر هم زن معرکه عقل و دانائی گرم کن هنگامه بدگوئی و هرزه
درای پرده برانداز حیا و شرم نگون ساز رایت مدارا و ارزم بنیاد زندگی را ابست و خرمن
هستی را آتش چراغ خرد را باد است و چشمه دولت را خاک آتش اشتهار را منطفی میسازد
و جهیار شهوت را تهی میکند و در دنیا بدنام میکند و در آخرت نافرجام از کار دنیا باز میدارد
و عقوبت عقبی بر روی کار می آرد اگر باده پیمائی کار نیک است اهل ارتکاب چرا در
اخفای آن میکوشند اگر منتج حسنات بودی بزرگان پیشین و حال چگونه روا نمیداشتند

و چرا آن را مذموم می انگاشتند بیت

باده خوری گر هنری داشتی اهل دلان کی همه بگذاشتی

و همچنان بقمار بازی که مذموم ترین کارهاست تضیع اوقات نمودی و ببازی شطرنج
و غیر ذالک صرف روزگار نمودی شطرنج دریای است ناپیدا کنار خونخوار که شناوران
غرقه لجه فکر و اندیشه می باشند شاه دانش و عقل او دایماً در بند بلای مات وزیر تدبیرش
از کجروی مصدر هزار افات فیل خواهش او در معرکه تنا لنگ اسپ تیز رو ویش را جولانگاه
مقصود تنگ و رخ از قبله مراد برتافته و پیاده وار در بدر روی پیشه خود ساخته همیشه
در بساط غم و الم بازی خود بر دمی سازد و گنجفه الیست که دستارش را هرچند تاج دولت
بر سر و شمشیر ثروت در کمر و غلام زر سفید بشترده نهال مرادش همیش بر باشد اما از کثرت
شغل این بازی برات دولت از چنگ او بدر رود و قماش عزتش بجوی نیرزد و در ابنای

عنس سرغ رونتواند بود و شجرہ امیدش کہ بر ملک بے برگ و شاخ بودہ باشد و نرد است
کہ مہرہ مراد بر او پیوستہ در ششدر غم نشستہ و کعبتین مقصودش از دست فرو ہشتہ
باشد و چہ پراست کہ قامران مطعون جہانیان و ملوم عالیان بودہ باشند مہرہ مقصودش
طے مراحل نمودہ سلامت بقرارگاہ نمیتواند رسید و دایماً در قمار خانہ روزگار خسران زدہ
و بازی از دست دادہ باشد چنانچہ آخر حال راجہ نل و پاند وان ہمین بازی ملک و مال
از دست دادہ آوارہ دشت ادبار و سرگشتہ صحرا افتقار شدند و دانش وران کاردان
و خرد پروران سعادت نشان چنین اشتغال در ہنگام کلالت مزاج و ملالت طبع کہ از کثرت
امور مرجوعہ بہم رسد تجویز نمودہ اند این بخیر داین بازیہا از مقاصد عظمیٰ دانستہ ہموارہ
اوقات گرامی را کہ بدل ندارد باین صرف نمودی خصوص بقمار سولھوین کہ یکے از بازیہا
چو پراست بر بام ہزار ستون با خواجہ سرایان درگاہ بیشتر اشتغال داشتی **بیت**

مکن عمر ضایع ببازی قمار — کہ این فعل بدہست در روزگار

چون امرا از ملک نایب بغایت تنگ آمدہ بودند با خودہا اتفاق کردہ او را بقتل رسانیدند و
سلطان را دستگیر کردہ در گوالیار محبوس کردند مدت سلطنت کہ محض برائے گفتن بود
سہ ماہ و چند روز۔

سلطان قطب الدین مبارک شاہ عرف مبارک خان برادر حقیقی سلطان شہاب الدین بن سلطان علاء الدین

چون سلطان باغوائے ملک نایب در زندان خانہ می بود امرا باتفاق یکدیگر بعد قتل ملک نایب
وحبس سلطان شہاب الدین او را از زندان برآوردہ در ۷۱۶ھ سریر آرائے خلافت نمودند جمیع
امرا از خاص و عام مراسم تہنیت و مبارکباد بجا آوردند و شرایط عیش و کامرانی و لوازم
عشرت و شادمانی بتقدیم رسانیدند سلطان ازانجہت کہ چندگاہ در زندان بود بمجرد جلوس
بر اورنگ جہانبانی بنابر ادائے مراسم شکر و سپاس ایزدی تمامی زندانیان را کہ در دہلی
و قلعجات و در دست و نزدیک و امصار و بلاد و ممالک محروسہ محبوس بودند حکم تخلیص نمودہ
مناشیر مطاعہ تمام بنام حکام اطراف در مادہ خلاصی انجماعہ صادر گردانید **نظم**

کسے بندیان را بود دستگیر	کہ خود بودہ باشد بہ بندی اسیر
نگہ کن بر احوال زندانیان	کہ ممکن بود بے گنہ در میان

چون نوجوان بود و ناتجربہ کار کار مرداے سلطنت وبادہ پیمائی شباب وہم نشینی نا اہلان و دوستی خوش آمد گویان چراغ خرد اورا فرونشاند و دیدہ مصلحت بین اورا بدبین ساخت بمقتضائے ہوا پرستی ونفس دوستی حسن نامی خدمت گار بچہ راکہ در حسن صورت وجمال ظاہری بے نظیر بود منظور نظر خود داشت وشیفتہ وفریفتہ او گردیدہ ساعتے بے اونمی بود اورا خسرو خان خطاب دادہ بمنصب وزارت سرفراز گردانید بادشاہان والاقدر فرمان روایان دانش دراین منصب والاوامر عظمے شخصے کہ بدانش وبینش وراستی ودرستی ونیک نہادی ومعاملہ دانی واصالت گوہری ونجابت فطری وصفات قدسی وشایستگی اعمال وستودگی افعال وفرخندگی اطوار وپسندیدگی اوضاع موصوف باشد تجویز میکنند نہ انکہ ہمچو بیخردی وخورد سالی وناتجربہ کاری فرومایہ بدسرشتی را بدین پایہ بلند ورتبہ ارجمند نامزد مینمایند وبنیاد دولت خودرا از پا فگنند بزرگان گفتہ اند

نظم

درختے کہ تلخست اورا سرشت	گرش در نشانی بباغ بہشت
ور از جوئے خلدش بہنگام آب	بہ بیخ انگبین ریزی وشہد ناب
سرانجام گوہر بکار آورد	ہمان میوہ تلخ بار آورد
اگر بیضہ زاغ ظلمت سرشت	نہی زیر طاؤس باغ بہشت
بہنگام ان بچہ پروردنش	زانجیر جنت دہی ارزنش
شود عاقبت بچہ زاغ زاغ	بردرنج بیہودہ طاؤس باغ

ازانجاکہ تقدیر قادر برحق بران رفتہ بود کہ خسرو خان اساس دولت سلطان را از پا فگند بلکہ بنیاد سلطنت خاندان او پراگندہ گردد ان طفل بدگہر را مدار علیہ سلطنت وصاحب مدار امور جہانبانی نمود **بیت**

چو بخت بدکسے را پیش آید	کند کارے کہ کردن را نشاید

بالجملہ سلطان محروم العقل ناقص الدرک مہمات مالی وملکی بمشورت خسرو خان درپیش نمود وباغوائے او خضر خان وشادیخان برادران علاتی خودراکہ ملک نایب میل درچشم کشیدہ

در قلعه گوالیار محبوس نموده بود معه سلطان شهاب الدین برادر عینی که او نیز همانجا در قید بود بقتل رسانید و ازینجهت که خضر خان مرید پیشوائے اهل الله شیخ نظام الدین اولیا بود شیخ را مخلص او دانسته زبان طعن برکشاد و حسد و عداوت ورزید بیت

چون خدا خواهد که پرده کس درد میلش اندر طعنه پاکان زند

ذمروم را از آمدن بمنزل ایشان منع کرده بے ادبانه پیش آمد و شیخزاده جام را که از مخالفان شیخ بود بتصرف خود اختصاص داد و باریافته درگاه سبحانی شیخ رکن الدین ملتانی را بتعصب شیخ نزد خود طلب داشته و از غرور جوانی بکس مشورت نمیکردی و سخن احدی درگوش نیاوردی اگر کسے از روے دولت خواهی و نیک اندیشی حرفے گفتی بدشنام معاتب شدی و امرا را باندک گناه بلکه بعضی را بدون گناه تعذیر و تعذیب نمودی بل بقتل رسانیدی و لباس و زیور زنان پوشیده در مجلس آمدی و زنان رذاله و محتاله و مسخره و هزاله را بالاے کوشک هزارستون طلبیده با امراے کبار بطریق هزل و ممازحت و مضاحکت و مطایبت اهانت و استخفاف کردی و دایم الخمر بوده بعیش و عشرت اشتغال داشتی بعد چندگاه ظفر خان حاکم گجرات را که از امراے والاقدر بود در حضور طلب داشته باغواے خسرو خان بقتل رسانید و بجاے او خسرو خان را حکومت گجرات که وطن قدیم او بود داده رخصت نمود او در گجرات رفته استقلال کمال بهم رسانیده بمقتضاے سفله منشی و خوردسالی و بیدانشی و تنگ ظرفی و کم حوصلگی اراده بغی نموده امراے متعینه با او رفاقت نکردند خسرو خان نظر برانکه مبادا پرده از روے کار ناهنجار او برداشته شود باستعجال از گجرات پیش سلطان در دهلی آمده شکایت امرا نمود براے خاطر داشت او اکثرے از امرا بکمی مواجب و برطرفی خدمت معاتب شدند و خسرو خان نوعی بر سلطان غالب آمد که اگر کسے از مصاحبان بسلطان حرف نا ملایم انرا بعرض میرسانید با جابت مقرون نمی شد بلکه آن را سلطان پیش خسرو خان بیان نمودی و گوینده بزجر و ملامت معاتب میگشت ازینجهت تمامی امرا مغلوب شدند و خسرو خان غالب گشته در حصول مطالب گرم تر گردید روزے از مکر و غدر بعرض رسانید که چون همه وقت در حضور بخدمت قیام میدارم و شب ها در پیشخانه میگذارم بعضے از اقارب من که بامید مراحم سلطانی از گجرات آمده اند بداعیه ملاقات می آیند در باتان دو تخانه نمیگذارند سلطان فرمان داد که کلید ها ے

دولتخانه حواله خسروخان کنند و فرمود که از تو و برادران تو معتمدتر کیست اهتمام دولتخانه بعهده
لتست القصه چون درون و برون درگاه سلطانی بتصرف او و برادران او درآمد ایجاعه فوج
فوج و توپ توپ با یراق و اسلحه شب ها ور درزها بیمحابا در دولتخانه آمد و رفت داشتند و اندرون
جناب دالاجمع می شدند و قابوے وقت می طلبیدند رفته رفته اینمعنی بر تمامی مردم ظاهر
گشت که آن سیه درون در چه کار است و امرا با خودها و از گونه دانستند اما از مجلسے که
سلطان را با او بود یقین میدانستند که اگر بعرض رسانند سلطان گوینده را گرفته با و خواهد سپرد
و درینصورت او را غالب مطلق و خودها را مغلوب محض میدیدند و هیچکس دم نمیتوانست
زد روزے قاضی خان که در خط نویسانیدن اوستاد سلطان بود از جان خود گذشته و
بخون خود دست شسته نیکوخواهی سلطان و سلامتی جان و مال و خیریت بلاد و عباد درین
دانسته کیفیت را بعرض رسانید و از خیال فاسد او اطلاع داد لیکن ازان سخنان سلطان
هیچ اثر نکرد و سود مند نیامد بلکه بجواب درشت و الفاظ نا ملایم معاتب گشت بعد از زمانے
که خسروخان آمد انچه از قاضی خان شنیده بود همه را نزد او بیان نمود ان مکار غدار به تکلیف
خود را در گریه آورده گفت از بسکه سلطان بمن التفات و عنایت دارند نزدیکان درگاه
حسد می برند و مارا میخواهند امروز یا فردا است که مرا متهم ساخته بکشتن دهند من خود را از
کشتگان میدانم سلطان را گریه آن مکار اثر کرد و او را در کنار گرفته گریها نمود و بوسه بر لب
و رخساره او زده گفت که اگر تمام عالم یکجا شوند و در حق تو بد گویند من گوش بسخن احدی نخواهم
کرد و مرا هوائے محبت تو از عالم مستغنی ساخته بتو عالم بکار نمی آید **نظم**

بلے چون دلبری با جان درآمیخت　　　　بنا رو جان از و پیوند بگسیخت
برد پیوند جان از تن بیکدم　　　　و ے با او بود پیوند محکم

بعد از چند گاه چون ربعی از شب بگذشت قاضی خان که محافظت درگاه بعهده او
بود از بام هزار ستون فرود آمده در تفحص حال دروازها گردید خسروخان از پیش سلطان
آمده قاضی خان را بسخن مشغول ساخت و بیره پان در دست او داده قاضی خان را
غفلت اجل در ربوده بود درینوقت جاهر نام برادر خسروخان رسیده قاضی خان را بزخم
خنجر بر خاک هلاک انداخت و غریو از مردم برخاست چون غلغله بگوش سلطان رسید
سبب غوغا پرسید خسروخان آمده بعرض رسانید که اسپان طویله خاص وا شده باهم

جنگیده اندازین غوغا از دست در یخال جاهر مذکور با جمیعت تمام بر قصر هزار ستون شده پاسبانان را بقتل رسانید سلطان بر حقیقت واقف گشته بجانب حرم سرا دویده خسرو خان از عقب دویده دستار و موی سلطان را گرفت و باهم در آویخته زیر و زبر شدند درینوقت جاهر مذکور رسیده بدشنه خونریز پهلوی سلطان را شگافته بر زمین انداخت و سران مظلوم را از تن جدا کرده از بام هزار ستون بزیر افگند و اندرون حرم رفته شاهزاده فرید خان و منگو خان پسران علاء الدین را که صغیر بودند بستم از مادران جدا کرده گردن زدند و دست بتاراج کشادند وانچه یافتند گرفتند و بعضی امرا و ملازمان سلطان را که مخالف بودند همانوقت بدست آورده بقتل رسانیدند و اکثری را در همان شب طلبداشته بر بام هزار ستون نگاهداشتند و قید و زندان نمودند **نظم**

کسی را که نبود شرف در نهاد | نباشد عجب گر بود بدنهاد
سر ناکسان را بر افراشتن | وز ایشان امید بهی داشتن
سر رشته خویش گم کردنست | بجیب اندرون مار پروردنست
دگر زندگانی توقع مدار | که در جیب و دامن دهی جای مار

دران حال یکی از مخدومان گفت که سلطان علاء الدین خاندان عم و ولی نعمت خود یعنی سلطان جلال الدین را بر انداخت درینولا که خاندان او بر می افتد عجب نیست که باد مقابله میرود **بیت**

نکو را نیک بد را بد شمار است | بپاداش عمل گیتی بکار است

مدت سلطنت چهار سال و چهار ماه از سلطان جلال الدین تا سلطان قطب الدین چهار تن خلجی مدت سی و چهار سال و یازده ماه جهانبانی نمودند ۰

سلطان ناصر الدین عرف خسرو خان

بعد قتل سلطان قطب الدین مبارک شاه سکه و خطبه بنام خود کرده سلطان ناصر الدین مخاطب گشته و حرم های سلطان را در میان برادران قسمت نموده منکوحه سلطان را در نکاح خود آورد و چون اکثر برادران او هندو بودند شعار اسلام تنزل نمود و رسوم هندو رونق و رواج یافت بت پرستی و تخریب مساجد شایع گشت **بیت**

چو باد خزانی در آمد بباغ زمانه دهد جائے بلبل بزاغ

ازانجا که روضه خلد مسکن بوم نشاید و در باغ ارم اشیانه زاغ نباید یعنی لایق بادشاهی احاد والناس فرومایه نباشد تا چندین شرط گرامی در فردے از افراد انسانی فراهم نیاید بدین مرتبه والا که عطیه ایست عظمی از حضرت کبریا سزاوار نتواند بود چون غازی الملک که از امرائے کبار سلطان علاء الدین صاحب جمعیت و قبیله دار بود و حکومت دیپالپور داشت از فخرالدین جونا خلف خود که بحیله از خسرو خان جدا شده بود و نزد پدر رسیده ماجرائے نمک حرامی خسرو خان و کشته شدن سلطان واقف گشت به اتفاق بهرام حاکم ملتان و اوچ کمر انتقام بسته بلشکر بیکران متوجه شده در دهلی رسیده خسرو خان افواج آراسته آماده جنگ گردید و آتش محاربه مشتعل گشت خسرو خان با فواج بسیار باندک کارزار شکست خورده گریخت در روز دیگر بدست لشکریان غازی الملک اسیر گردید چون در حضور غازی الملک آوردند بلا تغافل بقتل رسید بیت

چراغے کان فرو خواهد نشستن کند در وقت مردن خانه روشن

اکثر رفیقان خسرو خان خصوصا کسانیکه در قسمت حرمهائے سلطان قطب الدین شریک بودند همه بقتل رسیدند بعد ازان غازی الملک در کوشک هزار ستون رسیده بتعزیت سلطان قطب الدین و برادرانش گریه و زاری نموده فاتحه خواند چنانچه امیر خسرو بزبان پنجاب بعبارات مرغوب مقدمه جنگ غازی الملک تغلق شاه و ناصرالدین خسرو خان گفته که آن را بزبان هندوار گویند مدت سلطنت ناصرالدین خسرو خان چهار ماه و چند روز ٭

سلطان غیاث الدین تغلق شاه عرف غازی الملک

پدر سلطان ترک نژاد باسم تغلق از غلامان سلطان غیاث الدین بلبن و مادر او از قوم جت پنجاب بود چون کوکب بخت بیدار و اختر طالع هوشیار سلطان اوج گرا گردید بقوت شجاعت و مردانگی و زور فراست و فرزانگی در جرگه امرائے نامدار سرافرازی یافته در عهد خلافت سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین هم پیش آمد در بنولا که بمقتضائے دلاوری و دلیری خسرو خان نمک حرام را بقتل رسانیده انتقام خون ولی نعمت گرفت باواز بلند گفت که من پرورده نعمت سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین هستم بجهت ادائے

حقوق نمک کافر نعمتان را کشته ام از فرزندان و اولاد آن هر دو بادشاه هر کسے که مانده است حاضر سازند تا بر تخت سلطنت نشانیده ما همه کمر خدمت به بندیم در صورتے که از اولاد آن هر دو بادشاه هیچکس نمانده باشد هر کرا لایق دانند بسلطنت بردارند همگنان متفق اللفظ والمعنی گفتند که از فرزندان آن هر دو بادشاه احدی نمانده و تو حق نعمت بجا آورده انتقام خون ولی نعمت گرفته لائق بادشاهی بهتر از تو کیست تمامی امرا باتفاق یکدیگر بیعت کردند و سلطان را بر سریر خلافت اجلاس داده زمین خدمت بوسیدند و گفتند **نظم**

که این تاج شاهی ترا میرسد — بغیر از تو دیگر کرا میرسد
اگر بر نشینی تو بر تختگاه — بسر برنهی خسروانی کلاه
که هستی تو در عدل چون مهر و ماه — ترا زیبد آئین تخت و کلاه
برائے تو ما جان سپاری کنیم — وفائے ترا حق گذاری کنیم
اشارت ز تو جان فشانی ز ما — ز تو خسروی پهلوانی ز ما

القصه در سنه ۷۲۰[(۱)] سلطان بر سریر سلطانی جلوس نموده تاج خسروی بر سر نهاده سکه و خطبه بنام خود نموده و در کوشک لعل بودن خود قرار داده ندائے عدل و انصاف در داد فتنه هائے بیدار شده باز در خواب رفت و کار جهانداری را رونق تازه پدید آمد در یک هفته مصالح جهانبانی آنچنان صورت سرانجام یافت که سلاطین دیگر بسالها نه کرده بودند **بیت**

نظام حال زمانه قوام کار جهان — تمام گشت به اقبال شهریار زمان

از بقیه عیال و نسل سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین هر کس هر جا بود تفقد احوال نموده وظایف و ادرارات مقرر گردانید و امرا را مناسب احوال هر کدام اقطاع مرحمت کرده اکثر را رخصت نشستن داد و زرهائے که خسرو خان در حالت اضطرار بمردم ایثار کرده بود باز یافت نموده داخل خزانه ساخت و هر کس در ایصال اینقسم زر تهاون نمودی در شدت تعذیب افتادی و آنچه خسرو خان به لشکریان داده بود یکساله در مواجب ایشان وضع نموده باقی را در دفتر فاضلات بنام الجماعه نوشتند و در سنوات مستقبله بتدریج در علوفه انها حساب کرده در مواجب مردم که از زمان سلطان قطب الدین تفاوت راه یافته بود در هیولا بمقتضائے عدل و انصاف در داغ اسپ و قسمت جاگیر سو بت پدید آمد

(۱) سنه ۷۲۱ تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۱۲۹ سنه ۷۲۰ تاریخ فیروزشاهی ضیاء الدین برنی صفحه ۴۲۵۔

ونام تمرد وبغی از مملکت بر افتاد وراه آمد مغل نوعی مسدود گشت که در عهد سلطان اصلا
مغول درهندوستان رو نکرده وبساختن عمارات رغبت بسیار داشت قلعه تغلق آباد
در نزدیکی دهلی به استحکام تمام بنا کرد خیلے نیکذات وفرشته صفات بود بیشتر اوقات بعبادت
صرف نمودی دگرد مسکرات نگشتی ودر منع ابواب ممنوعه مبالغه کردی بر فاهیت رعایا
وبرایا وآبادی بلاد وامصار وامنیت مسالک ومشارع وآمد وشد تاجر ومسافر وارزانی
نرخ غله وضبط حاصلات از قرار حق ونفس الامر وتادیب مفسدان ومتمردان وتخریب
دزدان ورهزنان مساعی جمیله بکار بردی بعد از چند گاه سلطان به لکهنوتی عرف بنگاله رفت
دران ولایت ناصر الدین ولد سلطان غیاث الدین بلبن پدر سلطان معز الدین کیقباد حکومت
داشت چنانچه بتحریر آمده سلطان حقوق نمک آن خاندان بجا آورده از روے قدر دانی
آن ولایت را بدستور سابق بر ناصر الدین مسلم داشت وازانجا معاودت نموده بجانب
سنارگام نهضت فرمود بهادر شاه حاکم انجا از بسیاری فیل وحشم دم استقلال میزد
سلطان بعد محاربه سخت فتح وظفر نموده بهادر شاه را دستگیر کرده وازانجا به ترهت رفته مظفر
گشت وقلعه ترهت که بغایت متین بود به تسخیر در آورد **نظم**

هرآنکس که دارد درانجا نشست — بروکس نیاید بتند بیر دست
زسوے زمین ایمن است از خلل — مگر ز آسمان تیغ بارد اجل

القصه سلطان بفتح وفیروزی ازان سمت مراجعت به دار الملک دهلی نمود شاهزاده الغ خان
عرف فخر الدین جونا که در تختگاه مانده بود در سه کروهے تغلق آباد قصری بعمارت مطبوع
برائے ضیافت سلطان احداث نموده لوازم ضیافت مهیا کرد سلطان بعد رسیدن دران
قصر فرود آمده مجلس آراست وداد عیش وعشرت داده وازگوناگون طعام ورنگارنگ
نعمت مایده کشید وچون از تناول الفراغ حاصل کرد مردم دانستند که سلطان بسرعت
ازینجا سوار خواهد شد همگنان دست شسته بر آمدند وسلطان دران قصر دست می شست
که بارادت الهی آن قصر مانند خیمه حباب از صدمه باد درهم شکست یا فیل مست شراب
ازپا در افتاد سلطان باپنجکس دیگر دست ازجان شسته زیر خاک وخشت بخفت و
در بعضی تواریخ نوشته که الغ خان عمارت آن قصر را که ضرور نبود عمداً چنین ساخته بود
که زود بیفتد وکار سلطان باتمام رسد وصدر جهان گجراتی در تاریخ خودی نویسد که الغ خان

آن عمارت را از طلسم بپا داشت چون طلسم را بعد آمدن سلطان بشکست آن عمارت از پا
درافتاد و حاجی محمد قندهاری نوشته که در وقت دست شستن سلطان ناگاه برق جانکاه
از آسمان افتاد و آن قصر فرو نشست و بعضے نگاشته اند که سلطان فیلان کوه شکوه
از بنگاله آورده بود برائے نمودن به شاهزاده الغ خان حکم کرده بود که ان فیلان را بدوانند
چون عمارت قصر تازه بود از صدمه فیلے از پا درافتاد و بعضے مینویسند که دران وقت
زلزله عظیم آمد و آن قصر درافتاد شیخ رکن الدین ملتانی برائے ملاقات سلطان دران
قصر رفته بود برمزو ایما بجهت زود برخاستن میگفت اما سلطان تفهم نکرد چون شیخ
برخاست قصر بر نشست و انچه بتحقیق پیوسته آنست که چون سلطان از قدوة الاصفیا
شیخ نظام الدین اولیا رنجیدگی داشت بعد نزول دران منزل به شیخ پیغام کرده بود که هرگاه
من داخل دهلی شوم شیخ ازان شهر بدر رود حضرت شیخ فرمودند که هنوز دهلی دور است
و این سخن در میان اهل هند مشهور است که گفته اند **مصرعه**

که مقبول را رد نباشد سخن

درهمین سال شیخ نظام الدین اولیا و امیر خسرو دهلوی از تنگنائے جسمانی بعالم جاودانی
شتافتند مدت سلطنت سلطان چهار سال و دو ماه *

سلطان محمد شاه الغ خان عرف فخر الدین جونا بن سلطان غیاث الدین تغلق شاه

بعد رحلت پدر والاقدر در ۷۲۵ھ بر سریر فرمان روائی تمکن گزیده کوس شادی بلند آوازه گشت
و طنطنه مبارکبادی از خاص و عام برخاست بازار و کوچه آراستند و شهر را بزیب و زینت
پیراستند و داد سرور و شادمانی در دادند و زرها به انعام و به بخشش ایثار کردند **بیت**

مجلسے چون چمن بهار سرشت رشک فرمائے بوستان بهشت

سلطان از عجایب مخلوقات و جامع اضداد بود گاه خواستی که چون سلطان سکندر رومی
اقالیم سبعه مسخر سازد و گاه همت برگماشتی که مانند حضرت سلیمان جن و انس در دایره
اطاعت او درآیند و گاه ارزوے ان کردی که سلطنت را با نبوت جمع کرده احکام شرعیه
و ملکیه از خود نفاذ گرداند و گاه در نماز و روزه و ترویج احکام شریعت محمدی صلعم قیام

نمودی و در اجتناب مناهی و مسکرات و سایر امور انچه اسم معصیت بران اطلاق
دارد کوشش بجا آوردی و در علم تاریخ و حکمت و معقولات و نظم و انشا و غیر ذلک مهارت
تمام داشتی و در تسخیر و ضبط ممالک سعی بلیغ بکار بردی چنانچه ولایت گجرات و مالوه و
دیوگر و کنپله و دهور سمندر و ترهت و لکهنوتی و سنارگام در اندک مدت تسخیر درآورد
و انضباط حکم خویش نوعی داشت که احدی را مجال تخلف نبود و در داد و دهش و
بخشش و بخشایش عالی همت بود در طرفة العین تمام خزانه را خواستی که بیک کس انعام
نماید بخشش تمام عمر حاتم که بسخاوت مشهور است کمترین عطاے یکروزه او بود در وقت
بذل و عطا و هنگام جود و سخا غنی و فقیر و صغیر و کبیر پیر و جوان قوی و ناتوان مقیم و مسافر مسلم
و کافر یگانه و بیگانه برابر بود و تاتار خان حاکم سنارگام را بهرام خان خطاب داده دریکروز
صد فیل و هزار اسپ و یک کرور تنکه زر سرخ بخشید و ملک سنجر بدخشی را هشتاد لک
تنکه و ملک الملوک عماد الدین را هفتاد لک تنکه و ملک عز الدین را چهل لک تنکه بخشیده
و ملک غزنوی را هر سال یک کرور تنکه میداد روزے بهادر شاه سنارگامی را بطرفی رخصت
میکرد حکم کرد که انچه در خزانه موجود است همه را باو بدهند همچنان کردند و در خزانه چیزے
نگذاشتند روزے مولاناے جلال الدین حسام قصیده در مدح سلطان اورد چون
مطلع ان را خواند چندین هزار بدره انعام داد و فرمود که زیاده ازین مخوان که من از عهده
صله ان نمیتوانم بر امد القصه چنانچه در سخاوت بے نظیر بود همچنان در ظلم و ستم ثانی
نداشت سر امد ظالمان دهر و سر حلقه ستمگاران عصر مخترع قوانین جور و ستم مبدع
ائین بیداد و ظلم بادی مبادی بیدادی و بانی مبانی جور رانی بود کدام ظلم است که در
کارخانه بد خوئی خود مهیا نداشت و کدام ستم که در کارخانه جفا جوئے او موجود نبود
کف سرمایه دار چون دست چنار تهی میگردید تن پیرایه شیخ چون سر دیوار عریان
می ماند و دوکان بزاز مانند خانه بخیل تخته بندی بود و تنور خباز بسان دیگدان مفلس
سرد میشد سوزن خیاط چون پاے رشته براورده حرکت نداشت و کمان نداف
بمثل گلو بسته آواز نمیداد حداد از جور اهنین دلان سر بر سندان میکوفت و قناد از
جفاے آتش زبانان زهراب می خورد گازر در مرگ عافیت جامه می درید و رنگریز
بر فوت جمعیت جامه سیاه می پوشید حمال از گرانی بار ظلم پشت به دیوار نهاد و بقال از

نایابی میزان عدل سنگ بر سینه می زد **بیت**

زظلمش هیچکس سالم نجسته　　　کدامین سینه کان ظالم نخسته

قتل مردم و هدم بنیان انسان مجبول و مفطور او بود هرگاه عواصف قهر و نائره غضب قیامت انگیز او زبانه بیز و غبار از ریختن خون و سوختن قصر وجود آدمیان انطفائی پذیرفت و دستے که سموم شوم غیظ و صرصر سیاست او می وزید جهان را از وجود انسان خالی می ساخت و هنگامے که در خاص و عام می نشست و تعذیب و تادیب مردم از بریدن دست و پا و بینی و گوش و میل کشیدن در چشم و کوفتن استخوانهائے اعضا بمیخ کوب و سنگ و سوختن اندام زندگان بآتش و زدن سلم آهنی بر دست و پا و سینه و کشیدن پوست و دو پاره ساختن ادمی و در ته فیل انداختن و بردار کشیدن و سایر اوامر جور و جفا را کار فرمودے و عرصه خاص و عام را بخون مردم رنگین نمودی و مردم هر طایفه از صوفی و قلندر و لشکری و نویسنده و عمال و رعیت و تاجر را باندک تقصیر و کمتر لغزش سیاست عظیم کردی و شیخزاده جام را که کلمه از ظلم او بر زبان آورده بود بناحق کشت و همچنان بسیاری مردم را به ستمگاری بے صدور تقصیرات بقتل رسانید **بیت**

نه بینی کس کز و زخمے نخورده　　　ز صد کس بر یکے رحمی نکرده

میخواست که ضوابط سلاطین پیشین منسوخ ساخته احکام مجدده اختراع نماید و نصیحت هر روز ضابطه تازه و حکمی جدید اصدار می فرمود چون احکام او خلاف قرار داد اسلاف و از جاده عقل و دانش دور بود موجب تنفر عام می شد و عمال در اجرائے آن عاجز می شدند و بانواع عقوبت ماخوذ میگشتند و اگر بنفاذ میرسانیدند عامه خلایق متاصل می شدند و خلل عظیم در کار مملکت راه می یافت و ضوابط چند مقرر ساخت از انجمله یکے انکه خراج تمام ولایت میان دوآب یکے به ده قرار داده و این امر باعث استیصال رعایا گردید و کار زراعت معطل ماند و امور بادشاهی تنزل یافت **نظم**

خرابی زبیداد بیند جهان　　　چو بستان خورم زباد خزان

بد ظلم جائے که گردد دراز　　　نه بینی لب مردم از خنده باز

دیگر با وزرائے خود مشورت کرد که دار الخلافت در وسط الارض ممالک محروسه بوده باشد بعضے گذارش نمودند که چون بکرما جیت که این همه ممالک در تصرف داشت

شهر اوجین را وسط جمیع ولایات خویش دانسته تختگاه نموده بود بهتر آنست که شهر اوجین دار السلطنت
گردد و بعضے گفتند که دیوگیر دار الخلافت باید کرد چون هوائے دکن بر مزاج سلطان موافقت
کرده بود دیوگیر را که در زمان راجه بهوج دهار انگری گفتندی دولت اباد نام نهاده تختگاه
خود مقرر گردانید و از دهلی تا دولت آباد سرائے ها در باطها احداث کرده غله خام برائے
مسافران منود و طعام پخته بجهت مسلمین از سرکار مقرر ساخت و دو رویه رسته درختان در
راه نشاندند تا مترددین بارفاهیت قطع مسافت کنند و فرمود که باشندگان دهلی که در معموری
و کثرت آبادی و وفور رونق رشک افزائی دمشق و بغداد بود جلا وطن شده با اهل و
عیال بدولت اباد انتقال نمایند چنانچه مصر دهلی ویران کرده سکنه آن را و متوطنان اطراف
و قصبات دیگر در دولت آباد دکن برده خرچ راه از خزانه سرکار داد و مبلغ کلی بانیکار صرف
شد اکثر مردم که روانه شده بودند بدولت آباد نتوانست رسید و کسانیکه رسیدند
نتوانستند استقامت ورزید ازین تغیر و تبدل تفرقه تمام بحال بندهای خدا راه یافت **بیت**

سوخته دل سوختگان زد کباب　　　کلبه محنت زدگان زد خراب

دیگر خامکاری او آنکه بفرمود تا مس ساده مانند طلا و نقره در دار الضرب سکه زنند و فلوس
مس را بدستور تنکه زر و نقره رواج دهند و در خرید و فروخت معمول دارند تا جران
ممالک مس را به دار الضرب می آوردند و مبلغ ها مسکوک میگردانیدند و امتعه و اسلحه میخریدند
و باطراف میفرستادند و بسکه زر و نقره انجا میفروختند و متمتع و بهره ور میشدند و زرگران
هر کس در خانه خود سکه میزدند و در بازار آورده می فروختند و بعد از چند گاه چنین شد که
این حکم غیر معمول را و اماکن و در دست رواج نماند و مردم آن امکنه سکه مس را بعوض مس
ساده میگرفتند **نظم**

نه هر که آینه سازد سکندری داند　　　نه هر که چهره برافروخت دلبری داند
نه هر که طرف کله کج نهاد و تند نشست　　　کلاه داری و آئین سروری داند

دیگر اندیشه باطل او این بود که خراسان و عراق و ترکستان و خوارزم بلکه سایر ولایات
ربع مسکون تسخیر نماید باین تقریب سه لک و هفتاد هزار سوار نوکر کرد در سال اول موجب
سپاه بوصول رسید در سال دویم چون علوفه لشکر دادن نگردد فرصت آن نشد که آن مردم را
کار فرماید تا به تسخیر ولایات چه رسد **بیت**

چو دخلت نیست خرج آہستہ ترکن   بدخل و خرج خود دایم نظر کن

دیگر ارادہ فاسدہ او آن بود کہ کوہ ہمانچل را تا دیار چین ضبط نماید درینصورت امرائے نامدار و خوانین بلند اقتدار نامزد کرد کہ ان جماعۃ درون کوہ رفتہ سعی موفورہ بکار بردند و بدفعات کارزار و پیکار نمودند بسبب صعوبت کوہسار دشوار گذار و تنگی گریوہ و استواری جاد دشواری مداخل و مخارج و کثرت سپاہ ان ممالک کاری از پیش نرفت کوہیان غالب آمدہ بسیاری از لشکریان سلطان را کشتہ و خستہ نمودند قلیلے کہ سلامت ماندند رجعت نمودہ اظہار سلطان بسیاست رسانید بیت

بادشاہے کہ طرح ظلم فگند   پائے دیوار ملک خویش بکند

چون از سلطان چنین امور نا ملایم و احکام غیر معقول بصدور پیوست در کار ممالک اختلال راہ یافت و ہر طرف فتنہ بیدار گشت و کار بجائے رسید کہ اکثر ولایات مضبوط از قبضہ تصرف بدر رفتہ بلکہ در دہلی کہ تختگاہ بود تمرد و عصیان شایع گردید و آمدن خراج و باج از اطراف ممالک منقطع گشت در ملتان ملک بہرام ابنہ کہ برادر خواندہ سلطان تغلق شاہ بود بغی ورزید سلطان باستماع این خبر از دولت آباد عرف دیوگیر بملتان آمد ملک بہرام صفوف آراستہ آمادہ پیکار گردید و باندک جنگ دستگیر گشتہ بقتل رسید سلطان خواست کہ اہل ملتان را قتل عام نماید بہ شفاعت شیخ الاسلام شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ نجات دادہ بہ دہلی مراجعت نمود درہمین ایام ولایت میان دوآب از شدت و کثرت طلب خراج غیر معمول خراب شد اکثر رعایا خرمن ہا را آتش دادہ و مواشی و امتعہ خلاصہ گرفتہ بدر رفت سلطان فرمان داد کہ ہر کرا یابند بکشند و آن ولایت را بہ تاراج برند عمال خلق را ہمی کشتند و غارت مینمودند بعد ازان سلطان برسم شکار در برن رفتہ تمام نواحی را تاراج و متوطنان را علف تیغ بیدریغ نمود و سرہائے مردم را بر کنگرہ ہائے قلعہ براویخت از آنجا بطرف قنوج رفتہ وان دیار را تا ولایت مو ہمہ[1] تاراج کردہ عالم عالم مردم بقتل در آورد و بہ ترہت رسیدہ آن ولایت را نیز خراب کردہ بسمت دہلی معاودت نمود تمام قصبات و دیہات کہ بر سر راہ بود بسبب ظلم عمال و قحط سال خراب و بدحال دید و پیادگانی کہ در راہ برائے داچوکی بودند ہمہ برخاستہ و آثار آبادانی برطرف شدہ بنظر در آمد چون بدہلی رسید خراب تر و ساکنان

[1] دلمو۔ تاریخ فیروز شاہی مصنفہ ضیاء برنی صفحہ ۴۸۰

ان مصر ویران تر ظاہر گشت **بیت**

ان مصر و مملکت کہ تو دیدی خراب شد　　　وان نیل مکرمت کہ شنیدی سراب شد

درینصورت سلطان اندکی نادم گشتہ با بادانی رعیت وافزونی زراعت توجہ بر گماشت
ورعایا را از خزانہ سرکار مال میداد و بکار زراعت تاکید میکرد و بنابر امساک باران
مزروعات نمی شد اکثر رعایا کہ زر از سرکار گرفتند و زراعت نکردند بقتل رسید بسبب
امساک باران قحط عظیم روداد گندم قیمت ادم پیدا کرد برنج ہمسنگ طلا گردید غلہ کباب
چہ بلکہ نایاب شد و آدم آدم را میخورد و تہی دستان از گرسنگی ہلاک گشتند و قالب تہی کردند و
مفلسان از فقر و فاقہ تنگ آمدہ جان بحق تسلیم کردند **نظم**

ہر کرا دیدار نان بودی ہوس　　　قرص خور بر آسمان دیدی و بس

گشت زان تنگی جہان را تنگ دل　　　گرسنہ نالان و حیران سنگ دل

درچنین وقت سلطان بے رحم و اہن دل دروازہای شہر بند کرد تا ہیچکس از شہریان بدر
نرود و بدین تقریب اکثر عامہ خلایق ہلاک شدند و مواشی مردم نیز از عدم علف و غلہ
تلف گردید بعد تخریب شہر و تہلیک شہریان حکم کرد کہ دروازہا واکنند تا مردمی کہ برجز
و کرہ نگاہداشتہ شد ہر جا کہ خواہند بروند و اکثر مردم با توابع و لواحق بجانب بنگالہ و اندیا
کہ در انطرف غلہ ارزان شنیدہ بودند بدر رفتند و حکایت ستمگاری و مردم آزاری
سلطان بولایت دور و نزدیک بردند **نظم**

ستم بر ضعیفان مسکین مکن　　　کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن

غم زیر دستان بخور زینہار　　　بترس از زبر دستی روزگار

نماند ستمگار بد روزگار　　　بماند برو لعنت کردگار

چون در خاطر سلطان یقین شدہ بود کہ بدون اجازت خلیفہ عباس سلطنت روا نیست
وارتکاب ان حرام است در مقام تبع خلفائے عباس سے بود و بارہا عرضداشت
بخدمت خلیفہ مصر کہ از ال عباس بود متضمن بیعت و اطاعت خود ارسال نمود و
بجائے نام خود در سکہ نام خلیفہ نویسانیدہ در ۷۴۴ھ از خلیفہ منشور حکومت و نوازش
و خلعت برائے سلطان آمد و سلطان با جمیع امرائے و اعیان و مشائخ بہ استقبال رفت
و پیادہ شدہ منشور بہ سر نہادہ بر پائے حاجی صرصری کہ ان منشور آوردہ بود بوسہ ہا

واد و نهایت تواضع بجا آورده در جلو پیاده روان شد و در شهر قبه‌ها بستند و لوازم شادی و شادمانی بظهور آوردند و بر منشور زرها نثار کردند بمحتاجان و مسکینان و مستغرقان و تهیدستان دادند و خطبه بنام خلیفه خواندند و فرمودند که در طراز جامهای زربفت و شرفات عمارات نام خلیفه فرستند بعد دو سال دیگر باز منشور نیابت و خلعت خاص و لوای حضرت امیر المؤمنین برای سلطان آمد پیاده به استقبال رفته منشور بر سر و لوای بر گردن نهاده در شهر آمده و ایما مصحف و مشارق حدیث و منشور خلیفه در پیش نهاده هر حکم که صادر میکرد بخلیفه منسوب می‌ساخت و میگفت که حضرت امیر المؤمنین چنین حکم کرده اند مال فراوان و جواهر گران بها و دیگر اشیا بطریق پیشکش بخدمت خلیفه براتب ارسال داشت مرتبه سوم نیز منشور رسید سلطان مراتب تعظیم و تکریم بجا آورد و چون مخدوم زاده بغداد بطریق سیر هندوستان آمد سلطان تا قصبه پالم پنجگروهی دهلی استقبال کرده در شهر آورد و لک تنکه و یک پرگنه و کوشک سیری و حوضها و باغها بر انعام مقرر کرد و هر گاه مخدوم زاده آمدی سلطان از تخت فرود آمده و چند قدم پیش رفته مخدوم زاده را پهلوی خود بر تخت جا دادی القصه بعد از آنکه منشور خلیفه عباسی حاصل کرد و سلطنت به استقلال داشته مجدداً در امور خلافت تقید ورزید در ولایت گجرات و دیوگیر و بهرونج[۱] و سرنال و دیگر ممالک از سرحدها فتنه و فساد عظیم برخاست سلطان در گجرات رفته قریب دو سال دران دیار تردد و تلاش کرده تسکین فتن نمود روزی از وزرا و ندما پرسید که در تواریخ چگونه نوشته اند اگر چنین فتنه‌ها رو دهد پادشاه را چه باید کرد التماس کردند که تدارک این چنین شورش آنست که پسر یا برادر که قابل بوده باشد بجای خود نصب کرده ترک سلطنت باید کرد و الا از عملی که باعث تنفر جهانیان است احتراز باید نمود سلطان فرمود که پسر و برادر ندارم که بسلطنت بردارم و ترک سیاست نمیتوانم کرد بالجمله بعد تسکین فتنه گجرات بطرف تهته رو نهاد و بعد رسیدن بچهار کروهی تهته از افراط مرض و غلبه زار ودیعت حیات سپرد و خلایق از ظلم او نجات یافت بیت

مژده مردکان عهد و جانها — بکند قهر خدا اشش دندانها

مدت سلطنت بیست و شش سال +

(۱) سردنج +

سلطان فیروزشاه باربک

چون سلطان محمدشاه رحلت نمود پسر و اولاد و برادرش وارث نبود که بر تخت جهانبانی جلوس نماید ارکان دولت و اعیان سلطنت به اتفاق یکدیگر ملک فیروز باربک را که برادر زاده سلطان غیاث الدین تغلق شاه بود و پدرش رجب سالار ترک تعلقات نموده رتبه ولایت داشت چنانچه در هندوستان تا حال مشهور است و اکثر خلائق از معتقدان او هستند در عمر پنجاه سالگی سنه ۷۵۲ه بر کنار دریای سند بر سریر فرمانروائی جلوس داده سلطان فیروزشاه خطاب کرده سکه و خطبه رائج نمودند مثنوی

مخالف شکن شاه فیروز بخت ‏ ‏ ‏ به فیروز فالی در آمد به تخت

نشاط نو انگیخت بر روزگار ‏ ‏ ‏ ز فیروزی دولت کامگار

سلطان بمخالفان آن نواحی صلح کرده از انجا روانه سمت دهلی گردید در اثنای راه بعرض رسید که احمد ایاز عرف خواجه جهان که از مقربان سلطان محمدشاه بود از استماع رحلت سلطان در دهلی بر تخت خلافت جلوس نموده سلطان غیاث الدین محمود خطاب خود کرده سلطان احتمال بر حماقت او کرده فرمان عفو تقصیرات بنام او صادر کرد او اولا از اطاعت انحراف ورزیده آخر الامر زیرا که امرای آن نواحی با و اتفاق نکردند ندامت کشیده خود را لایق بار خلافت ندانسته عرضداشت متضمن عجز و نیاز ارسال نمود چه طعمه شیران بیشه گنجشکان کنج خانه را نباید و راتبه فیلان برای پشه ضعیفت همت بجز رنج نزد چون سلطان در نواحی هانسی رسید احمد ایاز معه توابع خود سر برهنه کرده و دستار در گردن انداخته ملازمت کرد سلطان از روی التفات قلم عفو بر جراید جرایم او کشید و بجاگیر لایق سرافراز و سربلند گردانید بیت

یعنی کسانیکه ره برده اند ‏ ‏ ‏ بدی دیده و نیکوی کرده اند

از انجا بفرخی و فیروزی در دار الملک رسیده نوید عدل و انصاف بجهانیان در داد امرا را از خطاب لایقه و جاگیر مناسب سربلند ساخت و بشیخ صدر الدین از اولاد شیخ بهاء الدین ذکریا قدس الله سره خطاب شیخ الاسلامی داده به تقرب خویش جا داد و هم درین اثنا منشور ابو الفتح خلیفه مصر در رسید سلطان خوشوقتی زیاده از حد نموده باعث افتخار دانسته

بامور جہانبانی قیام ورزید وبر عایا وبرایا مژدہ رفاہیت داد سہر ندازسامانہ جدا کردہ تادہ کروہے داخل آن نمودہ پرگنہ جداگانہ مقرر ساخت وبرلب دریائے ستلج وبیاہ کہ یک جا میرود فیروز پور آباد گردانیدہ پرگنہ علحدہ کرد ودر نواحی ہانسی قلعہ احداث کردہ بحصار فیروزہ موسوم کرد ونہرے از دریائے جمنا حوالی سرمور براوردہ بان حصار رسانید ہمچنین چند نہر از دریائے مذکورہ ودیگر دریاہا براوردہ تاموجب نفع خلایق بودہ باشد چون نہر سلیمہ را آوردند سلطان بجہت دیدن آن سواری فرمود پنجاہ ہزار بیلدار بکندیدن اشتغال داشت ازمیان یک پشتہ استخوان فیل اگرچہ فرسودہ بود امابغایت سطبر وہشت درعہ طول و استخوان دست ادمی سہ درعہ برامد بتحقیق پیوست کہ درجنگ پاندوان وکوروان این آدم وفیل کشتہ شدہ بودند تااین زمانہا استخوانہا افتادہ است بالجملہ چون سلطان قصد ملک گیری داشت اکثر ممالک بزور شمشیر گرفت وبجانب نگرکوت لوائے عزیمت برافراشت مسالک مہالک وکوہسار دشوار گذار طے کردہ پایان قلعہ کانگرہ نزول کردہ مرکز وار گردہ گرفت راجہ آنجا متحصن بودہ جنگ تیر وتفنگ درمیان آوردہ چون محاصرہ بامتداد کشید وکارے از پیش نرفت صلح درمیان آمد راجہ انجا بملازمت رسید پیشکش گذرانیدہ سلطان اورا نوازش فرمود ونگرکوت را محمد آباد موسوم گردانید بے شایبہ تکلف کانگرہ مکانی است خوش آب وہوا وسرزمینی است نشاط بخش دلہا تمام کوہ وصحرا مالامال ازگونہ گونہ گلہائے معطر اورنگارنگ میوہ حلاوت امادگلشتی است بہجت افزا وقطعہ بہشت است عشرت پیرا

نظم

چشم بد از زمین کانگرہ دور | کہ دمد ز وگیاہ عیش وسرور

سرزمینی کہ خلد از دست نشان | روح قدسی کند درو جولان

صد ہزاران گل شگفتہ درو | فرح بیدار فتنہ خفتہ درو

ہر گلے گونہ گونہ از رنگے | بوئے ہر گل رسیدہ فرسنگے

ابہائے روان بسان گلاب | زیر سنگش بلطفت در خوش آب

چون طرب گاہ عرصہ جنت | خالی از رنج عضہ ومحنت

خاک صحرائے آن خجستہ مکان | شدہ برفرق خلق مشک افشان

سروقدان حصار متین | رشک افزای حسن حورالعین

حوریان از پے نظاره آن　　تشنه رخصت آمد از رضوان

در پایان قلعه بهون مکانی است پرستشگاه اهل هند در سالے دو مرتبه یکے در ایام نوروزی در اوایل یا اواسط اسفندار دویم بعد انقضائے ایام برسات و آخر شهر یور یا اوایل ماه مهر که هر دو ایام بهار اعتدال لیل و نهار مسرت بخش اهل روزگار تواند بود درویشان اهل ریاضت و مرتاضان ارباب افاضت و طبقات خلایق و طواف انام مؤنث و مذکر صغیر و کبیر از اطراف ممالک راه یکساله طے کرده بقصد زیارت می آیند و قطع نظر از هنود که بت پرستی آئین دین انهاست گروها گروه مسلمین مسافت بعید طے کرده نذورات می آرند بحکمت ایزدی مرادات مردم بحصول می انجامد طرفه تر آنکه بعضے گنگ مادرزاد و نوک زبان خود بریده پایان دیوار معبد شبانگاه بر زمین میخوابند و بقدرت الٰہی روز دیگر زبان انها درست می شود و گویائے بهم میرسانند و بعضے سر خود بدست خود قطع میکنند و باز درست می گردد القصه در ایام مذکوره مجمعی عظیم اجتماع پذیرفته چند گروهے و فرسنگ انبوہے از خلایق و از دحام طبقات انام بیرون از حد قیاس میگردد و پرستش گری و نذرات گذاری بکار می برند و از نقد و جنس دران مکان بطریق نذر میرسد و بحدی انبارها و تودها میگردد که حساب دانان روزگار و گنجینه داران کارگذار در حساب و شمار نمیتوانند اورد چند روز تماشائے بے بدل و هنگامه بے نظیر واسطه افراط نشاط و انبساط و موجب ظهور و فور سرور نظارگیان می شود و نوعی تماشا برروے کار می آید که افلاک را از نظاره ان حسرت می افزاید و کواکب از دیدن آن انجمن شادکامی و کامرانی می آرایند **نظم**

همه طرف جشن و همه سو سرور　　بهر گوشه صحبت بهر جا حضور
سرائے جهان انوائی سرود　　فرستاده هردم بشادی درود
یمین و یسار و فراز و نشیب　　نباشد همه جا جز آئین و زیب
جهانی بشادی برآراسته　　در و بوم پر زیور و خواسته
چه در کوچها و چه بازارها　　بزیور برآمود دیوارها
بآئین به بندد سپے چارطاق　　که هر یک بود رشک نیلی رواق

دران وقت که سلطان براجه انجا صلح نموده قصد مراجعت داشت بعرض رسانیدند که وقتے که سلطان سکندر رومی درین مکان رسید صورت نوشابه را درینجا درست کرده

گذاشته بودند که تا حال معبد اهل هند است واین راهوانی نامند سلطان این مقدمه را از علمائے براہمہ استفسار نمود گذارش گویندگان وپرستیدن صورت نوشابه خلاف ظاهر گشت وازکتب براهمه که ابتدائے تصنیف ان معلوم نیست تحقیق پیوست که انمکان از اغاز آفرینش معبود طوائف هنود است پرستش تمثال نوشابه باهل هند که در صحف قدیم انها بقلم درنیامده چه نسبت دارد سلطان بعد سیر کانگره نگرکوت بمکان جوالاکهی وازدگروہے کانگره رسیده مکانے دید از عجایبات روزگار وبدایع قدرت آفریدگار حجره از سنگ تعمیر یافته از دیوارهائے آن شب وروز نوایر آتش زبانه میزنند سوائے حجره از یک دو جائے دیگر نیز از زمین شعله پدیدار است دیده عقل از تماشائے آن حیران ومدرکه خرد در ادراک کماهی آن سرگردان بعضے اهل تعصب گذارش نمودند که درین مکان کان گوگرد است که از اثر حرارت ان نوایر برمیخیزد سلطان فرمود تا زمین را شگافتند بوے از گوگرد نیافتند وهرچند اب پاشیدند اصلا انطفائے آن آتش ندیدند سلطان از مشاهده ان حیران مانده فرمود که اگر کان گوگرد بودی اثر آن ظاهر شدی وبوئے ان بدماغها در دماغ عالمیان برسیدی همانا که از آثار قدرت قادر مطلق است که از آغاز آفرینش جهان این آتش افروخته می گردد قدرت هائے الٰهی کجا در احاطه فهم وادراک عالمیان میتواند در آمد

مثنوی

نه آگاهی از و کام وزبان را | نه همراهی بد و نطق وبیان را
ز درکش گوشش جان را باد در مشت | ز حرفش دست دل را کو نه انگشت
لباس فهم بر بالائے او تنگ | سمند عقل در صحرائے او لنگ
زگفتن برتر است وازشنیدن | زبان زین گفتگو باید بریدن

دران مکان بسیاری از کتب براهمه سلف یافتند سلطان علمائے ان طایفه بحضور خویش طلبداشته مضامین آن راشنیده محظوظ گردید وفرمود که بعضے ازان کتب را ترجمه فارسی کنند تا مضمون بواقعی فهمیده شود چنانچه مولانائے اعزالدین خالد خانی کتابے در حکمت طبعی از ترجمه کتب قدیم درسلک نظم آورد وکتاب فیروزشاهی موسوم گردانید وسلطان انرا بغایت پسند نموده در صله آن بسیاری نقود از طلا ونقره وجامه وجاگیر مرحمت کرد ومضمون ان کتاب اکثر اوقات مذکور محفل قدسی می شد القصه سلطان بعد فتح نگرکوت بجانب

تهته نهضت نمود جام حاکم انجا بقوت کثرت اب و پناه دریاے سند مدتے محاربه نمود و کار از پیش نرفت بالضرور سلطان این مهم ملتوی گذاشته بگجرات رفت و ایام برسات دران دیار گذرانیده باز بطرف تهته رفت جام بعد محاربه بسیار تاب نیاورده امان خواسته ملازمت نموده پیشکش هر ساله قبول کرد سلطان بعد تنظیم و تنسیق مهمات ان دیار مراجعت به دهلی نمود و به انتظام مهام جهانبانی اشتغال ورزید بمقتضاے نیک ذاتی و حسن اخلاق فطری خلافت بعدالت کرده ضوابط عدل و احسان و قواعد امن و امان در میان جهانیان گذاشت از جمله ضوابط او انکه خراج ممالک موافق حاصلات و بقدر قوت رعایا طلب کردی اضافه و توفیر معاف داشتی و سخن کسے در حق رعایا گوش نکردی و در انچه آبادی و معموری رعیت بودی و آسیب بکسی نرسیدی بعمل آوردی نظم

شنیدم از بزرگان سخن سنج   که سلطان را رعیت بهتر از گنج

کزان خرج ارشود آخر سر اید   وزین هر لحظه دخل نو در اید

و از اخذ محصول مثل گل فروشے و نیل گری و ماهی فروشی و نداقی و ریسمان فروشی و نخود بریان گری و دکانانه و قمارخانه و دادبیگی و کوتوالی و قصابانه و طوحانه و لنکاخانه و دهریچه و تولد پسر و حلوا و نیشکر و روغن گران و پزاده خشت و شیر و حنرات و کاه چراسکے و تراز و کشی و فروعی و شکرانه و جرمانه و سازندها که روز شادی بخانه مردم میروند و خرید و فروخت زمین و ظروف سفالے و کوله استخوان هندوان که بگنگ می برند و غیر ذلک که باعث ازار عامه برایاست اجتناب داشت بیت

دل دوستان جمع بهتر ز گنج   خزینه تهی به که مردم برنج

و بجهت اشتغال حکومت ولایات عمال متدین به امانت و خداترس و کارگذار تعین کردی و به هیچ بدنفسے و شریرے را خدمت نفرمودی و از انجا که الناس علی دین ملوکهم گفته اند حکام بپیروے احکام سلطان فرخنده فرجام نموده قواعد عدالت و انصاف معمول داشتندے و احدی را مجال نبود که مرتکب ظلم تواند بود نظم

خداترس را بر رعیت گمار   که معمار ملک است و پرهیزگار

خدا را بران بنده بخشایش است   که خلق از وجودش در آسایش است

مراعات دهقان کن از بهر خویش   که مزدور خوش دل کند کار بیش

رعیت چو بیخ است سلطان درخت　　　درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

سیاست را مطلق ترک داد و هیچ مسلمانی را آزار نداد و از کثرت انعامات و ادرارات تالیف قلوب عامیان نموده محتاج سیاست نشده از برکات عدالتش راه ظلم و تعدی بسته گشت و هیچ آفریده در عهد سلطنت او ازار نیافت **بیت**

لطفش بکرم چاره بیچاره نکند　　　عدلش ستم از زمانه اواره کند

فرزندان و وارثان کسانے را که سلطان محمد شاه الف خان مرحوم بناحق کشته و قطع اعضا نموده بود بانعام و وظیفه خوشنود کرده خط ابراے ذمه سلطان مرحوم از انجمله گرفته بمهر اکابر و اشراف رسانیده در مقبره سلطان گذاشت تا در قیامت واسطه عدم مواخذه ازان عصیان گردد بمقتضاے نیکذاتی و نیک نیتی رفتن عورات مسلمه و هنود بر مزارات و بتخانه منع کرد و اساس فسق و فجور و شراب و بنگ و دیگر مناهی منهدم گردانید و به نیت خیر اقسام عمارات از مساجد و مقابر و مدارس و خوانق و دار الشفا و رباط و کوشک و حوض و پل و باغات و منار و چاه و حمام و غیر ذلک انقدر که سلاطین پیشین نکرده بودند تعمیر نمود و در بعضے تواریخ نوشته اند که فیروز آباد وغیره سی شهر و چهل جامع مسجد پخته دسی مدرسه و لبست خانقاه و دولبست رباط و صد نهر و صد کوشک و صد و پنجاه چاه و ده حمام و پنج دار الشفا و صد مقبره و ده مینار کلان و باغات بیشمار ازان بادشاه تعمیر یافته و اکثرے ازان تاحال که زیاده از سیصد سال منقضی میشود بر جاست چنانچه بر کوچه متصل دهلی علامات عمارات و عمودی موسوم بجهان نما که عوام الناس آنرا لاته فیروز شاهی گویند قریب شصت درعه ارتفاع و سه درعه سطبر گویا از یک سنگ ساخته اند و بیخ ان تا اب رسانیده باشند تاحال قایم است و ازبس که استحکام تمام دارد مدت مدید دیگر بر جا خواهد ماند **بیت**

جزاے حسن عمل بین که روزگار هنوز　　　خراب می نکند بارگاه کسرے را

چون سلطان به کبر سن رسید بهار جوانی را خزان پیری بے رونق گردانید ضعف شیب غالب امد و توانای شباب مغلوب گشت قالب قامت بسان کمان حلقه بست و تیر جوانی برجست **نظم**

شکل کمان راست قدرت شرح ده　　　بهر کمان تو عصا گشت زه
تا بکمانت فلک این چله بست　　　تیر جوانیت برون شد ز شست

پشت تو مانند کمان گشت کوز | خشک شده پوست بران ہیچو توز
رشتهٔ اشک تو بدان گشت زه | ناوک آه تو بران نیز به
قد تو لام و الف آمد عصا | هر دو پے نفی وجود تو لا
پا بدم مار زنا دیدنت | خلق بفریاد ز نشنیدنت
موے سفید از اجل آرد پیام | پشت خم از مرگ رساند سلام

درینوقت سلطان که طاقت حرکت نداشت و قواے بدنی و حواس ظاہری سست شده بود در ۷۸۹ھ شاہزاده محمد خان را سلطان ناصر الدین والدنیا محمد شاه خطاب داده وکیل السلطنت و موتمن الخلافت کرده خزاین و اقبال و حشم و خدم و جمیع کارخانجات و اسباب جہانبانی حواله نموده خود براسم عبادت و طاعت که شعار عاقبت اندیشان خجسته فرجام و اطوار نیک سیرتان فرخنده انجام است اشتغال ورزید **نظم**

طاعت او نغز ترین پیشه | فکرت او مغز تر اندیشه
روے بمحراب عبادت بکن | کسب سلبہاے سعادت بکن
رو بیکے ار که فرخنده گیست | ترک دوئی کن که پراگندگیست
میوهٔ مقصود کی آرد درخت | تا نکند پاے بیک جاے سخت

روز جمعه خطبه بنام هر دو بادشاه خواندند و پیوسته همین طور خوانده می شد بعد چندگاه ملک[1] تمنفرح المخاطب براستی خان که حاکم گجرات بود بتر صدهاے آن ولایت اتفاق کرده سکندر خان را که بتازگی حکومت آن دیار تعیین شده بود بقتل رسانید سلطان محمد شاه چون به انتقام ان پرداخت ازینجہت رخنه تمام در امور ملکی راه یافت لشکریان سلطان فیروزشاه ازنمیمی حسد برده و حمل بربے ہمتی و نامردی سلطان محمد شاه نموده مخالفت ورزیده سلطان محمد شاه باہنا آماده جنگ گردید و در شہر دہلے ہنگامه کارزار گرم گشت چون سلطان فیروزشاه نیز در جنگ گاه تشریف آورد سلطان محمد شاه تاب مقاومت نیاورده فرار نمود و بجانب کوه سرمور رفت **بیت**

دو جان هرگز بیک پیکر نگنجد | دو فرمان ده بیک کشور نگنجد

القصه سلطان فیروزشاه از محمد شاه خلف خود رنجیده او را انداولکه خویش برادرزاده شاہزاده

---

(۱) فرحت الملک۔

تغلق شاه بن شاهزاده فتح خاں نبیرهٔ خود را که پدر او در حیات سلطان ودیعت حیات سپرده بود ولی عهد کرده بسلطنت برداشت و در ابتدائے اوقات در عمر نود سال برگ طبعی برحمت حق پیوست و نام نیک خود را در عالیان گذاشت بیت

نرہے زندگانی که نامش نمرد   بمرد آخر و نیک نامی ببرد

از لفظ وفات فیروزشاه تاریخ بر می آید با امیر تیمور گورگان هم عصر بود مدت سلطنت سی وهشت سال ✤

سُلطان تغلق شاه بن شاهزاده فتح خان بن سلطان فیروزشاه

بعد رحلت جد بزرگوار در ۷۹۰ه در قصر فیروزآباد بر سریر فرمان روائی متمکن گشت و بر سر شاهزاده محمد شاه که در کوه سرمور بود لشکر گران تعین نمود شاهزاده تاب نیاورده از سرمور بر آمده بطرف نگرکوت رفت و لشکر سلطان از تعاقبش دست باز کشیده مراجعت نمود سلطان از بسکه نوجوان بود و نا آزموده کار باغوائے بعضے امرائے شاهزاده ابوبکر خلف برادر حقیقی خود را مقید گردانیده شروع بعیش و عشرت و لذات جوانی نمود و کار سلطنت مهمل گذاشت و بغفلت کمال میگذرانید درین صورت ملک رکن الدین و دیگر امرائے باغوائے شاهزاده ابوبکر برادر زاده اش که محبوس بود خروج نموده ملک مبارک کبیر را که وزیر مدار السلطنه بود بر دروازه دولتخانه کشتند سلطان ازین سانحه واقف شده از دروازه دیگر بدر رفت امرا تعاقب کرده سلطان را معه خانجهان که از جمله مصاحبان بود بدست آورده بقتل رسانیدند و سر ایشان را بر همان دروازه آویختند و شاهزاده ابوبکر را از قید بر آورده بسلطنت برداشتند ازین وادی شورشی که در دهلی رو داده بود زیاده از یک روز نکشید و فتنه فرو نشست و امنیت بظهور رسید مدت سلطنت او پنجاه و سه روز ✤

سُلطان ابوبکر بادشاه بن ظفرخان بن شاهزاده فتح خان بن سلطان فیروزشاه

به اتفاق اعیان دولت در ۷۹۱ه بر تخت خلافت جلوس نمود و بعد چند روز چون بسلطان ظاهر گشت که ملک رکن الدین جنیدی وزیر که از قتل سلطان غیاث الدین تغلق واپس شده بود

خیال سلطنت در سر دارد و او را دستگیر نموده بر دار کشیدند و رفیقانش را علف تیغ بیدریغ گردانیدند هم درین اثنا امیر صدهای سامانه بغی ورزیدند ملک شه خوشدل حاکم آنجا را بر کنار حوض کشتند و سر او را پیش شاهزاده محمد شاه در نگرکوت فرستاده او را تحریص آمدن نمودند چنانچه شاهزاده از نگرکوت براه جالندهر بسامانه رسیده سکه و خطبه بنام خود کرد و امیر صدها و زمینداران آن نواحی بیعت نمودند قریب هشت هزار سوار و پیاده جمع کرده رو بدهلی آوردند تا رسیدن بدهلی پنجاه هزار سوار جمع گردید چون لشکریان شاهزاده زمینداران ناآزموده کار و غارتگران اوباش و عیار بودند و سلیقه جنگ و کارزار نمیدانستند باندک جنگ منهزم شدند و شاهزاده شکست یافته با دو هزار سوار بولایت میان دوآب رفت بار دیگر پنجاه هزار سوار فراهم آورده بامداد و اعانت حاکم قنوج و کنپله آمده مجادله نمود به امدادت سبحانی درین مرتبه هزیمت خورده بجانب جالیسر رفت سلطان اندک تعاقب نموده مراجعت نمود شاهزاده محمد شاه باهل ملتان و لاهور و دیگر امصار و بلاد فرامین نوشت که هر جا بندهای فیروزشاهی یابند بکشند در اکثر جا قتل عام و غارت تمام کردند طرفه هرج و مرج بخلایق رو داد و راهها مسدود گشت و خانها خراب شدند اکثر رعایا از ادای خراج انحراف ورزید فتنه و فساد باطراف ممالک برخاست بالضرور سلطان بقصد استیصال شاهزاده و دفع شورش و فساد بجانب جالیسر روان گردید شاهزاده ازانجا براه دیگر در دهلی آمده و شاهزاده همایون خان بن شاهزاده محمد شاه از سامانه و سنام لشکر فراهم آورده بقصد دهلی برآمده باز در جالیسر رفت بعد جنگ و کارزار بتحریک غلامان فیروزشاهی باز از جالیسر در دهلی آمد در بیمرتبه سلطان بیدست و پا گشته تاب جنگ نیاورده از دهلی برآمده بطرف کوتله میوات رفت و رشته فرمان روائی او منقطع گردید مدت سلطنت یک سال و شش ماه ✦

سلطان محمد شاه بن فیروز شاه

چون بموجب طلب غلامان فیروزشاهی از جالیسر روانه گشت پیش ازانکه در دهلی رسد امرای عظام شاهزاده خانخانان پسر میانگی سلطان را به دهلی بر فیل سوار کرده چتر بر سر او کشیدند پس از چند روز سلطان بدولت و اقبال در دهلی نزول اجلال نموده بیت

بفرخی وسعادت دران دیار امد بدان صفت که به بیت الشرف خورشید
در سنه ۷۹۲ مرتبه ثانی بر تخت جهانبانی جلوس نموده سکه وخطبه بتجدید بنام خود نمود در
اندک مدت غلامان فیروزشاهی که بدامونه بودند از سلطان رنجیده پیش سلطان ابوبکر
شاه در کوتله میوات رفتند سلطان محمد شاه نظر بر بیوفائی وکوته خردی انجماعه داشته
حکم کرد که از غلامان فیروز شاهی هر کس که در دهلی بوده باشد بدر رود سه روز مهلت است
والا بقتل خواهد رسید هر که بدر رفت سلامت ماند و هر کس که نتوانست رفت بقتل
رسید ومشهور است بعضے مردم مے گفتند که ما اصیل ایم سلطان فرمود که هر که از شما
کهوکهر[1] درست بگوید اصیل است چون تلفظ نتوانستند ادا کرد وزبان پورب وبنگاله
میگفتند درینصورت کشته میشدند بدین تقریب اکثر مردم که اصیل بودند وزبان پورب
داشتند ناحق کشته میشدند شاهزاده همایون خان پسر سلطان از سامانه آمده برخصت
سلطان بالشکر گران بر سر سلطان ابوبکر شاه رفت و در نزدیکے کوتله میوات محاربه داد
باندک جنگ وجدل سلطان ابوبکر شاه بقید درامده در قلعه میرهته محبوس گردید و
همانجا بمرگ طبعی درگذشت بعد از چند گاه سلطان از دهلی برامده بجانب قنوج
ودلمو لشکر کشید وسرکشان آن دیار را مالش داده بجالیسر رسید ودرانجا قلعه
به استحکام تمام احداث نموده بجمنه آباد موسوم گردانیده به دهلی رسیده در سنه ۷۹۶
شاهزاده همایون خان را بر سر شیخا کهوکهر که لاهور را متصرف شده بود با بسیاری امرا
تعین کرد در اثنائے راه خبر رسید که سلطان بمرگ طبعی درگذشت مدت سلطنت
او شش سال وهفت ماه ؞

سلطان علاء الدین سکندر شاه عرف همایون شاه بن سلطان محمد شاه

بعد از استماع خبر رحلت پدر والا قدر عزیمت فتح لاهور کرده مهم شیخا کهوکهر موقوف
داشته از راه برگشته بدهلی رسیده سریر آرائے خلافت گشت و به اندک مدت
باجل طبیعی ودیعت حیات سپرد ومدت سلطنت او یک ماه وشانزده روز ؞

---

[1] کهرا کهری فرشته جلد اول صفحه ۱۵۳ ؞

سلطان ناصر الدین محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ

برادر خورد سلطان علاء الدین سکندر شاہ بعد رحلت برادر تخت نشین فرمان روائی گشته در سنہ ۷۹۶ سکه و خطبه بنام خود نموده مواجب و جاگیر سپاه بدستور سابق بحال داشت و خواجه سرور عرف خواجه جهان را که سلطان محمد شاه او را سلطان الشرق خطاب داده و ولایت جونپور را بجاگیرش مقرر کرده بود از قنوج تا بهار ضمیمه جاگیر سابق نموده او استیلا یافته زمینداران آن دیار را مطیع و منقاد گردانیده سکه و خطبه بنام خود کرد همدرین سال لشکر گران به دفع سشیخا کهوکهر که لاهور را متصرف شده بود رخصت گشت و شیخا دوازده کروهے لاهور محاربه عظیم نموده شکست خورده در کوه جمون رفت و از نواحی لاهور رفع فساد گردید درین ایام سلطان بجانب گوالیار حرکت کرد مقرب خان و ملو خان که از امرائے کبار بودند در دهلی لوائے مخالفت برافراشتند سلطان باستماع اینخبر مراجعت نموده در حوالی شهر رسیده محاصره نمود تا سه ماه جنگ درمیان ماند و حصار دهلی بتصرف سلطان درآمد جماعۂ باغیه نصرت شاه بن فیروز خان بن سلطان فیروز شاه را از میوات طلبداشته در فیروز آباد بر تخت نشانیدند و فضل الله بلخی عرف ملو خان که سر حلقه اهل بغی بود بخطاب اقبال خان مخاطب گشت درمیان دهلی و فیروز آباد جنگ میشد و بمساوات میگذشت پرگنات میان دواب و پانی پت و سونی پت و جهجر و رهتک تابست کرده شهر در تصرف نصرت شاه بود و غیر از حصار دهلی و خزانه تعلق سلطان نماند امرا و ملوک این هر دو بادشاه هر یک ولایتی را متصرف شده دم استقلال میزدند و بطور خود حاکم و فرمان روان بودند مدتے کار و بار ممالک پراگنده و ابتر بود مصرع

پریشان شود کار ملک از دو شاه

اقبال خان بخدمت نصرت شاه اظهار ارادات خود نموده بر مزار شیخ قطب الدین بختیار کاکی قدس الله سره کلام مجید درمیان آورده از طرفین عقد مواففت بستند روز سویم اقبال خان از روے مکر و غدر خواست که نصرت شاه را دستگیر نماید نصرت شاه بالضرور از حصار برآمده با معدودے پیش تاتار خان وزیر در پانی پت رسانید و فیروز آباد در تصرف اقبال خان درآمد و او غالب آمده مقرب خان را که هم چشم او بود

بگشت و بخدمت سلطان رسیده ملازمت نمود سلطان را نمونه ساخته خود سلطنت میکرد و بر سر تاتارخان در پانی پت رفته اورا شکست داد و پیش اعظم همایون ظفرخان پدر خود که حاکم گجرات بود رفت فیل و حشم و اسباب ریاست تاتارخان بدست اقبال خان درامد و ازانجا به دهلی مراجعت کرد چون در هندوستان از بدطینتی امرا هرج مرج روداد و امور سلطنت اختلال پذیرفت میرزا پیر محمد نبیره حضرت صاحب قران امیر تیمور گورگان از جانب خراسان آمده از اب سند گذشت و حصار اوچ و ملتان بتصرف در اورده چندروز در ملتان توقف ورزید حضرت صاحبقران نیز از جانب کابل یورش هندوستان فرمودند و بدولت و اقبال تشریف آورده در سنه ۸۰۱ هجری تتهه را تاخته بملتان نزول اجلال فرمودند و کسانیرا که بدست میرزا پیر محمد اسیر شده بودند بقتل رسانیدند چون خبر در دهلی رسید اقبال خان بیمناک گشته درمقام فراهم آوردن جمیعت و سامان سپاه مقید گشت حضرت صاحبقران از ملتان نهضت فرموده براه ریگستان متوجه شدند بعد قطع مراحل در حوالی بهتنیر رسیده قلعه را محاصره نمودند پس از مجادله و محاربه ان قلعه بتسخیر درامد و رای دولچی مرزبان انجا بالسیاری از همراهیان خود اسیر شده بپاسار رسید حضرت صاحبقران پس از تسخیر بهتنیر بسامانه آمده در عرصه آن قصبه بعرض سپاه فرمان دادند طول یسال که جای ایستادن نوکراست شش فرسنگ بود و تخمین تجربه کاران هر فرسخ دوازده هزار سوار احاطه میکند پس سوای نوکر هفتاد و دو هزار سوار بوده باشد و عرض که محل ایستادن نوکر نوکر است کثرت لشکر و فراوانی سپاه ازین قیاس باید کرد

نظم

زهر جانبی رایتی شد پدید | روان فوج فوج از سپه در رسید
علمها بر افراخته رنگ رنگ | برآورد تیغ خور از گرد رنگ
زبس جوشش لشکر به بیراه و راه | بسیط زمین تنگ شد بر سپاه
نه بد بر زمین پشه را جایگاه | نه اندر هوا باد را ماند راه
زگرد سواران هوا بست میغ | درخشنده چون برق فولاد تیغ
سپاهی ز مور و ملخ بی شمار | همه تیغ داران خنجر گذار

دارا داد و دهلی. ظفرنامه جلد دوم صفحه ۶۸

قوان ریگ ہائے بیابان شمرد | وے لشکر شاہ نتوان شمرد

القصہ بعد قطع مراحل در دہلی نزول اجلال فرمودند و در راہ ہر کرا یافتند تہ تیغ کشیدند
و بسیاری را دستگیر نمودند حتی کہ تا رسیدن دہلی قریب پنجاہ ہزار کس اسیر شدہ بودند چون
اقبال خان از شہر برامدہ برائے جنگ آمادہ گشت بر چہرہ اسیران بشاشت ظاہر
شد درین وقت بعرض رسانید کہ اسیرانی کہ در لشکر ظفر اثر ہستند فتح اقبال خان استدعا
نمودہ خوشحالی ہا میکنند شعلہ غضب و قہر بادشاہی زبانہ زد بصلاح دولتخواہان انہمہ را یکبارگی
بقتل رسانیدند و متنفسے را زندہ نگذاشتند و جوے خون روان گردید باجملہ اقبال خان
از شہر برامدہ و حرکت المذبوحی کردہ در حملۂ اول گریختہ بشہر در آمد غازیان شہامت کیش
تعاقب نمودہ خلق کثیر را کشتند اکثر فیلان و اموال اقبال خان بدست بہادران لشکر
منصور افتاد چون اقبال خان صورت احوال بدینمنوال دید تاب مقاومت نیاوردہ
بوقت شب ترک عیال و اطفال نمودہ بدر رفت و در قصبہ برن رسیدہ اقامت
ورزید سلطان ناصر الدین محمود شاہ کہ برائے سلطنت محض نمونہ بود مضطرب قلبی
از نزدیکان خود راہ گجرات پیش گرفت **بیت**

بلے ہر جا شود مہر آشکارا | سہا را جز نہان بودن چہ یارا

روز دیگر حضرت صاحبقران شہر را امان دادہ جمعی از ملازمان سرکار را بجہت تحصیل
مال امانی تعین فرمودند بعضے مردم شہر از سخت گیری تحصیلداران در مقام اما و انکار آمدہ
چندی از مردم سرکار را کشتند ہمین باعث التہاب نایرہ قہر و غضب بادشاہی
گردید حکم والا بہ قتل و اسیر اہل شہر بصدور پیوست دران روز بسیاری از خلایق اسیر
شدند و اکثرے بقتل رسیدند دہلی انچنان خراب شد کہ گویا ساکنان ان مصر اصلا
آباد نبودند و نوعے تاراج و غارت گشت کہ ہرگز چیزے از اسباب و اشیائے
احدی نماند و بہ نظمی بند و قید گردید کہ ہر لشکرے را صد و پنجاہ کس از مرد و زن و
پیر و کودک اسیر و دستگیر شدند ادنی کسے را بست تقریر دہ بدست آمدہ بود تا پانزدہ
روز غارت و نہب در میان آمد **نظم**

ز بس غارت انچہ و چار پا | دران شہر شد بر سپہ تنگ جا
ز بسیاری بردہ و خاستہ | سراسر شدہ لشکر انباشتہ

بکشتند یا زنده کردند اسیر | زن و بچه شان انچه برنا و پیر
بغارت به بردند چیزے که بود | ز خشک و تر شان برا ورد دود
بتاراج بردند بسیار چیز | بالچه گرفته بسے برده نیز

حضرت صاحبقران بعد فتح دہلی در عمارت سلطانی نزول اجلال فرموده بار عام دادند و حسب الحکم الاعلی خطیب خوش الحان بر سر منبر خطبه بنام نامی خواند و وجوه دراہم و دنانیر اسم سامی از سکه تیموری سعادت پذیر شد بیت

چون سکه بنام شاه آراسته شد + در چشم ستاره قدر مه کاسته شد

تا دو ماه دہلی پس از کوچ صاحبقران خراب مطلق ماند و ساکنان آن مصر که باطراف رفته بودند بتدریج آمده آباد شدند بالجمله حضرت صاحبقران بعد تاراج دہلی کوچ کرده بطرف میرٹهه رفتند و ان دیار را تاخته مرد و زن و فرزندان ان نواحی اسیر و قتل نمودند و ازانجا ہردوار گنگ نزول اجلال فرمودند این ہردوار گنگ مکانی است که دریائے گنگ از کوه سوالک ازانجا بر می آید و اہل ہندان مکان را بزرگ دانسته در اوان معهود بقصد غسل آمده ازدحام میکنند و دران مکان موے سر و ریش تراشیدن از آئین دین و استخوان مردگان درون گنگ انداختن رستگاری فرو رفتگان می پندارند و بعضے اوقات دران مجمعے عظیم میشود اتفاق دران زمان که حضرت صاحبقران در ہردوار نزول اجلال فرمودند دران مکان ازدحام عظیم بود حکم والا برائے قتل عام بصدور پیوست اکثرے علف تیغ غازیان منصور شدند بقیه از بیم سیف گریخته داخل کوه گشتند ان حضرت ازانجا کوچ فرموده براه دامن کوه سوالک در جمون رسیدند راجه جمون را دستگیر نموده بدین اسلام درآوردند از ہردوار تا جمون بست جهاد کردند دران نواحی خضر خان و دیگر امرائے ہندوستان آمده ملازمت نمودند غیر از خضر خان که نیک مرد و سید زاده بود ہمه را قید نمودند خضر خان را از روے عنایت نوازش ایالت لاہور و ملتان و دیپالپور مرحمت فرمودند و بر زبان وحی ترجمان گذشت که من سلطنت ہندوستان بخضر خان بخشیدیم چون موسم تابستان در رسید شدت حرارت و حدت آفتاب زمین و آسمان را مانند کوزه آہنگران آتشناک گردانید و لشکریان حضرت صاحبقران که خو پذیر ممالک سردسیر بودند از حرارت ہند عاجز شده تاب گرما نیاورده بالضرور حضرت صاحبقران از حدود ہندوستان کوچ فرموده از راه کابل متوجه دار السلطنت سمرقند شدند بعد ازان که حضرت صاحبقران از حدود ہندوستان بدر رفتند نصرت شاه سلطان که تاب صدمات عساکر منصوره نیاورده بجانب میوات گریخته رفته بود جمعیت فراہم آورده باز در دہلی آمده بامور جہانبانی

پرداخت چه تا شیر در بیشه است چراگاه براهو فراخ نمیشود و تا باز در پرواز است دراج را پریدن آسان نگردد و بعد رسیدن در دهلی فوجی بر سر اقبال خان که در برن بود تعین کرد اقبال خان شبخون آورده آن فوج را شکست داده بزور و قوت کمال رو بدهلی آورد و سلطان نصرت شاه تاب نیاورده فیروزآباد را گذاشته باز بجانب میوات رفت و دهلی و فیروزآباد بتصرف اقبال خان درآمد و ولایت میان دوآب و محال حوالی شهر بزور شمشیر متصرف گشت و سایر بلاد هند در تصرف امرا ماند چنانچه ولایت گجرات در تصرف اعظم همایون ظفر خان و تاتارخان پسرش بود و لاهور و ملتان و دیپالپور تا نواحی سند را خضر خان و مهوبه و کالپی محمود خان پسر ملک زاده فیروز و قنوج و اوده و دلمو و سندیله و بهرایچ و بهار و جونپور را سلطان الشرق عرف خواجه جهان و بیانه و مالوه دلاور خان و سامانه علیخان[1] و بیانه شمس الدین اوحدی متصرف بودند هر کدام دم استقلال میزدند و اطاعت یکدیگر نمیکردند در سنه ۸۰۳ سلطان ناصر الدین محمود شاه که از خوف حضرت صاحبقران بگجرات رفته بود بعد از جمعیت و امنیت بدهلی آمد اقبال خان استقبال نموده در قصر همایون جهان پناه فرود آورد اما چون عنان اختیار بدست اقبال خان بود با سلطان اتفاق نمی بود و وقتی که بر سر سلطان ابراهیم پسر خوانده سلطان الشرق بجانب اوده لشکر کشید سلطان ناصر الدین محمود شاه را همراه خود برد چون بر سلطان ابراهیم نتوانست تسلط کرد جونپور را فتح نموده روانه دارالملک دهلی گردید دران وقت سلطان ناصر الدین محمود شاه که فی الحقیقت در قید اقبال خان بود فرصت یافته به بهانه شکار برآمده نزد سلطان ابراهیم رفت که بامداد و اعانت او شاید کاری تواند ساخت او اصلاً معاونت نکرد بلکه در مراسم مهمان داری هم نپرداخت سلطان ناصر الدین محمود شاه از نزد او مایوس شده در قنوج آمده شاهزاده هرنوی[2] را که از طرف سلطان ابراهیم در انجا بود شکست داده قلعه قنوج را متصرف شده علم سروری افراشت اقبال خان از استماع این خبر بر سر سلطان ناصر الدین رفت چون قلعه استحکام داشت نتوانست دست بر یافت از انجا معاودت نموده باتفاق بهرام خان حاکم سامانه که از غلامان فیروز شاهی بود و بست هزار سوار موجود داشت بر سر خضر خان بجانب دیپالپور و ملتان لشکر کشید بعد رسیدن در تلوندی تهاره رای داؤد و رای کمال الدین مئین زمینداران تهاره را که برای ملاقات آمده بودند قید کرده و بلطایف الحیل بهرام خان را نیز محبوس گردانید بمقابله خضر خان روانه شد خضر خان نیز لشکر فراهم آورده بعزیمت محاربه از دیپالپور برآمده و طرفین را با همدیگر کارزار روداد از انجا که اقبال خان را بخت و اقبال پشت داده بود

---

(۱) غالب خان ❊ (۲) هریوی ❊

در اندک زود خورد دستگیر شده بقتل رسید و نتیجه حرام نمکی و عهد شکنی عاید حال او گشت

بیت

بنقض عهد دلیری مکن که چرخ فلک نتیجه عملت زود در کنار نهد

چون خبر کشته شدن اقبال خان در دهلی رسید دولت خان و اختیار خان لودی و دیگر امرائے که در دهلی بودند سلطان ناصر الدین محمود شاه را از قنوج طلبداشته و ماه جمادی الاول سنه ۸۰۹ بتجدید بر سریر خلافت نشاندند و دولت خان با لشکر فراوان بر سر بیرم خان که بعد بهرام خان در سامانه دم استقلال میزد آمده فتح نمود درین اثنائے خضر خان از ملتان با لشکر گران در سامانه و سهند رسید دولت خان تاب مقاومت نیاورده پیش سلطان در دهلی رفت سلطان بے آنکه فکر خضر خان نماید و از آن طرف جمعیت حاصل کند بر سر سلطان ابراهیم بجانب مشرق رفت و بے نیل مقصود معاودت نمود سلطان ابراهیم تا دهلی تعاقب کرده بمکان خود رفت بعد ان سلطان ناصر الدین محمود شاه در بدایون رفته آن را از مرجا[1] گماشته سلطان ابراهیم شاه مستخلص نموده از انجا در سنبهل رسیده آن را نیز از تاتار خان افغان بتصرف خود در آورده اسد خان لودی را در انجا گذاشت بعد ان در حصار فیروزه آمده بر قوام خان گماشته خضر خان فتح نموده بدهلی مراجعت کرده و خضر خان سه مرتبه از ملتان لشکر فراهم آورده بر سر دهلی آمده با سلطان ناصر الدین محاربه کرده برگشته رفت چون درین ایام طوایف ملوک شده بود و بهر طرف و نواحی امرا دم استقلال میزدند غیر از رهتک و بعضے محال دیگر ولایت میان دواب در تصرف سلطان نبود روزے برسم شکار بجانب کهتل رفته بدار السلطنت مراجعت کرد در راه بیماری صعب روداد در اندک ایام بهمان بیماری درگذشت مدت سلطنت که غیر از نام نبود بست سال و دو ماه از ابتدائے سلطان غیاث الدین تغلق شاه عرف غازی الملک تا سلطان ناصر الدین محمود شاه هشت تن مدت نود و شش سال و دو ماه و یازده روز جهانبانی نمودند از ینجا سلسله سلطنت نسل ترکان که فرزندان و خویشان و غلامان سلطان شهاب الدین غوری بودند بست و چهار تن دو صد و سی و سه سال جهانداری و ملک رانی کردند آخر شد *

---

(۱) میر ضیا *

رایات عالی حضرت خضر خان بن ملک سلیمان پسر خوانده ملک مروان از امرائے کبار فیروز شاہی

چون ناصر الدین محمود شاہ رحلت نمود امرائے ہمدیگر اتفاق نمودہ دولت خان را کہ از امرائے کبار بود بسلطنت بر داشتہ بیعت کردند خضر خان از استماع این خبر لشکر فراوان بہم رسانیدہ از فتح پور تابع ملتان کہ دار الایالت او بود روانہ شدہ بدہلی آمدہ محاصرہ کرد تا چہار ماہ محاصرہ درمیان بود اگرچہ دولت خان مراسم قلعہ داری و مجادلہ بجا آورد اما ازینجہت کہ امرا ازو برگشتند نتوانست زیادہ ازین تاب آورد و چون سلطنت نصیب خضر خان از ازل مقرر بودہ دولتخان صورت حال بدینمنوال معاینہ نمودہ بالضرورت آمدہ ملازمت کرد خضر خان او را قید نمودہ در حصار فیروزہ فرستاد ہمانجا روح او از حصار بدن بدر رفت بالجملہ خضر خان مظفر و منصور گشتہ داخل قلعہ دہلی گردید و رشتہ مہمات جہانبانی بعہدہ خود گرفت ازانجا کہ حضرت صاحبقران ہنگام نزول ہندوستان او را سرافراز فرمودہ بشارت سلطنت باو دادہ بودند ازینجہت خضر خان پیش آمد خود و کشایش کار و عروج بر معارج دولت و حکومت از برکات توجہات حضرت صاحب قران میدانست درینصورت سکہ و خطبہ بنام شاہرخ مرزا خلف حضرت صاحبقران رائج گردانید و مراسم وفاداری بظہور رسانید **بیت**

دلا در وفا باش ثابت قدم کہ بے سکہ رائج نباشد درم

آخر کار سکہ و خطبہ بنام خود کردہ بر اکثر ممالک متصرف نمودہ حکومت باستقلال کرد و جمیع امرائے مطیع و منقاد خود گردانید و جمعی کہ در قرات نزول حضرت صاحب قران بے خانمان شدہ بودند در ایام حکومت او آمدہ آباد گشتند و مرفہ الحال شدہ دعائے خلود عہود سلطنت و بقائے عمر و حیات او میکردند و بکار پیشہ اشتغال داشتند این خضر خان سیدزادہ جوان صادق القول پسندیدہ اطوار صاحب دانش و پاکیزہ طینت و فرخندہ اخلاق و حمیدہ صفات و والا ہمت و فراخ حوصلہ بود شجاعت جبلی و سخاوت فطری و عدالت طبعی داشت در ترفیہ احوال رعایا و برایا کوشش بلیغ می نمود بزرگی حال دلیل بر بزرگی حسب و نسب او بود با وجود استعداد و سلطنت و اسباب ملک گیری و ملک داری

اسم سلطانی بر خود اطلاق نکرد و برایات اعلیٰ خود را مخاطب کرده با جل طبعی در گذشت بیت

ذات پاکش کہ بود خضر شعار　　　بکرامات رفت بر سر کار

ایام سلطنت او ہفت سال و سہ ماہ *

سلطان مبارک شاہ بن رایات اعلیٰ خضر خان

بعد رحلت پدر والا قدر در سنہ ۸۲۴ھ بر تخت خلافت جلوس نمودہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد امرائے عظام و وزرائے کرام مراسم تہنیت و مبارکبادی بتقدیم رسانیدند ہر یک را مواجب و جاگیر بدستور سابق بحال داشتہ بعضی را بقدر حالت اضافہ مرحمت کرد چون جسرتھ گکھر از روے تسلط و استیلا سلطان شاہ علی مرزبان کشمیر را کہ بر تہتہ فتح کردہ غنیمت فراوان آوردہ بود دستگیر نمودہ مال و اسباب بسیار بہم رسانیدہ قوت و مکنت پیدا کردہ بود از غرور کثرت جمعیت و فراوانی لشکر و خیرگی آنکہ حاکم کشمیر در قید افتاد بجرات و دلیری ارادہ تمام دہلی نمود و از آب ستلج گذشتہ تلونڈی رائے کمال الدین مبین را غارت کردہ از لودیانہ تا روپر متصرف گشت از آنجا در سہرند آمدہ از سلطان شاہ لودی[1] حاکم آنجا جنگ نمود سلطان باستماع این خبر از دہلی برآمدہ در لودیانہ رسید جسرتھ گکھر از آب گذشتہ مقابل سلطان بر لب دریا لشکرگاہ ساخت تا چہل روز جنگ در میان آمد آخر الامر جسرتھ تاب نیاوردہ گریخت و سلطان تا آب چناب تعاقب نمودہ بسیاری را از سوار و پیادہ بقتل رسانیدہ راجہ بھیم زمیندار جموں بملازمت سلطان رسیدہ مراسم نیکو خواہی بتقدیم رسانید و لشکر بر سر بہکہر مسکن جسرتھ بردہ خراب گردانید سلطان از آنجا معاودت کردہ در لاہور نزول اجلال فرمودہ در ان مصر جامع طرح اقامت افگند و کسانی کہ از دست تطاول جسرتھ خراب و ویران شدہ بودند بدلاسا و استمالت آباد ساخت و در آبادی ان مصر توجہ برگماشتہ حکم ترمیم و تعمیر قلعہ فرمود از آنجا بدہلی مراجعت کرد جسرتھ فرصت یافتہ بار دیگر در لاہور آمدہ محاصرہ نمود چون کار پیش نرفت از آنجا بکلانور رسیدہ منصرف گشت و از آنجا روانہ شدہ براجہ بھیم جموں وال کہ برائے کمک حاکم لاہور برآمدہ بود در آویخت و بعد محاربہ داخل کوہ گردید باز در میان راجہ بھیم و جسرتھ کارزار سخت دو داد و بارادت الٰہی راجہ مسطور در جنگ گاہ کشتہ شد جسرتھ مال فراوان بدست آوردہ قوت و مکنت بہم رسانیدہ بر لاہور و دیپالپور تاختن و ان ولایت را در تصرف خود آوردہ بعد چندگاہ ودیعت حیات سپرد و بعد او ملک جسرتھ پسرش متسلط گردید

(۱) رفتہ فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۶۳ (۲) اسلام خان لودی۔ فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۶۴ *

سوائے ولایت مقبوضہ پدر کلانور وجالندہر متصرف شد چون سلطان بر ولایت میوات وپیانہ
دراپرہ وچندوار ودیگر ممالک لشکر کشیدہ بود از استماع خبر تسلط جسرتھہ کہوکہر بعد فتح آن
ممالک در دہلی مراجعت نمودہ لشکر عظیم بر سر جسرتھہ تعین کرد و در نواحی جالندہر جنگ درمیان
آمد جسرتھہ شکست یافتہ بمسکن خویش کہ بہکہر بودہ باشد رفت چون سلطان بر خلاف قاعدہ
خضرخان والد بزرگوار خویش از اطاعت شاہرخ مرزا خلف حضرت صاحب قران انحراف
داشت ازین جہت شیخ علی کہ از جانب شاہرخ مرزا حکومت کابل داشت بموجب امر
میرزا بر ہندوستان می تاخت در ۸۳۲ھ شیخ علی بموجب طلب ملک فولاد کہ یکے از امرایان
سلطان بودہ واز اطاعت انحراف می ورزید در ہند آمدہ دست تاخت وتاراج برکشاد و
در نواحی جالندہر رسیدہ مال وامتعہ خلایق بہ غنیمت برگرفت وبسیاری را اسیر کردہ در
لاہور اور واز آنجا بہ تلوارہ وبعد ان در خطپور رفتہ از اب راوی گذشت وتا اب جہلم پرگنات
را خراب ساخت ومتوجہ ملتان گردید وملک شہ لودی عم سلطان بہلول لودی کہ حاکم دیپالپور بود
بشیخ علی جنگ کردہ شہادت یافت سلطان از استماع این خبر لشکر گران از دہلی تعین کرد و در
نواحے ملتان محاربہ رو داد شیخ علی شکست خوردہ در شنور[1] رفت در انجا نیز جنگ شد باز
شکست بشیخ علی افتاد واسباب واموال او بتاراج رفت وبامعدودی از معرکہ برآمدہ رو بکابل
نہاد ونیز سلطان را با سلطان ہوشنگ خدیو مالوہ بمراتب جنگ رو دادہ مظفر ومنصور گشت
درین ایام جسرتھہ کہوکہر قوت بہم رسانیدہ از اب جہلم وچناب وراوی وبیاہ گذشتہ تا جالندہر
رسید ملک اسکندر کہ از جانب سلطان بر سر او تعین شدہ بود در اندک مجادلہ شکست یافتہ
گرفتار گشت جسرتھہ فتح یافتہ از جالندہر بلاہور آمدہ محاصرہ نمود ہمدرین اثنا شیخ علی باز از کابل
آمدہ حوالی لاہور وملتان تاخت وتا سہرند تسلط نمودہ برگشت وانواع خرابی وحال بردم
ومتوطنان اندیار راہ یافت سلطان از استماع این حوادث بطرف لاہور وملتان عزیمت نمود
وملک سرور وزیر خود را مقدمہ لشکر ساخت چون ملک سرور بسامانہ رسید جسرتھہ کوکہر از
این خبر محاصرہ لاہور گذاشتہ بمسکن خویش شتافت وملک سکندر را کہ در جنگ جالندہر دستگیر
شدہ بود ہمراہ برد وباز دو مرتبہ از کوہ برامدہ در جالندہر وبجوارہ کوتہی رسیدہ فتنہ وفساد
نمود در روز بروز قوت او زیادہ گشت درہنوقت شیخ علی باز از کابل آمدہ ولایت کنار بیاہ تاراج

[1] سیوتر فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۶۷ +

کردہ خلایق کثیر اسیر نمودہ بلاہور رسیدہ قلعہ را متصرف گشت و دوازدہ ہزار سوار انتخابی برائے محافظت گذاشتہ بتسخیر دیپالپور رفتہ فتح نمود سلطان از استماع اینخبر از دہلی بسرعت آمد و مستعد جنگ گردید شیخ علی تاب نیاوردہ بجانب کابل روانہ گشت و سلطان از ملتہنہ[1] دریائے راوی گذشتہ قلعہ شور را کہ برادر زادہ شیخ علی در تصرف داشت محاصرہ کرد او تاب نیاوردہ وعاجز شدہ دختر خود را بہ پسر سلطان دادہ صلح نمود سلطان از مہم شور و لاہور و ان نواحی خاطر جمع نمودہ بدہلی مراجعت کرد چون ملک سرور وزیر در وقت محاربہ و مجادلہ با شیخ علی چندان تردد نکرد و کم پائے نمود لہذا ملک کمال الدین را در امور وزارت شریک نمودند و پایہ ملک سرور در تنزل و رتبہ کمال الدین روز بروز زیادہ می شد بزرگان فرمودہ اند نظم

نہ یک کس تواند کہ سازد دو کار کہ آن را پسندند ارباب ہوش
دو کس را مفرمائے یک کار نیز کہ دیگے بشرکت نیاید بجوش

ملک سرور از زدہ شدہ باتفاق بعضی امرا کہ با سلطان مخالف و با او موافق بودند قابو یافتہ سلطان را در وقتی کہ بمسجد جامع مبارک آباد برائے نماز رفتہ بود بقتل رسانید مدت سلطنت او سیزدہ سال و شانزدہ روز

سلطان محمد شاہ بن سلطان مبارک شاہ بن رایات اعلی خضرخان

این خلف شاہزادہ فرید بن رایات اعلی خضرخان است چون سلطان مبارک شاہ فرزند نداشت او را بفرزندی خویش پرورش نمودہ بود در سنہ ۸۳۷ ھ در مبارک آباد برا ورنگ فرمانروائی جلوس نمودہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد ملک سرور اگرچہ بظاہر بیعت نمود اما اسباب سلطنت و خزاین و سلاح خانہ و قور خانہ و فیل خانہ و دیگر کارخانجات در تصرف او بود و خطاب خانجہانی داشت درینوقت بتسلط پیدا کردہ بعضی از امرائے مبارک شاہی را بقتل رسانید و بعضی را در قید نگاہداشت و اکثر پرگنات در تصرف در آوردہ کسان را بتحصیل مالواجب تعین کرد از استیلائے او امرا بستوہ آمدہ نزدیک ملک کمال الدین کہ کمال الملک خطاب یافتہ از امرائے بزرگ و در امور وزارت شریک بود اظہار تظلم نمودند او با امرائے اتفاق کردہ بر سر ملک سرور آمدہ آویزش رود اد ملک سرور در قلعہ دہلی متحصن گردیدہ تا سہ ماہ محاربہ نمودہ خود را محفوظ داشت

(۱) ملتہنہ فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۶۸

روزے شمشیر باعلم کردہ بر سراپردہ سلطان بجرات و دلیری تمام امد و جنگ سخت گردید چون اجل ملک سرور رسیدہ بود دران معرکہ کشتہ شد و رفیقانش نیز قتل و اسیر شدند و سلطان انتقام خون پدر گرفت در ۸۳۹ھ سلطان بملتان رسیدہ مزارات مشائخ را طواف نمودہ فوجی بر سر جسرتہہ کہوکہر تعین کردہ بدہلی رجعت کرد درین ایام جماعۂ لنگاہ در ملتان یعنی ورزیدہ لوائے سروری بر افراشت و نیز سلطان محمود والی مالوہ باغوائے میماتیان بر سر دہلی آمد سلطان پسر خود را معہ ملک بہلول لودی بجنگ او فرستاد پسر سلطان بموجب اشارہ پدر صلح در میان آورد سلطان محمود بالکہ خویش مراجعت نمود و این صلح باعث زبونی و بدنفسی سلطان گردید بیت

تواضع نمودن ز بونی بود بجائے کہ بدخواہ خونی بود

ملک بہلول بمقتضائے شجاعت و مردانگی کہ در نہاد او متمکن بود این صلح پسند نکردہ تعاقب سلطان محمود کردہ اسباب و پرتال او بغارت آورد سلطان را این جرات و جسارت ملک بہلول پسند آمد و اورا از روے نوازش و مہربانی فرزند خواند و بخطاب خانخانی سرفراز فرمودہ ولایت لاہور و دیپالپور باو ارزانی داشت و برائے دفع شورش جسرتہہ کہوکہر تعین نمود جسرتہہ باملک بہلول صلح نمودہ بنوید سلطنت دہلی مژدہ داد نظر بر زبونی سلطان و اتفاق جسرتہہ از ہمین روز ملک بہلول را ہوائے بادشاہی در سر افتاد در مقام فراہم اوردن لشکر گردید از اطراف و جوانب افغانان را طلبیدہ نگاہداشت در اندک مدتے بسیاری از افغانان بر و گرد آمدند از روے تسلط بعضی پرگنات سوائے جاگیر خود متصرف گشت و باندک سببے ظاہری با سلطان مخالفت ورزیدہ باکمال شوکت و مکنت بر سر دہلی آمد مدتے محاصرہ نمودہ بے نیل مقصود برگشت و کار سلطان روز بروز زبونی و سستی پذیرفت و کار بجائے رسید کہ امرایانی کہ در بست کرد ہاے دار السلطنت بودند سر از طاعت پیچیدہ دم استقلال زدند و در اطراف ممالک اختلال گردید و تحصیل خراج خلل افتاد بالاخر سلطان باجل طبعی در گذشت مدت سلطنت یازدہ سال و یک ماہ و چند روز۔

سلطان علاء الدین بن سلطان محمد شاہ بن سلطان مبارک شاہ بن رایات اعلی خضر خان

در ۸۴۹ھ بر تخت خلافت جلوس نمود ملک بہلول المخاطب بخانخانان و دیگر ارکان دولت بیعت کردند در اندک مدت از وضع و اطوار سلطان ظاہر گشت کہ از پدر ہم

سست تر است و از سستی عمل سلطان تمامی گردن کشان و واقعه طلبان نزدیک و دور جاده پیمائے تمرد شده از ادائے مال واجب سر باز داشتند و امرائے هر صوبه و مکان و فوجدار هر امکنه انحراف ورزیده علم مخالفت برافراشتند و در هر مکان ملوک طوائف گردید و سلاطین دکن و مالوه و گجرات و جونپور و بنگاله بتسخیر دهلی کمر همت بر بستند در لاهور و دیبالپور و سهرند تا پانی پت ملک بهلول دم استقلال می زد و در حواشی دهلی تا سرائے لاد و احمد خان میواتی تصرف داشت و در سنبهل تا گذر خواجه خضر که از دهلی نزدیک است بهادر خان[(۱)] لودی متسلط بود و کول و جلالی و دیگر قصبات را عیسیٰ خان و راپری و چندوار را قطب الدین خان لودی و بهونگانو و کنپله را رائے پرتاب پانه را داؤد خان داشتند و همچنین هر کس هر مکان در تصرف داشت و غیر از دهلی و بداؤن متعلق سلطان نبود بعد چندگاه سلطان بجانب بیانه روانه شد در اثنائے راه خبر رسید که والی جونپور بقصد دهلی می آید سلطان بے آنکه بتحقیق صدق و کذب این خبر پردازد از راه معاودت کرده به دهلی آمد حسام خان عرف حاجی شرقی وزیر بعرض رسانید که بمجرد آوازه دروغ مراجعت لایق حال سلطنت نبود سلطان ازو آزرده خاطر گشت بعد آن بجانب بداؤن نهضت فرموده چندے در آنجا اقامت ورزیده به دهلی آمد و بداؤن را خوش کرده خواست که آن را دار السلطنت مقرر کرده دایماً همانجا بوده باشد حسام خان از روے اخلاص و نیکو خواهی بعرض رسانید که دهلی را گذاشتن و بداؤن را تخت گاه کردن صلاح دولت نیست سلطان ازین سخن زیاده رنجیده او را از خود جدا ساخته در دهلی گذاشت و هر دو برادران خود را یکے را شحنه شهر و دیگرے را امیر کوهی مقرر کرده در دهلی تعین کرد

نظم

چو نبود بتدبیر و اندیشه کار ندامت کشد آخر از روزگار
کسے سر برارد بعالم بلند که در کار عالم بود هوشمند
کسے را که عزمش نباشد درست بنائے مهمش بود سخت و سست

بالجمله در سنه ۸۵۳ سلطان بجانب بداؤن رفته باندک ولایت قناعت کرده بعیش و عشرت اشتغال ورزید بعد چندگاه درمیان هر دو برادران سلطان که در دهلی بودند مخالفت رو داد و با یکدیگر جنگ کردند یکے از انها کشته شد روز دویم مردم شهر هجوم آورده باغوائے حسام خان دیگرے را بالقصاص کشتند درینوقت سلطان بسخن ارباب فتنه و فساد قصد قتل حمید خان که وزیر الملک بود نمود او از بداؤن فرار نموده در دهلی آمده باتفاق

حسام خان شہر را متصرف گشت و در حرم سرائے سلطان در آمده زنان و دختران سلطان و دیگر پردگیان را که در دہلی بودند بانواع فضیحت و خواری سر برہنه کرده از شہر بدر نمود و تمامی خزائن و دفائن متصرف گشت سلطان از استماع این خبر و ازین خفت و اہانت غیرت بخاطر نیاورده و بہانه برسات نموده از انتقام اغماض کرد حمید خان این معنے را غنیمت دانسته خواست که اسم سروری و سلطنت بر دیگری بوده باشد و خود مدار علیه گردد باین خیال ملک بہلول را برائے سلطنت طلبداشته ملک بہلول از دیپال پور در دہلی آمده قابض گشت و از انجا جمعیت خود گذاشته باز بدیپال پور رفته در مقام اجتماع جمعیت شده بسلطان عرضداشت نمود که چون حمید خان بی اعتدالی نموده بانتقام آن بر سر او میروم و بدولتخواہی سلطان تردد مینایم سلطان در جواب نوشت که چون پدر من ترا پسر خوانده است و بجائے برادر ہستی و مرا سر و برگ تردد نیست بیک پرگنه بداؤن قناعت کرده سلطنت بتو گذاشتم ملک بہلول روز بروز قوت بہم سانیده قبائے بادشاہی بر قامت خود راست میکرد و از دیپال پور در دہلی آمده بر تخت خلافت جلوس نمود و بلبیت

چو بیند که از او بانیست رنج　　　خردمند نگذارد از دست گنج

بعد مدت بسیار سلطان علاء الدین در بداؤن باجل طبعی درگذشت مدت سلطنت که محض برائے اسم بود ہشت سال و سه ماه و حکومت بداؤن بست و ہشت سال از ابتدائے رایات اعلی خضر خان تا سلطان علاء الدین چہارتن مدت سی و نه سال و ہفت ماه و شانزده روز سلطنت و جہانبانی نمودند *

سلطان بہلول لودی افغان المخاطب بخانخانان

ملک بہرام جد بزرگوار سلطان بہلول از ثقات مردی بود در عہد سلطان فیروز شاه از برادران خود رنجیده در ملتان آمده نوکر ملک مردان حاکم آنجا که امرائے فیروز شاہی بود گردید او را پنج پسر بود ملک شاه و ملک کالا و ملک فیروز و ملک محمد و ملک خواجه این ہر پنج برادر بعد رحلت پدر در ملتان سکونت داشتند ملک شاه که از ہمه کلان بود نوکر خضر خان گردید و در جنگ اقبال خان که با خضر خان روداد تردد نمایان کرده اقبال خان را کشت و بجلدوی این خدمت خطاب اسلام خانی یافته روز بروز برتبه بلند فایض گردید و آخر کار بحکومت سہرند سرافرازی

یافت و برادران دیگر همراه او بودند ملک کالا پدر سلطان بهلول از جانب اسلام خان برادر خود حاکم
دورالہ تابع سهرند گردید و با افغانان نیازی بتقریبی جنگ کرده گشته شد دران وقت سلطان بهلول
در شکم مادر بود بارادت الهی در نزدیک وضع حمل ناگهان سقف خانه افتاد مادرش جان بحق
تسلیم کرد چون حمل از هشت ماه گذشته بود شکم اورا شگافتند سلطان بهلول که رمقے
از حیات داشت زنده بر آمد چون یک ماه شد پیش اسلام خان در سهرند آوردند از انجا که
سلطنت هندوستان نصیب آن طفل بود و انتظام جشان قضا و قدر در تربیت و پرورش او بودند
اسلام خان نظر الطاف بر آن یتیم گماشته برای پرورش حواله دایه نموده به بهلول موسوم
گردانید افغانان از روے حقارت اورا بلو گفتندے چون بحدے تمیز و بلوغ رسید
آثار رشد و کاردانی از ناصیه حال فرخنده مال ظاهر و اطوار سروری و سرداری از طرز و وضع
او باهر بود اسلام خان نجابت جوهری و فراست طبعی برادرزاده خویش مشاهده کرده اورا بفرزندی
خود گرفت و دختر فرخنده اختر خود را در عقد مناکحت او در آورد روز بروز بپایه بلند رسانیدند
گویند روزے ملک بهلول با دو رفیق خود در سامانه رسید و درانجا سید[1] ابن نام درویشے صاحب
حال و قال از نزدیکان درگاه ایزد متعال اقامت داشت انوار تجلیات خداشناسی از ناصیه
حال او ظاهر و آثار اشراقات ایزد پرستی از اقوال او باهر محاسن سفید بر گرد چهرهٔ نورانیش بر سپید
کاری او گواهی داده از تن خاکستر آلودش نور معنی بسان شمع از پرده فانوس جلوه گر گردیده

نظم

ضمیرش مظهر نور الهی	شناسائے سفیدی و سیاهی
دلش آئینه صاف معانی	درو پیدا همه راز نهانی
بهر سرّ فلک را محرم راز	بهر کارے قضا را همسر پرواز
چو بنشیند مراقب دیده بر هم	به بندد دیده دل از دو عالم

آن درویش مقبول الفعال و دانائے اسرار حال و مال بسوے ملک بهلول نظر کرده نگاه
لطف فرموده بر زبان آورد که از شما کسی هست که بادشاهی دهلی بدو هزار تنکه بخرد ملک
بهلول فی الحال یکهزار و سیصد[2] تنکه نقد خود موجود داشت پیش درویش نهاد آن بزرگوار
قبول کرده گفت که سلطنت هندوستان مبارک باشد همراهانش تمسخر و استهزا کردند

---

(۱) بندرابن (۲) ششصد

ملک بهلول در جواب گفت که اگر این قضیه بوقوع خواهد یافت سودائے مفت است والا خدمت
درویش خدا اندیش کردم **بیت**

سالکان راه همت چو ارادت بینند ملک کاوس و فریدون بگدامی بخشند

القصه ملک را بموجب اشارت درویش که از صغر سن بخاطر داشت و اغوائے اشارات
جسرته کهوکهر چنانچه نوشته شد مرغ هوائے سلطنت در آشیان دماغ بیضه نهاد چون
در عهد سلطنت سلطان مبارک شاه اسلام خان عرف ملک شه در جنگ شیخ علی کابلی درجه
شهادت یافت چنانچه گذارش رفته ملک بهلول قائم مقام عم خود گردیده عارج معارج
دولت گشت آخر کار برتبه امیر الامرائے رسید چون سلطان محمد شاه زینت افروز سریر جهانبانی
گردید ملک بهلول را شجاع و دلاور کار طلب و کار گذار دانسته پیش آورد و خانخانان خطاب داده اورا فرزند
خواند در اندک مدت به سببی از سلطان محمد شاه آزرده گشته روگردان شد قطب خان ولد اسلام خان که خود را هم چشم ملک
بهلول میدانست و باهم بنی عم بودند از متابعت ملک بهلول انحراف ورزیده نزد محمد شاه
بسرداری حسام خان غلام حاجی شدی لشکر گران برسر ملک بهلول آورده در موضع گدتالع
بور پسادهوره در میان طرفین جنگ واقع شده بتائیدات الهی ملک بهلول فتح نمود حسام
خان شکست یافته بدهلی رفت و کوکب طالع ملک بهلول اوج گیر ترقیات گشت و بخدمت
سلطان محمد شاه نوشت که اگر حسام خان را بقتل رسانند و منصب وزارت بحمید خان بدهند فرمان
برداری و خدمت گذاری بجا مے آرم سلطان بے آنکه تامل نماید حسام خان را برطرف
نموده حمید خان را بمرتبه وزارت سرافراز گردانید ازین معنے ملک بهلول زیاده خیره گردید و قوت
و مکنت گرفته بتدریج سهرند و سنام و لاهور و دیپالپور و حصار فیروزه و دیگر امکنه بزور متصرف
شده کمال غلبه و استیلا یافت و بقصد دهلی رفته محاصره نمود چون تسخیر دهلی میسر نشد بسهرند
مراجعت کرده خود را سلطان بهلول خطاب نموده سکه و خطبه بانتزاع[1] دهلی گذاشت و
از بشارت درویش میدانست که بتحقیق سلطنت میسر خواهد شد با خود مسرور و خوش
وقت بوده بزبان حال باین معنے مترنم داشت. **نظم**

بشارات مخدوم عالم پناه مرا منتظر دارد این جایگاه
مراد از آن شه به شاهی نوید همیدارم از حق تعالی امید

---

(۱) برتسلط ۱۲

درینوقت سلطان محمد شاہ ودیعت حیات سپرد و سلطان علاء الدین بر تخت جہانبانی نشست بیت

نہ ہے ملک و دولت کہ سر در نشیب ‌‌‌‌‌‌‌‌ پدر رفت و پائے پسر در رکیب

بسبب سستی و نارسائی سلطان علاء الدین در اطراف ممالک طوایف الملوک شدہ بودند و خود بر بداؤن اکتفا کردہ در انجا می گذرانید حمید خان وزیر کہ سلطان باغوائے امرا قصد قتل او کردہ بود بحیلہ از بداؤن برآمدہ بدہلی رسیدہ زنان و دختران سلطان را بیحرمت کردہ سر برہنہ از حصار دہلی بدر نمود و تمامی خزاین و اسباب سلطنت را متصرف گشت سلطان از بے ہمتی انتقام نگرفت چنانچہ سابقا نوشتہ شد حمید خان بعد رسیدن دہلی سلطان بہلول را برائے خلافت از سہرند طلب داشت چون سلطان بدہلی آمد حمید خان بعد از عہد و پیمان مکالید حصار را حوالہ کرد از انجا کہ حمید خان مکنت و قوت بسیار داشت سلطان بنابر صلاح وقت با و مدارا نمودہ ہر روز بسلام رفتی روزے حمید خان در خانہ سلطان مہمان شد افغانان باشارت سلطان دران مجلس بعضے حرکات کہ از عقل دور و بہ بیخردی نزدیک باشد بظہور رسانیدند تا در نظر حمید خان سہل نمودار شوند و رعب و دہشت اینہا از مردم برطرف گردد تا آنکہ بعضے کفش خود را بر کمر بستند و بعضے کفشہا را بر طاق بالائے سر حمید خان گذاشتند حمید خان پرسید کہ این چہ عمل است گفتند از ملاحظہ دزد و محافظت مینمایم بعدہ گفتند کہ بساط شما عجب رنگہا دارد اگر یک گلیم عنایت شود کلاہ وطاقیہ برائے فرزندان خود ساختہ تحفہ بفرستیم حمید خان تبسم نمودہ گفت کہ تماشہائے خوب برائے فرزندان شما انعام خواہم داد چون خوانہائے خوشبوئے بمجلس آوردند بعضے افغانان چونہ را لیسیدند و گلہائے را خوردند بعضے بیرہ پان بے آنکہ وا کنند با برگ ہائے دیگر خوردند و بعضے بیرہ را واکردہ چونہ تنہا خوردند چون دہن سوخت بیرہ را نہ دست انداختند حمید خان فرمود چرا چنین کردند سلطان بہلول گفت کہ مردم روستائی و کوہ نشین و سبقید ہستند در میان مردمان کم ماندہ اند غیرے از مردن و خوردن کارے ندارند روز دیگر سلطان بخانہ حمید خان مہمان شد قرار داد چنان بود کہ ہرگاہ سلطان پیش حمید خان بیاید چند کس ہمراہ شوند و اکثر ہمراہان بیرون

با منتدیدیمرتبه افغانان بموجب اشاره سلطان دربانان رالت زده بزور اندرون در
آمدند وگفتند که مایان مثل بهلول نوکرخان هستیم از سلام چرا محروم باشیم چون غوغاے
وشور گردید خان از حال پرسید گفتند که افغانان سلطان را دشنام کنان می آیند و
میگویند که ما هم نوکرخان هستیم بهلول اندرون رفته ما چرا اندرون نرویم وسلام نکنیم
خان فرمود که همه را بگذارند تا اندرون بیایند افغانان هجوم کرده در آمدند وپهلوے
هر خدمتگار حمید خان دو نفر ایستادند چون سلطان دید که افغانان بسیار آمدند
ومیتوانند که از عهده کار ایشان برایند اشاره نمود درینوقت قطب خان بنی عم
سلطان زنجیر از بغل برآورده پیش حمید خان نهاده گفت که مصلحت درینست که
شمارا چند روز درگوشه باید بود بجهت حق نمک قصد تو نمیکنم القصه حمید خان را
محبوس کرده بکسان خود سپرد وسلطان دهلی را با خزاین ودفاین وکارخانجات وجمیع اسباب
سلطنت وجهانداری بے مانع مخالف متصرف شد در ۸۵۵ھ سکه وخطبه بنام خود گرده
بسلطان علاء الدین که در بداؤن بود عرضداشت نمود که چون پرورده نمک پدر شمائیم
درمعنی بوکالت شما کار سلطنت را که از دست رفته بود رواج میدهم نام شما از
خطبه بدر نمی افگنم سلطان درجواب نوشت که پدر من ترا فرزند گفته بود ترا بجاے
برادر دانسته سلطنت بتو گذاشتم وبر بداؤن قناعت کردم بالجمله سلطان بهلول
کامران وکامیاب شده بانتظام مهام جهانداری قیام ورزید بعضے امرا که بسلطنت
او راضی نبودند سلطان محمود والی جونپور را طلبداشته تحریص سلطنت دهلی نمودند
او بالشکر گران وسامان پیکار آمده دهلی را محاصره کرد سلطان بجانب ملتان راهی شده بود
به استماع اینخبر از دیپالپور معاودت نموده رو بدار السلطنت نهاد بعد رسیدن در نریله
با سلطان محمود اتفاق کارزار افتاد سلطان محمود شکست یافته بجانب جونپور رفت
مرتبه دویم باز سلطان محمود بر دهلی لشکر کشید بعد مقابله ومقاتله قرار یافت که آنچه محال
در تصرف سلطان مبارک شاه بادشاه دهلی بود متعلق سلطان بهلول باشد وهرچه از
اماکن انطرف سلطان ابراهیم والی جونپور در تصرف داشت سلطان محمود متصرف
گردد باین صلح هر دو بادشاه بولایت خویش برگشتند وبشرط مذکور تیغ کارزار
در نیام کشیدند نظم

همی تا برآید به تدبیر کار | مدارائے دشمن به از کارزار
اگر فیل زوری وگر شیر جنگ | به نزدیک من صلح بهتر ز جنگ
کند عاقل اندره صلح سیر | تو این راه میرو که از صلح خیر

چون سلطان محمود درگذشت و سلطان حسین خلف او بحکومت جونپور متمکن شد با سلطان بهلول محاربات درمیان آمد و از طرفین مساوات می گذشت نوبتے سلطان حسین باغوائے سلطان ملکه جهان بنت سلطان علاء الدین که در حباله ازدواج و نکاح او بود بایک لک سوار و چهل هزار پیاده و چهار صد فیل و توپخانه فراوان بر دهلی سواری کرد سلطان بهلول بنابر پاس نمک هر چند بملکه جهان عجز و نیاز کرد که نیابتا از طرف والد بزرگ وار ایشان می باشم و اطاعت قبول مینمایم بر من سواری نکنید ملکه جهان بگوش اجابت اصغا نکرد و سلطان حسین را طوعاً وکرهاً بر جنگ آماده کرد بالضرور سلطان بهلول با پانزده هزار سوار آمده صفوف مصاف آراسته کارزار مردانه و پیکار رستمانه نمود از انجاکه قوی اقبال و بیدار بخت بود با وجود اندک لشکر مظفر و منصور گشت نظم

چو لشکر بود اندک و یار بخت | به از بیکران لشکر و کار سخت
که در جنگ فیروزی از اختر است | نه از گنج و بسیاری لشکر است

سلطان حسین شکست یافته منهزم گردید ملکه جهان دستگیر شد سلطان بهلول از روے مردمی و مروت ان بانو را با عزاز و احترام پیش سلطان حسین فرستاد بعد آن هفت مرتبه سلطان را با سلطان حسین محاربات رو داده چند مرتبه صلح درمیان آمد و بارها سلطان حسین شکست یافته بطرف قنوج و پتنه رفت بمرتبه آخرین شکست فاحش خورده با ماکن و ور دست رفت و سلطان بهلول در جونپور رسیده سکه و خطبه بنام خود کرده آن ولایت را بمبارک خان لوحانی که از امرائے بزرگ بود داده بدهلی معاودت کرد درین اثنائے سلطان علاء الدین که در بداؤن گوشه اختیار کرده بود از تاریخ بودن انجا بعد بست سال باجل طبعی درگذشت سلطان بهلول که بمقابله سلطان حسین در افتاده رفته بود برائے تعزیت سلطان علاء الدین در بداؤن رسیده بعد ادائے مراسم ماتم پرسی بداؤن را

از پسران سلطان مرحوم برادر زادہ بگیان خود سپرد و این بیوفائی و بیمروتی را بر خود روا داشت **بیت**

منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا　　زین هر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا

و از انجا بدہلی آمدہ روز بروز قوت و تمکنش بہم رسانیدہ سلطنت بامراد کرد ظاہر آراستہ و باطن پیراستہ بود بمتابعت شریعت غرا کمال تقید داشتے و در کل حال سلوک بر مسالک شرعیہ و دین پروری نمودے و در داد و عدل مبالغہ فرمودے بیشتر اوقات بمصاحبت علما و مجالست فقرا گذرانیدے و تفقد احوال فقیران و مسکینان کردے بالاخر در موضع ملاوتی از اعمال سکیت بمرگ طبعی جہان فانی را پدرود کرد **نظم**

ہشتصد و نود و ہشت رفت از عالم[1]　　خدیو ملک ستان و جہان کشا بہلول

بہ تیغ ملک ستان بود و لیک دفع اجل　　بود محال بشمشیر و خنجر مصقول

مدت سلطنت او سی و ہشت سال و ہشت ماہ و ہشت روز ٭

سلطان سکندر عرف شاہزادہ نظام خان بن سلطان بہلول

بعضے امرا میخواستند کہ شاہزادہ باربک خلف کلان سلطان مرحوم را بسر برارا گردانند و برخے بر سلطنت اعظم ہمایوں نبیرہ سلطان رضامند بودند والدہ سلطان سکندر کہ زرگر زادہ بود نزدیک سلطان مرحوم از جمیع خوانین قرب و منزلت زیادہ داشت و اکثر امرای درحکم او بودند در باب پسر خود پیغام نمود عیسٰے خان لودے پسر عم سلطان مرحوم کہ بجینت ظاہری چون شیر و شکر و در باطن بسان آب و آتش بود دشنامہا دادہ گفت کہ پسر زرگری زادہ را چگونہ بسلطنت بر داریم باوجود باربک شاہ کہ اصالت و نجابت دارد و آن خلف قبول کنیم خانخانان فرملی کہ از امرای نامدار بود گفت و در و از رحلت سلطان مرحوم گذشتہ مناسب نیست کہ باہلیہ سلطان دشنام دہی عیسٰے خان گفت تو نوکرہستی ترا چہ میرسد کہ در سخنان خویش و اقارب دخل کنی خانخانان بر آشفت و گفت نوکر سلطان نظام خان ہستیم این را بگفت و از انجا برخاستہ با جمیع امرا اتفاق کردہ شاہزادہ نظام خان را سلطان سکندر خطاب دادہ و در ۸۹۴ سنہ بقصبہ جلالی بر تخت خلافت متمکن ساختہ سکہ و خطبہ بنام او کردند

[1] ۸۹۴ سنہ. فرشتہ جلد اول صفحہ ۳۲۸ ٭

سلطان از همانجا بر باربک شاه برادر کلان خود که در جونپور بود رفته پس از محاربه فتح نموده آن ولایت را بدستور سابق بر برادر خود بحال داشته سکه و خطبه بنام خود کرد و نیز با سلطان حسین والی جونپور که از سلطان بهلول شکست خورده دور دست رفته بود او را اکثر اوقات با باربک شاه مجادله می بود جنگ متواتر نموده مظفر و منصور گشت آورده اند که چون نوبت سلطنت دهلی به سلطان محمد شاه بن سلطان فیروز شاه رسید ملک سرور خواجه سرا را که خطاب خواجه جهانی داشت بسلطان الشرق مخاطب ساخته جونپور و آن حدود بجاگیرش مقرر کرده رخصت گردانید چون سلطان محمد شاه را شوکت و صلابت نماند سلطان الشرق استیلا یافته پرگنه کول و اتاوه و کنپله و بهرایچ و رابری و بهار و ترهت وغیره از جانب دهلی در تصرف آورده حکومت باستقلال کرد و در سنه ۷۹۶ سکه و خطبه بنام خود نموده آن ولایت را رونقی تازه داد بعد چندی باجل طبعی در گذشت مدت سلطنت او شانزده سال

سلطان مبارک شاه پسر خوانده سلطان الشرق یک سال و چند ماه

سلطان ابراهیم شرقی بن سلطان مبارک شاه چهل سال و چند ماه.

سلطان محمود بن سلطان ابراهیم شرقی سی و یکسال

سلطان محمد شاه بن سلطان محمود شاه سه سال و پنج ماه.

سلطان حسین بن سلطان محمد شاه یازده سال

درین ولا که سلطان سکندر غالب آمده آن ولایت را از سلطان حسین تخلیص نمود اگرچه سابقاً سلطان بهلول بر آن ملک فتح کرده بکسان خود سپرده بود لیکن بواقعی به ضبط در نیامده درین مرتبه سلطان مظفر و منصور گشته بالکل آن ولایت را بالضبط در آورده و آن ممالک که از تصرف سلاطین دهلی بدر رفته بود بعد یکصد و دو سال ضمیمه ولایت دهلی گردید القصه سلطان سلطنت باستقلال تمام کرد و مراسم عدل و انصاف بتقدیم رسانید و در عهد او نرخ غلات ارزان ماند و رعایا برایا با امنیت و جمعیت بکار و پیشه خود اشتغال داشتند و بترویج امور شرعیه و تنفید احکام اسلام بسیار مقید بود و تعصب دینی خیلی داشت از اکثر اماکن بت خانها منهدم ساخته مساجد و مدارس تعمیر نمود در متهرا و دیگر امکنه هندوان را از غسل منع کرد و نگذاشت که کسی از کفار در متهرا برسم کفر سر و ریش تواند تراشید و میخواست که بتخانهای تهانیسر را انهدام نماید علما گفتند که انداختن بتخانهای قدیم جایز نیست اما کفار را

از اغسال و از وجام باز باید داشت سلطان بر علما بر آشفت که طرف کفار میگیرید علما گفتند که آنچه
در کتب اسلاف نوشته اند از اظهار ان باکی نیست بالجمله سلطان خیلی متعصب بود کفار را
در اهانت و ذلت داشتنے مقرر کرده بود که هندوان اندکی پارچه نیله بر جامه خود متصل کتف
پیوند کنند تا اطاعت اسلام بظهور رسد و علامت هنود ظاهر گردد کتب هندوان را هر جا نزد
هر کس که مے یافتند مے سوختند یا در آب مے انداختند و هر کس که از کفار دستار مے بست جزیه
بقرار اعلیٰ از وے مے گرفتند ازین جهت اکثر هندوان اندکی پارچه نیله بر سر مے بستند و
ترک بستن دستار نمودند و در خفت و ذلت مے بودند و آن چنان خوار و ذلیل شدند که از قوت
روزمره عاجز و درمانده بودند نوبتے زنار داری را تهمت اسلام کرده بودند سلطان تمامی
علما و فضلائے ممالک محروسه جمع کرده دعوائے بر و ثابت نمود چون اسلام قبول نه
کرد او را بقتل رسانید نداول کسے که از سلاطین هندوستان هندوان را خوار و نزار
داشته و بدعوی اسلام برهمن را کشته او بود در رعایت اهل اسلام بسیار کردے و
مستحقان در روز عاشوره و عیاد خیرات بسیار نمودے در مساجد و مدارس امام و موذن و خطیب
و مدرس مقرر کرده وظائف این جماعه از سرکار مرحمت کردے خبر داری نسبت باحوال رعیت
و سپاه بجائے رسانید که خصوصیات خانه مردم باور رسیدی بعضے اوقات شبانه لباس سلطنت
از بر انداخته تنها در کوچه و بازار رفته از حقیقت احوال امرا و دیگر خلائق مطلع شدی مردم ظن
مے بردند که سلطان بجن آشناست که چنین اخبار مخفیه میرساند و بعضے مے گفتند که چراغی
از طلسمات بدست سلطان افتاده بود که از افروختن آن عالم اجنه ظاهر مے شد و کیفیت روے
زمین و احوال روزمره سلاطین ممالک و خصوصیات عالم و عالمیان بے کم و زیاد اظهار میکرد
و خزائن و نیز اسبابے دیگر ممالک بموجب طلب سلطان حاضر مے نمود بالجمله سلطان
خیلے هوشیار و صاحب دانش بود بر امرائے ضبط درست داشت اگر جائے لشکر تعین میکرد
هر روز دو فرمان متضمن تدبیر و ترتیب عساکر و آراستن صفوف جرنغار و برنغار و هراول و
قراول و چنداول و آئین کارزار و پیش بردن کار و حمله بر مخالف و محاصره قلعه بنام سردار فوج
میفرستاد و لوکر النفس را مجال نبود که احدے از ضوابط و حکمش تخالف تواند ورزید اسباب
ڈاک چوکی آنجا موجود داشت امرائے سرحد که فرمان صادر مے شد دو سه کروه استقبال
میکرد و صف بسته شخصے که فرمان مے آورد بران صفه مے ایستاد و امرا نیز صفه ایستاده

بهر دو دست فرمان گرفته بر سر مے نہاد ہما نجا یا در مسجد جامع بر سر منبر ہر جا کہ حکم صادر مے شد می خواند
و واقعات و لایات و پرگنات ہر روز رسیدی و از سوانح آن ممالک مطلع شدی بالاخر سلطان
بیماری سخت رو داده راه نفس بسته شد و قطرهٔ آب درون حلق نرفتے از ہمان بیماری درگذشت

نظم

سکندر کہ بر عالمے حکم داشت — در آن دم کہ میرفت دنیا گذاشت
میسر نبودش کزان عالمے — ستانند مهلت دہندش دمی
سکندر شہ ہفت کشور نماند — نماند کسے چون سکندر نماند

مدت سلطنت بست و شش سال و پنج ماه[1]

سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر بن سلطان بہلول

تخت مرصع و مکلل بجواہر نفیسہ آبدار و لولوی عزیبہ شاہوار آراستند و انواع
گلہائے مرصع از گوہر درخشان و لعل بدخشان بر آن تعبیہ نمودند کہ تماشاے صورت ہر گل
سیر ابش ہوش نظارگیان مے ربود و مشاہدہ زیبائے و رعنائے آن ابواب حیرت بر روے
تماشائیان مے کشود نظم

تخت نگویم کہ سپہر بلند — ہفت سر براز شرفش بہره مند
کرد جہان را بکوشت خدم — ثابت مطلق بہ ثباتش[2] قدم
صد قدم ایدجم و خاقان بہ پیش — او نرود یک قدم از جائے خویش
پاسش چہار و سکندر راہ گشت — کرب ہر کندر[3] مشغر پائے گشت
شیشہ[4] مرصع بہ بساط زمین — بر سر او شہ شدہ دانو نشین

در ۹۲۵[5] سلطان بر آن تخت جلوس نمود و سکہ و خطبہ بنام خود رواج داد و نقش ضبط
و تسلط و صلابت برامر از پدر ہم زیادہ بود و احدی را از ارکان دولت مجال نبود کہ سر مو تخلف
از امر تواند نمود از انجاکہ واقعہ طلبان سیہ باطن برائے گرمی ہنگامہ خویش نمیخواہند کہ فرمان
روائے مستقل و متسلط بوده باشد لہذا بعضے امرائے شاہزادہ جلال خان را کہ برادر

(۱) بست و ہشت سال و پنج ماه فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۸۹ (۲) لغات۔ (۳) شاہ۔ دہم (۵) مربع (۵) ۹۲۳ فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۹۹ ۔ ۱۲

خورد سلطان بود اغوا نموده مدعی سلطنت ساختند آخرالامر همان امرا در میان آمده مقرر کردند که تا سرحد جونپور در تصرف سلطان بوده باشد و در جونپور شاهزاده جلال خان بر مسند حکومت نشیند که در یک ملک[1] دو پادشاه راست نیاید و در یک نیام دو شمشیر نگنجد ﴿نظم﴾

بزم دو جمشید مقامی که دید | جای دو شمشیر نیامی که دید
تنگ بود مملکتی بر دو شاه | کس نشنیده فلکی با دو ماه

بعد رخصت شاهزاده بطرف جونپور وزرای عالی دانش این مصلحت را نه پسندیدند سلطان فرمان[2] بطلب شاهزاده فرستاد که بعضی مصلحت باز رو برو باید کرد شاهزاده در جواب گفت که چون در ساعت نیک برآمده ام بالفعل بمنزل مقصود روانه می شوم و راضی باین نگشته و عذرها در میان آورده راهی گشت و قطع منازل نموده داخل جونپور گردید و مسند آرای حکومت شد سلطان امرای آن دیار را امیدوار الطاف بیکران نموده از شاهزاده برگردانید درین صورت شاهزاده پرده از روی کار برداشته علانیه کوس مخالفت نواخته در آن ولایت سکه و خطبه بنام خود کرد و سلطان جلال الدین خطاب کرده لشکر فراهم آورده مستعد بجنگ گردید و با اعظم همایون شروانی که از امرای کبار صاحب جمعیت بود اتفاق نموده آماده پیکار گردید چون سلطان بدفع این شورش یورش نمود اعظم همایون تاب نیاورده و بیچاره شده از شاهزاده جدا گشته آمده ملازمت نمود شاهزاده نیز نادم گشته میخواست که بملازمت برسد لیکن سلطان قبول نکرد و شاهزاده براجه بکرماجیت ولد راجه مان حاکم گوالیار پناه برد اعظم همایون شروانی با سی هزار سوار و سیصد زنجیر فیل و توپخانه بسیار بر سر گوالیار تعین شد شاهزاده تاب نیاورده از گوالیار برآمده بطرف مالوه رفت و از انجا بولایت گوندوانه در آمد گوندان از روی نامردی و بیمروتی شاهزاده را دستگیر نموده پیش سلطان فرستادند و سلطان او را بقلعه هانسی روانه کرده از روی بیرحمی در راه قتل کنانید ﴿نظم﴾

شربت سلطنت و جاه چنان شیرین[3] است | که شهان از پی آن خون برادر ریزند
خون آزرده دلان زنپی[4] ملک مریز | که ترا نیز همان جرعه بساغر ریزند

چون سلطان نوجوان بود کاریکه پسندیده خود و ران و لایق پادشاهان نباشد بی مشورت وزرای نمود و اعیان دولت را بتقصیرات سهل بلکه بدون تقصیر قید زندان می کرد ازین

(۱) ما نداشتند که پادشاهی بشرکت راست نیاید (۲) کسان ؛

جہت امرا آزروہ خاطرے بودند مہابت وصلابت سلطان کہ در ابتدائے بود از دل امرا زایل گردید واختلال در کار سلطنت راہ یافت از تلون طبیعت بادشاہان پرحذر باید بود گاہے بسلامے برنجند وزمانے بدشنامی خلعت دہند اگر در مقام عنایت باشند از ہر تقصیر درگذرند واگر عتاب کنند بے گناہی را بشہرستان عدم فرستند واگر بندہ نوازی فرمایند گناہگاران را نوید نجات دہند واگر بر انتقام آیند مخلصان راسخ الاعتقاد را از ذروہ عزت بخاک انداز ند القصہ میان بہویہ[1] راکہ از ساوات عظام و وزرائے کرام بود بدون وقوع تقصیر مقید ساخت وغیر از ظہور جرمی کہ از وقتل لازم آید آن بے گناہ را باغوائے بداندیشان تقتل رسانید گویند کہ میان بہویہ نوعی دانش وہمت فرا داشت کہ روزے سلطان سکندر دانہ غلہ موٹھہ کہ در مسجد جامع بنظرش در آمدہ بود برداشتہ بدست میان بہویہ داد او کورنشات بجا آوردہ بمقتضائے فکرت بلند بخاطر آورد کہ چون این سعادت دست بوس بادشاہ یافتہ فکرے باید کرد کہ حیات ابدی یابد لہذا در باغچہ نشیمن خود کاشتہ مراسم حزم واحتیاط در پرورش آن بکار برد از وچند خوشہ بر آمد چون پختہ شد زیادہ از دو صد دانہ بہم رسید ہمچنین چند سال علی التواتر کاشتہ وحاصلات آن سال بسال بہم رسانیدہ مبلغے فراوان پیدا کرد وازان مبلغہا در شہر دہلی مسجدی بعمارت متین احداث نمودہ حقیقت این دانہ واحداث مسجد بعرض رسانید سلطان بر عقل و دانش او آفرین کردہ بعنایات بادشاہانہ وافزائش مواجب سرافراز گردانید وآن مسجد باسم موٹھہ موسوم گشت وتا حال در دہلی قائم است وبہمان نام شہرت دارد بالجملہ سلطان چنین وزیر صایب تدبیر را ناحق کشت واعظم ہمایون شروانی را کہ محاصرہ گوالیار داشت در آگرہ طلبیدہ قید کرد اسلام خان پسر او کہ حاکم مانک پور بود سر بغیے بر داشتہ چہل ہزار سوار وپانصد زنجیر فیل یکجا کردہ آمادہ پیکار گردید وپیغام نمود کہ اگر اعظم ہمایون را از قید خلاص سازند دست از مخالفت بر داشتہ شود سلطان این معنے را قبول نکرد ولشکر بر سر او تعین نمود مقابلہ ومقاتلہ عظیم در میان آمد و اسلام خان در معرکہ کشتہ شد واعظم ہمایون در زندان خانہ وفات یافت. بہار خان[2] پسر دریا خان در بہار یعنی وزیدہ قریب یک لک سوار یکجا کردہ تا ولایت سنبہل متصرف شدہ خود را سلطان محمد خطاب کردہ سکہ وخطبہ بنام خود نمود وہمچنین بہر طرف افغانان برگردان شدہ علم مخالفت برافراشتند ودولت خان لودی تخالف ورزیدہ از لاہور پیش حضرت ظہیر الدین

(۱) بہوا در تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۹۱ بہورا نوشتہ (۲) بہادر خان یا شہباز خان۔

محمد بابر بادشاه در کابل رفته پناه برد و استدعای تشریف شریف هندوستان نمود چنانچه
حضرت بادشاه با عظمت و تمکنت و شوکت و حشمت تمام بهندوستان آمده در مقام پانی پت
جنگ کرده مظفر و منصور شدند و سلطان ابراهیم در آن کارزار کشته شد ایام سلطنت
از هفت سال از ابتدائے سلطان بهلول تا اقامت سلطان ابراهیم سه تن مدت هفتاد
و یکسال و پنج ماه و هشت روز جهانبانی کردند ازینجا سلسله لودیان منقطع گردید رباعی

بیا بگوی که پرویز از زمانه چه خورد | بروبپرس که کسری ز روزگار چه برد
گرو گرفت ممالک بدیگری بگذاشت | درو نهاده خزائن بدیگرے بسپرد

حضرت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه بن عمر شیخ میرزا ابن ابوسعید میرزا ابن سلطان محمد میرزا ابن جلال الدین میران شاه میرزا ابن حضرت صاحب قران امیر تیمور گورگان و ذکر تیمور هم درین ست

بر منتظران اخبار سلاطین و مترصدان اسمار خواقین پوشیده و مستور نماند که ایزد سبحانه
و جل شانه بمقتضائے حکم محکم و امر مبرم خویش نظام مهام عالم و عالمیان و سرانجام امور جهان و
جهانیان را ضبطے که باید و در صورتے که شاید بحسب ارادت ازلی و مصلحت لم یزلی بمنصه ظهور
مے ارد و هر بنده را در خور استحقاق ذاتی و استعداد جبلی گوهرے او به مرتبه از مراتب
خاص رسانیده تشریفے که سزاوار بالائے والائے او می باشد کرامت میفرماید چون کارفرمایان
قضا و قدر سلطنت هفت اقلیم در مکامن قوة برائے حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان ودیعت
نهاده بودند در ایام رضاع انوار سرداری و سروری از پیشانی نورانی آن حضرت واضح و اطوار
خلافت و رعیت پروری از خطوط دست والا لایح بود و بعد از انکه سن مبارک بحد تمیز رسید
از ریاض حرکات و سکنات بوے سلطنت و جهانداری چون نکهت ریاحین از نسیم بهاری
میدمید و از مجازی گفتار و کردار نور جهانبانی مانند بارقه برق از ابر آذری میدرخشید اگر
با همرازان و همسران در بازی مے بودند غیر از حکایات حکم رانی و فرمان روائے بر زبان نمے
آوردند و در بازیها هم محض لشکر کشی و صف آرائے می بود نظم

ببازی اگر تیرش آهنگ بود | حدیثش ز دیهیم و اورنگ بود

بائین فرمان دہی داشت میل | شد ندی برش کو دکان خیل خیل
یکے نصب گشتے برسم وزیر | دگر چو امیران خدمت پذیر
زچوب و زنی ادمی ساختے | بکارے زہر سو بر و تاختے
چنان فرض کردی کہ فرمانِ تخت | بہ بر عو در آوردی او راز تخت
چو روشن شدی جرم بر کہترش | بریدی دبر نیزہ کردی سرش
سزا گفتی این است بر کہتران | نہ پیچند دیگر سر از مہتران
بجد بود مانند بازے او | بہ بازی شدی سر فرازے او
شب و روز در رزم بود و شکار | دل و جان در اندیشۂ کارزار

القصہ در خدمت ترمہ شیرین خان[1] والئے توران از نسل چنگیز خان کہ باہم جدی بود آن حضرت بسر مے بردند و بمقتضائے شجاعت ذاتی و دلاوری گوہرے روز بروز برتبہ بلند فائز مے شدند حتی کہ بپایۂ قدردان حضرت از جمیع امرائے عالی گشت و بدرجہ امیر الامرائے پیوستند و در تاریخ کہ امیر طراغان[2] پدر بزرگوار ایشان کہ ترک امارت کردہ در گوشۂ قناعت بیاد رب العباد اشتغال داشتند ودیعت حیات سپرد آن حضرت در بست و پنج سالگی بود مہ از روشنی کوکب و بلندی طالع و ارجمندی بخت و یاوری اقبال در ۷۷۱ھ ہجری بعد فوت ترمہ شیرین خان والی توران در خطہ دلکشائے بلخ بر سریر فرمان روائے و تخت جہانبانی جلوس فرمودہ سکّہ و خطبہ بنام خود کردند و سمرقند را دار السلطنت قرار دادہ لوائے عالم گیری و گیتی آرائے برافراختند و کوس جہان ستانی و مملکت پیرائے بلند آوازہ ساختند چنانکہ در اندک زمانے ولایت ماوراء النہر و خوارزم و ترکستان و خراسان و عراقین و آذربائیجان و فارس و مازندران و گرجان و دیار بکر و خوزستان و مصر و شام و روم و کابلستان و زابلستان و گرجستان و ہندوستان و دیگر ولایت در حوزۂ تسخیر در آوردہ برروش منابر جمیع ممالک خطبہ و بر وجوہ دراہم و دنانیر سکہ بنام نامی رواج داد و فرمان روایان روئے زمین را فرمان پذیر خویش گردانید۔

نظم

ولایت منضبط گشت از قاف تا قاف | ستمگاران فرو مردند ز اطراف
نماند اندر جہان صاحب کلاہے | کہ در پیشش نرفت از دیدہ راہے

---

(۱) ترمہ شیرین خان۔ اکبرنامہ دفتر اول صفحہ ۸۰ (۲) امیر طراغای۔ اکبرنامہ دفتر اول صفحہ ۷۹

کله داری که سرکش بود و بے باک | سرش را با کله افگند بر خاک
خسان را پاک کردے هر دیارے | بگلزار زمین نگذاشت خارے

مدت سی و پنج سال سلطنت باستقلال کمال کرده در ۸۰۷ سنه در مکان ابدار نزد[۱] هفتاد و فرسخی از سمرقند که متوجه فتح خطا بودند در عمر هفتاد و یک سالگی به بیماری سخت رحلت نمود؛ منظم

سلطان تمر آنکه مثل او شاه نبود | در هفتصد و سی و شش آمد بوجود
در هفتصد و هفتاد و دویم کرد جلوس | در هشتصد و هفت کرد عالم پدرود

جلال الدین میران شاه میرزا:- پسر سویم حضرت صاحبقران حکومت عراقین و آذربایجان و دیار بکر و شام داشت در ۸۱۰ سنه با قرا یوسف ترکمان در حوالی تبریز جنگ کرده درجه شهادت یافت:-

سلطان محمد میرزا:- پسر دویم جلال الدین میران شاه میرزا در خدمت خلیل سلطان میرزا برادر کلان خود که فرمان روائے توران بود بسپه سالاری و سرداری میگذرانید چون خلیل سلطان میرزا بجانب خراسان رفت در صحبت میرزا الغ بیگ ولد شاه رخ میرزا ابن حضرت صاحبقران که بنی عم بوده باشد میگذرانید میرزا الغ بیگ در علم نجوم مهارت کمال داشت حقیقت گردش افلاک و شرف و هبوط کواکب از صفحات آسمان میخواند و بدون مشاهده کتب نجوم از کمال اشتغال از تخریج و تدخیل ستارگان به بروج و خصوصیات نتائج آن خبر میداد و ولے اظهار اسرار و ابراز راز از سرایر نهانخانه دلهائے مردم احوال حال و مال هر کدام بمعرض بیان مے آورد و اکثر احکام زیچ درعهد بر دانشمندان این علم از میرزا یادگار است و در کتب نجوم مرقوم القصه سلطان محمد میرزا که همراه الغ بیگ میرزا میگذرانید باجل طبعی درگذشت:-

سلطان ابو سعید میرزا۔ ولد سلطان محمد میرزا در بست و پنج سالگی سریر آرائے سلطنت گردید هیزده سال حکومت ترکستان و ماوراء النهر و بدخشان و کابل و غزنین و قندهار و حدود هندوستان نموده در آخر عمر عراق نیز گرفت در ۸۷۳ سنه از اتفاقاتی که روداد در قید ازون حسن ولد میرزا یوسف حاکم آذربائیجان افتاد یادگار میرزا نبیره چهارم شاهرخ میرزا که نوکر او بود سلطان را بقتل رسانید:-

سلطان عمر شیخ میرزا:- پسر چهارم ابو سعید میرزا حکومت فرغانه و ولایت اوزکنج نزد[۲]

---

(۱) ابدار باید اکبرنامه دفتر اول صفحه ۸۰ موضع اترار نوشته بود (۲) اوزجند۔ اکبرنامه دفتر اول صفحه ۸۳

ونخشب داشت درخطه اندجان که تخت گاه فرغانه است به سبب شکستن جبر که عمارت سلطانی
برآن بود در ۸۹۹ سنه و در عمر سی و نه سالگی برحمت حق پیوست درآن وقت سلطان احمد میرزا برادر
کلان عمر شیخ میرزا سلطنت سمرقند داشت برسر اندجان لشکر کشیده مدتے محاصره نمود
بارادت الٰہی لشکر بابر پسرش که یالش غلبه آورد واکثر مردم وچارپا تلف شدند ازینجهت ازانجا خایب
وخاسر بازگشت :-

حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ بن عمر شیخ میرزا

در دوازده سالگی ۸۹۹ سنه در اندجان برسریر سلطنت نشسته یازده سال ورداء الدهر
باسلاطین چغتا و اوزبک محاربات سخت نمود وسه نوبت بر سلطان احمد میرزا عموے خود
غالب آمده فتح سمرقند کرد ازانجاکه مشیت ازلے برآن رفته بود که گوهر یکتائی اقبال آنحضرت
بمنصه ظهور رسانیده شود وکشور هندوستان به پرتو آفتاب عالمتاب شرق دولت گردد
واز شعشعه نیر جهان افروز این سلسله علیه اقلیم هند فروغ جاوید پذیرد آخر کار درآن دیار
فتح البابی که درخور همت آنحضرت نگشت ناگزیر از سمرقند برآمده بامعدودے روانه شد و
ودر بدخشان رسیده بخسرو شاه جنگ نموده فتح یافت وازانجا بکابل آمده از محمد مقیم
ولد ذوالنون ارغون که او با عبدالرزاق میرزا ابن الغ میرزا بن ابوسعید عم زاده آنحضرت
جنگ کرده مظفر شده از مدتے بر کابل تصرف داشت مستخلص نمود ومحمد مقیم شکست
خورده از کابل پیش شاه بیگ برادر خود که حکومت قندهار داشت رفت وآنحضرت باستقلال
کمال مسند آرائے کابل وبدخشان گردیده بعیش وعشرت اشتغال ورزید ازین پیش
اولاد حضرت صاحبقران را میرزا گفتندی در سنوالا آنحضرت خود را بادشاه خطاب کرده جشن
مسرت وکامرانی دبزم بهجت وشادمانی آراست تمام ایام بهار کابل بفرح وسرور گذشت
وهوائے آن خطه دلکشائی بر مزاج اقدس سازگاری نمود وفواکه وآب گوارا افتاد بے
شائبه تکلف تعریف وتوصیف کابل جنت مثل از کالبد بیان وقالب شرح افزون است
شهریست بزرگ بجمیع حوبهائے آراسته وبعمارات عالیه پیراسته مصریست سترگ
از سواد هفت کشور معمور واجناس عزیزه ربع مسکون مملو بازار مسقف بآئین دل پذیر تعمیر
یافته ورسته دکاکین مانند نظم جواهر انتظام پذیرفته قلعه آهنین بنیادش از زبان کنگرها

بافلاک سخن میگوید و کوه سرکوبش از غایت بلندی باسمان همسری مے جوید فضاے نگارینش
از خلد برین نمونه و سواد بهارینش از روضه رضوان نسخه زمینش سراسر اشجار و فواکه خیز
باغهاے سیرابش همه نزهت انگیز و باد بهاریش دلهاے افسرده را اعجاز عیسوی بکار مے
برد و هواے نوروزیش بجانهاے پژمرده مانند دم مسیحاے شگفتگی مے بخشد شیرین کاری
میوهاے رنگارنگ و لذت بخشی فواکه هاے گوناگون هندوستانیان را کابلی میسازد
و سازگاری هوا و خوشگواری آب اهل هند را هواے هند از دل مے برانداز د **نظم**

حق نگهدار شهر کابل باد — این چمن تا جهان است پرگل باد
در هواے بهار او شاید — که بتن روح رفته باز آید

آنحضرت از هواے کابل بغایت خوشوقت شده آنرا دار السلطنت قرار دادند و در
ایامے که مشاطه صبح عروس جهان را هر هفت میکرد و دایه نوروزی شاهد روزگار را
زیب و زینت میداد و ابر بهاری گلشن گیتی را آبروے می بخشید و از نسیم مسیحاے
نفس در ابدان نباتات روح میدمید بموجب حکم والا متصل شهر باغی مطبوع
و دل کشا و گلشنی مسرت بخش و نزهت افزا طرح افگندند که از طراوت و نضارت دم
مساوات بباغ جنت میزد و جوے از گذرگاه آورده در آن نزهت کده روان کردند
که وزیعه طراوت دایمی تواند بود نگارین گلشنی که اگر بگلشن خلد برین نسبت داده آید
لایق و رنگین گلبنے که اگر بوستان بهشت تشبیه کرده شود بنفس الامر موافق دیده
در تماشایش چون دیدهٔ نرگس از حیرت باز میماند و زبان در بیان ثنایش
بسان سوسن حرف زدن نتواند سرو سفیدارش از نهایت بلندی سر بفلک کشیده
دارد و عرعر و چنارش از غایت بالاے شاخ باسمان مے برآرد و هر درخت جوان بخت
از بسیارے اثمار چون پیران پشت خمیده و میوه حلاوت اندوز مانند حلواے بهشتی
بے حرارت آتش در رسیده و درختان نوخیزش مانند قامت شاهدان سهی بالا و دلاویز
و نونهالان سبز قبا بسان دلبران سبز پوش مسرت انگیز **نظم**

خاکش از بوے خوش عبیر سرشت — میوهایش چو میوهاے بهشت
میوه چند زان کنم تعداد — تا دهد میوه بار شاخ مراد
گر ز انواع سیب یاد آرم — نه توانم که جمله بشمارم

به گلابی کنم نفس مشکین | تا کنم سیب سرخ را تحسین

وصف زرد آلو ار کنم بنیاد | سازم اول دل و زبان را شاد

دم نیارم زدن ز شفتالو | کین سخن را دگر بود پهلو

چون در آیم بوصف آلوچه | فکرتم گم بود درین کوچه

سرخ آلو میرس و الوانش | تا نیابی بگشت بستانش

گرد بیدانه توت طبع نواز | مرغ دلها اسیر دام نیاز

وصف انگور اگر بنظم آرم | مست گردد خرد ز گفتارم

شکر انگور از شکر خوشتر | کام امید ازو پر از شکر

صاحبی صاحبان دانش را | صاحبی دلپذیر روح افزا

ور حسینی سخن چه گویم راست | دل عشاق ازو به برگ نواست

ور بوصف انار پردازم | حقهٔ طبع پر گهر سازم

آلو انگور و قند و امرود | چون کنم تار وصف هر یک پود

یادم آید چه گویم از بادام | چشم آن سرو قد سیم اندام

دهنم همچو پسته ماند باز | بس کنم تا نهان بماند راز

در ایام بودن آنحضرت بخطهٔ دل گشای کابل سنه ۹۱۱ زلزلهٔ عظیم واقع شد فصیلهای قلعه و اکثر منازل بالای حصار و عمارات شهر از شدت زلزله افتاد و خانهای موضع لمغان بالتمام انهدام یافت سی و سه مرتبه زمین در یک روز جنبش آمد اساس عمر بسیاری مردم و دیگر ذیحیات فرو ریخت و تا یک ماه شب و روزی یک دو سه مرتبه زمین در تزلزل بود و درمیان لمغان و بیک توت[1] پارچه زمینی که عرض آن یک گته بانس یعنی شصت ذرع بریده یک تیر انداز پایان رفت و از جای بریده چشمهای آب پیدا شد و از استرغچ تا میدان قریب شش فرسخ آنچنان زمین شگافت که بعضی از اطراف او برابر فیل بلند شده بود در آغاز زلزله از سر کوهها گرد و باد بشدت تمام برخاست و آثار قیامت نمودار شد در همین سال در هندوستان نیز زلزلهٔ عظیم عام شده بود بالجمله آنحضرت در کابل بوده بمقتضای دلاوری فطری و جرأت ذاتی کمر همت تسخیر هندوستان بستند و پنج مرتبه از کابل یورش فرمودند مرتبه اول در سنه ۹۱۲ تا تربیله[2] از توابع ملتان مرتبه دوم در سنه ۹۱۳ براه خورد کابل تا نواحی

---

(۱) همیشان و بیک توت. اکبرنامه دفتر اول صفحه ۸۹ (۲) بر نیه

بندرادل عرف لمغان مرتبه سویم در سنه ۹۲۵ بهیره پنجاب مرتبه چهارم در سنه ۹۳۰ تا لاهور و دیپال پور مرتبه پنجم در سنه ۹۳۲ چون از بدسلوکی و بیدادی سلطان ابراهیم اکثر امرا برگشت و در اکناف بلاد فتنه و فنا و برخاست و در هر طرف نوکران سلطان یعنی در زیده دولت خان و غازی خان از لاهور عرضداشت مشتمل استدعائے تشریف آوردن بخدمت حضرت پادشاه نوشته و بعد آن دولت خان از لاهور روانه کابل گشت لهذا قصد هندوستان فرموده بعضے امرا را پیش از خود بلاهور و دیگر اماکن الطرف فرستادند آنحضرت نیز بدولت و اقبال نهضت فرموده مانند خورشید از برجی به برجی و همچو کواکب از مکانی بمکانی قطع منازل نموده برکنار آب سندر سیده بهال واجب[1] لشکر منصور بنظر والا در آوردند عدد سوار و پیاده از سپاهی و سوداگر و اکابر و مسافر بده هزار رسید درین اثنا خبر آمد که دولت خان و غازیخان از عهود و مواثیق برگشته چهل هزار سوار و پیاده جمع کرده حصار کلانور را متصرف شده اند و با امرائے پادشاهی که پیشتر در لاهور رسیده بودند عزم جنگ دارند و از مردم پادشاهی سیالکوت نیز انتزاع نموده اند آن حضرت باستماع این خبر بسرعت متوجه شده برکنار آب چناب حوالی قصبه بهلول پور نزول اجلال فرمودند و حکم شد که سیالکوت را خراب کرده ساکنان آن جا را در بهلول پور آباد گردانند از انجا پیشتر روانه شدند اتفاقاً پیش ازین چند روز عالم خان و دیگر امرائے سلطان ابراهیم منحرف شده لوائے مخالفت برافراشته قریب چهل هزار سوار یکجا شده بسلطان آماده پیکار گشته عازم دهلی گردیده بودند سلطان بمقابله آنها بر آمد آن مردم بجنگ روز صلاح ندیده شبخون آورده بسیارے از لشکریان سلطان کشته و خسته گردیدند روز دیگر محاربه سخت نموده منهدم شدند بعد رسیدن در سهرند خبر نزول رایات عالیات حضرت پادشاه در حدود سیالکوت شنیده عازم درگاه والا شدند و با دراک سعادت ملازمت مور د الطاف بیکران گردیدند آن حضرت از سیالکوت متوجه پیشتر شده براه پسرور بکلانور تشریف بردند و از انجا کوچ فرموده قلعه ملوت تسخیر در آوردند و دولتخان که از عهد برگشته بود از روے خجالت قرار بر ملازمت نمید لو بالآخر نادم گشته بملازمت رسید بحسب صلاح دولت خواهان دولت خان را با رفیقانش در قلعه ملوت محبوس نمودند در همان حبس مرغ روح او از قفص بدن پرواز نمود آن حضرت از انجا روانه شده

---

[1] الاعرض سپاه ۱۲۵

بانباله رسیده ازان منزل شاهزاده محمد همایون میرزا را بتسخیر حصار فیروزه رخصت فرمودند شاهزاده جوان بخت دران سرزمین رفته داد مردانگی و دلاوری داده آن نواحی را مسخر گردانیده بملازمت رسید و بجلدوی اینخدمت حصار فیروزه و یک کرور تنکه نقد بشاهزاده مرحمت شد و در منزل انباله خبر رسید که سلطان ابراهیم ایک لک سوار و توپخانه بسیار و هزار فیل کوه شکوه بقصد جنگ از دهلی بر آمده منزل بمنزل مے آید آن حضرت از انباله راهی گشته بعد قطع منازل وطے مراحل در والی شهر پانی پت رسیده نزول اقبال فرمودند سلطان ابراهیم نیز در نواحی آن شهر رسیده در استعداد پیکار گردید هر روز از طرفین دلاوران جنگ آور داد مردانگی میدادند و مجاهدان لشکر بادشاهی بتائیدات الٰہی غالب می آمدند و سور و تحسین و آفرین مے شدند سلطان ابراهیم با شوکت و حشمت بسیار و مهابت و صلابت تمام بقصد جنگ و محاربت بر فیل آسمان شکوه سوار گشته رو در معرکه آورد ؛ **بیت**

چو از خاک بر باد صرصر نشست	براهیم گفتی برآذر نشست

افغانان دران کارزار فیلان کوه کردار انتخاب کرده بکجیم و دیگر سلاح آراسته بر لشکر بادشاهی سر دادند آن عفریت پیکران از تند خوئی و عربده جوئے بهر طرف که میدیدند صف مغلیه را برهم میکردند و بهر جانب که روے آوردند توزک جمعیت[1] مغلان از هم میگسیختند از صدمات فیلان بادتگ اسپان مغلان که هرگز چنین مهیب صورت ندیده بودند تاب نیاورده پیش نے توانستند رفت و هر کس که از دلاوران لشکر بادشاهی بجرات و جبار پیش میرفت بخرطوم فیلان گرفتار شده بخاک برابر میشد ؛ **نظم**

چو جنبید خرطوم فیلان مست	در اعضائے مغلان در آمد شکست
ز خرطوم فیلان پرعربده	بلائے سیه زآسمان آمده
ز دندان بزخم آتش انگیختند	همه خاک با خون در آمیختند
یکے را بدندان بر آویخته	یکے را بزانو در آمیخته

درینوقت حضرت بادشاه نظر بر لشکریان خویش انداخته و غلبه فیلان و اضطراب بسیار دران ملاحظه کرده سخنان عنایت اموز و مقدرات همت بخش بر زبان مقدس آورده فرمودند که اے مردان بکوشید تا جامهٔ زنان بپوشید همگنان کمر همت بسته دلاوری را با جان نثاری

(۱) سلک جمعیت ترک

همدوشش ودلیری راباجان بازی هم آغوش کرده حمله اوروند وداد مردانگی ومردی داده
بسان رستم وافراسیاب ومانند اسفندیار وسهراب بجنگ پرداختند **نظم**

دودست اودیده بکوشش برون | بهردست شان تیغ الماس گون
بهرجا که بازو برافراختے | سر فیل را زیر انداختے
بیک زخم خرطوم میشد جدا | توگوئی که از کوه فتاد اژدها
به پاشید خرطوم فیلان زتیغ | توگوئی همه بار بار وز میغ

منکفلان توپخانه از طرفین بتوپهائے زلزله افگن وضرب زنهائے کوه شکن آتش
درداوند از صعوبت صداء تزلزل در زمین و آسمان افتاد وغریو تحیر از کون و مکان برخاست
زهره مستمعان شگافته شده گوشش شنوندگان انباشته گشت خرمن هستی بسیاری
از بوارق ضرب آنها سوخته گردید ودود اجل دردماغ اکثرے پیچید از کثرت دود دخان عرصه
غبر دنوعی تاریک شد که تا زمان ممتد چهره ادمی واسپ محسوس نمے گشت وفرط بخار
مانند ابر سیاه سطح هوارا بنهج تیره ساخت که گویا شب دیجور نقاب ظلمت بر رخ روز انداخته
ودود مانند دیوانگان ژولیده مو مضطربانه برروی زمین مے دوید دخان در رنگ گردباد
بپائے شتاب بادوج فلک مے پیچید **نظم**

زبس دود کامد فراز از فرود | سیه شد بیک بار چرخ کبود
چنان دود شد سوی گردون شتاب | که شد چشمهائی کواکب پرآب

ازانجا که ارادت ازلی ومشیت لم یزلی بران رفته بود که رشته سلطنت لودیان منقطع گردد وممالک
هندوستان درظل رایات عنایت این خاندان والاشان مورد امن وامان شود مرغان قضا گریبان
جان سلطان بدست اجل گرفته بمقابله بهادران لشکر اقبال که چون سد روئین لباس
آهنین آراسته وبزیور فتح ونصرت پیراسته بودند کشیده آوردند از سرد وطرف
مبارزان شهامت نشان داد جانفشانی وجانستانی دادند ومراسم قتال وجدال بتقدیم
رسانیدند وکارزار عظیم روداد وآتش پیکار مشتعل شد بالاآخر نسیم فتح وظفر از مهب
اقبال وزید وغنچه مراد در گلبن آمال شگفته گردید وسلطان ابراهیم ناگهان درگوشه گشته
شد واکثرے از لشکر یانش علف تیغ بیدریغ گشته طعمه زاغ وزغن گردید پنج شش هزار
آدم نزدیک نعش سلطان مقتول گشته افتادند وبقیة السیف منهزم گشته سر در بیابان

نهاده بدر رفتند **نظم**

نه زانگونه پیکار آمد پدید	که مشروح گردد بگفت و شنید
ز بس کشتگان شد زمین ناپدید	تو گفتی که روز قیامت رسید
در آن روز بس کز عدو کشته شد	بیابان همه پشته بر پشته شد
شد از کشته بر کشته بالا و پست	بتاراج جان مرگ بگشاد دست
ز بس کشته افتاد در کوه و دشت	جهان گفت بس بس که از حد گذشت
گر این جنگ رستم بدیدی بخواب	شدی از نهیبش دل و زهره آب

بالجمله بتاییدات الهی فتحی که بادشاهان پیشین را میسر نشده بود و مقدمه تمام فتوحات هندوستان تواند شد چهره ظهور برافروخت و خرمن دولت و حیات سلطان ابراهیم از برق تیغ آنحضرت پاک بسوخت بعد ظهور چنین فتح شگرف حضرت بادشاه جبین نیاز بر زمین عجز نهاده سجدات شکر و سپاس به درگاه بادشاه حقیقی بجا آورده متوجه دهلی شدند و در آن مصر جامع که تخت گاه سلاطین هند است رسیده سکه و خطبه بنام نامی خویش نمودند **قطعه**

ظهیر الدین محمد شاه بابر	سکندر شوکت و بهرام صولت
بدولت کرد فتح خطه هند	که تاریخ آمدش فتح بدولت

در هائے خزائن که گرد آورده چندین سلاطین بود کشوده هفتاد لک تنکه سکندری بشاهزاده محمد همایون میرزا و یک خانه خزینه بے آنکه تحقیق شود ضمیمه انعام فرمودند و ده لک تنکه بهریک امرا مرحمت شده و تمامے یکه جوانان بلکه مردم اردوے معلی از انعام کامیاب شدند و بشاهزاده هائے کامگار و پردگیان شبستان اقبال که در کابل بودند بقدر تفاوت درجات نقد و جنس روانه کردند بعد تنظیم و تنسیق امور دهلی متوجه آگره گشتند و در آن مصر دلکشا بجهت نظم و نسق مالی و ملکی طرح اقامت افگندند سوائے دهلی و آگره باطراف ممالک افغانان لواے مخالفت مے افراشتند آخر الامر بتدابیر صائبه و افکار ثاقبه آنحضرت بمرور ایام اکثر مخالفان سر بر خط اطاعت و انقیاد نهادند و هر کس بقدر مراتب مشمول عواطف گردید و امرائے قدیم و جدید در خور حال اقطاع مرحمت شد و از شمول عواطف والا والده فرزندان و وابستگان سلطان ابراهیم را مشمول عنایات ساخته اموال و خزاین خاصه ایشان را بایشان مرحمت فرمودند و اضافه بر آن هفت لک تنکه از ممر انفاق بوالده سلطان

بطریق سیورغال مقرر گشت والده سلطان ممنون عنایت بے غایت گردیده یک قطعه الماس که هشت مثقال وزن داشت وتخمیناً سعران جواهر شناس قیمت آن نصف خرچ روزمره ربع مسکون بوده میگفتند که آن الماس از خزانه سلطان علاء الدین است که اوراز اولاد راجه بکرماجیت بدست آمده بود پیش کش حضرت بادشاه نمود القصه آنحضرت در آگره نزول اجلال فرموده بانتظام مهام پرداخت و تمام ایام برسات که بمقتضائے نزاهت هوا و شمامت غمام و تازگی روزگار و سرسبزی زمین و رسیدگی میوه هائے بهار هندوستان است بعیش وعشرت گذرانیدند و از عدل و انصاف جهان را رونق بخشیدند و از بخشش و بخشائش جهانیان را کامیاب فرمودند۔ **بیت**

اسوده جهان بدولت او ۔۔۔ افروخت نظر بطلعت او

چون ایام برسات بانقضا رسیده ابر از بارش شبانه روزے آرمیده چهره آسمان از حجاب سحاب و روے زمین از نقاب آب نمودار گردید لطافت هوا پرده ابر از میان افلاکیان و خاکیان برکشید شدت آفتاب و سورش گرما که ساکنان خطه وجود و متوطنان عالم شهود را در تپ و تاب داشت فرونشست اهل روزگار که از کثرت آب و خلاب و فرط تاب آفتاب پائے تردد در دامان تعطیل کشیده بودند کمر همت به تحصیل مقاصد بربستند موسم نرد و جولان شجاعت شعار و زمان جولان گرمی باد پایان برق رفتار در رسید آنحضرت بعد روز دسهره که آن هندی جشن است باستیصال مخالفان بے اعتدال و پامال معاندان بدمال متوجه شدند بمدرین اثنا رانا سانگا که از راجهائے عظیم الشان هندوستان بود باغوائے حسن خان میواتی باشکر فراوان و توپخانه بے پایان بجرات وجسارت تمام از مکان خود روانه شده در بیانه که متصل آگره واقع است بقصد محاربه با آنحضرت در رسید و نیز جمعی افغانان که باسلطان ابراهیم هم مخالفت داشتند باپنجاه هزار سوار و فیلان بسیار از جانب قنوج خروج کرده بهار خان[1] ولد دریا خان را بسلطنت برداشته سلطان محمد لقب کردند و شورش عظیم بهر طرف برخاست و در اقطار ممالک فتنه و فساد روداد امرائے کابلی که خونریز دیار سرد و سیر بودند چه از شدت گرما و چه از بسیاری ترددات محاربات و چه از غلبه رانا سانگا و افغانان و چه از بے همتی خودها

---

[1] بهادر خان

اکثرے قصد معاودت کردند و وزران کنگش بعرض رسانیدند که چون مخالفان از هر طرف هجوم آورده اند و تا حال ملک بواقعی ضبط نشده است بهتر که چند قلعه استحکام داده بولایت پنجاب رفته اقامت باید ورزید و مترصد لطیفه غیبی باید بود حضرت بادشاه فرمودند که این چنین مملکتے را بمشقت تمام گرفته و خلق کثیر که شریک ملت بودند بقتل داده باشیم امروز از پیش کافری غنه انا کرده و عذر شرعی بدست نیاورده اگر معاودت نمایم پادشاهان اطراف بچه زبان یاد کنند قطع نظر ازین در عرصه محشر چه عذر توانم گفت هیهات هیهات وقت آنست که همت را با شجاعت هم دوش دلیری را با دلاوری هم آغوش نموده کارزار مردانه باید نمود اگر بتائیدات الهی فتح مے شود غازی مے شویم و اگر کشته میگردیم درجه شهادت مے یابیم و دیگر انواع سخنان مردانه و نصایح عالی همتانه بر زبان آورده آن جماعه را دل دادند و همت بخشیدند هم گنان قبول کرده دل بر مرگ نهاده از اگره بر آمدند و صفوف مصاف آراستند از آن اطراف رانا سانگا نیز آمده آماده پیکار گشت بهادران قوی دل چون شیران زنجیر گسل بر رزمگاه در آمده کوششے و کششے نمودند که نظارگیان را ذکر رستم و افراسیاب از یاد رفت بلکه روح اسفندیار و سهراب از فراز آسمان تحسین گر گردید: نظم

بجنبش در آمد دو لشکر چو کوه ازان جنبش آمد زمین در ستوه

ز پولاد پوشان لشکر شکن تن کوه لرزید بر خویشتن

ز باریدن تیر همچون تگرگ بهر گوشه برخاست طوفان مرگ

ز هر جا دلیران زور آوران کشیدند شمشیر کین از میان

ز خون جو یها شد روان بیکران یکے جانفشان و یکے جانستان

چون تائیدات ازلی و تمدیدات لم یزلی قرین حال فرخنده مال اولیائے دولت بود صبح فیروزی از مطلع اقبال دمید و چهره ظفر بحسب خواهش نمودار گردید رانا سانگا نیز چون پشه از وزش باد گریزان و مانند دیوار از تند سیل افتان رو بهزیمت نهاد و بصد محنت و مشقت افتان و خیزان به بیوت خویش رسید و لشکریانش علف تیغ بیدریغ شدند و از خون مخالفان عرصه کارزار لاله زار گشت: نظم

اگر ماهی از سنگ خارا بود شکار نهنگان دریا بود

کجا صعوہ را این میسر شود | که با باز روزے برابر شود
کبوتر که پہلو زند با عقاب | بقصد سر خویش دارد شتاب
شغال ار کند پنجہ با نرہ شیر | سر بخت خود را در آرد بزیر
بجائے که شیران در آیند جنگ | چہ یارائے روبہ که ایستد بجنگ

آنحضرت بعد چنین فتح سجدات حمد بیکران بدرگاہ حضرت واجب العطایا بتقدیم رسانیدہ در اگرہ معاودت فرمودہ بتدبیرات صائب خس و خاشاک اہل خلاف و طغیان از عرصہ ممالک پاک رفتند و اکناف گیتی و اقطار ہندوستان در حیطہ تصرف اولیائے دولت در آمد در ہنگامہ افغانان از طرف قنوج برہم خوردہ و امرائے کابلی از ظہور چنین فتوحات دل نہاد خدمت شدہ حسب المدعائے اقطاع یافتند و دل از کابل برکشیدند عالم برہم خوردہ انتظام تازہ یافت مہام سلطنت بنظام آمد مراسم انبساط بظہور پیوست لوازم داد و دہش بہ تقدیم رسید کوتہ حوصلہ ہا را فراخی مسرت پدید آمد ساده دلان ہیچمدان را سر رشتہ دانش بدست افتاد ہمت والا بہ ترفیہ احوال رعایا و آبادی ملک مصروف گشت شاہزادہ محمد ہمایون میرزا را برائے انتظام پراگندگی ہائے سنبھل فرستادند و شاہزادہ کامران میرزا را لاہور و ملتان جاگیر مرحمت فرمودہ از کابل طلب داشتند شاہزادہ از کابل بلاہور آمد و لایت ملتان که از مدت متمادی از تصرف سلاطین دہلی بدر رفتہ بود بحسن تدبیر و شمشیر ہمت شاہزادہ کامران میرزا و بتائید اقبال لایزال حضرت بادشاہ بتسخیر در آمد

برخوانندگان اخبار ممالک پوشیدہ نماند که از بعضے تواریخ بدین نمط بمطالعہ این خاکسار در آمدہ که در ولایت ملتان آغاز ظہور اسلام در سنہ نود و نہ ہجری از محمد قاسم در زمان حجاج بن یوسف است بعد آن سلطان محمود غزنوی آن ولایت را از تصرف قرامطہ ملاحدہ برآوردہ رواج اسلام داد پس از آن شہاب الدین سلطان غوری بر ہندوستان فتح یافت ولایت ملتان نیز در تصرف سلطان در آمد از ابتدائے ۵۸۲ سنہ ہجری تا نہایت ۸۰۰ سنہ آن ولایت در تصرف سلاطین دہلی ماند چون بہ سبب سستی سلطان محمد شاہ که از نژاد رایات اعلیٰ خضر خان فرمان روائے دہلی بود در ہندوستان ملوک طوائف گردید و در ہر اکناف امرا سر از اطاعت برتافتند حاکم ولایت ملتان نیز دم استقلال زد و از حکم سلطان محمد شاہ انحراف ورزید چون نوبت سلطنت بہ سلطان علاء الدین ولد سلطان محمد شاہ رسید او از پدر ہم سست

تر گردید و در امور ممالک زیاده برہم زدگی رو داد و اختلال کمال راہ یافت و بہر طرف سرکشان سر کشیدند
ولایت ملتان بنابر تواتر و تواتر صدمات مغول کہ ہر سال از جانب کابل بر آمدہ تاخت و تاراج
میکردند از حاکم خالی ماند اعیان و ارکان این ولایت و اہالی و موالی شہر باہم مشورت کردند
کہ بدون حاکم کار این مملکت مختل گشتہ برائے حراست خلائق و نظم امور مملکت وجود
حاکم ناگزیر است ہمگنان متفق اللفظ والمعنی بودہ شیخ یوسف قریشی را کہ از اولاد شناور
دریائے حقیقت عارف معارف طریقت سر حلقہ اولیائے مخدوم العالم شیخ بہاؤ الدین ذکریا
قدس اللہ سرہ بود بسلطنت ولایت ملتان بر داشتند شیخ یوسف فرمان روائے آن ولایت
باستقلال یافتہ در ۸۵۷ھ سکہ و خطبہ بنام خود کرد و درویشی را بجہانبانی ہمرنگ و ولایت
را بسلطنت ہم سنگ گردانیدہ قلوب رعایا و برایا بخود رام ساخت و امور فرمان روائے را رونقی
و رواجی تازہ داد بعد چندگاہ رائے سہرہ[1] کہ سردار جماعت لنگاہان بود و قصبہ سیوی باد تعلق
داشت بہ شیخ یوسف پیغام نمود کہ سلطان بہلول لودی بر سلطان علاؤ الدین غالب آمدہ
سکہ و خطبہ بنام خود کردہ بر تخت دہلی نشستہ و بر اطراف ممالک متصرف شدہ متسلط میشود
مبادا بر ملتان لشکر کشد در چنین وقت خبرداری و ہوشیاری و حراست ولایت ضرورا ست
اگر مارا از جملہ دولت خواہان و لشکریان خود دانند و جماعۂ لنگاہان را کہ خدمت طلب و سپاہی
درست ہستند بیش از اند تقدیم خدمات بجان کوشیدہ شود شیخ این معنی را قبول کردہ مشار الیہ
را پیش آوردہ بانتظام امور جہانبانی رفیق گردانید رائے سہرہ کمر خدمت بر میان
جان بستہ بواسطہ استحکام نیک اندیشی و دولت خواہی دختر خود را در عقد نکاح شیخ آوردہ
ہمیشہ اتحاف تحائف لایقہ بدختر خود مے نمود گاہ گاہے برائے دیدن دختر در سفہستان
شیخ میرفت نوبتی بجمیع مردم خود را در ملتان در آوردہ التماس کرد کہ جمعیت مارا بنظر قدسی
در آوردہ فراخوران خدمت فرمایند شیخ سادہ لوح از مکر و خداع غافل بودہ تفقدات نمود
رائے سہرہ بعد ازانکہ سال واجب بنظر شیخ در آوردہ بایک خدمتگاری بجہت ملاقات دختر
آمدہ نشست خدمتگار بموجب اشارہ او بزغالہ را در گوشہ بکار در سانید خون آن گرم در پیالہ
انداختہ آورد آن مکار پیالہ خون سا و رخ در کشید و بعد از زمانی از روئے فریب فریاد
بر آورد کہ در شکم درد غالب آمد و زمان زمان جمجع و فزع زیادہ مے کرد و قریب نیم شب

[1] سہرہ یا سنبہرہ اما در تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۲۴ رای سہرہ و در طبقات اکبری صفحہ ۶۳۹ رای سہرہ نوشتہ

ملازمان شیخ یوسف را بقصد وصایا حاضر ساخته درحضور آنجماعه استفراغ نموده از دهان خون بر آورد و باین فریب خویشان و برادران خود را بجهت وداع و اظهار وصیت از بیرون شهر درون قلعه طلب داشت چون ملازمان شیخ یوسف حال او را بدین منوال دیدند از آمدن مردم او درون قلعه مضائقه نکردند بدین تقریب اکثر مردم او بقلعه در آمدند و بعد از زمانے سر از بستر بیماری برداشته تمام منتسبان خود یکجا کرده معتمدان را بحراست هر چهار دروازه تعین کرد تا نگذارند که نوکران شیخ یوسف از قلعه شهر وارک درآیند آنگاه در خلوت سرائے شیخ رفته کسان خود بهر طرف نصب کرده شیخ را بدست آورده قید کرده سر بسلطنت بر داشت و سلطان قطب الدین خطاب کرده سکه و خطبه بنام خود نمود مدت سلطنت شیخ یوسف دو سال

سلطان قطب الدین عرف رائے سہرہ لنگاہ

در ۸۵۹ شنه سکه و خطبه بنام خود کرده بامور فرمان روائے پرداخت و شیخ یوسف بتقاپوے که یافت از قید فرار نموده پیش سلطان بهلول لودی در دهلی رفت سلطان بهلول رسیدن شیخ مغتنم دانسته خوش وقت گردید و کمال احترام بجا آورده دختر خود در عقد منا کحت شیخ عبدالله خلف شیخ مذکوره در آورد القصه سلطان قطب الدین فرمان روائے ولایت ملتان باستقلال تمام حسب مدعائے نموده باجل طبعی درگذشت مدت سلطنت او شانزده سال

سلطان حسین بن سلطان قطب الدین

در ۸۷۴ شنه قائم مقام پدر گشت چون صاحب تردد و دلاور بود بقوت شجاعت و مردانگی قلعه شور را از تصرف غازیخان بتسخیر در آورد و بعد چندگاه چنیوت را نیز از ملک ماجهی کهوکهر گماشته سیدخان گرفت و در اسرع اوقات تا کروکوت و دهنکوت متصرف شد سلطان بهلول لودی بتحریک شیخ یوسف باربک شاه پسر خود را با تاتارخان حاکم پنجاب بر سر سلطان حسین فرستاد همدرین اثنائے برادر حقیقی سلطان حسین بغی ورزیده خود را سلطان شهاب الدین خطاب کرده سر بشورش بر داشت سلطان نیز بمقابله بر آمده بعد محاربه برادر خود را دستگیر گردانید باربک شاه و تاتارخان در نزدیکی ملتان رسیده صفوف پیکار آراستند سلطان حسین با ده هزار سوار و پیاده آماده کارزار گردیده و هر یک از

لشکر بانیش سه سقیر بر غنیم زد یکبارگی که سی هزار تیر علی التواتر بر لشکر بار باب شاه رسید تاب نیاورده رو بفرار
نهاد و تا قصبه چنیوت اصلا عنان نکشید و گماشته سلطان حسین را که در چنیوت بود بعد جنگ بدست آورده
بعدم خانه فرستاد درین ایام ملک سهراب دودائی پدر اسمعیل خان و فتح خان با قوم و قبیله خود از نواحی کج و مکران بخدمت سلطان
حسین آمدند سلطان مقدم ایشان را غنیمت دانسته از قلعه کوت کرور تا دهنکوت بملک سهراب جاگیر داد از شنیدن
این معنی بلوچ بسیار از کج و مکران بخدمت سلطان حسین رسیدند و بقیه ولایت کناره دریای سند به بلوچان مقرر گردید و رفته
رفته از سیت پور تا دهنکوت به بلوچان قرار یافت چنانچه از آن ایام آن ولایت در تصرف اولاد
ملک سهراب است چون صیت نیکنامی سلطان حسین باکناف ممالک مشهور گشت جام بایزید
و جام ابراهیم از جام نندا حاکم ولایت تهته رنجیده بخدمت سلطان حسین پیوستند سلطان
ایشان را پیش آورده رعایت ها نموده فراخور حال جاگیر مقرر کرد بعد فوت سلطان بهلول
سلطان سکندر والی دهلی با سلطان مصالحه نموده مقرر کرد که طرفین بر ولایت خود قانع بوده بر حدود
یکدیگر یورش نکنند چون سلطان حسین پیر و ضعیف شد پسر خود را سلطان فیروز شاه
خطاب کرده خطبه بنام او کرد ازین جهت که مخلوق آزار و ستمگار بود عماد الملک وزیر او را
زهر داده کشت درین صورت سلطان باز خطبه بنام خود کرده سلطان محمود پسر سلطان
فیروز شاه را ولی عهد گردانید و عماد الملک را بانتقام خون پسر خود باتفاق جام بایزید بعدم
خانه فرستاد بعد چند روز سلطان حسین باجل طبیعی برحمت حق پیوست مدت سلطنت
او بست و دو سال

سلطان محمود بن فیروز شاه بن سلطان حسین

در سنه ۹۰۸ قایم مقام جد گردید چون خورد سال بود ارزال پرست شد اوباش و اجلاف
گرد او فراهم آمدند و اوقات بتمسخر و استهزا مصروف می شد ازین جهت اشراف و اکابر از
صحبت او دوری جستند هنگامی که ظهیر الدین محمد بابر بادشاه به قصد تسخیر هندوستان
از کابل نهضت فرمودند بعد رسیدن در پنجاب بمیرزا شاه حسین ارغون حاکم تهته منشور والا
صادر گشت که ملتان در جاگیر او مرحمت شد آنرا بتصرف در آورده در آبادانی ملک و رفاهیت
رعایا کوشد میرزا شاه حسین ارغون از تهته آمده بسلطان محمود جنگ کرد و چند گاه در طرفین
مجادله و مقابله ماند همدرین اثنا سلطان محمود در گذشت مدت سلطنت او بست و

هفت سال ؛

سلطان حسین بن سلطان محمود

سه ساله بود امرائے دولت خواه آن طفلک را در سنه ۹۲۵ بر مسند حکومت نشاندند و مراسم اطاعت بجا آوردند بعد چند روز قوام خان و لشکر خان لنگاه که سردار قوم و صاحب جمعیت بودند تخلف ورزیده اکثر محال ملتان متصرف شدند و میرزا شاه حسین ارغون ملحق گشته باسلطان حسین جنگ کرده لوائے فتح برافراشتند و ملتان را بتسخیر درآورده شهر را غارت نمودند شهریان از هفت ساله تا هفتاد ساله در بند افتادند و سلطان حسین نیز محبوس گشته بعد چندگاه بعدم خانه شتافت و ملتان آنچنان خراب شد که بخاطر هیچکس نبود که بازاباد گردد مدت سلطنت سلطان حسین که محض برائے اسم بود هفت(۱) سال ۔

میرزا شاه حسین ارغون

در سنه ۹۳۲ فتح نموده شمس الدین نام غلام خود را بحراست ملتان مقرر کرده لشکر خان لنگاه را پیش او گذاشت لشکر خان کار مالی و ملکی از پیش برده غالب آمد بعد چندگاه شمس الدین را از میان برداشته خود لوائے حکومت برافراشت و دم استقلال زد درین ولا که لاهور و ملتان از حضور حضرت بادشاه بجاگیر شاهزاده کامران میرزا مقرر گشت شاهزاده بعد رسیدن در لاهور لشکر خان را از ملتان طلب داشته جاگیر دیگر مرحمت کرده در ملتان کسان خود نصب گردانید در آن ولایت(۱) چهار سال حکومت میرزا شاه حسین ارغون ماند و از ابتدائے سنه ۹۳۳ لغایت سنه ۹۳۷ مدت هشتاد سال آن ولایت از تصرف فرمان دهان دهلی بیرون بود درینولا داخل کشور دهلی گردید و شاهزاده کامران میرزا بر آن قابض گشت ۔

درین ایام بعرض والا رسید که شاهزاده محمد همایون میرزا را که بنظم و نسق دیار سنبل متوجه شده بود بیماری صعب روداده حکم شد که بدهلی آمده از انجا براه دریا بحضور والا رسد شاهزاده بموجب حکم والا عمل آورده در آگره رسید امراض مختلفه و عوارض متضاده که معالجه یکے باعث تزاید دیگرے باشد حادث گشت پختگان از موشکافی حیران

مسیحا نفسں در دوا سازی و علاج پردازی کوشیدند اثر صحت و شفا بمنصۂ ظہور نرسید
وکار از معالجات درگذشت داشتند او عارضہ با متداد کشید و حکما دست از معالجہ باز داشتند
آخر الامر بصلاح دانایان تجربہ کار و خیر اندیشان درگاہ برآن قرار یافت کہ چون صورت شفا
در آئینہ دوا نمودار نیست آنچہ از امتعہ نفیسہ و اشیائے خلاصہ گران بہا کہ بہتر از آن
در سرکار والا متصور نباشد موجود است بہ نیت صحت شاہزادہ تصدق باید کرد شاید از
فضل حکیم حقیقی شفا نصیب شود برین تقدیر الماس گران بہا بیش قیمت کہ والدہ سلطان
ابراہیم گذرانیدہ بود بہتر از ان ہیچ چیز گران بہا در خزانہ والا موجود نبود برائے تصدق تجویز
کردند حضرت بادشاہ بعد از تامل برزبان مقدس آوردند کہ ہمایون از جان عزیز تر است
مال دنیا چہ خواہد بود کہ صدقات توان نمود من خود را صدقہ آن نور حدقہ مے نمایم ہمان زمان
برخاستند و گرد چہار پایہ شاہزادہ گردیدند بقدرت قادر علے الاطلاق کہ عنان زندگی
دمرگ عالمیان وظہور بیماری و شفائے جہانیان بقبضۂ قدرت و دست حکمت اوست
ہمان وقت بلا توقف انوار صحت و شفا بر چہرہ نورانی شاہزادہ و آثار عارضہ در ذات
والا حضرت بادشاہ نمودار گشت و باعث تعجب نظارگیان گردید و در اندک مدت شاہزادہ
تندرست شد و حضرت بادشاہ روز بروز بیمار تر گشتہ در عمر چہل و نہ سال و بقولے پنجاہ سالگی
این جہان فانی را پدرود کردند و نعش مبارک آنحضرت را بکابل بردہ در گذرگاہ برلب
آبجوئے بخاک سپردند مدت سلطنت سی و ہشت سال از آنجملہ در ہندوستان پنجسال پنجروز

حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بن ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ

امیر نظام الدین میر خلیفہ کہ ناظم امور سلطنت و مدار علیہ مملکت بود از شاہزادہ محمد ہمایون میرزا
بیمناک و ہراسان بود مے خواست کہ بوجود فایض الجود سریر خلافت زینت پذیرد و ما فی الضمیر
آنکہ خواجہ مہدی داماد حضرت بادشاہ جنت آرامگاہ را کہ سخی و باذل و پر ہمت و دریا دل بود
و بامیر خلیفہ و بعضے امرا اتفاق داشت بسلطنت بردارد و خواجہ مذکور بامید این معنے طمطراق
عجبی برروئے کار آوردہ مستعد اجلاس اورنگ جہانبانی گردید اما سلطنت نہ امر یست کہ
بسعی و تلاش شخصے و یا بامداد و اعانت کسے میسر تواند شد شائستہ سریر خلافت و جہانبانی
و سزاوار افسر سلطنت و کشورستانی اقبال مندی تواند بود کہ بوستان اقبالش از جوئبار الطاف

سبحانی شاداب ازلی و شبستان امالش از شمع اعطاف یزدانی نوریاب لم یزلی و وجود باجودش
بمقتضاے اخلاق حسنہ مقبول و طبع پسندیدہ اش بعدالت گستری و رعیت پروری مجبول
و شعشعہ عدلش ظلمت سوز ظلم و ستم و بارقہ تیغش آتش افروز در خرمن ہستی مفسدان
ظالم بودہ باشد **نظم**

بود کامش از شاہی و برتری — رعیت نوازی و دین پروری
باحسان کند خاطر خلق شاد — جہان یکسر آباد دارد ز داد

چون صانعان قضا خلعت این امر عظمی بر بالاے والا آنحضرت دوختہ مترصد این وقت
مسعود زمان محمود بودند خواہش میر خلیفہ پیش نرفت امراے عظام بالاتفاق یکدیگر در سنہ ٩٣٧
آنحضرت را در بست و چہار سالگی زینت افروز سریر جہانبانی نمودند مواجب سپاہ بدستور
سابق بحال داشتہ اکثری را باضافہ سرفراز فرمودند و ولایات و اقطاع بمیرزایان قسمت
گشت و بعد از تنظیم امور جہانبانی بجانب قلعہ کالنجر نہضت شد راجہ آنجا تاب مقاومت
نیاوردہ مراسم انقیاد بجا آورد و دوازدہ من طلا پیشکش گذرانید چون سلطان محمود بن
سلطان سکندر لودے بسمت جونپور علم سرداری برافراشتہ بود لشکر ظفر پیکر
باستقبال او نامزد کردہ باگرہ معاودت کردند و سلطان محمود تاب صدمات عساکر والا
نیاوردہ بسمت پتنہ و بنگالہ رفت و بعد چند سال در ہمان طرف بمرگ طبعی درگذشت چون
محمد زمان میرزا داماد حضرت بادشاہ جنت آرامگاہ ارادہ بغی داشت او را بدست آوردہ در
قلعہ بیانہ محبوس کردند و حکم شد کہ میل در چشم او بکشند چون تقدیر بران رفتہ بود کہ چشمش
از بینش معزول العمل نگردد او فرمان بباسی ظاہر کردہ ازین امر نجات یافت و بنقابوے وقت
از قید قلعہ مذکور برآمدہ پیش سلطان بہادر والئ گجرات رفت آنحضرت باستماع این خبر
مکتوب محبت اسلوب بسلطان بہادر نوشتند کہ او را در حضور لفرستد یا او را از ملک خویش
مدبر سازند آن مدہوش بادہ بیخبری جواب نا ملایم بر نگاشت از انجا کہ سلطان علاء الدین
ولد سلطان بہلول لودی و تاتارخان پسرش نوکر سلطان بہادر بودند باغواے
آنہا سلطان بہادر بر قلعہ چتور مہم کرد و تاتارخان را با لشکر گران و مبارزان جانستان
بطرف ملک بادشاہی فرستاد و از روے جسارت و جرات آمدہ قلعہ بیانہ تسخیر در آوردہ
رو باگرہ نہادند حضرت براے دفع این شورش ہندال میرزا برادر خورد خود را با لشکر

گران و مبارزان جانستان تعین کردند هر دو لشکر باهم پیوسته کارزار نمودند چون اقبال بادشاهی قوی بود و شمشیر این سلسلهٔ علیه بر فرقهٔ افغانان غالب تاتارخان با اکثرے از رفیقان خویش در معرکه کشته شد زیرا که سلطان بهادر جرات و بیجا اعتدائے کرده بود بمقتضائے حمیت دین و سلطنت گوشمال آن بے اعتدال لازم دانسته از آگره نهضت فرمودند

قطعه

نکنند از گزندگی تو به گرگ تا نشکنند دندانش
نکند مار ترک زخم زدن تا نه کوبند سر بسندانش

ازان طرف سلطان بهادر از محاصرهٔ قلعه چتور برخاسته بقصد پیکار عازم گشت هر دو لشکر در ساحت مندسور بهم پیوستند و علی التواتر محاربه رو داد سلطان بهادر نابه نیاورده منهزم گشت اکثر گجراتیان در آن روز کشته و خسته شدند و آنحضرت قصد استیصال او صمیم کرده تعاقب نمودند سلطان بهادر در هیچ جا در الکه خود نتوانست اقامت کرد در جزیرهٔ دریای شور رفته پنهان شد آن حضرت تا کنهبایت رفته تمامی بلاد آن ولایت را بضبط در آورده بعد مقرر کردن امرا در هر محل معاودت فرمودند قلعه چانپانیر را که در حصانت ومتانت مشهور است گرد گرفتند کسان سلطان بهادر در نگاهداشت آن قلعه محاربات متواتر نموده داد مردی و مردانگی و تدبیر و فرزانگی دادند چون محاصره بامتداد کشید روزے آنحضرت به بهانهٔ شکار برآمده دوران قلعه مشاهده فرموده از گوشهٔ نزدیک قلعه رسیده میخهاے فولادی بر دیوار قلعه نصب کرده بنفس نفیس خویش با چندی دیگر بر قلعه تصاعد کرده اندرون قلعه رفتند و دروازه را کشادند و جمعی از لشکر منصور داخل قلعه گشته اکثری اهل قلعه را علف تیغ بیدریغ نمودند آن قلعه متین را بعد محاربه سخت بتسخیر در آوردند و آن قدر خزانه و امتعه و اشیا بدست لشکریان بادشاهی افتاد که تا یکسال محتاج استحصال مال جاگیر نه شدند بعد فتح انحصار مندسور رسیده ولایت گجرات را بجاگیر میرزا عسکری که برادر خورد حقیقی آنحضرت بود مرحمت فرمودند میرزا در آن ولایت رفته بعیش و عشرت پرداخت و در ضبط و ربط ملک تقید ننیاخت سلطان بهادر قابو یافته از جزیره برآمده باز در گجرات رسید میرزا عسکری باوجود بسیاری لشکر و سامان جنگ این چنین ولایت را که به ترددات موفور بدست آمده بود از روے بے همتی مفت از دست داده بدون جنگ بسمت آگره

رونهاد سخن سازان بعرض رسانیدند که میرزا خیال سلطنت در سر دارد لهذا آنحضرت
از مندسور نهضت فرموده روانه بطرف آگره شدند و میرزا عسکری که از جانب گجرات مے آمد
بے سابقه خبر ناگهان در راه ملازمت نمود آنحضرت بمقتضائے اهلیت چیزے بر روے میرزا
بر زبان نیاوردند چون محمد زمان مرزا باشاره سلطان بهادر از گجرات براه ریگستان بجانب لاهور آمده
شورانگیز گردیده بود عساکر قاهره بر سر او تعین شد میرزا تاب نیاورده باز بگجرات رجعت
نمود و آنحضرت باز باستیصال سلطان بهادر قصد مصمم نموده نهضت فرمودند و عساکر
منصوره پیشتر تعین کردند و بدفعات مجادلات درمیان آمد سلطان بهادر شکست یافته در جزیره
پیش فرنگیان رفت چون نقش غدر و خداع از ناصیه حال فرنگیان برخواند میخواست که
ازانجا بگریزد هر وقت برآمدن بر غراب در دریائے شورافتاده غریق لجه فنا گشت
و ولایت گجرات از فتنه و فساد پاک شده بتصرف اولیائے دولت درآمد و آن
حضرت ازان دیار خاطر جمع نموده بهر محل امرا نصب کرده باگره تشریف آوردند چون شیرخان
افغان به سبب بودن رایات والا بسمت گجرات قابو یافته ولایت جونپور و بهار و قلعه رهتاس
و چناوه متصرف شده قوت و مکنت بهم رسانیده بر ملک بادشاهی مے تاخت و باعث آزار
و انزار خلائق میشد و روز بروز لشکر گرد او جمع مے گشت لهذا اندفاع فتنه او لازم دانسته
متوجه ولایت شرقیه شدند و قلعه چناوه را باندک محاصره از کسان شیرخان به تسخیر
درآورده متوجه پیشتر شدند شیرخان از آوازه نهضت موکب والا در خود تاب
مقاومت و مقابله ندیده بسمت بنگاله بدر رفت و بحاکم آنجا جنگ کرده او را شکست
داده بنگاله را متصرف گشت و در آنجا اقامت ورزید نصیب شاه والئے بنگاله بعد
هزیمت از شیرخان زخمی شده بدرگاه والا رسیده استغاثه نمود آنحضرت برائے رفع
شورش آن بے اعتدال قصد مصمم نموده کوچ به کوچ قطع منازل کرده در بنگاله نزول
اقبال فرمودند شیرخان تاب سطوت جلال لشکر اقبال نیاورده جلال خان پسر خود را
در بنگاله گذاشته در جهارکهند رفت پسرش نیز از تصادم افواج بادشاهی تاب مقاومت
ندیده ازانجا روانه شده پیش پدر رفت و آنحضرت هوائے بنگاله را که ایام برسات
بود خوش فرموده طرح اقامت انداختند و هر روز جشن نموده بعیش و عشرت
پرداخته غافل و بے پروا بودند ابواب فرح و انبساط کشاده گردید بدوراهلے

خبرگیری ممالک مسدود گشت حکم شد که احدی خبر ناخوش بعرض نرساند مقرر است هرکرا روز اد بار پیش آید در زمان نکبت نزدیک شود نخستین عقل او تیره گردد و اندیشه او تباه شود سود خود در زیان اندیشد و از کردار شایسته دور و بامور ناشایسته نزدیک گردد

بیت

چو بخت بد کسے را پیش آید کند کارے که کردن را نشاید

درین صورت شیرخان فرصت یافته قوت بسیار بهم رسانیده لشکر گران فراهم آورده اطراف ممالک بتصرف درآورد و خلل عظیم در ملک بادشاهی راه یافت بعضے امرا از غفلت بادشاه بے رخصت برخاسته باگره آمدند و باغوائے آن طائفه باغیه هندال میرزا در آگره بغی ورزیده خطبه و سکّه بنام خود کرد چون اخبار اختلال ممالک و بغی میرزا در لشکر والا رسید هیچ کس را یارائے آن نبود که بعرض اقدس تواند رسانید بالاخر خیر اندیشان ضرور دانسته حقیقت تسلط شیرخان و بغی میرزا هندال و برهم زدگی امور ملک و عدم رسیدن رسد غلات مفصل التماس کردند در عین برسات از بنگاله نهضت کردند از طغیانی دریا و شدت سیلاب و کثرت آب و خلاب طرفه حالت بر لشکریان و اهل اردو ورود داد آدمیان و اسپان چون جانوران آبی شناکردند و شتران و فیلان چون کشتی ها طوفان نوردی مے نمودند اکثر پرتال در ابها غرق شده و بسیارے چارپا در خلابها تلف گشت چون موکب والا در بهوجپور تهته کنار دریاے گنگ رسید شیرخان با لشکر بسیار و استعداد و سامان تمام آمده در نزدیکے لشکر بادشاهی اقامت ورزید و از روے مکر و خدیعت پیغام اطاعت و انقیاد مے فرستاد و چند گاه بهمین ائین و قیل و قال مے گذرانید

بیت

بر تواضعهای دشمن تکیه کردن ابلهی است پای بوس سیل از پا افگند دیوار را

ازانجا که به سبب نارسیدگی غلات و دیگر اجناس و اتلاف اسپان و دیگر چارپا سپاهیان بادشاهی بے سامان شده استعداد پیکار نداشتند و بغفلت میگذرانیدند شیرخان بر احوال پراختلال لشکر بادشاهی واقف گشته صورت ظفر در آئینه روزگار خود معائنه کرد ناگهان بهچی با استعداد و کمال تاختن آورد و لشکر بادشاهی را که از مکران مکار و شعبده فلک ناهنجار غافل بود فرصت آن نشد که اسپان را زین کنند تا به پرداختن کارزار چه رسد

اکثرے علف تیغ بیدریغ شدند و بسیاری بدریا افتاده غرق گشتند و بقیه سر در بیابان نهادند آنحضرت حال لشکر بدین منوال دیده و گردش فلکی با آئین ناهنجار معاینه کرده بنا چار اسپ در دریائے گنگ انداختند چون دریا طغیان بود بسبب شدت سیلاب و تندی آب از اسپ جدا شدند درین حال سقائے سرکار رسیده دست آنحضرت گرفت فرمودند چه نام داری التماس نمود که نام من نظام است و در سقایان سرکار نوکرام فرمودند که نظام اولیائے القصه بدستیاری آن سقائے خضر کردار از ان موج خیز جانکاه سلامت بکناره آمده بسقا قرار دادند که چون بدار الخلافه آگره نزول اقبال شود او را نیمروز[1] بر تخت سلطنت بنشانند از انجا بهزاران تاب و عنا باگره رسیدند و خلاصه مخدرات استار اقبال و نقاوه منظهرات مکامن اجلال حاجی بیگم حرم خاص آنحضرت در قید شیرخان افتاد از انجا که حفظ و صیانت الهی کافل حال و ضامن مال بود ساحت حریم حرم عفت را غبار صف خیال بداندیشان نتوانست پیمود و غبار اندیشه تیره جانان بر حواشی سرادقات عصمت نتوانست نشست شیرخان اہلیت و آدمیت بجا آورده آن پرده نشین نقاب عفت را باعزاز و اکرام تمام بخدمت آنحضرت رسانید و این واقعه در سنه ۹۴۶ بر کنار دریائے گنگ در بهوج پور تهتهر و داد اینهمه شکست از غفلت و بے پروائی آنحضرت بوقوع آمد فرموده بزرگان تجربه کار است که اگر حشر و اکفران روائے بدن عنصریست آسیب بیدانشی و بے تمیزی رسیده از تندرستی حواس خمسه که فرمان پذیر او هستند چه بر مے آید همچنان بادشاه را اگر برشناسائے کار و امتیاز نیک و بد سگالش نرود از امرائے شجاعت کیش و وزرائے صلاح اندیش چه مے کشاید:۔

نظم

کسے را که خرمش نباشد درست | بنائے هش بود سخت و سست

چو نبود بتدبیر اندیشه دکار | ندامت کشد اخراز روزگار

القصه آنحضرت در آگره رسیده بعزم اسم آوردن لشکر و انتظام پراگندگیهای احوال سپاه ساعی شدند و در آن وقت سقائے خضر وش آمده حاضر گشت او را بموجب قرار داد نیمروز بر تخت سلطنت اجلاس داده سلطان نیمروزه گردانیدند بموجب حکم والا تمامی امرا حاضر شده مراسم فرمان پذیری بتقدیم رسانیدند و او در زمان جلوس بر تخت

---

(۱) دو نیمروز و ۱۲۰ عرش

هرچه بخاطر داشت احکام خویش جاری کرد گویند که از چرم شک خود دراهم و دنانیر کرده باب طلا و نقره بران اسم خویش رقم بسته رائج گردانید چنانچه اینمعنی تاحال زبان زد مردم است هندال میرزا که باغوائے بعضے امرا بغی ورزیده بود شرمنده و سر افگنده آمده ملازمت نمود عسکری میرزا نیز از بیانه بخدمت رسید و کامران میرزا برادر خورد آنحضرت باستماع چنین فترات[1] از لاهور آمده بملازمت سعادت اندوز گشت اما بسبب اجلاس سقا بر تخت سلطنت چنین شکایت بر جبین حکایت انداخت چون مجلس کنگش آراسته گشت کامران میرزا که حسد فطری و عداوت جبلی داشت اظهار تمارض نموده روانه لاهور شد و از جمله بست هزار سوار که همراه داشت سه هزار سوار بخدمت آنحضرت گذاشت و درچنین وقت که معاند غالب بود و هنگام اظهار مراسم برادری و نیک اندیشی بود توفیق رفاقت نیافت نظم

چو یک دل نباشند اعیان شاه — شود کار شاه و رعیت تباه

ز ارکان دولت نزیبد نزاع — ستیزنده از دعلے الانقطاع

آنحضرت باز در سنه ۹۴۷ با یک لک سوار از آگره بدفع شراره شرارات و فتیله فتنه متوجه شدند شیرخان نیز با پنجاه هزار سوار و توزک و تجمل بسیار و توپخانه و دیگر اسباب پیکار از ان طرف در رسید در حوالی قنوج هردو لشکر بهم پیوستند و متواتر محاربه سخت رو داد جوانان کار و یلان کارزار که شیران بیشه هیجا و نهنگان دریائے وغا بودند داد مردانگی و جلادت دادند و مبارزان طرفین کارنامها بظهور آوردند که رستم و افراسیاب بر ایشان آفرین کردند و ثنا خوان گردیدند نظم

شد از باد کین آتش جنگ تیز — قضا گفت نه خفته را گفت خیز

نظم

زمین گشت با آب تیغ آشنا — درو دند صد کشت مردم گیا

ببارید چندان نم خون ز تیغ — که باران نبارد بسالی ز میغ

چو باران نیسان بهنگام جنگ — ببارید زان پاره سنگے خدنگ

برافروخت آتش نبرد یا لی آب — تو گفتی که دارد قیامت شتاب

بارادت بادشاه حقیقی که زمام اختیار جمیع امور بدست قدرت اوست و نصرت و هزیمت

(۱) افراط تفریط

وابسته بخواهش او بار شکست بر لشکر بادشاهی افتاد مانند عساکر سحاب از صولت باد بهر
طرف پراگنده و متفرق گشت و شیر خان غالب آمده مظفر و منصور گردید آنحضرت بر تقدیر ایزدی نظر
داشته و پراگندگی لشکر معاینه کرده بودن در معرکه صلاح وقت ندیده فیل سواره از آب گنگ
عبور کرده بکنار رسیدند چون کناره بلند بود بدستیاری میر شمس الدین محمد غزنوی که در جمله
نوکران کامران میرزا همراه لشکر بادشاهی بود بالا آمدند و بجلدوی همین خدمت میر
شمس الدین محمد به اتگگی شاهزاده محمد اکبر سرفراز گشته بود و در عهد خلافت شاهزاده
میر مذکور و تمام قبیله او بدولت عظیم کامیاب گشت چنانچه در جای خویش گذارش خواهد
یافت بالجمله حضرت بادشاه بهزاران محن و مشاق در آگره رسیدند و در آنجا توقف صلاح
ندانسته راهی شدند و بعد قطع مسافت در لاهور تشریف آوردند و با برادران مجلس مشورت
آراسته شد و از هر طرف کنگاش درمیان آمد هر یک از برادران موافق مرضی خویش برخلاف
رضای آنحضرت سخنان برزبان آوردند آن حضرت فرمودند که حضرت فردوس مکانی یعنی
بادشاه جنت آرامگاه هندوستان را بچه مشقت گرفته بودند اگر از بی اتفاقی شما امروز از
حیطه تصرف برآید بادشاهان روی زمین شما را چه خواهند گفت و من که تنها بر سر غنیم بروم
اگر بعنایت الهی فتح و نصرت رو میدهد شما بچه روی ما را باز خواهند دید و اگر عیاذا بالله معامله
بطرز دیگر می گردد شما را کنج سلامت در هندوستان مشکل است چون کامران میرزا را
شیر خان از روی خدیعت امیدوار کرده بود که ولایت لاهور بر و مسلم داشته باشد
خود را از معاونت بادشاه باز کشید ازینجهت کامران میرزا صلاح جنگ آنحضرت را
نداده باتفاق عسکری میرزا روانه کابل گردید بعد رسیدن بکابل غزنین و قندهار و بدخشان
در تصرف خود آورده و سکه و خطبه بنام خود کرده بزم کامرانی آراست و میرزا حیدر کاشغری
خاله زاده حضرت بادشاه جنت آرامگاه که از کاشغر آمده در آگره بملازمت اعلی رسیده بود
از رخصت آن حضرت به کشمیر رفته آن ولایت را بزور شمشیر و قوت شجاعت مسخر گردانید
اولا بصلاح کشمیریان سکه و خطبه بنام نازک شاه والی آنجا بحال داشت و بعد
چند سال که آن حضرت از عراق معاودت فرمودند بر روس منابر کشمیر خطبه و بر وجوه
دنانیر سکه همایونی مقرر ساخت بالجمله چون آن حضرت دیدند که برادران ترک برادری کردند
و نوکران مسلک بیوفائی پیمودند و گردش فلک بر مراد خود نیست و معاند غالب است

بناچار توقف در لاہور اصلاح حال ندیدہ بر کنار آب چناب رسیدند و از انجا با ہندال میرزا
و یادگار ناصر میرزا بسر عم خود متوجہ شدہ براہ ملتان در بھکر رسیدند و خواص خان غلام
شیر خان با عساکر گران تا ملتان وا و ہیچ تعاقب آنحضرت نمودہ برگشت بعد از آنکہ آنحضرت در بھکر
نزول فرمودند ہندال میرزا بے رخصت آنحضرت برخاستہ بقندہار رفت و آنحضرت مدتے
در نواحی بھکر طرح اقامت انداخت منشور عنایت بسلطان محمود مرزبان آنجا نوشتہ د
رہنمون ملازمت نمودند و اورا توفیق ادراک سعادت ملازمت راہبر نگشت و بہ لطائف الحیل
گذرانید بعد چندگاہ بسمت تہتہہ متوجہ شدند بعد رسیدن در نزدیکی تہتہہ مدتے با شاہ
حسین میرزا ارغون والی آنجا جنگ درمیان آمد ارغونیان راہ رسیدن رسد غلہ در لشکر
بادشاہی مسدود ساختند و آنچنان بر مردم شاہی کار تنگ شد کہ اکثر بر گوشت حیوانات
میگذرانیدند و ضمیمہ آن والی تہتہہ از روے فریب و فسون بیادگار ناصر میرزا نوشت کہ چون
پیر و ضعیف شدہ ام و سوائے دختر وارثے ندارم چہ خوش باشد کہ صبیہ من در عقد
مناکحت تو درآید و درین وقت عصائے پیری من باشے میرزائے سادہ لوح عقل معاملہ
شناس نداشت ازین سخنے خاک بے وفائی بر فرق روزگار خود انداختہ ازان حضرت
اختیار جدائی نمود چون از بواعث مذکورہ دران حدود کار پیش نرفت بالضرور از تہتہہ
عنان سمند عزیمت بجانب ولایت رائے مالدیو کہ از راجہائے ہندوستان بکثرت جمعیت
و وسعت ولایت ممتاز بود برتافتند و در اوچ تابع ملتان آمدہ براہ بیکانیر متوجہ جودہ پور کہ دارالایالت
رائے مالدیو بود شدند چون بدہ کروہی جودہ پور رسیدند بعرض رسید کہ رائی
مالدیو بمقتضائے اندیشہ ناقص ز پندارانہ خوف شیر خان خیال فاسد در سر دارد لہذا
رسیدن پیش او از لوازم احتیاط و حزم بعید دانستہ کسان معتبر برائے تحقیق این
مقدمہ بطریق اخفا فرستادند جاسوسان خبر آوردند کہ فی الواقع فکر او بطرز دیگر است بالضرور
از انجا معاودت نمودند چون بادیہ ریگستان طے بایستی کرد و شتر سوارہ براہ جیسلمیر رواں گشتند:-

بیت

اشتران جملہ از پے پرواز ؛ چون شتر مرغ پر برآوردند

در راہ سہ روز و شب آب نیافتند و از بے آبی و بے فلکی اکثر مردم تلف
شدند:- قطعہ

بگاه تشنگی چون قطرهٔ آب | بچشم خویشتن ابی ندیدند
زمام آبرو از دست دادند | زبی آبی به بیتابی فتادند

بهزاران مشقت و تعب در حصار امرکوت نزول اقبال واقع شد رانا پرشاد حاکم آنجا مقدم عالی سعادت خود دانسته شرائط خدمت تبقدیم رسانید بعد رسیدن در آن حصار سعادت انحصار پنجم رجب سنه ۹۴۹ اختر دولت از برج سعادت طلوع فرمود و گوهر اقبال از درج اجلال ظهور نمود یعنی ولادت باسعادت بادشاهزاده محمد اکبر از خدر مقدسه شرف عصایم جهان نخبه عفایف دوران حمیده بانو بیگم که نسبت پاک آن عفیفه از مانی بزیده اولیای عظام حضرت زنده فیل احمد جام میرسد و حضرت بادشاه بعد رسیدن در نواحی تهته در حباله ازدواج در آورده بودند اتفاق افتاد چمن مراد نهال از زیب و مند آراسته شد ریاض امال به نسیم مرام شگفته گشت در شبستان اقبال شمعی که کاشانه امید از فروغ وجودش منور گردد روشن شد و نخل دولت ثمری که ذائقه تمنا را لذت مراد بخشد مثمر گردید آسمان بفر ولادتش بر زمین حسد برد و زمین بمقدم کرامتش بر آسمان فخر جست گسستگی خاطرها را ذریعه انتظام در رسید و شکستگی دلها را وسیله ظهور مومیائی بحصول انجامید غمهای بی تفرقه بشادمانی ها مبدل گشت و رنج بی جمعیتی را دوائی جمعیت حاصل شد کوس شادمانی بلند آوازه گشت و خروش مبارکبادی بگوش فلک پیوست بزم فرخ و بهجت آرا شدند و انجمن طرب و مسرت پیرا استند

غزل

ریاض عیش را دیگر بهار دل کشا آمد | بفرق عشرت از نو سایه بال هما آمد
ز تولید مبارک اختری صد گونه عشرت شد | برای خاطر افسرده جان آب لقا آمد
ز روی کوکب مقصود چشم بخت روشن شد | دعای مستجاب از آسمان حاجت روا امد
کنون از باغ بهروزی گل شادی بدامان شد | نهال خوشدلی را موسم نشو و نما آمد

منجمان والا فکرت و ستاره شناسان عالی فطرت از مطالعه زائچه اقبال به بیداری بخت و بلندی طالع و علو و عهود سلطنت و ارتقای قدر و دولت و بقای عمر و منزلت آن مولود مسعود بشارت دادند آنحضرت مراسم حمد و سپاس بدرگاه واهب العطایا بتقدیم رسانید و چندگاه در آن سرزمین بسر برده دل از آن حدود برداشتند و داعیه بر آن شدند که بقندهار تشریف برده پردگیان سراوق عصمت را در انجا گذاشته قدم آرزو

درین راه تفرید و تجرید اختیار نموده بمکه معظمه شوند باین نیت بحاکم تهته صلح کرده روانه شدند
چون در حوالی قندهار رسیدند میرزا عسکری که از جانب میرزا کامران در انجا بود در قلعه
داری مراتب احتیاط بجا آورده آماده جنگ گردید و نظر برکمی لشکر بادشاهی نموده خیال
فاسد بخود راه داده خواست که آنحضرت را دستگیر نماید آنحضرت بمقتضائے وقت صلاح جنگ ندیده دست از تسخیر
قندهار باز داشته متوجه پیش شدند بعد رفتن یک منزل از قندهار میرزا عسکری برآمده قصد کرد آنحضرت از استماع این خبر بسرعت بر سمند
تیز رفتار برآمده با متعلقان حرم سرا بدر رفتند میرزا عسکری بر خیمه گاه رسیده اردوی معلی
را غارت کرده شاهزاده محمد اکبر را که بدست میرزا افتاده بود در قندهار آورد و بعد چند گاه
پیش کامران مرزا بکابل فرستاد القصه چون بمقتضائے غوامض حکمت الهی و دقائق مصلحت
ازلی که در ضمن هر نامرادی چندین اسباب مراد و سر انجام می یابد نقش مراد بر تخته آرزو
نشست و عیار جواهر نامرادی مردم گرفته اند و بے اخلاصی لشکر و بد مردمی برادران و بے
خردی اقربا و نا مساعدے روزگار مشاهده افتاد خواستند که در لباس تجرد قدم شوق
در بادیه گذارند و حلقه کعبه مراد و سر رشته دامن مقصود بدست آورند یا گوشه عزلت
اختیار کرده از دیده اخوان زمان بر کران باشند لیکن بالحاح و زاری همراهان و خاطر
داشت امرا که درین سفر پر خطر مراسم وفاداری بتقدیم رسانیده بودند فسخ آن
اراده نموده متوجه خراسان و عراق شدند و غره ذی قعده سنه ٩٥٠ در هرات رسیدند محمد خان
حاکم هرات بموجب فرمان عالیشان شاه طهماسپ والئی ایران مراسم مهمان داری و لوازم
خدمت گذاری بجا آورد و حسب الامر شاهی شاهزاده سلطان میرزا از هرات باستقبال بر آمده
از اسپ فرود آمد و لوازم بزرگ داشت تجمل و احترام بظهور رسانید بحضرت بادشاه
ملاقات نمود و جمیع اسباب سلطنت و مایحتاج سفر از هر قسم سر انجام کرد که تا محل ملاقات
شاه والا جاه هیچ چیز احتیاج نگردد چند گاه در هرات مقام فرموده بعد سیر تمامی سیرگاها
و باغات و زیارت مرقد منور خواجه عبدالله انصاری و دیگر مزارات اولیائے عظام کوچ
کرده براه جام زیارت مزار حضرت زنده فیل احمد جام نموده از انجا در مشهد طوس رسیده
بزیارت روضه رضویه امام علے موسی رضا رحمته الله علیه فائز گشتند شاه قلی استجلو حاکم
آنجا بقدر مقدور در لوازم خدمت گذاری سعی نموده و همچنین بموجب حکم شاهی حکام امصار
و بلاد و قصبات که در راه بودند حتے الامکان خدمت مے نمودند و از نیشاپور سبزوار گان

(۱) عبدالقادر

فیروزه نمودند و در دامغان چشمه ایست که اگر چه چیز پلید درون آن افتد در هوا طوفان پیدا شود و از شورش باد و خاک هوا تیره گردد و این تماشا را نیز بچشم عبرت بین مشاهده کردند در کارخانهٔ حکیم صنایع و بدایع خواص و تاثیرات اشیا بچندانست که بعبارت ادراک و اوهام احاطهٔ آن توان کرد و بعد سیر اماکن متوجه پیشتر شدند چون نزدیک دارالسلطنت شاه والا جاه رسیدند از اردوی شاهی ارکان دولت و اعیان سلطنت و امرائے نامدار و وزرای ذوی الاقتدار و اکابر و اهالی و اعاظم و موالی باستقبال بر آمدند چون نزدیک رسیدند شاه عالی جاه نیز از شهر بر آمد در میان انهر و سلطانیه باین بزرگان ملاقات نمود و از روی مردمی و مروت ذاتی در تعظیم و تکریم دقیقه فرو نگذاشت و طوئے عظیم ترتیب داده لوازم ضیافت و مهمانداری بنوعی که لائق حال طرفین تواند بود بوقوع آمد و هر روز مجلس تازه بتازه آراسته می شد و روز بروز ازدیاد مواد مودت در داد افزود مگر دید شامیانهائے زربفت و مخمل پارچه باف بر پا کردند و خرگاه منقش و خیمه هائے مزین نصیب نمودند و گلیمهائے ابریشمی و قالینا قیمتی در ایوانهائے وسیع گسترده داد عیش و عشرت دادند و انواع تحفه و هدایا از اسپان عراقی انتخابی با زینهائے طلا مرصع و عنانهائے و زین پوش هائے فاخره مکلل و مرتب و استرهائے بروعی آراسته و بپیراسته و شتر با بدیعه پیکر از قسم ماده و نر بالوشیهائے گرامی و چندین شمشیر بجواهر و همیانهائے نقود و قماشهائے نفیس و پوستینهای کیش و خلعات سنجاب و جامهائے پوشیدنی از اجناس زربفت و مخمل پارچه و اطلس و مشجر فرنگی و یزدی و کاشی چندین طشت و آفتابه و شمعدان زر و نقره مرصع بیواقیت و لاله و چندین طبقهائے طلا و نقره و خرگاههائے مزین و بساطهائے اعلا که در کلانی و خوبی نادرهٔ روزگار بود و سایر اسباب پادشاهانه بنظر اقدس گذرانید و جمیع ملازمان رکاب دولت را از نقد و جنس بقدر حال هر یک جدا جدا اعانت فرمود حضرت پادشاه نیز در آن جشن عالی الماس گران بها که خراج ملک ها و اقلیمهائے تواند بود و دویست و پنجاه لعل بدخشانی برسم ارمغانی بنظر شاه در آوردند که بے شائبهٔ تکلف از وقت در آمدن بارگاه شاهی تا زمان بر آمدن از آن ملک بمراسم و رسمی که از سرکار خاصه منتسبان شاهی خرچ شده بود زیاده از آن باضعاف مضاعف پاداش شد و موجب مسرت شاه والا جاه گردید و چند روز مجلس عالی باهم و دیگر اتفاق افتاده

نظم

دو صاحب قرآن در یکے بزم گاه | قرآن کرده باهم چو خورشید و ماه
دو سعد فلک را یکے برج جا | دو والا گوهر را یکے درج جا
دو کوکب که ذیشان فلک رست ازین | بهم در یکے عرصه چون فرقدین
دو چشم جهان بین بهم هم عنان | بهم چون دو ابرو تواضع کنان
دو نور بصر چشم اقبال را | دو عید و مبارک مه و سال را

از هر نوع مقدمات خداطلبی و خداجوئی و سخنان اخلاص و محبت درمیان آمد در اثنائے مکالمه شاه والاجاه پرسید که سبب شکست و برآمدن از هندوستان چه شد آنحضرت گفتند که از بیوفائی همراهان و بے اتفاقی براوران سلطنت هندوستان از دست رفت ازین سخن بهرام میرزا برادر شاه ارزرده خاطر شده کمر عناد بربست و شاه را بران آورد که آنحضرت را ضائع گرداند اما سلطان خانم خواهر شاه و قاضی جهان که وزیر ممالک بود و دیگر بعضے مصاحبان دولت خواهی آنحضرت نموده سخنان عاقبت اندیشی بشاه گفتند و نقار از خاطر شاه برآوردند بعد ازان بزم نشاط و طرب که لائق بادشاهان والاقدر بوده باشد باهم آراسته شد و بمراتب باتفاق یکدیگر تماشائے شکار قمرغه باعث انبساط گردید آنحضرت قریب سه ساله بعیش و عشرت دران سرزمین گذرانیدند شاه والاهمت مراسم اخلاص و محبت بجا آورده فرمود که مارا برادر خود تصور نموده ممد و معاون دانند و آنچه امداد و اعانت مطلوب باشد بے تکلف بحسب آرزو بظهور رسانیم و آنقدر کمک که در کار شود سرانجام گردانم و اگر خود مارا باید رفت بطریق کمک همراه شویم عاقبت الامر شاه والاجاه جمیع اسباب سلطنت مهیا ساخته شاهزاده سلطان مراد میرزا خلف خود را با دوازده هزار سوار کمک آن حضرت مقرر کرده و برائے متابعت یک منزل همراه آنحضرت تشریف آورده از یکدگر وداع شدند و آنحضرت ازانجا روانه شده سیر اردبیل و تبریز نموده و زیارت مزارات بزرگان اندیار کرده بعد قطع منازل و طے مراحل بالشکر شاهی در حوالی قندهار نزول اقبال فرموده محاصره نمودند میرزا عسکری در قلعه متحصن بوده بمراسم قلعه داری سعی نمود چون محاصره بامتداد کشید بعد سه ماه عاجز گشته بوسیله مهد علیا خانزاده بیگم همشیره حضرت محمد بابر بادشاه که کامران میرزا برائے شفاعت از کابل در قندهار فرستاده بود ملاقات نموده مکالیهد قلعه بنظر گذرانید آنحضرت قلعه را متصرف شده او را در قید نگاه داشتند ازانجا که بشاه طهماسپ قرار یافته بود

بعد فتح و نصرت قلعه قندهار را بکسان شاه حواله کنند بموجب قرار داد قلعه را به بداغ خان که سر آمد امرای کمکی بود سپردند دران نزدیکی شاهزاده سلطان مراد خلف شاه برحمت حق پیوست و بداغ خان از روی ستمگاری طریقه مردم آزاری در پیش نمود آنحضرت نظر برید آید او داشته قلعه را بزورانه وانتزاع کرده بکسان خود سپردند و معذرتی ازین وادی بشاه نوشتند و بعد تنظیم و تنسیق مهمات قندهار متوجه کابل شدند و کامران میرزا از قلعه کابل برآمده باندک جنگ رو بفرار نهاده بطرف غزنین رفت و ازانجا پیش شاه حسین میرزا ارغون حاکم تهته رسید آنحضرت بفتح و فیروزی داخل قلعه کابل گشته بدیدار مظهر انوار خلف سعادت اطوار یعنی شاهزاده محمد اکبر که پیش کامران میرزا در قلعه کابل بود و میرزا در زمان بر آمدن برای جنگ آن نور حدقه اقبال را همانجا گذاشته رفت کامیاب بهجت و سرور شدند و جشن شادمانی و کامرانی ترتیب داده بواسطه امتحان شعور آن نور حدقه سلطنت والده ماجده ایشان را در میان عفایف دیگر ایستاده کردند و آن ثمره شجره دولت را فرمودند که والده خود را بشناس با آنکه از مبادی ولادت باسعادت بغایت حال که سن شریف بچهار سال رسیده بود و از والده شریفه جدا شده بمقتضای شعور خداداد که از ناصیه حال آن نونهال گلشن اقبال روشن بود بی تامل و بی تحاشا درچندین عصمتیان بکنار والده ماجده در آمد از مشاهده این حال ندرت اشتمال غریو از عصابیم حریم قدسی برخاست و آنحضرت بدر شگفت مائده الطاف ایزدی شامل حال آن تازه شجر چمن اجلال تصور کردند القصه چندگاه در کابل داد عیش و عشرت داده شاهزاده را در کابل گذاشته متوجه بدخشان شدند و قلعه بدخشان را گرد گرفته بمیرزا سلیمان حاکم آنجا جنگ کرده مظفر و منصور گشتند و را نخد و طبیعت اقدس از مرکز اعتدال انحراف ورزیده عارضه صعب عارض حال گشت حتی که چند روز غش و بیهوشی رو داده خبرهای ناخوش بر السنه خاص و عام جاری گردید بعد چند روز افاقت عاید حال خیر مآل گردیده و انوار صحت بر چهره نورانی هویدا گشت عالم آشفته تسکین یافت و کارهای برهم خورده انتظام پذیرفت کامران میرزا ازین خبر مسرور گشته از حاکم تهته کمک گرفته بجناح استعجال راهی گردید و ناگهان در کابل رسیده قلعه را تسخیر در آورد و انواع ظلم و ستم بر مردم نموده اکثری را بناحق کشت چون این معنی بمسامع آنحضرت رسید از بدخشان متوجه

شده در کابل رسیده قلعه را محاصره کرد و کار بر متحصنان قلعه تنگ آمد کامران میرزا دست جور و جفا بر عیال امرائے بادشاہی کہ درون قلعه مانده و آن امرا بر کاب مقدس بودند دراز کرد و زنان امرا را به پستان بسته از کنگره قلعه آویخت و بچگان صغیر را سر از تن جدا کرده در مورچالہائے بادشاہی انداخت تا امرا از دیدن این حال از رکاب والا جدا شوند از انجا که امرا اخلاص ورزه و فاکیش بودند با وجود بے ستری زنان و کشته شدن بچگان خود ہا بر محاصره قلعه ثابت بودند و داد مردانگی میدادند چون کامران میرزا دید که درین صورت ہم کار پیش نمیرود از روے بیرحمی و سنگدلی شاہزاده محمد اکبر را که در قلعه کابل مانده بدست میرزا در آمده بود محاذے توپخانه بادشاہی بر کنگره قلعه آویخت حفظ و حمایت ایزدی و حرز و صیانت صمدی شامل حال فرخنده مال گردید و اصلا آسیبی و گزندے بآن تازه نہال چمن دولت و اقبال نرسید آری کسے را که لطف الہی کافل احوال دولت اشتمال بوده باشد واعیه و اہیه بداندیشان چگونه پیش میرود و آن کس را که سلطنت و سروری از کارفرمایان قضا و قدر در ازل مقرر کرده باشند بدخواہی بدخواہان چه مضرت تواند رسانید پرتو ی آفتاب تائیدات الہی چون بر ساحت سعادت مقبلے تابد از بخار بدخواہی مخالفان پوشیده نگردد و نسیم بہار رحمت نامتناہی اگر بر چمن اقبال دولتمندی وزد باسیب خزان خواہش حسودان نقصان نه پذیرد ؎ **نظم**

آن را که خدا نگاه دارد — در سنگ ز آسمان ببارد
حاشا که بر و رسد گزندے — آشفته شود ز ناپسندی

کامران میرزا با وجود اینچنین اعمال نکوہیده کہ پیش نتوانست برد آخر الامر بیدست و پاشده از قلعه برآمده رو بہزیمت نہاد و آنحضرت بفتح و فیروزی داخل قلعه گشته شاہزاده محمد اکبر را در آغوش گرفته بزم شادمانی و ابتہاج برآراسته داد عیش و ارتیاح دادند کامران میرزا بعد ہزیمت در بلخ رفته به پیر محمد خان والی توران التجا آورده استمداد و استعانت نمود پیر محمد خان رسیدن میرزا مغتنم دانسته لوازم مہمانداری بجا آورده بطریق کمک ہمراه میرزا بر سر بدخشان آمد و پس از محاربه بدخشان را از میرزا سلیمان مستخلص نموده کامران میرزا را بانجا نصب کرده باکه خویش معاودت نمود بعضے امرا اتفاق سرشت واقفه طلب از استماع تصرف کامران میرزا بدخشان از آنحضرت

جدا شده قریب سه هزار سوار از کابل فرار نموده در بدخشان رسیدند آنحضرت بعد فرار آنجماعة بدمایه برائے دفع شورش کامران میرزا و دفع امرائے کافر نعمت از کابل روانه شدند در وقت عزیمت آن سمت یادگار ناصر میرزا راکه سر فتنه فتنه اندوزان در قلعه کابل محبوس بود مسافر ملک عدم نمودند **بیت**

آتشے راکه خلق از و سوزد　　　جز بکشتن علاج نتوان کرد

بعد قطع مراحل در نزدیکے طایقان رسیده بکامران میرزا جنگ کرده مظفر شدند میرزا تاب نیاورده رو بهزیمت نهاده در قلعه طائقان رفته متحصن گشت و آنحضرت محاصره قلعه نموده کار بروتنگ نمودند میرزا عاجز شده قبول اطاعت کرده استدعای رخصت مکه معظمه نمود و از قلعه برآمده عازم شد و امرا که از کابل فرار نموده بودند همه را دستگیر نموده شمشیر و ترکش در گردن هر کدام انداخته بحضور اقدس آوردند حضرت از روے عاطفت و مرحمت قلم عفو بر جریده جرائم آنجماعة عصیان منش کشیده هر کدام را بعنایت خاص سرافراز نمودند بعد پنجروز کامران میرزا که عازم خانه کعبه بود از راه معاودت نموده بملازمت اقدس مشرف شده مورد هزاران عنایات گشت آنحضرت اولا بطریق توره میرزا را دریافته بعد آن برادرانه ملاقات نموده در کنار گرفته گریه ها کردند چون از ان باز که در نواحی لاهور جدا از هم شده بودند مفارقت در میان بود بعد از نه سال ملاقات بهم روداده بود بزم عیش و عشرت آراسته شد و داد انتعاش و مسرت داده آمد چون مجلس آخر شد کولاب و بعضے محال از ولایت بدخشان بکامران میرزا مرحمت فرموده عسکری میرزا را که در قندهار قید کرده بودند و تا حال در زندان مکافات بود خلاص نموده حواله میرزا کامران کردند و در همان طرف جاگیر داده بفتح و فیروزی بکابل معاودت فرمودند بعد انتظام مهام کابل و حصول عیش و کامرانی در سنه ۹۵۶ بتسخیر بلخ یورش فرموده با جمعیت شایسته متوجه آن سمت شدند و منشور عالی در باب طلب کامران میرزا و دیگر میرزایان که در انخدود بودند صادر گشت میرزایان و امرایان بالشکر شایسته آمده ملازمت کردند و کامران میرزا از آمدن به لطائف الحیل گذرانید آنحضرت کوچ بکوچ روانه شدند بعد رسیدن در ایبک باندک جنگ قلعه را انتزاع نمودند بعد آن در نواحی بلخ نزول اقبال اتفاق افتاد پیر محمد خان والی آنجا صفوف آراسته آماده مصاف گشت و بجنگ عظیم در پیوست بهادران شجاعت نشان و یلان جلادت نشان

بمیدان کارزار در آمده چپقلشهای مردانه نمودند و شکست بر لشکر مخالف افتاد
پیر محمد خان صورت حال برین منوال دیده از معرکه بر آمده منهزم گشت آنحضرت داعیه
تعاقب مخالف و تسخیر بلخ مصمم داشتند اما از سبب اتفاقی امر این اراده بظهور نرسید و کار تمام شده
ناتمام ماند هم درین اثنا شهرت مخالفت کامران میرزا و عزیمت او بسمت کابل بر زبانها افتاد
و بحسب صلاح وقت تسخیر بلخ موقوف داشته روانه کابل شدند و در سعادت ترین اوقات داخل
قلعه کابل شدند و بعیش و عشرت اشتغال ورزیدند کامران میرزا از کولاب بر سر
بدخشان و آن نواحی لشکر کشیده بمیرزا سلیمان و میرزا هندال جنگ نمود و در انجا کارے
نساخته رو بکابل آورد آنحضرت از استماع اینخبر متوجه دفع او گشته در قبچاق متصل عوربند
هر دو لشکر با هم پیوستند و آتش کارزار مشتعل گشت جوانان کارطلب که تشنه جگر زلال
جانستانی بودند قدم در دائره دار و گیر آورده دمار از روزگار اشقیا بر آوردند و یلان
کارگذار رخش رستمی در میدان کارزار جولان داده در خونریزی اعدا تیغ جانستان را آب دادند

نظم

به پیوست جنگی کز آن سان نشان | نداد ند گردان گردن کشان
همه ریگ شد زیر لعل اندرون | چو کرپاس آهار داده بخون
بیابان بکردار جیحون ز خون | یکے بے سر و دیگری سرنگون

چون آنحضرت بر پشته ایستاده اندازه کار نوکران موافق و منافق بچشم آدم شناس
خویش مے نمودند و دیدند که اکثر امرائے خاک ادبار بر فرق روزگار خود بیخته بجانب کامران
میرزا روانه شدند و بعضے در استعداد زمین بوس هستند و معامله دگرگون گردید از مشاهده
اینحال ستان جانستان از سر قهر و غلبه و غضب بدست اقدس گرفته بفوج مخالف تاختند
ناگهان تیرے بر اسپ خاصه رسید و دست لشکر غنیم غالب آمد و لشکریان آنحضرت مغلوب
شده رو بفرار نهادند

نظم

چو بینی که لشکر همه پشت داد | تو تنها مده جان شیرین بباد
چو بینی که یاران نباشند یار | هزیمت ز میدان غنیمت شمار

بالضرور آنحضرت عنان تاب گشته بجانب ضحاک تشریف بردند و بسبب ضعف
و بسیاری تردد جبه خاصه از بالائے والائے خویش فرود آورده به یکے از خدمتگاران

سپردند و از ساده لوحی جبه خاصه را در راه انداخته روانه گشت چون نزدیک کهمرد رسید نزول اقبال وانع شد. شخصی از انطرف دریا آواز داد که ای کاردانان درمیان شما هیچ خبر بادشاه است آنحضرت فرمودند که چه میگوی ودرمیان شما خبر بادشاه چگونه هست او جواب داد که خبر چنان است که بادشاه زخمی شده از معرکه برآمده دیگر کسی ایشان را ندیده آنحضرت روی اقدس باد دمودند از این معنی باعث تسلی او گردیده مردم کامران میرزا جبه خاصه را که از راه بدست آنها افتاد پیش میرزا آورده بودند میرزا گذشتن آنحضرت ازین جهان فانی تصور نموده بغایت کامران وشادمان شد وگفت **بیت**

گمان برم که زصد سال زندگانی به وهمی حیات پس از مردن چنان دشمن

از انجا به وبکابل آورده قلعه را تسخیر در آورده شاهزاده محمد اکبر را مقید ساخت بعد سه ماه آنحضرت سامان لشکر نموده متوجه کابل شدند کامران میرزا باستماع اینخبر کسان خود را در قلعه گذاشته وشاهزاده محمد اکبر را مقید باخود گرفته بقصد پیکار روانه شد آنحضرت از روی رافت وعطوفت منشور اعلے المتضمن نصایح ارجمند که گوشواره گوش هوش تواند بود صادر فرمودند میرزا در جواب نوشت که چنانچه قندهار بحضرت تعلق دارد کابل بمن تعلق گیرد باین شرط صلح مے نمایم باز آنحضرت نوشتند که اگر راستی ودرستی را آهنگ مصمم است صبیه رضیه خود را بعقد مناکحت شاهزاده محمد اکبر در آرد وتا کابل را بانها عنایت فرموده ما و شما در تسخیر هندوستان کمرهمت بندیم میرزا میخواست که این معنے را قبول نماید اما امرای منافق میرزا را از راه برده اماده جنگ نمودند در نزدیکی چاریکاران محاربه عظیم رو بداد کامران میرزا تاب مقاومت نیاورده رو بهزیمت نهاده خود را در افغانستان کشید و میرزا عسکری در قید آمد و فتح ونصرت نصیب آنحضرت گردید. **بیت**

زنیروزی شاه لشکرشکن سپه را دگر جان درآمد بتن

شاهزاده محمد اکبر که در قید کامران میرزا بود بملازمت اقدس مشرف گشت و موجب هزاران شادکامی گردید مقرر شد که من بعد شاهزاده از رکاب اعلی جدا نشود آنحضرت از انجا روانه کابل شدند میرزا عسکری را مسلسل نزد میرزا سلیمان در بدخشان فرستادند که براه بلخ روانه مکه معظمه گرداند چنانچه میرزا عسکری خجلت زده از جناب والا روانه کعبة الله گردید در سنه ۹۶۵ درمیان مکه وشام مسافت زندگی قطع نمود و کامران میرزا

بعد ہزیمت خود را چار ضرب زدہ قلندرانہ از راہ دہ سیر بطرف جوئے شاہی کہ الحال موسوم بہ جلال آباد است رو نہادہ باعانت افغانان خلیل و مہمند دو سہ مرتبہ جمعیت یکجا کردہ با فواج بادشاہی کہ برسر او تعین شدہ بود کارزار نمودہ شکست یافت آنحضرت برائے دفع شورش از کابل نہضت فرمودند چون نزدیک گندمک رسیدند کامران میرزا باماد احشام افاغنہ شبخون آوردہ کار نا ساختہ بدر رفت دران شبخون میرزا ہندال از دست افغانی نادانستہ بدرجہ شہادت رسید باعث فراوان غم خاطر اقدس گشت و نزدیک مزار پدر بزرگوار در گذرگاہ کابل مدفون کردند بالجملہ آنحضرت در موضع جہسود از توابع ننگنہار تا انقضائے ایام زمستان اقامت فرمودند چون زمستان باخر رسید و صولت سرما رو بکمی آورد برسر افغانان کہ کامران میرزا در پناہ آنہا رفتہ بود یورش کردند در پیش بلاغ پاسی از شب گذشتہ جنگ رو داد کشیرا افغانان بوحشت آباد عدم رفتند و کامران میرزا از انجا گریختہ بدر رفت و رایات اعلے ازان طرف خاطر جمع نمودہ بکابل معاودت فرمودند کامران میرزا بستوہ آمدہ رو بہندوستان نہادہ پیش سلیم خان ولد شیر خان کہ بعد از فوت پدر تخت نشین ہندوستان شدہ بود دران وقت در پنجاب ہم جمون داشت در مقام قصبہ بن رسید سلیم خان پسر خود آواز خان و مولانائے عبد اللہ سلطان پوری و دیگر امرا باستقبال فرستادہ دران قصبہ بایکدیگر ملاقات کردند سلیم خان بعد انفراغ مہم جمون میرزا را ہمراہ گرفتہ عازم دہلی گردید و میخواست کہ او را دستگیر نماید میرزا ازین معنی آگاہ گشتہ از منزل ماچھی وارہ فرصت یافتہ یوسف آفتابچی را در جامہ خواب خود گذاشتہ فرار نمودہ براجہ بکہات کہ ہشت گروہی سہرند واقع است پناہ برد درانجا چون اتفاق نیفتاد نزد راجہ کہلو از راجہائی کوہستان بکثرت جمعیت و ولایت ممتاز بود رفت چون او ہم جا نداد در دہلی افتادہ بہ نگر کوت رسید و ازانجا در جمون آمد درانجا ہم نتوانست اقامت ورزید بمشقت بسیار پیش سلطان ادم گکھر کہ دران زمان بپادشاہ نیایش نداشت و بطور خود حکومت میکرد رسید سلطان آدم گکھر میرزا را نگاہداشتہ عرضہ داشت بجناب والا متضمن استدعائے مقدم مقدس نمود آنحضرت معہ شاہزادہ محمد اکبر براہ نیکشاب متوجہ شدند و از آب سندہ گذشتند سلطان آدم شرائط دولت خواہی بجا آوردہ کامران میرزا را ہمراہ گرفتہ در مقام برہالہ بخدمت آن حضرت آورد و ازانجا کہ میرزا مصدر تقصیرات عظیمہ شدہ بود و آنحضرت از بے اعتدالی او تنگ و لشکریان بجان آمدہ بودند و چون حضرت

فردوس مکانی محمد بابر بادشاه در زمان رحلت وصیت فرموده بودند که این برادران بایک دیگر قصد جان نکنند آن حضرت قصد جان میرزا نکرده بصلاح دولت خواهان نیک اندیش و تقاضائے وقت میل در چشم کشیده هر دو چشم میرزا را که دیده بان جان و دل بودند از بصارت معزول کرده فروغ از دیده برگرفتند و رخصت مکه معظمه دادند میرزا در آن مکان شریف رسیده بعد دریافت سه حج در سنه ۹۶۴ همان طرف ودیعت حیات سپرد القصه بعد رخصت میرزا آنحضرت در کابل رسیده بعیش و عشرت پرداختند و امن دولت معلی که غبار آلوده حوادث بود بچشمه افضال الهی شست وشو یافت و جمیع کافر نعمتان بسزائے نیات و اعمال خود رسیدند و خرمن عمر و دولت ایشان به برق قهر ایزدی سوخته شد و نشان هستی ایشان از صفحهٔ روزگار سترده گشت چنانچه مصاعب و متاعب عسر و موارد و مطالع یسر جابجا موافق ترتیب زمانی و تنسیق مکانی گذارش یافت اکنون شمه از احوال سعادت اشتمال شیرشاه بتحریر در آوردن و ترتیب این نسخه نمودن و برائے مترصدان اخبار سلاطین ارمغانی آماده کردن ناگزیر است

شیرشاه عرف فرید خان افغان سور

در زمانے که سلطان بهلول لودی فرمان روائے هندوستان بود ابراهیم جد فرید خان یعنی شیرشاه که سوداگرے اسپان میکرد از ولایت روه آمده نوکرے امرا اختیار نمود و در موضع نمسله[1] تابع نارنول توطن گزید و در عهد خلافت سکندر بن سلطان بهلول پیش جمال خان حاکم جونپور نوکر گشت بعد فوت او حسن خان خلف او که پدر فرید خان بود نزد جمال خان بوده رشد و کاردانی خود ظاهر ساخت روز بروز ترقی پیش آمد او شد و چرا ترقی او نشود که کار فرمایان قضا و قدر سلطنت هندوستان بنام خلف سعادت پیوندش مقرر کرده بودند مقرر است که هرگاه زمان ولادت باسعادت بادشاه قوی طالع نزدیک میرسد ناظمان سلسله علوی در نزدیکی آن از مقدم میمنت توامش بشارات فرخنده اشارات بمنصه ظهور جلوه گرمے سازند مصداق این معنی آنکه در ایامے که والده شریفه فرید خان بعنصر گرامی آن خلف مسعود حامله بود در عالم خواب مشاهده نمود که ماه منیر از آسمان فرود آمده در کنار آن عفیفه شد مصرعه

راحت بهمه وجوه بخشند این خواب

---

(۱) شمله - اکبرنامه دفتر اول صفحه ۱۸۷ (۲) باختر

ہمان وقت بیدار گشتہ این خواب سعادت انتساب بشوہر خویش گذارش نمود حسن خان بے
تامل وتحمل تازیانہ چند بان عفیفہ زد کہ آن کد بانو متعجب گشتہ استفسار نمود کہ من خواب خود
بیان کردم تازیانہ زدن ومرابی تقصیر ازار دادن از چہ راہ است فرمود کہ این خواب مژدہ
میدہد بر مقدم خلف قوی طالع ازانجا کہ بزرگان آزمودہ کار فرمودہ اند کہ اگر خواب نیک نمودار
شود بعد بیداری دران شب باز خواب نباید کرد تا نتیجہ آن خواب زایل نگردد ازین جہت تازیانہ
زدم کہ ارذ دآن بقیہ شب ترا خواب نگیرد القصہ در سعادت ترین اوقات آن خلف
مسعود بعالم وجود آمد چون چہار سالہ گردید روزے طفلانہ گریہ کنان درمی از پدر خویش
میطلبید درویش صاحب حال وقال دانائے اسرار حال ومال فرید خان را بدین حال
دیدہ بخندید وباواز بلند گفت سبحان اللہ بادشاہ ہندوستان بطلب درمی گریہ مے نماید
حسن خان از کلام درویش خدا اندیش واقف گشتہ بغایت مسرور گشت واین معنی را مصداق
خواب نیک آن عفیفہ تصور نمودہ بیقین دانست کہ این خلف سعادت مند برتبہ والا کامیاب
خواہد شد چون آن والا اختر بحد تمیز رسید علامات ریاست از فراست او ظاہر
وآیات ایالت از بسالت او باہر اطوار جہانداری از فرط خبرداری او واضح وآثار بادشاہی
از وفور آگاہی او لایح بود القصہ چون جمال خان حاکم جونپور حسن خان را پیش آوردہ پرگنہ
سہسرام وتاندہ از توابع رہتاس بجاگیر او مرحمت نمودہ پانصد سوار ہمراہش مقرر کرد فرید خان
داروغہ جاگیر پدر خود گشتہ از روے تدبیر صائب وفکر نصائب وعقل خدادادہ ودانش مادرزاد
بنظم ونسق معاملات وبندوبست مہمات بواقعی کردہ در تہذیب وتادیب گردن کشان وقلع وقمع
سرتابان وامینت برایا ورفاہیت رعایا وافزونی زراعت وازدیاد حاصلات وآبادی دیہات
مساعی جمیلہ بکار برد چنانچہ جاگیر آباد گشت ومحصول افزون آمد سرکشان از و در ہراس
بودہ تن بمال گذاری ورعیت گری دادند ہمچنان فرید خان بہ تحصیل علم قیام ورزید عربی تا کافیہ
وفارسی گلستان وبوستان وسکندر نامہ ودیگر کتب معروف خواندہ بود بعد ازانکہ حسن خان
ودیعت حیات سپرد فرید خان وبرادران او در ادائے برجاگیر مناقشہ ماند چون فرید خان از
ہمہ برادران اعیانی وعلاتی گلانتر در عقل ودانش وشجاعت ومردانگی سرآمد بود خدمت حکام
بجا آوردہ مورد تحسین وآفرین ومشمول عنایات مے شد درین مناقشہ ہم گنان رعایت او
مے نمودند بعد ازانکہ سلطان ابراہیم لودی کشتہ شد وظہیر الدین محمد بابر بادشاہ

اورنگ آرائے خلافت ہندوستان شدند فرید خان پیش بہار خان[1] ولد دریا خان کہ ولایت پتنہ متصرف شده خود را سلطان محمد خطاب کرده اسم سلطنت بر خود بسته بود رفته نوکر گردید و مصدر خدمات پسندیده گشت نوبتے در حضور سلطان محمد در شکارگاه از روے جرات و دلیری شیری بشمشیر زد او فرید خان را شیر خان خطاب داده پیش آورد و وزبروز رتبه اش بلند گردانید و بعد چندگاه وکالت پسر خود بشیر خان مقرر کرده بجاگیر ها فرستاد چون صحبت شیر خان سور آنجا درست نشد نزد سلطان جنید برلاس که از اعاظم امرائے بابری و خواہر حضرت بادشاه در حبالہ زوجیت او بود در مانک پور رفته نوکر گردید بحسب اتفاق سلطان جنید برلاس بملازمت بادشاه آمد شیر خان ہمراه او بود وضع اطوار بادشاہی دیده با یاران خود میگفت که مغل را از ہندوستان برآوردن آسانست چه مغل خود بمعاملات نمیرسد و بشکار و عیش و عشرت مشغول است و مدار معاملات بوزرا میگذارد عیب افغان ہمین است که با خود اتفاق ندارند اگر مرا دست دہد با ہم متفق بوده مغل را بدر سازیم یاران ازین معنی خنده و استهزا میکردند روزے سلطان جنید بر مایده خاص بادشاہی حسب الامر والا حاضر شد شیر خان نیز دران مجلس حاضر بود طبق ماہیچه پیش شیر خان نهادند او خود را از خوردن آن عاجز یافته کارد کشیده ماہیچه را پاره پاره ساخته بفاشقی خوردن گرفت چون نظر پادشاه بران افتاد برینحال واقف شده پسندید بمیر خلیفه وزیر فرموده که این افغان عزیب کارے کرده از ہمان روز بنظر عزت منظور گشت نوبتی سلطان جنید شیر خان را با دو افغان دیگر برائے سرفرازی از نظر اقدس درآورد از انجا که رائے عالم آرائے بادشاہان پرتو لیست از شعشه انوار ایزدی انچه بعد از سر انجام کار بمنصه ظهور میرسد بر مرات ضمایر صافیه شان اول جلوه گرمے گردد از غایت عاقبت بینی و نہایت آگاہی صورت واقعه را پیش از وقوع بمیزان عقل روشن مے سنجد حضرت بادشاه آن دو افغان را نوازش فرموده در باب شیر خان حکم شد که چشمان این افغان شوخ مینماید این را دستگیر کنند شیر خان از بسکه عنایات ایزد متعال شامل حال سعادت اشتمال او بود و صبا افغان قضا خلعت سلطنت بر بالاے او دوخته بودند صد حکم بادشاہی به تفرس دریافته پیش از انکه او را قید کنند فرصت را غنیمت دانسته بدر رفت باز بملازمت سلطان محمد در پتنه رسیده صاحب اعتبار گشت چون پسر سلطان محمد فوت شده بود او وارثی که قابلیت سلطنت داشته باشند نداشت

(۱) بہادر خان ۱۲ منه

شیر خان مدار الملک او بود بعد فوت او حکومت ولایت بہار باستقلال کمال یافت و اطراف آن ولایت بزور شمشیر و قوت اقبال در حیطۂ تصرف آورده شوکت و حشمت پیدا کرده خیال تسخیر بنگاله در خاطرش افتاد در آن نواحی منجمی بود عالی فطرت والا دانش در دقیقه شناسی طلوع و غروب ستارگان و شرف و ہبوط اختران و انصالات انجم با خود ها و نظرات کواکب با یک دیگر و احکام نتائج ہر یک اشتغال کمال و با برار رازِ آسمانی و اظہار اسرار سرنوشت انسانی مہارت تمام داشت مانند سروش غیب حقیقت حال و استقبال ظاہر می کرد در گذارش احوال افلاک و زمین سحر مینمود بیت

دقیقه سنج خرد پرور ستاره شناس   اشاره فہم بلند اختر و ہمایون فال

شیر خان درباب ساعت برائے تسخیر بنگاله بآن منجم ارسطوی شیم التجا اورد او ساعتی فرخنده که برائے حصول نصرت و فیروزی مختار بوده باشد انتخاب کرده نوشته داد بتائیدات الٰہی در آن ساعت سعید شیر خان بر بنگاله یورش نموده بتسخیر درآورد و نیز چون تاج خان افغان حاکم چنار گده را پسران لبیبی از اسباب کشتند شیر خان مساة ار (۱) لاڈو ملک منکوحه تاج خان را بفسون و فریب در عقد نکاح خود آورده قلعه مذکور را متصرف شد و بر تمام ملک شرقیه استیلا آورد ہمدرین نزدیکی (۲) حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاه مرتحل مرحله بقا شدند و حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاه سریر آرائے خلافت گشتند سلطان محمود بن سلطان سکندر لودی به پتنه آمده مسند آرائے حکومت گشت شیر خان متابعت او اختیار کرده باتفاق یک دیگر در جونپور رفته آن نواحی را از امرائے بادشاہی تخلیص نموده بعد چندگاه لشکر بادشاہی جونپور را از و بازگرفت چون سلطان محمود در سنه ۹۴۹ھ در اودیسه بمرگ طبعی درگذشت شیر خان بلا شرکت غیری بر پتنه و بنگاله دست تصرف یافته قوت و مکنت بہم رسانید و بر ملک بادشاہی شروع تاخت نمود بعد از انکه بادشاه بدفع او متوجه شدند او صلح درمیان آورده قطب خان عرف عبد الرشید پسر خود را با فوج بملازمت گذاشت که در خدمت حاضر بوده باشد چنانچه قطب خان در مہم گجرات بر کاب بود از انجا گریخته پیش پدر آمد چون بادشاه را در مہم گجرات مدت مدید گذشت شیر خان فرصت یافته اکثر بلاد بتصرف خود درآورد پس از انکه ممالک گجرات مفتوح گشت و افواج بادشاہی بر شیر خان تعین گردید و بادشاه نیز متوجه شده بعد تسخیر قلعه چنار گده روانه بنگاله شدند شیر خان که در بنگاله قیام داشت باستماع توجه بادشاہی

(۱) لاڈو ملکه (۲) اثنا ۴

در خود تاب مقاومت ندیده از بنگاله بطرف جهارکهند رفت و براجه چنتامن برهمن حاکم قلعه
رهتاس پیغام کرد که چون مغل از عقب میرسد اگر از روے مروت در قلعه بجهت اهل و عیال
جاوهی احسان است که تا باقی عمر برگردن خواهد بود درین طور ایام نکبت تلطف همسایگان ضرور
است بچنین حرف و حکایت چاپلوسی و نیرنگ سازی راجه ساده لوح را که زبان او بارشس
در رسیده بود فریفت او قبول کرد که اهل و عیال او در قلعه در آیند انگاه شیر خان
یکهزار دولی ترتیب داده و در هر دولی جوانان مردانه را انتخاب کرده مسلح نشاندند و در چند دولی که
پیش بود عورات درا آورده روانه ساخت دربانان قلعه کسان راجه تفحص دولی ها مشغول
شدند در چند دولی عورات را دیدند شیر خان براجه پیغام کرد که مستورات را نبیتوان نمود
و ننگ ستر نتوان قبول کرد راجه که ستاره دولتش نزدیک بغروب رسیده بود از
ساده لوحی منع فرمود که مزاحمت نسازند چون دولیها بالتمام بقلعه در آمد افغانان
قوی جنگ و جوانان باساز جنگ از دولی ها برآمده متوجه خانه راجه شدند و جمعی خود را
بدروازه قلعه رسانیدند و شیر خان نیز با فواج مسلح مستعد شده خود را بدروازه قلعه
رسانید و بسیاری از کسان راجه بقتل در آمدند و در نهایت آسانی قلعه بدست آمد چون این
چنین قلعه اسمانی ارتفاع که از مبادی بنائے آن هیچ فردی از فرمان روایان بران استیلا نیافته
بود در هندوستان نظیران کم نشان میدهند بتسخیر در آمد شیر خان کلید بیت المقصود بدست
آورده اهل و عیال خود را دران مامن گذاشته بجمعیت خاطر در پے کار خود گردید و بادشاه
در بنگاله رفته بعیش و عشرت پرداخت و ایام برسات درمیان آمد شیر خان راه بنگاله مسدود
ساخته نگذاشت که خبر باک یا رسد غله بلشکر بادشاهی برسد بعد ازانکه بادشاه از بنگاله
مراجعت کرد در مقام بهوج پور تهته بکنار دریائے گنگ اتفاق اقامت افتاد شیر خان نیز
بالشکر عظیم آمده خیمه انداخت بحرف و حکایت بحسب ظاهر صلح کرده روزها میگذرانید و در باطن خنگ
جنگ را جولان میداد تا آنکه جمعی از پیاده مردم زبون را با اسباب آتش بازی روبروی لشکر
بادشاهی گذاشته خود دو منزل عقب رفته نشست ازانجا که امرے از پرده غیب
بظهور پیوستنی بود منصوبه چنان نشست که لشکر بادشاهی در کمال غفلت میگذرانید شیر خان
در لشکرگاه خود شبگیر کرده ناگهان صبحی بر خیمه گاه بادشاهی در رسید و تیغ بے دریغ
بخونریزی و لشکرکشی از نیام همت و دلاوری برکشاد و لشکر بادشاهی را فرصت زین کردن

اسپ نشد تا بجنگ انداختن چه رسد آن خفتگان بستر بے پروائی و نشستگان خیام غفلت اکثر به خوابگاه فنا غنودند و بسیاری بیابان نورد و هزیمت شدند. **نظم**

یکے داشت سر در ہوائے نگار | که با جانفشانیش افتاد کار
یکے جامه مید و خت ہمدوش تن | که شد جامه اش جانشین کفن
یکے می شد از بادهٔ عشرت پرست | که از بادهٔ مرگ گردید مست
یکے گوش بر نغمهٔ چنگ داشت | که اندر مقام عدم پا گذاشت
یکے نرد بازیش بود آرزو | که شد تختهٔ نرد تابوت او
یکے خواست زینها و دیگر گریخت | گریزنده ہر سو ہمه رخت ریخت
یکے ترکش انگنسد و دیگر کلاه | گریزان گرفتند بے راه راه
برآمد از انجا یگه رستخیز | همه بر گرفتند راه گریز
گریزان سپاه گروها گروه | نہادند رخ سوئے دریا و کوه
نمودند شاه و سپه جمله پشت | در آن راه بادی در آمد بمشت
نه تاج و نه تخت و نه دولت بجا | نه اسپان نه مردان جنگی بپا
زبس غارت الجه[1] و چار پا | دران دشت شد بر سپه تنگ جا

بفرمان بادشاه حقیقی فتح و نصرت نصیب شیر خان گردید و بادشاه شکست خورده بهزاران تعب و محن در آگره رسید و بعد یک سال افواج فراهم آورده باز در قنوج آمده جنگ کرد درین مرتبه بتائیدات الهی و معاضدات نامتناهی شیر خان مظفر و منصور گشت. **بیت**

بہ نیروی مردی و فرہنگ خویش | بگردون برافراشت اورنگ خویش

بادشاه منہزم گشته نتوانست در آگره و دهلی اقامت ورزید در لاهور رسیده چند روز مقام کرده بسمت ملتان و تهته رفت و شیر خان بعد چنین فتح عظیم تا لاهور تکاش کرده و از انجا که خواص خان غلام خود را که مقدمة الجیش و قوت بازوی او بود و در شجاعت و مردانگی طاق و در سخاوت و نیک نامی اشتهار آفاق چنانچه تا حال در هندوستان کارنامهائے او را در سرود و نغمه می سرایند با لشکر گران تبعاقب بادشاه فرستاد تا ملتان و اوچ تعاقب نموده معاودت کرد و شیر خان تهته تعلقه گکهران رفته برگشت و متصل کوه بالناته قلعه بنیاد

[1] امتعه

نهاده برهتاس موسوم گردانیده ده هزار سوار برائے سد راه لشکر بادشاهی و مالش گکهران در آنجا گذاشت چنانچه آن قلعه را خلف او اسلام شاه با تمام رسانید القصه شیرخان بعد تنظیم و تنسیق مهمات اندیار بآگره رسیده در ۹۴۷ سنه سکه و خطبه بنام خود نموده شیرشاه خطاب کرد و این بیت بر سجع نقش بست:- **بیت**

شه الله باقی ترا باد دائم | همان شیر شه بن حسن سور قایم

چون راجه پورن مل مرزبان رای سین لوائے استیلا و غلبه برافراشته اکثر پرگنات نواحی را متصرف شده از روے هوا پرستی و نفس دوستی دو هزار عورت مسلمه و هندیه را در حرم سرائے خود در زمره پاتران و رقاصان انتظام داده بود شیرشاه باصغای اینمعنی بمقتضائے حمیت اسلام و آئین سلطنت بتادیب آن خود سر هوا پرست و تسخیر قلعه رایسین کمر همت بر بست و علم نهضت برافراشته در آن دیار رسیده قلعه را گرد گرفت بعد امتداد ایام محاصره و محاربات متواتره راجه پورن مل عاجز شده صلح کرد و پس از گرفتن قول و قرار آمده ملازمت نمود علمای دین فتوی دادند که چون این کافر زنان مسلمه در خانه خود داد با وجود قول قتل او مطابق امر شرعیه لازم است شیرشاه بقصد حصول ثواب فوج آراسته جنگ انداخت راجپوتان دل برمرگ نهاده کارستانی کردند که داستان رستم بازیچه شد مانند پروانه بے محابا خود را بر دم شمشیر و دندان فیل زده هلاک شدند و زنان و فرزندان را جوهر نمودند و بسیاری را از لشکریان شیر شاه کشتند. **نظم**

دهاوه برآمد ز هر دو سپاه | تو گفتی برآمیخت خورشید و ماه

چکاچاک برخاست از هر دو سوی | ز خون شد همه رزمگه جوے جوی

آخر الامر راجه پورن مل کارنامه نهور بظهور رسانیده با اکثرے از مردم خویش در جنگ گاه کشته شد چنانچه داستان دلاوری و مردانگی او تا حال در اشعار هندیه باکناف گیتی مشهور است شیرشاه بعد تسخیر قلعه رایسین و قتل پورن مل در آگره رسیده بیمار گشت و عارضه صعب کشید بعد صحت و شفا بر رائے مالدیو حاکم اجمیر و جودهپور و میرته که پنجاه هزار سوار در ظل رایت او بود سواری کرد و بدفعات جنگ در میان آمد چون کار بجنگ پیش نرفت شیرشاه فریبی بخاطر آورده مکاتیب از راجپوتان سردار متضمن اطاعت بادشاهی و انحراف از رائے مالدیو و مناشیر خود بجانب راجپوتان ارکان دولت

راے مسطور مشتمل بر استمالت و دلجوے و در مادہ محبوس کردن راے مذکور نوشتہ عمداً آن خطوط را بدست کسان راے در آوردہ ازین معنی دل راے مال دیو را از اعیان دولت او برگردانیدہ در لشکر او خلل انداخت و علی التواتر جنگ کردہ فتح یافت و اجمیر را بتسخیر در آوردہ بدہلی مراجعت نمود چون حاجی بیگم حرم خاص ہمایون بادشاہ در جنگ بھوجپور تہتہ در قید آمدہ بود شیر شاہ از روے نیکذاتی آن عفیفہ بحرمت و اعزاز تمام مامون و مصئون میداشت بعد ازانکہ خبر رسید کہ بادشاہ از عراق و خراسان معاودت نمودہ در کابل رسیدند ان عفت قباب را باحترام تمام پیش بادشاہ در کابل رسانید و نیک نامی و نیک مردی خود بر عالمیان ظاہر گردانید القصہ شیر شاہ بغایت نیک ذات و فرخندہ صفات در عقل و دانش و تدبیر ملک گیری و جہانداری بے نظیر بود در رفاہیت رعایا و اسودگی خلایق ہمت بر کمال داشت در احیاے مراسم عدل و داد و افشاے لوازم بذل و سخا گوے سبقت از نوشیروان عادل بردہ در محکمہ عدالت خویش و بیگانہ را مساوی میدانست و سایر الناس را بیک نظر میدید گویند روزے شاہزادہ عادل خان کہ از ہمہ کلان بود فیل سوار از کوچہ آگرہ میگذشت بقال زنی در خانہ خود کہ دیوار کوتاہ داشت برہنہ بغسل مشغول بود چون نظر شاہزادہ بران زن جمیلہ برہنہ افتاد بیرہ پان بسوی او انداخت و نگاہ کردہ ازان کوچہ گذشت ازانجاکہ ان عورت در عصمت ثابت بود ازینکہ مرد بیگانہ او را برہنہ دید خواست کہ خود را ہلاک گرداند ہمدران اثناے شوہرش امدہ برین حال واقف گردید و عورت را بحرف و حکایت از ہلاکت باز داشت وان بیرہ پان را گرفتہ در جرگہ فریادیان داخل شدہ حقیقت حال را بعرض شیر شاہ رسانید ان بادشاہ عدالت پناہ بر ماجراے احوال بقال واقف گشتہ افسوس بسیار کرد و بمقتضاے انصاف سنجی حکم کرد کہ این بقال را فیل سوار کردہ زن عادل خان را پیش او حاضر سازند تا مستغیث ہمین بیرہ پان را کہ بدست دارد بسوے او اندازد امرا و وزرا ہرچند در موقوف این حکم التماس کردند منظور نگشت و فرمود کہ نزدیک من در عدالت فرزند و رعیت برابر است کے روا باشد کہ فرزندان ما با رعایا چنین سلوک ناہنجار کنند اخر الامر بقال راضی شد و عرض نمود کہ بحق خود رسیدم و از فریاد

باز آمدم **نظم**

زشاہ شیر عدل است آرام ملک | که از عدل حاصل شود کام ملک
ترا زین به اخر چه حاصل شود | که نامت شہنشاه عادل شود
چو نوشیروان عدل کرد اختیار | کنون نام نیک است ازو یادگار

در زمان سلطنت اکثر احکام اختراع کرده مدار کار بر قوانین سلطان علاء الدین خلجی که در تاریخ فیروزشاہی مندرج است نهاد و داغ اسپ را که پیش ازین سلطان علاء الدین مقرر کرده بود و رائج نه گشت مجدد رواج داد و هزار و پانصد کرده از بنگاله تا رهتاس پنجاب بفاصله دو دو کروه سراها اباد کرده در هر سرا دو دو اسپ که نام داکچوکی باشد نصب نمود در دو سه روز خبر بنگاله برهتاس میرسید و مقرر بود وقتیکه شیرشاه در دولتخانه و الابرائے خود مایده گستردی اواز نقاره شدی چون سراها نزدیک بود در طرفة العین تمامی سراها از بنگاله تا رهتاس پنجاب و دیگر شاهراهہائے ممالک مردم خبردار گشته نقاره نواختندی و در هر سرا همان وقت از سرکار بادشاهی بمسافرین مسلمین طعام و بهندوان ارد و روغن دیگر دادندے و عالم عالم مسافران از مایده افضال ان بادشاه دریا نوال معده خواهش بر اموندے مترددین تهیدست از قوت درماندگی نه کشیدندے **بیت**

شربت جودش مزاج تنگدستی را دوا | خسته افلاس را فیض عطایش غمگسار

و در شاهراه بهر دو جانب درخت میوه دار نشاندند تا مترددان در سایه ان باسایش و ارامش امده شد نمایند و از اثماران اشجار بے ممانعت بهره یاب شوند مقرر کرده بود که از نیلاب تا دهلی دیهات افغانان دو رویه اباد سازند تا سد راه مغول از سمت کابل بوده باشد در عهد سلطنت او امنیت بحدی بود که اگر زالی سبد طلا داشتی و در صحرا خواب کردی حاجت پاسبان نبود **قطعه**

اگر یک تن بزد چون مهر انور | زمشرق تا بمغرب طشت از زر
نیارد هیچ عور از ورع و پرهیز | که در طشت زر او بنگرد تیز

گویند چون ابنیه دیدی تاسف خوردی که بنماز شام بمنزل رسیدم یعنی در وقت پیری

سلطنت یافتم مشهور است که در روز داخل شدن شیرشاه در دهلی عورتی سبزه فروش برزبان آورد که دهلی شوهر یافت اما پیر چون این سخن بگوش شیرشاه رسید جوانانه اسپ را تند کرد بازان زن عیار گفت پیر است اما ظریف القصه شیرشاه در آخرها برای تسخیر قلعه کالنجر رسیده محاصره نمود سرکوب و ساباط ترتیب داده حقه های دار دار آتش داده درون قلعه انداختن آغاز کرد اتفاقاً یک حقه بر دیوار تصادم نموده برگشت و در دیگر حقها افتاده آتش در گرفت بسیاری از لشکریان بادشاهی ضایع شدند شیرشاه هم که نزدیک بود سوخته شد تا انکه اندک رمقی داشت ترتیب جنگ بردم خود میگفت در آخر همان روز قلعه مفتوح گشت و روح شیرشاه نیز از حصار بدن همان روز برآمد و باعث هزاران تاسف و فراوان غم خیرخواهان گردید قطعه

شیرشه انکه از صلابت او — شیر و بز آب را بهم می خورد
چونکه رفت از جهان بدار بقا — یافت تاریخ او ز آتش مرد

مدت حکومت او بست سال و کثرے ازانجمله پانزده سال در امارت و پنج سال و دو ماه در سلطنت هندوستان *

اسلام شاه المشهور سلیم شاه عرف شاهزاده جلال خان بن شیرشاه

چون واقعه ناگزیر شیرشاه رو داد ارکان دولت و اعیان حضرت مشورت کردند کر شاهزاده عادل خان خلف بزرگ در قلعه رنتنبهور دور دست است و وجود بادشاه برای پاسبانی سپاه و رعیت ضرور والا زود تر فتنه بر می خیزد و اختلال در ممالک راه می یابد ناگزیر شاهزاده جلال خان خلف خورد را که در ریون تابع پتنه بود طلبداشتند و او بجناح استعجال در پایان قلعه کالنجر در سنه ۹۵۲ھ بر تخت خلافت جلوس نموده و سکه و خطبه بنام خود کرده اسلام شاه خطاب گردانید و به برادر بزرگ نامه نگاشت که برای تسکین فتنه و آشوب محافظت سپاه نموده ام مرا بجز اطاعت چاره نیست شاهزاده عادل خان در جواب نوشت اگر گفتار بکردار پیوندی و فروغ راستی داری باید که خواص خان و چهار امرا بفرستید تا امده تسکین من نموده

بردند اسلام شاه ان امرا را نفرستاد که تسلی خاطر شاهزاده نموده بیارند بعد ازان که
اسلام شاه از کالنجر به اگره رسیده شاهزاده عادل خان نیز از رنتنبهور امد وقرار
بر ملاقات طرفین افتاد اسلام شاه بخاطر اورد که سلطنت نه امریست که از دست
باید داد و دولت وجاه نه چیزیست که بکسے باید سپرد درینصورت عذر اندیشیده
مقرر کرد که زیاده از دو سه کس در قلعه همراه شاهزاده نیایند چون تقدیر نرفته بود
که این اندیشه پیش رود در وقت امدن شاهزاده جمعی کثیر درون قلعه رفتند اسلام شاه
بالضرور اظهار اخلاص و برادری نموده گفت که تا حال افغانان را نگاهداشته شد
الحنون بشما می سپارم انگاه دست شاهزاده را گرفته بر تخت نشاند و چاپلوسی ها نمود
ازانجا که شاهزاده بعیش و عشرت میل تمام داشت قبول سلطنت نکرده اسلام شاه را
بر تخت نشانیده اول خود سلام کرد و مبارک باد گفت پس ازان دیگران سلام
کردند و همانوقت شاهزاده رخصت شده در بیانه رفت اسلام شاه با وجود چنین
سلوک که از برادر کلان بوقوع امد از و خاطر جمع نداشت وازپے اتفاقے بعضے امرا
هراس مند می بود بنابران جولانه طلا بدست غازی خان محلی فرستاد که شاهزاده را مقید
کرده بیارد و شاهزاده بعد اطلاع این معنی نزد خواص خان در میوات رفته از
نقض عهد اسلام شاه اورا مطلع گردانید ازین معنی خواص خان براشفته غازی خان
محلی را طلبداشته همان زنجیر در پاے او انداخته لواے مخالفت برافراشت
و امرایان موافق را رفیق خود کرده با لشکر بسیار روانه اگره گردید قطب خان و
دیگر امرا که در عهد شیر شاه رفیق بودند از اسلام شاه رنجیده شاهزاده عادل خان
را ترغیب سلطنت نمودند اسلام شاه بتدارک این شورش پرداخته قطب خان
وغیره را تسکین کرده با خود متفق گردانید شاهزاده باتفاق خواص خان و دیگر امرا
در نواحی اگره امده صفوف پیکار اراست و در طرفین جنگ ترازو شده بارادت
الهی شاهزاده شکست یافته بطرف پتنه رفت بعد ان احوال شاهزاده بکسے
معلوم نیست و خواص خان و عیسی خان هزیمت خورده بجانب کوه کمایون رفتند
و اکثر اوقات از کوه برامده و امن کوه که تعلق به بادشاه داشت تاراج میکردند بعد
چندگاه قطب خان با عساکر گران بر سران تعین گردید انانکه قطب خان

بر ترغیب امدن شاهزاده رفیق دیگران بود واز اسلام شاه هراس داشت ازانجا گریخته در لاهور پیش اعظم همایون رسید او قطب خان را بموجب حکم قید کرده بحضور فرستاد تا اسلام شاه او را با چهار کس دیگر قید کرده در قلعه گوالیار محبوس گردانید چون اسلام شاه در رعیت پروری و عدالت گستری و خداشناسی و ایزد پرستی بے نظیر بود اما سپاهی را بغایت تنگ واززده میداشت و طریقه ادان بود که هرکرا از روے اعتراض این نوکری برطرف کردی جاگیرش تغیر داده مقرر نمودی که او با جمعیت خود حاضر بوده بدستور سابق خدمت میکرده باشد درصورتے که اندکی در تقدیم خدمت از وتهاون شدی مورد عتاب گردیدی بلکه با فرزندان بسیاست رسیدی نظم

سپه را در اسودگی خوش بدار	که در حالت سختی آید بکار
سپاهش که کارش نباشد به برگ	کجا روز هیجا نهند دل بمرگ
بهاے سر خویشتن مے خورند	نه انصاف باشد که سختی برند
چو دارند گنج از سپاهی دریغ	دریغ ایدش دست بردن به تیغ
چه مردی کند در صف کارزار	که دستش تهی باشد از روزگار
همان به که لشکر بجان پروری	که سلطان به لشکر کند سروری

از وقوع چنین امور بعضے امرا منحرف شدند و اعظم همایون عرف هیبت خان[۱] نیز در لاهور رایت مخالفت برافراشت واو از جانب لاهور و خواص خان و عیسی خان از طرف کمایون در انباله متصل سهرند رسیده مشورت کردند که شاهزاده عادل خان را طلبداشته بسلطنت باید برداشت اعظم همایون این معنی را قبول نکرد وخود اراده خلافت میداشت خواص خان رنجیده بے جنگ برخاسته رفت و عیسی خان خود را پیش اسلام شاه رسانید و اعظم همایون و دیگر نیازیان بر نالہ[۲] متصل انباله صفوف مصاف اراسته با اسلام شاه اماده پیکار شدند و باندک جنگ منهزم گشته نتیجه حرام نمکی یافتند و بهر طرف متفرق گشتند سعید خان برادر اعظم همایون خواست در زمره مردمانی که مبارک باد فتح میدادند رفته قصد اسلام شاه نماید فیلبانے ازین معنی واقف شده در وقت امدنش دران مردم نیزه زده

او را بدر کرد **نظم**

ان را که خدا نگاهدارد　　آسیب کسی بر و نه ارد
کارش همه بخت نیک سازد　　در غصه حسود جان گدازد

القصه نیازیان گریخته در دهنکوت نزدیک ولایت روه اقامت ورزیدند و اسلام شاه تا رهتاس تعاقب نموده بگوالیار رسید روزی شجاعت خان را شخصی ناگهان زخم زده بود او وقوع این معنی باشاره اسلام شاه تصور نموده متوهم گردید و از حضور گریخته بمالوه رفت عیسی خان را با هفت هزار سوار تعاقب او تعین کرد او رفته چند مرتبه محاربه نموده شجاعت خان را عاجز ساختند بالضرور شجاعت خان اطاعت قبول کرده در حضور امد و بعد چندگاه مورد عنایت گشته بحکومت مالوه باز سرفرازی یافت چون ظاهر شد که اعظم همایون در دهنکوت اقامت ورزیده دران نواحی مصدر فتنه و فساد شد و اختلال در اموران دیار راه یافته بنا بر رفع این شورش خواجه ویس را که از عمده امرائے والاشان بود با بست هزار سوار تعین نمودند چون فتنه اندوزان جمعیت فراوان داشتند و اسباب نبرد زیاده خواجه در اول جنگ شکست یافته راه فرار نهاد اعظم همایون بعد فتح تا سهرند تعاقب خواجه ویس نموده و لشکر یافته بر قصبات و دیهات پنجاب دست تطاول دراز کرده بند و مواشی و مال سکنه اندیار غارت نمودند و شورشے عظیم در پنجاب و حالتے غریب بر ساکنان اندیار رو داد از انجاکه مالش کردن کسان عصیان سرشت که کلاه گوشه استکبار کج نهاده دماغ شوریدگی دارند و انداختن فتنه اندوزان جرایم ورد که باعث اختلال امور مملکت شوند بر ذمت همت سلاطین والا اقتدار لازم است تا خار اشوب از راه مملکت و غم کشمکش از دل خلایق برامده موجب امنیت روزگار گردد بنا بر این اندیشه اسلام شاه با لشکر گران و توپخانه فراوان از دهلی متوجه دفع نیازیان گردید اعظم همایون که سرخیل جماعه سرکشان بود تاب نیاورده گریخته در دهنکوت رفته متحصن گشت لشکر بادشاهی قلعه را گرد گرفته اسباب قلعه گیری مهیا کردند و متواتر جنگ توپ و تفنگ درمیان امد و شکست بر مخالفان افتاد اعظم همایون گریخته در کوهستان گکهران رفته

بسلطان آدم گکهر پناه برد و اہل وعیال و مادرش در دست مردم بادشاہی اسیر شدند بعد ازان اسلام شاہ بر سر گکهران نہضت نمود سلطان آدم اما دپیکا گشته بارہا محاربات درمیان آورده تا سال بیاق(۱) رو داد آخر الامر سلطان آدم عاجز شده عذرہا خواست و اعظم ہمایون را ازانجا بر آورد و او فرار نموده بطرف کشمیر رفت اسلام شاہ اندکی تعاقب نموده برگشت دران ایام شخصے در تنگی راه شمشیر بر سر اسلام شاہ انداخت اما کارگر نشد بادشاہ از غایت چستی و چالاکی برو غالب آمده بدست خود او را بقتل رسانید بالجملہ چون فتنه و فساد ازان دیار برطرف شد و امن و امان پدید آمد اسلام شاہ ازان نواحی خاطر جمع نموده براه دامنه کوه روانه دہلی گردید چون نزدیک جمون بقصبه بن رسید خبر آمد که کامران میرزا برادر خورد ہمایون بادشاہ در کابل ازبرادر کلان شکست یافته باستدعاسے کمک آمده نزدیک خیمه گاه بادشاہی رسیده اسلام شاہ او از خان پسر خود را مع مولانا عبد اللہ سلطان پوری باستقبال فرستاد آنها رفته میرزا را آوردند چون میرزا در حضور رسیده ایستاد اسلام شاہ از روے رعونت یا بواسطه خفت مرزا متوجه نگشت وعمدا تغافل کرد حسب الامر او میر توزک باواز بلند گفت که قبله عالم مقدم زاده کابل مجرا میکند و این لفظ را سه مرتبه تکرار کرد و باعث ہتک آبروے میرزا گردید بالاخر اسلام شاہ بتعظیم نیم قیامے به میرزا ملاقات کرد و ازین معنی زیاده خفت مرزا گردید و چرا نگردد که از قبله و کعبه خود رو گردان گشته بدشمن جانی التجا آورده بود چون ازانجا کوچ گشت بطریق نظر بند میرزا ہمراه برد و میرزا از راه قابو یافته گریخت و براه کوه سوالک بجن و مشاق مالا یطاق پیش سلطان آدم گکهر رسید و سلطان او را دستگیر کرده نزد ہمایون بادشاہ رسانید چنانچه سابقاً سمت تحریر یافت القصه سلطان اسلام شاہ چون در دہلی رسید شہرت گشت که بادشاہ براے دستگیر کردن کامران میرزا از آب سنده گذشته ازین خبر اسلام شاہ از دہلی متوجه لاہور گردید چون نرگاوان توپ خانه حاضر نبودند براے چرا با ماکن دور دست رفته بودند از روے شتاب زدگی براے کشیدن عراہہاے توپ خانه

---

(۱) ده سال دیاق ٭

ادمیان مقرر کرد هر توپ را هزار دو هزار ادم می کشیدند بعد رسیدن بلاهور خبر یافت که بادشاه بعد دستگیر کردن کامران میرزا از کنار دریاے سنده باز بکابل مراجعت کرد اسلام شاه از اطلاع این معنی و بعد حصول جمعیت از نظم و نسق امور ان دیار معاودت نمود بخاطر داشت که چون لاهور شهریست بزرگ در اندک فرصت تجملات بادشاهی و سامان لشکرها و سپاه فراوان و یراق و سلاح و دیگر اسباب جنگ بهم میرسد و محل در امدن مغل از کابل است ان شهر را خراب کرده مانکوت را که در کوه سوالک قلعه احداث کرده اوست دار السلطنت گرداند مانکوت قلعه ایست متضمن چهار قلعه استوار بر فراز کوهها مقارن بهم و تمامی الانقلاع اسمانی ارتفاع بنظر نظارگیان از یک قلعه زیاده درنی اید لشکرها را بان وصول مشکل و بر تقدیر وصول دست بر ساکنان ان قلعه یافتن دشوار ابهاے گوارا فسر اوان دارد و اذوق چندانکه خواهد میسر **نظم**

حصارے چو گردون گردان بلند	که رفعت ز برجش بود بهره مند
نیاید سر او بگردون فرود	که سر کوب گردون بود برج او

لیکن این اراده او صورت نه بست و برحمت دانه دنبل که بر مقعد او برامد در گوالیار برحمت حق پیوست بغایت نیک ذات و نیکو صفات بود قوانین سلطنت و قواعد عدالت مانند پدر والا قدر مرعی میداشت در عهد او از اقویا بر ضعفا ستم نمیرسید از نیلاب تا بنگاله درمیان سراها که شیرشاه احداث کرده بود یک یک سراے دیگر تعمیر نموده بدستور پدر رفیع قدر براے مسافران طعام از سرکار خویش مقرر کرد و قانون گویان پرگنات براے نگاهداشت سررشته کاغذ از تقیر و تطمیر و بیان حال رعایا و تدبیر ابادی و افزونی مزروعات و مشورت ضبط حاصلات و گذارش حقیقت هر نیک و بد اختراع اوست ملک گیری و جهانداری و انصاف و عدالت و انتظام مهام جهان بنوعے که ازین پدر و پسر بمنصه ظهور رسیده از سلاطین گذشته کم نشان میدهند اخر رفتند و اسم نیکی و نیک نهادی خودها در جهان گذاشتند **بیت**

نیک و بد چون همه بباید مرد	خنک انکس که گوے نیکی برد

---

(۱) معنی جزوکل +

مدت سلطنت او هشت سال و دو ماه و هشت روز ‌٭

فیروزشاه عرف شاهزاده فیروزخان بن اسلام شاه

بعد رحلت اسلام شاه ارکان دولت و اعیان سلطنت فیروزخان را که در عمر ده سالگی بود بر تخت خلافت نشاندند سابقاً اسلام شاه به بی بی بائی[1] منکوحه خود میگفت که مرگ این فرزند از مبارزخان برادرتست اگر برادر خود را میخواهی از فرزند دست خود بشو بهتر انست که این خار از میان بردار بی بی جواب میداد که برادر من مبارزخان بعیش و عشرت میگذراند او را به بادشاهی کاری نیست اما انجاکه سخن بادشاهان بادشاه سخن است انچه اسلام شاه گفته بود از مبارزخان بمنصه ظهور رسید یعنی بعد جلوس فیروزخان بر تخت مبارزخان بطمع سلطنت قصد خواهرزاده خود کرده هرچند بی بی بائی خواهرش گریه و الحاح نمود و گفت این طفلک را بجائے می برم تو بادشاهی کن وزنهار قصد پسر من مکن آن بے رحم سنگدل قبول نه کرده فیروزشاه را باقبیح ترین وجوه کشت و بدنامی ابد برائے خود حاصل نمود مدت سلطنت فیروزشاه سه روز ‌٭

سلطان محمد عادل عرف مبارزخان عدلی بن نظام خان برادرزاده شیرشاه

در سنه ۹۶۰[2] بر تخت خلافت جلوس نموده سکه و خطبه بنام خود کرده بسلطان محمد عادل مخاطب گشت و ابواب خزاین کشوده مانند سلطان تغلق شاه دست بذل و نوال کشاده طریقه سخاوت پیش گرد و شمشیرخان برادر خورد و خواص خان را که غلام زاده شیرشاه بود وزیر اعظم و مدار علیه ممالک ساخت و هیمون بقال ساکن ریواری پیش او اعتبار یافت این هیمون در ابتدائے حال در پس کوچها گردان به بے سر و پائی نمک شور فروختی بعد ازان در اردوئے اسلام شاه دکان داری میکرد و بعد چندے بلطایف الحیل مودی اسلام شاه گردید چون طالع او

---

(۱) بی بی بائی (۲) سنه ۹۶۱ ‌٭

مددگار شد اعتبار یافته از معتمدان گشت و در اکثر امور ملکی و مالی دخیل شد بعد
ازانکه سلطان محمد عادل بسریر آرائے خلافت گشت هیمون معتمد علیه گردید و رفته
رفته جمیع مهمات ملکی و مالی باو رجوع شد چند گاه بخطاب بسنت رائے مخاطب
شد بعد ان راجه بکرماجیت خطاب یافته کار سلطنت از پیش برد اگرچه
اسم سلطنت بر سلطان بود اما تمامے کاروبار جهانبانی بهیمون تعلق داشت نظم و
نسق امور مملکت و عزل و نصب حکام ممالک و داد و ستد جاگیرها و بند و بست
عساکر باختیار او بود فیل خانه و خزانه شیر شاه و اسلام شاه در قبض و تصرف
او در آمد گویند بدقیافه و کریه منظر و کوته قد و دراز اندیشه بود سواری اسپ
نمیدانست و شمشیر بر کمر نمی بست همیشه سواری فیل میکرد و آنچنان بهره از
شجاعت و دلاوری داشت که از طرف سلطان محمد عادل با افغانانے که مدعی سلطنت
بودند بیست و دو جنگ نموده بقوت دلیری و مردانگی مظفر و منصور گشت و نوعے
از عقل و دانش بهره مند بود که تدبیر فرمان روائی و کشورکشائی و قواعد جهانبانی
و گیتی ستانی آنچه او کرده دیگرے نکرده باشد جمیع افغانان مطیع و منقاد او بودند و
اصلا سر از خط اطاعت او بیرون نمی بردند **بیت**

نه طالع هر کرا روشن شود شمع　　همه اسباب دولت می شود جمع

القصه بعد چند گاه افغانان از سلطان محمد عادل برگشته هر یکے بهر ناحی بغی و زرید
بهر طرف فتنه و فساد بر خاست شاه محمد فرملی و سکندر خان پسرش پیش سلطان
گفت و گوئے ناهموار کرده بسیاری را کشتند و آنها برگشته شدند تاج خان
برادر سلیمان کرارانی در دیوان خاص از حکم سلطان عدول نموده و از گوالیار گریخته
بر کنار دریائے گنگ رفته جمعیت فراهم آورده لوائے مخالفت برافراشت
هیمون بقال بالشکر بسیار و فیلان بیشمار رفته او را شکست داد ابراهیم خان
سور که خواهر او در عقد نکاح سلطان محمد عادل بود و از بنی اعمام شیر شاه بود مخالفت
ورزیده اکثر پرگنات نواحی دهلی را متصرف گشت و بسیاری امرا را با خود متفق گردانید
سلطان محمد عادل تاب نیاورده بطرف چناره گده رفت احمد خان سور که برادرزاده
و داماد شیر شاه و خواهر دیگر سلطان محمد عادل در خانه او بود خود را سلطان سکندر

ملقب ساختہ بر سر ابراہیم خان رفت لشکر ابراہیم خان ہفتاد ہزار سوار بود و سکندر خان ده[1] ہزار سوار داشت بہمدیگر جنگ واقع شد بتائیدات سبحانی سلطان سکندر بر و غالب آمده اگره و دہلی متصرف گشت واز سنده[2] تا دریائے گنگ بتصرف او در آمد میخواست کہ شرق رویہ رفتہ مدعیان حکومت را از میان برداشتہ دعوے انفراد[3] نماید لیکن بسبب شہرت توجہ محمد ہمایون بادشاہ از کابل بسمت ہندوستان در اگره متوقف ماند وہیمون بقال از جانب سلطان محمد عادل با لشکر بسیار و پانصد فیل نامدار و توپ خانہ بے شمار آمده با ابراہیم خان جنگ کرده مظفر و منصور گردید و بعد حصول جمعیت خاطر ازین طرف بر سر محمد خان سور حاکم بنگالہ کہ علم مخالفت برافراشتہ بطرف جونپور و کالپی و اگره راہی شده بود رفتہ با سلطان محمد عادل رفیق گردید و در موضع چھپر گہتہ[4] دوازده کروہے کالپی مجادلہ عظیم نمود قضا را محمد خان شکست یافتہ در رزمگاه کشتہ شد و کار ہیمون بقال بالاتر گشت چون در اگره سلطان سکندر استیلا داشت ہیمون مقاومت با سلطان سکندر از اندازه قوت خویش بیرون دانستہ اراده اگره فسخ نموده بجانب بہار و بنگالہ روانہ گشت دیگر مقدمات سلطان محمد عادل ہمین جا گذاشتہ شد حقیقت کشتہ شدن او و ہیمون و دیگران در عہد سلطنت محمد اکبر بادشاہ بتحریر خواہد آمد اکنون ذکر آمدن محمد ہمایون بادشاہ برائے تسخیر ہندوستان و جنگ کردن با سکندر و مظفر و منصور گردیدن و انقطاع رشتہ سلطنت افغانان بقلم آوردن ضرور است مدت حکومت سلطان محمد عادل قریب دو سال و از ابتدائے شیر شاه لغایت سلطان محمد عادل چہار تن شانزده سال ٭



---

(۱) دو ٭

(۲) اب سندھ ٭

(۳) انہا فرد نماید (۴) چھپر کند یا چہتر کند ٭

آمدن حضرت همایون بادشاه بتسخیر هندوستان و فتح بر افغانان و رحلت نمودن بازار این جهان

چون در کابل شنیدند که در هندوستان بهر اقطار افغانان لوائے حکومت برافراشتند و هر کدام دم استقلال میزنند و در هند ملوک طوایف شدند درینصورت آنحضرت در سنه ۹۶۲ بساعت مختار که حرکات افلاک بان افتخار کنند و نظرات کواکب بان مباهات نماید بهندوستان نهضت فرمودند **نظم**

زمانے که با مشتری یار بود | نظرهائے طالع سزاوار بود
روان شد باقبال فتح و ظفر | سعادت بغیر از پیش راهبر
سعود فلک نصرتش راضمان | جنود ملک در پیش حرز جان

منعم خان بحکومت و حراست کابل نصب گردید و در روز نهضت الویه عالیه از کابل دیوان لسان الغیب حاضر کرده تفاول جستند ازین بیت بشارت نصرت داد **بیت**

دولت از مرغ همایون طلب و سایه او | زانکه با زاغ و زغن شهپر همت نبود

القصه آنحضرت معه شاهزاده محمد اکبر باسه هزار سوار براه بهره روانه شده کوچ بکوچ قطع مسافت نموده بلاهور رسیدند افغانان از طنطنه نهضت موکب عالی پراگنده شدند و لاهور بے جنگ تصرف اولیائے دولت در آمد **بیت**

چو لشکر بود اندک و یار بخت | به از بیکران لشکر و کار سخت

بعد رسیدن بلاهور افواج قاهره بسرکردگی بهرام خان خانخانان بجانب جالندهر و هریانه تعین فرمودند دو مرتبه دران نواحی جنگ درمیان آمد و ظفر و نصرت نصیب اولیائے دولت گردید بعد آن خانخانان از دریائے ستلج عبور نموده در حوالی ماچهی واره بوقت شب با افاغنه جنگ عظیم نمود و بارادت الهی شکست بر افغانان افتاد فیل و اسپ و دیگر اسباب بدست بهادران فیروزمند در آمده خانخانان بعد فتح در سهرند رسیده طرح اقامت انداخت و درینوقت سلطان سکندر از استماع خبر غلبه لشکر منصور و شکست نوکران خود از آگره کوچ کرده با هشتاد هزار سوار و فیلان و توپخانه بسیار در نزدیکی

سهرند آمده برگرد معسکر خندقی برآورده آماده پیکار گردید خانخانان شهر را محکم کرده بقدر مقدور تردد بیکرده عرایض نیاز متضمن روبداد بدرگاه والا ارسال داشته استدعائے بمقدم مقدس نمود انحضرت باوجود عارضه قولنج از لاهور نهضت فرموده بعد قطع مراحل در سهرند نزول اقبال فرمودند وصفوف پیکار آراسته مقابل غنیم که اضعاف مضاعفت از لشکر بادشاهی بود در آمدند هر روز جنگ توپ و تفنگ درمیان می آمد بعد چهل روز جنگ صف اتفاق افتاد از انجا که کارفرمایان قضا و قدر منشور سلطنت ابدی این خاندان والاشان در دیوان کده تقدیر مثبت کرده بودند بحکم قادر مطلق فتح و ظفر نصیب اولیائے دولت گردید و شکست بر افغانان افتاد سلطان سکندر از معرکه برآمده رو بفرار نهاده در کوه سوالک آمده بقلعه مانکوت اقامت ورزید شاه ابو المعالی را با لشکر گران از سهرند بجانب لاهور تعین فرمودند که اگر سلطان سکندر از کوه برآید بدافعه او بناید و نیز مهمات ولایت پنجاب را تمشیت دهد وانحضرت بفتح و فیروزی از سهرند روانه شده بپایۂ تخت دهلی نزول اجلال فرمودند بار دیگر اکثر بلاد هندوستان بقبضه تصرف در آمده باعث امن و امان گردید و امراکه درین مهم مصدر ترددات شده بودند بجاگیرهائے لائقه سرفرازی یافتند و سکه و خطبه بتجدید بنام اقدس رواج یافت و آب رفته در جوامد و مراد خفته بیدار شد درهائے بسته مفتوح گردید و دلهائے خسته دوا پذیرفت بوستان خزانی را بهار گل کرد و شب دیجور را سحر پدید ارگشت بقیه این سال فرخنده بعیش و عشرت در دار الملک دهلی گذرانیدند و گلشن خلافت را از جویبار داد و دهش آب دادند در اثنائے این حال بعرض مقدس رسید که سلطان سکندر از کوهستان برآمده بر پرگنات پنجاب دست تصرف دراز کرده تا پرگنه چهاری[1] و بٹاله شروع تحصیل مال نموده و از شاه ابو المعالی از ینجهت که با سپاه همراهی خود سلوک ناهنجار دارد مدافع غنیم نمی شود روز بروز قوی میگردد انحضرت حسب الصلاح ارکان دولت برائے رفع این شورش شاهزاده کامگار نامدار فرخنده اختر محمد اکبر را با بهرام خان خانخانان روانه فرمودند و در وقت رخصت انواع الطاف پدرانه و عطوفت بزرگانه نسبت بحال شاهزاده مصروف داشته این قطعه بر زبان مقدس آوردند

نظم

چراغے چون تو اندر دودمانم	چرا روشن نباشد چشم جانم

(۱) جماری ؟

بهر کارے زیزدان یاریت باد　　زعمر و ملک برخور داریت باد

شاهزاده جهان بخت بعد رخصت از حضور والا قطع مراحل نموده درحوالی قصبه کلانور نزول اجلال فرمودند سلطان سکندر از آوازه انتهاض موکب منصور دست از تصرف پرگنات باز کشیده در قلعه مانکوت که مامن او بود رفته متحصن گردید ازانجا که بقا خاصه آفریدگار و فنا نصیبه آفریده است هرکس که خلعت حیات پوشیده بناچار در کارگاه ممات عریان خواهد گشت یعنی چون زمان رحلت حضرت بادشاه نزدیک رسید در روزے که مظنه طلوع زهره بود بوقت شام بعزم دیدن آن کوکب نورانی بر بالائے کتاب خانه برآمده لحظه ایستاده قصد فرود آمدن نمودند دران وقت موذن شروع بانگ نماز کرد آنحضرت بتعظیم اذان در زینه دویم اراده نشستن کردند درجات زینه صفاکه سنگ لغزیده داشت در زمان نشستن از پا در آمده بسر در آمدند واز نردبان فرود افتاده برزمین رسیدند وضرب سخت بشقیقه راست رسیده به بیهوشی منجر گشتند هرچند اطبا و حکما بمعالجه پرداختند فایده بران مترتب نگردید بالآخر داعی حق را لبیک گویان بریاض رضوان خرامیدند نعش حضرت اقدس در کیلوکهری معزالدین کیقباد مدفون کرده مقبره متضمن عمارات عالیه احداث نمودند چنانچه شخصے در تعریف مقبره گفته است **بیت**

هرکه میخواهد که بیند شکل فردوس برین　　گو بیا آن قصر وان باغ همایون را ببین

شعرائے والا فطرت وفضلائے بلند فکرت در تاریخ وفات آنحضرت اگرچه اشعار رنگین و ابیات بندرت تضمین گفته داد سخنوری داده اند اما این شعر بغایت نادر و موقع و برجا آمده است **قطعه**

همایون بادشاه ان شاه عادل　　که فیض خاص او بر عام افتاد

بنائے دولتش چون یافت رفعت　　اساس عمرش از انجام افتاد

چو خورشید جهانتاب از بلندی　　بپایان در نماز شام افتاد

جهان تاریک شد در چشم مردم　　خلل در کار خاص و عام افتاد

قضا از بهر تاریخش رقم زد　　همایون بادشاه از بام افتاد

مدت سلطنت مرتبه اول ده سال و مرتبه دویم ده ماه *

ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاه بن ہمایون بادشاه

اگرچه خواجه عطا بیگ قزوینی در تاریخ اکبری و خواجه نظام الدین احمد در طبقات اکبری
و شیخ الهداد فیضی منشی سرکار و شیخ فرید المخاطب بمرتضی خان در تاریخ اکبرشاهی و محمد شریف
معتمد خان در اقبال نامه جهانگیری احوال سعادت اشتمال آن بادشاه قوی اقبال بشرح
و بسط نگاشته داد سخنوری و نکته طرازی داده اند اما مجموعه کمالات صوریه مظهر حسنات
معنویه جامع شرایف انسانی کشاف رموز معانی چمن پیرائے بهارستان فصاحت و
بلاغت زیبنت افزائی نگارستان افادت و افاضت مقتدائے ارباب علم و عمل
پیشوائے فضلائے اکمل و فضل مصدر جزو کل کامیاب سعادت ابد و ازل علامی فهامی شیخ
ابوالفضل روزنامچه واقعات آن بادشاه والاجاه و شمه از احوال بزرگان این سلسله علیه از
پدر بزرگوار آن بادشاه فلک دستگاه تا حضرت آدم صفی الله علیه السلام پنجاه و یک تن
گذشتگان ازین دار فنا و رفتگان دار الملک بقا تحریر در آورده کتابے موسوم باکبرنامه
مشتمل بر سه دفتر درست نموده دفتر نخستین نصف اول متضمن احوال بزرگان از حضرت آدم
تا نصیر الدین محمد همایون بادشاه بطریق اجمال و نصف اخیر محتوی بر جلوس مقدس این بادشاه
بر اورنگ خلافت و واقعات هفده سال که بملازمان خویش محاربات رو داده و انجماعه
اہل بغی و انحراف تادیب و تخریب یافته و دفتر دویم مشعر بر تسخیر ولایت مالوه و گجرات و
پتنه و بنگاله و اوڈیسه و کشمیر و بهکر و تهته و قندهار و برهان پور و خاندیس و سایر ولایت
دکن و دیگر ممالک و استیصال و فرمان پذیری حکام الولایت و واقعات از ابتدائے
سال هژدهم لغایت سال چهل و هفتم جلوس والا دفتر سویم مشتمل بر خصوصیات ماند و بود بادشاه
والا درجات و حقیقت حالات صوبجات با قید حدود و انفصالات و دستور جمیع کارخانجات
و ضوابط پرگنات ممالک محروسه با قید اراضی و جنس کامل و ناقص و ربع و شرح و باریافت
محصول و قوام زمیندار و مقدار پیاده و سوار و قلاع و محال هر اقطار و قوانین مناصب و
شرح هر منصب دار و اسامی ملازمان سرکار از امرائے عالی مقدار و وزرائے ذوی الاقتدار
و ندمای هوشیار و فضلائے بلاغت شعار و علمائے نامدار و پزشکان حکمت دثار و
حکمائے آزموده کار و نجباء کامل عیار و ستاره شماران کرامت آثار و درویشان

پرہیزگار وریاضت کیشان نیکوکار وتفصیل مقابر ومزار وتعریف بتخانہ ومعابد ہر دیار وارباب
نغمہ ساز وانواع اہل دانش وہنرپرداز وتعریف ہندوستان بہشت نشان واوضاع
واطوار دین وآئین ہندیان ودقایق حقایق کتب دانشنامہای اہل این دیار است
آن سردفتر دانشوران بتحریر این ہرسہ دفتر اچنان بہار پیرایی سخن رنگین وگلدستہ رای
الفاظ مضامین شدہ کہ ہیچ تاریخ نویس باین نمط ترتیب کتاب نکردہ وکارستانی بروی
کارنیاوردہ دستور العمل امور سلطنت وجہانبانی وکارنامہ معاملات ملک رانی ساختہ الحق
نسخہ ایست ناسخ نسخ روزگار وتاریخی است سرامد تواریخ ہر دیار از تعریف وتوصیف
وشرایف عبارات ولطایف استعارات وبلندی سخنات ورنگینی منشآت وحسن
مضامین نوآئین ومعانی رنگین آن دیباچہ دانش ارسطوی خرد وفراست وافلاطون
عقل وکیاست عاجز وقاصر است وتاریخ خوانان ارباب دانش وصحف دانان اصحاب
بینش از مطالعہ آن بہرہ ور ونصیبہ بر بودہ بقدر امکان بشری وتوان انسانی داد وصف
دادہ ہزاران تحسین وآفرین برروح پاک آن صاعد معاعد مغفرت سبحانی عارج معارج
رحمت یزدانی میفرستند احتیاج نبود کہ بتحریر حقیقت احوال این بادشاہ والاجاہ فضولی
نماید لیکن برای سیرابی سخن درین کتاب نیز کہ فہرستی است از سلاطین ہند شطری
از خلاصہ واقعات عظمی بقید تسطیر درآوردہ بر نظران وقایع ارمغانی ارزانی داشتہ
می شود القصہ چون حضرت محمد ہمایون بادشاہ سمند زندگانی را ازین تنگنای ظلمانی بوسعت
آباد عرصہ نورانی جولان داد دران وقت شاہزادہ محمد اکبر باستیصال سلطان سکندر کہ
از قلعہ مانکوت برامدہ بطرف لاہور فتنہای فتنہ می افروخت بالشکر گران متوجہ پنجاب شدہ
بودند در منزل ساحت قصبہ کلانور خبر قضیہ ناگزیر رسیدہ بعد تقدیم مراسم تعزیت بہمان
خطہ دلکشای نصف النہار جمعہ سویم ربیع الثانی سنہ ۹۶۳ ہجری در سلطنتی کہ افلاک در چندین
ادوار انتظار آن می بردند در زمانیکہ کواکب از بسیاری قرانات فرصت ان می جستند اورنگ
خلافت بفر قدوم مقدس سرفرازی یافت وسریر سلطنت بفر پابوس اقدس سربلندی
پذیرفت کوس شادی بلند آوازہ گردید وطنطنہ مبارکبادی بر السنہ طوائف انام
جاری شد **قطعہ**

ہر خوشدلی کز اہل جہان فوت گشتہ بود   آنرا بیک لطیفہ قضا کرد روزگار

محتاج بود ملک به پیرایۂ چنین　　　آخر مراد ملک روا کرد کردگار

دران ایام عمر گرامی سیزده سال و هشت ماه و بست و هشت روز بود بیرام خان خانخانان مدار المهام وکیل سلطنت گردیده حل و عقد مهمات و قبض و بسط معاملات در قبضۂ اقتدار و کف اختیار او بازگشت بعد انجام لوازم جشن جلوس و تقدیم مراسم شادمانی برای قلع و قمع سلطان سکندر از کلانور نهضت فرموده کوچ بکوچ پایان قلعه مانکوت رسیدند چون بسبب ایام برسات ترددات پیش نمیرفت بجهت مراعات حال سپاه انصرام این مهم چندروز موقوف داشته ازانجا معاودت فرموده در حدود جالندهر نزول اقبال فرمودند ؛

دربیان آمدن هیمون بقال بقصد محاربه با خاقان زمان و دستگیر گردیدن و بقتل رسیدن او

چون هیمون سپه‌سالار مدار علیہ سلطان محمد عادل با ابراهیم خان سور که مدعی سلطنت بود و نیز سلطان محمد حاکم بنگاله و دیگر افغانان که هر یک دعوی بادشاهی داشت بدفعات عرصه پیکار آراسته و در بست و دو جنگ سلطانی کارنامهای رستمانه بظهور رسانیده همه جا غالب آمده لوای فتح و نصرت برافراشته بود از خبر شنقار بادشاه جنت آرامگاه خیال فاسد بخاطر آورده سلطان محمد عادل را طرف پتنه گذاشته رو باگره آورده قدم جرات پیش نهاد سکندر خان و قباخان گنگ و دیگر امرای بادشاهی را شکست داده آگره را متصرف گشت وازانجا بدلاوری و دلیری تمام بدهلی رسید تردی بیگ خان و دیگر امرای بادشاهی که در دهلی بودند تاب مقاومت نیاورده باندک جنگ فرار نمودند آن بقال بدمال با پنجاه هزار سوار و هزار و پانصد فیل و پنجاه و یک توپ کلان و پانصد ضرب زن و دیگر توپ خانه گران پای ثبات و استقرار در دهلی افشرد و اینمقدمه در مقام جالندهر بعرض والا رسید خاقان زمان که در صغر سن دانش پیرانه داشتند از استماع اینخبر مهم سلطان سکندر موقوف داشته از نواحی جالندهر بقصد استیصال بقال بے اعتدال نهضت فرمودند و امرای بادشاهی از اطراف و جوانب بموجب طلب در حضور اقدس آمده حاضر شدند تردی بیگ خان که از هیمون شکست یافته دهلی را گذاشته بود در ساحت سهرند بملازمت رسید چون بیرام خان خانخانان او را هم چشم خود میدانست در منولا که بحسب

تقدیر برو شکست افتاد بهرام خان او را بکر و فریب بمنزل خود آورده بقتل رسانیده معروض اقدس گردانید که هزیمت امرا و فتح هیمون محض از تغافل تردی بیگ خان رو داده از نیجهت کشتن او عبرت دیگر امرا ے بے همت دانست خاقان زمان اغماض فرموده چیزے بر زبان نیاوردند و ازانجا متوجه پیشتر شدند و عساکر منصوره بسرکردگی سکندر خان اوزبک برسم منقلا دستوری یافت هیمون که از هزیمت بادشاهی و تسخیر آگره و دهلی خیره و دلیر شده دم نخوت میزد از استماع نهضت موکب والا از دهلی روانه گشت و توپخانه را که اعتقاد قوی او بود پیشتر از خود در حوالی پانی پت فرستاد که دران مکان نصب کرده اماده پیکار شوند مردم بادشاهی که برسم منقلا تعین شده بودند جرات و جسارت نموده توپخانه او را بتصرف خویش در آوردند و اینمعنی موجب دل شکستگی بقال و دلاوری لشکر اقبال گردید همدرین اثنا ے هیمون بدلیری تمام در حوالی پانی پت رسیده اتفاق کارزار افتاد دلیران قوی دل مانند شیران زنجیر گسل از طرفین داد مردی و مردانگی دادند و هنگامه جانفشانی و جانستانی گرم کردند برق صمصام خرمن هستی بسیاری را پاک بسوخت و شعله تیر جگر دوز وجود اکثرے را بردوخت هیمون غالب آمده فوج بادشاهی را شکست داده بر حوضه فیل در صدد فراهم آوردن یلچاگر دید ازانجا که مشیت ارادت ازلی منشور خلافت ابدی بنام نامی بادشاه فلک بارگاه نگاشته و بهندسه قدرت لم یزلی طغرا ے سلطنت جاویدی باسم گرامی انحضرت مثبت کرده بود قضارا تیر غضب الهی از شصت تقدیر جسته در حدقه چشم هیمون رسیده از کاسه سر او در گذشت و باد رعونت و پندار از سرش اران روزنه بیرون رفت و از غایت درد و وجع خود را در صندوق حوضه فیل پنهان گردانید همراهانش چون سردار را ندیدند بیدل شده عنان عزیمت از دست داده متفرق گشتند و بعد فتح و نصرت شکست در لشکر او افتاد و عساکر بادشاهی که مغلوب گشته سراسیمه حال بود چون این عطیه غیبی مشاهده کردند پس از هزیمت عطف عنان نموده بتاراج اسباب و رخوت و اسپ و فیل لشکر غنیم پرداختند ناگهان شاه قلیخان محرم نزدیک فیلے که هیمون بران نیم جان افتاده بود رسیده خواست که فیلبان را کشته فیل را که باساز مکلف بود بدست آورد فیلبان از بیم جان امان خواسته بودن هیمون در حوضه ان فیل نشان داده شاه قلیخان ازین مژده خوشوقت شده فیلبان را مهربانی نموده ان فیل را با فیلان دیگر گرفته روانه گردید رایات عالی از سراسیمگی گهر وند؟

کوچ فرموده بلشکر منقلانه پیوسته بود که نوید فتح و ظفر بعرض رسید و بعد از زمانے
شاه قلیخان هیمون را دست بر گردن بسته بملازمت حاضر آورده موجب شادمانی خاطر
اقدس گردید هر چند هیمون بر افغانان جنگ کرده منصور شده دلیر و خیره گشته بود از
رعونت میگفت که هرگاه بر افغانیکه لشکر بیکران داشتند فتح کرده باشم این بادشاه
خورد سال باین قلت لشکر کجا تاب مقاومت تواند اورد اما نخوت او باعث وبال او گشت
و اقبال بادشاهی غالب آمده آن متکبر را دستگیر نمود **نظم**

بوم چه باشد که بچنگ دراز | طعمه برد از دهن جره باز
گیر که سگ هست به آهو دلیر | پنجه نخواهد زدن آخر بشیر

بعد آمدنش در حضور اقدس هر چند از وسخن پرسیدند از حجاب خجالت یا از عدم قدرت
یا از شدت وجع زخم یا از غلبه صلابت بادشاهی نتوانست سخن سر اگشت **بیت**

کسے را که از بیم شد دل ز جا | توانائی پاسخ ارد کجا

بعضے از امرا التماس نمودند که آن حضرت از دست مبارک بقصد غزا و حصول ثواب
شمشیر بران مقهور انداز ند فرمودند تیغ خود بخون اسیری آلودن نه از آئین مردی
است **بیت**

تیغ خود از خون این ملعون چرا رنگین کنم | چونکه رستم پیشه ام ان به که بر اعدا زنم

دران وقت بیرام خان نظر بر مرضی اقدس داشته بعرض رسانید **بیت**

چه حاجت تیغ شاهی را بخون هر کس آلودن | تو بنشین ما شارت کن بچشم یا با بروئی

این را بگفت و پیشدستی نموده بصمصام خون آشام تن او را از بار سر ناپاک سبک جدا ساخت
و عرصه هندوستان را از خس و خاشاک وجود عصیان آلودش پاک گردانید سر او را بکابل
و تن او را بدهلی فرستاده بر دار کشیدند **بیت**

سنگ بدست و مار بر سر سنگ | نه ز دانش بود قیاس درنگ

آنحضرت بعد قتل هیمون بقال باستقبال کمال روانه شده در دار الملک دهلی نزول اقبال
فرموده جشن شادمانی ترتیب دادند و بر سریر جهانبانی جلوس فرموده در فراهم آوردن
پراگندگی هاے امور سلطنت متوجه شدند و مجدداً سواد اعظم هندوستان از فروغ
معدلت و انوار عدالت رونق تازه و انتظامی بے اندازه پذیرفت امرائے که مصدر

ترددات نمایان و محاربات شایان شده بودند بخطاب لایق و جاگیر مناسب سرفراز گشته برائے نظم اطراف ممالک دستوری یافتند مولانائے ناصر الملک عرف پیر محمد خان بضبط ولایت میوات تعین گشته پدر هیمون راکه پیر هشتاد ساله بود از قصبه یواڑی مسکن او گرفته آوردند و ناصر الملک او را رهنمائے دین اسلام کرد او جواب داد که هشتاد سال عمر گرانمایه در کیش خود بسر برده و بائین خویش آفریدگار را پرستش نموده اکنون که دمے بیش نیست چگونه ترک دین خود نموده اختیار دین دیگر نمایم ناصر الملک جواب او را بزبان شمشیر حواله کرده او را از هم گذرانید*

دربیان فتح قلعه مانکوٹ و اخراج سلطان سکندر و انقطاع رشته سر آفغانان از ممالک

چون بعرض مقدس رسید که سلطان سکندر از کوهستان بر آمده در ولایت پنجاب شروع بتحصیل مال نموده و دران دیار فتنه و آشوب رو داد آن حضرت قلع و قمع او ضرور دانسته از دار الملک دهلی بسمت پنجاب نهضت فرموده بعد قطع مراحل در قصبه و مهری که الحال بنور پور مشهور است اتفاق نزول اجلال افتاد راجه رام چند مرزبان نگرکوٹ و دیگر راجها درایان کوهستان بملازمت اقدس رسیده کمر خدمت بربستند درانوقت حضرت از دیوان لسان الغیب تفاول جستند این بیت مژده رسان فتح و نصرت گشت بیت

سکندر را نمی بخشند آبے   بزور و زر میسر نیست این کار

ازین بشارت خوشوقت شده متوجه پیشتر شدند و پایان قلعه مانکوٹ که سلطان سکندر درون ان متحصن بود نزول فرموده محاصره کردند و جنگ تفنگ بمیان آمد سلطان سکندر را از خبر کشته شدن هیمون بقال و فتح عساکر اقبال گسسته خاطر و شکسته بال بود در ینولا خبر رسید که سلطان محمد عادل در نواحی پتنار گده اقامت داشت خضر خان ولد سلطان محمد خان سور سکه و خطبه بنام خود کرده و سلطان بهادر خطاب نموده بانتقام خون پدر خویش که در جنگ هیمون کشته شده بود بسلطان محمد عادل جنگ کرده غالب آمد و سلطان محمد عادل در رزمگاه کشته شد و هنگامه افغانان یکبارگی سرد شد ازین اخبار سلطان سکندر را دست و پا گردیده عنان همت از دست و قوت مردانگی از دل فرو هشته بجناب بادشاهی زبان عجز و انکسار کشوده استدعا نمود که یکے از بندهائے درگاه والا آمده دست گرفته مارا

در حضور اقدس حاضر گرداند بموجب التماس او میر شمس الدین اتگه خان و مولانای ناصر الملک
برای تسکین خاطر او در دنش رخصت یافتند او فرستاده را باعزاز دریافته التماس نمود
که مصدر تقصیرات عظیمه شده ام روی آن ندارم که در حضور اقدس رسیده عذرخواهی
نمایم بالفعل پسر خود را بعتبه فلک مرتبه میفرستم بعد چندگاه خود نیز بجناب والا رسیده
ناصیه سای عبودیت خواهم شد چون این معنی معروض مقدس گشت التماس او باجابت
مقرون گردید و حکم شد که سلطان سکندر بطرف پتنه رفته آن ولایت را از افغانان برآورده
متصرف شود و پسرش در حضور والا رسیده خدمت بجا آورد و برین شرط سلطان سکندر
پسر خود را بدرگاه والا فرستاده خود بسمت پتنه رفت و بعد دو سال در همان حدود مسافر
ملک نیستی گردید در مفتح سال دویم از جلوس والا فتح قلعه مانکوت و اخراج سلطان سکندر
و امنیت در ولایت پنجاب و حصول جمعیت خاطر اقدس از انتظام مهام آن دیار
صورت بست ٭

در بیان اعتدالی های خانخانان بیرام خان و اخراج او از ممالک محروسه

چون حضرت خاقان زمان بتقاضای عمر در امور جهانبانی کم تر اشتغال می ورزیدند و تمامی
مهمات مالی و ملکی به بیرام خان خانخانان واگذاشتند اقتدار و رتبت خانخانان بنهایت بلند گردید
و از درجه وکالت و امیر الامرای درگذشت و دست تصرف او بر جمیع کارخانجات و در
تمامی معاملات قوی مطلق گشت او قدر این دولت ندانسته مصدر بعضی امور نالایق و غیر
مستحسن گردیده از روی ستم شریکی منصب های موفور و جاگیرهای معمور بملازمان
خود تجویز نموده به بندهای بادشاهی سلوک ناپسندیده در پیش گرد و آن حضرت را خورد
سال تصور نموده نصرت بر مخالفان و نظم امور جهانبانی را از سعی خود میدانست و از
گستاخیهای عظیمه او آنکه تردی بیگ خان را که از امرای کبار بود بحکم اقدس بقتل رسانید
و مصاحب بیگ را که از ملازمان والا بود بی اطلاع آنحضرت کشت و مولانای ناصر الملک
که از وابستگان او بود بمقتضای [illegible]ات پسندیده مورد عنایات اقدس گشته
وآنحضرت او را بسیار میخواستند از منصب معزول کرده روانه کعبة الله نمود و همچنین با اکثر
بندهای بادشاهی درشت پیش می آمد و فیل خانه سرکار والا گرفته خود بخود بملازمان خویش

سپرد و بر بعضے کارخانجات دیگر نیز دست تصرف دراز کرده مهندار وزیرے یکے از
فیلان مست سرکار والا بے اختیار فیلبان برفیل بیرام خان دوید و آن فیل را کشته بود
بیرمخان مراعات ادب منظور نداشته فیلبان بادشاهی را بقتل رسانید و نیز روزے بیرمخان
در کشتی نشسته سیر دریای جمنا می نمود یکے از فیلان سرکار والا در جوشش و خروش مستی بدریا
در آمده سرکشی آغاز کرد چون کشتی نزدیک رسید فیل بجانب کشتی دوید اگرچه فیلبان نفس
را بزور و قوت خود نگاهداشت اما از بیمعنی بیرمخان را واهمه از طرف آنحضرت بخاطر راه یافت
آنحضرت باستماع اینخبر فیلبان را بسته نزد خان فرستاده اظهار عنایات فرمودند از انجا که ایام
ادبار او نزدیک رسیده بود سر رشته ادب و حفظ توره از دست داده ان فیلبان بیگناه را ناحق
کشت و سوائے آن بمراتب منتاهبے اوبی گردید **بیت**

چو بخت بد کسے را پیش آید — کند کارے که کردن را نشاید

از سنوح اینچنین امور غیر مستحسن مزاج اقدس برانشفت و ترک مدارا نموده در تدبیر دافع
شدند بعد چندگاه با چندی از امرا بهانهٔ شکار از آگره برآمده در دهلی رسیدند و شهاب الدین احمد خان
صوبه دار دهلی این راز سربسته در میان آوردند فرامین جهان مطاع بامرائے که باطراف ممالک
بودند صادر شد که خاطر اقدس از بیرمخان متغیر شده امور سلطنت بر ذمت همت خود
گرفته هر کس آمده بدرگاه والا حاضر شود و میر شمس الدین محمد انگه خان را از بهیره طلب داشته
علم و نقاره و تمن و طوغ و منصب بیرمخان بادمرحمت فرمودند و اکثر امرا از اطراف آمده حاضر
شدند و امرائے که نزد بیرمخان بودند از وجدا شده در حضور مقدس رسیدند چون این خبر
به بیرمخان رسید عجز و نیاز و معذرت بسیار نوشت آنحضرت پیغام کردند که آمدن او در حضور
مناسب نیست بهتر آنست که روانه مکه معظمه شود و بعد از آنکه بخیریت مراجعت نماید زر و
الطاف بے اکناف خواهد شد بالضرور بیرمخان حسب ظاهر رخصت بسفر حجاز حاصل نموده
از آگره برآمد بعد رسیدن در میوات پسر سلطان سکندر افغان و غازی خان سور را که با
او بودند رخصت داد که در ممالک محروسه خلل اندازند و خود اراده پنجاب نمود آنحضرت باستماع
اینخبر فرمان نصایح بنیان صادر فرمودند بیرمخان موعظت بادشاه در دل نیاورده به بیکانیر
رفته چندگاه پیش رائے کلیان مل زمیندار انجا بوده بسمت پنجاب روے آورد و دیده
از روے کار خود برداشته صریح بغی ورزیده براه بهتنده دهاره در پنجاب رسید

آنحضرت میر شمس الدین محمد اتکه خان را با امرائے دیگر بتدافع او تعیین نمودند و رایات عالیات
نیز از پے او از دہلی نہضت فرمودند اتگه خان گرم و چست شتافته دررسید و درمیان
ستلج و بیاه در حوالی موضع گوناچور[۱] تابع پرگنه داورک اتفاق تلاقی عساکر طرفین افتاد و جنگ
واقع شد محاربه عظیم رو داد بیرامخان غالب آمده بر لشکر بادشاهی حمله آورد چون زمین شالے
پایه بود گل ولای بسیار داشت پائے لشکریان بیرامخان بیفشرد و لشکریان اتکه خان از
مشاهده اینحال مخالفان را بشست تیر بر دوختند و بسیاری را علف تیغ بیدریغ نمودند
و اکثرے را اسیر کردند بیرامخان از سنوح این سانحه تاب نیاورده منهزم گشت و در پناه
راجه گنیش زمیندار داناپور که در کوه سوالک واقع است رفته در تلواره اقامت ورزید و
فتح و نصرت نصیب اولیائے دولت قاهره گردید و این مژده در منزل سهرند بعرض والا رسید

بیت

صبح فیروزی دمید از مطلع امن امان   در نسیم گلشن نصرت معطر گشت ملک

آنحضرت بعد دریافت نوید فتح و نصرت براه راست در لاهور تشریف برده بعد چند روز
از انجا نهضت فرموده در حوالی تلواره نزول اقبال فرمودند کوهیان هجوم آورده بعد جنگ
بسیار رو بهزیمت نهادند بیرامخان چون صورت ادبار در آئینه روزگار خود مشاهده کرد از ندامت
و خجالت خویشتن بدرگاه والا معروض داشته استدعا نمود که معتمدی از حضور آمده دست
گرفته بآستان قدسی حاضر سازد والا مولانائے عبدالله سلطانپوری المشهور بمخدوم الملک
بعد آن منعم خان تعیین شد فرستاده با انواع دلاسا و دلدهی بیرامخان را آورده و روپاک
در گردن انداخته بملازمت اقدس حاضر کردند او در حضور والا گریه و زاری بسیار کرد آنحضرت
از روے شفقت روپاک از گردنش دور نمودند و بدستور سابق حکم نشستن فرمودند و در
آخر مجلس از روے خوشوقتی رخصت سفر حجاز دادند پس از اتمام این مهم رایات عالیات
متوجه دهلی گردید و بیرامخان روانه مکه معظمه شد و اینمقدمه در سال ششم جلوس والا
رو داد القصه چون بیرامخان بعد قطع مسافت در شهر پتن از مضافات احمد آباد گجرات رسید
روزے چند بدفع ماندگی مقام نمود مبارک خان نامی افغان لوحانی که پدرش در جنگ
ماچهی واره که افغانان را با بیرامخان رو داده بود کشته شده نزد موسی خان حاکم انجا قیام داشت
باهتمام خون پدر قصد بیرامخان بخاطر آورد اتفاقا روزے بیرامخان بسیر کولابے بزرگ که درمیان

---

[۱] کوناچور

آن نشیمن بود بکشتی نشسته رفت هنگام مراجعت ازان نشیمن چون بکنار رسیده از کشتی بر آمد مبارک خان مذکور با چهل افغان دیگر رسید چنان نمود که بقصد ملاقات میرود چون نزدیک رسید چنان جمدهر بر پشت بیرامخان زد که از سینه بر آمد و دیگرے شمشیر زده کارش تمام کرد جمعی از فقرا قالب خونے اورا که درجه شهادت یافته بود بر داشته در حوالی مقبرهٔ شیخ حسام الدین خلیفهٔ شیخ نظام الدین اولیا بخاک سپردند بعد ازان استخوانش بمشهد مقدس رسید این باعی تاریخ شهادت اوست

رباعی

بیرام بطواف کعبه چون بست احرام زرسید بکعبه کار او گشت تمام
تاریخ وفات او چو جستم از عقل گفتا که شهید شد محمد بیرام

میرزا عبد الرحیم پسر بیرام خان که سه ساله بود در حضور اقدس رسیده مورد الطاف بیکران گشت انحضرت دست نوازش بر فرق روزگارش انداخته بخطاب میرزا خانی سرفراز فرموده منظور نظر تربیت فرمودند رفته رفته بخطاب فرزند برخوردار خانخانان سپه سالار و منصب پنجهزاری که دران زمان زیاده ازان منصب و خطاب نبود فرق عزت بر افراخت و مصدر کارهائے نمایان و خدمات شایان گردید چنانچه فتح ولایت گجرات و تهته و دکن او کرده و بعد فوت راجه تودرمل نظم و نسق امور وزارت اعلی باو تعلق یافت و خانخانان که به نزاکت طبع و اشعار غریبه و همت عالی و سخاوت فطری و شجاعت ذاتی در هندوستان شهرت دارد همین است القصه چون بیرام خان از میان رفت انحضرت بنفس نفیس بسرانجام مهام خلافت و جهانداری و قلع و قمع عدوان و مخالفان متوجه شدند ✦

دربیان تسخیر ولایت مالوه

چون باز بهادر ولد شجاعت خان المشهور بسجاول خان افغان که از امرائے کبار شیرشاهی بود در ولایت مالوه حکومت باستقلال داشت از مستی جوانی و لذات جسمانی در صحبت زنان و مجالست نسوان بسر بردی و بسیاری از اناث صاحب جمال و دلبران با غنج و دلال فراهم آورده بمشتهیات نفسے و مستخطات بهیمی پرداختی از جمله ان نازنینان روپمتی نام معشوقه بود که نغمه حسن و حسن نغمه او شور در عالم انداخته و صیت خوبی و طنطنهٔ محبوبی او در اطراف عالم و اکناف گیتی رسیده بود منظم

بخنده از ثریا نور میر بخیت — نمک از پسته پر شور میر بخیت
بگلزار رخش از مشک داغی — گرفته آشیان زاغی بباغی
مکحل نرگسش از سرمه ناز — ز مژگان بر جگرها ناوک انداز
دو لعلش از تبسم در شکرریز — دهانش در تکلم شکر آمیز
بزیر چرخ کس پیدا نه گردد — که رویش بیند و شیدا نه گردد

باز بهادر نقد و جان و دل درراه محبتش فدا کرده خود را گرفتار دام عشق او ساخته تصانیف بے بدل و نقشهائے بے نظیر که در زبان هندی خود مے بست نام خود و روپ متی دران اشعار لازم و ملزوم میکرد و شبانه روز باستماع نغمه و سرود اوقات عزیز را که معدوم البدل و مفقود العوض است ضائع میکرد از انجاکه سرود و نغمه مردود اهل دلان پاک نهاد و مقبول ارباب فسق و فساد قوت بازوے هوائے نفس هنگامه آرائے شهوت و هوس پیشکار نفس اماره و دستیار خواهش نابکاره بلند ساز رایت بدمستی و شیدائی علم افراز هواپرستی و سودائے الحق سرودیست که روغن بر آتش شهوت و بدکرداری انداخته تار و پود عفت و پرهیزگاری برهم ساخته و سرودیست که در دل بوالهوسان هنگامه بدمستی آراسته و در باطن بدرونان علم هواپرستی برافراشته ان مستغرق لجه لذات نفسانی در سرود و نغمه همیشه اشتغال میداشت و دایم الخمر مے بود شبانه در شراب و روزانه در خواب بسر می برد از غفلت و بے پروائی روز از شب و شب از روز نمی شناخت

بیت

بنائے دولت آنکس فلک خراب کند — که شام میخورد و صبحگاه خواب کند

چون بدمستیهائے او و پراگندگیهائے ولایت بعرض اقدس رسید عساکر منصوره بسرکردگی ادهم خان باستیصال ان بدمآل و تسخیر ولایت مالوه تعین فرمودند ادهم خان بعد طے مراحل در حوالی شهر سارنگپور که دار الایالت او بود رسید باز بهادر که بغفلت و بدمستی زندگانی میکرد وقتے مطلع گردید که جیوش فیروزی شهر او را محاصره کرد بناچار صفوف آراسته آماده پیکار گردید و باندک زد و خورد راه فرار پیش گرفت ادهم خان بعد هزیمت او بشهر درآمده بفراهم آوردن خزاین و دفاین خصوصا بهم رسانیدن دلبران عشوه ساز و پاتران با کرشمه و ناز ملقید گشت بعد ضبط نقد و جنس و بدست آوردن حرم خانه کسانرا

بجست وبوئے روپ متی معشوقہ او فرستاد چون بازبہادر درہنگام انہزام کسان خود را برائے جوہر وقتل حرمخانہ خود برسم ہندوستان کہ درچنین حوادث عورات را بہ تیغ بیدریغ میگذرانند ویا در محوطہ آتش می سوزانند فرستادہ بود ان سنگین دلان دیوانہ نژاد نقش چند لعبتان پری پیکر را باب تیغ از تختہ ہستی پاک شستند ورقم وجود بیگناہان از ورق روزگار بکذلک بیداد محو ساختند وسنگین دلی کہ برائے قتل روپ متی رسیدہ تیغ آختہ چند زخم کرد ہنوز کارش باتمام نرسیدہ بود کہ لشکر منصور در رسید داد اوباشان فرصت نشد کہ کار روپ متی باتمام رسانند ان طاؤس نیم لسبل را پیش ادہم خان حاضر آوردند آن نازنین بختہ کار التماس نمود کہ زخمہائے کاری دارم بالفعل مرا درخانہ شخصے نگاہدارند بعد التیام جراحت بخدمت حاضر میشوم ادہم خان نظر بر جراحت ہائے او داشتہ درخانہ شیخ عمر درویش کہ بخداپرستی وتعوسلے در ریاضت دران دیار مشہور بود گذاشت روپ متی درمیان عورات واہل بیت درویش بسر بردہ معالجہ نمود تا انکہ جراحت او اندمال یافت لیکن زخم درونی او کہ از فراق باز بہادر داشت بناسور گرائیداری زخم شمشیر وتفنگ وجراحت گرز وسنگ مندمل میشود اما زخم عشق ومحبت ودرد ہجر ومفارقت بصد مرہم افلاطونی وہزار دارو ے لقمانی التیام نمی پذیرد **مصرع**

زخم ہجران نشود بہ زہد وائے حکیم

تا انکہ ادہم خان از غایت شوق پیوستہ ازو خبر میگرفت وانتظار صبح وصال او می برد چون روپ متی صحت یافت واب برسر ریخت وہیچگونہ جائے عذر نماند التماس مشک وعنبر وکافور نمود تا خود را آراستہ وخوشبوئیہا بر بدن مالیدہ بخدمت شتابد ادہم خان کہ فریفتہ جمال وشیفتہ وصال او بود نی الفور کافور وخوشبوئیہائے دیگر فرستاد او در وفائے عشق باز بہا درکف دست کافور خوردہ چادر برسر کشیدہ چنان بخواب رفت کہ دیگر بیدار نگشت **نظم**

زن ز آتش عشق بیش سوزد   خاشاک ضعیف بیش سوزد

خوش انکہ براہ عشق جان داد   عشق است کہ جان باین توان داد

بر متر صدان اخبار پوشیدہ نماند کہ بلاد مالوہ ملکی است وسیع وولایتی است آباد ان وفراخ ہمہ وقت حکام ذیشان دران دیار بودہ اند وراجہائے کبار وراوان نامدار

مثل راجه بکرماجیت که مدار تاریخ اهل هند بر ابتدائے ظهور سلطنت اوست و راجه بهوج وغیره ذالک که تا حال حکایات نادره و اوصاف حمیده انها بر زبان عالیان جاریست بحکومت انولایت امتیاز داشته اند و از زمان سلطان محمود غزنوی ظهور اسلام دران دیار شده و از سلاطین دهلی سلطان غیاث الدین بلبن بران استیلا یافته ازان زمان در تصرف خواقین دهلی بوده چون سلطان محمد شاه بن سلطان فیروز شاه جمعی را که در ایام ادبارش رفاقت و همراهی کرده بودند بعد جلوس براورنگ جهانبانی رعایت کرده چهار کس را چهار ولایت داده و آن چهار کس بسلطنت رسیدند اعظم همایون ظفر خان بگجرات و خضر خان بملتان و دیپالپور و خواجه سرور خواجه جهان که خطاب سلطان الشرق یافته بود بجونپور و دلاور خان بمالوه چنانچه سابقاً بقید قلم درآمده۔

از ابتدائے سنه ۷۹۶ هجری دلاور خان بحکومت ولایت مالوه قیام داشت چون سلطان محمد شاه رحلت نمود و در هندوستان هرج و مرج بوقوع آمد و هر یک امرا بهرناحیت لوائے حکومت برافراشت دلاور خان نیز از مالی دهلی انحراف ورزیده بطریق سلاطین سلوک ملک داری نمود مدت حکومت بست و پنج سال۔

سلطان هوشنگ شاه بن دلاور خان سی سال۔

سلطان[۱] محمود بن سلطان هوشنگ شاه یک سال و چند ماه۔

سلطان محمود خلجی امیر الامرائے سلطان هوشنگ شاه بود و خواهر او در حبالهٔ زوجیت سلطان محمود بود و سلطان را از ساقی زهر دهانیده بر مسند حکومت متمکن گشت و تمام ولایت بوندی و مارواڑ بزور شمشیر گرفت ایام حکومت سی و دو[۲] سال۔

سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی سی[۳] سال۔

سلطان ناصر الدین بن غیاث الدین چهارده سال و چهار ماه و سه[۴] روز۔

سلطان محمود بن سلطان ناصر الدین بست سال و دو ماه۔

---

(۱) محمد شاه۔ فرشته جلد دوم صفحه ۲۴۰

(۲) سی و چهار سال۔ فرشته جلد دوم صفحه ۲۵۴

(۳) سی و سه سال۔ فرشته جلد دوم صفحه ۲۵۸

(۴) یازده سال و چهار ماه و سه روز فرشته جلد دوم صفحه ۲۶۲

سلطان بہادر شاہ والی گجرات سلطان محمود را در سعر کرکشتہ ولایت مالوہ متصرف شدہ
ایام حکومت او شش سال۔

ملوقادر شاہ از امرای کبار سلاطین آن دیار بود بعد فوت سلطان بہادر شاہ کہ ولایت
مالوہ از فرمان روایان خالی گردید و او غالب آمدہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد در زمانیکہ حضرت
نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بطرف مالوہ نہضت فرمودند شیر شاہ کہ درین ایام آغاز خروج
او بود بہ ملوقادر شاہ نوشت کہ بطرف آگرہ آمدہ خلل اندازد و مہر بر روی نامہ نمود او نیز
جواب آن را نوشتہ مہر بر روی رقیمہ کرد شیر شاہ ازین معنی برآشفت و بعد استیلا برو
سواری کرد قادر شاہ تاب مقاومت نیاوردہ آمدہ ملاقات کرد عوض مالوہ ولایت لکھنوتی
باو مقرر گشت روزے از منزل خود سوار شدہ بملاقات شیر شاہ میرفت جمعی از مغول کہ
در معارک بدست کسان شیر شاہ اسیر شدہ بودند بتعمیر گوالیار بیلداری می کردند و مورچل
می بستند قادر شاہ ہراسید کہ مبادا شیر شاہ بمن نیز ہمچنین سلوک نماید ازین ہراس گریختہ رفت
ایام حکومت او شش سال و پنجماہ۔

شجاعت خان[1] عرف شجاول خان افغان نایب شیر شاہ دوازدہ سال
و یک ماہ۔

باز بہادر افغان عرف بازید خان بن شجاعت خان دہ سال و دو ماہ و بست و
سہ روز۔

از ابتدای سنہ ۷۹۶ لغایت سنہ ۹۶۷ ہجری مدت یکصد و ہفتاد و یک سال ولایت
مالوہ از حکومت سلاطین دہلی بیرون ماندہ درین مدت بعضے اصالتاً و بعضے وکالتاً دران
ولایت حکومت کردند القصہ چون ادہم خان کامیاب فتح و نصرت گشت و خزاین و
دفاین فراوان و چنین ولایت وسیع بدست او افتاد بخود مغرور گشتہ سر از اطاعت
بادشاہی برتافت و آنچہ از نقد و جنس و فیل خانہ و توپخانہ و حرمخانہ باز بہادر بدست آوردہ
ہمہ را متصرف خویش درآوردہ ازانجملہ چیزے بدرگاہ والا ارسال نداشت و بدستانہ
سلوک در پیش نمودہ حق نعمت پروردگی و حقوق دولت رسیدگی را بر طاق نسیان
نہادہ راہ پیمای بادیہ انحراف و بغی گردید لاجرم حضرت بادشاہ خود بدولت متوجہ ولایت

---

[1] شجاع خان۔ طبقات اکبری صفحہ ۲۵۴

مالوہ شدند چون نزدیک قلعہ گاگرون کہ تا حال مفتوح نشدہ بود رسیدند در طرفۃ العین آن قلعہ تسخیر درآوردہ متوجہ پیش گردیدند ادہم خان کہ از نہضت موکب والا خبر نداشت بقصد تسخیر قلعہ مذکور از شہر سارنگپور بدر آمدہ بود ناگہان بے سابقہ خبر رایات عالیات بنظرش در آمد عجالۃً روانہ شدہ بے اختیار از اسپ فرود آمدہ بملازمت مقدس مشرف گشت و انحضرت در سارنگپور نزول اقبال فرمودہ شب در منزل ادہم خان بسر بردند لوازم پیشکش و نیاز بتقدیم رسانید روزے چند در انجا اقامت ورزیدہ بعد جمعیت خاطر از نظم و نسق آن ولایت ادہم خان را بدستور سابق بحال داشتہ معاودت بمستقر الخلافت آگرہ فرمودند بعد چندگاہ عبداللہ خان اوزبک بحکومت آن تعین گردید و ادہم خان در حضور رسید چون مست بادہ دولت و جوانی و مدہوش شراب نادانی بود روزے در خاص عام بادشاہی بہ اتگہ خان گفت و گو کردہ او را بقتل رسانیدہ بقصد حضرت بادشاہ عازم حرم سرائے خاص گردید انحضرت کہ در استراحت بودند از شور و غوغا بیدار گشتہ بیرون تشریف آوردہ روبروئے ادہم خان آمدند چون کیفیت واقف شدہ چنان مشتے بہ سرش زدند کہ مغز از کاسہ سراہ بیرون افتاد گویا ضرب گرز باو رسیدہ و حاضران حضور قدسی بموجب حکم والا ان سفاک بے باک را البتہ از کنگرہ قلعہ انداختند و جان بحق تسلیم کرد نظم

بباید سوختن ز آتش غنی را | بجز خارے خلد در دل کسی را
اگر سلطان نفرماید سیاست | زند ہر کس بجود لاف ریاست

دربیان تسخیر ولایت گکھران

این ولایت مابین دریائے بہت و سندہ واقع است مرزبان آن ولایت بطور خود بودگاہے اطاعت فرمان روائے دہلی نکردہ دور بعضے تواریخ نوشتہ اند کہ آن ولایت از قدیم داخل کشمیر بود سلطان محمود غزنوی آن را تسخیر در آوردہ بیکے از امرائے خویش کہ از کیان زادگان گکھر نام داشت سپرد از ان زمان نسل گکھران بران قابض بودہ حکومت باستقلال کردند شیرشاہ و اسلام شاہ مدتی بتسخیر آن ولایت ترددات نمودند و قلعہ رہتاس را برسر حد احداث کردند تا جماعۃ گکھران عاجز شدہ مطیع شوند اصلا کار پیش نرفت آخر الامر بشرط آمدن سلطان سارنگ حاکم انجا صلح کردند چون سلطان سارنگ و کمال خان پسرش

آمده ملاقات کردند اسلام شاه اینها را دستگیر کرده قلعه گوالیار فرستاد وسلطان آدم برادر سلطان سارنگ بر مسند حکومت نشسته متواتر جنگ کرده بقوت شجاعت ولایت خود مضبوط نگاهداشت و اسلام شاه بے نیل مقصود برگشت نوبتے اسلام شاه فرمان داد که زندان خانه گوالیار را کاواک کرده واز باروت انباشته آتش زنند فرمان پذیران بموجب الامر بعمل آوردند تمامی زندانیان وسلطان سارنگ از باروت بهوا پریده بعالم نیستی شتافتند بقدرت الٰہی کمال خان پسر سلطان سارنگ درگوشه زندانخانه سلامت ماند بیت

کان را که هست حفظ الٰہی نگهبان　　از گردش سپهر نیاید برو زیان

بعد انقطاع رشته دولت افغانان کمال خان از قلعه گوالیار خلاصی یافته در بندگی درگاه والا آمده در جنگ هیمون و دیگر محاربات تردداتِ نمایان کرده مورد الطاف بادشاهی گشت واستدعاے ولایت موروثی خویش نمود فرمان والا بنام سلطان ادم صادر گشت که چون او در صورت دستگیر کردن کامران میرزا در خدمت حضرت بادشاه جنت آرام گاه مجراے نیکو خدمتے بظهور رسانیده و دم از اطاعت این خاندان والاشان میزند از روے فضل و کرم نصف ولایت بر و مسلم واشته شد باید که نصف ولایت بعهده کمال خان که وارث املاک است و خدمات شایسته بجا آورده واگذارد سلطان اوم بمقتضاے برگشتگی بخت سر از حکم والا بر تافته بموجب فرمان عالیشان بعمل نیاورد لهذا میر محمد خان کلان برادر اتگه خان و دیگر امراے متعین پنجاب باستیصال آدم و اعانت کمال خان مامور شدند سلطان آدم قدم جرات از اندازه حد خود بیرون نهاده تا قصبه هیلان[1] این روے آب بهت رسیده بعساکر منصوره جنگ کرده منهزم گشت میر محمد خان متعاقب رفته تمام آن ولایت را بضبط در آورده داخل ممالک محروسه نمود حضرت خاقان زمان از روے کمال عنایت تمام و کمال املاک بکمال خان مرحمت فرمودند و سلطان آدم بالکل اخراج شد بیت

بجاے که شیران برآرند چنگ　　چه یاران کر روبه بالسته بجنگ



(۱) هلان یا نیلان؂

در بیان رسیدن زخم بحضرت بادشاه

روزی آنحضرت بزیارت روضه منوره شیخ نظام الدین اولیا قدس الله سره تشریف بردند هنگام مراجعت چون بچهار سوی شهر رسیدند یکی از خون گرفتها در کمین گاه بود تیری بجانب آنحضرت انداخت در کتف راست مبارک قریب بیک وجب فرو نشست غریو از نهاد حاضران برخاست و آن سفاک را دستگیر کرده حاضر آوردند و در پی تفحص حال شدند حکم فرمودند که از تفتیش حال مبادا مردم را ناحق در بلا اندازد جهان را از لوث هستی او پاک سازند فرمان پذیران همان دم او را بقتل رسانیدند و آنحضرت با وجود این چنین زخم سخت همان طور به تمکین و ثبات تمام اسپ سوار به دولت خانه تشریف آوردند و حکما بمعالجه پرداختند در عرصه هفت روز زخم اندمال یافت و ثانی الحال ظاهر گشت که آن بی سعادت قتلق[1] نام غلام شرف الدین حسین میرزا زوجه آنحضرت بود که او را میرزا از روی بدطینتی بقصد آنحضرت فرستاده بود لیبزای کردار ناهموار رسید نظم

آن را که خدا نگاهدارد | آسیب کسی بر و نیارد
کارش همه بخت نیک سازد | در عرصه حسود جان گدازد

در بیان کشته شدن شاه ابوالمعالی

او در زمان بادشاه جنت آرامگاه بوسیله حسن صوری و جمال ظاهری از مقربان درگاه بود و خود را از فرزندان حضرت بادشاه قرار میداد اگرچه حسن صورت داشت اما بد خود بد افعال بود بیت

حیف باشد که نکو روی نکو خوی نبود | رنگ آن گل بچه ارزد که درو بو نبود

وقتیکه در خطه کلانور سریر جهانبانی از جلوس والا زینت یافت جمیع امرای در جشن حاضر شدند او بعضی سخنان دور از کار اظهار نموده از آمدن در بزم والا عذر کرده بود بیرامخان خانخانان بهر تقدیر او را دلاسا نموده طلبیداشت و دران انجمن بموجب حکم والا محبوس کرده بلاهور فرستادند از غفلت کوتوال از لاهور گریخته رفت بعد مدت باز

(۱) قتلق فولاد- فرشته جلد اول صفحه ۲۵۳ و اکبرنامه دفتر دوم صفحه ۲۰۲ *

دستگیر گردیده در قلعه بیانه زندانی گشت در زمانیکه بهرام خان روگردان شده دران نواحی رسید اورا باز زندانیان نجات داد دران وقت او بمکه معظمه رفت بعد چند سال باز بهندوستان آمده گرد شورش بر انگیخت چون کاری نتوانست پیش برد در کابل رفته ماه چوچک بیگم والده محمد حکیم میرزا را بفسون وفسانه فریفته همشیره میرزا را در عقد نکاح خود در آورده در کابل صاحب مدار جمیع کار گشت و مردم را بخود کشیده بقابوی وقت بیگم را بقتل رسانیده دم استقلال زد وبمیر در ایام اکثری امرای بیگم را به نهانخانه عدم فرستاد و میرزا سلیمان حاکم بدخشان بر حقیقت حال واقف شده بموجب استدعای محمد حکیم میرزا بر کابل لشکر کشید واز ینطرف شاه ابو المعالی فوج آراسته بقصد پیکار روانه گردید وبر کنار آب غوربند هر دو لشکر بهم پیوسته آماده کارزار شدند محمد حکیم میرزا کار او بغایت تنگ بود در عین جنگ جلوریز خود را بمیرزا سلیمان رسانید شاه ابو المعالی از مشاهده اینحال سراسیمه شده رو بفرار نهاد بدخشیان تعاقب کرده در موضع چاریکاران رسیده دستگیر نمودند میرزا سلیمان بعد فتح در کابل رسیده بعضی محال کابل بامرای خود جاگیر داد وصبیه رضیه خود را در نکاح محمد حکیم میرزا در آورده معاودت به بدخشان نمود شاه ابو المعالی را زنجیر کرده نزد میرزا فرستاد از آنجاکه سیدزاده حق نعمت فراموش کرده متصدی امور ناشایسته شده بود میرزا اورا بقصاص خون والده کار د بحلق کشید بیت

نه هرگز شنیدم که در عمر خویش | که بد مرد را نیکی آید به پیش

دربیان ولایت گدهه[1] که انرا گوندواله[2] گویند

قبل ازین هیچکس از خواقین اسلام بران دست نیافته بود ورسم خیول سلاطین مسلمین دران دیار نرسیده در ینولا راجه دلپت حاکم انجا فوت شد وهر زاین پسر او پنج ساله قایم مقام گردید رانی درگاوتی والده او بسبب خورد سالی پسر حکومت ولایت میکرد آن عورت در شجاعت وفراست یکتا بود وهنگام کارزار مردانه وار کارنامه بظهور رسانیدی ودو شکار شیر را بخاک هلاک انداختی وبار عام داده امور حکومت بآئین نیک صورت دادی ودر لوازم ملک داری ومراسم سرداری تدابیر صایبه بجا آوردی بیت

آن نه یک زن بود بل صد مرد بود | در شجاعت وفراست مرد بود

---

(۱) گوسر (۲) گوندوانه

چون صفت آن ولایت بعرض مقدس رسید آصف خان[1] عبد المجید و وزیر خان برادرش از اولاد شیخ زین الدین خوافی که حضرت امیر تیمور با و اعتقاد تمام داشتند تسخیر آن تعین شدند اینها در ان ولایت رسیده صفوف مصاف آراستند و رانی درگاوتی مسلح گشته فیل سوار ه در معرکه در آمده جنگ مردانه وار نمود و از دست خود تیر و تفنگ زده بسیار سے را کشت و کارہائے نمایان بظهور آورد و بالاخر آصف خان غالب آمده فیروزمند گردید و لشکریان رانی اکثرے کشته و خسته گشتند و بقیة السیف سرگشته بادیه هزیمت شدند رانی احوال خویش اینچنین دیده بزنار داری که بجائے فیلبان پیش او نشسته بود گفت که بخنجر آبدار کار من تمام کن او جواب داد که از من بر مخدومه جرات نمیتواند شد آن عورت که همت مردانه داشت بر زبان آورد که مردن به نیکنامی به از زیستن بعار است این را گفت و بدست خود بخنجر خونخوار کار خود را تمام ساخت و بالکل آن ولایت بشمشیر همت آصف خان و وزیر خان مسخر گشت نقود و اجناس بسیاری که از حد حصر و شمار زیاده باشد بقید ضبط در آمد گویند که قلعه چوراگڈه مملو از خزاین و جواهر نفیس و اجناس لطیف اند و خته چندین راجها و رایان بود و هیچکس از حکام انجا چیزے ازان تصرف نکرده بلکه هر کدام در ایام حکومت خویش مبلغی بران افزوده صد و یک صندوق اشرفی طلا سوائے زر سفید و نقره و طلا و آلات و اقسام هیاکل و تماثیل و اصنام طلا و دیگر انواع اجناس بیرون از حد حصر و قیاس و هزار فیل نامی بضبط در آمد آصف خان همه را بتصرف خود در آورده چیزے ازانجمله بدرگاه والا نفرستاد و از فتح و ظفر اینچنین ملک وسیع و تصرف این قدر دولت مغرور شده بغی ورزید آخر کار بدرگاه والا رسیده در مهم جونپور و دیگر مهمات مصدر خدمات گشت و آن ولایت بالکل در تصرف اولیائے دولت در آمد ؛

دربیان قلعه تعمیر اکبر آباد

در سال دهم جلوس والا مطابق ۹۷۳ھ اساس نهادند هر روز چهار هزار استاد کار از سنگتراش و معمار و آهنگر و نجار و مزدور کارگذار بکار پرداخته بعرض سی درعه برادر دند و بنیاد

---

(۱) در تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۲۵۴ آصف خان هروے نوشته ؛

ان از آب درگذشت و ارتفاع بشصت درعه رسیده تا سر کنگره از سنگ تراشیده
نمودند و این سنگهارا بطریق وصل دادند که از دور بنظر نظارگیان چنان مینماید که تمام قلعه
از یک پارچه سنگ طراشیده اند و همچنین بنایان چابک دست و خاراتراشان قوی پنجه
و آهنگران آهنین بازو و نجاران سخت کوش عمارت دل کشای و منزل فرح افزای و دولت خانه
والاراترتیب دادند و نقاشان باریک بین و مصوران صنعت پرداز ببدایع صنایع یدطولی
نموده درصورت کارسے نگارخانه چین و گل افروزی گلشن بهارین برروے کار آوردند
و در عرض هشت سال قلعه متین و شهرے عظیم که خال رخسار بلاد روے زمین تواند شد
صورت تمامیت یافته باکبرآباد موسوم گردید آن مصر اقبال در وسط ممالک محروسه واقع
است فضاے دل کشایش پهلو بگلشن جنت می نهد و اعتدال هوایش از هواے
فردوسی سبقت می برد **بیت**

هوایش دل کشا و روح پرور فضایش جان فزا و فیض گستر

دربیان قتل علی قلیخان و بهادرخان

درزمانیکه بادشاه غفران پناه از عراق معاودت فرمودند درجمله لشکر شاه طهماسپ که
بکمک و امداد انحضرت تعین شده بود حیدرسلطان و علی قلی و بهادرخان پسرانش تعین گشته
بودند حیدرسلطان بعد فتح قندهار در وقت عزیمت انحضرت بسمت کابل دراثناے
راه برحمت تپ برحمت حق پیوست و علی قلی و بهادر پسران او در رکاب سعادت بوده
مصدر خدمات پسندیده شدند و خطاب خانی یافتند بعد رحلت بادشاه جنت آرامگاه
چون اورنگ خلافت بجلوس خاقان زمان رونق یافت و هیمون بقال و دیگر مخالفان
بدمال مستاصل شدند علی قلی خان بخطاب خان زمانی سرفرازی یافت و سرکار سنبهل
بجاگیر او مقرر گشت بمقتضاے شجاعت ذاتی بزور شمشیر و قوت مردانگی از سنبهل تا اوده
و آنروے آب گنگ متصرف خود درآورد و بهادرخان برادرش نیز خدمات شایسته
بجاآورده وکیل السلطنت و مدار الممالک گردیده ازانجاکه خان زمان از سعادت اصلی
بهره و نصیبه نداشت بنابر صحبت بدذاتان که خراب ساز اساس دولت و بنیاد افگن پایه
منزلت است سرتابی از اطاعت بادشاهی و آثار بغی و نافرمانی ازو سرمیزد و داعیه

که خلاف مرضی مقدس بوده باشد بظهور میرسید ازانجمله شاهم بیگ نام ساربان پسرے بوسیله حسن صورت و قبول ظاهر درسلک قورچیان بادشاه غفران پناه انسلاک داشت خان زمان باو تعلقی و تعشقی ظاهر میساخت بعد رحلت آنحضرت خان زمان او را بملازمت و مدارات بجانب خود کشیده شیفتگی و آشفتگی بسیار ظاهر ساخت و کار بجاے رسید که پیش او کورنش و تسلیم کرده بادشاه هم میگفت چون این معنی بعرض مقدس رسید فرمان بضایح نیبان صادر گشت که ساربان پسر را بدرگاه والا بفرستند آن بدمست باده محبت و عشق اصلا متنبه نگشت بلکه اثار بدمستی زیاده ظاهر میکرد درینصورت خاطر مقدس ازو منحرف گشت و بعد مبالغه بسیار خان زمان ان پسرک را از پیش خود راند چون خان زمان آرام جان نامی لولی در حرم خود داشت و بموجب استدعاے شاهم بیگ آن زن نکاحے را باو بخشیده بود مدتے بزبر ران شاهم بیگ ماند بعد چندگاه او نیز آن زنکه را بعبدالرحمن نامی که از مخلصانش بوده و بالولی مذکور تعلق خاطر داشت داده بود درینولا که شاهم بیگ از خان زمان جدا گشت پیش عبدالرحمن مذکور در پرگنه نرهرپور جاگیرش آمده روزگار خود میگذرانید روزے در حالت مستی از عبدالرحمن طلب لولی منظور نمود او عذر درمیان آورد و درین باب خفت و تعدی نموده عبدالرحمن را مقید ساخته لولی ازخانه براورده گرفت برادران عبدالرحمن رسیده بمقتضاے حمیت جنگ کرده شاهم بیگ را بقتل رسانیدند چون این خبر بخان زمان رسید قتل شاهم بیگ را باشاره حضرت بادشاه تصور نموده صریح از اطاعت بر تافت ازانجا که بقوت شجاعت بر سر افغان غالب آمده تا ولایت او ده در تصرف داشت و از روزے که پسر سلطان مبارز خان را که افغانان او را شیرشاه خطاب داده سر بشورش بر داشته بودند شکست داده فیروزمند گشته بود مغرور گشته علانیه باغی گردید و بهادر خان برادرش نیز رفته باو ملحق شد و این هردو برادر مصدر شورش و فساد گردیده باعث اختلال در ممالک محروسه گشتند و حضرت بادشاه چند مرتبه بنفس نفیس خویش بر سر انها میرفتند و جنگ درمیان می آمد و بوساطت امراے بزرگ تقصیرات انان معاف میگشت چون قدر نعمت پروردگی و حق دولت رسیدگی نشناختند با وجود بذل عنایات والا پیوسته مصدر حرکات ناشایسته می شدند و در ممالک محروسه خلل می انداختند بالضرور انحضرت باستیصال آن

مخالفان بدمال قصد مصمم کرده از اکبرآباد یلغار فرموده چند شب و روز قطع راه نموده در حوالی پرگنه بهنگرفد(۱) ناگهان بر سر مخالفان رسیده محاربه سخت روداد آن هر دو برادر دل بر مرگ نهاده جنگ رستمانه کردند دران وقت همگی پانصد سوار و چند فیل در ظل رایت اقبال بودند اما هزاران لشکر تائیدات الٰهی همراه بود قضارا در عین جنگ اسپ بهادر خان چراغ پا گردیده او از خانه زین بر زمین افتاد بهادران لشکر منصور رسیده او را دستگیر کرده دست بر گردن بسته بحضور اقدس آوردند آنحضرت فرمودند که اے بهادر خان من در حق تو چه بد کرده بودیم که مصدر این فتنه و فساد شدی او هیچ جواب نداد بعد مبالغه همین بر زبانش رفت که الحمد لله علی کل حال درین اثنا شهباز خان بموجب حکم والا تن او را از بار سر سبکدوش گردانید نظم

سر سرکش را همان دم زتن باز کرد ۔۔۔ وجود دام را از تنش ساز کرد
سر کینه جو از تن بد نهاد ۔۔۔ بخنجر بریده و برگشت شاد

پس از ساعتے یکے از نوکران خان زمان را گرفته آوردند او ظاهر کرد که فیل یک دندان سرکار بادشاهی خان زمان را کشته و او در معرکه افتاده است حکم شد هر کس که سر مغل از حرام نمکان بیارد یک اشرفی و هر که هندوستانی بیارد یک روپیه انعام یابد فیصوت مردم سرهائے لشکریان مخالف را بریده می آوردند اشرفی و روپیه انعام یافتند تا آنکه سر خان زمان آوردند آنحضرت از پشت زین بر زمین آمده سر نیاز بسجدات شکر بے نیاز زمین سا کردند و سران هر دو حرام نمک را بجانب اکبرآباد فرستادند و فتح نامها باطراف ممالک محروسه صادر فرمودند از ابتدائے سال سویم جلوس والا بغایت سال یازدهم خلل این هر دو برادران مانند در پیولا در مباوی سال دوازدهم ممالک محروسه از فتنه و آشوب اینها پاک شد و از شرارت اینها عالمیان خلاصی یافتند نظم

حق صاحب نمک تبه کردن ۔۔۔ بشکند شخص را سر و گردن
با ولی نعمت اربرون اے ۔۔۔ گر سپهری بسرنگون اے

---

(۱) سنگرور

دربیان شورش میرزایان و تادیب و تخریب انها و تسخیر ولایت گجرات

ابراهیم حسین میرزا و محمد حسین میرزا و مسعود حسین میرزا و عاقل حسین میرزا پسران محمد سلطان میرزا که سلسله او بحضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان میرسد بمقتضائے بد طینتی و بد خوے مصدر شورش میشدند و بخان زمان و بهادر خان سخن یکے نموده در ممالک محروسه خلل می انداختند و محمد سلطان میرزا پدر انها بمقتضائے پیرانه سری در پرگنه اعظم پور سرکار سنبهل جاگیر خود میگذرانید در بنولا که خان زمان و بهادر خان بمکافات کردار خود رسیدند میرزایان فتنه و فساد بر ذمت خودها گرفته باعث اختلال در ممالک شدند چون رایات عالیات بسمت پنجاب نهضت فرمود قابو یافته از سنبهل برآمده دست بتاراج و تاخت دراز کردند و بعضے جاگیرداران راکشته مال و متاع و جاگیر انها متصرف شدند و در دهلی رسیده قلعه را محاصره نمودند اینمعنی باعث آزار و اضرار خلایق و شورش عظیم در ممالک محروسه گردید انحضرت از استماع این سانحه از پنجاب بسمت دهلی روانه گشتند مرزایان از خبر نهضت موکب عالی دست از محاصره قلعه دهلی برداشته بطرف مالوه رفتند و انولایت را از محمد قلی برلاس که یکے از امرائے بادشاهی بود گرفته تا مندو متصرف خود درآوردند و بعد نزول رایات عالیات اقبال در دهلی جیوش منصوره باستیصال میرزایان بمالوه تعیین کردند دران زمان سلطان محمود والی گجرات فوت شده بود و چنگیز خان غلام سلطان محمود دران ولایت علم ریاست می افراشت میرزایان تاب مقاومت عساکر بادشاهی نیاورده بودن در ولایت مالوه از حیز امکان خویش بیرون دانسته در گجرات رفته بچنگیز خان پناه بردند ازانجا که اعتماد خان گجراتی که او هم از امرائے سلطان محمود بود بر سر احمد آباد بچنگیز خان محاربه داشت چنگیز خان رسیدن میرزایان غنیمت دانسته بهروچ جاگیر ایشان مقرر کرد چون شرارت جبلی داشتند دراینجا نیز صحبت انها درست نگشت با چنگیز خان جنگ کرده بطرف خاندیس رفتند و ازانجا باز بمالوه آمدند بعد ازانکه جهجار خان حبشی چنگیز خان راکشت و در ولایت گجرات خللے رو داد میرزایان از مالوه بار بسمت گجرات رفته قلعه چانپانیر و سورت بے جنگ گرفتند و پس ازان قلعه بهروچ رانیز متصرف شده قوت و مکنت بهم رسانیدند چون اینمقدمه بعرض والا رسید تسخیر ولایت

گجرات و تخریب میرزایان بخاطر قدسی مصمم نموده بدولت و سعادت متوجه آن سمت شدند
بعد رسیدن در حوالی گجرات سلطان مظفر عرف نتهو والی آن ولایت را که از اولاد سلطان بہادر
طفل خوردسال بود و بسبب نافرمانی امرایان خویش و استیلائے میرزایان سراسیمہ میگشت
دستگیر کرده آوردند آنحضرت از روے ترحم جان بخشی او فرموده در قید نگاہداشتند بعد
چند گاه او قابو یافته گریخته رفت اعتماد خان خواجه سرا که مدار آن ولایت بر وے بود و دیگر
امرائے اندیار آمده بملازمت شرف اندوز شدند و بے جنگ آن ملک مسخر گردید و
احمد آباد که جامع مصر است از فروغ قدوم میمنت لزوم رونق یافت و میرزا عزیز کوکلتاش
خان ولد خان اعظم شمس الدین محمد اتگه خان را بخطاب خان اعظم که موروثی او بود سرفراز
فرمودند و بصوبه داری گجرات مقرر کردند و بعد انتظام مہام گجرات در بندر کنبهایت سی کروہے
احمد آباد تشریف برده سیر دریائے شور نمودند و از آن سمت معاودت فرموده به
استیصال میرزایان متوجه شدند و در قصبه سرنال بنفس نفیس خویش بمیرزایان جنگ نمودند
آن بد اختران تاب سطوت بادشاہی نیاورده منہزم گشتند و ہر یکے بہر طرفے روانه شد
آنحضرت بعد فتح و ظفر بسمت سورت تشریف بردند در بنولا راجه علیخان برادر محمد خان
حاکم خاندیس ملازمت نموده مصدر خدمات گشت در حوالی سورت روزے از شجاعت
و مردانگی راجپوتان سخن در میان آمد که جان در پیش این گروه قدری و قیمتی ندارد چنانچه
بعضے راجپوتان برچهه را که ہر دو طرف سنان داشته باشد بدست یکے میدہند که
مضبوط گرفته بایستد و دو کس مردانه و ابچشم سرہائے سنان ہر دو طرف برچهه را محاذی
سینه خودہا داشته رو برو میدوند حتی که سنان ہا در سینه ہر دو درآمده از پشت میگذرد
و آن ہر دو مردانه نزدیک یکدیگر رسیده با خودہا تلاش مینمایند آنحضرت باستماع ایمعنی
فی الفور شمشیر خاصه را دسته بدیوار نہاده نوک تیغ بر شکم مبارک داشته فرمودند که
با خود ہمسر ندارم که بروش راجپوتان عمل ادرم بهتر انکه بہمین شمشیر حمله کنم از ظہور این مقدمه
حاضران بساط عزت را غریب حالتے روے داد درینوقت راجه مانسنگه از روے
اخلاص چالاکی نموده چنان دستی بر شمشیر خاصه زد که از دست آنحضرت بر زمین افتاد و
قدرے مابین انگشت نر و سبابه خاقان زمان بریده شد آنحضرت از روے خشم راجه مانسنگه
را بر زمین انداخته زیر کردند و سید مظفر سلطان گستاخانه دست مجروح آنحضرت را تاب

داده راجه را خلاص گردانید و درین تلاشش از زخم بیشتر گردیده شد در اندک ایام از معالجات زخم اندمال یافت وشجاعت وجانبازی آنحضرت بر عالمیان هویدا گشت **قطعه**

هرگ درچشم هرکه خواهد بود — در شجاعت بزرگوار بود
هرکه جان را عزیز میدارد — با جهاندار لیش چکار بود

بعد فتح قلعه سورت وجمعیت خاطر از سرانجام امور آن نواحی در احمد آباد نزول اقبال اتفاق افتاد آب وهوائے آن شهر بر مزاج اقدس ناخوش آمد فرمودند در حیرتم که بانی این شهر را کدام لطافت وخوبی منظور نظر افتاده بود که درچنین سرزمین بے فیض به همه چیز شهر اساس نهاده بعد ازو دیگران را چه فایده ملحوظ بود که عمر گرانمایه درینجا گذرانیده اند هوایش با جمیع طبایع مخالف وابش بتمامی امزجه ناگوار وزمینش کم اب وپر ریگ وان بوم گرد وغبارے بحدی دارد که در وقت شدت باد پشت دست محسوس نمیشود رودخانه متصل شهر غیر از ایام بارش پیوسته خشک می باشد چاهها اکثر شور وتلخ تالاب ها که سواد شهر واقع است بصابون گاذران دوزغ اب می شود مردم اعیان که بقدر بضاعتی دارند درته خانهاے خود برکه ساخته تمام عمارت خانه را از چونه وگچ انچنان تقبیه میکنند که آب باران پاک وصاف از تمام عمارت دران برکه میرسد وتمام سال ازان برکه اب میخورند مضرت آبے که هرگز هوا درو سرایت نکند وراه برامد بخار نداشته باشد ظاهر است برون شهر بجائے سبزه وریاحین تمام صحرا از قوم زار است ونسیمی که از روے زقوم وزد فیض ان معلوم بالجمله تمام ان دیار زبون اب وهوا مظهر رنج وبلاست گویا که قطع دوزخ است که آفریدگار بروے زمین آورده لیکن از حسن دلاویز تمام آن مرزبوم پری خیز است مهوشان شیرین لب وگلعذاران سیم غبغب مانند شاهدان خلخ درنهایت خوبی وزیبائی وبمثال حوران جنت درغایت جمال ورعنائی واهل آن دیار تمامی دولتمند وپاکیزه روزگار نیکومنظر فرخنده اطوار بسان درویشان ریاضت کیش برجاده خداجوئے وحق پرستی وماننده ساکنان بهشتی وارسته از خطره افلاس وتنگدستی حیرانم که دران قطعه دوزخ حوران بهشت چگونه وارد شده اند واهل دول دران دیار بلاخیز چه طور محفوظ هستند وچه نوع زندگانی صرف میکنند **نظم**

ز آب و هوائے دران سرزمین | پدیدار شد دوزخ اندر زمین
وے ساکنانش ہمہ اہل ہوش | ہمہ خوش معاش و ہمہ نغز پوش
ہمہ اہل دولت ہمہ خوب رو | ہمہ اہل دانش ہمہ نیک خو
زحیرت دل من خراشیدہ گشت | بدوزخ رسیدند اہل بہشت

القصہ ہنگامے کہ انحضرت احمد آباد نزول اقبال فرمودند ابراہیم حسین میرزا و مسعود حسین میرزا فرصت یافتہ بسمت اکبر آباد آمدہ رو بدہلی آوردند و ازانجا بسنبہل رفتند حضرت خاقان زمان باستماع اینخبر از احمد آباد بسمت اکبر آباد نہضت فرمودند ابراہیم حسین میرزا و مسعود حسین میرزا با وازہ نہضت موکب والا از سنبہل روانہ شدہ براہ دیپالپور رو بہ پنجاب آوردند خانجہان حاکم پنجاب کہ مہم نگرکوت داشت و کار بہ نزدیک رسانیدہ بود براجہ انجا مصالحہ نمودہ باستیصال میرزایان روانہ شد و در حوالی تہتہہ تابع ملتان رسیدہ محاربہ نمود و باندک جنگ مسعود حسین میرزا دستگیر گردیدہ و ابراہیم حسین میرزا گریختہ الطرف ملتان درخانہ بلوچی متوارے گشت بلوچان اورا بدست آوردہ بسعید خان حاکم ملتان سپردند و او بزخمی کہ در جنگ تہتہہ رسیدہ بود قالب تہی کرد و مسعود حسین میرزا راخانجہان بحضور مقدس فرستاد انحضرت جان بخشی نمودہ محبوس فرمودند بعد چندگاہ بزندان عدم گرفتار شد و محمد حسین میرزا کہ در جنگ قصبہ سرنال منہزم شدہ بطرف دولت اباد دکن رفتہ بود ازان سمت باز در گجرات رسیدہ شورش نمود و باتفاق اختیار الملک گجراتی کہ از امرائے الملک بود محاصرہ قلعہ احمد آباد کرد خان اعظم کوکلتاش تاب مقاومت نیاوردہ متحصن گردید چون اینمعنی بعرض والا رسید بحسب صلاح ملکی رسیدن بایلغار ضرور و لازم دانستہ بر جمازہ بادرفتار سوار شدہ و چندے از فدایان ہمراہ گرفتہ براہ فتح پور بیلغر روانہ شدند **نظم**

چو کوہے روان گشت بر پشت باد | عجب بین کہ بر باد کوہ ایستاد
یلان بر شتر ترکش اندر کمر | شتر چون شتر مرغ در زیر پر

اینہمہ مسافت بعید در عرصہ نہ روز نوردیدہ بے سابقہ خبر ناگہان در احمد آباد رسیدند مخالف کہ محاصرہ احمد آباد داشت اصلا از نزول موکب والا آگاہ نبود ناگاہ بیکبار کوس تند خروش و نقارہ رعد آواز بادشاہی نواختند از ہمہ ایش زہرہ حسودان گداخت و بعینہ

مخالفان نشگافت **بیت**

غریو کوس بردہ پردہ گوش	دماغ دشمنان را بردہ از ہوش

محمد حسین مرزا از نزدل موکب والا باین سرعت و استعجال بے سابقہ خبر واقف شدہ متعجب گشت و دست از محاصرہ قلعہ احمد آباد باز کشیدہ آمادہ پیکار گردید و درمیان ہر دو لشکر جنگ واقع شد و آتش کارزار اشتعال یافت **نظم**

چو خسرو صف میمنہ ساز کرد	بہ تیغ اژدہا را دہن باز کرد
صف میسرہ ہم بیاراست چست	یکی کوہ گوئے زپولا درست
ہراول چنان کرد از پیشگاہ	کہ در حیرت افتاد خورشید و ماہ
زقلبی کہ چون کوہ پولاد بود	پناہندہ را قلعہ آباد بود
در انگند خود را بان کارزار	چو شیری کہ گور افگند در شکار
براراست رزمی چو خورشید و ماہ	ندیداست ہرگز چنین رزمگاہ

بالجملہ آنحضرت بمقتضائے شجاعت و دلاورے ذاتی و ہمت و دلیری فطری کہ باعث حیرت نظارگیان و عبرت معاندان تواند بود بنفس نفیس خویش کارپردازیہائے کہ از شان پادشاہان دور بودہ باشد بظہور رسانیدند یکے از بدگہران نزدیک رسیدہ شمشیر بر اسپ سواری خاصہ انداخت و اسپ مذکور چراغپا شد آنحضرت بدست ہمت نگاہداشتند و او را نوعی برچہ زدند کہ از سلاح او درگذشت و مقہوری دیگر رسیدہ نیزہ بر حضرت حوالہ کرد حاضران حضور مقدس کار او را تمام کردند چون سپاہ مخالف بست ہزار سوار بود و عساکر منصورہ ہشت ہزار سوار لشکر غنیم دلیرتر می آمد قضارا از جانب مخالف بان کہ آتش خوردہ بطرف لشکر فیروزی می آمد بہ زقوم زارکی تصادم نمودہ بجانب لشکر خود باز گشت و خرمن ہستی بسیاری از لشکریان میرزا سوخت و ازینمعنی باعث برہمزدگی لشکر مخالف گشت و ضمیمہ آن از ہیبت بان مذکور فیل غنیم کہ سر حلقہ فیلان بودہ و بر لشکر بادشاہی غالب می آمد رم خوردہ برگشت و انتظام لشکر خود را ویران ساخت و بتائیدات الٰہی این ہر دو مقدمہ باعث فتح و نصرت گردید ہرگاہ باقبال حضرت بادشاہ اولیائے دولت بطرفی کہ رو برآوردند ظفر و نصرت بحسب خواہش بمنصہ ظہور رسیدہ و بہمی کہ خود بدولت متوجہ شدند چگونہ فتح و فیروزی در پردہ توقف متواری تواند بود **نظم**

چشم فلک ندید و نه بیند بعمر خویش | این فتحہا کہ شاہ زمان را میسر است
هر صبح کاسمان نهدش منتهائے کار | چون بنگری مقدمۂ فتح دیگر است

بالجملہ محمد حسین میرزا زخمی شدہ از معرکہ برآمدہ رو بفرار نہاد و بدست مبارزان لشکر منصور گرفتار گردیدہ دست بگردن بستہ درحضور اقدس آوردند او را از کثرت درد زخم و بسیاری تردد و مجاز و خجالت بہ اسیر درآمدن و مہابت و صلابت بادشاہی سخن از زبان بر نمی آمد و از غلبہ تعطش نزدیک بود کہ قالب تہی نماید آنحضرت ترحم فرمودہ آب خاصہ مرحمت فرمودند و میخواستند کہ در قلعہ محبوس نمایند لیکن بسعی راجہ بہگونت داس بپاسا رسید و نیز اختیار الملک کہ مصدر فساد ہمون بود بعد فرار ناگہان از اسپ افتادہ اسیر گشت سر او را جدا کردہ آوردند و عاقل حسین میرزا و دیگر لشکریان مخالف پراگندگیہا کشیدند و آنحضرت بفتح و فیروزی داخل احمد آباد شدند و تجدید انتظام پراگندگیہائے آن ولایت نمودہ بعد یازدہ[1] روز معاودت فرمودند در عرض چہل روز رفتن و فتح کردن و تنظیم مہات ممالک نمودن و بدار السلطنت فتح پور رسیدن اتفاق افتاد بعد چند سال گلرخ بیگم صبیہ کامران میرزا کہ در حبالۂ زوجیت ابراہیم حسین میرزا بودہ در تفرقہ میرزایان مظفر حسین میرزا پسر خود را ہمراہ گرفتہ بطرف دکن رفتہ بود بعد رفع شورش میرزایان با پسر خود از دکن آمدہ در گجرات مصدر فساد گردید راجہ تودرمل کہ برائے تشخیص جمع صوبہ گجرات رسیدہ بود جنگ نمایان کردہ فیروزمند گشت و مخالف شکست خوردہ براہ کنبہایت بدر رفت اکثر مردم غنیم و عوراتی کہ لباس مردان پوشیدہ جنگ میکردند دستگیر شدند و مظفر حسین میرزا بطرف دکن روانہ شد راجے علیخان او را دستگیر کردہ بدرگاہ والا فرستاد و او مدتے در قید ماند بعد سہ سال از قید برآوردہ صبیہ قدسیہ درعقد ازدواج او درآوردند از ابتدائے سال یازدہم جلوس والا تا بابت سال بست سویم بمیرزایان جنگ درمیان ماند بعد دستگیر گردیدن مظفر حسین میرزا بالکل رفع فساد گردید و عرصۂ آن ملک از خس و خاشاک آشوب پاک شد بعد از چند سال چون خان اعظم را تغیر کردہ اعتماد خان گجراتی را بحکومت آن ولایت سرفراز فرمودند سلطان مظفر عرف نتھو از اولاد سلطان بہادر کہ سابقاً از قید آنحضرت گریختہ رفتہ بود قابو یافتہ سر بشورش بر داشتہ جمعیت فراہم آورد و او باشان فتنہ بہا ز را دست اویز فساد گردیدہ با اعتماد خان جنگ کردہ غالب آمدند و شہر احمد آباد را غارت نمودند و بران ولایت

---

(۱) پانزدہ ؀

تسلط یافته سکه وخطبه بنام سلطان مذکور گردید چون این معنی بعرض والا رسید سید میرزا خان ولد بیرامخان خانخانان را بحکومت آنولایت تعین فرمودند پیش ازانکه میرزا خان دران حدود برسد سلطان مظفر استیلا یافته تمامی انملک را متصرف شده بود قطب الدین محمد خان که در بهروچ بود عاجز گشته وقول گرفته بسلطان مظفر آمده ملاقات کرد سلطان از روے بدقولی وبدطینتی قطب الدین محمد خان وجلال الدین مسعود خواهرزاده اورا مسافر ملک نیستی نمود وخزانه و اسباب امارت وبسیاری اموال انها بدست سلطان افتاد ازین خبر میرزا خان چست وچالاک شتافته درحوالی احمدآباد رسیده عرصه پیکار اراست وبعد جنگ بسیار باقبال بادشاهی فتح یافت وسلطان مظفر شکست خورده روبهزیمت نهاد ودر کنبهایت رفته باز لشکر فراهم آورده ومیرزا خان برسر او در کنبهایت رفته محاربه سخت نموده نصرت یافت وسلطان مظفر گریخته از دریائے نربده گذشته بطرف دکن رفت وبجلدوے این فتح میرزا خان بخطاب خانخانانی که میراث پدرش بود ومنصب پنجهزاری که دران زمان زیاده ازین منصب نبود سرفراز گشت وبعد هشت سال مظفر بامداد واعانت جام که از عمده ترین زمینداران آنولایت بود ومعاونت دولت خان زمیندار سورته وراجه کهنکار سی هزار سوار فراهم آورده باز بطرف احمدابادامده شورش نمود ودران وقت خان اعظم کوکلتاش از تغیر خانخانان بصوبه داری احمدآباد بمرتبه دویم سرفرازی یافته بود کمرهمت بدافع این شورش وفساد بربست وجنگ عظیم دیپیوست وهزارکس ازمخالف ودوصدکس از خان اعظم درمعرکه بقتل رسید وپانصد کس از کوکلتاش زخم برداشتند وهفتصد اسپ نیز افتاد بالاخر سلطان مظفر تاب نیاورده مع جام روبفرار نهاد وسال دیگر قلعه جوناگڈه وسومنات ودوارکا وبنادر انطرف بشمشیر همت خان اعظم مفتوح گردید بعدازان بجست وجوے سلطان کمرهمت بست سلطان مظفر درپناه بهارا زمیندار کچهه درامد خان اعظم متوجه کچهه گردید بهارا از راه عجز ونیاز کشوده اطاعت بادشاهی قبول کرد وجائیکه سلطان مظفر پنهان شده بود بمکان اعظم خان نشان داد چنانچه ازانجا سلطان مظفررا دستگیر کرده آوردند خان اعظم میخواست که اورا بحضور مقدس روانه کند صبحی سلطان مظفر به بهانه وضو زیر درختے رفته استره که درشلوار خود پنهان داشت براورده بر گلوے خود راندو جان بحق تسلیم کرد

نظم

زاندیشه خام آن کج نهاد　　سرو افسر وجاه برباد داد

تهی بود مغزش ازان چون سبو   بدست خود افشرد خود را گلو
چکار آید از دست بدکیش را   بجز آنکه آتش زند خویش را

بعد پنج شش سال دیگر بهادر نام پسر کلان سلطان مظفر دران طرف آمده سر بشورش بر داشته بود
در اندک فرصت خود را درزاویه خمول کشید بیت

سهارا جز نهان بودن چه یارا   بلی هر جا شود مهر آشکارا

پوشیده نماند که سلطان فیروز شاه در ایام سلطنت سلطان غیاث الدین تغلق شاه
م خود نوبتے بطریق شکار از دهلی بر آمده اتفاقاً صید افگنان از لشکر خود جدا افتاده تنها
اسپ سوار در دیهی از دیهات بهو در متصل تهانیسر رسید چون آثار سرداری و سروری
از ناصیه حال او ظاهر بود ننده امقدم انجا مراسم خدمتگاری و مهمانداری بجا آورد فیروز شاه
شب بارام و آسایش تمام گذرانیده از ننده مذکور نهایت خوشوقت و رضامند گشت بعد
از انکه بسلطنت رسید ننده مذکور را بشرف اسلام مشرف ساخته وجیه الملک خطاب
داده پیش آورد رفته رفته وجیه الملک از امرای بزرگ گردید بعد سلطان فیروز شاه
دن سلطان محمد شاه پسرش تخت نشین خلافت گشت ظفر خان بن وجیه الملک را خطاب
همایون داده بحکومت گجرات سرفراز کرده چتر و بارگاه سرخ که مخصوص سلاطین است
رحمت کرد ظفر خان دران ولایت رسیده به نظام مفرح المخاطب براستی خان حاکم
نجا که از ظلم او مظلومان داد خواه بودند جنگ کرد نظام مفرح در عرصه کارزار کشته
شد ظفر خان بعد فتح تمامی بلاد گجرات بتصرف در آورده به دلهائے که از دشنه ظلم نظام
مفرح مجروح بودند مرهم التفات و عنایت نهاده جمهور سکنه و عموم متوطنه را از خود راضی
د در ۷۹۹ھ چون سلطان محمد شاه ودیعت حیات سپرد و امور سلطنت اختلال
پذیرفت تاتار خان بن ظفر خان که بوزارت سلطان ناصر الدین محمود بن سلطان محمد شاه
سرفراز شده بود بسبب غلبه اقبال خان از دهلی فرار نموده پیش پدر بگجرات رسید ظفر خان و
تاتار خان در استعداد فراهم آوردن لشکر برائے انتقام از اقبال خان بودند هدرین اثنا
رسید که حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان به نواحی دهلی نزول اجلال فرموده و
فتنه عظیم دران دیار کراه یافته و خلق کثیر ازین حادثه گریخته بجانب گجرات میرسید و مقارن
حال سلطان ناصر الدین محمود نیز از دهلی فرار نموده بگجرات رسید و از ظفر خان سلوک

پسندیده که لایق حال بوده باشد در خدمت سلطان بظهور رسیده سلطان مایوس شده
ازانجا بطرف مالوه رفت و بعد آن بقنوج آمد چون حضرت صاحبقران بعد تسخیر
هندوستان متوجه سمرقند شدند و اقبال خان باز در دهلی متصرف گشت تاتار خان به پدر
خود گفت که بعنایت الهی لشکر فراوان و استعداد تمام داریم بهتر است که از اقبال خان
انتقام گیریم و دهلی از دو مستخلص گردانیم که سلطنت میراث کسے نیست ظفرخان اینمعنی قبول نکرد
و خود را از حکومت باز داشته گوشه اختیار کرد و حشم و خدم و اسباب حکومت و
ولایت به پسر خود داد ❊

سلطان محمد عرف تاتار خان خلف اعظم همایون ظفرخان در (۱) ۸۰۶ سکه و خطبه
بنام خود کرده بر تخت خلافت جلوس نموده شمس الدین دندانی برادر اعظم همایون را پایه
وزارت داد داد سلطان را زهر داده کشت مدت سلطنت دو ماه و چند روز ❊

سلطان مظفر شاه عرف اعظم همایون بعد مسموم گردیدن خلف خویش سکه و
خطبه بنام خود کرد ایام حکومت سه سال و هشت ماه و بست روز ❊

سلطان احمد شاه بن سلطان محمد تاتار خان بن سلطان مظفر شاه که احمد آباد بنا کرده
اوست سی و دو سال و شش ماه و بیست روز ❊

سلطان محمد شاه بن سلطان احمد شاه هفت سال و چهار ماه ❊

سلطان قطب الدین احمد شاه بن سلطان محمد شاه هفت سال و شش ماه
و سیزده روز ❊

سلطان داؤد شاه بن سلطان قطب الدین احمد شاه هفت روز ❊

سلطان محمود شاه بن سلطان محمد شاه پنجاه و پنج سال و یازده روز ❊

سلطان مظفر شاه بن سلطان محمود شاه چهارده سال و نه ماه ❊

سلطان سکندر شاه بن سلطان مظفر شاه دو ماه و شانزده روز ❊

سلطان محمود شاه بن سلطان مظفر شاه چهار ماه ❊

سلطان بهادر شاه بن سلطان مظفر شاه از حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه
شکست یافته در جزیره دریاے شور پیش فرنگیان رفت فرنگیان میخواستند که او را دستگیر
کنند او ازانجا گریخته در غراب نشسته میخواست که بجهاز در آید قضارا در دریاے شور افتاده

(۱) در ۸۰۶ ظفرخان خطبه بنام خود کرده خویشتن را مظفر شاه خواند. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۸۰ ❊
(۲) اسنه ثلث و ثمانمایة. طبقات اکبری صفحه ۴۴۸ ❊

غریق بحر فنا گردید مدت سلطنت یازده سال و یازده روز*

سلطان میران شاه خواهرزاده سلطان بهادر شاه که از جانب سلطان حاکم اسیر برهانپور بود چون از اولاد بهادر شاه هیچکس نماند او غالب آمده بر مسند حکومت نشست مدت یکماه و پانزده روز*

سلطان محمود شاه بن لطیف خان بن سلطان مظفر شاه هزده سال و پانزده روز*

احمد شاه عرف رضی الملک از اولاد سلطان احمد شاه بانی احمد آباد باتفاق امرا بر مسند حکومت نشسته سکه و خطبه بنام خود کرد مدت حکومت سه سال و چند ماه و بقولے هشت سال*

سلطان مظفر شاه بن سلطان محمود شاه بن لطیف خان بن سلطان مظفر شاه چون از اولاد سلاطین مذکوره که قابلیت سلطنت داشته باشد احدی نماند اعتماد خان خواجه سرا که مدار علیه سلطنت بود نتهو نام طفل خورد سال را در مجلس آورده قسم یاد کرد که این پسر سلطان محمود شاه است مادر او جاریه بود چون حامله گردید برائے اسقاط حمل حواله من کرد چون حمل او زیاده از پنجماه شده بود لهذا سقط نگردید این طفل زائید و من این را پنهانی پرورش میکردم الحال که سوائے این طفل وارثی نیست متابعت ناگزیر است همه کس قبول کرده اورا بسلطنت برداشته سلطان مظفر خطاب دادند عاقبت الامر بدست کسان خان اعظم کوکلتاش گرفتار آمده خود را خود کشت چنانچه بقلم آمده ایام حکومت شانزده سال و چند ماه از ابتدائے ۹۶۸ تا نهایت سنه ۹۸۳ ولایت گجرات یکصد و هفتاد و چهار سال از تصرف سلاطین دهلی بیرون مانده بود درینولا داخل ممالک محروسه گردیده بتصرف اولیائے دولت درآمد*

دربیان روانه شدن خان اعظم بمکه معظمه

با وجود تقدیم خدمات لایقه و شمول عنایت مقدسه بموجب ازان حضرت آزرده خاطر می بود و بسبب تعصب مذهب با شیخ ابوالفضل خصومت بسیار داشت اکثر امری برخلاف خواهش او در حضور والا سر بر میزد از غمازی و بدگوئی شیخ تصور

می نمود و اظهار آشفتگی بیکرد و درینولا بے آنکه حرفے ناملایم سر بر زند بموجب آزرده
خاطر گشته عزیمت زیارت بیت المقدس مصمم نموده از گجرات روانه مشد و جام وبهارا
راکه عمده زمینداران آنولایت بودند ظاهر ساخت که داعیه آنست که از سند بدرگاه
آسمان جاه شتابم چون نبوستات رسید دیوان و بخشی سرکار والا راکه درانصوبه بودند
محبوس ساخت و برلب دریاے شور رسیده با فرزندان واهلیه ونقد وجنس خود بر جهاز
نشست چون اینمعنی بعرض والا رسید باعث آزردگی خاطر مقدس گردید وفرمان
عاطفت صادر گشت واز روے عنایت محال وجاگیر او را مسلم داشتند خان اعظم از
بسکه شوق کعبة الله غالب داشت پذیراے نصایح نگردیده روانه گشت بعد ادراک
سعادت زیارت که منتهاے تمناے خاطرش بود سال دویم معاودت نموده بگجرات
رسیده بموجب حکم اقدس باستان مقدس رسیده شرف اندوز سعادت ملازمت
والا گردید انحضرت از روے کمال عنایات و نوازش که شامل حال او بود در آغوش
گرفتند ودر اندک مدت بمنصب عالی ووکالت سرفراز فرمودند ومهر اقدس حواله او گردند
ودر آخرها بمنصب هفت هزاری سرفراز گشت اولا ضابطه منصب امرا زیاده از پنجهزاری
بنود اول شخصے که بمنصب هفت هزاری سرفرازی یافته خان اعظم بود اینهمه عنایات اعلی
نسبت بحال او ازینجهت مصروف بود که بیجی انگه والده شریفه ودایه حضرت خاقان
زمان بود دخاطر داشت آن پرده نشین نقاب عصمت بسیار میکردند وخان اعظم نیز از دانش
وفرزانگی وشجاعت ومردانگی یگانه روزگار بود بلبیت

بدانش بزرگ وبهمت بلند
بهازو دلیـــر وبدل هوشمند

دربیان تسخیر قلعه چتور

درزمانے که میرزایان درمالوه شورش داشتند وانحضرت بدفع فتنه انها متوجه
بودند درمنزل دهول پور تابع اکبر آباد برزبان مقدس گذشت که تمامی زمینداران
هندوستان بملازمت رسیدند مگر رانا اودیسنگه تاحال بملازمت نرسیده بخاطر
مقدس میرسد که نخستین استیصال رانا نموده بعد ازان بطرف مالوه نهضت فرمایم
سکت سنگه پسر رانا دران زمان بحضور اقدس بود بخاطر آورد که اگر نهضت رایات عالی

بولایت رانا میشود پدر من یورش بادشاهی از پیش من نخواهد دانست باین وا همه از لشکر
فیروزی اثر گریخت چون فرار نمود بعرض والا رسید تادیب و تخریب رانا بطریق اولی
بر ذمت والا لازم آمد از دهول پور بسمت ولایت رانا متوجه شدند و در حوالی قلعه چتور
رسیده انحصار را که در حصانت و متانت شهره آفاق است محاصره کردند و چند ماه علی التواتر
جنگ توپ و تفنگ در میان آمد روزے آنحضرت برائے دیدن مورچلها سوار شدند
بعرض رسید که از روزن قلعه چند مرتبه شخصے بندوق سر داده و اسپے با اهل مورچل رسید
خاقان زمان بندوق خاصه بدست اقدس گرفته بسوے آن روزن سر دادند بقدرت
ایزدی تیر بهدف رسید بر زبان مقدس گذشت که دست اقدس چنان سبک مینماید
چنانچه در شکارگاه بندوق بشکار میرسد و دست سبک مینماید همانا که این بندوق کارگر شده
ثانی الحال خبر رسید که برادرزاده[1] جیمل که سردار قلعه بود ازان ضرب کشته شد و تفنگ
دست مبارک به نشانه رسید؛ نظم

در معرکه این تفنگ قربا در سیاست — خصم افکن و گرم خوی آتش نفس است
موقوف اشاره است در کشتن خصم — سر شاهی نگهی از گوشه چشم بس است

چون محاصره بامتداد کشید و کار بپیش نرفت بموجب حکم والا دو نقب درون قلعه ساختند
و هر دو نقب را از باروت پر کردند یکے را آتش دادند و دیگرے را موقوف داشتند
چون سرهاے هر دو نقب بپایان قلعه باهم اتصال یافته بودند قضارا آتش بهر دو نقب
خورد و لشکر بادشاهی که نزدیک نقب دویم غافل بود بسیار ضائع شد القصه چون اقبال
بادشاهی قوی بود قلعه مفتوح گردید بعد جنگ بسیار و ترددات بیشمار جیمل و فتا که از
امراے بزرگ رانا بودند کشته شدند آنحضرت بعد فتح قلعه و نصب قلعه دار بفرخی
و فیروزی ازانجا معاودت نموده بخطه دلکشاے اجمیر نزول اجلال فرمودند در زمان
سابق سلطان علاء الدین خلجی بالشکر فراوان مدت متمادی قلعه مذکور را محاصره کرده و بسیاری از
لشکریان خود را بکشتن داده کارے از پیش نبرده بفریب و خدیعت رتن سین حاکم آنجا را
قید نموده بدهلی آورده بود درینولا از اقبال عدیم المثال آنحضرت در اندک مدت چنین
قلعه آسمانی ارتفاع افتتاح یافت از ابتداے نصف شهریور ماه الهی لغایت اوسط

(۱) در اکبرنامه دفتر دوم صفحه ۳۲۰ جیمل نوشته.

اسفندار ماه الٰہی کہ ہمگی شش ماہ بودہ باشد این مہم انصرام پذیرفت مصرع
ظفر ملازم و دولت قرین نصرت یار

در بیان معاف کردن جزیہ و طریقۂ صلح کل ورزیدن

در وسعت آباد ہندوستان مقدار مبلغ آن چندانست کہ محاسبان روزگار از عہدہ ضبط
آن نتوانند برآمد بمقتضائے حق شناسی بر زبان مقدس گذشت کہ مقرر کردن جزیہ بجہت
آن بود کہ ہموارہ مبلغ معتدبہ در خزانہ موجود باشد و باعث تقویت سپاہ اسلام و شکست
مخالفان مذہب گردد ہرگاہ کہ بیامن اقبال روز افزون ہزاران گنج در خزاین والا فراہم
آمدہ و جمیع راجہائے و رایان ہندوستان سر بر خط اطاعت نہادہ باشند چہ گنجایش
کہ باین تکلیف زیر دستان و مسکینان را آزار رسانیدہ شود چنانچہ ملا شیری در زمانے
کہ راجہ مان سنگہ بتسخیر ولایت کوہستان پنجاب و تادیب راجہائے آن دیار تعین شدہ بود
گفتہ و این قطعہ نادر حسب حال آمدہ قطعہ

شہا فرمان فرستادی براجہ | کہ سازد ہندوان کوہ را رام
چنان رونق گرفت از عدل تو دین | کہ ہندو می زند شمشیر اسلام

ازانجا کہ بادشاہان پیشین بمقتضائے تعصب دین و مخالفت مذہب در آزار و اضرار
کفار میکوشیدند و آن فریق را در اخذ جزیہ خوار و زار مینمودند و ستمگاری و دل آزاری
را کار میفرمودند و آن را صواب تصور نمودہ از عبادت می شمردند آنحضرت از توفیقات
خداداد و فور عقل معاش و معاد مسند آرائے صلح کل بودہ طوایف انام و طبقات
خلایق را بنظر تلطف دیدہ بر زبان فیض بنیان آوردند کہ مبدع جہان ارابر خلایق مختلف
المشارب و متنوعہ المذاہب در فیض کشودہ و انواع الطاف شامل حال آفریدہائے
خویش مبذول داشتہ بس بر ذمت ہمت بادشاہان والا شکوہ کہ ظلال ایزد
متعال ہستند لازم و واجب کہ تخالف و تنازع دین منظور نداشتہ بندہائے خدا را
بیک نظر دیدہ عنایات خاص مانند پرتو آفتاب کہ بہر نیک و بد یکسان می تابد بہمگنان
مساوات مرعی دارند درینصورت حکم شد کہ از تاریخ حال ہیچکس از حکام ممالک بعلت
طلب جزیہ کہ ہشت سال بائین سلاطین پیشین بضبط در آمدہ مزاحم حال زیر دستان

نشود و مسلمین و ہنود و گبر و ترسا و دیگر اہل مذاہب با یکدیگر در مقام صلح کل بوده ہر کدام
بدین و آئین خویش پرستار آفریدگار باشند **بیت**

ازیک چراغ کعبه و بتخانه روشن است — درحیرتم که دشمنی کفر و دین چراست

بنا بر صلح کل که مجبول و مفطور آنحضرت بود در ہر شب جمعه که غازه سعادت بر رو دارد و
دانشوران جمیع ادیان و فضلائے تمامی ملل از اہل سنن و شیعه و یہود و نصاریٰ و
مسلمان و گبر و ترسا و فرنگی و ارمنی و زندیق و دیگر مذاہب که در ولایت ایران و توران و
روم و آن طرف شایع است و براہمہ و چترہ برن و جین و بوده و دیگر مشارب که در ممالک
ہندوستان رواج دارد در چہار ایوان که ہمین مقصد تعمیر یافته بود فراہم آورده مقدمات
خاص عقلی و نقلی ہر مذہب بسمع رضا اصغا مبذول می‌فرمودند و نقد حقیقت و معرفت بر محک تمیز
میرسانیدند و فضلائے آن مذاہب را ہمدیگر بمباحثه در آورده خود در امر حق
منصف میشدند **بیت**

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمه را عذر بنه — چون ندیدند حقیقت ره افسانه زدند

برائے دریافت حقیقت دین و آئین اہل ہند کتاب مہابھارت را که بر اکثر اصول و
فروع معتقدات براہمه اشتمال دارد و متضمن کہنگی عالم و عالمیان و قدم جہان و جہانیان است
و درین کشور معتبر و بزرگ تر ازان کتابی نیست حسب الحکم والا باہتمام غیاث الدین علی
نقیب خان و ملا سلطان و عبدالقادر بفارسی مترجم کرده برزم نامه موسوم گردانیده از نظر
اقدس گذرانید و شیخ ابوالفضل خطبه آنرا بعبارت متین بقلم در آورد و ہمچنین بعضے کتب
ہندی دیگر نیز بموجب امر والا ترجمه گردید و بارہا بر زبان مقدس گذشت که از وزیدن
تند باد تقلید چراغ امتیاز افسرده شده و ہمه کس بے آنکه غور در اصل کار نمایند و بتحقیق
مذاہب پردازند ہر چه از پدر و استاد و آشنا و ہمسایه و خویش و اقارب شنیده و
دیده انا علیٰ مذہب والسنه و الطریقه را پرستش ایزدی انگاشته مخالف آن را
کفر می پندارند اگر اندکی پژوہش بکار برده و دیده امتیاز بگر دوره گرائے مرحله تقلید
و تعصب نشوند **بیت**

گفت و گوئے کفر و دین آخر بیک جا میکشد — خواب یکخواب است باشد مختلف تعبیرہا

و مقرر فرمودند که در ہر سال دو مرتبه یکے پنجم رجب که روز ولادت آنحضرت بود و دیگر

دویم امرداد ماه الٰهی عنصر قدسی را بطلا و سیم و اقسام چیزها و گوناگون اشیا وزن کرده آن اشیا را باهل احتیاج خیرات نمایند بدین طور در روز آن فیض بخش عالم مانند نیر اعظم برج میزان را از اشعات جمال عنصر اقدس تجلی آمود میساختند و در رنگ قمر منبع نور بیت سعود ترازو را از لمعات انوار وجود مقدس فروغ آگین میگردانیدند و پله میزان را از جواهر غریبه و اشیای نادره بر می آمودند فقرا و مساکین و تهیدستان و محتاجین از فرط بذل و نوال بادشاه دریادل از زر و دینار مستغنی و بے نیاز می شدند **نظم**

ترازو چشم در ره داشت تا سال
مگر آید در برش خورشید اقبال

خزاین سعادت را بسنجید
ازو چشم ترازو هر دمی دید

ترازو را بزینسانگونه انباشت
که او را پنجه خورشید برداشت

و حکم شد که در ماه شمسی دران تاریخ مرتکب غذای حیوانی نشوند و هر سال بعد وزن آنقدر روز که موافق عدد سنین عمر گرامی باشد گوشت تناول نفرمایند و دران ایام در کل ممالک جانداران را نیازارند و بدین تقریب گاوکشی که نزد اهل هند از امور مذمومه و جرایم عظیمه است از تمام ممالک محروسه منع کردند و میفرمودند که ترک گوشت بارها بخاطرم میرسد اما از شماتت مردم نتوانستم ازان احتراز نمود چرا که گوشت از شاخ درخت بر نمی آید و همچو نباتات از زمین بر نمیخیزد محض از بدن جانداران پیدا میشود با وجود انواع اغذیه و اقسام غذا که از نعمت خانه واهب حقیقی برای آدمی عطا شده بجهت اندکی حظ نفسانی که تا آنکه گوشت بر زبان است مزه و لذت می دهد قصد جانداران کردن چه سخت دلی است و سینه خود را که مخزن اسرار ایزدی است گورستان حیوانات کردن چه بے مهریست با وجود اینهمه بیرون آمدن آن از راه بول در مرتبه پیدایش از آن اولی است درینصورت ترک گوشت خوردن بوجوه اولی تر است **بیت**

اگر لذت ترک لذت بدانی
دگر خواهش نرک لذت بخوانی

و نیز میفرمودند که مشغله شکار محض خونخواری و جفاکاری و عین بیدادی و جلادیست سنگین دلان خدانا ترس بمقتضای هواپرستی و نفس دوستی برای تشحیذ خاطر و لذت نفسانیت تماشا قرار داده قصد جانداران میکنند و چندین بیگناهان را در خرابستان عدم میفرستند نمیدانند که این صور غریبه و پیکر عجیبه از بدایع و صنایع صانع حقیقی آراستگی یافته در انعدام

آن عشرت طبیعت تصور نمودن چه بیخردیست داهل نفوس و ذی حیات راکه هر یک جان عزیز
دارد برای تماشا که دمی بیش نیست معدوم ساختن چه بیرحمی است **بیت**

میازار موری که دانه کش است — که جان دارد و جان شیرین خوش است

بنابر امثال درین امور بعضی اهل اسلام که خالی از تعصب نبودند خاقان زمان را به برگشتگی
از دین متهم ساخته انواع سخن سازی می نمودند خصوص مولانای عبد الله سلطان پوری که از اسلام
شاه افغان خطاب شیخ الاسلامی یافته و از خاقان زمان بمخدوم الملک مخاطب شده بود و شیخ
عبد النبی صدر کل نسبت آن حضرت سخنان دور از کار بسیار میگفتند و بهمین سبب بر خاسته
بمکه معظمه رفتند چون باز بهندوستان آمدند حکم شد که هر دو را قید کنند مخدوم الملک از
فرط بیم قالب تهی کرد و شیخ عبد النبی را حواله شیخ ابو الفضل کردند او در زندان فوت شد
ازینجهت که باهم عداوت داشتند بر زبانها افتاد که شیخ ابو الفضل او را خفه کرده کشت
القصه بتقدیم شرایط اسلام و ادای آداب بسادات عظام که از آنحضرت بوقوع آمده بود از
دیگر سلاطین کم بظهور رسیده باشد **بیت**

بدانش بزرگ و بهمت بلند — ببازو دلیر و بدل هوشمند
نه راییش به تدبیر محتاج غیر — نه امضای راییش بجز محض خیر

دربیان انتساب حضرت خاقان زمان براجهای و رؤسای هندوستان

در زمانیکه بادشاه غفران پناه بایران تشریف بردند شاه طهماسپ در تقریب استفسار
تفرقه هندوستان گفته بود که چون حضرت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه خلافت هند از تصرف
افغانان برگرفته بودند و دران ملک بیگانه اگر بزمینداران عمده انتساب و اشتباک بمیان
می آمد در وقت تفرقه ممد و معاون میشدند و بدین نمط در سلطنت اختلال رو نمیداد لهذا
بادشاه غفران پناه چون مرتبه دویم سریر آرای خلافت شدند این مطلب را منظور
خاطر مقدس داشتند لیکن میسر نگشت بعد ازانکه اورنگ جهانبانی از جلوس خاقان زمان
زینت یافت بحصول این مامول توجه عالی مصروف داشت وخترت برادر حسن خان
میواتی را که از عمده زمینداران هند بود در حرم سرای سرفراز فرمودند بعد ازانکه
براجه بهارامل کچهواهه که عمده ترین راجها بود بدین مطلب حکم شد او بسبب مخالفت مذهب

قبول نکرد و آخر الامر سرفرازی خویش درین دانسته صبیه رضیه خود را در عقد ازدواج حضرت خاقان زمان در آورد **نظم**

بروزے که طالع برومند بود | نظرہا سزاوار پیوند بود
جهاندار برسم آبائے خویش | پری چهره را کرد همتائے خویش

ولادت باسعادت شاهزاده سلطان سلیم یعنی جهانگیر بادشاه و رفتن خاقان زمان پیاده باجمیر بایفائے نذر

چون آنحضرت آرزوئے خلف سعادت سرشت بسیار داشتند و عقده این تمنائی کشود و درخت امید شگوفه میکرد اما بثمر مراد مثمر نمی شد ابر تمنا قطره در صدف میریخت لیکن مروارید خواهش حاصل نمیگشت **نظم**

نخلش بهوائے میوه پیوست | میکرد شگوفه و نمی بست
از قطره ابر او شدی پر | دربطن صدف نمیشدی در

برائے حصول این مدعا بجناب شیخ سلیم که از نزدیکان درگاه کبریا و مستجاب الدعوات بود و در قصبه سیکری اقامت داشت التجا آوردند حسب الاشاره آنخدا آگاه در نزدیکی قصبه مذکور عمارات بادشاهانه احداث نموده بفتح پور موسوم کرده دار الخلافت قرار دادند بعنایت سبحانی و به برکات دعائے درویش در سال چهاردهم جلوس والامطابق ۹۷۷ه هجری از بطن عفت سرشت خلاصه عفایف روزگار صبیه راجه بهارامل خلف فرخنده اختر والاگهر سعادت ولادت یافت **بیت**

یکے غنچه از باغ دولت دمید | کزان سان گلے چشم گیتی ندید

نام آن مولود مسعود بمناسب اسم درویش خدا اندیش سلطان سلیم نهادند که ثانی الحال بعد رحلت خاقان زمان اورنگ آرائے خلافت گشته بجهانگیر بادشاه نامور گشت چنانچه بجائے خود تحریر می درآید چون آن حضرت بروضه منوره خواجه معین الدین چشتی که از واصلان حق و نزدیکان حی مطلق اند و در سنه ۶۳۳ جهان گذران را پدرود کرده در خطه اجمیر آسوده هستند اعتقاد تمام داشتند عهدے کرده بودند که روپیاده بزیارت روضه رضویه رفته استمداد انجاح مراد

مینمودند وبعنایت الہی و میامن اعتقاد انحضرت ہم بانجام میرسید **بیت**

ہرانکہ استعانت بدرویش برد　　　اگر برفریدون رود پیش برد

درصورت حصول ارزوے ولادت خلعت نذری بستہ بودند کہ پیادہ قطع راہ نمودہ
زیارت روضہ منورہ کنند درینولا کہ از تائیدات ایزدی خلف سعادت پیوند بعالم وجود
آمد بایفائے نذر از دارالخلافت فتح پورسیکری تا اجمیر ہفت منزل و ہرمنزل دوازدہ
کردہ پیادہ طے مسافت نمودہ مراسم زیارت بتقدیم رسانیدہ معاودت فرمودند ودراصل
خاقان زمان خیلی پرقوت وقوے دل بودند جرات وجسارت کہ ازان شیردل بوقوع
آمدہ از بادشاہان دیگر کم نشان میدہند شیخ ابوالفضل دراکبرنامہ مینویسد کہ روزے بقصد
زور ازمائی پیادہ از متہرا روانہ شدہ آخر روز باکبرآباد رسیدند غیر از چند کس از نزدیکان ہم
پاے نکرد ونیز می نگارد کہ آن حضرت درسواری فیل نوعی ماہر بودند کہ احدی از فیلبانان
از مونکار انقدر مہارت نداشت ہنگامے کہ فیل مست عربدہ جو ادم کش فیلبانان راکشتہ
باعث آشوب شہر میشد انحضرت روبروے آن فیل رفتہ بیدریغ پاے عظمت برندانش
نہادہ سوار می شدند وآن را بجنگ فیل ہمسر او می انداختند وبارہا درعین جنگ فیلان
مست بنابر ازمودن جرات خود ازین فیل جستہ برفیل دیگر میرفتند وموجب حیرت
نظارگیان میکردند*

ازدواج شاہزادہ سلطان سلیم باصبیہ موتہ راجہ و ولادت سلطان خرم یعنی شاہجہان

چون حضرت خاقان زمان روابط انتساب براجہا مربوط کردند انہا باوجود مخالفت مذہب
ازین نسبتہا سرفرازی دانستہ از ہرطرف این راہ واکردند بعد ازانکہ شاہزادہ سلطان سلیم
بحد بلوغ رسید اگرچہ سابقاً صبیہ راجہ بہگونت داس ولد راجہ بہارامل درحبالہ نکاح آن
نونہال حدیقہ خلافت درامدہ بود امادرینولا صبیہ موتہ راجہ ولد راے مال دیو مرزبان
جودہپور کہ بوسعت ولایت وکثرت لشکر سرامد چندین راجہا والاشان بود درعقد ازدواج
آن گوہر تاجداری درامدہ ماہ آسمان سعادت باخورشید فلک خلافت قران یافت وزہرہ

برج عصمت با مشتری سلطنت قرین گردید راجه مجلس عالی ترتیب داده التماس مقدم مقدس نمود انحضرت بمراعات روابط نسبت التماس او را باجابت مقرون فرموده بمنزل او تشریف بردند راجه بین الاقران والامثال سر افتخار برافراخته مراسم نیاز و پیشکش بتقدیم رسانید واز احدی تا شاگرد پیشه اسم نویسی نموده خلعت بهر کدام ارزانی داشت و امرائے عظام را بلوازم ضیافت وگذرانیدن تحایف خوشنود گردانید و فیلان کوه پیکر و اسپان با دنگا درد پرستاران پری پیکر و غلامان غلمان شعار و فراوان اکسون و قصب و دیبا و زربفت و شال و دیگر انواع اقمشه نادر وگوناگون اجناس هفت کشور و چندین عود و عنبر و حقه مشک اذفر و بسیاری درج یاقوت وگوهر و اقسام زیور مرصع از جواهر زواهر بطریق جهیز سرانجام داد **نظم**

زدینار و یاقوت و مشک و عبیر | زدیبا و زربفت و خز و حریر
زچینی بسیج و خطائے پرند | گذشته زاندازه چون و چند
بسے جامهائے گرانمایه نیز | پرستار و اسپ وز هر گونه چیز
بسے زیور و گوهر شاهوار | بسے خاتم و یاره گوشوار
بسے درج و صندوق با قفل زر | پر از لعل و یاقوت و در و گهر
ز پوشیدنی وز گستردنی | ز هر چیز کان بود آوردنی
کت و خیمه و خرگه و کندلان | ز هر گونه چندان که صد کاروان

سابقا از دخت راجه بهگونت داس سلطان خسرو خلف شاهزاده سلیم بعالم وجود آمده بود درینولا از بطن عفت سرشت صبیه موته راجه در سنه سی و ششم جلوس والا مطابق سنه هزار هجری سلطان خورم که ثانی الحال زینت افزائی سریر خلافت شده بشاهجهان بادشاه نامور گشت سعادت ولادت یافت بزم عیش و عشرت و انجمن انبساط و مسرت آراسته شد دست بذل و عطا کشاده داد جود و سخا دادند **نظم**

گلے بشگفت جان پرور درین باغ | که بویش صد گلستان را کند داغ
ازین شمشاد تن کازاد برخاست | ز هفت اختر مبارک باد برخاست
نشاط آورد بخت از تار ترانه | نوا پیچیده در مغز زمانه

دربیان سوانح بدایع که در زمان انحضرت بوقوع آمد

درموضع بکهراوت بیکا نام مقدم بود شخصے که باو عداوت داشت قابو یافته زخمی بر پشت و زخمی دیگر بر بناگوش او زد بهمان زخمها راوت مذکور قالب تهی کرد بعد چندگاه بخانه رام داس نام خویش او را پسر ولادت یافت که بر پشت و بناگوش او نشان زخم بود شهرت شد که راوت بیکا که از زخمها مرده بود باز بطریق تناسخ در عالم وجود آمده آن پسر نیز بحد تمیز رسیدن میگفت که من راوت بیکا ام ونشانها صحیح میداد که مقرون بصدق باشد چون این سانحه غریبه بعرض والا رسید آن طفلک را بحضور اقدس طلبداشته بر حقیقت واقف شدند و گفتار بصدق پیوست دیگر نابینائی را بپایه سریر خلافت آوردند هرچه مردم بزبان میگفتند او دست زیر بغل کرده از بغل بیان میداد وهمین طور اشعار میخواند بعضے تسخیر جن حمل بر دند وجمعی بچشم بندی وانمودند لیکن او از کثرت ورزش کار بانجا رسانیده بود دیگر شخصے را آوردند که از یک زوجه خود بست ویک پسر داشت وهمه زنده بودند بر زبان گذشت که وقوع امثال این امور از قدرت ایزدی چه بعید دیگر شخصے را حاضر آوردند که نه گوش داشت ونه سوراخ گوش هرچه مردم می گفتند بے تفاوت می شنید دیگر درین ایام ستاره دو ذنب نمودار شد از نحوست آن در عراق و خراسان فتور عظیم رو داد دیگر در بنوقت حضرت خاقان زمان روزے فرمودند که زبان دانی مردم از کثرت صحبت است بعضے از نزدیکان التماس نمودند که ادمیان را نطق فطری است انهمینی محتاج صحبت نیست ان حضرت جهت امتحان انهمینی در ویرانه عمارتی احداث نموده چند طفل نوزاد دران مکان گذاشتند و دایهائے زبان بسته برائے شیر دادن مقرر فرمودند چون چهار ساله شدند حضرت خود بتماشائے انها تشریف بردند ازان پرورش یافتهائے وادی بے زبان حرفی ظاهر نشد مانند گنگان باواز نامشخص بے ارتباط حرف بر زبان می آوردند درینصورت گفتار انحضرت بامتحان رسید که فی الواقع زبان دانی از صحبت حاصل می شود چنانچه نوزادگان را صحبت مردم هر دیار که میسر شود زبان همان دیار یاد میگیرند قطع نظر از ادمیان که نطق جبلی دارند طوطی و شارک که حرف زنی خاصه انها نیست از صحبت ادمیان حرف سرا می شوند

بیت

هرچه درین عالم است از اثر صحبت است ... ورنه کجا یافتی چوب بهائے نبات

دیگر از سانحه غریبه که روداد این است که فوجے از ملازمان سرکار والا برائے مالش سرتابان نواحی اکبرآباد تعین شده بود و با متمردان محاربه درمیان آمد دران فوج دو برادر از قوم کهتری تردد رستمانه می کردند قضارا یکے ازان هر دو برادر دران کارزار کشته شد نعش او را درخانه او باکبراباد آوردند و برادر دویم دران رزم همچنان تردد می کرد ازانجاکه هر دو برادر توامان بودند و نقاش قدرت قادر مطلق چهره هر دو برادر بیک وتیره منقوش ساخته و مصور حکمت الٰهی قامت و شبیه اهنا بخامه صنع بعینه یکے بتصویر در آورده بود **بیت**

بعینه هر یکے چون ان دگر یک　　میان شان نبوده فرق اندک

بعد رسیدن نعش مذکور در خانه چون خبر تحقیق نرسید که کدام کسے ازان هر دو برادر کشته شد و شبیه هر دو بے تفاوت یکے بود عورات هر دو برادر در شبه افتاده برائے سوختن مستعد شدند ان میگفت که شوهر من است همراه این پیکر بیجان میسوزم و این میگفت که شوهر من است بر فاقت نعش خود را خاکستر می سازم رفته رفته این مقدمه نزد کوتوال شهر رجوع شد کوتوال این سانحه را بعرض والا رسانید خاقان زمان آن هر دو عورت را در حضور مقدس طلبداشته استکشاف حقیقت نمودند عورت برادر کلان که ازان توامین ساعتے پیشتر تولید یافته بود گذارش نمود که بے شک شوهر من است مصداق اعتقاد من انکه یک سال منقضی میشود که پسر ده ساله من فوت شده بانیمرو غم فرزند عزیز بسیار بود شکم این را چاک سازند اگر بر جگر داغ فرزند داشته باشد شوهر من است بموجب حکم والا برائے امتحان گذارده جراحان کارشناس شکم میت را شگافتند سوراخے مانند زخم تیر بر جگرش ظاهر گشت چون این معنی بعرض اقدس رسید باعث تعجب گردید الحق غم فرزند فرزند دلبند تیر نیست جگر دوز و آتشی است جانسوز بجگر تراشی خنجر آبدار است و در دل خراشی سنان خونخوار مقارن اینحال برادر دویم همراه فوج مذکور سلامت در شهر رسید ظاهر شد فے الواقع نعش شوهر همان عورت است و بر عقل و دانش ان زنکه آفرین فرموده حکم برائے سوختن او صادر گشت و آن زن مردانه وار با پیکر بیجان شوهر خویش همراهی نموده در آتش عشق و محبت خاکستر گردید **بیت**

خسرو در عشقبازی کم ز هندو زن مباش
کز برائے مرده سوزد زنده جان خویش را

دربیان تسخیر ولایت پتنه و بنگاله

دران وقت سلیمان کرارانی که از امرای بزرگ شیرشاه و اسلام شاه بود حکومت ان ولایت
داشت و تا عهد خاقان زمان متسلط بود چون منعم خان خانخانان بحکومت دیار شرقیه معین گشت
بدفعات بسلیمان مذکور جنگ درمیان آمد و سلیمان عاجز شده اطاعت بادشاهی قبول کرده
خانخانان را ملاقات نموده تا ایام زندگی از انقیاد سر نتافت چون او قالب تهی کرد بایزید پسر
کلانش بر مسند حکومت نشست و بعد چند روز مسافر ملک نیستی گردید پس از و داود پسر دویم
سلیمان حاکم ان ولایت گشته دم استقلال زده سر از بندگی جناب والا بر تافت منعم خان
آماده جنگ شده قلعه پتنه را محاصره کرده بدرگاه والا عرضداشت نموده استدعای
مقدم مقدس کرد و در عین برسات که از کثرت اب و خلاب راهها مسدود بود رایات
عالیات نهضت فرموده در حوالی پتنه نزول اجلال فرموده حکم بر محاصره قلعه شد داود
در خود تاب مقاومت ندیده باظهار اطاعت ایلچی بجناب قدسی فرستاد چون ایلچی باستیلام
عتبه فلک رتبه سرفرازی یافت حکم شد که داود از ین شقوق یکی را اختیار سازد اول
ان او تنها در رزمگاه آمده مبارزت نمائیم هرکه فیروز مند شود ملک از و باشد واگر دل برین
ننهد از مردم خود که بمزید شجاعت مشهور باشد برگزیند تا نیز یکی از بهادران در برابر
او فرستیم ازان هردو دلاوران هرکس که ظفر یا بد فتح از جانب او شود در صورتیکه این را
هم قبول نکند یکی از فیلان نامی که بوفور جرات و بعظم جثه و تندخوی ممتاز بوده باشد در
معرکه بفرستد تا نیز فیل را انتخاب کرده بجنگ او فرستیم هرکدام که غالب آید فیروزی از
جانب او باشد چون ایلچی این احکام قدسی شنیده از حضور رخصت شده نزد داود رسید
و شقوق مسطوره گذارش نمود او هیچ یکی ازان قبول نکرد مقارن اینحال حاجی پور که آن
روی اب گنگ است و محاذی پتنه است بسعی بهادران نصرت مند مفتوح گردید
و محاصره قلعه پتنه نیز تنگ شد افغانان نقش ادبار خود در ائینه روزگار خود دیده
داود را که مست باده سرکشی بود طوعا و کرها در کشتی انداخته بوقت شب روانه بنگاله شدند
شورشی و وحشتی عظیم در قلعه پدید آمد بعضی افغانان از اضطراب دران تاریکی دریا را
از کشتی ندانسته غریق بحر فنا شدند و فریقی که خود را در کشتی انداختند از فرط هجوم با

کشتی غرق گشتند وجمعی از کثرت انبوه بتلاش برامدن پایمال گردیدند وبندی که راه بیرون برامدن نیافتند خودرا از برج دیوار قلعه انداخته بخندق نیستی ورشدند انحضرت سحرگاه برحقیقت واقف شده قلعه را با ولیای دولت سپرده خود بدولت واقبال تعاقب فرموده اسپ سواره از دریای پن پن گذشته تا شام سی کروه راه قطع کردند درین تگ ودو حسین خان پسر سلطان محمد عادل گرفتار گشته بقتل رسید ودیگر مخالفان نیز دران راه دستگیر گشته بعدم خانه دررسیدند واکثر گریخته جان بسلامت بردند نظم

مخالف گریزان براه گریز | سپه در عقب راند با تیغ تیز
گریزان شدندان دلیران همه | چو از شیر غرنده اهور مه
چوان بدسگالان هزیمت شدند | سپه بے نیاز از غنیمت شدند
همه راه از دشت وز پشته بود | پر از خسته وکشته وپسته بود

ازانجا منعم خان خانخانان را بالشکر گران باستیصال داؤد بدمال وتسخیر بنگاله تعین کرده درپتنه معاودت فرمودند راجه تودرمل که درین مهم خدمت شایسته بتقدیم رسانیده بود بعنایات علم ونقاره سرفراز گشته برفاقت منعم خان مقرر گردید انحضرت بعد تنظیم امور ان دیار مراجعت فرموده ازراه اجمیر بعد زیارت روضه رضویه بدار السلطنت فتح پور نزول اجلال فرمودند حکم شد که از اجمیر تا فتح پور در هر کروه چاهے پخته ومناره بلند بجهت علامت کرده احداث کنند وسراپاے مینارهاے از شاخهاے آهو که شکار شده باشد زینت بخشند تا رهروان را اعتقادی ودلیلے بوده باشد در اندک فرصتے چاه ومناره برطبق حکم والا مرتب گردید القصه منعم خان در بنگاله رسیده با داؤد جنگ نمایان کرده زخمی گشت واکثر امرایان نثار شدند وباقبال بادشاهی داؤد مغلوب گشته بندگی درگاه والا قبول کرده پیشکش هاے لایقه وفیلان نامدار مصحوب پسر خود بجناب والا ارسال داشت وراجه تودرمل از مهم بنگاله خاطر جمع نموده بحضور رسیده بمنصب اشرف دیوانی سرفرازی یافت بعد چندگاه چون منعم خان خانخانان بمرگ طبعی درگذشت وداؤد دقابو یافته از عهده خود برگشته سر بشورش برداشت بعد معروض مقدس خانجهان وراجه تودرمل برسر او تعین شدند ایشان در بنگاله رسیده بدفعات محاربات نمایان کرده مظفر ومنصور گشتند وداؤد دستگیر گشته بقتل رسید سر اورا بدرگاه والا فرستاده مورد عنایات شدند

ازان وقت فتنه و فساد از بنگاله رفع گردیده باعث امنیت گشت مصرع

چراغ فتح برافروختند زآتش تیغ

پوشیده نماند که در بلاد بنگاله آغاز ظهور اسلام از ملک محمد بختیار که از امرائے بزرگ سلطان قطب الدین ایبک بود گردیده و ازان زمان آن ولایت در تصرف سلطان دهلی گشت در ۷۴۶ه[1] قدرخان را که از جانب سلطان محمد شاه فخرالدین جونا بن سلطان غیاث الدین تغلق شاه بود فخرالدین نامی سلاحدار بقابوے که یافت کشته بر مسند حکومت نشست و بر سلطان فخرالدین ملقب گشت مدت حکومت دوازده[2] سال ٭

سلطان علاء الدین عرف ملک علی که عارض لشکر قدرخان بود با سلطان فخرالدین جنگ کرده غالب آمده او را بقتل رسانیده لوائے حکومت بر افراخت مدت سلطنت چهار[3] سال و چهار ماه ٭

سلطان شمس الدین عرف حاجی الیاس نوکر سلطان علاء الدین سردار لشکر گردیده بر سر لکهنوتی رفته تمامی سپاه را از حسن و سلوک و تدبیر با خود متفق نموده از راه برگشته بر سر علاء الدین آمد بعد از جنگ غالب گشته اقاسے خود را مسافر ملک عدم گردانیده بر مسند حکومت متمکن گشت دران زمان فیروز شاه اورنگ آرائے خلافت دهلی بود دو مراتب لشکر بر بنگاله تعین کرده اما کارے از پیش نرفت مدت حکومت بست و یک[4] سال ٭

سلطان سکندر بن سلطان شمس الدین دوازده[5] سال ٭

سلطان غیاث الدین بن سلطان سکندر یازده[6] سال و چند ماه ٭

سلطان السلاطین بن سلطان غیاث الدین یازده[7] سال ٭

سلطان شمس الدین بن سلطان السلاطین پنج[8] سال ٭

---

(۱) در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۵ سنه ۷۴۳ه نوشته - (۲) دو سال و چند ماه. فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۵ و طبقات اکبری صفحه ۵۲۲
(۳) یک سال و پنج ماه تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۶ و طبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۳ ٭

(۴) شانزده سال و چند ماه - تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۶ و طبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۳ ٭

(۵) نه سال و چند ماه - تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۶ و طبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۴ ٭

(۶) هفت سال و چند ماه - تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۷ و طبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۴ ٭

(۷) هفت سال و چند ماه - تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۷ - ده سال. طبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۴ ٭

(۸) سه سال و چند ماه - تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۲۹۷ و طبقات اکبری صفحه ۵۲۲ و ۵۲۴ ٭

راجہ کانس از زمینداران انولایت بود چون سلطان شمس الدین رحلت نمودہ وارثی ازو نماند راجہ متسلط گشتہ بر مسند حکومت نشست مدت پنجسال و چند ماہ[1]۔

سلطان جلال الدین بن راجہ کانس برائے خلافت اسلام قبول کردہ خطبہ و سکہ بنام خود کرد مدت نوزدہ سال و چند ماہ[2]۔

سلطان احمد بن سلطان جلال الدین ہفدہ سال[3]۔

سلطان ناصر الدین بن سلطان احمد ہفت روز۔

سلطان ناصر شاہ از احفاد سلطان شمس الدین دو سال۔

سلطان باربک شاہ عرف ناصر غلام ناصر شاہ قابو یافتہ سلطان ناصر شاہ را کشتہ مسند آرائے حکومت گشت ثانی الحال امرائے اتفاق کردہ اورا کشتند مدت حکومت نوزدہ سال[4]۔

یوسف شاہ برادر زادہ باربک شاہ ہشت سال[5]۔

سلطان سکندر بعد چند روز امرائے اتفاق کردہ اورا معزول کردند۔

فتح شاہ نہ سال و چند ماہ[6]۔

نازک[7] شاہ خواجہ سرا فتح شاہ را کشتہ بر مسند حکومت نشست ہر جا خوجہ سرا بود طلبداشتہ پیش آورد دو ماہ و پانزدہ روز۔

فیروز شاہ سہ سال و چند ماہ۔

محمود شاہ بن فیروز شاہ یک سال و چند روز۔

---

(۱) ہفت سال۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۷ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۴۔

(۲) ہفدہ سال و چند ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۷ ہفدہ سال طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۴۔

(۳) شانزدہ سال۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۸ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۴۔

(۴) ہفدہ سال تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۸ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۵۔

(۵) ہفت سال تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۸ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و صفحہ ۵۲۵۔

(۶) ہفت سال و پنج ماہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۸ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۵۔

(۷) سلطان باربک ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۹ ۔ باربک شاہ طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۴۔

مظفر شاہ حبشی خواجہ سرا محمود شاہ را کشتہ بر مسند حکومت نشست
یک سال[1] و پنجماہ *

سلطان علاء الدین کہ از نوکران مظفر شاہ بود بتقابوسے کہ یافت آقائے خود را کشتہ بحکومت رسید مدت بست[2] سال *

نصیب[3] شاہ بن سلطان علاء الدین بعد پدر بر مسند حکومت قرار گرفت ہنگامے کہ حضرت ظہیر الدین بابر بادشاہ فتح ہندوستان نمودند سلطان محمود برادر سلطان ابراہیم لودی پیش نصیب شاہ پناہ بردہ دختر سلطان ابراہیم را در نکاح نصیب شاہ آورد بعد مدتے چون شیر شاہ غالب آمد بنگالہ را از تصرف نصیب شاہ برآورد و داد در معرکہ زخمی شدہ ہزیمت خوردہ در حضور حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ رسیدہ استغاثہ نمود مدت حکومت نصیب شاہ چہاردہ[4] سال *

جہانگیر قلیخان از امرائے کبار ہمایون بادشاہ بود حضرت بادشاہ آن ولایت را از شیر شاہ برآوردہ باو دادند *

محمد خان المخاطب بہ بہادر خان کہ از امرائے بزرگ شیر شاہ بود شیر شاہ بعد فتح بر حضرت بادشاہ جہانگیر قلیخان را بعدم خانہ فرستادہ او را بران ولایت متمکن گردانید *

سلیمان[5] کرانی کہ از امرائے مشہور اسلام شاہ بود حکومت باستقلال یافت اگرچہ سکہ و خطبہ بنام خود نکردہ اما خود را حضرت اعلیٰ خطاب کردہ بود *

بایزید بن سلیمان بعد پدر قایم مقام گردید سیزدہ روز *

داؤد پسر دویم سلیمان دو سال *

در ۹۸۳ھ خان جہان و راجہ تودرمل داؤد را بہ قتل رسانیدہ آن ولایت را بالکل داخل ممالک محروسہ نمودند از ابتدائے ۷۴۶ھ لغایت سنہ مذکور کہ دو صد و سی و ہفت سال بود باشد ولایت بنگالہ از تصرف سلاطین دہلی بیرون ماند القصہ راجہ تودرمل بعد جمعیت

---

(۱) سہ سال و پنج ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۰۱ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۶ *

(۲) بست و ہفت سال۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۰۲ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۶ *

(۳) نصیر شاہ۔ طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۶ *

(۴) یازدہ سال۔ طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ * (۵) سلیمان *

خاطر از مہمات آن ولایت بحضور والا رسید پس از آمدن راجہ در اندک مدت خان جہان برحمت حق پیوست مظفر خان دیوان اعلیٰ از حضور بصوبہ داری بنگالہ تعین گشت این مظفر خان کہ بخواجہ مظفر مشہور بود در ابتدائے حال نوکر بیرام خان بود بعد تفرقہ بیرام خان کروڑے پرگنہ پرسرور تابع پنجاب گردید چون حقیقت قابلیت و کاردانی او بعرض والا رسید در حضور طلبداشتہ دیوان بیوتات فرمودند بمقتضائے کارطلبی در اسرع اوقات بپایۂ دیوان اعلیٰ سرفرازی یافت و مدتے باین درجہ ممتاز بود در ینولا بصوبہ داری بنگالہ رخصت گشت و در آن ولایت رسیدہ بنظم و نسق امور پرداخت بعد چندگاہ معصوم خان کابلی جاگیردار بہار از مقدمہ داغ اسپ کہ دران نزدیکے مقرر شدہ بود عدول نمودہ شورش کرد بہ طیب دیوان و رائے پرکھوتم بخشئے سرکار والا گفت و گو نمودہ سوار شد و ہر دو را قتل کردہ و خانہ ہر دو بغارت درآوردہ سر بغی برافراخت و ہمچنین در بنگالہ باباخان قاقشال[1] و دیگران بسبب بازیافت جاگیر بمظفر خان صوبہ دار مخاصمت ورزیدہ باغی شدند و بمعصوم خان کابلی ہمداستان شدہ جمعیت فراہم آوردند و بسیاری از امرائے دیگر نیز از مظفر خان آزردہ شدہ بمخالفان متفق گشتند و میرزا شرف الدین حسین یزنہ آنحضرت باتحضرت مخالفت ورزیدہ بقصد مکہ معظمہ روانہ شدہ بود و فتنہ جوئے و واقعہ طلبی شعار خود داشت در ولایت بنگالہ شورش شنیدہ نیز از راہ برگشتہ آمدہ بمخالفان ملحق گردید و شورشے عظیم روے داد چون جمعیت ان بداختران بسیار بود مظفر خان تاب جنگ نیاوردہ در قلعہ تاندہ متحصن گشت و باغیان بر قلعہ محاصرہ تنگ آوردہ بمظفر خان پیغام نمودند کہ آمدہ ملاقات نماید و الا روانہ مکہ معظمہ شود مظفر خان ضرورتاً شق ثانی قبول کرد انجماعۃ مقرر کردند کہ سیوم حصہ از اموال خود بردارد و دیگر واگذارد مظفر خان بست ہزار اشرفی پنہانی بمعصوم خان کابلی فرستاد کہ از عرض و ناموس من دست باز دارد و مخالفان از ہمعنی دلیر شدہ محاصرہ تنگ نمودند و قلعہ تاندہ مفتوح کردہ مظفر خان را بدست آوردہ بقتل رسانیدند و اموال او بغارت بردند بست لک روپیہ کہ در تالاب گور کردہ بود بدست میرزا شرف الدین حسین افتاد اموال دیگر ہر یکے از مخالفان بدست آوردہ متصرف شدند و بر تمام آن ولایت استیلا یافتہ ہر کدام خطاب و منصب برائے خود

---

(۱) باباقاقشال *

مقرر کردہ انجمن آراستہ خواستند کہ خطبہ بنام محمد حکیم میرزا برادر خورد انحضرت کہ در کابل بود بخوانند دران وقت ناگہان باد بشدت تمام وزید وکون ومکان تیرہ وسیاہ گردید اشتداد باد یاد از رستخیز درداد وطوفان گرد وخاک نمونہ آخر الزمان نمودار ساخت ونیز باران سخت بارید واقبال عدو مال بادشاہی بساط نشاط اجماعۃ را درنوردید وانجمن بتفرقہ و پراگندگی انجامید وانچہ مخالفان اندیشیدہ بودند بمنصۂ ظہور نرسید وہمچنین در بہار بہادر نامی پسر سعید بدخشی علم بغی برافراشتہ سکہ وخطبہ بنام خود کرد **بیت**

بہادر الدین سلطان بن سعید الدین شہ سلطان * پسر سلطان پدر سلطان زہی سلطان بن سلطان

چون این مقدمات بعرض قدسی رسید راجہ تودرمل را کہ بعد از مظفر خان دیوان اعلی مقرر شدہ بود با امرائے دیگر تعیین فرمودند راجہ بجناح استعجال رسیدہ در دفع شورش پرداخت وبصلاح دولتخواہان در حوالی منگیر حصار گلین احداث نمودہ دایرہ ساختہ حقیقت احوال آن حدود بدرگاہ مقدس معروضداشت خان اعظم میرزا کوکلتاش بالشکر گران رخصت گشت وعقب او شہباز خان نیز تعیین گردید از اوازہ آمدن خان اعظم وشہباز خان در جمعیت مخالفان تفرقہ افتاد از محاصرہ حصار گلین کہ راجہ تودرمل ساختہ بود برخاستند معصوم خان با دیگر باغیان بطرف بہار رو آورد افواج قاہرہ در بہار رسیدہ باستیصال باغیان کمر ہمت بستند وہم درین اثنا معصوم خان فرنخودی[1] ونیابت خان عرب وبہادر بطرف جونپور رو آوردہ بغی ورزیدند شہباز خان از بہار بر سر اینہا رسید ودر سلطان پور بلہری جنگ روی داد از مشیت ایزدی شہباز خان شکست خوردہ رو بفرار نہاد اما درین وقت اقبال بادشاہی بکارسازی آمد چون در عوام شہرت یافتہ بود کہ معصوم خان فرنخودی در معرکہ کشتہ شد لشکریانش ازین شہرت پراگندہ شدند شہباز خان ازین خبر خود را جمع ساختہ وجمعیت فراہم آوردہ در نزدیکی اودہ رسیدہ باز بمعصوم خان فرنخودی جنگ نمودہ غالب آمد وپس ازان چنان شکست انچنین نصرت یافتہ رفع شورش نمو معصوم خان فرنخودی بعد شکست با چند کس بدر رفت وبعد چندگاہ بموجب التماس شاہزادہ بزرگ جرایم معصوم خان فرنخودی معاف فرمودہ بجاگیر لایق سرافراز گشت راجہ تودرمل پس از حصول جمعیت خاطر از مہمات آمدہ باز بجناب والا رسیدہ مورد الطاف فراوان گردید وبعد چندگاہ خان اعظم نیز از بنگالہ در حضور مقدس آمد وشہباز خان باستیصال

---

(۱) معصوم خان فرنخودی *

معصوم خان کابلی و دیگر مخالفان مقرر ماند چون بعرض والا رسید که مخالفان بد سرشت بدفعات بشهباز خان جنگ کرده غالب آمده اند و دران حدود رفع شورش نمیشود بلکه روز بروز زیاده میگردد ولهذا بقصد استیصال انجماعة بدمال بدولت واقبال خود متوجه دیار شرقیه شدند وشکار کنان ونخچیر افگنان قطع منازل فرمودند و درین سفر راجه بیربل جشن عالی ترتیب داد ان حضرت دران مجلس تشریف برده پایه قدر او افزودند ونیز در منزل راجه تودرمل تشریف فرموده سرفرازی بخش آن وزیر اعظم شدند بعد رسیدن در مکانی که دریائے گنگ وجمن باهم اتصال یافته جوش یکتائی میزنند و باعتقاد اهل هند از اماکن بزرگ است درمیان هر دو دریائے قلعه الهٰ باس وشهر بزرگ اساس نهادند چون در ایام بارش دریائے گنگ طغیان می نماید بند مستحکم در طول یک کروه وعرض چهل درعه وارتفاع چهار درعه مقرر گشت وآن حصار در نهایت متانت وحصانت وبند در غایت مستحکمی واستواری وشهر در کمال وسعت وفسحت در سال بست وهشتم جلوس والا باتمام رسید ودرین مکان بعرض همایون رسید که شهباز خان بتقویت طنطنه نهضت موکب والا بمخالفان جنگ مردانه وار نموده مظفر ومنصور شده ومعصوم خان کابلی وبهادر ودیگر مفسدان وخیم العاقبت هزیمت خورده از ملک بادشاهی بدر رفته خود را در کنج خمول کشیده اند بنابران از الله باس معاودت فرموده بقصد رفع شورش محمد حکیم میرزا روانه بسمت پنجاب شدند وبدولت واقبال قطع منازل و طی مراحل در پیش نمودند ٭

دربیان بغی محمد حکیم میرزا برادر حضرت بادشاه خاقان زمان

او در کابل بغی ورزیده بارها از آب سند گذشته باعث آزار و اضرار اهل پنجاب میگردید واز صدمات عساکر منصوره منهزم گشته باز رو بکابل می آورد نوبتے بلاهور رسیده بست دو روز قلعه را محاصره نموده راجه بهگونت داس صوبه دار لاهور پاسے همت افشرده قلعه را مستحکم داشت کنور مان سنگه خلف راجه مذکور که فوجدار سیالکوت بود احشام کوهی فراهم آورده باجمیعت فراوان ناگهان رسیده بمیرزا جنگ نموده غالب آمد ومیرزا بے دست و پا گشته از دور قلعه برخاسته بے نیل مقصود راهی گشت وبراه جلال پور عموله حافظ آباد از دریائے چناب گذشته در بهیره رسیده وآن شهر را غارت و ویران ساخته از راه کهیت دریائے

سنده عبور نموده بکابل رفت و کنور مان سنگه تا دریاے سند تعاقب نموده برگشت چون
این جرات وجسارت کنور مان سنگه بعرض والا رسید مورد الطاف بیکران گردید بیکبارگی
بمنصب پنجهزاری سرفراز گشت درینولا میرزا از استماع خبر یورش امرائے بنگاله که سکه و
خطبه بنام او می خواستند که بکنند دلیر شده از کابل لشکر آراسته به پنجاب رسیده باعث
فتنه و فساد گردید و اهل آن دیار را ازار و اضرار رسانید آنحضرت از اله باس کوچ کرده قصد
مصمم نمودند که درین مرتبه در کابل رسیده میرزا را چنان تادیب کرده شود که آتش فتنه
مطلق منطفی گردد و فوجی برسم منقلا رخصت نمودند میرزا از طنطنه موکب والا امکان خود
در بودن پنجاب ندیده روانه کابل گردید افواج قاهره که عقب میرزا شتافته بود بشادمان خان
که از امرائے بزرگ میرزا بود جنگ نمود شادمان خان شکست یافته گریخت اسباب
و پرتال و امتعه و اموال او و لشکریانش بدست بهادران لشکر فیروزی اثر آمد و نوشته چند بخط
منشی میرزا و مهر میرزا از پرتال شادمان خان بدست سردار فوج منصور افتاده بود و آن نوشتجات
بجنس بحضور والا ارسال داشته ازانجمله نوشته بنام خواجه شاه منصور دیوان بود که درجواب
عریضه او نگارش یافته آن حضرت از روے فراخ حوصلگی و نیکذاتی بر زبان نیاوردند و بخاطر قدسی
رسید که درچنین وقت مخالفان بجهت هدم اساس اعتماد دولتخواهان این چنین نوشتجات
میفرستند بار دیگر بعرض والا رسید که کسان خواجه شاه منصور که در پرگنه فیروزپور جاگیرش
می باشند اراده دارند که بمحمد حکیم میرزا ملحق شوند چون آمینی از خواجه استفسار رفت او انکار ورزید و طلب ضامن کردند
او در دادن ضامن نیز عذر نمود ظن غالب شد که فی الواقع قصد خواجه بطرز دیگر است
درینصورت بصلاح دولتخواهان متصل سرائے کوت کچهوه که مابین شاه آباد و انباله است
خواجه را بحلق کشیدند این خواجه شاه منصور از اعیان شیراز بود خدمت اشرف خوشبوے
خانه داشت و آن حضرت بمقتضائے آدم شناسی نظر بر قابلیت او داشته او را
بسیار می خواستند و مظفر خان دیوان اعلی بنابر کاردانی و وفور دانش او حسد می برد ناگزیر
ترک نوکری بادشاهی نموده پیش منعم خان خانخانان رفته نوکر گردید نوبتے منعم خان او را
برائے عرض مطالب جاگیر از بنگاله بحضور مقدس فرستاده بود در التماس مطالب نقش
کاردانی او زیاده بخاطر اقدس درست شد بعد فوت منعم خان طلب حضور فرموده بحالی
منصب وزارت دیوان اعلی سرفراز فرمودند و در کمتر زمانی باصابت رائے بمراتب

بلند رسید چون در معاملات مردم را تنگ منودی و راه بدسلوکی پیمودی از خدمت تغیر گشته قید شده بود بعد چندگاه بهمان پایه سرفرازی یافت در ینولا از منصوبه معاندان باینحالت رسید اگرچه برنه بابهنا افتاده بود که راجه تودرمل بانی این منصوبه شده اما خلاف است شاید مردم دیگر اختراع کرده باشند بعد دو روز از کشته شدن بی تقصیری او معروض مقدس گشت باعث تاسف خاطر اقدس گردید لیکن مردم از سخت گیری و تنگ گرفتگی او نجات یافته مسرور شدند

نظم

نباشی بکار جهان سخت گیر | که هر سخت گیرے بود سخت میر
باسان گذاری دمے بر گذار | که اسان زید مرد آسان گذار

بالجمله انحضرت طے منازل نموده بر ساحل دریائے سند نزول اجلال و اقبال فرمودند در مکانی که دریائے سنده و نیلاب ورود کابل باهم می پیوندد برائے قلعه متین حکم والا صادر شد و بر لب دریائے بر قلعه کوهچه برروے سنگ اساس قلعه نهاده عمارت آن از سنگ و خارا قرار یافت خاراتراشان فرهادشعار در تراشیدن احجار دانایان نادره کار در طرح حصار و بنایان معمار در تعمیر بروج و دیوار بدایع و صنایع بکار بردند در سال بست و ششم جلوس والا شروع شده باهتمام خواجه شمس الدین خوافی در دو سال قلعه رفیع و شهر وسیع صورت تمامیت یافته باتک بنارس موسوم گردید بے شایبه تکلف قلعه ایست در غایت استواری که خندقش دریائے سنده و وثیست در نهایت محکمی که در مالش بروے مخالفان بند بر زخیست معتدل هوا درمیان هند و خراسان سرکوبی است بیم افزائے سرتابان و گردن کشان مهندس فکر صایب و معمار رائے اصابت خاقان زمان با وجود حصانت حصین پایان آن معبره دریا طرفه تجویز نموده که دم مساوات با سد سکندر میزند صادر و وارد تا انکه درون قلعه نرود راه عبور دران مکان بر روے او مسدود است

نظم

یکے قلعه بر روے آن کوهسار | که دریا سنده خندقش پایدار
ز رفعت رسیده بچرخ برین | بروجش بروج فلک را قرین

القصه انحضرت بعد طرح انداختن قلعه اتک بنارس متوجه پیشتر شدند و ازین منزل فرمان نصایح بنیان بمحمد حکیم میرزا صادر شد خلاصه مضمونش انکه وسعت اباد هندوستان

که جائے چندین سلاطین صاحب سکه و خطبه بود تمام تر در قبضه تصرف ما در آمده و سران
روزگار روے نیاز بدرگاه والا آورده و می آرند و امرائے این دودمان رفیع مکان بجائے
سلاطین والا شکوه نشسته حکومت میکنند ان برادر از چنین دولت چرا محروم و بے نصیب
باشد اگرچه بزرگان کاردان برادر کهین را بمنزله فرزند گفته اند اما باعتقاد من بهم رسیدن
فرزند احتمال دارد و برادر کجا بهم می تواند رسید لایق عقل و دانش ان برادر انکه از خواب غفلت
بیدار گشته بملاقات خویش مسرور سازد و زیاده ازین مارا از دولت دیدار و خود را از دولت
پایدار محروم ندارد محمد حکیم میرزا بنابر صحبت خوش آمد گویان خانه بر انداز با وجود اینقدر عنایات
بادشاهی و ورود فرمان تلطف امیز بهیچگونه فرمان پذیر و سخن شنو نگشت و با خود قرار داد که
کریوه خیبر تا قلعه کابل مستحکم کرده اماده پیکار گردد یا برادر بنگش رفته در هند شورش اندازد
و میرزا هنوز درین اندیشه بود و کنکشها در میان داشت که شاهزاده سلطان مراد برسم منقلا
در نواحی کابل رسید و بمیرزا جنگ در میان آمد و میرزا شکست یافته بطرف غوربند شتافت
و اراده آن کرد که بوالی توران پناه برده استمداد و استعانت نموده آید مقارن اینحال
خاقان زمان نیز بکابل نزول اقبال فرموده سیر منازل قلعه و باغ و شهر نموده مسرت اندوز
شدند با انکه محمد حکیم میرزا مصدر چندین تقصیرات شده بود از روے کمال تلطف کابل را
باز بمیرزا مرحمت فرموده بهندوستان معاودت نمودند و میرزا باز بکابل رسیده بحکومت
انولایت قیام ورزید ازانجا که میرزا مشغوف شراب بود از فرط باده پیمائی به بیماریهائے
مزمنه مبتلا گردید و ازبسکه مغلوب طبیعت بوده خود را از شراب نتوانست ضبط کرد و در
اندک مدت ساغر حیاتش لبریز گشت **بیت**

مبادا خردمند غرق شراب — کزین سیل شد قصر دولت خراب

بعد از ارتحال میرزا بمنزل بقا فرزندانش اراده داشتند که از کابل پیش عبد الله خان
والی توران روند چون اینمعنی بعرض مقدس رسید از روے صله رحم فرمان استمالت
صادر شد و راجه مان سنگه برائے دلداری پس ماندگان میرزا تعین گشت و رایات
عالی نیز بسمت کابل نهضت فرموده چون عرصه راولپنڈی مورد سرادقات اقبال
گردید راجه مان سنگه که پیشتر رخصت یافته بود کیقباد میرزا را یازده ساله و افراسیاب
میرزا را چهار ساله پسران محمد حکیم میرزا را همراه خود گرفته در حضور مقدس رسید حضرت

خاقان زمان یتیم نوازی فرمودہ الطاف بیکران در حق فرزندان میرزا مبذول داشتند و نظر توجہ و تربیت بر گماشتند و امرائے کابلی نیز بعز بساط بوس مشرف شدہ مورد عنایات شدند و راجہ مان سنگہ بصوبہ داری کابل سرفرازی یافت ✤

در بیان کشتہ شدن راجہ دانش و بیربل

چون ساحل دریائے سند مخیم خیام اجلال گشت زین خان کوکہ را بالشکر گران باستیصال الوس یوسف زئی و تسخیر ولایت بجور و سواد تیراہ تعین کردند و شیخ فرید بخاری بخشی برائے تاخت قبایل افغانان کہ در دشت بودند رخصت یافت شیخ بعد تاخت و تاراج معاودت نمود و زین خان بقلع و قمع افغانان کمر بستہ داخل کوہستان شد بعرض والا رسید کہ تا آنکہ فوج دیگر باعانت زینخان تعین نمیشود استیصال افغانان ممکن نیست راجہ بیربل و شیخ ابوالفضل استدعائے اینخدمت نمودند انحضرت قرعہ بنام ہر دو انداختند قضارا قرعہ بنام راجہ بیربل برامد لہذا راجہ مذکور و حکیم ابوالفتح را بامداد زینخان رخصت فرمودند زینخان باتفاق و استصواب راجہ نخستین بضبط بجور کمر بست و ہمت برگماشت کلان تران آنجا طناب عبودیت در گردن انداختہ رعیت گیری اختیار کردند بعد ازان بر سر سواد تیراہ لشکر کشی شد افغانان بر سر کریوہ ہجوم آوردہ ژالہ صفت تیر و سنگ می باریدند زینخان بزور شمشیر از کریوہ گذشتہ قلعہ بنا کردہ باستیصال انجماعۃ بدمال پرداخت اندرین اثنا درمیان زینخان و راجہ بیربل تخالف و نفاق رو داد و مخاصمت بلند شد و گفتگوہائے منازعت درمیان آمد **بیت**

نزاع اینچنان آتشی بر فروزد کہ از تاب آن ہر چہ باشد بسوزد

ہر چند زینخان خواست کہ جمعی در قلعہ گذاشتہ پیشتر روانہ گردد راجہ برانمعنی راضی نگشت و قرار یافت کہ از راہی کہ آمدہ اند باز مراجعت کنند لصلاح انمعنی معاودت کردند راجہ پیشتر آمدہ جائیکہ قرار یافتہ بود فرود نیامد از انجا روانہ شد کسانیکہ پیش آمدہ خیمہ زدہ بودند ناگزیر بہ بر داشتن خیام و بستن پرتال مشغول شدند زینخان از عقب آمدہ صورت حال بدین منوال دیدہ او ہم راہی گردید افغانان سراسیمگی لشکر معاینہ کردہ از ہر طرف ہجوم آوردند و غریب شورشی پدید آمد لوئی راہ تنگ گردیدہ بود کہ دو سوار پہلو بہم نمیتوانستند

گذشت فیل واسپ وادم بر یک دیگر می افتادند و حادثه عظیم رو داد که گویا نمونه رستخیز است
چون افغانان از هر طرف ریخته و جنگ کرده غالب آمدند زینخان از فرط غیرت و وفور شجاعت
خواست که جان نثار گردد اما خیر خواهان جلو گرفته اورا از آشوب گاه بر آوردند دران تنگی چند
فیل واسپ و شتر وادم بر روے هم دیگر افتاده بودند که راه عبور سوار دشوار بوده ناچار
زینخان پیاده شده بے راهه شتافت و بهزار دشواری افتان وخیزان بمنزل رسید
بسیاری از لشکریان را افغانان اسیر وقتل کردند و انقدر انچه بدست آوردند که از بر داشتن
آن عاجز شدند و دران روز چند هزار کس کشته شد و از خستگان حسابے نیست و دران
زد و خورد راجه بیربل و حسن خان بهتی و راجه دهرمنکد و سنکرامخان و بعضے دیگر از بندهاے
بادشاه شناس بکار آمدند از انجا که راجه بیربل در شعر هندی و نزاکت فهم و جدت طبع و
فطرت بلند و مزاجدانی و تیز زبانی و سخن سنجی و نکته طرازی بینظیر بود چنانچه از اعاجیب
اشعار و نادرات گفتار و نکات غریبه و مضاحک و مطایبات عجیبه او که باعث انبساط
خواطر تواند بود تا حال مذکور محافل و زبان زد اهل روزگار است و نوعی همت عالی داشت
که بذل و سخاوت ادناے او پانصد مهر و هزار مهر بود از ینجهت که از عمده مصاحبان بزم انس
و زبده محرمان انجمن قدس بود و بمنصب سه هزاری سر فرازی داشت و قرب منزلتی که اورا
بجناب مقدس بوده دیگرے را نبود از کشته شدن چنین مصاحب و مسازه و ندیم همراز
که از وفور دانشش گره کشاے خاطر والا و صیقل نماے مرات ضمیر علیا بود عیش محفل قدسی
منغص گشت و بر خاطر اقدس سنوح این سانحه سخت گران آمد بے اختیار آب از دیده
فرو ریختند واه بلند بر زبان آوردند تا دو شبان روز بکیفات و غذاے لابد توجه نفرمودند
و بر زبان قدسی گذشت که از ابتداے جلوس مقدس تا حال که سنه سی ام است چنین غبار
کلفتے بر حاشیه خاطر والا نه نشسته روز سویم شاهزاده سلطان مراد و راجه تودرمل را با
بسیاری از بهادران شهامت کیش براے قلع و قمع افاغنه یوسف زئی تعین فرموده بودند
چون این خدمت در خور شان شاهزاده رفیع المکان نبود از منزل دویم شاهزاده بموجب
حکم اعلی معاودت نموده راجه تودرمل بتخریب الجماعة مقرر شد و راجه مانسنگه که
باستیصال افغانان بارکی در کریوه خیبر رسیده بود بر فاقت راجه تودرمل تعین گردید و زینخان
و حکیم ابو الفتح بحضور رسیده چندروز رخصت کورنش نیافتند و مورد عتاب شده

آخر الامر بشفاعت شاهزاده بار یافتند بموجب حکم والا هر چند تلاش شد نعش راجه بیربل بدست نیامد چون آنحضرت او را بسیار میخواستند تاسف انیمعنی بارها بر زبان مقدس گذشت همدرین اثنا میر قریش ایلچی عبد الله خان والی توران با نامه محبت و تنسوقات آن دیار بدرگاه والا رسید چون خاطر مقدس از واقعه راجه بیربل مکدر بود ایلچی مذکور دو سه روز بار نیافت بعد چند روز بملازمت اقدس مشرف گشت و نامه عبد الله خان از نظر انور گذرانید میر قریش را بانعام لایق سرفراز فرموده رخصت انصراف دادند و حکیم همام برادر حکیم ابو الفتح را همراه میر قریش نزد عبد الله خان فرستاد خواجه محمد تحویلداری بارخانه سوغات و میر صدر جهان برای پرسش واقعه سکندرخان پدر عبد الله خان همراه دادند و نامه والا از نتایج طبع وقاد زبده فضلای اکمل علامی شیخ ابو الفضل بعبد الله خان قلمی گردید چنانچه ان نامه مشهور است بعد تنظیم مهمات ان دیار و تنبیه و تادیب گردن کشان بدروزگار از ساحل دریای سند معاودت بهندوستان کردند و راجه تودرمل را بحضور طلبداشته راجه مانسنگه را بکابل تعین نمودند و باستیصال افغانان یوسف زئی اسمعیل قلیخان تعین گشت او بواقعی تادیب و تخریب انطایفه نمود اکثری سرداران فوطه درگردن انداخته آمده حاضر شدند بی شایبه تکلف قلع و قمع انجماعه که اسمعیل قلیخان نموده دیگری ننموده باشد چنانچه انیمعنی مشهور است که عورات یوسف زئیان عوض نان بفروخت رفتند ✦

دربیان رسیدن میرزا سلیمان والی بدخشان درحضور پرنور و تفرقه در بدخشان

سلسله او بحضرت صاحب قران امیر تیمور گورگان میرسد حکومت بدخشان باستقلال داشت و بارها از بدخشان لشکر بر سر کابل کشید و بر انجانب شکست خورده رفت ابراهیم میرزا خلف او در شجاعت و دلاوری طاق و در فراست و دانشوری شهره آفاق بود چون ازین جهان فانی درگذشت سلیمان میرزا ازینجهت که ان خلف را بسیار دوست میداشت غم جان کاه رو داد داین رباعی حسب حال اوست رباعی

ای لعل بدخشان ز بدخشان رفتی	از سایه خورشید درخشان رفتی
در دهر چو خاتم سلیمان بودی	افسوس که از دست سلیمان رفتی

بعد فوت ابراہیم میرزا چون شاہرخ میرزا پسر او کلان شد سلیمان میرزا را با شاہرخ میرزا نبیرہ خود صحبت برابر نگشت ہر دو با یکدیگر عناد ورزیدند و کار بہ پرخاش کشیدند و بدفعات بہمدیگر ایشان جنگ درمیان آمد آخر الامر سلیمان میرزا ہزیمت خوردہ در کابل رسید چندگاہ پیش محمد حکیم میرزا کہ دران وقت حیات بود گذرانیدہ بدرگاہ والا انجا آورد پنجاہ ہزار روپیہ نقد و سامان سفر از حضور مقدس مرحمت گشت و فرمان متضمن استمالت بصدور پیوست میرزا بجمعیت خاطر از کابل روانہ بدرگاہ معلی گردید چون نزدیک دار السلطنت فتحپور رسید حکم شد کہ امرائے عالی قدر باستقبال بروند حسب الحکم اعلی تا سہ کروہے فتحپور فیلان نامی کوہ شکوہ بسلاسل طلا و نقرہ و جلہاے دیبا و زربفت اراستہ ایستادہ کردند و درمیان دو فیل ارابہ یوزہا با پوشش مخملی و زربفت و زنجیر طلا و نقرہ و قلادہاے مرصع باز داشتند و عقب فیلان سبیل دو رویہ از دلاوران رستم دل و مبارزان صف گسل آراستند و قورچیان بہرام نظام و یساولان صاحب اہتمام گذاشتند کہ احدی قدم از سبیل بیرون نتواند کرد و کوچہاے شہر را جاروب زدہ و آب پاشیدہ مصفا کردند و دکاکین آراستہ بازار را آیین بستند بے شایبہ تکلف کوچہا از کثرت اراستگی و پیراستگی مانند خیابان گلشن گشت و دکان ہا از پوشش زربفت و انواع اقمشہ زیباتر از باغ بہار گردید **بیت**

شہر را بستہ سر بسر آیین — رنگ بستان گرفت روے زمین

طوایف انام از شہر و نواحی در کوچہ و بازار و طاقہا و رواقہا و راہہا و پشت بامہا برائے تماشا ہجوم آوردند خاقان زمان با بادشاہزادہ والاشان با جلوہ جمال و جاہ و جلال با ارایش و پیرایش کمال بقصد ملاقات از شہر برامدند چون نزدیک رسیدند اول سلیمان میرزا پیادہ شدہ تسلیمات بجا آورد بعد ازان خاقان زمان از اسپ فرود آمدہ میرزا را از روے الطاف در آغوش گرفتند و بمنزل آوردہ بعد ضیافت و مہمانداری بنوید کمک تسخیر بدخشان خورسند فرمودند بعد چند روز صوبہ داری بنگالہ تجویز شدہ میرزا قبول نکرد و بقصد زیارت مکہ معظمہ رخصت گشت ہفتاد ہزار روپیہ خرچ راہ مرحمت گردید میرزا بعد ادراک سعادت حج بہمان راہ باز در بدخشان رسیدہ با شاہرخ میرزا جنگ کردہ باز ہزیمت خوردہ بعبد اللہ خان والی توران پناہ برد عبد اللہ خان از نفاق ایشان واقف گشتہ لشکر

تعین کرد ولایت بدخشان از تصرف ایشان برآورده حواله کسان خود نمود سلیمان میرزا و شاهرخ میرزا هر دو جلا وطن گشته بکابل رسیدند بیت

دولت همه از اتفاق خیزد   بی دولتی از نفاق خیزد

دران وقت محمد حکیم میرزا حیات بود چند مواضع از تومان لمغان بسیورغال سلیمان میرزا مقرر کرد شاهرخ میرزا بودن در کابل اختیار نکرده بدرگاه والا رسیده مورد انواع عواطف گردید و پس از چندی سلیمان میرزا نیز بوساطت راجه مانسنگه بجناب قدسی رسید و بعد سه سال مسافر ملک بقا گردید اگرچه سلیمان میرزا در زمان بودن بکابل باعانت محمد حکیم میرزا لشکر فراوان فراهم آورده بدفعات قصد بدخشان نمود اما کار پیش نرفت در سال سی و چهارم جلوس والا محمد زمان نامی خود را فرزند شاهرخ میرزا وانموده در بدخشان گرد شورش برانگیخت و او در ا... عبد المومن پسر عبد الله خان والی توران بدفعات جنگ روداد و هر دفع فتح نموده بدخشان را متصرف شد و مدتی حکومت آن ولایت نمود آخر الامر عبد الله خان والی توران لشکر گران تعین کرد محمد زمان را از بدخشان اخراج نموده ان ولایت را بتصرف خویش درآورد و محمد زمان از بدخشان برآمده در کابل رسید نخست صورت اظهار نمود که روانه درگاه والا می شود و در طن قصد فساد داشت دران وقت قاسم خان صوبه دار کابل در حضور مقدس بود محمد هاشم پسر قاسم خان که به نیابت پدر در کابل بود از قصد او واقف شده باندک جنگ او را دستگیر کرد هم درین اثنا قاسم خان از حضور بکابل رسید بمحمد زمان خان مدارات و تملقات بسیار کرد اما او را در بندنگاه داشت و میخواست که روانه حضور ساطع النور سازد و محمد زمان قابو یافته قاسم خان را بقتل رسانیده در صدد کشتن محمد هاشم گردید او از قتل پدر واقف گشته کسان خود را فراهم آورده محمد زمان را بقصاص خون پدر بسیاست تمام کشت و تمامی بدخشیان که در کابل بودند علف تیغ بیدریغ شدند در دفع شورش محمد زمان خان ازان دیار گردید و در بدخشان عبد المومن پسر عبد الله خان حاکم مستقل گشت چون بدست باده جوانی د مدهوش شراب نادانی بود از روی گستاخی درخواست صبیه رضیه حضرت خاقانی نمود چون ایلچی فرستاده از دریای بهت میگذشت قضارا کشتی از موج خیز دریا غرق شد و نامه او که از روی گستاخی نوشته بود از نظر اقدس نگذشت بر زبان طوایف انام افتاد که مگر باشاره انحضرت بوده باشد و عجب نیست که چنین بوقوع آید عبد الله خان باستماع

بے ادبی پسر خود متاسف بوده مکتوب معذرت اسلوب مشتمل بر اظہار آشوب جدائی و نادانی پسر خود مصحوب مولانائے حسینی بدرگاہ والا فرستاد اگرچہ مولانائے حسینی بعد رسیدن بدرگاہ فلک کارگاہ بابتلائے امتلا در گذشت اما انحضرت جواب مکتوب عبداللہ خان چنانچہ آئین بزرگان حقیقت آگاہ باشد نوشتہ روانہ کردند و اساس اخلاص را استحکام دادند*

دربیان تسخیر ولایت دلکشائے کشمیر جنت تاثیر

یوسف خان والی انجا ہموارہ اظہار اطاعت و انقیاد نمودہ پیشکشہا لایقہ ارسال میداشت و در سال سیم جلوس والا یعقوب خان نامی پسر خود را با پیشکش و تحایف فراوان بدرگاہ والا فرستاد او چندگاہ در حضور لامع النور قیام داشتہ بنابر وحشتی کہ بخاطر داشت بے رخصت از حضور ساطع النور گریختہ بکشمیر رفت چون این معنی بعرض اقدس رسید فرمان بنام یوسف خان صادر شد کہ خیریت ذات و امنیت ولایت او درین است کہ خود آمدہ بملازمت مشرف شود والا پسر خود را باستان بوس مقدس بفرستد او غدرہائے زمیندارانہ درپیش درآوردہ عرضداشت ارسال نمود لہذا قصد آن ولایت بخاطر اشرف مصمم گشت و شاہرخ میرزا و راجہ بہگونت داس و شاہ قلیخان محرم و دیگر امرا بر ینخدمت تعین شدند چون براہ بہنبر بسبب فراوانی برف و اشتداد سرما و صعوبت مسالک و دشواری جبال عبور عساکر اجلال مشکل بود بصلاح راہبران و دولتخواہان براہ پکھلی روانہ شدند و بسختی و کسالہ تمام قطع راہہا دشوار نمودہ نزدیک کشمیر رسیدند یوسف خان در خود تاب مقاومت ندیدہ ارادہ داشت کہ بامرائے بادشاہی ملاقات نماید اما از بیم کشمیریان نمیتوانست آمد آخر الامر بہانہ دیدن جائے مجادلہ برآمدہ بامرائے بادشاہی ملاقی شد کشمیریان از اطلاع این معنی حسین چک را بحکومت برداشتہ آمادہ جنگ شدند درین اثنا یعقوب خان پسر یوسف خان از پدر جدا شدہ بکشمیر رفت کشمیریان ہمراہی حسین چک گذاشتہ پیش یعقوب خان آمدہ حاضر شدند و او را شاہ اسمعیل خطاب دادہ سرکوہہا محکم ساختہ بقصد محاربہ لشکر منصورہ صفوف آراستند چون این معنی معروض عاکفان بارگاہ فلک اشتباہ گردید فرمان والاشان بنام شاہرخ میرزا و بہگونت داس بصدور پیوست کہ اگرچہ یوسف خان ملاقات کردہ اما تا آنکہ کشمیر مسخر

در نیاید دست ازو غاو هیجا باز ندارند بنابران لشکر فیروزی اثر کمر همت برلبسته متوجه کشمیر شدند چون نزدیک رسیدند محاربه سخت درمیان آمد کشمیریان مغلوب شده آمده ملاقات کردند و خطبه و سکه بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر کرده بالکل زعفران وابریشم وجانوران شکاری که خلاصه محصول آن ولایت است در سرکار والا مقرر گردید یوسف خان بوساطت شاهرخ میرزا و راجه بهگونت داس بقدسی استان رسیده سعادت ملازمت دریافته مورد عنایات والا گردید ٭

بر منتظران اخبار سلاطین مستور نماند که از بعضے تواریخ احوال کشمیر چنان بمطالع درامد که آن ولایت در تصرف راجها بود که باستقلال حکومت میکردند در ۷۱۵ھ ساهو نامی که خود را شاه دین طاهر از آل گرشاسپ بن نیک روز میگفت نوکر راجه سهدیو[۱] که از نسل ارجن پاندو ان بود گردید مدت مدید خدمات لایقه بجا آورده اعتبار یافت چون سهدیو درگذشت پسر او راجه دیومن[۲] بحکومت متمکن گشت شاه میر بن ساهو مذکور را وکیل السلطنت و صاحب مدار گردانید دو پسر او را که یکے جمشید و دیگر علی شیر نام داشت پیش آورده در کارهائے دخیل ساخت و شاه میر را دو پسر دیگر بود یکے را سراشانک و دیگرے را هندال نام بود و این هر دو صاحب داعیه بودند چون شاه میر و پسرانش اعتبار یافتند غلبه پیدا کرده سپاه و رعیت را بجانب خود کشیدند و بتقریبے از راجه رنجیدند و راجه اینها را از امدن بخانه خود منع کرد شاه میر و پسران او از روے تسلط و استیلائے تمام پرگنات کشمیر را متصرف شده اکثر نوکران راجه را با خود متفق کرده روز بروز قوت و مکنت بهم رسانیدند و راجه زبون و مغلوب گشته در ۷۴۷ھ بمرگ طبعی درگذشت و زوجه او کوتنا دیوی[۳] نام قایم مقام گشت خواست که باستقلال حکومت نماید بشاه میر پیغام کرد که چندر پسر مارا بحکومت بردارد شاه میر قبول نکرده رانی برسر او لشکر کشیده جنگ کرد چون ارادت الهی بران رفته بود که ازان ولایت حکومت هنود منقطع گردد و دین اسلام رواج یابد قضارا رانی کوتنا دیوی در جنگ مغلوب شده بدست کسان شاه میر گرفتار گردید و بالضرور اسلام قبول نموده در عقد نکاح شاه میر درامد و شاه میر مظفر و منصور شده در ان ولایت

(۱) راجه سهه دیو تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۳۷۔ راجه سهدیو طبقات اکبری صفحه ۵۹۶ ٭

(۲) پریچهت۔ در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۳۷ و طبقات اکبری صفحه ۵۹۶ راجه رنجن نوشته ٭

(۳) کوتنا دی یا کوتنا دیو اما در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۳۸ کوتاه دیو نوشته ٭

سکه و خطبه بنام خود کرده سلطان شمس الدین خطاب کرد و از ابتدائے سنه ۷۴۷ رواج اسلام گردید مدت سلطنت او سه سال و چند ماه ٭

سلطان جمشید بن سلطان شمس الدین عرف شاه میر بحکومت آن ولایت بعد پدر متمکن گشت مدت سه سال[1] و دو ماه ٭

سلطان علی شیر علاء الدین بن سلطان شمس الدین بعد فوت برادر مسند آرائے حکومت گردید مدت او دوازده سال و هفت ماه ٭

سلطان شهاب الدین عرف شراشامک بن شمس الدین مدت بست سال ٭

سلطان قطب الدین عرف هندال بن سلطان شمس الدین یازده سال و پنجماه[2] ٭

سلطان سکندر بت شکن عرف شکار بن سلطان قطب الدین در سنه ۷۸۵ بر مسند فرمانروائی متمکن گردید و بشکستن بت و انداختن بتخانه شغل عظیم داشت نوبتے بتخانه مهادیو راکه در نزدیکی کشمیر بود انداخت لوحے ازان برامد و خط هندی بران ظاهر گشت نوشته بود که بعد یک هزار و یک صد سال سکندر نامی این بتخانه را خواهد انداخت سلطان مذکور بعد اطلاع بر اینمعنی افسوس بسیار کرد و گفت کاشکے این لوح بر دروازه می بود تا من این بتخانه رانمی انداختم و قول منجمان باطل شدی.

القصه سلطان خیلی متعصب بود اکثر برهمنان را بعد انداختن بتخانها بزور مسلمان کرد و بسبب شکستن بتها او را سلطان سکندر بت شکن گفتندے وقتے که حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان در هندوستان نزول اقبال فرمودند فیلے برائے سلطان فرستاده بودند او باعث شرف و افتخار دانسته مراسم اطاعت و انقیاد بجا آورد و پیشکشهائے لائقه ارسال داشت مدت حکومت او بست و دو سال[3] و سه ماه ٭

---

(۱) یک سال و دو ماه. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۳۸ و طبقات اکبری صفحه ۵۹۰ ٭

(۲) پانزده سال و پنج ماه. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۳۹ و طبقات اکبری صفحه ۵۹۹ ٭

(۳) بست و دو سال و نه ماه. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۴۱ و طبقات اکبری صفحه ۶۰۰ ٭

سلطان علی شاه عرف میران خان بن سلطان سکندر بت شکن بعد پدر بر مسند حکومت
نشست و شاهی خان برادر حقیقی خود را مدار علیه نموده بوزارت خویش مقرر گردانید
بعد چندے شاهی خان را ولی عهد کرده در کشمیر گذاشت و خود بر سر راجه جمون که خسر او بود
لشکر کشید بعد روانه شدن باغواے بعضے مردم از ولی عهد کردن برادر خود پشیمان شده
معاودت کرد و باعانت راجه راجوری در کشمیر رسیده متصرف گشت و شاهی خان برادرش
از کشمیر برامده بسیالکوت رسید دران ایام جسرته کهوکهر از قید حضرت صاحب قران
گریخته در پنجاب رسیده بود و نوبتے سلطان علی شاه که بعد فتح تهته مراجعت کرده بکشمیر
میرفت جسرته سر راه گرفته بعد محاربه او را دستگیر کرده مال و امتعه و اسباب و اشیا
بدست آورده شاهی خان بعد رسیدن بسیالکوت با جسرته ملحق شده باتفاق او بر سر
سلطان علی شاه رفت و سلطان علی شاه بالشکر انبوه برامده جنگ عظیم کرد و از طرفین خلایق
بسیار کشته شد گویند که چند قالب بے سرداران جنگ گاه برخاسته بحرکت درامد
قول اهل هند است که چون ده هزار کس کشته شوند یک قالب بے سر بحرکت درآید
بالاخر سلطان علی شاه شکست خورده گریخته رفت ایام حکومت او شش سال و
چند ماه ٭

سلطان زین العابدین عرف شاهی خان مظفر و منصور گشته مسند آرائے
حکومت گردید محمد خان برادر خود را بوزارت مقرر کرد چون عدالت ورزو انصاف دوست
بود سپاه و رعیت از و خوشنود شدند و برهمنانے که در زمان حکومت سلطان
سکندر و پدر او جلاوطن شده بودند در عهد او باز بوطن آمده آباد شدند و در معابد و
مقامات خویش قرار گرفتند سلطان به برهمنان تاکید کرد که انچه در کتب دین ایشان مسطور است
بعمل آورند و خلاف آن اصلا نکنند و رسوم برهمنان از قشقه کشیدن و زنان سوختن
و بت پرستیدن بتجدید رواج یافت و جمعی برهمنان که در زمان سکندر بزور و اکراه
مسلمان کرده بودند از اسلام برگشته باز رسوم هنود در پیش گرفتند و بتان طلا و نقره و
مس که سلطان سکندر شکسته سکه زده بود آن سکه کساد پذیرفت و باعث این همه مراعات
احوال هنود آن بود که سلطان جماعهٔ جوگیان را احترام بسیار می کرد و در اکتساب علوم انجماعه
میکوشید گویند که نوبتے سلطان مریض گردید و مشرف بهلاکت گشت درانحال جوگی آمده

بر بستر سلطان کہ قطع نظر از زندگی بود حاضر گشت چون روح سلطان مفارقت کرد جوگی بعلم خلع بدن کہ میدانست روح خود را بر آورده داخل قالب سلطان نمود و برخاست نزدیکان سلطان را تندرست و صحیح المزاج و جوگی را مرده و بیجان دیدند و مریدش قالب او را دران مکان کہ او بود برده نگاه داشت و قالب سلطان کہ روح جوگی درو داخل شده بود سلطنت میکرد وازینجهت رعایت دین هندوان کرده دین انهار ارواج میداد و ازانجاکہ زندگی جاوید نصیب هیچ آفریده نیست بالاخر بمرگ طبعی درگذشت مدت حکومت چهل و هشت[1] سال •

سلطان حیدر عرف حاجی خان بن سلطان زین العابدین چهار[2] سال و دو ماه •

سلطان حسین بن سلطان حیدر دو سال و چند روز •

سلطان محمد شاه بن سلطان حسین هفت ساله بعد پدر بر مسند حکومت رونق افزای گشت دران روز جمیع اسباب طلا و نقره و اسلحه و اقمشه و غیر ذلک پیش او گذاشتند بهیچ کدام ازان اشیا التفات نکرد و ازان جمله کمان را بدست گرفت حاضران ازینمعنی استدلال بر بزرگی و مردانگی او نمودند بعد چند گاه بعضے امرا باتفاق پرسرام راجه جمون کہ از خوف تاتار خان حاکم پنجاب گماشته سلطان بهلول لودی جمون را گذاشته در کشمیر رفته بود وزیر سلطان را کشتند سلطان از تاتار خان کومک طلبداشته مخالفان را تادیب نمود چون دو سال و هفت ماه از حکومت سلطان گذشت سلطان فتح شاه بن آدم خان بن سلطان زین العابدین از تاتار خان کومک آورده با سلطان محمد شاه جنگ کرده نصرت یافت و کشمیر را در تصرف خود آورده سکه و خطبه بنام خود کرد و سلطان محمد شاه هزیمت خورده در هندوستان آمد بعد نه سال سلطان محمد شاه باز در کشمیر رسیده بر سلطان فتح شاه فتح یافته مجددا بر مسند حکومت نشست و فتح شاه بجانب هند آمده پس از دوازده سال در کشمیر رسیده بر سلطان محمد شاه ظفر یافته سه سال و یک ماه حکومت کرده سلطان محمد شاه باز لشکر فراهم آورده کشمیر را در تصرف خود در آورد و سلطان فتح شاه بطرف لاهور آمده بهمین طرف و دیعت حیات سپرد و در ۸۹۸ سنه کہ سلطان

---

(۱) پنجاه و دو سال تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۴۷ و طبقات اکبری صفحه ۶۰۶ •

(۲) یک سال و دو ماه ـ تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۴۷ و طبقات اکبری صفحه ۶۰۶ •

بہلول لودی رحلت نمود سلطان سکندر خلف او اورنگ آرائے خلافت ہندوستان گردید نوکران سلطان فتح شاہ سکندر خان پسر فتح خان را در کشمیر آوردہ مدتے سلطنت نمودند آخر الامر او شکست خوردہ بدر رفت بعد ان در سنہ ۹۳۳ از حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ کومک آوردہ باز در کشمیر رسید و باندک جنگ اسیر گردید سلطان محمد شاہ او را میل در چشم کشیدہ در قید نگاہداشت ایام حکومت محمد شاہ مرتبہ اول دہ سال و ہفت ماہ و مرتبہ دویم دوازدہ سال چند ماہ مرتبہ سیوم یازدہ سال و یازدہ ماہ و بست روز کہ ہگی سی و چہار سال و ہفت ماہ باشند و مدت حکومت سلطان فتح شاہ مرتبہ اول نہ سال و مرتبہ دویم سہ سال و یک ماہ کہ دوازدہ سال و یک ماہ تواند بود و مدت سلطنت ہر دو چہل و شش سال و ہشت ماہ.

سلطان ابراہیم بن سلطان محمد شاہ بعد پدر بر مسند حکومت جا گرفت پس از چند ماہ ابدال ماکری[1] کہ از امرائے بزرگ آن ولایت بود از سلطان رنجیدہ بملازمت حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ در ہندوستان آمدہ ظاہر ساخت کہ ولایت کشمیر باسہل ترین وجہی تسخیر میتوان نمود کومک مرحمت شود چون ابدال ماکری جوان خوش قد و خوش صورت و خوش سخن و خوش وضع بود حضرت بادشاہ صورت و سیرت او را پسندیدہ فرمودند کہ در جنگل ہم چنین آدم پیدا می شود آخر الامر باو کومک مرحمت فرمودند او نزدیک بکشمیر رسیدہ بسلطان پیغام کرد کہ شوکت و صلابت بادشاہ بحدیست کہ سلطان ابراہیم لودی والی ہندوستان را با صد ہزار کس بخاک برابر ساخت تو چہ خواہی بود بہتر انست کہ اطاعت جناب قدسی قبول کنی او ہمینی قبول نکرد و جنگ درمیان آمد سلطان در معرکہ کشتہ شد ابدال ماکری بعد از فتح و ظفر نازک شاہ برادر او را بر مسند حکومت متمکن گردانید مدت حکومت ہشت سال و پنج روز[2]۔

سلطان نازک شاہ بن سلطان محمد شاہ بعد کشتہ شدن برادر خود باتفاق ابدال ماکری حکومت یافت چون حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ازین جہان فانی بعالم جاودانی رحلت کردند حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ اورنگ آرائے خلافت شدند کامران میرزا برادر خورد حضرت بادشاہ ازینجانب لشکر بر کشمیر کشید و محاربہ رو داد اکثر کشمیریان علف تیغ بیدریغ شدند و عساکر فیروزی اثر اکثر مال و اسباب کشمیریان[1]

(۱) ابدال باکری۔ م (۲) ہشت ماہ و پنج روز۔ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۵۲ وطبقات اکبری صفحہ ۶۱۳۔

تاراج کرده معاودت نمود در ۹۳۹ھ سلطان ابوسعید والی کاشغر سکندر خان خلف خود را با حیدر میرزا کاشغری دوازده هزار سوار همراه کرده بکشمیر فرستاده تا سه ماه کشمیر و مواضع آن را غارت کردند و تاراج نمودند و عمارات قدیم بر انداختند هرج و مرج تمام دران ولایت روی داد و اکثر مردم کشته شدند و انچنان جنگ کردند که در جنگ چند قالب بی سر حرکت نمودند عاقبت الامر سکندر خان مصالح نموده برگشت و بعد چندگاه سلطان نازک شاه ودیعت حیات سپرد ایام حکومت پانزده سال ✤

سلطان شمس الدین بن نازک شاه

سلطان نازک شاه بن سلطان شمس الدین بن نازک شاه مدت ششش[۱] سال ✤

میرزا حیدر خالوزاده حضرت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه از کاشغر بملازمت حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه در اگره رسیده بود هنگامی که حضرت بادشاه از شیر شاه شکست یافته بلاهور رسیدند حیدر میرزا بتحریک ابدال ماکری و حاجی چک و زنگی چک و دیگر امرای کشمیر از حضرت بادشاه رخصت گرفته در ۹۴۸ھ در کشمیر رفته بتسخیر در آورده اولا بصلاح کشمیریان سکه و خطبه بنام سلطان نازک شاه بحال داشت بعد ازانکه حضرت بادشاه از عراق معاودت فرموده فتح قندهار و کابل نمودند حیدر میرزا از روی عقیدتی که بجناب آنحضرت داشت در کشمیر سکه و خطبه بنام نامی حضرت بادشاه مقرر کرد و بتی شیر شاه فوجی بر سر کشمیر فرستاده بود بعد جنگ از لشکر حیدر میرزا شکست یافته برگشت چون حیدر میرزا دران ولایت استیلا یافته حکومت باستقلال کرد کشمیریان را مغلوب داشته بخاطر نمی آورد بعضی از اهل کشمیر که فریب و تزویر جبلی ایشانست از روی مکر و خداع در لباس دوستی کار دشمنی کرده لشکر میرزا را بطرف تبت و پکهلی و راجور متفرق کردند و باخودها اتفاق نموده بر سر میرزا شبخون آوردند دران زد و خورد تیری بمیرزا رسیده قالب تهی کرد مدت حکومت ده سال ✤

---

(۱) پنج ششش ماه. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۵۳ و طبقات اکبری صفحه ۶۱۵ ✤

سلطان نازک شاه مرتبه دویم مسند آرائے حکومت گشت در اندک ایام بمرگ طبعی پیمانه زندگی لبریز کرد مدت حکومت دو ماه ✦

ابراهیم شاه بن محمد شاه برادر نازک شاه کلان پنجماه ✦

اسمٰعیل شاه برادر ابراهیم شاه در سنه ۹۵۹ بسلطنت رسید اگرچه حکومت بنام او بود اما غازیخان استیلا یافت ایام حکومت دو سال ✦

حبیب شاه بن اسمٰعیل شاه بعد پدر بر مسند حکومت نشست غازی خان چک از روے تسلطی که داشت اورا درگوشه نشاند و خود لوائے حکومت برافراشت ایام حکومت او دو سال و چندماه ✦

سلطان غازی شاه عرف غازی خان چک در سنه ۹۶۴ سکه و خطبه بنام خود کرد مدت حکومت او چهار سال و چند ماه ✦

حسین خان برادر سلطان غازی شاه چون غازی شاه نا از ارجزام روے داد برادرش غالب آمده پسران اورا نابینا کرده مسند نشین حکومت گشت و غازی شاه ازین درد که ضمیمه آزار بدنی واقعه گشت قالب تهی کرد حسین خان دخت خود را با تحف هدایا لایقه در خدمت حضرت خاقان زمان فرستاد و افضل الفضلا و اکمل العلما مولانائے کمال که دران زمان از فضیلت در ویشی مشهور فی الاکناف بود در ایام حکومت حسین خان از کشمیر برامده در سیالکوت رسیده بدرس مقید گشت و در هندوستان بفضایل کمالات خداشناسی و ایزدپرستی مشهور گردید ایام حکومت حسین خان ده سال و چند ماه ✦

علی شاه برادر حسین خان پس از برادر خود مرزبان ان ولایت گشته بعد چندگاه سکه و خطبه بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر کرده از عقیدت و انقیاد که بجناب والا داشت دخت خود را در خدمت شاهزاده سلیم با تحف و هدایا فرستاده ارادت و بندگی خود اظهار نمود بعد چندگاه در عرصه چوگان از اسپ افتاده گوئے زندگانی بجایگاه آخرت برد مدت حکومت نه سال ۔

یوسف شاه بن علی شاه بعد پدر مسند آرائے حکومت گردید بعد چندے وزید مبارک خان که از امرائے بزرگ ان ولایت بود غالب آمده بر مسند حکومت

نشست یوسف شاه از وگریخته از راه جمون پیش میرزا یوسف خان حاکم پنجاب آمد و باتفاق
میرزا وراجه مانسنگه در فتحپور رسیده بملازمت اشرف مشرف گردید و در سنه ۹۸۷ میرزا
یوسف خان وراجه مان سنگه بکومک او مقرر شدند و او با امرای بادشاهی در کشمیر
رسیده باندک جنگ فتح نموده حکومت باستقلال یافته امرای
بادشاهی را رخصت ساخت در سنه ۹۸۹ خاقان زمان در وقت مراجعت
از کابل از مقام جلال آباد ایلچی تعین کرده فرمان والاشان بنام یوسف خان صادر فرموده
او باستقبال فرمان گیتی مطاع سعادت اندوز گشته حیدر خان عرف یعقوب پسر خود را
باتحف وهدایا بدرگاه آسمان جاه فرستاد پسر او یک سال در حضور والا بوده بدون رخصت
گریخته در کشمیر رسید چون این معنی بعرض مقدس رسید میرزا شاهرخ وشاه قلی خان محرم
وراجه بهگونت داس به تسخیر کشمیر تعین شدند چنانچه تجربه درآمده یوسف خان عاجز شده
همراه امرای بادشاهی در حضور پرنور رسیده در سنه ۹۹۳ ولایت کشمیر داخل ممالک
محروسه گردید مدت حکومت یوسف خان هشت سال.

القصه بعد رسیدن یوسف خان بدرگاه مقدس یعقوب پسرش در کشمیر بود چنانچه
باید مراسم انقیاد بجا نمی آورد باستیصال او قاسم خان با امرای دیگر تعین گردید براه
کپرتل شتافت دران راه تالابی ساخته حکمای پیشین است که هرگاه دران مکان
آواز نقاره یا کرنا شود برف وباران عظیم گردد وهنگام نزول لشکر فیروزی اثر چون آواز
نقاره شد برف وباران وتگرگ بسیار گردید واسیب سرما بالشکریان رسید وجان دار
بسیار تلف شد از وقوع این معنی کشمیریان که آماده پیکار بودند غالب آمدند وتفرقه در لشکر
بادشاهی افتاد دران حال قاسم خان خود را راست کرده عزیمت پیش نمود یعقوب
از دلیری ودلاوری قاسم خان هراسان بوده در خود تاب جنگ ندیده بطرف کشتوار
رفت وشمس چک را که در قید او بود خلاص نمود کشمیریان بعد رفتن یعقوب شمس مذکور
را بحکومت برداشته آماده کارزار شدند وبر سر کتل جنگ درپیوست باقبال
بادشاهی قاسم خان فیروزمند گشته در شهر سری نگر که دار الایالت کشمیر است درآمده
بتازگی سکه وخطبه بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر گردانید بعد چندگاه کشمیریان
یعقوب را از کشتوار آورده بارادهٔ مصمم بر سر قاسم خان در شهر سری نگر شبخون

آوردند بهادران لشکر منصور پاے همت افشرده جنگ مردانه نمودند غنیم تاب نیاورده
بے نیل مقصود راه فرار پیش گرفت مرتبه ثانی باز یعقوب خان باتفاق کشمیریان از شعاب
جبال برآمده مصدر شورش شده ناگهان شبخون آورده بهمان وتیره بازگشت چون یعقوب
خایب وخاسر گردید وکارے نتوانست از پیش برد اکثرے امراے کشمیر آمده قاسم خان
را دیدند وخان الجماعة را استمالت نموده بدرگاه گیتی پناه فرستاد انها بعد دریافت سعادت
ملازمت والا مشمول عنایات شدند ویعقوب باز باتفاق شمس چک از کوه برآمده بدفعات
بقاسم خان جنگ کرد آخر الامر قاسم خان از محاربات متواتر عاجز آمده استمداد واعانت
از حضور والا نمود از نیجهت میرزا یوسف خان بایالت کشمیر تعیین گشت وحکم شد که هرگاه
میرزا یوسف خان از نظم ونسق آن ولایت خاطر جمع نماید وبنیاد فتنه وفساد برکنده
گردد قاسم خان برخصت میرزا بقدسی آستان شتابد میرزا یوسف خان بجناح استعجال
در کشمیر رسیده از روے شجاعت ذاتی ودانش فطری ضبط وربط بواقعی نمود شمس چک
ندامت کشیده میرزا را ملازمت نمود میرزا او را استمالت نموده بدرگاه والا فرستاد
ورفع شورش ازان ولایت گردید وقاسم خان برخصت میرزا یوسف خان باستان قدسی
رسیده بصوبه داری کابل سرفرازی یافت آخر الامر از دست محمد زمان میرزا ولد شاهرخ میرزا
در کابل بقتل رسید چنانچه سابقاً گذارش پذیر خامه سوانح نگار شده در سال سی چهارم
جلوس والا حضرت خاقان زمان بسیر کشمیر متوجه شدند صعوبت راه ودشواری طرق کشمیر
از ارتفاع جبال وژرفاے مغاک وبسیاری کریوهاے دشوار گذار وکثرت اشجار
وانبوهے جنگل وسختی سنگ لاخ وتنگی راه بحدیست که افکار آسمان سیر واوهام فلک پیما
عبور از مسالک مهالک صعب میدانند در اثناے راه رتن پنجال وپیر پنجال کوهی است
که از غایت ارتفاع سر بفلک کشیده واز نهایت بلندی قله ان باوج آسمان رسیده
از فرازش تماشاے عالم بالا میتوان دید وغلغله تسبیح ملایک توان شنید ساکنانش
باسکنه فلک همسایگی دارند ومرغانش از خوشه پروین دانه می آرند افتاب تیغ خود را بر سنگش
میساید وگردون از گردش بر قله او می اساید گل اشجارش بر اسمان کواکب دار نمود دار وخط
جاده او بر فلک چون خط استوا پدیدار تیز گردان که دعوے طی الارض دارند پاے توکل
به بیم وامید قطع ان راه مینمایند ورهنوردان هرچند اهل دولت وصاحب سامان بوده

باشند بران کوه رنج پیادگی اختیار می کنند از تردد راه پیوند اعضا سست می گردد و جوان پر قوت پیر وضعیف می شود و هنگام عبور لشکر پرتال غیر از فیلان کوه تمثال و اسپان بادرفتار و اشتران باربردار نتوانند گذشت شتر اگر همه ناقه صالح است دران سنگ لاخ نتواند قدم نهاد و گاو اگر ثور فلک است نمیتواند گذشت بموجب حکم جهان مطاع چندین هزار خاراتراش آهنین بازو و نجار قوی دست در قلع احجار و قطع اشجار ید طولی نموده ان مسالک را آراستند و از لاهور تا کشمیر نود و هفت کرده به تجربه آمد و آن حضرت بعد قطع مراحل وطی منازل در خطه دلکشای کشمیر نزول اقبال فرمودند و از تماشای سیرگاهان نزهت افزا و سیر اکنه مسرت پیرا بغایت محظوظ شدند اگر بتعریف و توصیف کشمیر پرداخته شود دفترها باید بے شایبه تکلف باغیست بهارین و قلعه ایست آهنین بادشاهان را گلشنی است عشرت افزا و درویشان را خلوتکده ایست دلکشا هر طرف چشمهاے خوش و آبشارهاے دلکش و آب هاے روان و جوے هاے دوان مسرت پیراے نظارگیان و گوناگون میوه هاے رنگین و رنگارنگ فواکه شیرین لذت بخش روح و روان در ایام بهار تمام کوه و دشت از گونه گلهاے رنگین و اقسام شقایق و ریاحین جلوه باغ بهشت میدهد و در و دیوار و صحن و بام خانها رونق روضه رضوان مینماید عرصه ورنگین تر از خیال آزرو کوههاے نگارین تر از وهم مانی بنظر در می آید مسیحا گر دران مرز بوم پرورش یافته که از اعجاز خویش مرده را زنده گردانیدی و خضر در ابے هواے ان مکان پرورگی پذیرفته که عمر آبد نصیب اوست **نظم**

چه کشمیر انتخاب هفت کشور | قسم خورده بخاکش آب کوثر
چه کشمیر آب و رنگ باغ و بستان | اسیر هر نهالش صد گلستان
نظر چندانکه بر وسعتش گماری | بجز آب زمرد نیست جاری
نشاید رفت بے کشتی بگلگشت | زشبنم کار دریا میکند دشت
دران گلشن زجوش خنده گل | نمی آید بگوش آواز بلبل
نشو داد و قات صرف اینجا هوا زا | وطن کشمیر دان نشو و نما را
بشهرش خانها رنگین زلاله | چو از می خانه چشم پیاله
زده گل بر سر دیوار ها صف | زسنبل روے دیوارش مزلف

نباشد شرم بطحا گر عنان گیر — حجاز آید بطوف کوه کشمیر
اگر همت بسیرش بر گمارد — بهشت از برگ طوبی سر برارد
بیابد بوئے صندل گر ز اشجار — بپیچد بر درختان تاک چون مار
ندیده در جهان کس اینچنین جا — فرح بخش و فرح ناک و فرح زا

دریائے بهت که از میان شهر و بازار جاریست از عجایب تماشاست خصوص اب دل که پایان شهر واقع رونق بخش کشمیر و فرح پیرائے اهل روزگار است چندین عمارات دل کشا و باغات مسرت افزا در میان و بر کناران واقعست چون اب دل در چند فرسخ است کشمیریان بر سطح ان چوبهائے کلان تعبیه نموده در عرض و طول چند طناب درست می سازند و بران چوبها خاک انداخته زمین قابل باغ مرتب میکنند و برنگارنگ گلها دران کشته گلشن دل فریب می آرایند بلکه بر روے اب انقدر زمین بهمین آئین درست می سازند که دران زراعت نموده مستفید می شوند بعضے عیار پیشه هم چنین زمین را دزدیده می برند دزدیدن باغ و زمین که مشهور است از همون جاست نظم

دگر آن دل که دل کشد بیقرارش — ز خوبی شهر دارد بر کنارش
بسیر دل بیا گلشن چه باشد — بگشتی گل به بر دامن چه باشد
اگر بر فرق ریزد اب از دل — بروید سبزه مو از سر گل
گلے آبے بکشورهائے دیگر — همین نیلوفر است آن نیز کمتر
درین دریا گل افزون از حسابست — ز رنگ هر گلے نقش بر آبست
بود نیلوفر انجا شرمساری — چو در بزم عروسے سوگواری
ز وجد سبزه این سبز بیشه — کنول را خنده می آید همیشه
گلش در پاک دامانی چو مهتاب — ز برگ انداخته سجاده بر آب
ز باغستان این دریا چه گویم — هزاران خلد من تنها چه گویم

اگرچه خوبیهائے کشمیر جنت نظیر از اندازه تسطیر و حوصله تحریر افزون است اما کشمیریان بد معاش زبون زیست هستند خورش و ایلی اینها خشکه نرم بے نمک از برنج است گرم خوردن رسم نیست شبانگاه برنج پخته نگاه دارند و روز دیگر می خورند و پوشش

کرته پشمین است که عبارت از پتو باشد ناشسته ازخانه بافنده می آرند وآن را دوخته
می پوشند تا پاره شدن باب نمیرود وازبدن وانمیکنند ناپاکی انها بحدیست بانکه خانه
پرآب دارند قطره آب بر تن ایشان نمیرسد مثل مشهور است که کشمیری را پرسیده بود
که آبدست چرا نیکنی جواب داد که غریب هستم حیرانم که دوزخیان دران سرزمین بهشت
نشان چگونه پیدائش پذیرفته بدطینتی ونفاق سرشتی انها نوعے که عوض نیکی غیر از بدی
از ایشان بمنصه ظهور نرسد **بیت**

نفاق فطری شان همچو نیش با کژدم　　نزاع لازمه شان همچو زهر لازم مار

القصه خاقان زمان از سیر کشمیر بغایت خوشوقت شدند و عید رمضان المبارک همانجا نمودند
ودر روز عید باستشفاع میرزا یوسف خان تقصیرات یعقوب پسر یوسف خان حاکم انجا
بخشیده پاسے افراز مبارک مرحمت نمودند او سعادت خود دانسته پاسے افراز خاصه
برسر بسته بملازمت رسیده مورد عنایات گشت و انحضرت ازان سرزمین حظ
وافر گرفته معاودت فرموده براه پکهلی ودمتور که از تصادم جبال وتزاحم کریوه ومغاک
وتراکم اشجار افکار اسمان سیر واوهام فلک پیماے عبور ازان طرق هایله دشوار می دانند
با حشم وخدم وفیلان قطع منازل نموده درحسن ابدال نزول اقبال فرمودند دران راه میر
فتح الله شیرازی وپس ان حکیم ابوالفتح گیلانی که مقرب انحضرت بودند رخت هستی بربستند
ودرحسن ابدال مدفون شدند درانجا چندگاه رایات عالی اقامت ورزیده طرح باغ
دلکشاے انداخته ازانجا نهضت فرموده بخطه فرح بخش کابل نزول اقبال فرمودند
قاسم خان صوبه دار انجا که دران وقت حیات بود بموجب حکم والا درگذرگاه متصل شهر
که حضرت ظهیرالدین محمد بابر بادشاه وهندال میرزا ومحمد حکیم میرزا اسوده اند باغ وعمارات
احداث نمود چون پریشانی حال رعایاے کابل بعرض مقدس رسید حکم شد که تا هشت
سال هشتم حصه از خراج مقرری برعایا معاف کرده تتمه بازیافت میکرده باشند
وبعد سیر وشکار کابل انحضرت معاودت بهندوستان فرمودند قضارا درمنزل دکه
انحضرت ازاسپ افتادند ورخساره مبارک خراشیده شد شش روز صاحب
فراش بودند پس از حصول صحت ازانجا روانه شدند بعد رسیدن دررهتاس برفیل
نول(۱) راے که درجوش مستی بود سوار میشدند پیش ازانکه پاسے مبارک در فتراک ده

---

(۱) اول راى +

مضبوط شود فیل مذکور بقصد ماده فیلے دوید آنحضرت بر زمین افتاده زمانے دراز بیهوش بودند بعد دیری با فاقت آمدند و بخواست ایزدی بخیر گذشت اما پاره اسیب رسید بصلاح حکما رگ دست راست کشادند و در اندک فرصتے تندرستی نصیب ذات قدسی گشت از سنوح این سانحه خبرهاے ناخوش در اطراف ممالک برزبانها افتاد و غریب شورشے بوقوع آمد و رعیت از مال گذاری دست باز کشید و در معاملات ممالک اختلال روے داد چون لاهور مورد رایات عالی گشت این شورش فرو نشست و رفع خلش گردید و در طرق و مسالک که ناایمنے شده بود امنیت بوقوع درآمد و در نزد یکے ان بشب مهتاب آنحضرت تماشاے جنگ اهوان میدیدند قضا را اهوا از حریف خود رم خورده دوید و شاخے بمیان هردو ران مقدس زد و بیکے ازبیضه‌ها زخم رسید و اماس و درد بالکشند اد کشید باهتمام شیخ ابو الفضل مقرب خان عرف شیخ بهینا جراح بمعالجه پرداخت بعد یک ماه و هفت روز صحت روداد و شیخ ابو الفضل و مقرب خان که دران ایام تردد بسیار کرده بودند مورد عنایات شدند *

در بیان رحلت راجه تودرمل دیوان اعلیٰ

در زمان نهضت رایات عالیات بکشمیر رخصت شده بلاهور مانده بود بمرگ طبعی درگذشت و در وقت مراجعت موکب والا از کابل در اثناے راه خبر رحلت او بعرض مقدس رسید چون مزاج شناس مقدس و وزیر اعظم و سپه سالار بود آنحضرت از فوت او بسیار تاسف نمودند در ابتداے حال تودرمل صغیر بود که پدرش ودیعت حیات سپرد و مادرش بیوه زن در کمال افلاس و تنگدستی بوده بمحنت تمام او را پرورش نمود در صغر سن آثار رشد و کاردانی و علامت طالع مندی و بخت بلندی از ناصیه حال او واضح ولائح بود و از اتفاقات حسنه در جرگه نویسندهاے سرکار بادشاهی نوکر گردید بمقتضاے وفور دانش و کار طلبی روز بروز پایه قدر او افزون گردید چون صاحب تدبیر و اهل قلم بود صاحب کوس و علم نیز گردید در اکثر معارک ترددات نمایان و محاربات شایان نموده نقش مردانگی و دلاوری خود درست گردانید در ولایت گجرات و بنگاله کارزارهاے

رستمانه نموده فیروزمند و نصرت یاب گردید رفته رفته بپایه اعلیٰ وزارت کل سرفرازی یافت
درسال بست و پنجم جلوس والا وکیل مطلق و وزیر اعظم گردید دیانت گزین سیر چشم تونگردل
بیدار مغز پرہیزگار کارساز نیک محضر جد کار صاحب فکر بلند ہمت فراخ حوصله صاحب
صلح کل باخویش و بیگانه یکجہت بدوست و دشمن یکسان سنجیده سخن کارکشا راست گفتار
حزم ارا دور اندیش اداب شناس خلافت راز دان سلطنت بود در دقایق سیاق
وحقایق حساب بے نظیر در علم محاسبات موشگاف ضوابط و قوانین وزارت و تنظیم
احکام سلطنت و بند وبست امور مملکت و ابادی و معموری رعیت و دستور العمل
کارہائے دیوانی و قانون اخذ حقوق سلطانی و افزونی خزانه و امنیت مسالک و تادیب
سرکشان و تسخیر ممالک و دستور مناصب امرا و مواجب سپاه دوامی پرگنات
و تنخواه جاگیر از و یادگار است در ہندوستان که تاحال بر ہمان قواعد و ضوابط در
ممالک محروسه بعمل می درایدپیش ازین در ممالک محرران ہندوی نویس دفاتر بخط ہندوی
بکار می بردند راجه تودرمل از وفور دانش و علو فکرت دفتر فارسی بقوانین اہل ایران اختراع
کرده تاحال اہل قلم مطابق ان بعمل می آرند تمامی اراضی پرگنات ممالک محروسه بمعرفت
نویسندہائے راست قلم درست نویس بقید ضبط درآورده رقبه ده بدہی ہر پرگنه را
در دفتر والا طلبداشت و جریب طنابے راکه در خشکی و تری تفاوت میکرد ده پنجاه و پنج
درعی بود برطرف ساخته جریب شصت درعی از نے که بانس بوده باشد بحلقه ہائے
آہنین وصل داده مقرر گردانید تاتفاوتے در ضبط زمین راه نیابد و سویت و عدالت
بوقوع آید و پرگنات مخلوط راسرکار و چند سرکارہا صوبه مقرر ساخت و نظر بر جمع ہر محال
داشته فی روپیه چہل دام قرار داده دامی ہر پرگنه در دفاتر نگاشت و بر کرور دام عامل
نصب ساخت که بزبان عرف ان راکروڑے گویند و نیز داغ اسپ سپاہی
مابین امرا و منصب داران و زمره احدیان قرار یافت تا نوکر پیش ہر اقانه دو واقارا جائے
تغلب نماند و منصبداران و احدیان را نیز عذر روز ورنماند و ہرسال تصحیحه داغیان مقرر گشت
تا رفع اشتباه بوده باشد اگرچه در زمان سابق سلطان علاء الدین خلجی و بعد ان شیر شاه
افغان داغ اسپ اختراع کرده اند اما رواج نیافته بود در ینولا بواقعی رائج گردید و نیز
بندہائے بادشاہی ہفت بخش نموده چوکی ہر روزه مقرر ساخته ہفت چوکی قرار داد

وہفت چوکی نویس متعین گردید کہ در نوبت خود مردم را حاضر دارند و ہر ہفتہ را ہفت واقعہ نویس منصوب گشت و مدار احکام معلی برسالہ و مہر میر عرض آن روز قرار یافت سوائے امرا و خوانین چہار ہزار سوارے کہ در حضور مقدس مقرر گشت کہ آن فریق را بزبان وقت احدی گویند دار وغہ ان جماعۃ جداگانہ تعین شد کہ مواجب طلب تنخواہ اینہا برسالہ دار وغہ بودہ باشد و چندین ہزار غلام چہ ازانچہ خرید شدہ و چہ ازانچہ دار الحرب در بند آمدہ بہ بندگی والا قیام داشتند از غلامی ازادکردہ بخطاب چیلگی اختصاص بخشیدند کہ بندہائے خدارا بندہ و غلام گفتن سزاوار نیست الحاصل ضوابط و قوانینے کہ راجہ تودرمل در وزارت قرار دادہ انچنان استحکام یافتہ کہ پس از وزرائے معظم و دیوان اعظم در استہلاک ان ضوابط۔ و اختراع قوانین جدید ہرچند کوشیدند و تا حال بیکوشند پیش نرفتہ و نمیرود و برہمان ضوابط تا حال بعمل در می آید **قطعہ**

بخشی زیب ملک از وزراست | شب شود روز از مشیر نکو
ملک داران تخت دنیارا | ملک دیگر شدہ وزیر نکو

القصہ بعد مردن راجہ تودرمل میرزا خانخانان بوالا خدمت منصب وکالت سرفراز گردید او بمقتضائے فراست و کاردانی احکام وزارت واہور وکالت را بوجہ احسن رونق دادہ مورد تحسین گشت *

نہضت موکب مقدس مرتبہ دویم بسیر کشمیر بے نظیر

در سال سی و ہفتم جلوس والا بازعزیمت سیر و گلگشت عرصہ دل کشائے کشمیر بخاطر قدسی راہ یافت ناگہان در عین برسات از لاہور نہضت فرمودند در وقت عبور از دریائے راوی پایان قلعہ لاہور بر زبان مقدس گذشت کہ این بیت درحق کدام گل گفتہ اند **بیت**

کلاہ خسروی و تاج شاہی | بہر گل کی رسد حاشا و کلا

قضارا در ہمان روز یادگار گل بنی عم میرزا یوسف خان در کشمیر مصدر شورش شدہ و از بیمینی اصلا در حضور مقدس اطلاع نبود باعث این شورش انکہ قاضی نور اللہ

برای تشخیص جمع محصول محال کشمیر از حضور فرستاده بودند چون کشمیریان دانستند
که تغلب ظاهر می شود و جمع افزون می گردد بنابر رفع این امر شورش برپا کرده یادگار را که
میرزا یوسف خان حاکم انجا هنگام عزیمت حضور والا نایب خود در کشمیر گذاشته بود
از راه برده مرتکب فساد شدند و گفتند که بسبب دشواری مسالک و صعوبت جا
کشمیر بجائی است که یکبارگی دست افواج بادشاهی تواند رسید از اینچنین حرف و حکایت
ان بد اختر مغرور شده سکه و خطبه بنام خود نمود چون موکب والا بر لب دریای چناب
رسید خبر این شورش معروض مقدس گشت و بر زبان مقدس گذشت **بیت**

ولد الزنا ست حاسد منم آنکه طالع من ولد الزنا کشش آمد چو ستاره یمانی

چون مادر یادگار از شکم نقره نام لولی بود که هر روز بخانه و هر شب بجای بسری می برد فرمودند
که ان لولی بچه بمجرد بر آمدن سهیل کشته خواهد شد درین ایام میرزا یوسف خان در حضور پرنور
بود بنابران مزید احتیاط او را حواله شیخ ابوالفضل نمودند که در قید نگاهدارد چون بے
تقصیری او بعرض مقدس رسید بعد چندروز نجات دادند شیخ ابوالفضل دران روزها از
دیوان لسان الغیب تفاول جست این بیت سر غزل بر آمد **بیت**

آن خوش خبر کجاست کزین فتح مژده داد تا جان فشانمش چو زر و سیم در قدم

از غرایب آنکه چون یادگار سکه و خطبه بنام خود کرد او را تپ لرزه درگرفت و مهرکن را که خاتم
او میکند ریزه فولاد در حدقه چشم افتاد بالجمله چون یادگار علم بغی برافراشت لشکر آراسته
بر کوه کپرتل به بندهای بادشاهی که درانجا بودند آماده پیکار گشت و باندک جنگ فرار
نموده بهیر پور رسید کسان میرزا یوسف خان که بحسب ضرورت رفیق او شده بودند
نیم شب قابو یافته برو تاختند او از خیمه بدر رفت آخر الامر ان بد سرشت بدست کسان
میرزا یوسف خان اسیر گردید سر او را از تن جدا کرده در منزل بهنبر سران وخیم العاقبت
بحضور اقدس رسید چنانچه بر زبان الهام ترجمان رفته بود بمجرد بر آمدن ستاره یمانی
آن ناعاقبت اندیش کشته شد و کشمیریانی که با او رفیق بودند نیز بمکافات کردار رسیدند
و دفع شورش ان دیار گردید بالجمله ان حضرت بعد قطع مراحل بخطه دلپذیر
کشمیر نزول اقبال فرمودند از سیر منازل دل کشای که سیرگاههای مفرحی ان دیار است
و گلگشت زعفران زار که خلاصه ان سرزمین بهشت آیین واقع شده و تماشای چراغان

در کشتیهائے اب دل کہ مخصوص کشمیر بے نظیر است حظ وافر و مسرت فراوان برگرفتہ معاودت بہندوستان فرمودند و بموجب التماس شاہزادہ بزرگ ایالت کشمیر بدستور پیشین بمیرزا یوسف خان بحال ماند و جمع تمام صوبہ کشمیر سی و یک لک خروار قرار یافت ٭

نہضت موکب والا بسیر کشمیر جنت تاثیر مرتبہ سویم

درسال چہل و دویم بسیر ہمیشہ بہار کشمیر نہضت فرمودند شخصے از مردم غوری در کشمیر عمر شیخ میرزا پسر سلیمان میرزا وانمودہ مصدر شورش شدہ بود کسان محمد قلی بیگ اورا دستگیر کردہ در منزل امن آباد آوردہ بنظر قدسی درآوردند ہمانجا بیاساق رسید بعد عبور از دریائے چناب رعایائے بتہ الوور[۱] نیج تابع سیالکوت از ستمگاری محمد بیگ کردرے استغاثہ نمودند اورا برائے عبرت پذیرے اعمال ستمگار جفا پیشہ خنجر بحلق کشیدند و ازانجا نہضت فرمودہ درخطہ دل کشائے کشمیر نزول اقبال واقع شد تمام ایام بعیش و عشرت دران سرزمین اتفاق اقامت افتاد و از سیر سیرگاہ ہا تشحیذ خاطر مقدس گشت و دراب دل جشن چراغان ترتیب دادہ دو ہزار کشتی بانواع چراغان و اقسام شمع آراستہ درون آب سر دادند و نیز بر دولتخانہ بہشت نشانہ و بر کنار آب عمارات و باغات و شجرات محاذی دولتخانہ والا چراغان برافروختند بیت

چو بازار چراغان شاہ شد گرم   چراغ ماہ شد در پردہ شرم

بعد سیر و شکار آن سرزمین ہمیشہ بہار در ایام آغاز زمستان نہضت فرمودہ بدار الملک لاہور نزول اقبال فرمودند ٭

دربیان مقرر گردیدن پرگنہ گجرات و امن آباد

این تمام سرزمین داخل سیالکوت بود و قوم جت و راج متسلط بودند در سال سی و هفتم جلوس والا و بقولی سال چہل و دویم کہ حضرت خاقان زمان از لاہور برائے سیر کشمیر متوجہ بودند بعد عبور رایات عالیات از دریائے چناب جماعۃ گوجران از تسلط و ستمگاری قوم جت

---

[۱] اکبرنامہ جلد سوم صفحہ ۵۳۸

دراں نیز استغاثہ نمودند و بموجب استدعاے آنجماعۃ دیہاتے کہ بزمینداری آن فریق تعلق داشت جدا کردہ پرگنہ موسوم بگجرات علیحدہ کردہ قلعچہ وقصبہ احداث نمودہ وازانجا دراں کہ بکنجاہ مشہور است پرگنہ ہرات مقرر کردند گویند کہ آن حضرت در حوالی کنجاہ آہوے کلان شکار کردہ بودند بر زبان قدسی گذشت کہ چنانچہ در ہرات ایران اسپ بے نظیر پیدا می شود درین سرزمین آہوے بے مثل پیدا می گردد بدین تقریب اسم آن پرگنہ ہرات مشہور گشت و چند سال پیش ازگجرات پرگنہ امن آباد مقرر گردید و ہیولا در عہد خلافت حضرت خدیو گیہان محمد امین کروڑے بموجب حکم والا قصبہ و پرگنہ موسوم بامن آباد مقرر ساخت ❖

در بیان تسخیر ولایت اودیسہ

آن ولایت را قتلو افغان در تصرف داشت چون او برگ طبعی درگذشت افغانان باتفاق یکدیگر عیسیٰ خان پسر او را بسرداری برداشتہ متابعت او قبول کردند حسب الامر والا راجہ مان سنگہ بتسخیر ان ولایت رفت افغانان بمراتب جنگ و جدل کردند بالاخر عاجز شدہ بعد گذشتن قتلو ونشستن پسرش بر مسند حکومت براجہ مان سنگہ صلح کردہ سکہ وخطبہ بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر کردہ جگناتھہ را داخل ممالک محروسہ کردند و یکصد وپنجاہ فیل و دیگر نفایس ان دیار حوالہ راجہ مان سنگہ نمودند کہ بدرگاہ مقدس ارسال دارد و در سال سی وہفتم جلوس والا مطابق سنہ ہزار ہجری بالکل ولایت وسیع اودیسہ کہ بر ساحل دریاے شور است داخل ممالک محروسہ گردید ❖

در بیان تسخیر ولایت قندہار

بعرض والا رسید کہ مظفر حسین میرزا و رستم میرزا پسر سلطان حسین میرزا ابن بہرام میرزا برادر شاہ طہماسپ کہ در قندہار قیام دارند با فرمان رواے ایران مخالفت ورزیدہ و والی ایران بر سر ایشان لشکر تعین کردہ و والی توران نیز جماعۃ اوزبک را مقرر نمودہ کہ در کمین گاہ بودہ بران ملک دست برد کنند لہذا میرزا جان خانخانان بالشکر گران از حضور مقدس بر سر قندہار تعین گردید و حکم شد کہ براہ بلوچستان رہگراے

گردد اگر کلان تران بلوچستان لوازم انقیاد و اطاعت بجا آورند و درین مهم همراه شوند بهتر والا بسزاے لایق رسانند و از روے عنایت در منزل اول بدیره خانخانان تشریف برده بنصایح ارجمند سعادت پذیر گردانید و موجب سرفرازی او بین الاقران گردید خانخانان بعد قطع منازل در میان ملتان و بهکر که جاگیر او بود رسیده چندگاه براے سامان سپاه و تهیه راه اقامت ورزیده هم درین اثنا رستم میرزا از مظفر حسین میرزا برادر خود در قندهار شکست خورده از انجا برامده از روے ارادت بجناب مقدس آورد فرامین مطاعه بامراے که در راه بودند بصدور پیوست که خدمتگاری و مهمانداری نمایند امراے بموجب توقیع والا عمل آوردند چون حضرت خدیو گیهان در لاهور تشریف داشتند بعد ازانکه میرزا یک منزل لاهور رسید خوانین بلند مکان والاشان حسب امر خدیو زمان باستقبال رفته میرزا را در حضور آوردند ان حضرت باعزاز و اکرام تمام دریافتند و میرزا با چهار پسر بملازمت رسیده مورد عنایات گردید و بمنصب پنجهزاری سرفرازی یافته ولایت ملتان و بلوچستان که زیاده از محصول قندهار بود بجاگیر مرحمت شد بعد ابوسعید میرزا برادر رستم میرزا و پس ازان بهرام میرزا ابن مظفر حسین میرزا و سپس ان مظفر حسین میرزا بدرگاه فلک اشتباه رسیدند هر یک مورد اقسام عنایات گردید و دران تاریخ قندهار داخل ممالک محروسه شد و خانه دران عرف شاه بیگ خان که ایالت صوبه کابل داشت بصوبه داری قندهار سرافرازی یافت ٭

دربیان تسخیر ممالک تهتهه و آمدن جانی بیگ

هنگامے که خانخانان بتسخیر قندهار دستوری یافت پس از رسیدنش در نواحی ملتان فرمان والاشان صادر گشت که نخستین انتزاع ولایت تهتهه پیش نهاد همت سازد بعد ان تسخیر قندهار پردازد خانخانان بموجب حکم گیتی منقاد متوجه تهتهه گردید را دل بهیم مرزبان ولایت جیسلمیر و دلیپ پسر راے راے سنگه بیکانیرے ملحق شده کمر خدمت بر میان عبودیت بستند اولا قلعه سهوان را مفتوح نموده روانه پیشتر شدند میرزا جانی بیگ والی تهتهه بجمعیت بسیار آمده در نصیر پور که یک جانب دریاے سنده و جانب دیگر رود خانها داشت قلعه گلین اساس نهاده و خندق زده متحصن گردید و خانخانان در انجا رسیده بمحاصره ان پرداخت چون محاصره بامتداد کشید و لشکر منصور از عدم رسیدگی غله در ماندگی

یافت صورت حال بدرگاه آسمان جاه معروض داشته بموجب حکم قضا شیم کشتیهای غله از لاهور و ملتان بلشکر
خانخانان رسانیدند و رائی رایسنگه بیکانیری و دیگر امرای بکومک تعیین شدند خانخانان از رسیدن غلات و امرای
کومکی قوی دل گشته فوجی بر سر تهته و افواج دیگر باطراف تعیین کرده خود در قصبه جام معسکر ساخت و هر روز
جنگ بمیان می آمد دارو پسر راجه تودرمل که در تهور و جلادت بی همتا و بشجاعت و شهامت
یکتا بود متهورانه و دلیرانه جنگ نمایان کرده بزخم نیزه که بر پیشانی او رسید جان نثار گردیده
نیکنامی جاوید اندوخت بعد محاربات سخت جانی بیگ شکست خورده گریخت و خانخانان
قلعه اساس نهاده میرزا را منهدم گردانید و در آن نواحی وبای عظیم روی داد و لشکر اجل
غالب آمده بر خانها ترک تازی نمود بعضی درویشان صاحب حال در خواب دیدند که
سکه و خطبه بنام نامی حضرت خدیو جهان درین دیار می شود و اثر وبا بسبب سرتابی مردم
این ملک است چون این معنی شیوع یافت همه کس باندازه حال نذری بربست که فتح و
فیروزی بجانب لشکر بادشاهی گردد و سکه و خطبه بنام حضرت بادشاه شود القصه چون
بدفعات کشتیهای غله در لشکر رسید و در عین تنگدستی و عسرت لشکریان را توسیع
پدید آمد کمر همت بتسخیر آن ولایت بربستند و بدفعات محاربات روی داد میرزا جانی بیگ
عاجز شده تاب مقاومت در خود ندیده صلح درمیان آورده ولایت سهوان داخل
ممالک محروسه نموده صبیه خود را بمیرزا ایرج خلف خانخانان داده آمده ملاقات
نموده بندگی درگاه قدسی قبول کرد و مقرر ساخت که بعد برسات روانه درگاه سلاطین پناه
گردد چنانچه در اواسط سال سی و هشتم مطابق سنه هزار و یک هجری خانخانان میرزا جانی بیگ
را همراه خود گرفته بملازمت اقدس آورد و میرزا بوفور مراحم والا سرافراز گشته بمنصب
سه هزاری و جاگیر تهته مقرر گردید و لاهری بندر که آنطرف تهته واقع است بخالصه
شریفه مقرر گشت درین مهم خانخانان چندین مشاق و انواع محن را تاب آورده در انتزاع
معارج کوشید و هم آثار شجاعت که بهترین سجایای ذاتیه است از لمعان سیوف
ظاهر ساخته نبردهای نموده مظفر و منصور گردید و هم مراسم دانائی و مردی برخورد و بزرگ
بپایه بروز رسانیده مراتب دانش وری خاطرنشان ظاهر بینان ساخت و هم فنون تدابیر
صائبه بمنصه ظهور آورده چنانچه ولایت بدست آورد و نوکر خوب بهم رسانید و از خاقان
زمان و نیز از زمانیان مورد هزاران آفرین و تحسین گردید پوشیده نماند که در تاریخ سلطان

بهادرشاه احوال سلاطین ولایت سنده چنان بقلم آورده اند که حکومت آن ولایت به اولاد بنی تمیم انصاری تعلق داشت و اولاد او مدت یکصد و سی و نه سال حکومت کردند چون زمینداران آن نواحی سومرگان بمزید قوت و کثرت اتباع اختصاصی داشتند انجماعه متسلط شده متصدی شغل حکومت شدند و پانصد سال در خانواده سومرگان حکومت ماند بعد آن حکومت ولایت مسطور بطبقه سمگان[1] انتقال یافت اول کسی که از جماعه سمگان بحکومت رسید جام انزار بود و لفظ جام که بر مقدم و کلانتر خود اطلاق میکنند از نژاد جمشید گویند و یا داز و میدهند*

جام انزار[2] در ۷۳۸ به مسند آرائے حکومت گشت مدت سلطنت او سه سال و شش ماه*

جام جونان[3] برادر جام انزار چهارده سال*

جام بانی تهتهه بن جام انزار چون بحکومت متمکن شد دران وقت سلطان فیروز شاه فرمان روائے دهلی بود و سلطان سه مرتبه لشکر بر سر جام کشید بالاخر فتح کرده ولایت سنده متصرف گردید و جام را در دهلی همراه خود آورده در حضور خود داشت چون خدمات پسندیده از و بظهور آمد باز آن ولایت را بجام ارزانی داشته رخصت آن حدود فرمود مدت حکومت او پانزده سال*

جام تماجی برادر جام بانی تهتهه سیزده سال*

جام صلاح الدین بعد از فوت جام تماجی بحکومت رسید یازده سال و چند ماه*

جام نظام الدین بن جام صلاح الدین دو سال و چند ماه*

جام علی شیر بن جام نظام الدین شش سال و چند ماه*

جام کران بن جام تماجی یک و نیم روز*

جام فتح خان بن سکندر چون آن ولایت از حاکم خالی گردید اعیان و ارکان باتفاق یکدیگر فتح خان را که از سرداران صاحب جمعیت بود بسرداری برداشتند مدت

---

(۱) آئین اکبری جلد اول صفحه ۵۵۹ و ۵۶۰ اما در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۱۷ ستمگان نوشته*

(۲) ابرار - انزار. در آئین اکبری جلد اول صفحه ۵۵۹ جام انر نوشته* (۳) چهار سال - آئین اکبری جلد اول صفحه ۵۵۹*

حکومت او پانزده[1] سال ٭

جام تغلق بن سکندر مدت سیزده[2] سال حکومت کرد ٭

جام مبارک که از اقربائے جام تغلق بود مدت حکومت او سہ روز ٭

جام سکندر بن جام فتح خان بن سکندر مدت حکومت یک سال و شش ماه ٭

جام سنجر بن جام سکندر مدت حکومت ہشت سال و چند ماه ٭

جام نظام الدین کہ بجام نندا مشہور است بعد از جام سنجر بر مسند حکومت نشست میرزا شاه بیگ حاکم قندہار میرزا عیسٰے ترخان را بر سر جام تعین کرد و متعاقب او خود نیز رسیده قلعہ بہکر را کہ دران ایام بائین استحکام نبود محاصره کرده در اندک مدت بتسخیر درآورد بعد ان قلعہ سہوان را نیز گرفتہ بقندہار معاودت کرد مدت حکومت جام نظام الدین عرف نندا شصت و دو[3] سال ٭

جام فیروز بن جام نظام الدین بعد از پدر بر مسند حکومت کامروا گشت جام صلاح الدین از اقربائے او کہ خواہرش در حبالہ نکاح سلطان مظفر گجراتی بود در ۹۱۸ھ دومرتبہ از گجرات لشکر فراہم آورده جنگ کرده فتح نمود و جام فیروز بمیرزا شاه بیگ ارغون حاکم قندہار التجا برده لشکر قندہار بکومک خود طلبداشتہ جنگ نمود جام صلاح الدین در معرکہ کشتہ شد و حکومت ولایت سنده بلاشرکت بجام فیروز تعلق گرفت در ۹۲۷ھ میرزا شاه بیگ ارغون از قندہار لشکر کشیده تہتہہ را متصرف شد و جام فیروز در گجرات رفتہ و در سلک امرایان سلطان بہادر شاه ولد سلطان مظفر والی گجرات انتظام یافت و دختر خود را در ازدواج سلطان بہادر شاه درآورد و دوران ولایت از عمده ارکان دولت گردید و ہمانجا زندگی بسر برده ودیعت حیات سپرد و ازانجا حکومت سلسلہ سمگان منقطع گردید مدت حکومت جام فیروز نوزده سال ٭

میرزا شاه بیگ پسر ذوالنون سلامست کہ امیرالامرا و سپہ سالار سلطان حسین میرزا و اتالیق پسر او بدیع الزمان میرزا بود از قبل سلطان حسین میرزا ابن بہرام میرزا برادر شاه

---

(۱) یازده سال و چند ماه۔ آئین اکبری جلد اول صفحہ ۵۵۹ ٭

(۲) بست و ہشت سال۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۱۹ آئین اکبری صفحہ ۵۵۹۔ بست و شش سال طبقات اکبری صفحہ ۶۳۶

(۳) دوازده سال۔ آئین اکبری صفحہ ۵۵۹ ٭

طهماسپ حکومت قندہار داشت چون میر ذوالنون در جنگ شاہ بیگ اوزبک کشتہ شدہ شاہ بیگ پسر او بحکومت قندہار قرار یافت بعد ان بقوت و شجاعت ولایت سندہ متصرف گشت و در سنہ ۹۳۰ھ ودیعت حیات سپرد مدت حکومت سہ سال ✤

میرزا شاہ حسین بن میرزا شاہ بیگ بجاے پدر بر مسند حکومت متمکن گشتہ قلعہ بہکر را بتجدید استحکام داد و ملتان را نیز از سلطان حسین بن سلطان محمود لنگاہ بتسخیر در آورد و در سنہ ۹۶۲ھ ودیعت حیات سپرد مدت حکومت سی و دو سال ✤

میرزا عیسیٰ ترخان از امراے میرزا شاہ بیگ در تہتہ و سلطان محمود در بہکر دم استقلال می زدند و باہم دیگر گاہے صلح و گاہے جنگ می کردند و میرزا عیسیٰ ترخان در سنہ ۹۷۵ھ ودیعت حیات سپرد مدت حکومت او سیزدہ سال ✤

میرزا محمد باقی بن میرزا عیسےٰ ترخان بر خان بابا برادر خود کہ بعد پدر بر مسند حکومت کامروا گشتہ بود غالب آمدہ باستقلال گردید و بسلطان محمود حاکم بہکر برسم پدر سلوک کردہ گاہے صلح و گاہے جنگ میکرد ایام حکومت او ہیزدہ سال ✤

میرزا جانی بیگ ابن پایندہ محمد بن محمد باقی قایم مقام گشت و در سنہ ہزار و یک ہجری برفاقت خانخانان بملازمت اقدس مشرف گشتہ و ان ولایت داخل ممالک محروسہ گردید مدت حکومت او ہشت سال ✤

دربیان تسخیر ولایت بہکر

پیش ازانکہ تہتہ مفتوح شود در سال نوزدہم جلوس والا محبت[1] علی خان و مجاہد خان بہ تسخیر بہکر تعین شدہ بودند انہا رفتہ محاصرہ کردند مدت محاصرہ بامتداد کشید قحط عظیم و وباے بسیار در قلعہ روے داد و بسیاری از قلعہ نشینان تلف شدند ہر کہ پوست درخت سرس جوشانیدہ میخورد از و باسلامت می ماند سلطان محمود عاجز شدہ عرضداشت بدرگاہ والا نمود کہ اگر محبت علی خان از دور قلعہ برخیزد قلعہ را پیشکش شاہزادہ والا گہر می نماید پیش ازانکہ از حضور پر نور جواب برسد سلطان محمود باجل طبعی درگذشت و محبت علی خان و مجاہد خان در سنہ ۹۸۱ھ بہکر را داخل ممالک محروسہ نمودند ✤

---

(۱) محب ✤

دربیان تادیب زمینداران کوهستان پنجاب

درزمان بودن رایات عالیات بلاهور زین خان کوکه برای تادیب زمینداران کوهستان تعین گردید او رفته بزور شمشیر و قوت تدبیر جمیع راجهای و رایان را منقاد و مطیع گردانید بدهچند راجه نگرکوت و پرسرام راجه جمون و باسو راجه مو و جگدیش راجه گوالیار و سنسار چند و دیگر زمینداران را بدرگاه والا آورده مشمول عنایات شد و زمینداران مذکوره بادراک سعادت ملازمت معلی مستفیض گشته و مورد الطاف بیکران گردیده رخصت انصرف باوطان یافتند و همدرین ایام رودرسنگه مرزبان کماون بمعرفت متهرا داس عامل بریلی بملازمت رسید و ولایت کماون بر و مسلم داشتند و مشمول عنایت فرموده رخصت نمودند بعد چند سال چون راجه باسو زمیندار مو تابع پنجاب درمقام ضلالت و جهالت بوده سر از انقیاد و اطاعت برتافت لشکر منصور برای تادیب او تعین گشت بعد ازانکه جنود فیروزی درحوالی پتهان رسید او از خواب غفلت بیدار شده بملازمت اشرف شتافته سعادت اندوز گردید بعد چندگاه از حضور موفور السرور رخصت وطن حاصل کرده سر بشورش برداشته دیهات خالصه شریفه نزدیکی پتهان را تاخت کرد تاج خان بن هندال میرزا و ازعقب او چین قلیچ خان تعین شد ند اینها در نواحی پتهان رسیدند درزمانیکه لشکریان درصدد خیمه زدن بودند راجه باسو فوج آراسته نمودار گردید فی الفور جمیل بیگ پسر تاج خان بمقتضای جرات و دلاوری آماده پیکار گردید و محاربه سخت نموده کار رستمانه بجا آورده بدرجه شهادت رسیده حیات جاودانی یافت نعش آن مغفور مغفرت الهی را آورده درحوالی خطه دلکشای کلانور بخاک سپردند و بر مزارش عمارت عالی ساختند که تا حال قایم است و طوایف انام نذورات می آرند و بحکمت ایزدی مرادات مردم که دران مکان نذر قبول میکنند بحصول می انجامد القصه راجه باسو جنگ نموده رو بهزیمت نهاده آواره گشت همدرین ایام حسین بیگ شیخ عمری با فوج منصور بر راجه مان زمیندار جمون تعین گشت راجه نگرکوت و راجه لکهن پور و جسروته و مانکوت و راجه باسو بامداد و راجه مان رسیدند و بدفعات جنگ روی داد آخر الامر راجه مان سبب ایمان هزیمت خورده درشعاب جبال پنهان گردید و راجه باسو

وراجہاے دیگر کہ باعانت او رسیدہ بودند گریختہ رفتند وجمون درانگدہ وجبر دتہ وسانبہ ومانکوٹ واکھند ورکلنت متصرف اولیاے دولت درامد وگوالیار کہ در تصرف راجہ باسو درامدہ بوذ انہ ومتخلص نمودہ حوالہ نراین داس گوالیاری نمودند بالاخر بموجب التماس شاہزادہ بزرگ تقصیرات راجہ باسو معاف شد و درکوہستان امنیت پدید آمد*

دربیان جشن والا

چون موسم بہار دررسید ابواب عیش وعشرت برروے عالمیان مفتوح گردید و لطافت ہوا باغ جہان را نزہت بخشید ونزاہت صبا دماغ جہانیان را نگہت رسانید نسیم نوروزی مزاج افسردگان عالم را فرحت آورد وشمیم نوبہاری مشام ازادگان گیتی را معطر گردانید **منظوم**

درخت غنچہ برآورد وبلبلان مستند ❊ جہان جوان شد ویاران بعیش بنشستند
بساط سبزہ لگدکوب شد بپاے نشاط ❊ زبسکہ عارف وعامی برقص برجستند

براے جشن افروزی حکم شد کہ دولت خانہ خاص وعام کہ صد وبست ایوان داشت بامراے عظام قسمت شود وضلع جہروکہہ مبارک را متصدیان بیوتات زینت دہند وشہا مندل[1] را کہ دولت خانہ خاص است باقسام قصب و دیبا وگوناگون اقمشہ ایین بندی گردد ودراندک زمانے کارپردازان بارگاہ خلافت وامرایان والا مرتبت بموجب حکم معلی تمام دولت خانہ اعلی را بتکلفات گوناگون تزیین دادند وبارایش وپیرایش رنگارنگ ایین بستند جشن نوروزی باپین ہمایونی وبزم دل افروزی بطرز فریدونی اراستہ گشت غلغلہ کوس درگوش فلک رسیدہ داوازہ ناے طرب درگنبد گردون پیچیدہ **بیت**

حاصل شدہ زبہجت انواع کامرانی ❊ امادہ وہمہیا اسباب شادمانی

درین بزم جشن مراتب امرا بعرض رسید وہریک درخور حال باضافہ سرفرازی یافت ونیز فہرست اہل خدمات معروض گشت ہرکس کہ ازروے اخلاص خدمت بجاآوردہ

---

(۱) شبہا مندل*

بود برعایت وعنایت سرافراز گشت و آنکس که مصدر کم خدمتی و نادولتخواهی گشته بعزل خدمت و کمی منصب معاتب گردید و حکم جهان مطاع بصدور پیوست که تا روز شرف هریک از نوئینان و امرایان کلان ضیافت کنند تا منزل او بقدوم عالی رونق پذیرد و او در بین الاقران خود سرافرازی یابد و تالابے موسوم بانوب تالاب بست در بست در عرض و طول و دو قامت آدم عمیق درست کرده وانرا به بست کرور تنکه نقد پر کرده بامرائے در خور منصب و بفقرائے و مساکین و سایر الناس انعام فرمودند بیت

ابر دریا دل ز دست جود او در انفعال　　مال عالم زیر پائے همت او پایمال

درچنین وقت ببارگاه جهان آرا که بے اغراق پانزده هزار کس در سایه ان گنجد قضارا آتش درگرفت و تا سه روز بساط جشن و بعضے از عمارت حرم سرا سوخته خاکستر شد اندازه مبلغ قیمت ان را که تواند دریافت چون اتش این شهر عین الکمال فرو نشست حکم شد که بجهت بزم شرف که نزدیک رسیده بود از سر نو بارگاه والا درست کرده مجلس عالی ترتیب دهند چنانچه در اندک روزها بارگاه فلک اشتباه مرتب گشت از غرایب انکه همدرین روز در دکن بدولت سرائے شاهزاده سلطان مراد آتش درگرفت القصه بزم شرف که نزدیک رسیده بود نیز بآئین نیک آراستگی یافت و عالم و عالمیان فیض وافر و جهان و جهانیان بهره متکاثر اندوختند نظم

دل افروز جشنی شد آراسته　　درون و برون هر دو پیراسته
وثاق مه در بسان سپهر　　سپهری پر از ماه و ناهید و مهر

دربیان رحلت میان تان سین و مولانائے عرفی شیرازی و شیخ ابو الفیض فیضی ملک الشعرا

سرامد نغمه سرایان والا فطرت سر حلقه سرایندگان بلند شهرت میان تان سین بوسیله اواز دل نواز و نغمات مظهر انبساط مقرب انحضرت خاقانی و مشمول عنایات سلطانی بود و از سرود خوش و نغمه دلکش او وحشیان در صحرا و طایران در هوا در دام محبت او می آمدند بے شایبه اغراق در فن موسیقی و نغمه هندی از اغاز آفرینش تا حال مثل

او کم کسے بود ہزاران نقش دلفریب و بسیار اشعار سروداند و بر صفحہ روزگار یادگار است
این نادر العصر و وحید الدہر در سال ہفتم جلوس والا راجہ رامچند زمیندار پتنہ تاریخ صوبہ الہ‌آباد
خال رخسارہ پیشکش خود خیال کردہ بدرگاہ آسمان جاہ فرستادہ بود در سال سی و چہارم
او رخت ہستی خود بربست و موجب مزید تاسف خاطر قدسی گردید و
در سال سی و ششم مولانائے عرفی شیرازی نیز نقد حیات در باخت اگرچہ
در نخلبندی نظم و گلدستہ آرائے لفظ و معنی بے نظیر بود و سخنش رونق و رواج تمام
داشت اما خیلے متکبر و خودستا بود و خلاصہ عمر بیلات نفسانی و قمار و نرد و شراب خوری
و میگساری صرف می نمود چنانچہ در حالت نزع کہ وقت یا درب العباد است پیالہ پیالہ
و شش و پنج و چہار میگفت و در سال چہلم ملک الشعرائے شیخ ابو الفیض فیضی نیز رخت
زندگانی بعالم جاودانی کشید و شیخ در سال دوازدہم جلوس والا بملازمت اشرف
اقدس رسیدہ مورد عنایات گشت در زمان ملازمت چون شیخ را بیرون کٹہرہ نقرہ
استادہ کردند بے توقف و اہمال این رباعی فی البدیعہ بر زبان آورد **رباعی**

بادشاہا برون زپنجرہ ام | از سر لطف خود مرا جادہ
زانکہ من طوطی شکر خوارم | جائے طوطی درون پنجرہ بہ

این رباعی بغایت پسند خاطر قدسی افتاد ہمان روز بہ بندگی درگاہ والا سرفراز فرمودند
چون در شعر متین و سخن رنگین و نکتہ طرازی و بدیہہ گوئے نظیر خود نداشت روز بروز پایہ
قدرش و رتبہ اقتدارش بلند گشت و در سال سی و سویم بخطاب ملک الشعرا سرفراز
گشت و در سال سی و نہم تفسیر قران بے نقط و کتاب نلدمن در بحر لیلیٰ و مجنون و مرکز
ادوار در زمین مخزن اسرار از نظر اقدس گذرانیدہ مورد تحسین و آفرین گردید بے شایبہ
تکلف و مداخلہ تصلف درین تصنیفات بمقتضائے دانش بلند و فطرت ارجمند گلشن سخن را
از بہار معنی طراوت بخشیدہ و اشجار دانش را باثمار اشعار مثمر ساختہ ہمچنان سلیمان بلقیس در
وزن شیرین خسرو و ہفت کشور در برابر ہفت پیکر و اکبر نامہ مقابل سکندر نامہ پیش
نہاد خاطر داشت این صحف باتمام نرسیدہ بود کہ زندگی او باتمام رسید چون مداح
و دعاگوئے حضرت خاقان زمان و معلم شاہزادہ ہائے والاشان بود در روز پیش از
رحلت او ان حضرت از روے غریب نوازی سایہ عاطفت بر سر او انداختند واورا

کامیاب سعادت گردانیدند در زمان نزع بدیهه غریبه گفته است رباعی

ویدے کہ فلک بمن چہ نیرنگی کرد مرغ دلم از قفس شب آهنگی کرد
ان سینہ کہ عالمی درو میگنجید تا نیم نفس برآورم تنگی کرد

بادشاه آدم شناس را دل بهم برامد که مدحت سرا و محمدت طراز پرده بررو سے
فروهشت شاهزادگان والا گهر بافسوس کمر بر بستند که اوستاد دانش اموز مزاج دان خرت
هستی بربست نوئین والا قدر و خوانین عالی مقدار را باعث دلگرفتگی گردید که سرامد و م ساز
ان بزم و رزم پیمانه زندگی پر کرد کار فرو بستگان را آه در جگر و گریه در گلو گره شد که گره
کشائے دشوار یها از جهان برفت بیت

اے دریغا اے دریغا اے دریغ کانچنان ماهی نهان شد زیر میغ

چنانچه علامی شیخ ابوالفضل در اکبر نامه مرثیه شیخ ابوالفیض فیضی بعبارت رنگین
بقلم در آورده ❖

دربیان رسیدن برهان الملک بدرگاه والا و مرحمت شدن کومک باو بر مهم اطراف دکن

او از اسمعیل بیگ نظام الملک حاکم احمد نگر که عم او بود ازرده شده بذریعه
قطب [۱] الدین خان غزنوی بملازمت اشرف اقدس سعادت اندوز گشته بمنصب
هشت صدی سرافرازی یافت و در عنقریب بمنصب هزاری عز افتخار یافته تعینات
بنگش گردید بعد چند سال از انجا در حضور لامع النور رسیده استدعائے کومک
برائے تسخیر احمد نگر نمود لهذا امرائے متعینه صوبه ماوه و راجه علی خان حاکم خاندیس
بامداد او تعین شدند او باعانت اولیائے دولت قاهره در احمد نگر رفته با اسمعیل
نظام الملک جنگ کرده مظفر و منصور گشت و ملک موروثی از عم خود بتصرف درآورد
چون فرومایه و بدنهاد بود دست باده دولت و حکومت گشته و حقوق نوازش بادشاهی
بر طاق نسیان گذاشته سر از انقیاد جناب والا برتافت و بے پروائے و بدمستی

[۱] قطب الملک خان ❖

شعار خود ساخت ملک الشعرا شیخ ابو الفیض فیضی را که دران وقت حیات بود پیش
راجے علی خان فرستادند که برهان را بشاهراه اطاعت رهنمون گرداند هر چند راجے علیخان
اورا بر طریق اطاعت ارشاد کرد از غرور مستی دنیا سر بر خط فرمان پذیری ننهاده ره نورد
کفران نعمتی گردید ازانجا که کافران نعمت زود بپاداش کردار میرسند چون او از قبله و کعبه
روے عقیدت برتافته بود در اندک مدت بمکافات اعمال رسید یعنے شخصے اورا
سیماب کشته که بحد کمال نرسیده بود بخوردن داد اورا از تاثیران بیمارے صعب
روے داد و با شتداد مرض راه عالم نیستی در پیش گرفت چاند بی بی خواهر او باتفاق
امرا ابراهیم پسر خورد سال اورا بحکومت آن ولایت بر داشته انتظام مهام بر ذمت
خود گرفت چون حقیقت احوال ان حدود بعرض مقدس رسید شاهزاده سلطان مراد
با لشکر گران تعیین گشت شاهزاده چندگاه بجهت سامان سپاه در مالوه بوده عازم پیشتر
گردید و از دریاے نربدا عبور نموده در اندک مدت ولایت برار را بمیر مرتضے و کهینے
مفتوح نمود و افواج قاهره بر سر احمدنگر رخصت کرد لشکر منصور غالب و فوج مقهور
مغلوب گشت و راجے علی خان حاکم خاندیس درین مهم برکاب شاهزاده بوده جان نثار گردید
و نیز با افواج عادل خان حاکم بیجاپور و قطب الملک حاکم گولکنده متواتر محاربه در میان
آمد و اولیاے دولت فیروزمند شدند ازانجا که شاهزاده در دکن دایم الخمر بوده از
کثرت شراب زار و نزار گشت و بمهمات ان ولایت نمیتوانست پرداخت بنابران
از حضور مقدس علامی شیخ ابو الفضل متعین گردید و حکم شد که شاهزاده را بنصایح ارجمند
رهنمون سعادت نموده بملازمت آورد و امراے متعینه الخدود را سرگرم خدمت
گرداند و اگر بودن او با نتظام مهام درانجا ضرور بوده باشد خود بمهمات پرداز د و شاهزاده
را بدرگاه والا سازد شیخ بعد رخصت از حضور فیض گنجور سطے مراحل و قطع منازل
نموده بخدمت شاهزاده رسید قضارا همان دم شاهزاده از افراط بیمارے بعالم علوی
شتافت و غریب شورشے در لشکر روے داد شیخ ابو الفضل بتدابیر صایبه و پاشیدن
زر بید ریغ خاطرهاے آواره را با نتظام آورد و غنیم که از اطلاع این قضیه غالب و دلیر
شده بود از حسن تدبیر شیخ باز مغلوب گشت اگر درینوقت شیخ نرسیدی ان ولایت
که بتلاش بدست آمده بود از دست میرفت و انتظام مهام مشکل سے بود چون

این سانحہ بعرض والا رسید موجب صد گونہ دردمندی گردید آخر الامر بصبر پرداختہ شاہزادہ دانیال را بتسخیر ولایت دکن رخصت فرمودند و حضرت خاقان زمان خود نیز بعزیمت تسخیر آن ولایت بدولت و اقبال نہضت فرمودند*

نہضت موکب مقدس از لاہور بجانب ولایت دکن

چون از لاہور انتہاض الویہ عالیہ گردید در حوالی قصبہ بٹالہ بعرض والا رسید کہ در مکان اچل فقیران مسلمین و طایفہ سناسیان بایکدیگر جنگ کردہ و فقرای مسلمین غالب آمدہ بتخانہ انجا را از روی تعدی برانداختہ خاقان زمان بمقتضای عدالت گستری بر بے اعتدالی آن جماعت واقف شدہ اکثری را در زندان فرستادند و حکم شد کہ بتخانہ را کہ بتعدی مسمار شدہ است بتجدید تعمیر کنند بعد نہضت از انجا از دریای بیاہ عبور فرمودہ بمنزل گوروارجن سجادہ نشین بابا نانک کہ در معرفت الٰہی مشہور بود تشریف فرمودند و از ملاقات او و اصغای اشعار ہندی تصنیف بابا نانک کہ در معرفت حق گفتہ از زبان او شنیدہ خوشوقت شدند و گوروارجن سرافرازی خویش دانستہ پیشکش لایق گذرانید و التماس کرد کہ از نزول عساکر منصورہ در پنجاب نرخ غلہ گران بود ازینجہت جمع پرگنات زیادہ شدہ الحال از انتہاض افواج قاہرہ غلات را ارزانی آوردہ رعایا از عہدہ ادای جمع نمیتوانند برامد حسب التماس او بدیوانیان عظام حکم شد کہ بحساب دہ دوازدہ از جمع برعایا تخفیف دہند و تاکید بعمال کنند کہ مطابق ان برعایا رعایت نمودہ زیادہ طلبی نمایند نظم

چشم رعایت ز رعیت مگیر | تا بود ت ملک عمارت پذیر
دست رعایت ز رعیت مدار | کار رعیت برعایت سپار

چون عرصہ تہانیسر مورد خیام والا گشت رعایا از ظلم تعدی سلطان کرور ے استغاثہ نمود و بیدادی او بتحقیق پیوست بموجب حکم والا او را بحلق کشیدند*

نظم

حکومت بدست کسانی خطاست | کہ از دست شان دستہا بر خداست
مکن خیر بر عامل ظلم دوست | کہ از فربہی بایدش کند پوست

بعد رسیدن باکبراباد چند گاه اتفاق اقامت افتاد بموجب عرضداشت شیخ ابوالفضل ازانجا بسمت برہان پور نہضت فرمودند در زمان عبور از دریاے نربدا[1] فیل خاصه که زنجیر آہن در پا داشت میگذشت چون بر کنار رسید فیلبانان زنجیر اہن را تمام از طلا دیدند تحیر شده بدار وغه فیل خانه اظهار کردند او زنجیر را بچشم خود ملاحظه نموده تمامی حقیقت را بعرض والا رسانید وآن حضرت زنجیر بجنس در حضور مقدس طلبداشته بر عجایب قدرت افرید گار جلت قدرته زبان برکشادند و فرمودند که ہمانا درین دریا سنگی خواہد بود که بزبان ہندی انرا پارس گویند واز مساس ان اہن و دیگر فلزات طلا شود بموجب حکم والا فیلان دیگر با زنجیر ہاے اہن دران دریا انداختند و ملاحان غواص شعار مانند نهنگان دریاگذار غوطه زدند و جستجوے ان سنگ کردند لیکن بهم نرسید و زنجیر دیگر طلا نگشت **بیت**

بقدر طاقت خود غوطها زدم بسیار — دُری که می طلبم ان ہیچ دریا نیست

القصه ان حضرت بعد طے مراحل و قطع منازل در خطه دارالسرور برہان پور نزول اقبال فرمودند از اکبر آباد تا برہان پور دو صد و بست وهفت کروه بحریب درامد دران خطه دل کشاے جشن نوروزی ترتیب یافت مطربان شیرین ادا و مغنیان خوش نوا بنغمه دل فریب و سرود دلکش دلها را در ربودند و باواز چنگ وصداے دستک طایر ہوش را از اشیانه دماغ پرانیدند و باعث انبساط و سرور خاطر مقدس شدند

نظم

زان مطرب بزم تو زند دست بهم — کز باغ زمانه رم کند طایر غم
نی نی غلطم که ہر دو دست مطرب — از شاہد نغمه بوسه[2] گیرند بهم

دران بزم شادکامی علامی شیخ ابوالفضل که بمهات دکن قیام داشت بموجب حکم والا از احمدنگر امده بعز بساط بوس قدسی معزز گشت چون وقت شب بود انجمن ماہتابی کمال آراستگی داشت ان حضرت از غایت عنایت این بیت بر روے شیخ خواندند **بیت**

فرخنده شبی باید و خوش مهتابی — تا با تو حکایت کنم از ہر بابی

شیخ ازین تلطفات کورنشات شکر بجا آورد و از روے عنایات حکومت و ایالت برہان پور

---

(۱) چنبل - (۲) شادی ٭

بعهدهٔ شیخ مقرر گشت حکم شد که چون امرا در سیاق عسرت کشیده اند تا بودن رایات عالی درین حدود بجسب تفاوت مناصب برهان پور در انعام امرا مقرر باشد و شیخ را بمنصب چهار هزاری سرافراز فرموده بتسخیر قلعهٔ اسیر که بهادر نبیره راجے علی خان حاکم انجا سر از اطاعت برتافته داشت رخصت فرمودند ٭

دربیان تسخیر قلعه اسیر و ولایت احمدنگر

شیخ ابوالفضل بعد رخصت از حضور در پایان ان قلعهٔ آسمانی ارتفاع رسیده محاصره نمود متواتر محاربات سخت درمیان آمد چون محاصره با متداد کشید شیخ بمقتضاے شجاعت ذاتی طناب بر کنگرهٔ قلعه نصب کرده بر فراز قلعه رفته خود را درون قلعه انداخت وجمعی کثیر همین نمط همتاے او کرده کارنامه مردمی و مردانگی بظهور آوردند و بقوت سرپنجه دلیری و زورِ بازوے دلاوری شیخ این عقدهٔ مشکل کشاده گردید و چنین قلعهٔ فلک ارتفاع که فتح آن دشوار بود مفتوح گشت و بهادر حاکم انجا عاجز شده آمده ملاقات نمود و بوساطت شیخ بملازمت مقدس سعادت اندوز گشته مورد عنایات شد و قلعه اسیر باولیاے دولت تفویض یافت و شیخ ابوالفضل بجلدوی این خدمت بعنایت علم و نقاره و اسپ و خلعت خاصه سرافرازی یافته بتسخیر ناسک رخصت گشت و عنقریب بمنصب پنجهزاری سرافتخار برافراشت و مصدر خدمات شگرف گشته بمقابل عنایات والا درجانفشانی و خدمت گذاری دریغ نکرد و حکم شد که تسخیر احمدانگر و دفع راجو و دیگر مفسدان بعهدهٔ شیخ ابوالفضل و ضبط ولایت برار و آن نواحی بر ذمه خانخانان میرزاخان بوده باشد چون اسیر و احمدانگر و تمام ولایت نظام الملک بشمشیر همت شیخ ابوالفضل مفتوح گردید و ولایت تلنگانه را شیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل بتسخیر در آورد و بهادر نظام الملک نبیره برهان نظام الملک دستگیر گردید و عادل خان حاکم بیجاپور و قطب الملک مسندنشین گولکنده عرایض نیاز و پیشکشهاے لایقه ارسال داشتند خاطر مقدس بهمه وجوه از آن ولایت واپرداخت و دران حدود چندان کار نماند شاهزاده دانیال را در انجا گذاشتند خاندیس را داندیس نام نهاده بشاهزاده مرحمت فرمودند و خانخانان را در خدمت شاهزاده و شیخ ابوالفضل را در احمدنگر مقرر فرموده از برهان پور

معاودت کرده بعد قطع مراحل و طے منازل در دار الخلافۃ اکبر اباد نزول اقبال فرمودند و امرائے کہ دران مہم خدمات بجا آوردہ بودند باضافہ ممتاز شدند از بعضے تواریخ چنان بمطالعہ درامدہ کہ در ایام سابق تمام دکن در زیر فرمان فرمایان دہلی بودہ خصوص سلطان محمد شاہ فخر الدین جونا بن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ ان ممالک را بواقعی ضبط کردہ دیوگدہ را دولت اباد نام نہادہ دار السلطنت خویش مقرر کردہ بود چون افتاب دولت او از سمت الراس گذشت و بسبب ظلمش قلوب سپاہ و رعیت ازو برگشت و در جمیع اقطاع اختلال پذیرفت و عاملہ زمانہ فتنہ را زائید بہر طرف امیر صدہا خروج کردند سلطان محمد شاہ بدفع فتنہ و اشوب متوجہ گجرات شد و ازانجا ملک لاچین را بطلب امیر صدہا بدولت اباد فرستاد و انجماعۃ ملک لاچین را کشتہ علم بغی و طغیان بر افراشتند و علاء الدین حسن کہ بحسن گانگو مشہور و از جملہ سپاہیان ملک لاچین بود باتفاق جماعۃ اوباش در دولت اباد لوائے حکومت بر افراشتہ خود را سلطان محمد علاء الدین خطاب کرد چون این معنی بعرض سلطان محمد شاہ رسید بسبب مہم گجرات فرصت دفع او نیافت و در اسرع اوقات در نواحی تہتہہ ودیعت حیات سپرد و ازانجا کہ حسن گانگو از نسل بہمن بن اسفندیار بن گشتاسپ بود ازینجہت او را بہمنہ گفتندے*

سلطان محمد علاء الدین عرف حسن گانگو کہ از معتقدان قدوۃ الاصفیا شیخ نظام الدین اولیا بود بموجب دعائے شیخ در ۷۴۸ھ دکن را متصرف شدہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد ایام حکومت یازدہ سال و یازدہ[1] ماہ و ہفت روز*

سلطان محمد شاہ بن سلطان محمد علاء الدین ہزدہ سال[2] و ہفت روز*

سلطان محمد مجاہد شاہ بن سلطان محمد شاہ یک سال و یک ماہ و نہ روز*

سلطان داؤد شاہ بن عم سلطان مجاہد شاہ یک ماہ و سہ روز*

سلطان محمد شاہ بن محمود شاہ بن سلطان علاء الدین نوزدہ سال و نہ ماہ و بست روز*

---

(۱) ہفت ماہ*

(۲) ہفت دہ سال و نہ ماہ و پنجروز تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۲۹۵ *

سلطان غیاث الدین بن محمد شاہ یک ماہ و بست روز +

سلطان شمس الدین بن سلطان محمد شاہ یک ماہ و بست و ہفت روز +

سلطان فیروز شاہ بن سلطان محمد شاہ بست و پنج سال و ہفت ماہ و یازدہ روز +

سلطان احمد شاہ بن سلطان محمد شاہ دوازدہ سال و نہ ماہ و بست و چہار روز +

سلطان علاء الدین بن سلطان احمد شاہ بست و نہ سال [1] و نہ ماہ و بست و دو روز +

سلطان ہمایون شاہ بن سلطان علاء الدین سہ سال و شش ماہ و پنجروز +

سلطان نظام شاہ بن سلطان ہمایون شاہ در ہفت سالگی یک سال [2] و پانزدہ روز +

سلطان محمد شاہ لشکری بن سلطان ہمایون شاہ در دہ سالگی بود ہزدہ سال [3] و چہار ماہ و یازدہ روز +

سلطان شہاب الدین محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ لشکری سی و ہفت سال [4] و دو ماہ و سہ روز +

سلطان احمد شاہ بن سلطان شہاب الدین محمد شاہ دو سال و یک ماہ +

سلطان علاء الدین بن سلطان شہاب الدین محمود شاہ یک سال [5] و یازدہ ماہ +

سلطان ولی اللہ بن سلطان شہاب الدین محمود شاہ سہ سال و یک ماہ

---

(۱) بست و سہ سال و نہ ماہ و بست روز. تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۳۳۸ و طبقات اکبری صفحہ ۴۰۷ +

(۲) دو سال و یک ماہ. تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۳۴۷ و دو سال طبقات اکبری صفحہ ۴۲۷ +

(۳) بست سال تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۳۶۱ ہفوزدہ سال و چہار ماہ و پانزدہ روز طبقات اکبری ۴۰۷ و ۴۳۰ +

(۴) چہل سال و دو ماہ و سہ روز. طبقات اکبری صفحہ ۴۰۷ و ۴۳۶ +

(۵) دو سال و سہ ماہ. تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۳۷۵ +

وبست وهفت روز +

مجموعه ایام سلطنت سلطان محمد علاءالدین عرف حسن گانگو بهمنه و اولادش هفده نفر یکصد وهشتاد وهفت سال بود لیکن در عهد سلطان نظام شاه نبیره یازدهم حسن گانگو که در هفت سالگی سر یر ارائے جهانبانی گر دید برید نامی که از عمده امرائے بود نظر برخورد سالے سلطان داشته خود متعهد مهات سلطنت گر دید چون برید تسلط بسیار پیدا کرد بعد سلطان نظام شاه غالب ماند بعد فوت برید اولادش نیز استیلا آوردند وچهل وهشت سال اگرچه اسم سلطنت بر اولاد حسن گانگو بود اما برید و اولادش جهانبانی میکردند در سنه نهصد وسی وپنج هجری عماد الملک کابلی اطاعت سلطان بهادر شاه والی گجرات قبول کرده در دکن سکه وخطبه بنام او کرد دران زمان سلطان ولی الله را در شهر بیدر برید محبوس داشته خود سلطنت می کرد در سنه ۹۳۵ امرایان که رکن الدولت بهمنه بودند ممالک دکن را با خودها قسمت کرده متصرف شدند وهر یک روگردان شده دم استقلال زده سکه وخطبه بنام خودها کردند تا حال اولاد انها دران ممالک حکومت دارد +

عادل خانیه

حاکم ولایت بیجاپور یوسف عادلخان بنیاد سلسله از وست واو غلام جرکس بود که خواجه محمود گرجستانی بدست سلطان شهاب الدین محمود بهمنی فروخته وسلطان ولایت شولاپور باو مفوض کرده بود او بزور شمشیر وقوت وشجاعت بیجاپور را متصرف شده تاب کشنه گرفته دم استقلال زد ایام حکومت هفت[1] سال +

اسمٰعیل عادلخان بن یوسف عادل خان بست[2] سال +

ابراهیم عادل خان بن اسمٰعیل عادل خان بست[3] ویک سال +

علی عادل خان بن ابراهیم عادل خان چهارده[4] سال +

---

(۱) بست سال ودو ماه. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۴ +

(۲) بست وپنج سال. طبقات اکبری صفحه ۴۴۲ +

(۳) بست وپنج سال طبقات اکبری صفحه ۴۴۲. بست وچهار سال وچند ماه تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۳

(۴) بست وپنج سال طبقات اکبری صفحه ۴۴۳. بست وسه سال. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۴۴-۴۶ +

ابراهیم عادل خان بن اسمٰعیل برادرزاده علی عادل خان لغایت سال هزار و دو هجری شش سال حکومت داشت وتاحال که این نسخه تحریر می درآید اولادش دران ولایت حکومت دارد*

قطب الملک حاکم ولایت گولکنده

سلطان قلی قطب[1] الملک وزیر بهمنه بود چون سلطان شهاب الدین محمود بهمنی غلامان را بسیار دوست میداشت سلطان قلی خود را خود فروخته داخل غلامان گرد دید روز بروز پایه قدر او بلند گشت و بین الاقران والامثال سرافراز شده بحکومت ولایت گولکنده مقرر گشت قضارا درسال[2] اول بمرگ طبعی درگذشت*

جمشید قطب الملک بن سلطان قلی قطب الملک بست[3] سال*

ابراهیم قطب الملک بن سلطان قلی قطب الملک بعد گذشتن برادر بمسند حکومت وجهانداری متمکن شد مدت سی وپنج[4] سال*

محمد قلی قطب الملک بن ابراهیم قطب الملک هزار فاحشه نوکر کرده دایماً ملازم رکاب داشت وبمستلذات جسمانی وحظات نفسانی اشتغال می ورزید بر لولی بهاگی نام عاشق شده بطمع امراو گردید وشهر بهاگ نگر بنام ان لولی بنا کرد ولغایت سنه هزار و دو هجری یازده سال حکومت او بوده وبیشتر اولادش تا حال بحکومت آن ولایت قیام دارد*

نظام الملک حاکم ولایت احمد نگر

احمد بحری نظام الملک پدر او غلام برهمن نژاد بود شهر احمد نگر را او بنا کرده ایام حکومت چهار سال[5]

برهان نظام الملک بن احمد بحری نظام الملک بست وهشت[6] سال*

---

(۱) قطب الدین*

(۲) سی و سه سال. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۶۸. بست وچهار سال طبقات اکبری صفحه ۴۴۳*

(۳) هفت سال وکسرے. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۶۹ وطبقات اکبری صفحه ۴۴۳*

(۴) سی و دو سال وچند ماه. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۷۲*

(۵) نوزده سال. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۰۲*

(۶) چهل وهشت سال طبقات اکبری صفحه ۴۰۳ وتاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۰۲ = ۱۲۰*

حسین نظام الملک بن برہان نظام الملک سیزده[1] سال *

مرتضے نظام الملک بن حسین نظام الملک بست[2] سال *

میر حسین نظام الملک بن مرتضی نظام الملک ده[3] سال *

اسمٰعیل نظام الملک بن برہان برادرزاده مرتضی نظام الملک دو سال *

برہان نظام الملک بن حسین بن برہان برادر زاده مرتضے نظام الملک از اسمٰعیل نظام الملک آزرده شده در حضور مقدس رسیده در سنه ۹۹۹ افواج قاهره همراه گرفته با اسمٰعیل نظام الملک جنگ کرده فیروزمند گردید ثانی الحال بغرور جاه و جلال و دولت از اطاعت بادشاہی انحراف ورزید چون او ودیعت حیات سپرد چاند بی بی خواہرش ابراہیم نظام الملک پسر خورد سال برہان نظام الملک را بحکومت برداشته خود کافل نظام مهام گردید افواج بادشاہی بتسخیران ولایت تعین گشت و بدفعات محاربات درمیان آمد آخر الامر بشمشیر ہمت علامی شیخ ابوالفضل بالکل آن ولایت مفتوح شد و داخل ممالک محروسه گردید چنانچه سابقاسمت تحریر یافت از ابتدائے سنه ۹۳۵ لغایت سنه ہزار و دو ہجری شصت و ہفت سال آن ولایت در تصرف نظام الملکیه ماند *

دربیان کشته شدن شیخ ابوالفضل و ازینمعنی آشوب خاطر مقدس

چون حضرت خاقان جہان در دار الخلافه اکبر آباد نزول اقبال داشتند فرمان والاشان بنام شیخ صادر شد که شیخ عبدالرحمن پسر خود را بر مهام مرجوعه نصب کرده خدم و حشم ہمانجا گذاشته خود جریده روانه آستان والا گردد ولهذا شیخ بموجب حکم مقدس پسر خود را با حشم و اسباب امارت در احمدنگر گذاشته با معدودے روانه درگاه گیتی پناه گردید از انجاکه دران ایام شاہزاده سلطان سلیم در اله باس به بغی و نافرمانی میگذرانید و از طرف شیخ ابوالفضل آزردگی بسیار داشت و یقین میدانست

---

(۱) یازده سال. تاریخ فرشته. جلد دوم صفحه ۱۲۹ *

(۲) بست و چهار سال تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۲۹. ۱۴۰ ابست و شش سال و چند ماه طبقات اکبری صفحه ۴۳۹

(۳) دو ماه و سه روز تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۵۰. دو ماه طبقات اکبری صفحه ۴۴۱ *

که اگر شیخ جریده از دکن در حضور مقدس میرسد خاطر اشرف از ما زیاده منحرف خواهد
ساخت از استماع اینمعنی که شیخ جریده بدرگاه قدسی روانه شده قابو یافته این راز
سربسته خود را براجه نرسنگه دیو ولد مدهکر که مسکن او در راه دکن بود درمیان آورد که سر راه
شیخ گرفته کارش باتمام رساند چون راجه نرسنگه دیو که در رفقی شاهزاده شریک بود متعهد
این خدمت شده روانه گشت و بجناح استعجال خود را به مسکن خویش رسانید بعد از انکه
شیخ ابوالفضل در اوجین رسید شیخ را بعضی مردم آمدن راجه نرسنگه دیو بموجب امر
شاهزاده بخیال فاسد ظاهر کردند چون قضا در رسیده بود شیخ بر این خبر التفات
نکرده از انجا روانه شد بیت

قضا از آسمان چون فرو هشت پر　　همه عاقلان کور گشتند و کر

غره ربیع الاول سنه ۴۷ جلوس والا مطابق سنه ۱۰۱۱ هجری مابین قصبه آنتری و سرای
برار راجه نرسنگه دیو با فوج راجپوتان از کمین گاه برآمد و قصد او ظاهر گشت همراهان
بشیخ گذارش نمودند که همراه ما جمعیت قلیل است و غنیم جمعیت بسیار دارد در قصبه
انتری رفته باید نشست و بعد حصول جمعیت خاطر پیشتر روانه باید شد شیخ
گفت حضرت ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر پادشاه غازی این فقیرزاده را سرافراز
فرموده از حضیض خمول باوج عزت رسانیده بر خلاف مرضی مقدس اگر امروز از پیش
این دزد گریخته خود را بنامردی موسوم سازم بکدام ابرو خود بحضور مقدس خواهم رفت
و بهم چشمان چگونه روی خواهم نمود انچه در تقدیر است بمنصه ظهور خواهد رسید این
سخن بگفت و اسپ برانگیخت همدرین اثنا غنیم در رسید و جنگ واقع شد چون
همراه شیخ مردم معدود بودند غنیم که جمعیت فراوان داشت غالب آمد و شیخ بمقتضای
جوانمردی و شجاعت ذاتی ثابت قدم بوده داد مردانگی داد و حمله ها نمود و جمعی کثیر
از راجپوتان هجوم آوردند و شیخ ابوالفضل بزخم بهچه بر زمین آمده جان نثار گشت
و همراهانش نیز کشته شدند بیت

مزن با سپاهی ز خود بیشتر　　که نتوان زدن مشت بر نیشتر

راجه نرسنگه دیو سر شیخ را از تن جدا کرده بخدمت شاهزاده در الهباس فرستاد
شاهزاده بغایت خوشوقت شده سر شیخ را در جای نالایق انداخت و مدتی

همانجا ماند ازانجاکه شیخ بمقتضاے وفور دانش و درستی تدبیر و فرخندگی منش وستودگی اخلاق از عمده مصاحبان دمساز وقدوه محرمان راز درگاه مقدس بود چون این سانحه بعرض والا رسید ان حضرت که اورا بسیار از بسیار دوست میداشتند از استماع این خبر سخت براشفتند ودست برسینه زده ان قدر غم خورده که تجریر راست نیاید و بر شاهزاده بسیار اعتراضات گشت و مکرر بر زبان مقدس گذشت که حیف صد حیف که یار غمگسار رونق محفل قدسی بدین حال از جهان رفت دو روز وشب از غایت غم چیزے نخوردند وخواب نکردند و بے اختیار گریه می کردند بیت

شهنشاهِ جهان را در وفاتش دیده پرنم شد سکندر را اشک حسرت ریخت کافلاطون زعالم شد

راے رایان پتر داس که بمنصب سه هزاری سرافرازی داشت و فوجدار آن حدود بود وشیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل با امراے دیگر براے استیصال راجه نرسنگه دیو بدمال تعین شدند وحکم شد تا انکه سران بد اختر را نیارند دست از کار باز ندارند و دران وقت بر زبان اقدس گذشت که عیوض شیخ سر آن بدگو هر چه باشد زن و بچه او درجوار باید کشید و ملک او ایست و نابود باید ساخت الحق قضیه شیخ بر خاطر مقدس سخت گران آمد این شیخ ابوالفضل بن شیخ مبارک بن شیخ خضر بود و شیخ مبارک در زمان خویش افضل الفضلا و عالم العلما بود در شهر آگره درس میگفت اکثر تلامذه از مدرسه افاضت او فیض یاب بودند چون درویش نهاد و فقیر وضع و بر جاده خدا پرستی قیام می داشت و بطریقه صلح کل زیست می کرد بعضے ملایان از روے غایت عداوت وعناد که با او داشتند بمناقشات علمی درپیچیده در اوایل عهد خلافت حضرت خدیوگیهان شیخ را به برگشتگی از دین اسلام تهمت نموده محضرے درست کرده در ماده قتل آن خداشناس از مفتیان فتوے نویسانیده بمواهیر مشاهیر رسانیدند شیخ ازین مقدمه واقف شده با فرزندان خود بدر رفت و چندگاه وچند روز در گوشه پنهان گردید و طرفه حادثه و عجب حالتے بر شیخ و فرزندانش گذشت آخرالامر بذریعه بعضے امرا که از شاگردان شیخ بودند حقیقت دین داری وخدا پرستی شیخ وعناد و اتهام معاندان بعرض مقدس رسید اهل بهتان و دروغ پیغوله گزین خجالت وشرمساری شدند و شیخ بهمین عدالت و انصاف سنجی بادشاه عادل از شرارت گروه باطل ستیز

دراماں بودہ بدستور سابق بر جادہ فضل وکمالات قیام ورزیدہ بدرس طلبہ علم متوجہ شد و وظیفہ از سرکار معلی مقرر گشت چون حقیقت فضایل وکمالات فرزندان آن خدا اندیش مکرر بعرض قدسی رسید و در بادہ احضار انہا حکم والا بصدور پیوست درسال دوازدہم جلوس مقدس شیخ ابوالفیض کہ در اشعار فیضی تخلص داشت وبزرگ ترین فرزندان شیخ مبارک بود بملازمت اقدس سعادت اندوز گردید چنانچہ سابقاً درین نسخہ بتحریر در آمدہ و درسال نوزدہم شیخ ابوالفضل کہ از شیخ ابوالفیض خورد بود تفسیر آیۃ الکرسی بنام ان حضرت موشح کردہ بعز بساط بوس والا معزز گردید و پسند خاطر دریا مقاطر افتاد چون علامۃ العصر وحید الدہر وجامع کمالات ومتجمع حسنات بود روز بروز مورد الطاف بیکران ومشمول اعطاف بے پایان گشتہ رفتہ رفتہ پایہ قدر او از امرائے عظام ووزرائے کرام درگذشت ومقرب الحضرت ومستشار الخلافت گشت حتے کہ محسود دیگرے مقربان درگاہ گردید بلکہ شاہزادہ ہائے والاقدر نیز از تقرب او حسد بردند وقابوے جستند کہ ہرگونہ او را باید برانداخت واز حضور مقدس جدا باید ساخت ازانجا کہ شیخ مبارک پدر بزرگوار او در زمان حیات خود تفسیر قران مجید درست کردہ لیکن نام نامی حضرت بادشاہ دران درج نکردہ بود و شیخ بعد رحلت پدر بے انکہ تفسیر را باسم حضرت خاقان زمان درست سازد نسخہ بسیار نویسانیدہ بولایت ایران وتوران وروم وشام ودیگر بلاد اسلام فرستاد چون اینمعنی بعرض مقدس رسید سخت برآشفتند و شیخ ابوالفضل بسیار از بسیار مورد عتاب گشت شاہزادہ سلطان سلیم کہ از گستاخی شیخ آزردہ خاطر می بود و امرایانی کہ از خود رائے و بی پروائی او زخم حسد در دلہا داشتند قابو یافتہ مقدمات دور از کار آراستہ معروض اقدس گردانیدند درین صورت شیخ معاتب گشتہ از کورنش منع گردید چون شیخ بمراتب بعرض اقدس رسانیدہ بود کہ من سوائے حضرت بادشاہ دیگر را نمی دانم وبشاہزادہ ہم التجا ندارم وبامرایان مدارات نمی کنم ازینجہت ہمگنان آزردہ می باشند وآن حضرت اینمعنی را نیک میداشتند و شیخ را بسیار میخواستند واز تقرب او بسیار محظوظ بودند وساعتے از حضور جدائی کردند بعد چند روز تقصیرش معاف کردہ مشمول عنایات فرمودند لیکن مرکوز خاطر قدسی آن بود کہ شیخ چندگاہ از حضور پرنور جدا شدہ قدر

عنایات اقدس دریافته بدین جهت بر خدمات دکن رخصت فرموده بودند چنانچه سابقاً بتحریر درامده بالافر شیخ که نوشته شد درجه شهادت یافت بے شایبه تکلف و مداخله انصاف شیخ سراپا دانش و تمام عیار و سراسر استعداد و صاحب جوهر بود دانش و ادراک او بحدی که در عمر پانزده سالگی از تحصیل جمیع علوم متعارف و تکمیل و دانشمندی معروف الفراغ حاصل نموده و فضایل و کمالات او بنوعی که کتب تمامے مذاهب انند توریت و انجیل و صحف هنود و غیر ذلک بمطالعه درآورده گوے سبقت از علمائے تمامی ادیان برده و فراست و فرزانگی او بنمطی که از کنج خمول برامده مصاحب و مقرب پادشاه روے زمین گردید که بمشورت او انتظام مهام ممالک می شد و شجاعت و مردانگی و بخت مندی و طالع بلندی او بنهجی که ولایت دکن را بزور شمشیر تسخیر نموده بمنصب پنجهزاری و پایه سپه سالاری رسید چندین ادوار باید که بدین گونه صاحب جوهری از مکامن عدم بعرصه ایجاد شتابد و بسے قرون و دهور شاید تا چنین اهل فطرت از پرده خفا بجلوه ظهور آید کاشکے در خور کمالات خویش از عمر طبعی بهره یافتے یا درامری نمایان و خدمتے شایان جان عزیز نثار کردی تا معاوضه عنایات پادشاه زمان که در حق او مبذول شده بود از و بظهور رسیدے نظم

درین باغ سروے نیامد بلند | که باد اجل بیخش ازین نکند
نهالے بسے سال گردد درخت | زبیخش برارد یکے باد سخت
گر افراسیابست ور پیر زال | بیابد ز باد اجل گوشمال
بهر کار از نیک و بد چاره هست | ولے چاره مرگ ناید بدست

دربیان بغی شاهزاده سلیم خلف بزرگ

در زمانیکه حضرت خاقان زمان بتسخیر دکن نهضت فرمودند شاهزاده برائے استیصال رانا اودے سنگه تعین شده بود در خطه دل کشائے اجمیر اقامت ورزیده تدبیر تخریب و تادیب رانا در پیش داشت و راجه مان سنگه در خدمت شاهزاده سپه سالار بود درین ضمن از نوشته جات امرائے بنگاله ظاهر گشت که افغانان قابو یافته بسبب نابودن سردار عمده دران دیار مصدر شورش شده اند و فتنه و فساد برپا گشته و کنور مهاسنگه و لد کنور جگت سنگه بن راجه مان سنگه که بنیابت راجه مان سنگه دران وقت

دران ولایت بود باندک جنگ شکست یافته راجه مان سنگه باستماع این خبر بخدمت
شاهزاده التماس نمود که چون حضرت بادشاه بتسخیر دکن متوجه هستند اگر شاهزاده از اجمیر
نهضت فرموده تا اله باس تشریف ارزانی فرمایند شورش بنگاله رفع می شود شاهزاده
بموجب التماس راجه وصلاح ملکی از اجمیر کوچ کرده باله باس عز نزول اقبال فرموده
جاگیر ملازمان خود را که در حوالی آگره بود بطور خود گذاشته محال صوبه اله باس که بجاگیر
اصف خان جعفر تعلق داشت بسرکار خویش گرفتند وسی لک روپیه خزانه صوبه بهار
وآن حدود که کهنور(۱) داس دیوان فراهم آورده بود فوج سرکار فرستاده ازانجا طلب داشت
وبدون حکم والا ازچنین امور بعمل آوردن آثار بغی وگردن تابی شاهزاده بظهور پیوست
وارباب غرض سخنان دور از کار از جانب شاهزاده بعرض حضرت خاقان زمان رسانیدند
فرمان عاطفت نشان مشتمل بنصائح ارجمند مصحوب محمد شریف ولد عبدالصمد شیرین قلم
صادر گشت لیکن هیچ اثر نه بخشید بعد ازانکه حضرت خاقان زمان از دکن معاودت فرموده
در دار الخلافه اکبر اباد نزول اقبال فرمودند قضیه شیخ ابوالفضل ممطی که نوشته
شده رو داد شاهزاده به سی هزار سوار از اله باس متوجه آستان قدسی گردید دولتخواهان
بعرض اقدس رسانیدند که آمدن شاهزاده باین کثرت سپاه بحضور والا صلاح دولت
نیست لهذا فرمان عالیشان بنام شاهزاده صادر گشت که امدن آن فرزند باین روش صلاح
وپسندیده نیست اگر مطلب باظهار جمعیت سپاه است مجرای ان بظهور پیوست
باید که مردم خود را بمحال جاگیر رخصت کرده جریده بملازمت بشتابد ودرصورتیکه ازین
طرف واهمه بخاطر داشته باشد باز عنان عزیمت بصوب اله باس برتابد بعد
ازانکه خاطر عزیزان فرزند اطمینان پذیر دارا ده ملازمت مقدس نماید شاهزاده در
جواب فرمان والاشان عرض داشت مشتمل بر عجز ونیاز وعقیدت خویش ارسال داشت
وبصوب اله باس عطف عنان نمود بعده فرمان والاشان صادر گشت که صوبه بنگاله
واودیسه بان فرزند مرحمت شده بدان صوب بشتابد شاهزاده بدان سمت قبول
نکرد ازین معنی نیز مردم سخن وحشت افزا از جانب شاهزاده بعرض مقدس رسانیدند
وموجب برهمزدگی طبیعت والا گردید سلیمه سلطان بیگم را برائے دلجوئے
شاهزاده فرستادند ان عصمت قباب تا اله باس رفته بهر گونه خاطر رمیده شاهزاده

(۱) کنهور داس، کهسور داس، اکسور داس +

را تسکین داده همراه خود گرفته روانه حضور شد چون یک منزل از اکبراباد رسید
باستدعاے شاهزاده حضرت مریم مکانی والده ماجده حضرت خاقان زمان تشریف
برده شاهزاده را بدولت خانه خود آوردند خاقان زمان بموجب امر حضرت مریم مکانی
درانجا تشریف شریف ارزانی فرمودند و شاهزاده بوساطت حضرت مریم مکانی
ملازمت نموده سر بر پاے مبارک نهاده یک هزار مهر طلا بصیغه نذر و نهصد
و هفتاد و هفت زنجیر فیل پیشکش گذرانیدند آن حضرت از روے عنایات شاهزاده
را در آغوش گرفته از ملاقات فرزند بغایت خوشوقت شدند و دستار از فرق
مبارک برگرفته بر سر شاهزاده نهادند و حکم شد که کوس شادمانی بلندآوازه کنند
در سال چهل و هشتم جلوس والا این قران السعدین اتفاق افتاد بعد چندگاه شاهزاده
را باستیصال رانا رخصت فرمودند شاهزاده بواسطه بعضے موانع یا از روے
خلاف حکمی ترک مهم رانا نموده بے رخصت و بے اجازت اقدس باز بطرف
الهباس رفت و این معنی باعث ازردگی خاطر مقدس گردید چون در سال چهل و نهم حضرت
مریم مکانی نقاب گزین خلوت سراے بقا شدند خاقان زمان بائین پناگان خویش
سر و ریش مبارک سترده لباس ماتم پوشیدند و نعش مقدسه بر دوش گرفته قدمی
چند رفته روانه دهلی کرده بادل بریان و دیده گریان معاودت کردند شاهزاده باستماع
این قضیه از الهباس در حضور اقدس رسیده سعادت اندوز ملازمت والا
گردید *

دربیان رحلت شاهزاده سلطان دانیال

در دکن مویع افراط شرب گردید هرچند فرامین نصایح صادر می گشت و معتمدان
باندرزگوے تعین می شدند خود را ضبط نمی توانست کرد یک چند خانخانان میرزاخان
و خواجه ابوالحسن بموجب حکم اقدس در خلا و ملا دیدبانان گذاشته احتیاط بلیغ کردند
ان عبید باده بے اختیار هم تقریبات شکار برانگیخته بصحرا رفتن اختیار نمود و
قراولان عرق جانسوز در نال بندوق انداخته میرسانیدند و گاه روده گوسفند از
شراب پر کرده در زیر دستار پنهان می آوردند رفته رفته از افراط باده کشی

ومیگساری شاہزادہ زار ونزار گشت داشتہا ضعیف گردید بحدے کہ بوے طعام از نیش عقرب گزیدہ تر نمودی وحواس ظاہر معزول العمل شد وبیماری سخت روی داد تا چہل روز بر بستر ہلاکت افتادہ بود وہر چند اطبا تدبیرات نمودند وبمعالجات پرداختند سود مند نگردید بیت

نیدانند اہل غفلت انجام شراب آخر ۔ باتش میروند این عاقلان از راہ آب آخر

بالاخر بتاریخ بست وہشتم شہر شوال سنہ پنجاہ جلوس والا مطابق سنہ ہزار وسیزدہ ہجری درعمر سی وسہ سال وشش ماہ ازین دار فنا بمنزل بقا رحلت نمود این داستان جانکاہ را دلی باید از سنگ سخت تر تا بشرح درارد واین قصہ جانسوز را جانی باید از اہن قوی تر تا بیان تواند کرد از ارتحال ان نونہال گلشن اقبال درعین بہار جوانی وا غاز شگوفہ زندگانی حضرت بادشاہ را حالتے روے داد کہ ہیچکس را مباد خروشش دل خراش ونوحہ جگر تراش بر اوردہ می گفتند ہیہات ہیہات برقی از غضب الہی نازل گشت وخرمن عیش وعشرت را سوختہ گردانید وابر سیاہ قہر ایزدی برخاست وگلشن ارام ومسرت را بخاک برابر ساخت گاہے شعلہ آتش غم در کانون سینہ افروختن اغاز کردی وگاہے گاہے خار خار الم چون نیش زنبور مدہ خاطر خلش نمودی بیت

دردی بدل رسید کہ ارام جان برفت ۔ شد حالتے پدید کہ تاب وتوان برفت

دربیان رحلت حضرت خاقان زمان

انحضرت از قضیہ شاہزادہ سلطان مراد سابقا غمناک واندوہگین می بودند درینولا کہ حادثہ جانکاہ حادث گشت داغ بالاے داغ گردید ودو زخم غم بر دل نشست ودو نشتر الم بر جان شکست ودو دریاے ہموم طوفانی کرد ودو برق غموم جان ستانی نمود از کثرت اندوہ ان حضرت بر بستر بیماری افتادند ومزاج اقدس از مرکز اعتدال برگشت وانحراف پذیرفت ذاتے کہ سلامتی عالم در سلامت او بود از کسوت صحت عاری گشت ووجودیکہ نظام سلسلہ جہان از میامن عدالت اوسمت انتظام داشت از حلیہ تندرستی عاطل گردید خیر خواہان براے صحت وشفا بمزارات شریفہ واماکن متبرکہ بسے ہدایا وصلات فرستادند وبفقرا وصلحا فراوان صدقات دادند حکیم علی

که سر امد حکمائے روزگار بود متصدی معالجه گردیده تا هشت روز دست تصرف باز داشت و طبیعت مقدس را بحال خود گذاشت که شاید بقوت خویش دفع عارضه تواند نمود و چون بیماری باشتداد انجامید روز نهم بمداوا پرداخت تا ده روز هرچند تدبیرات و معالجات بکار برد فایده نکرد و باستهال متحیر گردید و دوائے که از تاثیرات آن اب جریان بند توانست کرد بکار رفت اماسود نیفتاد و چندین مرض مختلف جمع شدند که معالجه یکے موجب ازدیاد دیگرے می شد **بیت**

چو اید قضا از مداوا چه سود	چه جائے پزشک از مسیحا چه سود
چو ز اندازه بگذشت سوء المزاج	فرو ماند عاجز طبیب از علاج

درین مدت آن شیر دل قوی همت باوجود کمال ضعف راتبه دیدار از منتظران باز نداشت و پرده نگرفتند و هر روز بجلوه جمال آرائے خویش ارام بخش مترصدان می شدند و چون عارضه مستولی و ضعف قوی گشت روز دهم حکیم علی دست از معالجه باز کشید و از بیم انکه مبادا پرستاران حرم سرائے خاص از اشتعال آتش مصیبت غم قصد جان او کنند آن حضرت را بحالت نزع گذاشته بجانب شیخ فرید بخاری گریخته رفت شب چهارشنبه دوازدهم جمادی الاخر سنه هزار و چهارده هجری مطابق چهارم اذر ماه الهی سالـ۵۰ـنه جلوس والاکه عمر گرامی بشصت و پنج سال قمری رسیده بود در شهر آگره یعنی اکبر آباد روح مقدس بعالم علوی خرامید و آن صدر نشین اورنگ خلافت سریر آرائے ملک بقا گردید و سایر ارباب[1] شریعت روز دیگر تجهیز و تکفین نموده وجود مطهر[2] را در باغ سکندره حوالی اکبر آباد بجوار رحمت ایزدی سپردند پرستاران حرم سرائے مقدس مویها کندیدند و چهره ها خراشیدند و خاصان بارگاه اقدس گریبان جان خود دریده در خاک و خون غلطیدند از مشاهده این حال قیامت انگیز خون از خارا میچکید و از آتش سینه و آب چشم کبود پوشان دامان سپهر میسوخت و جیب آفتاب تر می شد ازین واقعه هایله سپهر گردان را از فرط غم پائے رفتار سست گردید و مهر رخشنده از غایت الم راه مشرق گم کرده سراسیمه حال گشت ماه از وفور اندوه تن بکاستگی در داد و ستارگان صورت دانه اشک پذیرفتند **نظم**

دگرگونه شد آسمان و زمین	ز فوت شهنشاه دنیا و دین

---

(۱) سایه بذات پیوست (۲) منظهر

دل خلق شد ز آتش غم کباب | بنائے جہان از حوادث خراب
همه کرد جامه سیاه و کبود | زخون دل از چشمها را ندرود
همه بر سر افشاند از غصه خاک | چو جامه همه سینها کرد چاک

فضلاے اہل دانش و شعراے صاحب سخن تاریخ فوت ان حضرت بعبارت رنگین واشعار متین بتحریر در آورده داد سخنوری داده اند از انجمله آصف خان جعفر چنین گفته

بیت

فوت اکبر شہ از قضائے الله | گشت تاریخ فوت اکبر شاہ

مدت سلطنت پنجاه و یک سال و دو ماه و نه روز *

ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ عرف شاہزادہ سلطان سلیم بن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

بتاریخ پنجشنبه چهار دهم جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ ہجری بساعت مسعود که مختار انجم شناسان رصد بند و منظور ستاره شماران فکرت بلند بود در قلعه ارک دار الخلافه اکبر آباد که سن شریف ان حضرت بحساب قمری سی و هفت بود داورنگ خلافت را بجلوس اقدس ارتفاع آسمانی بخشیدند و جہان را عیش و عشرت و آئین دولت تازه شد و نقاره عیش و شادمانی بلند آوازه گشت بارگاہے بترتیب یافت دلکش تر از بزم فریدونی و انجمنے آراسته گشت بائین بابری و ہمایونی جہان پیر برگ و نواے جوانی از سر گرفت و عالم دلگیر عشرت فراموش کرده را بیاد آورد سپہ سالاران جہان کشا و سرداران صف آرا فوج فوج تسلیمات مبارکبادی و کورنشات ایمن شادی بتقدیم رسانیدند و طوایف اعاظم و اہالی و افاضل و موالی مراسم تہنیت و تعظیم بجا آوردند نظم

سراے جہان را نواے سرود | فرستاد ہر دم بشادی درود
یمین و یسار و فراز و نشیب | نبد ہیچ پیدا جز آئین و زیب

دران جشن فرخنده محمد شریف ولد خواجه عبد الصمد شیرین قلم را بخطاب امیر الامراے و منصب جلیل القدر و وکالت سر افراز فرموده مہر اشرف را بجواہر زواہر قیمتی

آراسته بدست اقدس پیرایه گردنش ساختند و میرزا غیاث بیگ را بخطاب اعتماد الدوله و میرزا جان بیگ را که در زمان شاهزادگی دیوان بود بخطاب وزیر الممالک اختصاص بخشیده هر دو را بخدمت دیوانی شریک کردند و زمانه بیگ را که در ایام شاهزادگی خدمات شایسته بجا آورده و شرایط بندگی بتقدیم رسانیده بخطاب مهابت خانی و پیر خان لودی را بخطاب صلابت خانی نواختند و بعد چند سال صلابت خان بخان جهان مخاطب گشت و شیخ فرید بخاری که از سادات عظام موسوی و تربیت یافته حضور حضرت بادشاه جنت آرامگاه بود و بخدمت بخشیگری خرد داشت بمنصب پنجهزاری ذات و بپایه بلند میر بخشی سر افتخار بر افراخت و راجه مان سنگه را خلعت چارقب و شمشیر مرصع و اسپ خاصه لطف فرموده بصوبه داری بنگاله رخصت نمودند و خان اعظم میرزا عزیز کوکلتاش و آصف خان جعفر را که از صوبه داری بهار در حضور اقدس رسیده بود بانواع عواطف سرافراز فرموده در حضور مقدس داشتند و همچنان امرایان دیگر را بقدر مراتب بعنایات بیغایات غرافتخار و شرف امتیاز سرافراز فرمودند ‌‌*

در بیان بغی شاهزاده سلطان خسرو خلف بزرگ و دستگیر شدن او

پور بزرگ آنحضرت بسبب صحبت خوشامد گویان کور باطن خیال سلطنت در سر داشت چه حضرت بادشاه غفران پناه در زمان رحلت فرموده بودند که شاهزاده سلطان محمد سلیم عیش دوست است قابلیت سلطنت ندارد و سلطان خسرو پسرش بجمیع خوبیها آراسته و قابل خلافت است بااین تقریب ماخولیا در دماغش جا گرفته همیشه از خدمت پدر والا قدر متوحش و رمیده می بود و بعد شش ماه از جلوس مقدس شب یکشنبه هشتم ذی الحجه با معدودے از محرمان راز و معتمدان خانه بر انداز از ارگ دار الخلافه اکبر آباد برآمده راه فرار بیش گرفت از کوته اندیشی او امیر الامرا واقف شده بیتوقف بملازمت رسیده این خبر متوحش بعرض والا رسانید همان ساعت بخشی الممالک شیخ فرید بخاری را با اکثرے از امرا برسم منقلا رخصت فرمودند و آخرهاے شب آنحضرت نیز بدولت و اقبال رایت توجه برافراشتند در سواد شهر نوبت صبح مراد بر دمید میرزا حسن پسر شاهرخ میرزا که رفیق طریق بغی شاهزاده بود و در ظلمت شب راه مقصود گم کرده سرگشته بادیه ادبار میگشت اولیاے دولت گرفته آوردند بموجب

حکم والا حواله اهتمام خان کوتوال گردید که در زندان مکافات گرفتار باشد۔
القصه چون شاهزاده در متهرا رسید حسن بیگ بدخشی که از کابل می آمد بشاهزاده ملاقات نموده رفیق ادبار گشت در اثنائے راه هر کس که می یافتند غارت می کردند و سراها را آتش می دادند و اسپان مسافران و سوداگران و طوایل سرکار بادشاهی که در اماکن سر راه بود گرفته به پیادهائے همراهی می بخشیدند تا انکه بلاهور رسیدند عبدالرحیم دیوان از برگشتگی بخت آمده ملاقات و رفاقت کرد و دلاور خان صوبه دار لاهور اختیار ملاقات نکرده در استحکام قلعه اهتمام تمام نمود شاهزاده هر چند سعی کرد قلعه لاهور بدست نیامد چون خبر آمدن شیخ فرید بخاری بالشکر گران در نواحی سلطان پور شهرت پذیرفت شاهزاده دست از لاهور باز داشته روبجانب شیخ فرید آورد و در حوالی گوندوال هر دو لشکر باهم پیوستند و نایره قتال وجدال گرم گشت و اکثرے از طرفین کشته شدند همدرین اثنا خبر نزول رایات اقبال در رسید و شیخ فرید بخاری به گرم تر گردید شاهزاده تاب نیاورده با حسن بیگ بدخشی و دیگران روبفرار نهاده مقارن ان حضرت بادشاه نیز دران عرصه نزول اقبال فرمودند راجه باسو را که از زمینداران عمده کوهستان پنجاب بود و دران نزدیکے بملازمت اقدس رسیده بود بتعاقب شاهزاده رخصت فرمودند و از غایت عنایت شیخ فرید را که بر شاهزاده مظفر شده بود در آغوش مبارک گرفتند و شب در خیمه شیخ گذرانیده روز دیگر متوجه لاهور شدند شاهزاده میخواست که بجانب اکبرآباد روانه شود حسن بیگ بدخشی ظاهر کرد که بکابل رسیدن بصلاح مقرون است چون که جاگیر من در راه است سامان نموده بکابل رسیده شود و از انجا جمعیت فراهم آورده روبهندوستان کرده شود چراکه حضرت ظهیرالدین محمد بابر بادشاه و حضرت نصیرالدین محمد همایون بادشاه بتقویت کابل هندوستان را گرفته بودند و دیگر سخنان دوراز کار درمیان آورد لهذا شاهزاده نادان بحسب صلاح حسن بیگ بدخشی روانه بسمت کابل گردید چون بدریائے چناب رسید خواست که از گذر شاه پور بگذرد و کشتی بهم نرسید از انجا برگشته بر گذر سودهره آمد و وقت شب بود به تردد بسیار یک کشتی بهم رسید میخواست که از دریائے عبور نماید از شور و غوغائے چودهری سودهره واقف گشته ملاخان را از گذرانیدن مانع شد چون صبح بر دمید و شهرت پذیرفت که این شاهزاده است میرابوالقاسم خان و هلال خان خواجه سرا که در

حدود گجرات بودند ازین معنی اطلاع یافته دررسیدند و شاهزاده را با حسن بیگ بدخشی و عبدالرحیم گرفته در گجرات بردند و حقیقت را بدرگاه والا عرضداشت نمودند روز دوشنبه سلخ محرم سنه ۱۰۱۵ه در باغ کامران میرزا واقعه لاهور این معنی بعرض والا رسید بموجب حکم اقدس امیرالامرا در گجرات رسیده شاهزاده را با همراهانش در حضور والا آوردند شاهزاده را دست بسته و زنجیر در پائے انداخته بتوره چنگیز خانی از طرف چپ به پیشگاه قهرمان حاضر آوردند و حسن بیگ بدخشی را دست راست شاهزاده و عبدالرحیم را دست چپ ایستاده نمودند حکم شد که خسرو خسران زده را در سلسل محبوس دارند و حسن بیگ را در پوست گاو و عبدالرحیم را در پوست خر کشیده و از گون بر در از گوش نشانده بدور شهر بگردانند فرمان پذیران بموجب حکم والا بعمل درآوردند پوست گاو زود تر خشک شده حسن بیگ بدخشی زیاده از چهار پاس زنده نماند و به تنگی نفس درگذشت و بمکافات اعمال رسید و عبدالرحیم که در پوست خر کشیده بود از اشتداد حرارت که در و استیلا آورد خیار و ترب و غیر ذلک انچه از رطوبت می یافت می خورد و آن روز و شب زنده ماند و روز دیگر بحسب التماس باریافتگان محفل عالی حکم شد که او را از پوست خر بر آوردند کرم بسیار در پوست افتاده بود بهر حال جان داد و بروفق حکم معلی از باغ کامران میرزا تا دروازه دولتخانه جمعی را که به باوشاه زاده رفاقت کرده بودند دو رویه بر دار کشیدند بطریق پیل فوج فوج از پیکر هائے بیجان بر سر چوبها در هر دو طرف دو رویه ایستاده نموداری عجیب و تماشائے غریب مینمود و بینندگان در گرداب تحیر و تحسر می افتادند و عجب حالتے بر نظارگیان رو می داد عالم عالم مردم از شهر بتماشائے آن حاضر شدند شاهزاده را بر فیل سوار کرده از میان دارها گذرانیدند تا همراهان خود را بدین حال به بیند شاهزاده از دیدن حالت رفیقان خویش در عرق خجالت غرق گشت و نزدیک بود که ازین شرمساری قالب هستی نماید بهر حال از انجا در قلعه آورده در زندان تادیب محبوس نمودند بعد چند سال که حضرت خاقان زمان مجموعه کمالات صوری جامع آیات معنوی مظهر ایزد پرستی و خداشناسی چندروپ سنیاسی ملاقات کردند و از صحبت ان درویش خدا اندیش بسیار محظوظ شدند آن صاحب حال و قال بدلایل معقوله و منقوله در باب تخلیص شاهزاده سفارش نمود لهذا چند گاه بار سلام یافت

اما خلاصی او نگردید و نیز نوبتے چون آن حضرت جشن نوروزی آراسته و اسباب عیش و عشرت پیراسته بودند شاهزاده سلطان پرویز التماس کرد که ما تمامی برادران در ظل عاطفت اقدس بکامرانی و کامیابی هستیم مگر برادر کلان یعنی شاهزاده خسرو در شکنجهٔ تادیب گرفتار است چون مدتے در زندان مانده و بمکافات کردار رسیده حضرت در حق او مهربان شوند بموجب التماس شاهزاده سلطان پرویز چندروز خلاصی یافته بود باز محبوس گردید و در زمانے که بادشاهزاده خرم المخاطب بشاهجهان بمهم دکن رخصت گشت شاهزاده خسرو را مسلسل حواله کردند چنانچه در سال پانزدهم جلوس والا در همان طرف در زندان خانه ودیعت حیات سپرد و برزبانها افتاد که بادشاهزاده شاهجهان او را اینچنان تنگ کرده بود که در زندان فنا گرفتار گشت۔

القصه چون شیخ فرید بخاری بر شاهزاده سلطان خسرو فتح یافت بجلدوی این خدمت بخطاب مرتضیٰ خانی سرافراز گشت و بموجب التماس شیخ مذکور در پرگنه بهروال بمکانے که شیخ رایت فتح برافراشته بود شهر آباد و سرائے وسیع احداث نموده بفتح آباد موسوم گردانیدند و آن پرگنه بجاگیر شیخ فرید مخاطب بمرتضیٰ خان مرحمت شد؛

توجه موکب والا بسیر کابل و بعضی سوانح بدائع در منزل علی مسجد وغیره

در آغاز سال دویم از لاهور متوجه سیر و شکار کابل شدند بعد طے مراحل و قطع منازل چون منزل علی مسجد مورد خیام اقبال گردید عنکبوتے بنظر اقدس درآمد که بکلانے مقدار خرچنگ بود و گلوے ماری که بدرازی دو درعه شرعی باشد گرفته می فشار و لحظه تماشائے فرمودند تا آنکه مار جان داد و این معنی باعث تعجب گردید از انجا منزل بمنزل طے مسافت نموده بدار الملک کابل نزول اقبال فرمودند و از سیر اماکن اندیار حظ وافر برداشته بموجب حکم والا متصل باغ شهر آرا که حضرت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه احداث فرموده بودند باغے دل کشا و مطبوع موسوم بباغ جهان آرا طرح انداختند و جوئے که از گذرگاه می آمد در وسط خیابان آن نزهت کده جاری گردید که از نزاهت و لطافت باب سلسبیل پهلو مے زند و تا این زمان ان هر دو باغ از کمال طراوت و لطافت سیرگاه مقرری کابل است و بشاه لالان[1] مشهور در زمان بودن کابل بعرض رسید که در

[1] شاه لالا؛

درمیان ضحاک و بامیان که جانب بلخ سرحد کابل واقع شده کوهے است که دران مدفن
خواجه تابوت میگویند و بمدت چهار صد سال از تاریخ فوت او نشان مے دهند عضایش
از هم نریخته و مردم رفته زیارت میکنند و بر گردنش زخمی است که چون پنبه را از فراز آن
برمیگیرند خون ترشح مینماید تا همان پنبه بالائے زخم نهند خون از جریان نمی ایستد برائے
تحقیق این مقدمه معتمد خان عرف محمد شریف مؤلف اقبال نامه جهانگیری تعین گشت
و جراحی همراهش رخصت یافت که زخم بچشم خود دیده آمده حقیقت را بعرض
رساند معتمد خان بران سرزمین رفته از مردم انحدود واقف شده زیر کوهے که متصل
بامیان واقع است رفت دران کوه دری نمودار گشت بمقدار دو نیم درعه از زمین
بلند یکے را بر فراز ان بر آورده بوسیله دستگیری او بالا شده با چند کس دیگر درون
آن رفت ایوان سه درعه طول و یک نیم درعه عرض و درون ایوان خانه مربع چهار درعه
در چهار درعه بود و دران تابوتے بنظر در آمد مشعل روشن کرده تخته از بالائے تابوت
بر داشتند میت را دیدند که بائین اسلام رو بقبله خوابیده و دست چپ بر ستر
عورت دراز کرده مقدار نیم درعه کرپاس بالائے ستر مانده و از اعضایش انچه بر زمین
پیوسته بوسیده و از هم ریخته شده است و بقیه درست و چشم برهم زده و
دندان یکے از بالائے و یکے از پایان در لب ها نمایان و گوش که بر زمین پیوسته تا نخی
از گردن خاک خورده و ناخنهائے دست و پا درست داشت لیکن زخم معلوم نگشت
و از کهن سالان آن دیار چنان بظهور پیوست که در جنگ چنگیز خان و سلطان جلال الدین
منگ برنی در سنه ۶۱ ان مرد شهید شده و از همان مدت درینجا همین طور افتاده
معتمد خان بعد تحقیق این مقدمه در حضور پر نور رسیده حقیقت را بعرض مقدس رسانید
فرمودند که از عجایب قدرتهائے ایزدی و بدایع حکمت هائے سرمدی وقوع این
غرایب چه عجب بالجمله بعد سیر و شکار کابل و گلگشت این عشرت سرا حظ وافر برداشته
بهندوستان فیض نشان معاودت فرمودند *

بیان در آمدن نور جهان بیگم زوجهٔ شیر افگن خان بحرم سرای اقدس

این شیر افگن علی قلی استجلو نام داشت و سفرچی شاه اسمعیل خلف شاه عباس صفوی والی ایران بود بعد ازانکه شاه اسمعیل برحمت حق پیوست علی قلی مذکور از راه قندهار در زمان خلافت حضرت بادشاه خلد آرامگاه بهندوستان آمد چون بملتان رسید او را بخانخانان میرزا خان که متوجه فتح تهته بود ملاقات دست داد خانخانان حقیقت او را بدرگاه والا معروض داشت و غایبانه در سلک بندهای آستان فلک نشان منتظم ساخت واو دران مهم ترددات نمایان بظهور آورد بعد فتح تهته چون در حضور رسید بموجب التماس خانخانان بمنصب لایق سرافراز گشت و در عهد سلطنت حضرت بادشاه بشیر افگن مخاطب گشت و در صوبه بنگاله جاگیر یافت چون طبعش بفتنه جوئی و شورش طلبی مفطور بود در زمانی که قطب الدین خان ولد شیخ سلیم چشتی بصوبه داری بنگاله رخصت یافت بخان مذکور اشاره رفت که اگر شیر افگن برجادهٔ صواب ثابت قدم بوده باشد بحال خود داشته سرگرم خدمت دارد والا روانهٔ درگاه والا سازد درصورتیکه بحضور والا نیاید بسزا رساند قطب الدین خان در بنگاله رسیده بعد چندگاه روانه بردوان گردید شیر افگن که دران حدود جاگیر داشت استقبال نمود و در وقت ملاقات مردم قطب الدین خان هجوم آورده دور او برگرفتند شیر افگن طرز وضع مردم معاینه نموده شمشیر کشیده بر شکم قطب الدین خان چنان زخم کاری زد که روده او بیرون افتاد وهمانجا جان بحق تسلیم کرد دران حال مردمان قطب الدین خان هجوم آورده شیر افگن خان را بقصاص خون آقای خویش بقتل در آوردند صبیه غیاث بیگ المخاطب اعتماد الدوله در حبالهٔ زوجیت شیر افگن مذکور بود این غیاث بیگ پسر خواجه محمد شریف طهرانی است خواجه در مبادی حال دیوان بیگی محمد خان تکلو حاکم هرات بود که در وقت تشریف بردن حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه بعراق بموجب امر بادشاهی خدمت شایسته بتقدیم رسانیده و فرمان شاه طهماسپ والی ایران درباب سرانجام ضیافت و مهمان داری که در اکبرنامه داخل شده بنام همین محمد خان است بعد فوت محمد خان خواجه محمد شریف مذکور بخدمت شاه طهماسپ پیوست و بوزارت سرافرازی یافت

بعد ازانکه خواجه مذکور فوت شد خواجه غیاث بیگ و خواجه طاهر هر دو پسرانش بهندوستان آمدند و خواجه غیاث بیگ دو پسر و یک دختر داشت بعد رسیدن در قندهار دختر دیگر تولد شد ازانجا روانه شده در فتح پور سیکری بملازمت حضرت بادشاه جنت آرامگاه سعادت اندوز ملازمت گردیده بمقتضائے کاردانی در اندک فرصتے دیوان بیوتات گردید چون نویسنده کاردان و خوشنویس بود و شعر متین داشت و در کار کشائے اهل حاجات و رشوت گیری بے نظیر بود روز بروز پایه قدرش افزود و موجب پیش آمد او شد و دختر دویم که در قندهار ولادت یافته بود در عقد نکاح شیر افگن درآورد و در ینولا که شیر افگن به تقریبے که نوشته شده کشته گشت متصدیان صوبه بنگاله بنکوحه او را که دختر غیاث بیگ بوده باشد و در ماده فرستادنش بدرگاه فلک اشتباه حکم جهان مطاع صادر شده بود روانه حضور مقدس نمودند ازانجا که طنطنه جمال بے مثال ان ماهر وے پری تمثال در سامع جهانیان رسید و وصف حسن و خوبی آن خدیو کشور محبوبی بر السنه عالمیان بدین نمط جاری بود که نقاش ازل بزیبائی او بر لوح وجود نقشے نکشیده و مصور لم یزل برعنائی او در جریده هستی شکلے نه آفریده مهر درخشان از چهره رخشان او نور بوام میگرد و ماه تابان از تابش رخساره پرانوار او روشنی میخواهد خامه در تعریف رویش فواره نور می شود و نامه در توصیف رخسارش چون چمن بهاری میگردد

مثنوی

قدش نخلے ز رحمت آفریده	ز بستان لطافت سر کشیده
رخش ماهی ز برج اوج فردوس	ز ابرو کرده آن مه خانه در قوس
بزیر چرخ کس پیدا نه گردد	که رویش بیند و شیدا نه گردد

حضرت خاقان زمان با صفائے خوبهائے آن ماه لقا تخم عشق و محبت در مزرعه جان می افشاندند درین صورت عجب نیست که شیر افگن بموجب امر و الا بقتل رسیده باشد چون هنگام طلوع کوکب طالع و ایام سطوع اختر بخت ان ملکه روزگار بود و وقت در رسید در سال ششم جلوس والا داخل حرم سرائے گردید نخستین نور محل خطاب یافت و بعد آن به نور جهان مخاطب گشت ان حضرت شیفته حسن بے نظیر و فریفته لقائے دل پذیر آن ماه منیر فلک خوبی گشتند و مست باده محبت شده دل و جان و ملک و

مال در نرد عشق ان نازنین باختند اخبار فریفتگی و شیفتگی ان حضرت بر حسن دل فریب
ان ماه وش در اکناف گیتی انچنان اشتهار یافت که حکایت خسرو در محبت شیرین
و داستان مجنون در عشق لیلی مشهور بود بلکه آن داستان کهن از جریده روزگار منسوخ
گشت و این حکایت نو بر السنه خورد و بزرگ جاری گشت **نظم**

زجام محبت چنان مست شد | که سر رشته کار از دست شد
فرو بست چشم خرد دست عشق | خرد را چکار است با مست عشق
دلش بود مشغول محبوب و بس | نه فکر جهان و نه پرواے کس
زمام ارادت بدو داده بود | کز و شور بر جانش افتاده بود
بجان بود در بند اذعان او | همیز و نفس جسز بفرمان او

الحق بیگم در حسن و خوبی طاق و در نیک ذاتی و فیض بخشی شهره افاق بود در خوش
خلقی و خوشخوئے بے همتا و در نیک نهادی و نیکنامی یکتا از فرط عقل و دانش روشن ضمیر
و بعلو فطرت و فراست عدیم النظیر بانتظام امور سلطنت سکندر اندیشه و بانتساق
مهام مملکت ارسطو پیشه بدا دو دهش بے محابا و به بخشش و بخشایش حاتم آسا در خداجوئی
و خداطلبی درویش بحر دار و در شجاعت و دلاوری مردانه وار چنانچه گفته اند

بیت

نورجهان گرچه بصورت زن است | در صف مردان زن شیر افگن است

طبیعت متین و شعر رنگین داشت اگر چه از بیگم اشعار دل پذیر بسیار است اما در ایامے
که ستاره ذو ذنب طلوع شده این بیت خوب گفته **بیت**

ستاره نیست بدین طول سر بر آورده | فلک بشاطری شاه سر بر آورده

و نیز در باب ماه عید گفته است **بیت**

هلال عید بر اوج فلک هویدا شد | کلید میکده گم گشته بود پیدا شد

القصه تمامی امور سلطنت و مهام مملکت بقبضه اقتدار و کف اختیار نورجهان بیگم
در آمد و رفته رفته کار بجائے رسید که از بادشاه جز نامی نماند ان حضرت میفرمودند
که من سلطنت را به نورجهان بیگم ارزانی داشتم غیر از یک سیر شراب و نیم سیر گوشت
مرا هیچ نمی بایدان که بانو در جهروکه می نشست و تمامی امرا حاضر گشته کورنشات

وتسلیمات بجامی آوردند وگوش بر فرمان داشته مطابق احکام قدسیه عمل مینمودند
وفرامین بنام امرائے متعینه ممالک محروسه صادر می شد وطغرائے فرامین چنین می
نوشتند حکم علیه عالیه مهد علیا نور جهان بیگم بادشاه وسجع مهراین بود بیت

نورجهان گشت بحکم الله ہمدم و ہمراز جهانگیر شاه

اگرچه خطبه بنام بیگم نبود اما سکه باین نقش منقش گردید بیت

بحکم شاه جهانگیر یافت صد زیور بنام نورجهان بادشاه بیگم زر

اعتماد الدوله پدر والاقدر بیگم بمنصب وکالت کل مقرر گشت وابو الحسن برادر کلان بیگم
بخطاب اعتقاد خانی وخدمت میر سامانی سرافرازی یافت بعد چندگاه بخطاب
آصف خانی ممتاز گردید وجمیع خویشان ومنتسبان بمناصب بلند ومراتب ارجمند
اختصاص یافتند بلکه غلامان وخواجه سرایان بخطاب خانی وترخانی سرافراز گشته
بین الاقران والامثال سربلند شدند بیت

بخت دید و در دولت کشاد بیشتر از خواهش او هدیه داد

دربیان بازآمدن خان عالم از ایلچی گری ایران

در سال دهم جلوس والا از ایران معاودت نموده بشرف بساط بوس مقدس معزز گردید
وزنبیل بیگ ایلچی با مراسله شاه والاجاه برفاقت خان عالم بملازمت رسیده سرافراز
گشت از التفاتی که شاه با خان عالم مبذول داشته اگر بشرح درآید محمول بر اغراق
می شود و در محاورات اکثرے خان عالم خطاب می فرمودند و زمانے از خدمت جدا
نمی کردند اگر روزے پاسی بضرورت در کلبه خویش ماندی شاه بے تکلفانه بمنزلش
تشریف می بردند وحق آنست که خان عالم این خدمت را بشایستگی بتقدیم رسانیده
که تا این زمان مقدمات عقل و دانش که در جواب وسوال شاه و دیگران بظهور آمده
وزرپاشی وزرریزی که دران دیار نموده و دیگر مراتب ذکر مجلس هاست چون از خدمت
شاه رخصت شده بیرون شهر منزل نموده شاه والاجاه بے تکلف خود بشایعه
تشریف آورده عذرها خواست چون این همه مراتب بعرض مقدس رسید خان عالم
مشمول عواطف فراوان ومورد عاطفت بے پایان گردید وباضافه منصب

ورعایت بادشاهی ممتاز وسربلند گشت بے شایبہ تکلف ایلچی گری کہ او کرده دیگرے نکرده باشد در ایران اہل هند را نیک نام کرده آمد

نهضت موکب والائے مقدس بسیر وشکار گجرات یعنی احمد آباد

در سال دوازدهم جلوس والا ان حضرت بسیر وشکار گجرات نهضت فرموده بعد قطع مسافت در احمد آباد نزول اقبال فرمودند اگرچہ آب وہوائے ان ملک بر مزاج مقدس ناخوش افتاد واز سیر آن ولایت خاطر مقدس مکدر گشت اما تفرج دریائے شور کہ سی کروہ از احمد آباد واقع است باعث انبساط خاطر اشرف گشتہ تدارک ناخوشی خاطر قدسی گردید در وقت رسیدن بگجرات خیر النسا بیگم بنت خانخانان التماس کرد کہ باغ خانخانان متصل گجرات واقع است آرزو دارم کہ دران باغ ضیافت حضرت نموده سرافرازی حاصل کنم ملتمس او باجابت مقرون گشت چون موسم خزان بود وتمام برگ درختان ریختہ واشجار باغ از سر تا پا برہنہ بود نظم

هر شجر باغ ز سر تا بتر	ماند ز بے برگی خود برہنہ
ریختہ کرد درختان زسر	گشت زمین پر ز درمہائے زر

ان عفت سرشت برائے آراستن باغ وپیراستن گلشن وترتیب درختان وزینت خیابان واجرائے آب تاکید کرد کاریگران نادره کار وصانعان بدایع نگار فن صنعت گری را کار فرموده هر نوع درختے کہ دران باغ بود برگ وگل آن را از کاغذ رنگارنگ ومیوه ان از موم بهمان شکل واندام ورنگ وطرز آراستند واقسام میوه از نارنج ولیمون وسیب وانار وشفتالو وغیر ذلک بر اشجار درست ساختند وهمچنان انواع شقایق ورباحین وگوناگون گلهائے رنگین وبوتہ ها با برگ وشاخ کاغذین ترتیب دادند چنانچہ از گونہ گونہ میوه واثمار واشجار ورنگارنگ گلها ونهال در عین موسم خزان جلوه بهار بر روئے کار آمد وآن گلشن در وقت برگ ریزی مانند ایام نوروزی بشگفتگی وتازه روئے نمودار گشت بیت

درختان شگفتند بر طرف باغ	برافروختہ هر گلے چون چراغ

آن حضرت دران باغ مطرا حدیقہ فرح افزا کہ در شگفتہ روئے هم مساوات بباغ بهارین

سبز دتشریف بردہ موسم خزان فراموش کردہ بے اختیار برائے چیدن گل و میوہ دست مبارک دراز کردند و ثانی الحال بر حقیقت کار واقف شدہ بسیار محظوظ شدند و بر صنایع بدایع کاری گران و تجویز و تمیز ان عفت نشان آفرین فرمودہ باضافہ جاگیر و انعام سرافراز فرمودند و از انجا معاودت بدار الخلافہ نمودند +

ولادت باسعادت سُلطان محمد اورنگ زیب پسر بادشاہزادہ سُلطان خُرم

پیش ازین در حرم سرای قدسی بادشاہزادہ سلطان خرم از عفت قباب ممتاز بانو بیگم بنت آصف خان نوزدہم صفر سال دہم جلوس والا سلطان دارا شکوہ و چہارم جمادی الاول سال یازدہم سلطان محمد شجاع بعالم وجود آمدہ بودند درینولا ہنگام مراجعت از گجرات در مقام حوالی موضع وہود شب یک شنبہ دوازدہم ابان ماہ الٰہی مطابق یازدہم شہر ذی قعدہ سال سیزدہم جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۲۷ ہجری محمد اورنگ زیب سعادت ولادت یافت از طلوع آن اختر برج خلافت ہزاران انبساط نصیب روزگار جد بزرگوار گردید و از ظہور ان گوہر درج سلطنت فراوان نشاط قرین حال پدر والا قدر گشت در بارگاہ مقدس بزم عیش و عشرت آراستہ و مجلس فرح و مسرت پیراستہ شد کوس شادی بلند اوازہ گشت و طنطنہ مبارکبادی و مبارکی از ہر طرف در رسید بساط نشاط از کران تا کران کشیدہ آمد و نوائے ارغنون تہنیت از زبان صغار و کبار برامد نہال امال خیر خواہان سربلندی گرفت حدایق امید خلایق نضارت پذیرفت ہمایون ذاتے کہ از یمن وجود مبارکش ناہید بزم سرور آراستہ سازبہجت نواخت فرخندہ طالعی کہ از برکات ذات ملایک صفاتش خورشید در ذروہ شرف رایت افتخار بلند ساخت **قطعہ**

نمود در رخ ز مطلع امید اختری	کز مہد دولتش گل خورشید رفتہ اند
بگشادہ اند اہل ادب لب بتہنیت	اوازہ ولادت او در شگفتہ اند
گلبانگ تہنیت شدہ از ہر طرف بلند	دلہا ز عیش چون گل خندان شگفتہ اند

اختر شناسان فکرت بلند و اصطرلاب دانان رصد بند که در استخراج تقویم و تخریج احکام مهارتی عظیم داشتند بفکر فلک پیما دخرد کواکب سنج سیر افلاک نموده در تشخیص زمان سعادت وتحقیق وقت ولادت باسعان نظر ولمعان فکر زایچه طالع مولود کرده از طلوع وغروب کواکب وشرف وهبوط انجم واتصالات اختران بایک دیگر ونظرات ستارگان باخودها وتفاصیل دقایق احکام وشرح حقایق امور از طول بقا وعلو ارتقا بر مدارج سلطنت ومعارج خلافت گذارش نمودند بیت

طالع عالم شده میمون به نیکو اختری　　منتظم شد سلک ملک و دین بوالاگوهری

بمقتضاے خجسته اختری انوار بخت مندی وطالع بلندی از ناصیه حال پیدا واز فرخ فالے تاریخ ولادت باسعادت از لفظ آفتاب عالمتاب هویدا اکنون که نسخه تحریر می در آید آن خورشید اوج اقبال ودرخشنده کوکب برج جاه وجلال زیب اورنگ خلافت هندوستان است آلهی فراوان سال زینت بخش سریر جهانبانی ورونق افزای تخت گیتی ستانی باد بیت

یکے غنچه از باغ دولت دمید　　کز انسان گلے چشم گیتی ندید

دربیان مقرر کردن منار وچاه ودرختان در شاهراه و عمارات جهان گیر آباد ولاهور

در سال چهار دهم جلوس والا از اکبر اباد تالاهور در شاهراه مسافت هر کروه مناره بلند که رهگذران را دلیل راه بوده باشد ودر دو کروه چاه پخته که سفر گزینان از اب ان فیضیاب شوند ودو رویه رسته درختان که راه گرایان در ظلال ان اسایش واز اثمار ان حلاوت یابند مقرر گشت اگرچه رسته درختان در شاهراه اختراع شیرخان افغان است اما در عهد دولت حضرت خاقان زمان رواجے تازه یافت حسب الحکم والا فرمان پذیران مناره وچاه احداث کردند واشجار میوه دار نشانیدند ان حضرت در ایام شاهزادگی در پنجاب شیخو پوره نام دیهی متصل ساهو ملی بنام نامی که بمناسبت اسم شیخ سلیم درویش که از دعاے ان مستجاب الدعوات انحضرت سعادت ولادت

یافته بسلطان شیخو مشهور بودند آباد کرده ومختصری از عمارات اساس نهاده حوالی آن را
شکارگاه مقرر کرده بودند در بنولاان را پرگنه علحده کرده بجهانگیرآباد موسوم فرمودند و
از پرگنات جوار دهات دران پرگنه داخل نموده بجاگیر سکندر رلے قراول مرحمت گشت
و بموجب حکم والا عمارت دولتخانه و تالاب کلان و مناره بلند اساس نهادند و بعد از سکندر رلی
بجساگیر ارادتخان مقرر شد و سربراهی عمارت بعهده او قرار یافت و بهمه جهت یک لک
و پنجاه هزار روپیه خرچ گردید و هم درین سال دولتخانه سرکار والا در دار السلطنت لاهور مشتمل
بر اقسام نشیمن دل کشا و انواع اماکن فرح افزا بعمارات متین تعمیر یافت و هشت لک روپیه
خرچ گردید. رباعی

زهی صفاے عمارت که در تماشایش | بدیده باز نگردد نگاه از دیوار
هواے او متنوعه چو فکرت نقاش | زمین او متلون چو صفحه گلزار

دربیان تعریف و مذمت تنباکو و منع گشتن آن بموجب حکم والا

اگرچه آغاز برامدن تنباکو از جزایر فرنگ است که آنرا حکما و اطبا در برخے ادویه بکار
می بردند و براے دفع بعضے امراض کشیدن دودان تجویز میکردند. و بعضے مردم
صحیح المزاج هم دوست میداشتند لیکن چندان رواج نداشت و از فرنگ کمتر می
آوردند آخر الامر در ممالک هندوستان کشاورزان عالم عالم کاشته تمتع یافتند و
حاصلات آن را بر اجناس دیگر تفوق می جستند خصوص در عهد سلطنت ان حضرت
کشت ان رواج بسیار یافت و بکثرت کشیدن دودان همه کس آرزومند گشت امرا و وزرا
و شرفا و نجبا و صلحا و زهاد و فضلا و شعرا و بلغا و فصحا و حکما و نجبا و فقرا و غربا رغبت آن نمودند
و خورد و بزرگ و وضیع و شریف مایل آن گشته بر جمیع کیفیات و تمامی ماکولات و
مشروبات مقدم داشتند گزین ما حضر نهانان و بهترین تحفه اخلاص مندان گشت
و تاثیرات عمل آن بمرتبه رسیده که طالبش ترک اکل و شرب لابد تواند کرد اما از و احتراز
نتواند نمود و همه کس از لعاب دهن غیرے کراهت دارد لیکن از کشیدن تنباکو
احدی تمیز کف کسی و ناکس در میان نمی آرد هر چند تلخیش بیشتر بدلها شیرین تر و زرخش
گران تر میگردد و دودش در نظر طالبان کحل الجواهر و آتش آن باعتقاد آرزومندان

آتش غریزی مینماید بلیت

بسیار کسے کہ خواہدش از دل و جان   کمیاب کسے بود کہ اورا کم خواست

بے شایبہ تکلف مصاحبی است در سفر و حضر ہمدم و ہمراز خلا و ملا ہم نفس و دمساز انجمن آرائے خلوت گزینان صومعہ دار مسرت پیرائے محفل نشینان بخت بیدار معشوقیست دل فریب از سلسلہ دودبہائ حلقہ زلف مشکین مویان کمند عشق بر گردن جان جہانیان انداختہ واز آتش محبت شمع تمنا در نہان خانہ دل عالمیان روشن ساختہ عاشقی است بوالہوس با پری رویان بوسہ بازی نمودہ واز لب ہائے دلبران ماہ جبین چاشنی گرفتہ عندلیبی است ہزار داستان در نغمہ سرائے دل فریب مشتاقان واز نوا سنجی مایل ساز طالبان فرمان روائیست تاج گزین کشور کشاہی است تخت نشین از نی علم عالم گیری بر عرصہ دلہا افراختہ واز آوازہ غلغل کوس جہانبانی و جہانستانی بر اقلیم جانہا نواختہ طالبان ان را ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است و چون بر می آید مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است بلیت

آن حریفانے کہ تنباکو کشند   اولش اللہ و آخر ہو کشند

استغفر اللہ چہ می گویم و چہ می نویسم بشنو تنباکو کیفی است بدتر از کیفیات وشغلی است موجب تضیع اوقات قفلی است بر دہان از یاد سبحانی بند لیست بر زبان از ذکر یزدانی پسندیدہ طبع بوالہوسان بادہ خوار مقبول مزاج مصطبہ نشینان می گسار مردود اہل دلان فرخندہ منش مذموم خردمندان والا دانش فعلی است عبث یعنی از سوختن در آتش خوردن دود واشامیدن عملی است بیجا یعنی دود را غذا کردن و معنی باد در دہان کوفتن معہذا چندین مضرت بدنی از و پیدا وضرر ابدانی از و ہویدا میگردد ویعنی روئے نورانی را خیرہ وچہرہ ارغوانی را تیرہ می سازد ودماغ را مختل ومنی را زایل می کند انبار بلغم وسرفہ از و پیدا می شود وزحمت دق وضیق النفس رو می نماید ودہن گندہ وبد بو می گردد ومرات ضمیر پر زنگ وصفحہ دل سیاہ می گردد بلیت

تنباکو نوش را سینہ سیاہ است   اگر باور نداری نے گواہ است

بالجملہ چون رواج ان بسیار گردید وامیر وفقیر وصغیر وکبیر مایل آن شدند حضرت خاقان زمان بامتناع این فعل عبث یعنی کشیدن دود تنباکو حکم فرمودند

وبناظمان ممالک وحاکمان مملکت مناشیر مطاعه درماده اند فاع این بدعت و انعدام بیع وشرائے ان بصدور پیوست وبنابر مزید احتیاط وپاس حکم والا و عبرت طالبان اکثری راکه باوجود صدور حکم جرات بکشیدن آن نمودند در شهر لاهور تشهیر فرمودند بلکه بعضے زالب بریدند اما ازبسکه عالمی طالب این دود سیه گردید باوجود امتناع وتادیب عبرت پذیر نشدند واجتناب نورزیدند دروز بروز این بدعت افراط پذیرفت **قطعه**

باسیه دل چه سود گفتن وعظ — نرود میخ آهنی در سنگ
آهنی را که مور چانه بخورد — نتوان بردازو بصیقل زنگ

دربیان بعضے ازسوانح بدائع

درینولا بعرض والارسید که دراکبرآباد عورتے سه دختر بیک بار توامان زائیده بود واکنون بازیک پسر ودو دختر براورده وهمه حیات هستند ونیز معروض مقدس گشت که عورت زرگری اول مرتبه حامله گردیده بعد دوازده ماه زائید واز حمل دویم پس از هیزده ماه وسویم بعد دوسال فرزند آورد ودر مدت حمل کاروبار خانه راچنانچه رسم مردم نامراداست می کرد وهیچ جه برد دشوار ومشکل نبود ونوبتے دختر باغبانی بنظر اقدس در آمد هاریش وبروت انبوه ظاهر ش بمردان مشتبه وریش او از وجب زیاده ودرمیان سینه هم موے انبوه اما پستان نداشت بعورات حکم شد که اورا درگوشه برده کشف ستر نموده حقیقت را مفصل معروض قدسی دارند مبادا خنثے بوده باشد ظاهر شد که محض عورت است نوبتے در وحشی شیر لال خان نام قوی هیکل تربیت کرده از نظر گذرانید فرمودند که باگاو جنگ اندازد خلق کثیر برائے تماشائے هجوم آورده بود جمعے از جوگیان نیز محو تماشائے بودند شیر دید بایک جوگی که برهنه بود بطریق ملاعبت نه بطرز غضب چنانچه باده خود جفت می شود بحرکت درآمد وبعد از انزال گذاشت وباعث تعجب گردید وحکم شد که ان شیر را قلاده وزنجیر داکرده زیر جهروکه یله نمایند همچنین قریب پانزده شیر دیگر نرو ماده زیر جهروکه گذاشتند وشیران هیچکس آزار نمیرسانیدند وازان شیرها بچه ها بوجود آمد ونیز چندی یوز در

در باغ جهروکه گذاشتند که از اینها نیز توالد و تناسل گردید بعرض رسید که حکیم علی
در خانه خود حوضے احداث نموده و در کنج حوض در زیر آب خانه پرداخته در غایت
روشنائی و دران خانه بتچه رختے و چند کتابها نهاده و طلسمے بکار برده که هوا آب را
نمیگذارد که دران خانه دخل کند هر کس که میخواهد که بتماشا انجا برود برهنه شده لنگ
بسته در آب فرو می رود و دران خانه رفته لنگ گذاشته رخت خشک که در انجا
گذاشته اند می پوشد و دران خانه جائے ده دوازده کس است که باهم نشسته
صحبت دارند حضرت خاقان زمان بتماشائے ان تشریف بردند بر وسعتے که
گذارش یافت دران خانه رفتند و محظوظ شدند و حکیم علی بمنصب دوهزاری
سرفرازی یافت نوبتے در دیهی از دیهات جالندهر تعلقه پنجاب برق بر زمین افتاده
و دوازده درعه در طول و عرض نوعے سوخته شد که نشانی از رستنی و سبزه نماند
محمد سعید حکیم جالندهر بر سران قطعه زمین رفته کند انید هر چند می کندید ند اثر
حرارت بیشتر ظاهر می شد بعد کندیدن پنج و شش درعه زمین پارچه آهن تفته برامد
و بحدے گرم بود که گویا همین زمان از کوره آتش برامده چون بهوا رسید سرد گردید
آن را بجنس بحضور مقدس ارسال داشت و از نظر اشرف گذشت او حسب حکم والا
حواله استاد داؤد آهنگر گردید او سه حصه اهن برق یک حصه اهن دیگر آمیخته
دو شمشیر و یک خنجر و یک کارد درست ساخته بنظر انور گذرانید و لپسند خاطر فیاض
زمان افتاد نوبتے ان حضرت در خطه دل کشائے متهرا برائے دیدن درویش
خدا اندیش که بعضے مردم اورا از باریافتگان درگاه الوهیت دانسته اکثر خوارق
بیان میکردند و بعضے بسحر و جادو نسبت میدادند متوجه شدند چون وقت نماز
شام بود بعد از انکه درویش از نماز فارغ شد پنج درویش دیگر آمده برابر
ان درویش که مرشد انها بود ایستاده دست بمناجات بر داشته بمبدائے
فیاض توجه نمودند که بیک بار از هوا بر سرش زر پاشی گردید قریب هفتصد اشرفی
طلا مرتبه بمرتبه بارید درویش نصف اشرفی بخاقان زمان داده گفت که در خزانه
خود نگاهدارند گاهے کمی نخواهد شد و نصف بدرویشان حواشی خود قسمت کرد
آن حضرت متعجب شده رخصت گشتند در راه بخاطر اشرف گذشت حیف

صد حیف که بدرویش دست بوس نکردم همدرین اثنائے خادم آن درویش کامل
آمده گفت که دست بوس شما بدرویش رسید ازین معنی زیاده تر تعجب افتاده فرمودند
که ایا از کشف و کرامات دانسته شود یا سحر و جادو تصور نموده آید یا از تسخیر اجنه باید
دانست آخر الامر بتحقیق پیوست که این همه از نتائج وفور عبادات و حصول کمالات
است رباعی

کاملے از خاک گیرد زر شود — ناقصے را سیم خاکستر شود
سنگ گر خارا و گر مرمر شود — چون بصاحب دل رسد گوهر شود

رسیدن جماعه بازی گران بنگاله بحضور مقدس و تماشائے انواع حیرت افزا

اول تخم اقسام درخت بر زمین ریخته چندبار گرد آن گردیدند و افسون ها خواندند یکبار
از چند جا شروع بر رویدن درختان گردید در طرفة العین درخت توت و سیب
و نار جیل و انبه و امرود و انناس و انجیر و خرما و بینگک که هیچکس آن را پربار ندیده
و موج دریا بینگک را بکنار می انداز دنمودار شده آهسته آهسته از زمین بر آمده
هر درخت بقدر انداز خود بلند شده و شاخ و برگ بر آورده شگوفه بهار نمودار
کرد بازیگران التماس نمودند که اگر حکم شود میوه این درختان بخوریم حکم شد همچنین
بکنید فی الحال بر گرد درختان گردیدند و افسون خواندند بلا تعلل انبه و سیب و
توت و انناس و انجیر وغیر ذلک چیده در حضور اشرف آوردند و حاضران انجمن
والا بموجب حکم خوردند و لذت بسیار یافتند بعد ان مرغے چند درمیان آن
درختان ظاهر کردند که هرگز باین خوشش رنگی و مقبولے و نغز آوازے مرغ ندیده
و این همه مرغان درمیان آن درختان نواسنج و نغمه طراز بودند بعد از ساعتے
آن درختان بمثال وقت خزان برگهائے سرخ و زرد نمودار کردند و در اندک فرصتی
زیر زمین فرو رفتند و از نظر نظارگیان پنهان شدند ٭
دیگر دران شب که جهان سیاه و تاریک بود یکے از بازیگران برهنه شده

وغیراز پرده ستر عورت چیزے با خود نداشت چرخے چند زد بعد ان چادرے گرفت و آئینہ حلبی از میان چادر برآورد کہ از شعاع ان شب تیرہ در رنگ روز روشن گشت وان قدر نورانی شد کہ از دہ روزہ راہ ہر کس آمدہ ظاہر کرد کہ در فلان شب طرفہ نموداری گردید واز آسمان آنچنان روشنائی ظاہر گشت کہ ہرگز بدان روشنائی روز ندیدہ ایم*

دیگر ہفت نفر می ایستادند و نطق زبان رامطلق نمی کشودند واز ایشان زمزمہ خوانی و خوشگوئی بظہور می آمد کہ گویا ہفت نفر بیک آواز با صوت میخوانند*

دیگر قریب بصد تیر سر میدادند و معلق بہوا نگاہ میداشتند و میگفتند کہ ہرگاہ امر شود یکے از آن تیر ہا را آتش دہیم حسب الامر شمع در دست گرفتہ تیر ہوائے راکہ دو تیر پرتاب راہ از ایشان دور بود آتش میزدند و نوعے جادوگری میکردند کہ اگر دہ تیر را حکم میشد یکبارگی آتش میدادند*

دیگر پنجاہ تیر پیکان دار وکمانی حاضر ساختند یکے از ایشان کمان را بدست گرفت و تیرانداخت درہوا بلند رفتہ ہمانجا ایستاد تیر دیگر سر دادند با تیر اول بند شد ہمچنین چہل ونہ تیر باہم بند کردند تیر اخرین کہ گذاشتند ہمہ تیر ہا را از ہم جدا ساخت*

دیگر بست من گوشت وبرنج ومصالحہ در دیگ انداختہ آب سرد دران کردند واصلا آتش در زیر آن ننمودند دیگ خود بخود در جوش آمد وبعد از ساعتے سر دیگ را واکردند قریب بصد لنگرے طعام برآوردند وبخورش مردم دادند*

دیگر فوارہ در زمین خشک نصب کردند وسہ بار بر دور آن گشتند آن فوارہ بیکبار بجوش آمدہ قریب دہ درعہ بلند شد وہر لحظہ برنگے دیگر آب از فوارہ میجوشید وگل افشان می شد واز اب فوارہ کہ بزمین میرسید زمین نم نمی گرفت وقریب یک ساعت فوارہ درجوش بود وچون فوارہ را برداشتند ازان زمین اثر آب پیدا نبود وباز فوارہ را برزمین نصب کردند درین مرتبہ از یک سر فوارہ آب پیدا میشد واز یک سر آتش گل افشان می بود قریب دو گہری این تماشا کردند*

دیگر یک نفر از ایشان ایستادہ شد ونفر دیگر بالائے کتف او ایستادہ ہمچنین

شصت نفر بالائے یک دیگر بہم ایستادہ کردند ویک نفر بازیگر آمدہ نفر اولین را معہ
دیگران برداشتہ بر دوش خود گرفتہ روان شد *

دیگر یک نفر ایستادہ کردند دیگرے دست در عقب او کردہ ایستاد تا چہل نفر
بر پشت یکدیگر چسپیدہ ایستادند و نفر اولین قوت کردہ این چہل نفر را برداشتہ در میدان
گردید این قدر قوت از حد قیاس بشری افزون است *

دیگر آدمی را آوردند و یک یک اعضاے آن را جدا کردہ بر زمین انداختند ساعتے
ہمچنان اعضائے او افتادہ بود باز پردہ برکشیدہ یکے از بازیگران اندرون پردہ
رفتہ بعد از ساعتے بیرون آمد چون پردہ را برداشتند آن شخص سلامت برخاست
کہ گویا ہرگز زخم بر بدن او نبود *

دیگر کلاوہ ریسمان آوردہ سر ریسمان گرفتہ کلاوہ را در ہوا سر دادند تار ان
بنوعے بلند شد کہ سر دیگر منظر نمی آمد یک نفر از اہنا یراق بستہ حاضر آمد وگفت
کہ دشمنان من در ہوا آمدہ ایستادہ اند بجنگ می روم این بگفت و براہ تار ریسمان بجانب
آسمان عروج کرد چندانکہ از نظر تماشائیان غایب گشت بعد از ساعتے از تار ریسمان
خون تقاطر کرد بعد آن بدفعات اعضاے تمام بدن جدا جدا گردیدہ سر و یراق
بر زمین افتاد دران حال زنش از پردہ بیرون آمدہ اعضائے شوہر خود را
جدا جدا دیدہ نوحہ زنان و گریہ کنان اجازت سوختن خود گرفتہ در ہمان ہنگامہ
آتش افروختہ با اعضاے شوہر خاکستر گردید ساعتے نگذشتہ بود کہ آن شخص
بہمان طرز با یراق از بالاے آسمان براہ تار ریسمان فرود آمدہ تسلیمات بجا آورد وگفت
باقبال حضرت بر دشمنان ظفر یافتہ آمدہ ام و اعضاے کہ فرو ریختہ از دشمن من بود
چون بر حقیقت سوختن زوجہ خود اطلاع یافت فریاد و نالہ بنیاد نہاد وگفت اگر
زن مرا پیدا کنید بہتر والا خود را در آتش انداختہ خاکستر میسازم چنانچہ براے
سوختن مستعد گردید درین اثنا زن او آمدہ حاضر گردید وگفت کہ اے شوہر خود را مکش
کہ من زندہ ام این معنی موجب تعجب نظارگیان گشت *

دیگر کیسہ او را افشاندند ہیچ چیز درو نبود بعد ان دست درون کردہ
دو خروس برآوردند خوشرنگ و کلان و ہر دو خروس را بجنگ در آوردند ہرگاہ

این فردوس ها بال بهم میزدند آتش از بال ایشان گل افشان می شد و یک ساعت بخوبی
باهم بجنگ بودند چون پرده بر روے فردوس کشیده ه بر داشتند کبک رنگین نمودار
شده بسیار خوشخوانی کردند که گویا نزدیک اینها دم نیستند بهمان قهقهه که در دامن
کوه میزنند نواسنج بودند باز نقاب بر روے کبک بر آوردند چون بر داشتند بجاے
کبک دو مار سیاه پشت قرمزی کیچه سر نمودار گردید چنانچه دهن باز کرده سر از
زمین برداشته بهمدیگر پیچیچ خوردند و جنگ کردند و مست شده افتادند و بعد
آن در زمین غایب شدند ؛

دیگر بر زمین کولابی ساختند و گفتند که سقایان از اب پر سازند چون پر گشت
پرده بر روے ان کشیده بر داشتند اب بمرتبه یخ بسته بود که فیلان بران گذشته
هرگز شکسته نشد گویا ان یخ سنگ بود ؛

دیگر دو خیمه روے بروے هم بفاصله یک تیر انداز ایستاده کردند اولا
دامن خیمه بالا زدند و گفتند به بینید که در خیمه چیزے هست یا خالیست یکے
از بازی گران دران خیمه رفت و دیگرے داخل خیمه دیگر شد وگفت که از جانوران
چرنده و پرنده بهر کرا نام برند ازین خیمه بیرون آورده جنگ نمائیم حکم شد که
شترمرغ را برا ورند فی الفور ازین خیمه دو شترمرغ بیرون آمدند و بایکدیگر جنگ
کردند چنانچه سر همدیگر را خونین نمودند و باهم بسیار آزار دادند فاما هیچکدام از هم
پاے کم نیاوردند اینها را از هم جدا کرده درون خیمه بردند بعد آن بفرمایش شاهزاده
سلطان خورم از هر دو خیمه دو نیله گاو فربه و کلان و مست برآورده جنگ کنانیدند
گاهے این آن را پیش می برد و گهی آن این را بانیطرف می آورد تا دو گهڑی این نیله
گاو باهم جنگ نمودند مجملا ازین هر دو خیمه هر جانورے را که نام می بردند بازیگران
درحال ظاهر می ساختند ؛

و دیگر طشت بزرگ از آب صاف پر کردند و بر زمین گذاشتند و یک گل
سرخ را در دست داشته گفتند که هر رنگ بفرمائید در آب فرو برده نمائیم این
گل را در آب فرو برده آوردند گل زرد بود باز در آب انداخته آوردند نارنجی شد
مجملا گل را صد بار در آب انداخته هر بار رنگ تازه ظاهر گشت همچنین کلاه و ریسمان

سفید در آب فرو برده نا سرخ شد و دیگر بار زده بر آمد همچنان چند مرتبه که این ریسمان در آب انداخته هر مرتبه رنگ دیگر نمودار گردید*

دیگر قفس چهار پهلو آوردند یک طرف جفت بلبل خوش آواز دران قفس نمودار بود و طرف دیگر قفس نمودند دیدن مرتبه جفت طوطی ظاهر گشت و طرف سویم جانوری سرخ سخن گو بنظر در آمد و طرف چهارم جفت کبوتر بر خط و خال و خوش آواز ملحوظ گشت هر چهار طرف که قفس مے نمود جانوران دیگر نمودار میشدند*

و دیگر قالین کلان هشت درعه انداختند خوش طرح و رنگین چون آن قالین از پشت بر داشتند پشت او روشد و روے پشت فاما طرح و رنگ دیگر اگر هفتاد مے گردانیدند هر بار پشت روے می نمود و روے پشت و رنگ و طرح دیگر نمودار میگشت*

دیگر آفتابه کلان پر از آب کردند و سر آفتابه زیر نمودند و تمام آب ان را فرو ریختند چون باز درست نگاه داشتند باز سر ان را زیر کرده آتش ریختند همچنین چند مرتبه آب و آتشی از ان انداختند*

دیگر جوال کاهی آوردند ان جوال دو سر داشت تربوز کلان بر آوردند و ازین سر تربوز را اندرون انداختند و ازان سر جوال انگور صاحبی و کشمشی بر آوردند و ازان سر دیگر باز انداختند همچنین چند مرتبه انواع میوه ازین سر جوال بر آوردند و بسر دیگر انداختند*

دیگر ازان جماعة نفرے می ایستاد و دهن باز میکرد و بیک بار سر ماری از دهن او بیرون می بر امد و نفر دیگر سر مار می کشید قریب چهار درعه مار از دهن او بر می آورد بهمین آئین تا بست مار از دهن او بر آوردند و مارها را بر زمین رها کردند و آن مارها با یکدیگر جنگ نمودند و بهم پیچیدند*

دیگر آئینه بر آوردند و یک گل در دست گرفتند و ان گل در آئینه هر بار برنگ دیگر نمودار می شد*

دیگر ده مرتبان خالی بر آوردند و همه کس مشاهده کردند که مرتبانها خالیست بعد یک گهری مرتبانها بر داشتند یکے پر از عسل بود و دیگر از شکر چینی و همچنان هر یکی

پر از شیرینی و غیر ذالک و آن شیرینی ہا را اہل مجلس خوردند بعد از ساعتے کہ مرتبان ہا برآوردند ہمہ خالی بود گویا کسے انہارا پاک شستہ ✤

دیگر کلیات حضرت شیخ سعدی شیرازی آوردند و بکیسہ گذاشتند باز آوردند دیوان خواجہ حافظ برامد و آن را چون بکیسہ کردند دیوان سلیمان برامد باز چون در کیسہ کردند دیوان انوری برامد ہمچنین چند مرتبہ کتاب را در کیسہ انداختند ہر مرتبہ دیوان دیگر برآمد ✤

دیگر زنجیرے مقدار پنجاہ درعہ آوردند و بہوا انداختند و این زنجیر در ہوا راست ایستاد گویا زنجیر بجائے بنداست و سگی آوردند این سگ زنجیر گرفتہ بالائے رفتہ ناپدید گردید ہمچنین پلنگ و شیر و بعضے جانوران دیگر زنجیر را گرفتہ بالا رفتہ ناپدید می شدند بعد آن زنجیر را زیر کردہ در کیسہ در آوردند از ان درندگان ہیچ اثر ظاہر نگشت کہ کجا رفتند و چہ شدند ✤

دیگر لنگری آوردند پر از لیمون و گوشت لذیذ بود باز سرپوشش بر سر لنگری گذاشتند چون واکردند لنگرے پر از قبولی پر کشمش و با دام و قیمہ بود باز سرپوش بر ان نہادند این مرتبہ پر از کلہ و پاچہ بود ہمچنین چند مرتبہ سرپوش گذاشتند و برداشتند خوردنی تازہ بنظر می در آمد ✤

دیگر طاس کلانی با سرپوش حاضر کردند و آن را از اب پر نمودند و غیر از آب در وے چیزے نبود بار دیگر کہ سرپوش از طاس برداشتند ہفت ہشت ماہی در میان آب در حرکت بودند باز سرپوش بر طاس گذاشتند و برداشتند دوازدہ مرغابیے در آب نمایان بود باز سرپوش بر طاس نہادہ برداشتند سہ چہار مار کلان بہم پیچیدہ در میان آب نمودار بود و ہمچنین چند مرتبہ کہ سرپوش برداشتند چیزہائے دیگر نمایان بود آخر مرتبہ کہ سرپوش برداشتند ہیچ چیز در میان آن نبود ✤

دیگر انگشتری یاقوتے آوردند و در انگشت کوچک خود کردند باز از انگشت کوچک براوردہ بانگشت دیگر کردند نگین او زمرد بود بانگشت دیگر کردند الماس دید بانگشت دیگر انداختند نگینہ اش فیروزہ گشت ✤

دیگر تیر انداز راہ شمشیر ہاسے برہنہ دم بالا نمودہ بر زمین نصب کردند یکے

از ایشان پہلو بر شمشیرہا نہادہ غلطک زدہ تا تیر انداز راہ بالائے شمشیرہا رفت و باز آمد اصلا بہ بدنش آزار نرسید؛

دیگر بیاض از کاغذ سفید تمام حاضر کردند و بدست آن حضرت دادند ہیچ چیز نمایان غیر از کاغذ سفید سادہ بنظر در نمی آمد در طرفۃ العین اول ورق سرخ افشان و لوح پر کاربران ساختہ نمودار گشت ورق دیگر باز کردند رنگ کاغذ آسمانی افشان کردہ و بر ہر دو صفحہ مرد و زن راباہم کشیدہ بودند و بسیار پاکیزہ ورق دیگر کہ باز کردند رنگ زرد در کمال ہمواری و افشان کردہ و شیر و گاؤ کشیدہ بنظر در آمد ورق دیگر کہ باز کردند رنگ سبز و افشان کردہ نمونہ باغے و سرو بسیار و درختان و گل بیشمار شگفتہ و عمارتی درمیان باغ بود ورق دیگر کہ بر آوردند رنگ کاغذ سفید و مجلس رزم کشیدہ بودند کہ دو بادشاہ بایکدیگر در جنگ و جدل بودند مجملا ہر ورقے کہ باز میکردند رنگ کاغذ غیر مکرر و صورت نو و مجلس تازہ بنظر می در آمد القصہ دو روز و شب ہنگامہ بازی و سحر سازی آن بازی گران جادو کار و سحر کاران سامری کردار انبساط پیرائے خاطر مقدس بودند پنجاہ ہزار روپیہ نقد و خلاع مرحمت کردند و ہمچنین بادشاہ زادہ سلطان خرم و دیگر شاہزادہ ہا و خوانین انعام دادند کہ قریب دو لک روپیہ بانہا رسید ظاہرا این علم را سیمیا گویند و درمیان فرنگ بسیار است چنانچہ حضرت خاقان زمان اینہمہ مقدمات را مفصل و مشروح در نسخہ جہانگیر نامہ کہ ان حضرت از طبع مقدس بعبارات پسندیدہ و استعارات گزیدہ تصنیف نمودہ اند بقلم خجستہ رقم آوردہ کہ باعث انبساط خاطر مطالعہ کنندگان آن نسخہ غریبہ می تواند شد؛

دربیان تسخیر قلعہ کانگرہ کہ مقدمہ فتح کوہستان پنجاب است

در اوایل سال سیزدہم جلوس والا شیخ فرید مرتضے خان میر بخشی بالشکر گران برائے تسخیر قلعہ کانگرہ تعین شدہ بود و راجہ سورج مل ولد راجہ باسو را بعد فوت پدرش بمنصب دو ہزاری سرفراز فرمودہ ہمراہ شیخ تعینات نمودہ بودند راجہ سورجمل در مقام ناسازی دفتنہ پردازی آمدہ با مردم شیخ طریق مخالفت و منازعت پیمود شیخ صورت حال وارادہ بغی اورا بدرگاہ والا عرض داشت و راجہ بخدمت

شاہزادہ سلطان خورم ملتجی گشته از سوء المزاجی شیخ نسبت بحال خویش معروض داشت مقارن این حال مرتضی خان بجوار رحمت ایزدی پیوست وراجه سورج مل بجناب مقدس طلب شده برکاب شاہزاده والا قدر بمهم دکن رخصت یافت ومهم کانگره موقوف شد بعد ازانکه ممالک دکن مفتوح گشت وشاہزاده ازان طرف معاودت فرمود راجه سورج مل بوساطت امرا بخدمت شاہزاده متعهد تسخیر قلعه کانگره گردید شاہزاده بعرض مقدس رسانیده لشکر گران از ملازمان خود با محمد تقی بخشی سرکار خویش وراجه سورج مل تعین کرد وبعد رسیدن در کوهستان راجه را با محمد تقی نیز صحبت برانگشت چون این معنی بعرض والا رسید محمد تقی بخشی را طلب حضور فرموده وعوض او راجه بکرماجیت برهمن راکه از عمدهای دولت شاه در شجاعت وجوان مردی وجرات ودلاوری بے نظیر بود با مردم تازه زور تعین فرمودند از طلبداشت محمد تقی وتعین راجه بکرماجیت راجه مذکور فرصت راغنیمت دانسته صریح بغی ورزید بالشکر شاہزاده جنگ کرده سید صفی بارهه راکه از عمده هائے بود با چندے از برادرانش کشت ودست تعدی دراز کرده پرگنات دامنه کوه ومحال خالصه شریفه تا پرگنه بتاله وکلانور غارت کرد همدرین اثنا راجه بکرماجیت در رسید راجه سورج مل تاب جنگ نیاورده متحصن گشت وباندک زد وخورد قلعه مو ومهری مفتوح گردید راجه سورج مل فرار شده خود را در شعاب جبال وکریوه هائے دشوار گذار درکشید چون جگت سنگه برادر خورد راجه سورج مل بمنصب چهار صدی داشت وتعینات بنگاله بود درینولا که راجه سورج مل مصدر چنین شوخی گردید مطابق تجویز راجه بکرماجیت شاہزاده بعرض مقدس رسانیده جگت سنگه را از بنگاله در حضور طلب داشت وبمنصب هزاری ذات وپانصد سوار وخطاب راجگی سرافراز فرموده بملک موروثی رخصت نمود وعنایات والا شامل حال او گردید وبموجب حکم مقدس از دهری که مسکن راجه مذکور است شهرے موسوم به نورپور بنام نورجهان بیگم آباد گشت وراجه جگت سنگه بمهم تسخیر قلعه کانگره برفاقت راجه بکرماجیت تعین شد کانگره قلعه ایست قدیم برسمت شمالی لاهور در میان کوهستان استحکام یافته در دشواری ومحکمی ومتانت معروف ومشهور وبست وسه برج وهفت دروازه دارد ودوران آن یک کروه وپانزده طناب است طول پاو کروه

دو و طناب و عرض بست و دو طناب و ارتفاع یکصد و چهار درعه و دو حوض کلان درون اوست تاریخ آغاز اساس ان قلعه جز خداے جہان آفرین ہیچکس نمیداند در ہیچ نسخه اندراج نیافته **قطعه**

زان حصارے که طرف باره او | در علو از ستاره دارد عار
صحن او حصن اختران ثابت | بوم او بام گنبدے دوار

اعتقاد مردم آن دیار آنست که آن قلعه به سبب صعوبت کوه گاہے از قومے بقومے دیگر انتقال نیافته و بیگانه دست تسلط بر و نرسانیده و از ابتداے ظہور اسلام در ہندوستان ہیچ یکے از فرمان روایان دہلی بر و دست تصرف دراز نه کرده سلطان فیروز شاه با وجود آن ہمه حشمت و شوکت و استعداد خود بران سرزمین رفته به تسخیر آن قلعه پرداخت و مدتے محاصره داشت چون دانست که استحکام و متانت قلعه بحدیست که تا سامان قلعه داری و اذوقه بقلعه نشینان بوده باشد فتتاح آن از محالست کام ناکام مصالحه کرده و به آمدن راجه آنجا در حضور خورسندی نموده برگشت و نیز بعضے فرمان روایان دیگر لشکرها به تسخیر آن قلعه میفرستادند و کارے از پیش نمی رفت و در عہد خلافت حضرت بادشاه غفران پناه نیز بارہا افواج تعین گردید اما صورت انفتاح در آئینه تردد و تلاش معاینه نگشت در ینولا راجه بکرماجیت محاصره نموده و مورچلها قسمت کرده مداخل و مخارج اذوقه مسدود ساخته بتدابیر صایبه و افکار ثاقبه کار بر اہل قلعه تنگ ساخت چون مشیت ایزدی اقتضا آن کرد که سلسله حکومت ہنو دازان حصن حصین و قلعه خدا آفرین که در صورت حصانت و استواری مرغ اندیشه بکنگره تسخیر آن نمیرسد و طایر خیال بشرفه انتزاع آن نمیتوان پرواز کرد منقطع گردد و رایت اسلام بران قلعه چه بلکه تمامی ان دیار کہسار بلند شود ذخیره غله ازان قلعه نزدیک باخر رسید و جز دی که ماند دران کرم افتاد و از کار رفت قلعه نشینان چهار ماه علفهاے خشک بے نمک جوشانیده خوردند چون بغایت تنگ شدند و کار بهلاکت رسید و امید نجات بلکه توقع حیات نماند بنا چار راجه تلوکچند امان خواسته مکالید قلعه پیش راجه بکرماجیت فرستاد و بوساطت راجه جگت سنگه بعد از گرفتن قول و حصول جمعیت خاطر آمده ملازمت کرد بتاریخ غره محرم سنه ۱۰۳۱

جلوس والا مطابق سنہ ۱۰۳۱ روز شنبہ آن قلعہ آسمانی ارتفاع مفتوح گشت و بعد معروض اقدس باعث جمعیت و انبساط خاطر گردید و راجہ بکرماجیت مورد وفور عنایات قدسی گشت ؛

نہضت موکب والا بعد سیر کانگرہ بعرصہ دلکشای کشمیر

حضرت خاقان زمان از دار الخلافہ اکبر آباد نہضت فرمودند چون نواحی وسوہہ مورد خیام والا گشت اعتماد الدولہ برحمت حق پیوست و متصل ہتوارہ از اعمال وسوہہ برلب دریای بیاہ مدفون کردند و عمارت عالی بر سر مزارش اساس نہادند و محال جاگیر و اسباب امارت و تمامی نقد و جنس ان مغفور بنور جہان بیگم مرحمت گشت و ازانجا متوجہ پیشتر شدند چون راہ کہسار و کریوہ ہاے دشوار گذار بود اردوی بزرگ در نواحی سیبہ گذاشتند و با جمعی از مخصوصان و اہل خدمت متوجہ سیرگاہ گشتند و از سیبہ بچہار منزل ساحل دریای بان گنگا مضرب خیام والا گشت و راجہ چنبہ کہ بست و پنج کروہے کانگرہ واقعست و در کوہستان عمدہ ترین زمینداران است وگاہے بفرمان رواے دہلی روے نیاز نیاوردہ برادر خود را با پیشکش لایق بدرگاہ معلی فرستاد ازانجا آن حضرت برفتن از قلعہ کانگرہ تشریف بردہ تماشاے فرمودہ بانگ نماز و شرایط اسلام بتقدیم رسانیدند و حکم شد کہ مسجدے عالی احداث و تعمیر نمایند بعد سیرگاہ قلعہ در بہون کہ پایان قلعہ واقعست تشریف آوردند و در زیر چتر کلانی کہ بر سر بُت ہندی از زمان پاندوان نشان میدہند چترے خوردی از طلا ایستادہ کردند و چند روز دران سرزمین بسیر و شکار اشتغال داشتہ وازانجا نہضت فرمودہ بتماشاے جوالامکہی تشریف آوردند آن مکان است دوازدہ کروہے کانگرہ زیر کوہی کلان کہ سر بفلک کشیدہ دارد و دران مکان شبانہ روز از زمین و دیوارہا آتش زبانہ میزند بعضے مردم اہل تعصب نشان دادند کہ درانجا کان گوگرد است واز اثر حرارت آن آتش شعلہ می افروزد بموجب حکم اقدس بامتحان اندازہ آتش و تحقیق کان گوگرد زمین را کندیدند و آب پاشیدند بوے از گوگرد و اثرے از کان ظاہر نشد و اصلا آتش منطفی نگردید ان را از حکمت ہاے ایزدی تصور نمودہ باز آن حجرہ را

بعمارات متین درست کنانیدند و در حواشی آن مکان بموجب حکم والا عمارت درست
کردند سلطان فیروز شاه نیز در ایام سلطنت خویش چون بتسخیر کانگره متوجه شده در جوالا
مکھی رفته زمین کاویده و آب پاشیده بود تحقیق پیوست که کان گوگرد نیست از
عجایب قدرت قادر حقیقی است که از آغاز آفرینش خود بخود آتش شعله افروز میگردد
آنحضرت از تماشای آن امکنه و سیر و شکار بغایت مسرور شده متوجه کشمیر شدند
اگرچه در راه کشمیر بسبب نشیب و فراز و صعوبت طرق و دشوارگذاری جبال و بلندی
کریوه های وژرفای مغاک تصدیع بسیار میگردد و عبور پیاده بدشواری می شود
چه جای سوار و چارپای باربردار لیکن بعد نزول بکشمیر لطافت و نزاهت آن
خطه دلکشای تلافی و تدارک رنج و محنت این همه مسالک مهالک و محن و
مشاق آن راه جانکاه میگردد هر چند کوچه و بازار شهر خالی از حرکت نیست و مردمش
بدمعاش و بدلباس و بدطینت و بدخو هستند تمام صحرا و کوه از انواع شقایق دریاچین
نمونه بهشت برین است و از گونه گونه گل و میوه دم مساوات بباغ جنت میزند
و هر طرف جویهای دلجو و آبشارهای مسرت افزا و چشمهای شیرین باعث تماشای
نظارگیان است **بیت**

کشمیر مگو رشک پری خانه چین است — تحقیق بهشتی است که بر روی زمین است

القصه آنحضرت از کانگره متوجه شده بعد قطع مراحل در خطه دلکشای کشمیر نزول
اقبال فرمودند و تماشای سیرگاههای نزهت افزا و سیر اماکن مسرت پیرا نموده
بغایت محظوظ شدند در زمان بودن در خطه دلپذیر کشمیر روزی سلطان محمد شجاع
خلف بادشاهزاده محمد خورم در دولتخانه بازی طفلانه میکرد اتفاقاً بازی کنان بر دریچه
جانب دریا رفته بمجرد رسیدن سرنگون بزیر افتاد قضارا پلاسی ته کرده زیر دیوارها
نهاده بودند و فراشی متصل آن نشسته سر سلطان بپلاس رسید و پاها به پشت فراش
خورده بر زمین افتاد با آنکه از هفت درعه ارتفاع بزیر افتاد آسیب نرسید و حمایت
الهی شامل حال گردید پیش از این چهار ماه جوتک رای منجم گفته بود که سلطان از جای
بلند خواهد افتاد اما آسیبی نخواهد رسید از وقوع این معنی صدقات و خیرات بسیار کردند
جوتک رای مورد آفرین گشت و باضافه مواجب و عطای انعام سرافراز گردید

القصه آن حضرت بعد سیر کشمیر بے نظیر معاودت بهندوستان فرمودند چون اثر دم گرفتگی وکوتاهی نفس بان حضرت ظاهر گشت ورفته رفته بامتداد کشید واز اشتداد این مرض هوائے هندوستان بر مزاج قدسی سازگارنی گشت بنابر آن از سنه شانزدهم جلوس والا مقرر گشت که در هر سال اوایل بهار نزول مقدس عالی بکشمیر بے نظیر ودر ایام زمستان معاودت بهندوستان شود ودر هر منزل مختصر عمارت احداث کردند تا در وقت برف وباران وشدت سرما که خیمه خوش نیاید دران عمارت بسر برند وباسایش بگذرانند٭

در بیان بغی بادشاهزاده شاهجهان

ماجرائے احوال بادشاهزاده برین منط است که درسال دویم جلوس والا منصب هشت هزاری ذات وچهار هزار سوار سرافراز گشت بعد ازانکه درسال هشتم صبیه ابوالحسن المخاطب باصفخان خلف اعتمادالدوله درعقد نکاح شاهزاده درآمده بممتاز محل مخاطب گشت بمنصب ده هزاری ذات وشش هزار سوار سرافرازی یافت پس ازچندگاه پانزده هزاری ذات وهشت هزار سوار عطا گردید چون فتح ولایت رانا نمود وپسر رانا رابدرگاه والا آورد ولبست هزاری ذات وده هزار سوار وشاه خورم خطاب مرحمت گشت پس ازانکه بر مهم دکن تعین شدند خطاب شاهجهان که مقارن باسم مبارک خاقان زمان بود ومنصب سی هزاری ذات وبست هزار سوار عنایت کرده انواع تلطفات فرمودند ازانجا که صبیه نورجهان بیگم که از صلب علی قلی شیر افگن بود در حباله مناکحه شاهزاده سلطان شهریار درآورده بودند ازینجهت نورجهان بیگم که امور سلطنت بقبضه اقتدار او بود جانبداری شاهزاده شهریار می کرد وبه بادشاهزاده شاهجهان سوالمزاج می بود بعد ازانکه بادشاهزاده از مهم دکن معاودت نموده بماندو رسید پرگنه دهول پور بجاگیر خود استدعا نموده متصدی سرکار خود تعین کرد اتفاقاً پیش از رسیدن عرضداشت بادشاهزاده ان پرگنه رانورجهان بیگم بجاگیر شاهزاده شهریار تنخواه کرده بود وشریف الملک گماشته شهریار بران تصرف داشت گماشتهائے هر دو شاهزاده دران پرگنه بایکدیگر درآویختند درین آویزش تیرے بر حدقه چشم شریف الملک رسید واو از یک چشم کور گشت این معنی باعث زیادتی

آشوب و شورش گردید و فتنه و فساد بلند شد بادشاهزاده عرضداشت متضمن عجز و نیاز ارسال
داشت و افضل خان دیوان سرکار خود را بملازمت اقدس فرستاد که هر وجه غبار
شورش فرو نشانند اما بد اندیشان نمی خواستند که رفع فساد گردد و مقدماتیکه موجب
ازدیاد شورش بوده باشد در میان می آوردند چنانچه آصف خان را بجانب داری بادشاهزاده
متهم ساخته خاطر بیگم را ازین چنین برادر رنجانیدند و بیگم را برین آوردند که مهابت خان
را که با آصف خان عداوت دارد و به بادشاهزاده نیز بے اخلاص است از کابل
طلبداشته مقصدی شورش و فتنه باید کرد و هر چند فرامین والا و مناشیر بیگم درباب
طلب مهابت خان صادر می گشت عازم حضور نمی شد بالآخر صریح نوشت تا آنکه
آصف خان در حضور است رسیدن بنده متصور نیست اگر فی الواقع دولت
شاهجهان را برهم باید زد آصف خان را بصوبه داری بنگاله بفرستند من بحضور رسیده
بتقدیم حکم والا پردازم بموجب نوشته مهابت خان آصف خان را به بهانه آوردن
خزانه بطرف اکبرآباد فرستادند و امان الله پسر مهابت خان را بمنصب سه هزاری
ذات و دو هزار سوار سرافراز فرمودند و فرمان صادر شد که او را نیابتاً در کابل
گذاشته متوجه آستان بوس گردد و بموجب حکم قضا توام مهابت خان از کابل در حضور
معلی رسید و حکم شد که محال جاگیر شاهجهان را از میان دواب وغیره تغیر کرده بجاگیر
شاهزاده شهریار تنخواه دهند شاهزاده شاهجهان باستماع این خبر از ماندو متوجه حضور
پرنور گشت چون این معنی بعرض والا رسید از لاهور نهضت باکبرآباد فرمودند و از
فتنه سازی کوته اندیشان و اغوای نور جهان بیگم شورش فتنه و فساد بلند شد و
چنان فرزند اقبال پیوند را که غیر از اطاعت و فرمان پذیری امرے دیگری
نداشت بزور و عنف در کبر سن و ضعف و بیماری بموجب بر سر ستیزه
آوردند **مثنوی**

عزیزان را کند کید زنان خوار ‌‌ ‌ ز کید زن بود دانا گرفتار
ز مکر زن کسے عاجز مبادا ‌ ‌ ‌ زنِ کیتاد خود هرگز مبادا

اکثر امرا بتهمت ارسال رسل و رسایل بطرف شاهجهان ماخوذ شدند و بعزل منصب
و جاگیر معاتب گشتند و درین مهم مدار تدبیر امور و ترتیب افواج بر مهابت خان

مقرر شد بعد نهضت از لاہور افواج قاہرہ بر سر شاہجہان تعین گردید شاہجہان بعد
رسیدن در اکبر اباد از استماع نہضت رایات عالیات بطرف کوتلہ میوات شتافتہ
وداراب پسر خانخانان وراجہ بکرماجیت و دیگر امرائے خود را بر روے افواج بادشاہی
کہ بر و تعین شدہ بود مقرر گردانید و خود نیز مستعد شد تا انکہ عساکر طرفین باہم رسیدہ
رو بہ پیکار آوردند و آتش محاربہ مشتعل گشت بہادران جنگ جو و مبارزان پرخاش
خود او مردی و مردانگی دادند و ہر یک کارنامہ رستم و افراسیاب بظہور آوردند
درین کارزار لشکر بادشاہزادہ غالب آمد و اثار فتح و ظفر نمودار گشت ازانجاکہ مشیت
ایزدی بران رفتہ بود کہ بادشاہزادہ چندگاہ در تعب و رنج بودہ باشد و شد اید
سفر عاید حال گردد چہ قانونی است مستمر و آئینے است مقرر کہ ہرگاہ اقبال مندی
را زمان حصول عطیہ عظمے الٰہی و وقت احراز دولت نامتناہی نزدیک میرسد
در پیشگاہ ان ایام مورد محن و مشاق می گردد تا چون بر درجہ کمال و ذروہ قصوے
منصاعد مے بشود خال این نقطہ عین الکمال او مے گردد و از گزند بدگمان سپند
بودہ باشد **بیت**

گر فلک کار ترا برہم زند غمگین مباش　　میکند خیاط جامہ قطع بہر دوختن

اتفاقاً در عرصہ کارزار بندوقچی زخمی نیم جان افتادہ و بندوق تیر بند و فتیلہ آتش
افروز در دست او بود راجہ بکرماجیت کہ جنگ مردانہ کردہ غالب مطلق شدہ بود
و دلیرانہ بر لشکر بادشاہی می آمد چون نزدیک بان نیم جان بندوقچی در رسید قضارا
فتیلہ بر بندوق مذکور رسید و تیران از سینہ راجہ درگذشت ہمانجا قالب تہی کرد
ازانجاکہ راجہ مذکور از عمدہ ہائے دولت خواہ بادشاہزادہ بود و خالی از تدبیر و شجاعت
نبودہ از کشتہ شدن او انتظام لشکر پراگندہ گشت و بادشاہزادہ از دیدن حال لشکر
خویش پائے ثبات نتوانست محکم [illegible] بالضرور ازانجاکوچ نمودہ بجانب ماندو راہی
گردید و حضرت خاقان زمان از استماع این فتح متوجہ اجمیر شدند و شاہزادہ
سلطان پرویز راکہ درین نزدیکے از پتنہ در حضور مقدس رسیدہ بود با مہابت خان
و راجہ نرسنگہ دیو بوندیلہ و راجہ گج سنگہ راتہور و راجہ جے سنگہ کچھواہہ و دیگر امرا
کہ چہل ہزار سوار بودہ باشند بر سر شاہجہان تعین نمودند و اتالیقی شاہزادہ پرویز

ومدار مهام بر مهابت خان مقرر گشت چون افواج بادشاهی نزدیک بقلعه ماندو رسید
شاهجهان رستم خان را با افواج خویش مقابل اینها فرستاد و رستم خان طریق بیوفائی
پیموده خود را نزدیک مهابت خان رسانید ازین معنی توزک جمعیت شاهجهان زیاده تر
برهم شد و در ماندو بودن خود را صلاح ندیده از آب نربدا گذشته باسیر رسید دران
وقت خانخانان برکاب شاهجهان حاضر بود ظاهر گشت که بمهابت خان مکاتیب می نویسد
و اراده رفتن دارد داورا با داراب خان پسرش قید گردانید و در اسیر بعضی حرم
واسباب زیادتی گذاشته به برهان پور آمد و خانخانان که نظربند بود به بهانه صلح واشتی
از شاهجهان رخصت گرفته به مهابت خان پیوست و نیز اکثر مردم جدائی گزیدند
بحسب ضرور شاهجهان در عین شدت باران از برهان پور روانه شده براه گولکنده
و بندر مچهلی پتن بطرف اودیسه و بنگاله راهی گردید چند منزل که در حدود گولکنده
میرفت قطب الملک والی آن ولایت از راه مردمی پیشکش نقد و جنس و غله و میوه
می فرستاد شاهزاده سلطان پرویز تعاقب نموده از چند منزل برگشته در برهان پور
رسید چون خبر رفتن شاهجهان بطرف بنگاله معروض قدسی گشت حکم شد که بادشاهزاده
سلطان پرویز و مهابت خان با جمعیت بطرف پتنه بروند و سد راه شاهجهان گردند
و خانخانان را باکبرآباد مقرر نموده خود بدولت متوجه کشمیر شدند و شاهجهان بعد رسیدن
در اودیسه دران حدود باندک جنگ اولا قلعه بردوان گرفت و بعد ازان قلعه اکبرنگر
را محاصره نموده جنگ بسیار نمود و ابراهیم خان صوبه دار و عابد خان دیوان و
دیگر بندهای بادشاهی کشته شدند شاهجهان آن قلعه را بتسخیر در آورده متوجه دهاکه
گردید و چهل لک روپیه نقد سوای اقمشه و فیل و دیگر اجناس از اموال ابراهیم خان
بضبط در آمد و احمد بیگ خان برادر زاده ابراهیم خان که در دهاکه بود بیچاره شده بملازمت
شاهجهان رسید تا این مدت داراب خان پسر خانخانان در قید بود درینولا شاهجهان اورا
سوگند داده از قید خلاص کرده صوبه داری بنگاله با و مرحمت نموده به پتنه رسید
ازینجا عبد الله خان را باله آباد و دریا خان افغان را باوده رخصت کرد عبد الله خان بزور
شمشیر و قوت مردانگی اله اباد را متصرف شد چون زمینداران بنگاله که نواره همراه شاهجهان
آورده بودند بعد رسیدن در پتنه با نواره گریخته رفتند شاهجهان در جنگل حصارے

ازگل ساختہ استحکام آن نمود درین اثنا شاہزادہ پرویز و مہابت خان بالشکر بسیار در رسیدند و بدفعات جنگ رو داد و راجا بھیم پسر رانا کرن کہ سردار لشکر شاہجہان بود در معرکہ کشتہ شد ازین جہت ہزیمت بر لشکر شاہجہان افتاد و غیر از قورچیان و عبداللہ خان ہیچکس نماند شاہجہان بمقتضائے شجاعت ذاتی و دلاوری فطرے دل بر مرگ نہادہ اسپ برانگیخت و اسپ سواری خاصہ زخمی شد درین اثنا عبداللہ خان جلوہ گرفتہ شاہجہان را از جنگ گاہ برآوردہ و ازان اسپ فرود آوردہ بر اسپ خود سوار کردہ بجانب پتنہ بر دچون افواج بادشاہی نزدیک پتنہ رسید شاہ جہان از انجا برآمدہ و بودن دران دیار صلاح ندیدہ در اکبرنگر آمد چون دران ایام کہ سال نوزدہم جلوس والا بودہ باشد سلطان مرادبخش قدم در عالم وجود نہادہ بود آن تازہ نہال گلشن سلطنت را با والدہ ماجدہ ایشان در قلعہ رہتاس گذاشتہ متوجہ پیشتر شد و داراب خان پسر خانخانان را کہ سوگند دادہ از قید خلاص کردہ بصوبہ داری بنگالہ مقرر نمودہ بود ہر چند طلب داشت او عذرہا در میان آوردہ بملازمت نیامد از انجا کہ زن و پسر او بطریق یرغمال نگاہداشتہ بودند بعد ازانکہ از و خلاف حکمی و عدم اطاعت بظہور پیوست زنش را در قلعہ رہتاس فرستادند و پسر جوان او را عبداللہ خان بقتل رسانید و بسبب غلبہ لشکر بادشاہی بودن در ولایت بنگالہ صلاح وقت ندانستہ براہے کہ آمدہ بود از بنگالہ باز در دکن رسید و در اثنائے راہ سلطان مرادبخش و حرم قدسی بملازمت رسید چون رسیدن شاہجہان از بنگالہ در دکن معروض مقدس گشت حکم شد کہ شاہزادہ سلطان پرویز و مہابت خان بالشکر ہمراہی بدرفع شورش شاہجہان باز بدکن برسند لہذا شاہزادہ و مہابت خان از پتنہ روانہ شدہ بطرف دکن رفتند و داراب خان پسر خانخانان را کہ از شاہجہان جدا شدہ بلشکر بادشاہی ملحق گشتہ بود بموجب حکم والا بقتل رسانیدند و خانخانان را در حضور معلی قید کردند شاہزادہ پرویز و مہابت خان قطع مراحل نمودہ در مالوہ رسیدند و شاہجہان بسبب رسیدن افواج بادشاہی بودن در دکن صلاح وقت ندیدہ در دار الخیر اجمیر رسیدہ و در انجا توقف ناکردہ از راہ جیسلمیر بصوب تھتہ آمدہ قصد ایران نمود و سلطان داراشکوہ و سلطان محمد شجاع و سلطان محمد اورنگ زیب پسران خود را بدرگاہ معلی فرستاد

چون در تهتهه شریف الملک کور نوکر شاهزاده شهریار قیام داشت از خبر آمدن شاهجهان جمعیت فراهم آورده توپ و تفنگ بر قلعه نصب کرده متحصن گردید و شاه بر دور قلعه منزل نموده چند روز بجنگ پرداخت و چندے از مردان کاری شاه بکار آمدند چون کارے از پیش نرفت بخاطر قدسی شاه والاجاه رسید که بتسخیر تهتهه وقت ضایع کردن از صلاح دور است همدرین اثنا خبر رسید که شاهزاده سلطان پرویز در دکن ودیعت حیات سپرد و مهابت خان در حضور رفته و خانجهان لودی در دکن قیام دارد درین صورت شاهجهان ولایت دکن را خالی دانسته پیش ازانکه مهابت خان که روبروی شاه بجانب تهتهه تعین شده بود برسد با وجود بیماری و ضعف که دران ایام طاری احوال شده بود از راه ولایت بهار و گجرات متوجه دکن شد و بعد قطع مراحل و طی منازل در ناسک تربنک از مضافات احمدنگر که بنگاه خویش درانجا گذاشته رفته بود نزول اقبال فرموده در جنیر اتفاق اقامت افتاد و درانجا بوده در فکر اخراج خانجهان لودی از دکن مصروف گردید٭

بیان رسیدن مهابت خان در حضور اشرف اقدس و مصدر گستاخی گردیدن و آصف خان را قید کردن

چون ارادت الٰهی بران شد که چشم زخمی بحضرت خاقان زمان برسد امری که از صلاح دور و بفساد نزدیک بوده باشد بمنصهٔ ظهور رسید یعنی مهابت خان که مصدر چندین خدمات نمایان و ترددات شایان شده بود بموجب التماس نورجهان بیگم و آصف خان بموجب مورد عتاب گشت و فدائے خان از حضور تعین گردید که مهابت خان را از شاهزاده سلطان پرویز جدا کرده روانه بطرف بنگاله سازد و حکم شد که خانجهان لودی از گجرات آمده بجائے مهابت خان اتالیق شاهزاده باشد و اگر مهابت خان برفتن بنگاله راضی نشود جریده بدرگاه والا بیاید و نیز حکم شد که زر کلیه مطالبه سرکار معلی که بذمهٔ مهابت خان طلب است ان رامعه مبلغے که از محال جاگیر امرایان بزور و بتعدی متصرف شده و وکلائے انها استغاثه دارند هم فیلان نامی که از بنگاله و آن حدود

بدست آورده ازو بازیافت نمایند اگر حرفی حسابی داشته باشد بدرگاه والا زود
رسیده نشان دیوانیان عظام نماید چون فدائی خان از حضور پرنور رخصت شده در
مالوه رسید حکم والا رسانید مهابت خان از شاهزاده سلطان پرویز رخصت شده عازم
درگاه آسمان جاه گردید و خانجهان لودی از گجرات رسیده بخدمت شاهزاده سلطان
پرویز قیام نمود مهابت خان بعد قطع منازل برلب دریای بهت که آن حضرت
متوجه سیر و شکار کابل بودند نزدیک اردوی معلی رسید چون طالب داشت
او بتحریک آصف خان بود و پیش نهاد خاطر آصف خان انکه او را بهمه وجوه خوار و
بی عزت ساخته دست تعرض در ناموس و مال و جان او اندازد چنانچه
مهابت خان دختر خود را به برخوردار ولد خواجه عمر نقشبندی نامزد کرده بود آن
جوانک را بموجب التماس آصف خان سر برهنه کرده و دست بر گردن بسته
در حضور والا کوره کاری کرده در قید نمودند و حکم شد که انچه مهابت خان باو داده
است فدائی خان ازو بازیافت نماید قریب یک لک روپیه از نقد و جنس ازو
گرفتند و نیز محمد محسن کروری پرگنه بتاله را که خسرزاده مهابت خان بود قید کرده بضرب
و شلق زرها بازیافت کردند مهابت خان از منصوبه آصف خان واقف شده پنجهزار
سوار راجپوت جرار همراه داشت که اگر کار برخلاف روی دهد جان نثار گردد
و از طرز آمدنش حرفهای ناملایم زبانزد مردم شده بود چون خبر آمدن او نزدیک
اردوی معلی بعرض والا رسید حکم شد تا مطالبات بادشاهی بدیوانیان اعلی ادا نسازد
و مدعیان خود را تسلی ننماید و فیلان بنگاله را از نظر نگذراند راه کورنش مسدود است آصف خان
با چنین عمده قوی بازو رکن السلطنت عداوت کرده در نهایت غفلت و عدم احتیاط
بوده بادشاه را بدین روی آب گذاشته خود با عیال و اطفال و احمال و اثقال و
خدم و حشم خویش از راه پل گذاشته آن روی آب رفته منزل نمود و اکثر امرای
و کارخانجات بادشاهی نیز از دریا گذشت و قلیلی مردم این روی آب ماندند درین
وقت که گرد و پیش دولتخانه والا هیچکس نبود مهابت خان قابو یافته با چهار هزار سوار
راجپوت از منزل خود سوار شده اولا بر سر پل رسیده معتمدان خود را با دو هزار
سوار گذاشت که پل را آتش داده نگذارند که احدی از امرای آن روی

آب بدین سمت عبور تواند کرد و خود بر دروازه دولتخانه والا رسیده از اسپ پیاده گشته با دوصد راجپوت بدرون شتافت و تخته دروازه غسل خانه را شکسته اندرون رفت پرستاران حرم سرا حقیقت را بعرض رسانیدند آن حضرت از اندرون خرگاه برامده بر پالکی نشستند مهابت خان پیشتر رفته کورنش بجا آورد و برگرد پالکی قربان گردید و معروض داشت که یقین کردم که از دست آصف خان خلاصی من ممکن نیست و بیحرمتی کرده خود را در پناه حضرت انداخته ام اگر مستوجب قتل و سیاست هستم در حضور اقدس بسیاست رسانید درینوقت راجپوتان نوکر او فوج فوج مسلح گشته دور سراپرده پادشاهی فرا گرفتند غیر از چند کس از خدمتگاران نزدیک آن حضرت نبود چون بے ادبی او خاطر اقدس شوریده نمود دو مرتبه دست بقبضه شمشیر کرده خواستند که آن بے باک را بزنند حاضران حضور مقدس التماس کردند که وقت حوصله آزمائی نیست ازینجهت ضبط خود فرمودند در اندک فرصت راجپوتان او درون و برون دولتخانه را فرا گرفتند مهابت خان بعرض رسانید که وقت سواری اسپ است حضرت بدولت سوار شوند و این غلام در رکاب باشد دران وقت اسپ خود پیش آورد غیرت سلطنت رخصت نداد که بر اسپ او سوار شوند اسپ سواری خاصه طلبداشته سوار شدند چون دو تیر انداز راه از دولتخانه والا برامدند مهابت خان فیل حوضه واز پیش آورده التماس کرد که وقت شورش است صلاح آنست که حضرت بر فیل سوار شوند بالضرور بر فیل سواری فرمودند مهابت خان یکے از راجپوتان معتمد خود را در پیش فیل و دو راجپوت عقب حوضه نشاند که هر کس از خواصان و خدمتگاران پادشاهی نزدیک می آمد بقتل میرسید تا آنکه حضرت در خیمه مهابت خان تشریف آوردند خان فرزندان خود را بر دور آن حضرت قربان گردانید و شرایط خدمتگاری و فرمان پذیری بتقدیم رسانید و دست بسته ایستاده غیر از عجز و نیاز بر زبان نمی آورد و التماس می کرد هر چه حکم شود بجا آرد از انجا که آن حضرت مست باده عشق و اسیر دام محبت نور جهان بیگم بودند و ساعتے از وے جدا نمی شدند درین حال دم بدم یاد آن کدبانو می کردند و غیر از طلب بیگم حرفے بر زبان نمی آوردند نظم

چه خوش گفت آن بباغ عشق رنجور که بو از مشک و رنگ از گل شود دور
ولی بیرون بود ز امکان عاشق که گوید ترک جانان جان عاشق

در زمانیکه آن حضرت بخانهٔ مهابت خان تشریف آوردند نورجهان بیگم فرصت یافته
از آب گذشته بمنزل آصف خان رفته بود مهابت خان ازین سهو و خطا تاسف
میخورد بخاطرش رسید که آن حضرت را بدولتخانه والا برده بهر وجه نورجهان بیگم
را بدست آورده از جانب او نیز خاطر واپرداز د باین قصد آن حضرت را بدولتسرای
محلی آورد و دران روز و شب آن حضرت بمنزل شاهزاده شهریار گذرانیدند و هرچه
مهابت خان میگفت می کردند چون نورجهان بیگم الظرف دریا صفوف اراسته
بتدارک میکوشیدان حضرت مقرب خان را نزد آصف خان فرستاده منع کردند
که جنگ درمیان انداختن صلاح نیست وبجهت اعتماد انگشتری مبارک بدست
او فرستادند روز دیگر آصف خان و خواجه ابوالحسن فوجها آراسته قرار بجنگ
دادند چون پل را کسان مهابت خان آتش داده بودند در صدد بدست آوردن پایاب
شدند ابوطالب پسر آصف خان بهرحال از آب گذشت واکثر همراهانش غرق شدند
آصف خان درمیان آب رسیده بود که ابوطالب و دیگران باندک جنگی دگردان
شده باز گشتند آصف خان نیز از میانه راه برگشت و نورجهان بیگم فیل سواره از
دریا گذشته بمردم تاکید عبور می کرد و جنگ درمیان بود درین وقت تیرے بیکے
از پرستاران بیگم که در عماری فیل نشسته بود بر بازو رسید بیگم بدست خود از بازوی
او تیر برآورد و خون بسیاری جاری گشت و لباسها خون آلود گردید و نیز دیگ فیل
بیگم بسیاری مردم بقتل رسیدند و فیل سواری بیگم زخمی چند برداشته برگشت
و خود را بدریا انداخت و شناکرده از دریا گذشت تا گزیر بیگم بعد گذشتن از دریا
در دولتخانه بادشاهی فرود آمد آصف خان که این همه شورش از و بود چون بیقین
دانست که نقش نوعے نشسته که از جنگ مهابت خان خلاصی ممکن نیست لهذا
با ابوطالب پسر خود و دو صد کس دیگر از همانجا روانه شده قطع منزل نموده در
قلعه اٹک بنارس که جاگیر او بود رفته متحصن گردید چون صلابت مهابت خان در دل
امرا غالب آمد خواجه ابوالحسن و دیگر امرا سوگند آن غلاظ و عهود شدا د از

مهابت خان گرفته ملاقات کردند بعد سه روز نورجهان بیگم در حضور مقدس رسید انحضرت
از ملاقات آن کدبانو خوشوقت شده از ساحل دریائے بهت کوچ کرده با مهابت خان
روانه کابل شدند چون تسلط و استیلائے مهابت خان همچنان بود بعد رسیدن در اتک
بنارس دردن قلعه رفته آصف خان و ابوطالب پسرش و پسر خلیل احمد ولد میر میران
با دوازده کس دیگر بدست آورده در قید نمود و بعضے از مصاحبان آصف خان را
دستگیر کرده بقتل رسانید و انحضرت چیزے نمیتوانستند حکم کرد بالجمله بعد قطع مسافت
بدار الملک کابل نزول اقبال واقع شد ازانجا که مهابت خان و راجپوتانش که
دست بفتنه سازی دراز کرده بودند در هر باب دلیر گشته طریق بے باکی مے
پیمودند روزے جماعة راجپوتان با احدی سرکار بادشاهی گفت و گو کردند
وکار بجنگ کشید احدیان همه یکجا شده جنگ مردانه نمودند قریب هشتصد
راجپوت علف تیغ گردیدند وازین معنی خفتی در رعونت مهابت خان راه یافت
و بعرض رسانید که باعث این فساد خواجه قاسم برادر خواجه ابوالحسن و بدیع الزمان
خویش او شده چون رعایتِ خاطر مهابت خان درمیان بود اینها را دستگیر ساخته
حواله کردند مهابت خان آن هر دو را سر برهنه کرده در بازار کابل بخواری و بے
عزتی گردانیده در قید نگاهداشت واز روزے که مهابت خان مصدر گستاخی گردید
بر همه کس غالب آمده بود و آن حضرت هر وجه مراعات خاطرش نموده مے فرمودند
که تا حال جدائی او از حضور بنابر عدم اختیار بود و هرچه نورجهان بیگم در خلوت بعرض
میرسانید بے کم و کاست پیش مهابت خان اظهار می فرمودند و صریح میگفتند
که بیگم قصد تو دارد خبردار باش و نیز صبیه شاه نواز خان ولد خانخانان عبدالرحیم که
در عقد نکاح میرزا ابوطالب المخاطب بشایسته خان ولد آصف خان است صریح
قصد تو دارد و نورجهان بیگم در فراهم آوردن جمعیت سعی داشت تا آنکه از کابل معاودت
بهندوستان کردند و چون در حوالی رهتاس نزول اقبال واقع شد انحضرت
بزبانے خواجه ابوالحسن بمهابت خان پیغام کردند که پیشتر روانه گردد والا کار
بجنگ میرسد بالضرور مهابت خان پیشتر راهی گشت بعد ازانکه از دریائے بهت عبور
کرده بزبانے افضل خان چهار حکم صادر فرمودند اول آنکه بادشاهزاده شاه جهان

بصوب تهته رفته است بتعاقبش شتافته مهم او را بانصرام رساند دوم آنکه آصفخان
را با همراهانش از قید بر آورده بملازمت اقدس بفرستد سوم آنکه طهمورث و
هوشنگ پسران شاهزاده دانیال مرحوم را که با و حواله شده بودند روانه حضور فیض گنجور
نماید چهارم آنکه لشکری پسر مخلص خان را که ضامن اوست و تا حال بملازمت والا نرسیده
حاضر گرداند در صورتیکه از فرستادن آصف خان و تقدیم احکام دیگر عدول نماید
فوج بر سر او تعین می شود و استیصال او میگردد افضل خان رفته احکام مطاعه
بمهابت خان گذارش نمود مهابت خان پسران شاهزاده دانیال را حواله نموده اظهار
کرد که بموجب حکم والا روانه تهته می شوم و آصف خان را خلاص مینمایم اما خوف دارم
که بعد خلاصی آصف خان مبادا بیگم از روی عداوتی که دارد فوجی بر سر من تعین کند
درینصورت هرگاه از لاهور بگذرم آصف خان را خلاص کرده روانه حضور پر نور
مینمایم افضل خان از پیش مهابت خان آمده پسران شاهزاده دانیال را از نظر گذرانیده
آنچه مهابت خان گفته بود مفصل بعرض رسانید مکرر بزبانی افضل خان حکم شد که خیریت
تو درین است که آصف خان را خلاص کنی والا ندامت خواهی کشید بالضرور مهابتخان
بموجب حکم والا عمل آورده آصف خان را طلبداشت معذرت خواست و بعهد
و سوگند خاطر از دو واپرداخته با همراهانش بحضور مقدس فرستاد لیکن ابوطالب
پسر او را بجهت مصلحت روزی چند نگاهداشته روانه تهته گردید از غرایب
آنکه شورش مهابت خان بر ساحل دریای بهت واقع شده بود خلاصی آصف خان
در روانه گردیدن مهابت خان بسمت تهته نیز بر ساحل همین دریا اتفاق افتاد و بعد
چند روز ابوطالب خلف آصف خان و خواجه قاسم برادر خواجه ابوالحسن و بدیع الزمان
داماد او را عذر خواسته روانه حضور نموده منزل بمنزل روانه تهته گشت و پیش از
رسیدن او دران حدود پادشاهزاده شاهجهان از تهته کوچ کرده بطرف دکن معاودت
نموده بود چنانچه سابقاً تحریر یافته مهابت خان بعد رسیدن در تهته بدون حکم مقدس
رو بهندوستان آورده و آثار بغی از وبظهور پیوست بعد معروض اقدس حکم شد
که فوجی بر سر او تعین شود خانخانان عبد الرحیم که از دست مهابت خان زخمهای
کاری بر جگر داشت بالحاح و اقراح مهم استیصال او بر ذمه خود گرفته رخصت شد

در محال جاگیر مهابت خان وصوبه داری اجمیر بخانخانان مرحمت گشت خانخانان بعد قطع منازل وطی مراحل در دار الخیر اجمیر رسید و مهابت خان که بعد معاودت از تهته بسمت اجمیر رسیده بود تاب جنگ نیاورده در شعاب جبال ولایت رانا رفته اقامت ورزید وخانخانان دران سمت در سنه ۲۱ جلوس والا در عمر هفتاد و دو سالگی بجوار رحمت حق پیوست و مهابت خان از انجا عرایض نیاز مشتمل عقیدت واخلاص بخدمت شاهزاده شاهجهان ارسال داشت و بموجب منشور عالی که بطلب او صادر گشت بجناح استعجال در جنیر رسیده بملازمت فیضد رجت مشرف گشته مورد انواع عواطف گردید و این معنی موجب ظهور مهر اقبال او گشت چون این خبر بعرض مقدس رسید خانجهان لودی بخطاب سپه سالاری وصوبه داری دکن سرافرازی یافت و مدتے اورا باشاهزاده شاه جهان کار مجاربه و مجادله درمیان ماند +

دربیان رحلت نمودن حضرت خاقان زمان بملک جاودان

درسال بست و دویم جلوس والا حضرت خاقان زمان مطابق معتاد متوجه کشمیر شدند درین مرتبه در کشمیر بان حضرت بیماری غلبه نمود وضعف وناتوانی روز بروز زیاده شد در اوایل زمستان رایت مراجعت برافراشتند و در منزل بیرم کله بنشاط شکار پرداختند دران سرزمین کوهی است بلند و در ته کوه نشیمن بجهت بندوق اندازی ترتیب یافته مقرر بود که چون زمینداران آهو را رانده بر تیغ کوه برآورند و بنظر اشرف درآرند آن حضرت بندوق راست کرده اندازند همین که تیر بندوق باهو میرسید از تیغه کوه جدا شده معلق زنان بزمین می افتاد و تماشائے غریب می شد درین وقت یکے از پیادهاے ان مرز بوم آهو را رانده آورد آهو بر پارچه سنگی جا گرفته ایستاد و بواقعی بنظر در نمی آمد پیاده مذکور خواست که پیشتر آمده آهو را ازان مکان روان سازد بمجرد رسیدن در انجا نتوانست پا مضبوط کرد دست به بوته زد قضارا بوته کنده شد و آن پیاده اجل رسیده ازان کوه آسمانی ارتفاع معلق شدن برزمین افتاد و استخوانش خورد شکست و اعضایش ازهم

گسیخت وجان بحق تسلیم کرد ومشاهده این حال مزاج اقدس باشوب گرائید وبرخاطر
مقدس مکدر گذشت ترک شکار کرده بدولت خانه والا تشریف آوردند گویا ملک
الموت باین صورت متخلق گشته بنظر انحضرت درامده بود ازان ساعت قرار و
ارام از خاطر مقدس برخاست از بهیرم کله کوچ کرده در بهتهه وازانجا در راجوری
نزول اقبال فرمودند وازانجا بدستور معهود یک پهر روز مانده کوچ فرمودند درا ثنای
راه پیاله خواستند همین که برلب نهادند گوارا نیفتاد و برگشت وتا رسیدن بدولتخانه
چگونگی حال دگرگون گردید آخرهای شب کار بدشواری کشید هنگام صبح نفسی چند
بسختی برامد وقت چاشت روز یکشنبه بست وهشتم شهر صفر ۱۰۳۷ مطابق پانزدهم
ابان ماه الهی سال بست ودویم جلوس والا در عمر شصت سالگی روح قدسی ازاشیانه
خاک بال افشان بر ساکنان افلاک گردید وآثار رستخیز نمودار شد نورجهان بیگم که
ازعنایات خاص آن حضرت سلطنت هندوستان می کرد خروش دل خراش
وناله جان تراش برکشید وگریبان جان از نوحه وفغان بر درید وریاحین مشک
آگین از چمن تارک بکندید وگل رخساره را از خار ناخن تراشید وبسان سبزه
بخاک وخون غلطید نظم

بسینه از تغابن سنگ میزد ‌‌ طپانچه بر رخ گلرنگ میزد
ز ریحان سروبستان را سبک کرد ‌‌ بچیدن سنبلستان را بیک کرد
دریغا زین زیانکاری دریغا ‌‌ دریغا زین جگرخواری دریغا
نخواهم بیجمالش زندگی را ‌‌ بملک جاودان پایندگی را
نهال عمر بی برگست بی او ‌‌ حیات جاودان مرگست بی او
بقا نوعی دفا نیکو نباشد ‌‌ که من باشم بگیتی او نباشد
نمیخواهم کز و یکسو نشینم ‌‌ جهان را بی جمال او نه بینم
چه اسایش دران گلزار ماند ‌‌ کز و گل رخت بندد خار ماند

درچنین وقت نور جهان بیگم هرچند آصف خان را نزد خود طلبداشت او عذرها
درمیان آورده نرفت چون با شاهزاده شاهجهان دور دست بود وبسبب قضیه
ناگزیر در امور جهانبانی اختلال روداد و در کار مملکت پراگندگی راه یافت آصفخان

با اعظم خان همداستان شده بجهت تسکین فتنه و آشوب و انتظام پراگندگیهای روزگار سلطان داور بخش عرف بلاقی پسر شاهزاده خسرو را از قید برآورده بر تخت سلطنت نشاندند نیز[(۱)] سکه و خطبه بنام او نموده دل شورش زده او را بعهد و سوگند مطمئن گردانید اما امرایان نظر بر انکه چون آصف خان استقامت و استدامت دولت شاهجهان میخواهد سلطان داور بخش را گوسپند قربانی تصور نموده با آن کورنش نمی نمودند چون داور بخش و امرا در نواحی لاهور رسیدند شاهزاده شهریار که در لاهور بود و باستماع واقعه ناگزیر سر بسلطنت برداشته دست بخزاین و کارخانجات دراز داشته بعد رسیدن سلطان داور بخش صفوف آراسته رو بعرصه پیکار آورده در اول صدمه انتظام افواج خود را پراگنده دیده رو بفرار نهاد و بقلعه درآمده بپای خود در دام افتاد و اکثر همراهانش قول گرفته آصف خان را دیدند روز دیگر داور بخش در قلعه ارک رسیده بر تخت خلافت نشست و شاهزاده شهریار را که نتوانست قلعه هم مضبوط نگاهداشت از درون حرم برآورده از فوطه کمرش هر دو دست بسته پیش تختگاه سلطان داور بخش حاضر آوردند داو بشرایط کورنش بجا آورد همان وقت او را محبوس کردند و بعد دو روز میل در چشمش کشیده از بینش معزول کردند چون شاهزاده شهریار طبع والا و فطرت بلند داشت دران وقت این رباعی فی البدیهه بر زبانش رفت قطعه

ز نرگس گلاب از چه نتوان کشید	کشیدند از نرگس من گلاب
اگر از تو پرسند تاریخ آن	بگو کور شد دیده آفتاب

بعد از چند روز طهمورث و هوشنگ پسران شاهزاده دانیال را گرفته مقید ساختند چون عنان اختیار سلطنت بدست آصف خان بود و بر جمیع شاهزاده ها و امرا تسلط داشت و میل خاطر و اعتقاد باطن او بجانب بادشاهزاده شاهجهان بود لهذا بعد چندگاه بموجب منشور عالی بادشاهزاده والا قدر که از دکن بنام آصفخان بعد استماع قضیه ناگزیر صادر فرموده بود داور بخش و گشتاسپ برادرش و شهریار و طهمورث و هوشنگ را در لاهور مسافر صحرای عدم نموده از تمامی مدعیان سلطنت خاطر را پرداخت بالجمله نعش آن حضرت را که از چکرهتی مصحوب مقصود خان

(۱) در حوالی بهتنبر.

بلاهور فرستاده بودند لب دریاے راوی متصل شاه دره در باغ مهدی قاسم خان که نورجهان بیگم آن باغ را رونق داده بود بخاک سپردند و بر مزار قدسی عمارت عالی تعمیر یافت شعرائے خردگزین اشعار رنگین در تاریخ فوت ان حضرت گفتند ازان جمله انکه

منظم

شهنشاه جهان شاه جهانگیر	که صیت عدل او بر آسمان رفت
چه نورالدین محمد بود نامش	ازان از رفتنش نور از جهان رفت
چگویم نام وے بحز حاتم طے	بعهد همتش نام و نشان رفت
گلستان جهان بے آب و رنگ است	بهار رو اب او چون در جنان رفت
ازین ماتم سرا چون رخت بربست	جهان غمگین شد و او کامران رفت
چو تاریخ وفاتش جست کشفی	خرد گفتا جهانگیر از جهان رفت

مدت سلطنت بست ویک سال وهشت ماه وچهار ده روز*

ابو المظفر شهاب الدین محمد شاه جهان بادشاه غازی صاحب قران ثانی خلف سویم نورالدین محمد جهانگیر بادشاه

روز یکشنبه بست و دویم جمادی الاول سنه ۱۰۳۷ هجری در ایوان خاص و عام دولتخانه والا واقعه دار السلطنت لاهور ارکان دولت و اعیان سلطنت سکه و خطبه بنام نامی ان حضرت مقرر کردند دران وقت عمر گرامی بحساب قمری سی وهفت سال و بحساب شمسی سی وشش سال بود چون ان حضرت در دکن قیام داشتند آصف خان عرضداشت متضمن اتمام کار مدعیان سلطنت و استدعائے تشریف شریف ارسال داشت و پیش ازین روزے که بادشاه جنت آرامگاه رحلت فرمودند آصف خان بنارسی نام هندوی را که در ره نوردی و تیزگردی بے همتا و در تند روی وگرم دوی یکتا بود در خدمت ان حضرت روانه کرده خبر قضیه ناگزیر بتقریر او حواله نموده انگشتری خود را برائے اعتماد باد داده بود بنارسی مذکور نوزدهم ربیع الاول در عرصه بست روز از جهانگیر هتی درجنیر که انتهائے حد ولایت نظام الملک است رسیده

نخستین بمنزل مهابت خان که از چند روز بملازمت مقدس رسیده بود آمده صورت واقعه گذارش نمود مهابت خان چون برق دیا و برده حرم سرائے عالی رسیده خبر باندرون فرستاد آن حضرت بیتوقف بیرون آمدند بنارسی مذکور زمین بوس نموده حقیقت را التماس کرد و انگشتری آصف خان را بنظر قدسی گذرانید حدوث این واقعه بر خاطر مبارک گران آمد چون وقت تقاضائے آن میکرد که در اخفا کوشیده شود بالضرور این خبر را پنهان کردند و بموجب التماس مهابت خان و دیگر دولتخواهان روز پنجشنبه بست و سویم ربیع الاول از جنیر روانه شدند و بخط قدسی فرمان عالیشان بنام آصف خان مشتمل رسیدن بنارسی مذکور و توجه رایات عالیات بسمت اکبرآباد مصحوب امان الله صادر گشت و نیز فرمان والاشان بنام خانجهان لودی صوبه دار دکن متضمن انواع عنایات بصدور پیوست او از واژگونی بخت قدر عنایت اقدس ندانسته بعهد وسوگند بنظام الملک درساخته ولایت بالاگهات که بتردد تمام بتسخیر در آمده بود تمامی به نظام الملک داده به برهان پور آمده با جمعی از شورش طلبان اتفاق نموده مصدر فتنه و آشوب گردید و جمعی از افغانان معتبر خود را با جمعیت فراوان در برهان پور گذاشته با امرائے بادشاهی که بظاهر دم موافقت زده خود را از شرارت او نگاه میداشتند مثل راجه گج سنگه راتهور و راجه جیسنگه کچهواهه وغیره بمانڈو رسیده اکثر ولایت مالوه متصرف شده سنگ راه رایات عالیات گردید ان حضرت بحسب تقاضائے وقت راه برهان پور گذاشته بطرف گجرات تشریف آوردند سیف خان صوبه دار گجرات در وقت آمدن ان حضرت از سمت تهته در گجرات مصدر گستاخیها گشته بود در ینولا هراس بسیار بخاطرش راه یافت چون همشیره کلان مهد علیا حضرت ممتاز محل در عقد ازدواج سیف خان بود براعات خاطر ان عفیفة الزمانی شریفة الدهر از تقصیرات سیف خان معاف فرموده اورا از گرداب اضطراب بساحل جمعیت آوردند و برائے نظم امور ملکی هفت روز در احمداباد مقام کردید شیر خان بارهه بمنصب پنجهزاری ذات و پنجهزار سوار و صوبه داری گجرات و میرزا عیسی ترخان بمنصب چهار هزاری ذات و دو هزار سوار و صوبه داری تهته سرافرازی یافتند و صوبه دار الخیر اجمیر بسپه سالار مهابت خان و پرگنات

نواحی بجاگیرش مرحمت گشت واز گجرات نہضت فرمودہ متوجہ اکبر آباد شدند و در راہ رانا کرن سنگہ سعادت ملازمت دریافت خلعت خاصہ با دہکدہکی لعل قطبی قیمت سی ہزار روپیہ وشمشیر مرصع وخنجر وفیل خاصہ واسپ بازین طلا عنایت فرمودہ محال جاگیرش بحال داشتند بعد رسیدن در اجمیر خانعالم ومظفر خان معموری وبہادر خان اوزبک وراجہ جے سنگہ کچھواہہ وراجہ انیراے ودیگر امراے بادراک ملازمت سعادت اندوز گشتند بست وششم جمادی الاول در دار الخلافہ اکبر آباد نزول اقبال فرمودند در ساعت میمون اشاعت اورنگ خلافت بجلوس اقبال مانوس زینت وزیب یافت کارگذاران درگاہ خلافت ومنتظمان کارگاہ سلطنت بارگاہی شگرف کہ از رنگ آمیزی ودفور زیبائی روے ہوا نگارین می نمود بستونہاے طلا ونقرہ برافراختند واضلاع آن را بسایبانہاے مخمل زردوزی وزربفت مغرق ومزین ساختند فرشہاے ملون وبساطہاے مزین گستردند واسباب طرب ونشاط ومواد فرح وانبساط مہیا گردانیدند نواے تہنیت ومبارکبادی مسرت افزاے زمانیان گردید وصداے کوس بہجت وشادی بگوش آسمانیان در رسید ترانہ سنجان شیرین نوا قمری اسا نشید خورمی برکشیدند درامشگران جادو ادا از پاے کوبی وچرخ زنی دلہارا در ربودند ایام نوبہار بر روزگار آشکار گشت وزمان نوروزی بعالم روزی شد جہان پیر برگ ونواے نوجوانی از سر گرفت وعالم دلگیر ساز وسامان عشرت بدست آورد وامرایان سپہ سالار وصف آرایان نادر تسلیمات تہنیت وکورنشات مبارکباد بتقدیم رسانیدند شعراے نکتہ سنج و فضلاے والا طبع باشعار دل پذیر تاریخ جلوس والا در سلک نظم کشیدند از انجملہ انکہ میر شوقی گفتہ **قطعہ**

بادشاہ زمانہ شاہ جہان	خورم وشادوکامران باشد
حکم او بر خلایق عالم	تا جہان باد در جہان باشد

حکیم کاشی گفتہ **قطعہ**

بادشاہ بحر وبر شاہ جہان	کرسیش چون مہر تابان آمدہ
سال تاریخ جلوسش چرخ گفت	وارث ملک سلیمان آمدہ

از میر محمد صالح بیت

تا بود از آدم و عالم نشان
شاه جہان ثانی شاہ جہان[1]

مصرع جلوس شاہجہان داد زیب ملت و دین

ہمدرین نزدیکی جشن ماہتابے ترتیب یافت کارگذاران اشغال سلطنت بموجب حکم والا دیوارہاے وصحن ہاے دولتخانہ را بچادرہاے سفید درگرفتند وتمامی اشجار ونہال باغچہ محاذی انجمن راہپارچہ سفید درگرفتہ بصنعت ہنرپردازی برگ برگ وشاخ شاخ ہر شجر رامنودارساختنہ وسراسرالات وادوات مجلس و اسباب عیش راسفید کاری حاضر آوردند کہ از شعشعہ انوار آن پرتو ماہ بے رونق گشت و دیدہ انجم از حیرت سفید گردید ماہ تمام براے تماشاے آن بزم معلی سرشام از دریچہ مشرق طلوع نمودہ انجمن افروز گیتی گشت از لمعات ضیا سراسر عالم روشن گردید واز اشراقات سما صبح نورانی بردمید ظلام شام خودرا در کنج تواری مستور ساخت وظلمت شب در نقاب حجاب مخفی گشت نظم

مہتاب شبے چو وصل معمور
بر روز کشیدہ پردہ نور

شاہش کہ گل سحر نمودہ
صبح بہزار در کشودہ

ظلمش بفروغ عالم افروز
آبستن صد ہزار نوروز

انداختہ ماہ نطع سیمین
رفتہ ز فلک سیاہ گلیمین

شب تابے رنگ چون ستارہ
افروختہ شمع صد نظارہ

نوآب فلک بکامرانی
در دست کلید شادمانی

افاق چو صبحدم شگفتہ
افلاک ز نور درگرفتہ

فرخندہ دمے خجستہ حالے
در طمع زمانہ اعتدالے

موتمن الخلافہ آصف خان از لاہور در اکبرآباد رسیدہ بادراک ملازمت اقدس سعادت اندوز گشتہ مورد الاف عواطف والا ومشمول اصناف عاطفت علیا گردیدہ وکیل السلطنت ومدار الملک گشت و دیگر امرا وخوانین ہرکدام درحضور رسیدہ بقدر رتبہ وموافق پایہ خویش باضافہ منصب سرفراز شدہ وفرامین

[1] شاہ جہان باشند شاہ جہان +

مطاعه بنام صوبه داران و احکام قدسیه بفوجداران و عمل گذاران ممالک محروسه متضمن لاسا
وتاکید معموری ملک و آبادی رعیت و تقدیم مراسم عدالت و امنیت طرق و مسالک
عز اصدار یافت و بیامن توجهات اقدس امور سلطنت و جهانبانی بتازگی رونق پذیرفت
و پراگندگیهاے روزگار و برهمزدگی هاے اقطار از سر نو انتظام یافت القصه آن حضرت
مدت متمادی بعدالت گستری و رعیت پروری و جهانداری و جهانبانی کردند و بزور شمشیر
و اقبال و قوت سرپنجه طالع لایزال ملک گیری و گیتی ستانی نمودند چنانچه ماجراے تسخیر
دولت آباد و دیگر ممالک دکن و اطاعت و انقیاد سرکشان و گردن فرازان هندوستان
و فرمان پذیری راجهاے ورایان دشت و کوهستان و فتح قلعه قندهار و آمدن علی مردان
خان در حضور والا و دبدبه بر ولایت ایران و انتزاع بلخ و سایر قلعجات توران و گریخته
رفتن نذر محمد والی آن ولایت و دستگیر گردیدن پسرانش مشهور و معروف است و محمد وارث
کتابے موسوم بشاهجهان نامه متضمن واقعات و فتوحات آن حضرت بقید کتابت در
آورده این کمترین اگر بتفصیل پردازد باید که کتابے علیحده بتحریر درآید لهذا از تطویل سخن
عنان شبدیز خامه وقایع نگار معطوف ساخته و باختصار پرداخته اختتام کلام بدعا
می نماید که در اواخر زمان آن حضرت بصلاح وزراے والافطرت و ندماے بلند
فکرت تقسیم ممالک بفرزندان والاشان بخاطر مقدس آورده بادشاهزاده داراشکوه
خلف بزرگ را در حضور طلبداشته ولی عهد و نایب مناب سلطنت نموده در اکثر
امور خلافت و جهانبانی دخیل گردانیده رتق و فتق مهمات و قبض و بسط امور بصوابدید
او می نمودند و بادشاهزاده محمد شجاع پسر دویم را بر ولایت بنگاله و بادشاهزاده اورنگ زیب
خلف سویم را بر ممالک دکن و بادشاهزاده محمد مراد بخش فرزند چهارم را که از همه خورد بود
بر ولایت گجرات تعین فرمودند و این بادشاهزادها در تنظیم و تنسیق امور آن ممالک
پرداخته بر طبق احکام مقدس بعمل می آوردند بعد مدت قضارا هفتم ذی الحجه سنه ۱۰۶۶
هجری مطابق سال سی و یکم جلوس والا در دارالخلافت شاهجهان آباد بآن حضرت عارضه
جسمانی روی داد و مزاج اقدس از مرکز اعتدال و قانون صحت منحرف گشت و روز
بروز رو در تزاید نهاد و مدت بامتداد کشید و امراض متضاده باهم متفق گشت و قواے
بدنی ضعف و ناتوانی پذیرفت از بیرون که در عام و خاص و غسل خانه تشریف می آوردند

عامه خلایق چه بلکه امرائے از کورنش محروم بودند از ینجهت در نظم و نسق معاملات ملکی و مالی اختلال راه یافت بادشاهزاده محمد داراشکوه که ولی عهد بود درینوقت زمام انتظام مهام ملک و دولت در قبضه اقتدار و اختیار خود گرفته بنابر مصلحت راه وصول اخبار باکناف و اقطار مسدود نمود و مردم خود تعین کرده که خطوط وکلائے بادشاهزاده ها و امرا و دیگر مردم از مسالک و مشارع میگرفت و بعضے وکلائے را در قید نگاهداشت درینصورت بادشاهزاده ها و صوبه داران و حکام بلاد و امصار ممالک هندوستان بلکه خوانین و امرائے حضور مقدس حیات ان حضرت باور نمی کردند از ینمعنی خلل عظیم در اطراف ممالک گردید مفسدان در هر گوشه و کنار و سرکشان در هر صوبه و سرکار سر بشورش و فساد بر واشتند و رعایائے واقعه طلب ترک مال گذاری نموده تخم انحراف در مزرعه تمرد کاشتند و حکام و عمال دست از حکومت باز کشیده در اماکن خود بیکار نشستند تاجران و مسافران ابواب ره نوردی و سفر گزینی برروئے خویش بستند بادشاهزاده محمد مرادبخش ازین خبر در گجرات رایت بغی برافراشته بر تخت نشست و سکه و خطبه بنام خود درست کرده مروج الدین محمد مرادبخش بادشاه خود را خطاب کرد و فوجے بر سر سورت بندر فرستاد محمد شریف پسر اسلام خان را که از جانب بیگم صاحب متصدی انجا بود قید نموده انواع ایذا و اهانت کرده اموال بادشاهی و سرکار بیگم صاحب انچه در انجا بود متصرف شد و میر علی تقی دیوان سرکار خود را که از بغی مانع بود بدون صدور تقصیر بدست خود کشت و دست تعدی بر مال سرکار بادشاهی که در گجرات داخل بود و اموال مردم دیگر دراز گردانید و نیز بادشاهزاده محمد شجاع در بنگاله همین طریق پیش گرفت و بر سر تنبیه لشکر کشید و از انجا پیشتر آمده در بنارس رسید بادشاهزاده داراشکوه مقدمه سرکشی و گردن تابے هر دو برادر بعرض مقدس رسانیده تمهیدات و توجیهات بسیار برائے دفع این شورش اعلیٰ حضرت را برین سخن آورد که از شاهجهان اباد نهضت فرموده در اکبرآباد نزول اجلال فرمانید لهذا در عین اشتداد امراض و طغیان عوارض که هنگام سکون و ارامش بود بستم[1] محرم سنه ۱۰۶۷ بسمت اکبرآباد نهضت فرمودند بر آب دریائے جمنا بر کشتی سوار میشدند و پردهائے بر کشتی مے انداختند کسے را کورنش میسر نمی شد عامه خلایق بر حیات ان حضرت اعتبار نمی کردند تا انکه دهم صفر در اکبرآباد

---

(۱) بیستم ؟

نمل وصول انداختند بادشاهزاده داراشکوه که دران ایام مدار انتظام امور خلافت
بر خود گرفته بود بعد رسیدن در اکبراباد درصدد تدارک شورش برادران گردیده راجه
جی سنگه کچهواهه را که از عمدهٔ راجهای عظام و رکن رکین سلطنت ابدی الدوام بود با چندی
امرای نامدار و فیول بیشمار بادشاهی و فراوان سپاهی از خود و توپ خانه و سایر اسباب
مجادله بسرکردگی سلطان سلیمان شکوه مهین خلف خود چهارم ربیع الاول سنه الیه برسر
بادشاهزاده محمد شجاع تعیین نمود سلیمان شکوه بعد طی مراحل و قطع منازل در عرصه بهادرپور
رسیده دونیم کروهی ان طرف بنارس بر کنار دریای گنگ بفاصله یک و نیم کروه
که محمد شجاع دایره داشت نزول نموده آماده پیکار گردید بهشت و یکم جمادی الاول
به بهانه تبدیل منزل و تغیر مکان آوازه کوچ در داده سحرگاهیکه محمد شجاع خواب آلود
غفلت بود مستوبه صفوف رزم و جدال نموده ناگهان بر لشکر غنیم ریخت و بباد حمله آتش
کارزار برانگیخت محمد شجاع که بیخبر و ناتجربه کار بود باندک آویزش و دست از کار وکار
از دست داده خود را در کشتی رسانیده رو بفرار نهاد و بی انکه جائی توقف نماید در
مونگیر رسیده تمامی اردو و کارخانجات و دواب و خزانه او بغارت رفت و در مونگیر
اقامت نورزیده روانه بنگاله گشت و ولایت پتنه و مونگیر در تصرف کسان سلیمان
شکوه درامد و از اتمام کار محمد شجاع بالکل خاطر جمع نموده جمعی از نوکران محمد شجاع را که ازان
معرکه دستگیر شده بودند بادشاهزاده داراشکوه در اکبرآباد طلبداشته بعد از اهانت
و تشهیر بقطع ید عقوبت نمود و از انجمله تنی چند بدان گزند نقد زندگی از دست دادند
درهمان ایام که سلطان سلیمان شکوه را بر محمد شجاع فرستادند راجه جسونت سنگه را که از زبده
راجهای والاشان و بمزید شوکت و حشمت پیشوای امرای عالی مکان بود و اعلی
حضرت او را مهاراجه خطاب داده رکن السلطنت میدانستند با چندی از راجهای
ذی شان و امرای بلند مکان و خزانه فراوان و توپ خانه بیکران بست و دویم ربیع الاول
سنه الیه بصوب مالوه رخصت نمود که بحفظ قلاع آنحدود و ضبط معابر دریای نربده
قیام ورزیده سد راه دکن گردد و قاسم خان را که از عمده امرای و داروغه توپ خانه
سرکار اعلی حضرت بود با لشکر فراوان فوج جداگانه کرده بر سر بادشاهزاده محمد مراد بخش
تعیین نموده مقرر کردند که بالفعل همراه مهاراجه جسونت سنگه تا مالوه برود و بعد رسیدن

انجا اگر مصلحت اقتضا نماید قاسم خان بدفع مراد بخش و اخراج او از گجرات متوجه گردد و الا
کومکی مهاراجه بوده باشد - القصه مهاراجه و قاسم خان بعد قطع منازل و طی مراحل در
اوجین که دار الایالت صوبه مالوه است رسیدند و دارا شکوه اگرچه ولی عهد و صاحب
مدار امور خلافت بود و حضرت اعلی متوجه احوال او بودند اما از جانب بادشاهزاده
محمد اورنگ زیب خوف و هراس تمام داشت تمهید دفع شورش محمد شجاع و مراد بخش
بعرض حضرت اعلی رسانیده تمامی جنود دکن که برکاب بادشاهزاده محمد اورنگ زیب
تعینات بودند بموجب فرامین مطاعه حضرت اعلی طلب حضور نمود چون بادشاهزاده
معز الیه مهم قلعه بیجاپور در پیش داشت و آن قلعه را محاصره نموده ببازوی شجاعت
و پامردی و رای صایب افتتاح ان نزدیک رسانیده بود ازین که عساکر متعینه درین
مهم بودند بموجب طلب از منصوبه دارا شکوه روانه حضور پر نور گردید بالضرور بمقتضای
وقت بعادل خان والی انجا صلح درمیان آورده دیک کرور روپیه پیشکش مقرر کرده
و معظم خان را برای تحصیل وجه پیشکش گذاشته معاودت باورنگ آباد نمود و در فتح
آن قلعه که نزدیک رسیده بود از منصوبه دارا شکوه در پرده توقف ماند و غیر از
معظم خان و شاه نواز خان و نجابت خان از اعظم امرا در دکن نماند و مرکوز خاطر دارا شکوه
آن بود که چون لشکرها در حضور جمع شوند نخستین دفع شورش محمد شجاع و مراد بخش نماید
بعد از اتمام کار بادشاهزاده محمد اورنگ زیب کند بهمین منصوبه دکن از لشکرها خالی
گردانید و همچو است که هرگاه سلطان سلیمان شکوه که بر محمد شجاع رفته مظفر و منصور شده
معاودت نماید بتمامی لشکر که همراه اوست بهمان هیئت مجموعی در اوجین که پیشتر مهاراجه اقامت
دارد بفرستند لیکن نمیدانست **مصرع**

تقدیر دگر باشد و تدبیر دگر

بالآخر بادشاهزاده محمد اورنگ زیب از دکن آمده اولا در مالوه بمهاراجه فتح یافته بعد
ان از نزدیکی اکبرآباد با دارا شکوه هنگامه رزم آراسته بزور سرپنجه اقبال و قوت طالع
لایزال فیروزمند گشتند و در اکبرآباد رسیده اعلی حضرت را در گوشه نشانیده خود
اورنگ آرای خلافت گردیدند و در سال نهم جلوس عالمگیری حضرت اعلی در قلعه اکبرآباد
یازدهم رجب سنه ۱۰۷۶ در عمر هفتاد و هفت سالگی بملک جاودانی شتافتند چنانچه مفصل

بقلم سوانح نگاری در آید مدت سلطنت اعلیٰ حضرت سی و یک سال و سه ماه و بست و دو روز*

ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاه خلف سویم شهاب الدین محمد شاهجهان بادشاه در عمر چهل سالگی در سنه ۱۰۹۷ سریر آرائے خلافت گشت

چون ارادت قادر بکمال و خواهش منعم عمیم الافضال اقتضائے آن کرد که آفتاب عالمتاب عالمگیری از مشرق دولت و اقبال طلوع نماید و نسیم بهاری جهان پیرائے اورنگ زیبی باغستان روزگار را طراوت و نضارت بخشد عالم پیرانه فر دولت جوانش جوانی از سر گیرد و جهان کهن از عدل و احسانش تجدید تازگی پذیرد لاجرم کارکنان آسمانی بر وفق تقدیر سبحانی امری که موجب طلوع کوکب سلطنتش از مطلع دولت و سببی که باعث سطوع نیر خلافتش از برج اقبال تواند بود بمنصه شهود و جلوه گر گردانید مصداق این کلام و منطوق این تمهید آنکه آن حضرت در دکن می شنیدند که دارا شکوه بدین و آئین هندوان مایل شده و برهمنان که علمائے مذهب هنداند و جوگیان و سناسیان که درویشان دین آنها هستند در صحبت خود راه داده آن مردم را مرشد کامل و هادی مطلق میداند و کتاب آن جماعت را که به بید مشهور است کتاب آسمانی و خطاب ربانی و صحف قدیم میخواند و در صدد ترجمه آن شده اوقات عزیز را که بدل ندارد بدان شغل صرف می نماید و اشعار هندی از خود تصنیف نموده آن را تصوف محض می گوید و بجائے اسم ایزد تبارک و تعالی اسم هندی که اهل هند آن را پربھو الہی می نامند و اسم اعظم میدانند بخط هندی بر الماس و یاقوت و زمرد و غیر آن نقش کرده در پوشاک پوشیده آن را تبرک تصوری نماید و از نماز و روزه و آئین مسلمانی انحراف دارد و در هیولا که بسبب بیماری حضرت اعلیٰ را سهر و برگ در پرداخت امور جهانبانی نمانده او در تمامی مهام فرمان روائی دخیل گردیده و در عین مهم بیجاپور که تسخیر آن نزدیک رسیده بود

عساکر متعینه انانجا طلب داشته و مقدمات نالایق از طرف آن حضرت بمسامع حضرت اعلی رسانیده و عیسی بیگ وکیل آن حضرت را بے صدور تقصیر در قید کرده اموالش بضبط در آورد لهذا آن حضرت را حمیت دین مسلمانی و غیرت سلطنت و جهانبانی و رشک برادری و جوشش نفسانی بران آورد که بعزم ملازمت حضرت اعلی روانه شوند و در حضور والا رسیده چندگاه بملازمت قیام ورزیده بانتظام مهام سلطنت که فتوری در ارکان آن راه یافته پرداز ند و دست تسلط داراشکوه کوتاه ساخته حضرت اعلی را از قید استیلاے او برآورند اگر زیاده برین استقلال می یابد در فرمان روائے مطلق العنان می گردد و دین هنود را رواج میدهد و نیز بخاطر آوردند که بادشاهزاده مراد بخش را همراه خود در حضور حضرت اعلی برده استشفاع جرایم او نمایند بنابرین اندیشه جهان کشا عزم نهضت بجانب اکبرآباد مصمم نموده شاهزاده محمد سلطان را با نجابت خان و فوجے از بهادران شجاعت مند بطریق منقلا غره جمادی الاول سنه ۱۰۶۸ مطابق شانزدهم بهمن ماه الٰهی روانه برهان پور نمودند و شاهزاده محمد معظم را بصوبه داری دکن مقرر کرده شاهزاده محمد اکبر را که درهمان ایام سعادت ولادت یافته بود با بزرگیان سرادقات دولت در قلعه دولت آباد وگذاشتند و شاهزاده محمد اعظم را برکاب ظفر انتساب مقرر نموده روز جمعه دوازدهم جمادی الاول در ساعت ظفر اشاعت که مبنع فتح و نصرت تواند بود از خطه فیض بنیاد اورنگ آباد نهضت فرمودند

نظم

زمانے که با فرخی یار بود · نظرهاے طالع سزاوار بود

گران شد بپایش مرصع رکاب · برامد بچرخ بلند آفتاب

منشور عاطفت بنام بادشاهزاده محمد مراد بخش قلمی فرمودند که از گجرات متوجه مالوا شوند و میر محمد عساکر را که بخشی دویم بود بخطاب عاقل خانی و حراست قلعه اورنگ آباد سرافراز فرمودند و مرشد قلیخان را از تغیر میر ضیاء الدین حسین بخلعت دیوانی نواختند و بحسب مصلحت معظم خان را که بموجب فرمان اعلی حضرت اراده اکبرآباد داشت و رفتن او صلاح نبود قید کرده در قلعه دولت اباد بداشتند و اکثر امرا را باضافت مناصب سرافراز فرمودند بعد قطع مسافت بست و پنجم جمادی الاول مطابق دهم

اسفندار در عمارات بلده برهان پور نزول اجلال فرمودند و عرضداشتی متضمن بیمار
پرسی و استکشاف احوال بدرگاه حضرت اعلیٰ ارسال داشته بانتظار جواب یک ماه
اقامت ورزیده درین اثنائے عیسیٰ بیگ وکیل که او را دارا شکوه قید کرده بموجب حکم
حضرت اعلیٰ بعد چندگاه خلاص نموده بود در برهان پور رسیده بادراک ملازمت
سعادت اندوز گردید و اخبار آزار حضرت اعلیٰ بشدت تمام و استقلال دارا شکوه
و آمدن مهاراجه بالشکر گران در مالوه گذارش نمود بنابرین عزیمت مستقر الخلافه اکبرآباد
بتازگی بخاطر قدسی تصمیم یافت روز جمعه بست و پنجم جمادی الثانی مطابق دویم فروردین
ماه الهی در زمانیکه طنطنه مواکب ربیع صیت شادمانی در اکناف گیتی انداخست
و شاه عالمگیر بهار با افواج ازهار رایت سلطنت بجانب گلزار افراخت تا لشکر
کافرکیش دی را که سد راه طراوت ریاحین بود علف تیغ بیدریغ سازد و تخت گاه
چمن و دار الملک گلشن را از شرارت خار بدنهاد ناخلف دو دمان گلستان پرداز
برفاقت جنود غیبی و جیوش آسمانی لوائے توجه از بلده برهان پور برافراختند

بیت

برائے صواب و بعزم درست　　　　باهنگ نصرت کمر بست چست

درین روز اکثر امرا باضافه منصب و خطاب لایق سرافراز شدند و ازان
جمله محمد طاهر خراسانی صوبه دار خاندیس که پیش ازین پایه وزارت داشت بخطاب
وزیر خانی و سید شاه محمد بخطاب مرتضیٰ خانی و میر ملک محمد حسین بخطاب بهادر خانی
و میر ضیاء الدین بهمت خانی و میر هوشدار بهوشدار خانی و خواجه عابد بعابد خانی و
دیگران بخطاب هائے لایقه سرافراز شدند چون شاه نواز خان باندیشه هائے
نادرست از رفاقت رکاب دولت تغلل ورزیده در برهان پور مانده بود در روز ششم
از کوچ برهان پور که قریب ده کروه منزل بود شاهزاده محمد سلطان را معه شیخ میر فرستادند
ایشان رفته شاه نواز خان را دستگیر کرده در قلعه برهان پور محبوس ساخته سعادت
نمودند و موکب والا ازانجا کوچ بکوچ متوجه شده برلب دریائے نربده نزول
اقبال نمود عیسیٰ بیگ وکیل که بخشی دویم شده بود بخطاب سرافراز خانی و خوش
حال بیگ قاقشال قلیچ خانی و محمد طاهر داروغه توپ خانه صف شکن خانی و قاضی

نظاما مخلص خانی سرافرازی یافتندبعد عبور از دریائے نربده قطع منازل وطے مراحل نموده بتاریخ بستم رجب موضع دیپالپور مورد رایات عالی گشت وبست ونهم دراثنائے راه که از دیپال پور کوچ شده بود باد شاهزاده محمد مراد بخش از گجرات آمده بدریافت ملازمت چهره مراد برافروخته آداب کورنش تبقدیم رسانید ونزدیک موضع دهرمات پور هفت کروهے از اوجین دایره لشکر فیروزی اثر گردید ازانجا که خدیو عالم بمقتضائے وفور دانش خدا داد نوعے ضبط گذرهائے دریائے نربده ومسالک دکن نموده بود که راجه جسونت سنگه وقاسم خان اصلا خبر دکن ونهضت موکب والا از برهانپور باین سمت نداشتند واین هر دو باتفاق یک دیگر بدفع مراد بخش تدبیرات مینمودند واز اوجین کوچ نموده متوجه محاربه مراد بخش شدند وبه کروهے کاچرود که میان اینها ومراد بخش سیزده کروه فاصله بود رسیدند چون مراد بخش خبر آمدن راجه وقاسم خان شنید تاب مقاومت در خود ندیده عنان تاب گشته بخدمت خدیو آفاق روانه شده در نزدیکی دیپالپور چنانچه گذارش یافت رسیده ملاقات نمود راجه جسونت سنگه بعد از سه چهار مقام در نواحی کاچرود شنید که مراد بخش کوچ نموده رفت واز نهضت رایات والا بدین سمت اصلاً اطلاع نداشت و در تحقیق احوال مراد بخش می بود همدرین اثنائے از نوشته راجه شیورام خبر عبور رایات عالیات از دریائے نربده دریافت نمود ونیز بعضے از نوکران داراشکوه از قلعه دهار فرار نموده نزد راجه جسونت سنگه رسیده از آمدن موکب عالی اطلاع دادند راجه از استماع این معنی متعجب شده ازانجا کوچ کرده روانه شد و در برابر دهرمات پور بفاصله یک کروه فرود آمده آماده پیکار گردید*

دربیان جنگ خدیو آفاق بمهاراجه جسونت سنگه وفتح ونصرت یافتن

خدیو عالم نظر بر آنکه گرد رزم برانگیخته نشود وخون مسلمانان ریخته نگردد کب رائے نامی برهمن که فهمیده و دانائے وقت بود نزد راجه جسونت سنگه فرستاده پیغام نمودند که ما را جنگ عزم نیست ارزوے ملازمت حضرت اعلیٰ داریم انسب آنست که آمده ملازمت نماید والا از راه برخیزد راجه این معنی قبول نه کرده کب رائے را رخصت نمود

وقرار بر جنگ داد چون کب داسے آمده این معنی بعرض رسانید عرق غیرت بادشاهانه بتحرک آمد و آتش قهر خسروانه زبانه زده تنبید و گوشمال آن بدسگال در کیش مردمی و دین حمیت واجب دانسته روز جمعه بست و دویم رجب مطابق هفتم اردی بهشت هنگام صبح که بادشاه عالمگیر مهر برا ورنگ چهارم سپهر بقصد انتقام هندومی شب تیره روز تیغ ظلمت سوز از نیام کشیده لشکر کافر کیش ظلام را انهدام داد خدیو آفاق بتسویه صفوف جدال و آرایش افواج اقبال و آراستن فیلان کوه شکوه و پیش بردن توپ خانه و نواختن کوس جنگ و افراختن لوائے رزم فرمان داده مانند مهر تابان فیل سواره متوجه پیکار شدند و افواج میمنه و میسره و هراول و چنداول و قول و التمش و طرح مقرر کرده جائے نصب نمودند راجه جسونت سنگه چون اهتزاز موکب ظفر طراز شنید لشکر رعب و هراس و جنود خوف و اضطراب بر شهرستان خاطرش غالب آمد وکیل خود را بملازمت اقدس فرستاده اظهار عجز و نیاز نموده التماس کرد که مرا داعیه رزم و پیکار نیست عزم ملازمت دارم حکم شد که چون بفرخی سوار شده ایم توقف معنی ندارد و اگر گفتار او فروغے از صدق دارد از لشکر خود جدا شده تنها نزد نجابت خان بیاید خان مشار الیه او را بملازمت والا خواهد آورد مهاراجه این معنی قبول نکرده چیزے جواب نداد و نفرستاد و آماده جنگ گردید پنج و شش گهڑی روز برآمده از طرفین توپ و بان و تفنگ انداختند و هنگامه پیکار گرم گردید **نظم**

بلا آتش فتنه ارا کرد تیز — تو گوئے پدیدار شد رستخیز
چنان تیغ کین را شد آتش بلند — که جستی ز جا چهرش چون سپند

درین اثنائے مکند سنگه هاده و رتن سنگه راتهور و دیال داس جهالا و ارجن گوند و دیگر راجپوتان متهورانه از جانب مهاراجه دست از جان شسته جلوریز بر توپخانه سرکار والا آمده بجنگ پرداختند **بیت**

همه جاهل و سرکش و جنگ جو — چو شمشیر آهن دل و سخت رو

مرشد قلی خان دیوان سرکار معلی با راجپوتان جنگ مردانه نموده درجه شهادت یافت و ذوالفقار خان زخمی گشت راجپوتان از وقوع این حال دلیر و خیره شده اند

توپ خانہ گذشتہ بہراول موکب والا ریختند وجمعی دیگر بہ کومک راجپوتان رسیدہ جنگی عظیم نمودند اگرچہ جنود راجپوتان از کثرت وانبوہی یاد از تراکم افواج سحاب می داد لیکن تیغ آتش بار مجاہدان لشکر منصور کالبرق خاطف مینمود وشاہزادہ محمد سلطان ونجابت خان وسایر بہادران ہراول از حملہ راجپوتان از جا رفتہ پائے ثبات محکم کردہ جنگ مردانہ نمودند نظم

شدی تیر چون سوی ہندوان — ہمہ صندل جبہہ کردی نشان

زبس بہر دین فتح در کار بود — زدی بر ہمانجا کہ زنار بود

درین وقت شیخ میر با جمعی از بہادران طرح دست راست وصف شکن خان از طرح دست چپ ومرتضی خان از التمش بر سر راجپوتان ریختہ کوششہای مردانہ بتقدیم رسانیدند وخدیو آفاق از مشاہدہ ترددات نمایان بہادران جان ستان ودلیری ودلاوری راجپوتان بدولت وسعادت خود بکومک مبارزان جہاد نشان متوجہ شدند حتی کہ قول مبارک بہراول قرین شدہ با راجپوتان کوشش وکشش وقتال وجدال عظیم رو داد بضرب شمشیر وسنان این جماعت را پریشان ومتفرق ساختند وبسیاری را از ہود بر خاک ہلاک انداختند نظم

زبس راجپوتان بہ پیکار وجنگ — گذشتند از جان بناموس وننگ

فتاد آنقدر کشتہ در کارزار — کہ شد بستہ راہ گریز سوار

ز تیغ جہاد آتشی برفروخت — کزان ہندوی جنگ جو زندہ سوخت

دران عرصہ کارزار آن قدر خون بہادران[1] ریختہ شد کہ تا ابد سبزہ ان خاک لالہ گون روید وآن قدر پشتہ از کشتہ گردید کہ زاغ وزغن الوادی تا قیامت طعمہ از جائے دیگر برائے خود بجوید از بسکہ سر از تن بہادران جدا کردہ دم تیغ جہاد کندے پذیرفت واز بسکہ پیغام فنا بگوش مردان رسانید زبان خنجر از کار رفت نظم

دران کینہ جوئی زبس طعن وضرب — زکار خود افتاد آلات حرب

چو تیر شکستہ کمان شد ز دست — زرہ پارہ شد چون گریبان مست

درین گیر ودار بلا وکار زار مردہ آزار کند سنگہ ہادہ وسجان سنگہ سیسودیہ[2] ودرتن سنگہ راتہور

(۱) ہندوان (۲) سیسودیہ یا سیسودیہ اما در عالمگیر نامہ صفحہ ۷ سیسودیہ نوشتہ +

دارجن سنگه گور و دیال داس جهالا و موهن سنگه هاوه که متهورانه و دلیرانه آمده جنگ می نمودند
و از سرداران و عمدهاے ان لشکر بودند سر در جیب فنا کشیدند و جمعی کثیر و فرقه انبوه همراه
انها سالک مسالک عدم شدند دران وقت قیامت نشان از مشاهده سطوت و جلال موکب
والا راجه رایے سنگه سیسودیه و راجه سجان سنگه چندراوت و دیگر مردم از لشکر مهاراجه
جدا شده با خیل و حشم و طبل و علم بجانب اوطان خودها روان شدند مقارن این حال بادشاهزاده
مراد بخش از جانب برنغار بر بنگاه مهاراجه ریخته بغارت و تاراج پرداخت و این معنی باعث
تزلزل در ارکان لشکر مخالف گردید و مهاراجه با وجود این همه شوکت و حشمت و دعوے
تهور و جلادت از مشاهده این حال نیروے اقبال بے زوال خدیو عدو مال تاب نیاورده
عار فرار بر خود پسندیده راه جودهپور مسکن خود پیش گرفت **بیت**

چنان بیمناک و هراسان گریخت | که زنار را از گرانی گسیخت

بعد آن قاسم خان و دیگر امرا نیز رو بفرار نهادند و مجموعه توپ خانه و خزانه و فیلان و اسپان
و اسباب و اشیاے انها بقید ضبط و تصرف اولیاے دولت قاهره در امد و متاعی
اموال و سامان و خیام بنگاه مخالفان تاراج بهادران ظفر نشان گردید **نظم**

دلیران چو فارغ ز هیجا شدند | بتاراج بنگاه اعدا شدند
ز دشمن کسے بخت گر یار داشت | همین سر بدر برد و سامان گذاشت
بدست اندر آمد بسے باد پا | ز خون جمله را دست و پا در حنا
به بند آمد از هر طرف فیل مست | چو مستی که افتد عسس را بدست

القصه اینچنین لشکر گران و حشم بے پایان که راجهاے عظیم الشان و عمدهاے جلادت نشان
با توپخانه فراوان و سامان بیکران و فیلان کوه توان و سایر اسباب و ادوات پیکار فراهم آمده
بودند از صلابت مهابت خدیو گیهان مانند انبوه حیوان که از حمله شیر ژیان گریزان گردد یا
بسان تراکم سحاب که از یورش باد پریشان شود منهزم شده پریشان و متفرق شدند و فتحی
نمایان که از طراز فتوحات آسمانی و عنوان ظفرنامجات پاستانی تواند شد نصیب اولیاے
دولت قاهره گردید و قریب شش هزار کس از کشتگان رزمگاه بموجب حکم والا بشمار
درامدند و از خستگان نیم جان حسابی نیست جاے که باز بلند پرواز بال کشا گردد کبوتر حقیری
راه هوا در امدن به پنجه اجل رسید نسبت نگاهے که شیر دلیر بقصد تسخیر نخچیر برخیزد روباه

مستمندی بار و برگشتن از خون خویش دست شستن است نظم

کبوتر که پهلو زند با عقاب | بقصد سر خویش دارد شتاب
شغال ار کند پنجه با نره شیر | سر بخت خود را درارد بزیر
بجائے که شیران برارند چنگ | چه یارائے روبه که ایستد بجنگ
کجا صعوه را این میسر شود | که با باز و شاهین برابر شود
تدروے که برو سر آید زمان | بنخچیر شاهینش آید گمان

القصه بعد ظهور فتح و نصرت خدیو آفاق حکم برنواختن شادیانه فرمودند و امر جلیل القدر بصدور پیوست که از لشکر منصور هیچکس تعاقب مهاراجه مقهور نکنند همکس بجا و مقام خود استاده باشند و ان حضرت شکرانه عنایت الهی بجا اوردند و نماز ظهر با جماعة در رزمگاه ادا کردند و بادشاهزاده مرادبخش در حضور مقدس رسیده کورنشات تهنیت بجا اوردتا اخر روز همانجا بسر برده بعد از نماز مغرب در دولتخانه والا نزول اقبال فرمودند و بادشاهزاده مرادبخش را بجلدوی ترددات نمایان و محاربات بے پایان پانزده هزار اشرفی و چهار زنجیر فیل مست مرحمت گشت و شاهزاده محمد سلطان باضافه پنجهزاری ذات و پنجهزار سوار که اصل و اضافه پانزده هزاری ده هزار شود سرافراز گشت و نجابت خان ولد شاهرخ میرزا بخطاب خانخانان بهادر سپه سالار و یک لک روپیه انعام سربلند شد و میر ضیاءالدین حسین که خطاب همت خانی داشت باسلام خانی سر برافراخت و ملتفت خان بخطاب اعظم خانی و بخدمت دیوانی پایه برافزود و اسمٰعیل خویشگی بخطاب جان نثار خانی و محمد بیگ خویشگی بخطاب دیندار خانی و دیگر امرایان بقدر درجات خود هر یک باضافه مناصب و انعامات سربلند شدند در روز دویم ظاهر بلده اوجین مخیم سرادقات اقبال گشت و سه روز دران مکان مقام فرمودند پس از نظم و نسق امور ممالک و بند و بست مهام سپاه بست و هفتم رجب بجانب اکبراباد کوچ فرموده منزل بمنزل قطع مراحل و طے منازل نمودند ۞

در بیان باجرائے احوال دارا شکوه

پیش ازانکه اخبار شکست راجه جسونت سنگه برسد بحضرت اعلی فی الجمله فرصتے از بیماریها

روداده بود چون ایام تابستان در رسید اطبا در موسم گرما هوائے شاهجهان اباد نسبت باکبراباد برائے ان حضرت بهتر تجویز کردند درینصورت حضرت اعلی برخلاف مرضی داراشکوه بتاریخ هیژدهم رجب کربست و دویم ان ماه راجه جسونت سنگه درحوالی اوجین شکست خورده از اکبراباد متوجه شاهجهان اباد شدند دویم شعبان که ساحت بلوچ پور مخیم خیام اجلال بود حقیقت شکست و انهزام راجه جسونت سنگه و امدن خدیوافاق و مرادبخش بعزم حضور والا بعرض حضرت اعلی رسید بحسب استدعائے داراشکوه از بلوچ پور مراجعت فرموده نهم شعبان باکبراباد نزول اجلال فرمودند داراشکوه بجمع لشکر و سرانجام اسباب پیکار پرداخته تمامی امرایان که در حضور بودند و منصب داران بادشاهی که طلبیدن انها از صوبجات و فوجداری و محال جاگیر ممکن بود بجناب خلافت طلبداشته در استمالت خواطر و تسخیر قلوب هرکدام کوشیدند و در اندک فرصت از امرای عمده سلطنت و سپاه قدیم و جدید خود قریب شصت هزار سوار فراهم اورد و از اسلحه وادوات توپخانه و قورخانه و خزانه بادشاهی چندانکه خواست گرفته برلشکریان قسمت نمود **نظم**

زبیدانشی در دماغش فتاد	هوائے که داد آخرش سر بباد
سرش راکه سودائے افسر گرفت	در گنج بکشاد و لشکر گرفت
بجمع سپه زر پریشان نمود	پریشانی خویشش اسان نمود

و محمد امین خان خلف معظم خان راکه خرنجشی حضور حضرت اعلی بود بتهمت انکه معظم خان بصلاح خویش خود را در دکن محبوس خدیو افاق کنانیده در حضور نرسیده در قید نگاهداشت و پس از سه روز که بیگناهی او بحضرت اعلی ظاهر گشت اورا از قید خلاص فرمودند و حضرت اعلی که داراشکوه راهر چند از لشکرکشی و نبرد آزمائی منع می کردند و می فرمودند که فرزندان من هستند از امدن شان بملازمت حضور چه مضایقه ازانجا که روزادبار داراشکوه در رسیده بود نصایح ارجمند حضرت اعلی بسمع رضا نمی شنید **بیت**

چو بخت بد کسی راپیش آید	کند کارے که کردن را نشاید

شانزدهم شعبان مطابق سلخ اردی بهشت ماه الهی خلیل الله خان و قباد خان و امام قلی و نوری بیگ و رام سنگه راتهور از بندهائے بادشاهی و داؤد خان و عسکری خان

و جمعی از نوکران خود را برسم منقلا تعیین نمود که در دهول پور رسیده گذرهای نهرهای چنبل
مضبوط کنند و خود نیز با سپهر شکوه پسر کهین خود و سایر عساکر بادشاهی و نوکران خویش
بست پنجم شعبان از اکبرآباد برامده به پنج منزل در دهول پور رسیده بدلالت
زمینداران ان مرز و بوم بضبط گذرهای چنبل هر جا که مظنه پایاب بود می پرداخت و انتظار
امدن سلیمان شکوه خلف بزرگ خود که بموجب طلب او پس از اتمام کار محمد شجاع
بتعجیل می امد داشته چند روز بدفع الوقت می گذرانید و ازین غافل بود که انکس را که
تایید جنود الهی و جنبش توفیق ایزدی یاور بود و معاون باشد کوه و دریا سد راه نمیتواند شد *

در بیان محاربه خدیو گیهان با دارا شکوه و لوای فتح برافراختن

چون ناظمان کارگاه قضا و متکفلان کارخانه تقدیر در روز ازل اورنگ خلافت و جهانداری
برای ان حضرت که تفاول نام نامی بر این معنی دلیلی است قاطع و حجتی است ساطع ترتیب
داده تا این زمان بامانت نگاهداشته انتظاری می بردند که بادای ودیعت سبکدوش
شوند درینولا وقت ان در رسیده که بجلوس مقدس زیب و زینت یابد اسباب ظهور
این امر بمنصه شهود جلوه گر گردید مصداق اینمقال انکه ان حضرت بعد نهضت از اوجین
به بست و هشت کوچ و سه مقام بست و هشتم شعبان در حدود گوالیار نزول اجلال
فرمودند و اندیشه عبور از اب چنبل داشتند چون تمامی معابر در ضبط کسان دارا شکوه
بود عبور ازان دریای باسانی متصور نبود درینوقت حضرت را تمهیدات سبحانی رهنمون
گردید یعنی زمینداری ازان حدود گذر بهدوریه بست کروهی گوالیار بسمت دست
راست نشان داد که قابل عبور عساکر اقبال است و دارا شکوه تا حال بضبط ان نپرداخته
ان حضرت باستماع این مژده خوشوقت شدند نجابت خان خانخانان و صف شکنخان
و ذوالفقار خان را با توپخانه تعیین فرمودند که ازان گذر دریای چنبل بگذرند نامبردها
شبگیر کرده بحکم استعجال قطع مسافت نموده صباح ان که سلخ شعبان بود بی مزاحمت
احدی ازان گذر عبور نمودند و خاقان زمان نیز از گوالیار کوچ کرده به دو منزل طی
مسافت کرده غره رمضان المبارک از گذر مسطور عبور فرمودند دارا شکوه از خبر عبور

موکب والا باین چستی و چالاکی از آب مرقوم که فوق تصور او بود متعجب شده درلجه حیرت
فرو رفت و با دلی خایف و خاطر اندیشه ناک از دهول پور متوجه مقابله گردیده به ترتیب
صفوف پرداخت حضرت اعلی درین وقت نیز فرامین نصایح در ماده عدم جنگ
و انداختن طرح مدارا بدارا شکوه نوشته با وجود بقیه کوفت و ضعف بدنی بقصد اطفاء
نایره جدال درعین شدت گرما خواستند که از راه دریا تشریف برده سد باب کارزار
بشوند باین عزم صواب پیشخانه بیرون برآوردند لیکن داراشکوه این معنی را قبول نکرد
و در تاخیر و تعویق عزیمت همایون کوشید و بارتکاب مجادله استعجال مینمود ازانجاکه وقت
آن رسیده بود که خورشید جهان افروز عالمگیری از افق دولت طلوع نماید و کوکب
بخت سوز داراشکوهی در هبوط بیدولتی فرو رود چگونه امور مصلحت امیز بسمع رضای
داراشکوه برسد و چه طور بر مسلک خیر و صواب ره سپار گردد القصه خاقان زمان
پس از عبور دریای چنبل بجهت اسودگی سپاه که مسافت بعیده طے کرده بودند
دو روز مقام کردند چون اخبار امدن داراشکوه بعرض رسید بکوچ متواتر ششم
رمضان المبارک در عرصه موضع راجپور[1] ده کروهے اکبراباد و بفاصله یک و نیم کروه
از لشکرگاه داراشکوه نزول اقبال فرمودند داراشکوه درهمین روز بعد اطلاع وصول
موکب والا ترتیب صفوف نموده از بنگاه خویش قدرے پیش آمده بیال بسته
ایستاد و تمام آن روز با افواج خود که همه مسلح بودند در هوائے سوزان وران میدان
شعله خیز بسر برده لشکریان را تعذیبی عظیم کرد چون لشکر داراشکوه سایه پرورد و آسایش
دوست بود جمعی کثیر از غلبه گرما و فرط تشنگی و قلت اب پیمانه هستی پر کردند و
هنگام غروب افتاب که شام ادبارش نزدیک رسیده بود رخ از عرصه مقابله برتافته
بمنزل گاه معاودت نمود دران شب سپهداران لشکر منصور لوازم احتیاط و خبرداری
بتقدیم رسانیده دیده بخت و دولت بخواب غفلت نبرده تا سحرگاه تمهید افواج
ارای و معرکه پیرای مینمودند و منتظر طلوع صبح سعادت و نصرت و اقبال می بودند
صبحگاه که هفتم رمضان المبارک مطابق بستم خورداد ماه الهی بوده باشد به ترتیب
صفوف پرداخته توپ خانه و فیلان مست بجائے و مکان مناسب ایستاده نمودند

(۱) چهوره ۱۱ در عالمگیرنامه صفحه ۸۶ راجپوره نوشته +

شاهزاده محمد سلطان و نجابت خان خانخانان با امرائے دیگر هراول و ذوالفقار خان وصف شکن خان که توپ خانه باهتمام او بود پیش هراول مقرر گشت و سرداری برنغار بنام شاهزاده محمد اعظم قرار یافته سپاه و حشم ایشان را باسلام خان و اعظم خان و دیگر نامداران انتظام پذیرفت و بادشاهزاده محمد مراد بخش با مردم خویش جرنغار صف ارا گشت و شیخ میر و سید میر با فوجے از مبارزان کار طلب بسرداری التمش معین گردیدند و بهادر خان با جمعے از بهادران طرح دست راست نصب گشت و خان دوران با فوجے از دلیران نامدار طرح دست چپ تعین شدند و خواجه عبد الله خان بقراولی قرار یافت و خدیو گیهان بفر فریدونی و حشمت جمشیدی معه شاهزاده محمد اعظم بر فیل کوه شکوه سوار شده زینت افروز قول شدند و جمعی از امرائے نامدار برکاب دولت سعادت پذیرفته بتوزکی که دیده روزگار در هیچ معارک کارزار از بادشاهان والا اقتدار ندیده و سپه سالار انجم مواکب کواکب باین ترتیب دار استگی بمیدان فلک نکشیده لوائے عزیمت در میدان نبرد افراشتند و ازین طرف دارا شکوه نیز به ترتیب افواج پرداخته توپخانه خود را بسرداری برقنداز خان بجانب دست راست و توپخانه بادشاهی بسرداری حسین بیگ خان دست چپ در پیش صف لشکر جا داده و رائے ستر سال هاده را که از عمده راجهائے بمزید شجاعت و دلاوری امتیاز داشت و ثبات قدم و استقلال او در معارک نزد مسلمین و راجپوت مسلم الثبوت بود معه داود خان قریشی و عسکر خان بخشی و اکثر از راجپوتان هراول مقرر گشت و خلیل الله خان میر بخشی بادشاهی معه میر میران خلف خود و ابراهیم خان خلف علی مردان خان با اسمعیل بیگ و اسحاق بیگ برادرانش و دیگر امرائے برنغار جا یافت و سلطان سپهر شکوه و رستم خان بهادر فیروز جنگ که از اعظم امرا بود و قاسم خان و دیگر بندهائے بادشاهی جرنغار انتظام یافت و کنور رام سنگه و کیرت سنگه پسران راجه جے سنگه و دیگر راجپوتان التمش مقرر شدند و میمنه و میسره و یمین و یسار با امرایان نامدار مقرر کرده دارا شکوه خود با چندی از نامداران در قول قرار گرفت و در نصف النهار نخست از طرفین با نداختن بان و توپ و تفنگ شیران جنگ افروخته گشت هوا از ابر دود تیره و چشم عالمیان از کثرت دخان خیره شد و از از غنهت گوش فلک اگنده و زهره شیر دلان پراگنده گردید توپ کوه شکن

بقصد جانها خروشیدن اغاز نهاد و زلزله در زمین و زمان انداخت و تفنگ اژدر دهن
جانگزاسے بنیاد کرد و تیر شهاب سان جانهارا بردوخت وگوله بندوق مانند ژاله بهار
بر فرق مخالفان ریخت رفته رفته کار بشمشیر و تیر در رسید از جرنغار داراشکوه که
سردار آن سپهرشکوه بود رستم خان بهادر روبروی توپ خانه امده جنگ مردانه نمود
ناگهان فیل مست رستم خان بهادر که دلیرانه می آمد بضرب بان از پا درامد و بیشتر از صدمه
توپ و تفنگ بسیاری از همراهیان رستم خان بر خاک هلاک افتادند رستم خان چون
دید که روبروی توپ خانه کار پیش نمیرود از ان طرف عنان تاب گشته بسمت برانغار
بفوج بهادر خان که طرح دست راست بود رسیده بجنگ و پیکار پرداخت و بهادر خان
زخمی گشت و دفع ان از بهادر خان صورت نه بست نزدیک بود که پاے ثبات او بلغزد
درین اثنائے اسلام خان واز طرف دیگر شیخ میر رسیده داد مردانگی دادند و خاک
معرکه بخون بسیاری از مردم لاله گون کردند و درین اویزش رستم خان بهادر هدف تیر قضا
گشت و سپهرشکوه از دیدن این حال روبفرار نهاد وداراشکوه که از قواعد پیکار و قوانین
کارزار و مراسم رزم ازماے و لوازم سپه ارائے بهره نداشت بعد از تیز جلوے
سپهرشکوه خود نیز متعاقب او بسرعت امده روبروے توپ خانه و هراول لشکر منصور
روان شده از توپ خانه خود گذشت واز خوف اسیب توپ و تفنگ موکب والا
در اضطراب افتاد و تاب ثبات نیاورده ازان طرف منحرف شده بجانب دست راست
خود میل نمود و هراول لشکر داراشکوه با فوج مرادبخش روبرو شده خلیل الله خان نیز
حمله اورده دست جرات بجنگ کشود و درین اویزش چند زخم تیز بمرادبخش رسید
واز حمله راجپوتان اندک عقب رفت خدیو افاق نظر برین حالت نموده روے فیل
سواری مبارک بسمت داراشکوه گردانیدند درین اثنا راجپوتان تهور منش که مرادبخش
را هزیمت داده بودند رخش جلادت بر انگیخته بر قلب موکب ظفر پیرا تاختند و جنگ
عظیم در پیوست که چرخ بیدادگر از فتنه سازیهاے خود اندیشید و از صدمات
بهادران چون بید بر خود لرزید و شهسوار فلک یعنی خورشید عالم افروز بسمت الراس
رسیده از بیم اشوب ان نبرد تعلل و تامل ورزیده بنظارگی تماشاے رزم
بود

نظم

زبیداد تیغ جدائی فگن — سر از تن جدا ماند و تن از کفن
دو شمشیر هر گاه می شد علم — چو مقراض میدوخت تیرش بهم
جدا بازره دست ها سوبسو — چو دامی که یک پائے افتد درو
شد از تیغ بیداد در یک نفس — بری مرغ ارواح این نه قفس

مرتضی خان و ذوالفقار خان و دیندار خان ترددات مردانه بظهور رسانیده زخمی شدند اگرچه ملازمان رکاب خدیو گیهان چپقلش هاے بهادرانه نموده داد مردانگی دادند و کارنامه مبارزت و رزم آزمای بر طاق بلند نهادند لیکن راجپوتان جلادت منش مردانگی هاے عظیم و سپاه گری غریب بوقوع آوردند چنانچه راے ستر سال هاده و راجه رام سنگه راتهور و دیگران بپاپردی جرات و دلاوری بقول همایون نزدیک رسیده ترددات رستانه نموده ره نورد ملک عدم شدند خصوص راجه رام سنگه[1] راتهور که به رومله[2] مشهور بود از همه تقدیم نموده خود را بفیل سواری مبارک رسانیده آثار تهور و جلادت بظهور آورد خدیو آفاق تماشاے جرات او مشاهده فرموده ملازمان رکاب سعادت را از قصد هلاک او منع نمودند لیکن بهادران عقیدت منش نظر بر جسارت او ضبط خود نتوانستند کرد و آن بے باک را بشمشیر همت از پا در آوردند **بیت**

چو پروانه خود را زند بر چراغ — نمیرد چراغ او بمیرد بداغ

داراشکوه از مشاهده این حال و اطلاع برگشته شدن رستم خان وراے ستر سال هاده وراجه رام سنگه راتهور که اعتضاد قوی و استظهار مطلق او بودند مترددگشت و از فرط غم کمرش بشکست درین اثناے محمد صالح المخاطب بوزیر خان که دیوان او بود و یوسف خان برادر دلیر خان که در شجاعت و مردانگی همسر دلیر خان بود و سید ناهر بارهه و اسمٰعیل بیگ و اسحاق بیگ پسران علی مردانخان شربت هلاک چشیدند و مقارن این حال چند بان متواتر از توپ خانه رکاب همایون نزدیک داراشکوه رسید مانند دیو رجیم که از شهاب ثاقب بیم خورد بر دل داراشکوه هراس و خوف مستولی گردید و از غایت بیدلی از فیل فرود آمده بے سلاح و یراق پابرهنه بر اسپ سوار شد ازین حرکت و اضطراب بے هنگام که از داراشکوه بوقوع آمد لشکریانش دل از دست داده پراگنده و پریشان

(۱) راجه روپ سنگه راتهور۔ عالمگیر نامه صفحه ۱۰۲ منتخب اللباب حصه دوم صفحه ۲۷ + (۲) روتله؟

شدند وراه فرار پیمودند و درین اثنا یکے از خدمت گاران نزدیکی او که ترکش بر میانش مے بست هدف تیر قضا گشته از پا در امد داراشکوه چون بهره از شجاعت و مردانگی نداشت از مشاهده این حال بیش ازین تاب مقاومت نیاورده بگام ناکامی معه سپهر شکوه راه فرار پیش گرفت و منهیان اقبال در طرفة العین این مژده فرح افزا بعرض حضرت خدیو افاق رسانیدند و مبشران بخت و دولت نوید نصرت و فیروزی بگوش خیراندیشان انداختند صداے کوس فتح و فیروزی باوج اسمان رسید و مژده مبارک باد از زبان اولیاے دولت برامد هنوز تیغ بهادران فیروزی منش از خون اعدا که در ادجبین و داده بود رنگ الود و جراحت مجروحان عرصه وغا بالتیام نیامده که این نمایان فتح از تمدیدات ایزدی بتازگی بمنصه ظهور رسید بیت

قرین شد بهم این دو فتح قریب   چو نصرٌ من الله فتح قریب

حکم مقدس بظهور پیوست که احدی از لشکر منصور تکامشی جماعة مقهور نکند از عرصه رزم گاه تا اکبراباد که ده کروه مسافت بود گره بختگان لشکر غنیم در هر گام از زخمهاے کاری و جراحت هاے سخت و فرط حرارت و غلبه تشنگی فوج فوج جا بجا افتاده جان بجان افرین دادند و اکثرے در شهر رسیده از شهر بند حیات راه عدم پیمودند و بحکمت قادر مطلق درچنین نبرد مرد ازما که امراے ذیشان و راجهاے رفیع المکان که هر یک صاحب طبل و علم و مالک خیل و حشم بودند و هزاران هزار مردم دیگر از طرف مخالف بر خاک هلاک افتادند از لشکر خدیو گیهان غیر از اعظم خان که بعد فتح از غلبه حدت هوا قالب تهی کرد و عیسی بیگ المخاطب به سزاوار خان و هادی دادخان و سید دلاورخان دیگر کسے بکار نیامد و اسیب زخم تیر غیر از بهادرخان و ذوالفقارخان و مرتضی خان و دیندارخان و عزت بیگ و محمد صادق بدیگرے از عمده نرسید القصه داراشکوه پس از انهزام از غایت رعب و هراس چون سیماب بے قرار گشته با پسر خود و چندی از نوکران بوقت شام که روز بخت و دولت ادراشام ادبار رسیده بود باکبراباد امده بمنزل خویش که سعادت و اقبال ازان رخت بر بسته بود در امد و از فرط خجالت و انفعال در انرا بر روے اشنا و بیگانه بر بست و از کمال شرمساری بملازمت حضرت اعلی نیز نرفت و سه پاس شب در نهایت بیم و هراس در انجا بسر برد صلابت و مهابت حضرت خدیو جهان انچنان بر دلش مستولی گشت که از سایه خودمی ترسید

واز در و دیوار دهشت داشت و پیش ازین درانجا صلاح اقامت ندیده اواخر شب
برامده بجانب شاهجهان اباد روان شد وزوجه خود با بعضے از پردگیان و سپهر شکوه را
همراه گرفت و برخی از جواهر و مرصع الات و پاره اشرفی که دران سراسیمگی و اضطراب
دست قدرتش بران رسید همراه برداشت دران وقت همگی دوازده سوار همراهش بودند
چون لشکر او شکسته و انتظام سپاه او گسسته و اکثرے زخمی و بسیاری از شدت
گرما بے تاب بودند و مراکب و دواب و خیمه و پرتال هرکدام بتاراج رفته بود و هیچکس را
احتمال نبود که باین زودی رو بفرار خواهد نهاد دران شب احدی رفاقت نکرد صباح ان
پاره مردم بقدر مایحتاج سرانجام نموده باو رسیدند و در سه روز پنجهزار سوار ملحق گردید و
بعضے کارخانجات نیز باو پیوست و اکثر نوکران قدیم و جدیدش جداجدا گزیده بدرگاه
خدیو گیهان رسیده بمناصب مناسب سرافراز شدند و اکثر خزاین و جواهر مرصع الات
و کارخانجات و فیلان و اسپان و سایر اسباب شوکت و تجملش در اکبرآباد
ماند **نظم**

زر و سیم و مالش بناچار ماند | چمن بے خس و گنج بے مار ماند
ازو دولت عاریت تافت رو | فلک داده خویش بگرفت ازو

خدیو فیروز بخت بعد از فتح و نصرت سپاس بیقیاس بدرگاه خدیو حقیقی بجا اورده بآمادگی
و توزک تمام بخیمه داراشکوه امده شرف نزول ارزانی داشتند و تا رسیدن
اردوے معلی و افراخته شدن دولتخانه والا درانجا بسر بردند و تفقدات و مراحم بحال
بادشاهزاده محمد مراد بخش مبذول داشته بچرب زبانی و لطف و نوازش مرحم جراحت
هاے او فرمودند و جراحان و اطبا بمعالجه او گماشتند و همچنین دیگر زخمیان عساکر منصور
را برحمت خسروانه مرهم بخشیدند و کشتگان و شهیدان را بنوازش فرموده از خاک
برداشتند و بخاک سپردند و جمعی را که درین نبرد مردانه مصدر ترددات نمایان شده
بودند و ارادت و عقیدت انها بر پیشگاه ضمیر والا جلوه ظهور نموده بود بشرایف عواطف
بادشاهانه نواختند و روز دیگر ازان سه منزل نهضت فرموده در عمارات سموگر بر لب
اب جمنا نزول فرمودند و ازین منزل عرضداشتے مشتمل بر صورت حال و اعتذار وقوع
صف ارائی بخدمت حضرت اعلی ارسال داشتند و درین مکان محمد امین خان

خلف معظم خان بملازمت رسیده باضافه هزاری ذات و هزار سوار که از اصل و اضافه
چهار هزاری و سه هزار سوار بوده باشد سرافراز شد روز دیگر امرا سعادت اندوز
شدند دوم رمضان المبارک ساحت باغ نور منزل که بباغ دهره مشهور و نزدیک اکبراباد
واقعه است نزول اجلال فرمودند حضرت اعلی بر حاشیه عرضداشت جواب بخط مبارک
نوشته با یک قبضه شمشیر موسوم بعالمگیر مصحوب فاضل خان میر سامان فرستادند اگاه دلان
هوشیار خرام انان شمشیر تفاول بر عالمگیری نموده بعرض والا رسانیدند درین وقت نوکران
مرادبخش از عدم ضبط او در اکبراباد رسیده دست تطاول بمال مردم دراز کردند حسب الحکم
معلی شاهزاده محمد سلطان و نجابت خان خانخانان در شهر رفته ان ستم پیشگان را از مردم ازاری
باز داشته مژده امن و امان و نوید عاطفت و احسان باهل شهر رسانیدند چهار دهم
رمضان المبارک خانجهان خلف بزرگ اصف خان مرحوم که حضرت اعلی او را باغوائے
داراشکوه قید کرده بعد دو روز خلاص نموده بودند بملازمت حضرت خدیو افاق
رسیده مشمول عواطف گردید و درین تاریخ حضرت اعلی بعضے پیغام بزبانے خلیل الله خان
و فاضل خان فرستادند خدیو گیهان جواب پیغام بزبانے فاضل خان فرستاده خلیل الله خان
را در حضور خود داشته مصالح ملکی درمیان اوردند و میر میران خلف خان مشار الیه نیز
بملازمت رسید و اکثر امرا تعیینه پوسی رسیده مورد الطاف شدند چون شورش
مفسدان چکله متهرا بعرض والا رسید جعفر ولد الله وردیخان را از اصل و اضافه بمنصب
سه هزاری ذات و سه هزار سوار سرافرازی بخشیده برائے انتظام مهام چکله مذکور رخصت
فرمودند و هژدهم رمضان المبارک شاهزاده محمد سلطان بموجب امر والا بملازمت حضرت
اعلی رسیده کامیاب سعادت گشت و درون قلعه ارک کسان خود بمحافظت مقرر گردانیده
مردم بادشاهی را برداشت نوزدهم بیگم صاحب امده ملاقات کردند جعفر خان دیوان اعلی
و دیگر امرایان فوج فوج باستلام عتبه فلک رتبه رسیدند خدیو گیهان بارعام داده فرمودند
که هر کس که برائے ملازمت اید منع نکنید و حسب الحکم والا بخشیان عظام و میر توزکان
پایه شناس دیبا دلان مرتبه دان بروفق درجات مراتب و برحسب تفاوت مناصب
هر کدام را در مقام ایستاده کرده ملازمت کنانیدند و راے رایان که بحسن کفایت و
کاردانے سر دفتر اهل دیوان بود با جمیع متصدیان دیوانی و زمره اهل قلم و ارباب

محاسبات جبهه سای عتبه علیه گشت و از مراتب ملک و مال بعرض والا رسانید و بدانچه مامور گشت بعمل در اورد و درین تاریخ بست و شش لک روپیه از خزانه عنایت براو بخش مرحمت گردید پس از نه مقام از باغ مذکور کوچ نموده بفر و شوکت و بخت و اقبال بر فیل سوار شده لوای توجه بر سپهر افراختند و خلایق را از مشاهده خورشید جمال جهان آرای شهنشاه جهان و بادشاه نوجوان دیده امید روشنای پذیرفت و جمعیت و اسودگی طرح اشنای و الفت افگند ساکنان ان شهر چون بیامن الطاف بیکران و مآثر عدل و احسان والا جان تازه یافته بودند از خورد و بزرگ از هر گوشه زبان و دعا و ثنا کشودند و بلسان حال مضمون این مقال ادا نمودند نظم

خدایا ورا مملکت پرورا	سکندر سریرا جهان داورا
ز ادم بمیراث عالم تراست	جهان بادشاهی مسلم تراست
مهین گوهر سلک ادم توی	بهین میوه باغ عالم توی
جهان سر بسر در پناه تو باد	سر دشمنان خاک راه تو باد

عمارات دارا شکوهی به نزول همایون زینت یافت و جمعی کثیر از امرا باضافه مناصب سرافراز شدند از انجمله خلیل الله خان از اصل و اضافه بمنصب شش هزاری و شش هزار سوار و چهار هزار دو اسپه سرافراز گشت و محمد امین خان بدستور سابق بخدمت میر بخشی گری سربلندی یافت پیش نهاد خاطر والا ان بود که در ساعت مسعود احراز دولت ملازمت حضرت اعلی نمایند و در استرضای خاطر ملکوت مناظر کوشیده عذر وقوع حوادث درمیان اورند و بالکلیه حجابی که حادث شده مرتفع سازند از انجا که حضرت اعلی را کمال توجه بحال خسران مال دارا شکوه بود و برعایت خاطر او چشم از صلاح دولت پوشیده در اصلاح و تربیت ان نهال بی ثمر میکوشیدند رضامند نشدند که خدیو گیهان بملازمت بکوشند لاجرم بحکم تقاضای وقت خدیو افاق ترک عزم ملازمت نمودند و درخلال این حال خبر اقامت دارا شکوه بشاهجهان اباد و فراهم اوردن لشکر بقصد جنگ بمسامع والا رسید تهاون و تاخیر در اکبراباد بصلاح دولت ندانسته عزیمت بمدافعت دارا شکوه مصمم نمودند و شاهزاده محمد سلطان را دو لک روپیه انعام مرحمت فرموده در اکبراباد گذاشتند اسلام خان را

اتالیق شاهزاده و فاضل خان میر سامان را بملازمت حضرت والا و پرداخت مهمات بیوتات و حکیم نصرت خان را که بمزاج اقدس آشنا بود برای معالجه بقیه گرفت. بعد عطای سه هزار اشرفی مقرر کردند و ذوالفقار خان را بحراست قلعه اکبر اباد نصب کرده بست و دویم رمضان المبارک از اکبر آباد بعزم شاهجهان آباد نهضت فرمودند

نظم

ظفر از یمین نصرت از یسار فلک یاور و اختر و بخت یار
زمین تابع و آسمان پیرو ش بسان جم و شان کیخسروش

روز اول ساحت بهادرپور مخیم سرادقات اقبال گشت و درین روز شاهزاده محمد اعظم بملازمت حضرت اعلی رسیده پانصد مهر و چهار هزار روپیه نذر گذرانید حضرت اعلی بدیدار قرة العین خلافت خوشوقت شده در اغوش گرفتند و انواع مهربانی نموده رخصت فرمودند یک روز در ساحت بهادرپور مقام شد از انجا در عمارات گهات سامی نزول واقع گشت و ازان منزل خانه دوران را برای تسخیر قلعه اله اباد که سید قاسم باره دارا شکوه مضبوط داشت و قاسم خان به فوجداری مراداباد که محال مفسد خیز است و ارادت خان بصوبه داری اوده و شیخ عبدالنبی به فوجداری اتاوه تعیین شدند و سلخ ماه رمضان المبارک که ساحت باغ سلیم پور مضرب خیام والا بود بهادر خان را از اصل و اضافه بمنصب چهار هزاری و دو هزار سوار نواخته با جنود نصرت بتعاقب دارا شکوه تعیین فرمودند درین منزل فرخنده هلال عید الفطر از افق سعادت طلوع نموده عرصه جهان را بانوای بهجت و شادمانی و لوامع عشرت و کامرانی نورانی ساخت کوس شادی بلند اوازه گشت و طنطنه مبارک بادی باعین همایونی تازه گردید درین روز بهجت افروز خانجهان عرف شایسته خان خلف بزرگ اصف خان را بخطاب امیرالامرائی و منصب جلیل القدر هفت هزاری ذات و هفت هزار سوار دو اسپه و انعام محالی که یک کرور[1] دام جمع داشته باشد سرافراز فرمودند و دیگر بندهای درگاه والا را باضافه مناصب و انعامات نواختند و دلیر خان که از نزد سلیمان شکوه آمده بود بملازمت مقدس سرافراز گشته بمنصب ارجمند پنجهزاری و پنجهزار سوار و عبدالله خان ولد سعید خان

---

(۱) دو کرور؟

که او نیز از همراهی سلیمان شکوه آمده بخطاب سعید خانی و عنایت خسروانی سرافرازی یافت و عبد الله بیگ ولد علی مردان خان و اعتماد خان و دیگر امرائی که رفاقت سلیمان شکوه گذاشته آمده بودند بملازمت مشرف شدند *

دربیان قید گردیدن بادشاهزاده محمد مراد بخش

ازانجا که بادشاهان والا اقتدار ظلال حضرت آفریدگار هستند لهذا امر جلیل سلطنت و شغل نبیل خلافت بسان رتبهٔ درگاه الوهیت و مانند درجهٔ بارگاه ربوبیت مقتضی عدم شریک و انباز و از سهیم و ندیل مستغنی و بی نیاز است **نظم**

شریک مُلک چون شریک حق محال است | بلی آنکس که ظل ذو الجلال است
شهنشه فردمی باید در اقلیم | در یکتا بود در خورد دیهیم

چون کارفرمایان قضا منشور خلافت و جهانداری بنام نامی خدیو گیهان رقم اقبال کشیده و ذات قدسی را در سلطنت و شهریاری تفرد و یکتائی بخشیده ازینجهت از نقص مشارکت شرکا مبرا میخواندند و مدعیان شرکت اندیش را حرمان نصیب ساخته چمن دولت و گلشن سلطنت او را از نخل بی ثمر دعوی داران مبرا میداراند مصداق این مقال احوال خسران مال مراد بخش است او از خودسری و بی حوصلگی مدعی و شریک خلافت بود چتر و تخت و سایر لوازم فرمانروائی با خود داشت چون دید که امر سلطنت بخدیو آفاق قرار گرفته و زمام حل و عقد امور خلافت بکف اقتدار والا در آمده عرق حسد بر پیشانی او حرکت نمود و اغوای خوشامدگویان و فتنه جویان ضمیمهٔ سودا و غرور دیگر دید و با وجود فقدان خزانه و وجه تنخواه مواجب سپاه در صدد توفیر لشکر گردید و بعضی امرای ناعاقبت اندیش را بانواع استمالت بخود کشیده باضافهٔ مناصب و خطابها سرافراز ساخت و اسباب شورش و سرکشی سرانجام داده خیالهای فاسد بخود راه داد و در هنگام نهضت موکب والا از اکبراباد اهمال ورزیده پیغام کرد که در بدایت این شورش قرار چنان بود که بعد فتح بر داراشکوه خزاین و ممالک پادشاهی بقسمت در آید اکنون وعده بایفای باید آورد خدیو گیهان فرمودند که تا حال مهم داراشکوه بانجام نرسیده بعد اتمام کاران بموجب قرار داد بعمل خواهد درآمد بالفعل بر سر غنیم باید رفت

مصلحت نیست که اینچنین خیالات فاسد بخاطر راه وهند بهر حال او را استمالت کردند
وا و از اکبرا باد برامده عقب لشکر فیروزی اثر می امد و درکمین فرصت انتظاری بود و
بعد از فتح بر دارا شکوه تاحال بملازمت نرسیده بود بخاطر مقدس رسید که بهر صورت
ان بطر را دستگیر کرده رفع شورش باید نمود بنابرین اندیشه چهارم ماه شوال که عرصه
متهرا مورد سرادقات اقبال بود دران روز مراد بخش بملازمت رسید بحسن تدبیر او را
دستگیر نموده خلایق را از شورش و فساد رها نیدند و بعد از دو پاس شب او را بشیخ میر
و دلیر خان سپردند که بقلعه شاهجهان اباد برده محبوس گردانند روز دویم ازین سانحه راجه
جے سنگه کچهواهه که از رفاقت سلیمان شکوه برخاسته آمده و کرت سنگه پسر ش
که پس از جنگ دارا شکوه بوطن رفته بود و رائے رائے سنگه برادرزاده راجه
جسونت سنگه و ابراهیم پسر علی مردان خان که بعد از شکست دارا شکوه بمقتضائے
نادانی سود از زیان نادانسته همراهی مراد بخش اختیار کرده بودند بسعادت استان
بوس مشرف شدند و دیگر امراے بادشاهی که در سلک رفاقت مراد بخش بودند
بملازمت رسیده خلعت نوازش یافتند و همچنین مجموعه سپاه ولشکریانش که سابق
ولاحق بست هزار سوار بود بموجب حکم اقدس اعلی بخشیان عظام جوق جوق و فوج فوج
از نظر والا گذرانیدند همگنان بمناصب مناسب سرافرازی یافتند و خدیو گیهان
بعد قطع مسافت درباغ اعزاباد واقعه شاه جهان اباد رسیدند *

دربیان بقیه ماجرائے احوال دارا شکوه

او بعد فرار از اکبرا باد با پنجهزار سوار بتاریخ چهاردهم رمضان المبارک در شاهجهان اباد
رسیده در قلعه شهر کهنه که بمناسبت خرابی و بے رونقی شایان نزول او بود مانند
چغد بویرانه فرود امده بقصد سامان جنگ و سرانجام سپاه اسپان و فیلان و اجناس
و امتعه سرکار بادشاهی وامرا هرجا هرچه یافت تصرف می نمود و بسلیمان شکوه خلف بزرگ
خود نوشت که از پتنه بمعه امرائے بادشاهی خود را در شاهجهان اباد برساند و بامرائے صوبجات
و فوجداران اطراف نوشتجات فرستاده نزد خود طلب داشت چون پسرش نتوانست که
و موسم برشگال رسید بخاطر اور د که مبادا از کثرت بارش و وفور گل ولاے راه مسدود

گردد رسیدن بلاهور که گوشهٔ عافیت است محال شود و مقارن این حال خبر توجه موکب مقدس از اکبراباد بجانب شاهجهان اباد شنید لهذا مغلوب رعب و هراس گشته بست و یکم رمضان از دهلی روانهٔ لاهور شد و بسلیمان شکوه نوشت که اگر تواند ان روی اب جمنا براه بوریه و سهارن پور بجناح استعجال در سهرند رسیده بلاهور ملحق گردد بعد رسیدن در سهرند دست تعدی بر اموال راجه تودرمل متصدی انجا که خود را از دوراندیشی بگوشه کشیده بجانب لکهی جنگل رفته بود دراز کرده قریب بست لک روپیه که در بعضی امکنه از راجه مذکور مدفون بود و مردم نشان دادند برآورده متصرف گشت و چون بکنار دریای ستلج رسید از جمیع گذرها کشتیها فراهم آورده بعد عبور از ان دریا کشتی ها را شکست و غرق نموده داود خان قریشی را که از سرداران عمدهٔ او بود با لشکر دیگر بر گذر تلون گذاشت و چنان بخاطر اورد که چون موسم برشگال است و راهها از گل ولای مسدود است و از طغیان اب دریا پایاب نایاب و کشتیها مفقود تا انکه موسم برشگال نگذرد و راه صاف و دریا پایاب نگردد توجه رایات والا بسمت لاهور صورت نخواهد بست در عرصهٔ این مدت بلاهور رسیده خزانهٔ بادشاهی که یک کرور روپیه موجود است و قورخانه و توپخانه و اسباب تجمل بدست اورده لشکر جمع سازد و اماده پیکار گردد بدین قصد لشکر بر معابر ستلج گذاشته روانه گشت و هفدهم شوال[1] بلاهور رسیده داخل قلعهٔ بادشاهی گردیده در اطراف و اکناف ان صوبه مردم را استمالت نامجات ملاطفت امیز مبنی بر وعدهای احسان فرستاده سپاه ان مرز و بوم را از هر جا و هر قوم و قبیله ترغیب نوکری می کرد و نیز زمینداران و فوجداران ملتان و بهکهر و تهته که مجموع با قطاع او متعلق بود و نیز لشکرهای پشاور و کابل را که مهابت خان ایالت انجا داشت خلعتها فرستاده بجانب خود دعوت می نمود و بر خزانهٔ بادشاهی و قورخانه و توپخانه و دیگر کارخانجات که در لاهور بود دست تصرف دراز نموده بیدریغ بسپاه و لشکر میداد و بر تهیهٔ اسباب کارزار همت می گماشت و در اندک فرصت قریب بست هزار سوار فراهم امد و راجه راجروپ زمیندار نورپور که قبل از صف ارای عساکر والا بموجب فرمان حضرت اعلی از وطن خود روانهٔ اکبراباد شده بود در میان دهلی و سهرند ملحق گردید

---

(۱) نوزدهم.

برفاقت او در لاهور رسید و خنجر خان فوجدار بهیره و خوشاب فریفته افسون او گشته نیز
آمده ملاقات نمود روز بروز مواد شوکت و اقتدار افزون می شد اگر یک چندی از نهیب
ورود عساکر منصور مهلت می یافت اغلب که جلوس بر سریر سلطنت می نمود و همواره نزد اغوای
نوئینان بارگاه والا خفیه نوشتجات می فرستاد و نیز با امرای صوبجات و راجپوتان که
در اوطان بودند خطوط شورش افزا مشتمل بر تحریر سرکشی و مخالفت با خدیو گیهان می نوشت
و به بادشاهزاده سلطان محمد شجاع بحکم ضرورت مصالحه نموده حرف دوستی و التیام
درمیان آورده مکاتیب مواخات اسالیب نوشته او را ترغیب حرکت از
بنگاله و تکلیف لشکرکشی و سپه آرائی نموده مقرر ساخته بود که چون خود در پنجاب تهیه
اسباب شورش مینماید او نیز از بنگاله لوای عزیمت تا الهاباد برافرازد و مراتب
مواثیق موکد بایمان درمیان آورد که بعد حصول مدعا ملک و مال بمساوات قسمت نماید
افسون دارا شکوه بمحمد شجاع اثر کرد و او از بنگاله لشکرکشی نمود چنانچه در جای خود بقلم
خواهد آمد بالجمله دارا شکوه اگرچه بحسب ظاهر در سرانجام سامان نبرد میکوشید لیکن در باطن
مغلوب رعب و هراس گشته محاربه بعساکر همایون از حوصله طاقت خویش افزون میدانست
و داعیه رفتن بجانب ملتان و قندهار مینمود این معنی را به نزدیکان و محرمان خود برمز و ایما
میگفت و مردم متفرس میدانستند که هرگاه موکب جاه و جلال باین سمت توجه نماید
بی اقدام جرات در پیکار قدم بوادی فرار خواهد نهاد ازینجهت ازو آهنگ جدائی میکردند
چنانچه راجه راجروپ به بهانه آنکه بوطن رفته سرانجام سپاه لشکر و استمالت
قلوب زمینداران کوهستان نماید رخصت گشته جدا شد و بنا بر مصلحت پسر
وکیل خود را در لاهور گذاشت بعد چندروز پسر او نیز شبی برخاسته رفت و نیز
گورو هررای سجاده نشین بابانانک که با لشکر کثیر آمده بود به بهانه فراهم آوردن لشکر
بدر رفت و همچنین اکثر مردم جدا شدند و دارا شکوه انتظار سلیمان شکوه پسر بزرگ خود
داشته در لاهور اقامت میداشت

دربیان ماجرای سلیمان شکوه خلف بزرگ داراشکوه

او بعد هزیمت بادشاهزاده محمد شجاع بموجب طلب داراشکوه از پتنه با راجه جی سنگه

و دلیر خان بتعجیل می آمد سه منزل از اله اباد گذشته خبر انهزام داراشکوه شنید سنگ تفرقه
در سلک جمعیت لشکرش افتاد و مضطرب و سراسیمه شده ثبات و استقلال از دست
داد و براجه جی سنگه را طلبیده مشورت درخواست کرد راجه مصلحت داد که چون لشکر
همراه داری بصوب دهلی شتافته خود را به پدر برسان و اگر نتوانی صواب انست که باله آباد
مراجعت نموده تا رسیدن خبر منقح در انجا بسر بری چندانکه سلیمان شکوه راجه را تکلیف
رفاقت نمود او از عاقبت اندیشی راضی بهمراهی نگشت و صریح جواب هم نداد و بمنزل
خود امده باز پیش او نرفت سلیمان شکوه روز دویم مقام کرده بدلیر خان کنگاش مصلحت
کرد خان مشار الیه مصلحت داد که باله اباد مراجعت نموده از دریای گنگ گذشته
بشاهجهان پور مسکن افغان رفته در انجا لشکر از قوم افغانان وغیر ذالک فراهم اورده
انچه صلاح وقت خواهد بود بعمل خواهد در امد و رفاقت او بشرط تدبیر قبول نمود راجه جیسنگه
بر این معنی اطلاع یافته دلیر خان را که درین صورت محض خانه خرابی او و قبیله او بود
ازین مقدمه باز اورده در عزیمت رسیدن تعبیه خلافت با خود متفق گردانید روز
دیگر سلیمان شکوه بموجب قرار داد بسمت اله اباد کوچ کرد دلیر خان عذر کرده
با راجه در همان منزل مقام کرد و همچنین دیگر بندهای پادشاهی و نیز جمعی از نوکران
جدیدی او و پدرش که در اثنای این مهم نوکر شده بودند ترک همراهی کردند سلطان
سلیمان شکوه از وقوع این حال متحیر شده خواست که با جمعی که همراه مانده بودند متوجه
بسمت دهلی شود باقی بیگ المخاطب به بهادر خان که از نوکران عمده داراشکوه و اتالیق
او و سردار لشکر بود رفتن بسمت دهلی پسند نکرده معه صلابت خان بارهه که او نیز
پرورده دولت داراشکوه بود بصوب اله اباد عنان عزیمت برتافت درین ایام
قریب شش هزار سوار همراه بود هفت روز در اله اباد اقامت داشته هردم نقش
تدبیر بر لوح خاطر می بست و هر نفس بنای عزیمت بر صواب دید هر کس می گذاشت
هر طایفه مصلحتی می اندیشیدند و هر فرقه تدبیری می نمودند رای جمعی بران گشت که
در اله اباد رحل اقامت انداخته ان حدود و پتنه در ضبط باید اورد و برخی صلاح
میدادند که در پتنه رفته با محمد شجاع طرح صلح و الفت باید انداخت و باتفاق یکدیگر
هنگامه شورش گرم باید ساخت و سادات بارهه که عمده های داراشکوه بودند و

درمیان دواب وطن داشتند صلاح دیدند که درمیان دواب رفته براه سهارن پور
و بوریه به پنجاب باید رفت سلیمان شکوه که از اختلاف مشورت حیران بود این مصلحت
را از همه بهتر دانست چون که داراشکوه هم باو نوشته بود که بهر حال ازان طرف گنگ
امده براه بوریه خود را به پنجاب رساند ازینجهت زیادتی اموال و کارخانجات و بعضے از
پردگیان در قلعه اله اباد گذاشت و سید قاسم بارهه راکه از عمده نوکران داراشکوه
حکومت و حراست ان قلعه داشت همانجا گذاشته از دریائے گنگ عبور نموده طے
منازل می نمود و در هر منزل نوکران خود و پدرش جدا می شدند و سلک جمعیت از هم می
گسیخت تا انکه به پرگنه ندبینه که باقطاع بیگم صاحب تعلق داشت رسیده کرورے انجا را
بامتعلقانش قید کرده دست تطاول بمال سکنه دراز نموده زیاده از دو لک روپیه بدست
اورد و ازین منزل صلابت خان بارهه ازو جدا شده روانه درگاه والا گشت چون
سلیمان شکوه در هیچ گذر مجال عبور از دریائے گنگ نیافت بهوانی داس دیوان
بیوتات را که با مرزبان سری نگر معرفتے داشت نزد او فرستاد و کشتیها برائے
عبور از اب گنگ ازو استمداد نموده در چاندی اقامت داشت درین اثنا امیر الامرا
فدائے خان با جنود فیروزی رسیده محاذی فرود امد سلیمان شکوه تاب مقاومت
نیاورده و مغلوب لشکر هراس و یاس گشته و کوه سری نگر را مامن خود اندیشیده از
چاندی کوچ کرده بجانب سری نگر رفت کسان راجه امده اورا بکوهستان بردند و راجه
خود نیز امده ملاقات نموده اظهار کرد که ولایت من جائے مختصر است گنجایش لشکری که
باشما است ندارد و معهذا راه عبور اسپ و فیل و دیگر دواب نیست اگر بودن شما اینجا باشد
سپاه را مرخص کنند و با اهل و عیال و معدودے از نوکران بسر برند باقی بیگ بهادر خان
که بمرض سخت مریض بود رخصت شده جدا شد و بعد از بر امدن کوهستان قالب تهی
کرد و سلیمان شکوه کرورے پرگنه ندبینه را که سید بیگناه بود باغوائے فتنه
سازان از هم گذرانید و بعد هفت هشت روز که مشورت در چاره خود می کرد در رفتن
سری نگر بعنوانے که مرزبان انجا میگفت متفکر بود نوکرانش از بهبود حال او نومید گشته
بودند و در کوهستان که راهها باختیار زمیندار بود جدا نمیتوانستند شد همه باتفاق
خاطر نشان او می نمودند که رفتن سری نگر بطریقے که مرزبان یعنی راجه میگوید خالی از

آئین حزم و احتیاط است چون لشکر منصور باینطرف گنگ عبور نمیتواند کرد
بالفعل اینطرف احدی را راه نیست از راهی که آمده ایم بسمت اله اباد مراجعت نمائیم
و از جانب سید قاسم بارهه قلعه دار اله اباد خط گذرانیده اند که محمد شجاع از بنگاله آمده
قصد اله اباد دارد شما هم برگشته باله اباد بیائید درینصورت سلیمان شکوه فسخ عزیمت
سری نگر نموده از زمیندار آنجا عذر خواست و برخی از جواهر مرصع آلات باو داده براهی
که آمده بود بسمت اله اباد برگشت و باز در پرگنه نذینه رسید مردمانش که بجهت صلاح
کار خود این مشورت داده بودند فرصت یافته اکثرے جدا شدند همگی هفتصد سوار
با او ماندند اینها نیز در فکر جدا شدن بودند سلیمان شکوه از بر آمدن کوهستان پشیمان شده
دانست که باین نمط که صورت حال لشکر چنین است باله اباد نمیتواند رسید بالضرور
ازانطرف باز عزم سری نگر کرد و از نذینه معاودت نموده راهی گشت قاسم خان که تازه
براد اباد رسیده بود بقصد دستگیر کردنش در نذینه آمد پیش از رسیدنش سلیمان شکوه
کوچ نموده افتان و خیزان بپاے کوه سری نگر رسید و درین روارو تمامی همراهانش جدائی
گزیدند و زوجه و چندی از پردگیان و خلاصه جواهر و مرصع الات و اشرفی دران سراسیمگی همراه
او رسید و کسان راجه آمده او را در سری نگر بردند*

در بیان جلوس حضرت خدیو جهان اورنگ خلافت و جهانبانی

چون حکمت کامله حضرت آفریدگار دانائے نهان و اشکار اقتضائے آن مینماید که در هر مدتی
که حال روزگار باختلال گراید و مزاج زمانه از منهج اعتدال انحراف یابد بنا بر تجدید نظام کارخانه
عالم کون و فساد و زینت پذیری این دیر کهن بنیاد افسر خلافت و فرمان روائی بر فرق
بختیاری گذارد و زمام اختیار سلطنت و جهان کشائی بقبضه اقتدار جهانداری سپارد
تا امت و ملت در ظل رأفتش از خلل و نقصان ایمن گردد و سپاه و رعیت در پناه سایه
عاطفتش مطمئن باشد و قدم بر سریر دولت باین نیت گذارد که احکام شریعت بکرسی
نشاند و خلعت فرمان روائی باین قصد پوشد که برهنگان وادی احتیاج را تشریف
عطا و احسان پوشاند مجمع دانش و بینش خریدار متاع هنر و قدردان جوهر هنرمندان
باشد هم کشور صورت بیامن فیض جودش معمور شود و هم دار الملک معنی از وجود

مسعودش رونق پذیرد و به تنظیم او امر الهی لوای عزت و عظمت برافرازد و بجواهر مفاخر و لالی معالی ممالک را بیاراید و ازانجا که بوارق این مجاهد و لوامع این محاسن از اغاز طلوع صبح ولادت از پیشانی نورانی ان مشمول عواطف یزدانی واضح و لایح بود لاجرم کارکنان اسمانی باقتضای حکمت ربانی پیوسته ابواب حصول امال و امانی بر روی روزگار فرخنده اثار می کشودند و اسباب جمعیت و کامرانی و تمهید موجبات خلافت و جهانبانی مینمودند بخت هوا خواه بود و تخت چشم براه روزگار دیده امید بر شاهراه نهاده انتظار می برد و چرخ در ترصد وصول این عید دل افروز روز می شمرد روز مبارک جمعه غره ذی قعده سال هزار و شصت و هفت هجری مطابق یازدهم امرداد الهی در عمارت دل نشین باغ اعزاباد **مصرع**

که همچو روضه جنت مدام خورم باد

کارپردازان اشتغال سلطنت بساط نشاط گسترده جشنی والا و مجلسی دل کشا ترتیب دادند و ابواب عیش و طرب بر روی عالمیان کشادند **نظم**

جهان مجلس ارای از سر گرفت زمین رنگین داردر زر گرفت

چو گل عالمی راز عیش و طرب فراهم نمی آید از خنده لب

بعد از انقضای پانزده گهری و بست و دوپل شهنشاه کام بخش با بخت بیدار و دل هوشیار بر تخت سلطنت و سریر فرمان دهی جلوس اجلال فرموده پایه افزای اورنگ و دیهیم شدند **نظم**

برامد بر اورنگ شاهنشهی شرف دادش از فر ظل الهی

شهنشاه شد زینت افزای تخت وطن کرد اقبال در پای تخت

چو از پای او تخت افسر گرفت با فلاک خود را برابر گرفت

صدای نقاره شادیانه و نوای کوس طرب هنواز ش گوش دولتخواهان برخاست و اهنگ زمزمه تهنیت و گلبانگ ترانه غنا از حضار محفل بهشت مشاکل برامد امرای رفیع القدر و نوئینان اخلاص نهاد تسلیمات مبارک باد بجا اورده در خور رتبه و منزلت دران خجسته محفل بر اطراف سریر گردون مصیر صف کشیدند و اورنگ والا پایه اسمان سایه از جلوس مقدس سعادت پذیر گشت و تاج هفت ترگی از فرق فرقدان

سا کامیاب نوازش گردید واز خلعت خانہ افضال جامہاے رنگارنگ و خلعت ہاے گوناگون زینت بخش قامت اہل انجمن گردید واز زرپاشی وبخشش دامن آرزوے کامجویان مالامال نقد مراد گشت **نظم**

دران محفل از بذل شاہنشہی | دل و دیدہ پر گشت مخزن تہی
شد از بخشش شاہ والا گہر | جگر گوشۂ بحر و کان در بدر
ز خلعت دران بزم گردون اساس | چو خورشید شد خلق زرین لباس

ازانجا کہ خدیو آفاق بحکم اقتضاے وقت لوازم این جشن مختصر قرار دادہ اکثر مراسم کہ لازمہ سریر آرائیست بجلوس ثانی حوالہ کردہ بودند درین جلوس میمنت مانوس سکہ وخطبہ وتعیین لقب اشرف بعمل نیاوردہ موقوف داشتند وامراے نامدار وتوئینان عالی مقدار چون وقت تقاضانمی کرد پیشکش ہاے لایق این بزم فرخندہ وجلوس خجستہ نتوانستند سرانجام نمود وندرے درخورحال گذرانیدہ سامان پیشکش ہنگام فرصت کہ خاطر از مہم اعادی پرداختہ اند قرار دادند ودرین جشن والا شاہزادہ محمد اعظم را کہ تا حال منصب نیافتہ بود بمنصب دہ ہزاری وچہار ہزار سوار سرافراز فرمودند واکثر امرا باضافہ مناصب وعطاے خلعات وافیال واسپان ودیگر عطایا ومراتب گوناگون سرافرازی یافتند میر سلطان حسین ولد اصالت خان بخطاب افتخار خان و میر ابراہیم حسین برادرش بخطاب ملتفت خان چہرہ امتیاز برافروختند درینوقت بعرض مقدس رسید کہ ابراہیم خان ولد علی مردان خان ارادت گوشہ نشینی دارد لہذا شصت ہزار روپیہ سالیانہ او مقرر کردہ از منصب معزول نمودند اگرچہ سابقا امیر الامرا بافواج قاہرہ تعیین شدہ بود کہ بہر دوار رفتہ نگذارد کہ سلیمان شکوہ از آب گنگ عبور نماید درینولا چہارم ذی قعدہ بنابر مزید احتیاط شیخ میر و دلیر خان وصف شکن خان را تعیین فرمودند کہ اگر سلیمان شکوہ از جاے فرصت گذشتن گنگ یابد این لشکر منصورہ درین روے آب جمنا بودہ سد راہش شوند ونہ گذارند کہ این طرف دریاے جمنا عبور تواند کرد ❖

در بیان نهضت موکب مقدس بدفع دارا شکوه بجانب ولایت پنجاب

چون خاطر جهان کشائے از جشن مسرت اندود جلوس والا برادرنگ جهانبانی و انتظام مهام ممالک و امور سپاه و رعیت و تعیین افواج بر سر سلیمان شکوه انفراغ حاصل نموده عزیمت توجه رایات ظفر ایات بجانب پنجاب بجهت دفع فتنه دارا شکوه مصمم گردید وتاخیر دران باب منافی تدبیر مینمود تا انکه موسم برشگال بود و از کثرت اب و وفور گل ولائے عبور عساکر جهان کشاے متعسر بل متعذر و بر تقدیر طے مسالک و قطع مراحل گذشتن از اب ستلج و بیاه بافقدان کشتی و عدم پایاب و با وجود ممانعت و مدافعت غنیم در تصور و خیال همگنان نیگنجد و قطع نظر ازین مراتب چون موکب والا درین سال تعب و محنت کمال کشیده مسافتهائے بعیده پیموده بودند بے انکه روزی چند تمکن و اقامت واقع شود و سپاه منصوره از رنج سفر و یساق براساید این یورش بغایت صعوبت داشت واکثر عمدها نیز درین موسم تجویز حرکت نمیکردند نظم

عرقناک و اسپان لاغر هنوز	نمد زین اسپان لشکر هنوز
نرسته هم از رنج ره توسنی	نیاسوده از بار خسته تنی

انحضرت راے ظاهر بینان و کنکاش عاقبت گزینان منظور نداشته بتعلیم سروش غیب از باغ اعزاباد هفتم ذی قعده مطابق مفدهم امرداد قریب بصبح که وقت ظهور انوار فیض آسمانی و محل ورود الطاف ربانی است پاے عزیمت در رکاب دولت گذاشته بجانب پنجاب نهضت فرمودند درین روز جعفر خان از اصل و اضافه بمنصب شش هزاری و شش هزار سوار دو اسپه و بصوبه داری مالوه سرافرازی یافت و از پیشگاه خلافت رخصت شد و نامدار خان خلف بزرگ او بعنایت نقاره ممتاز شده معه میرزا کامگار برادر کهین همراه پدر دستوری یافت چون خدیو عالم بعد قطع منازل بکرنال رسیدند به سبب کثرت اب و خلاب از شاهراد بسمت یمین متوجه شدند که از راه بالا که گل و لاے کم نشان میدادند قطع مراحل شود در منزل اندری از روے عرضداشت بهادر خان که بتعاقب داراشکوه تعیین شده بود و بر گذر تلون دریاے ستلج روبروے لشکر مخالف قیام داشت حقیقت عبور لشکر منصور از دریاے مذکور بعرض مقدس

رسید تفصیل این اجمال اینست که چون داؤد خان که باستحکام گذر تلون اهتمام داشت بموجب طلب دارا شکوه روانه لاهور شد بهادر خان بدلالت زمینداران به روپرکه بسمت بالائے اب واقع است رفته بست و پنج منزل کشتی که برعرابها همراه داشت اماده گردید یکپاس شب مانده قریب هشتصد کس از همراهان خود با نطرف گذرانیدان بهادران از کشتیها فرود امده و توپ خانه که همراه داشتند پیش روکرده بجانب مخالفان غفلت منش که از طرف دارا شکوه درانجا بودند روانه شدند ان گروه تاب ثبات نیاورده رهگرائے وادی فرار گشتند و این نهنگان دریاے شهامت بجائے مخالفان رفته فرود امدند وان مقهوران در تلون رسیده بمخذولان دیگر اطلاع دادند انها را نیز قرار اقامت نماند و از گذر مذکور برخاسته روانه سلطان پور شدند و دیگران نیز از جابجا برخاسته مجموع در سلطان پور فراهم امده صورت حال بدارا شکوه نوشتند و خلیل الله خان که نزدیک سرائے رائے رایان منزل داشت یکپاس شب گذشته خبر عبور بهادر خان از دریا شنیده بلا فرصت کوچ کرده هفدهم ذی قعده در روپر رسیده به بهادر خان ملحق گردید و باتفاق یکدیگر لشکر از اب گذرانیدند همدرین ایام از در امدن سلیمان شکوه بکوه سری نگر بموقف عرض والا رسید و شیخ میر و دلیر خان که برائے انسداد طرق او تعین شده بودند بدرگاه والا رسیدند لهذا فرمان عالیشان بنام امیر الامرا صادر گشت که از کناره اب دریائے گنگ برخاسته در اکبر اباد بملازمت شاهزاده محمد سلطان برسد و بندگان خدیو زمان بعد قطع مراحل بست و پنجم ذی قعده در ساحت روپر برکنار دریائے ستلج نزول اجلال فرمودند درین منزل مهاراجه جسونت سنگه که بعد از واقعه جنگ اوجین بوطن رفته بود بصدارت راجه جے سنگه امده جبین نیاز برزمین عبودیت سوده پانصد اشرفی و هزار روپیه برسبیل نذر گذرانیده مورد عواطف والا گشت و خلعت خاصه و یک زنجیر فیل مزین بجل زربفت و ساز نقره باماده و شمشیر مرصع و کرور دام انعام مرحمت گشت و بعد از دو سه روز رخصت فرمودند که تا معاودت رایات عالیات بدار الخلافه شاهجهان اباد اقامت ورزد و راجه جے سنگه و دلیر خان و عقب انها صف شکن خان از حضور والا رخصت شدند که بخلیل الله خان و بهادر خان پیوسته متوجه فتح دارا شکوه شوند در منزل گره سانکر که خلیل الله خان

وبهادرخان بعد از کوچ از کنار دریا روانه شده بودند راجه جے سنگه و دیگر امرا بنام
بُرده ملحق گشته ازانجا بدفع شورش داراشکوه پیشتر روانه شدند*

دربیان فرار داراشکوه از لاهور بجانب ملتان بعجلت تمام

چون خبر گذشتن خلیل الله خان و بهادرخان بالشکر منصور باسانی و سهولیت تمام از دریاے
ستلج بداراشکوه رسید بارکان لشکر خود که از گذر تلون برخاسته بودند نوشت که در
سلطان پور توقف کنند و داؤدخان را تعین نمود که بر دریاے بیاه رفته اقامت ورزد
اگر صلاح باشد از بیاه گذشته بالشکرے که در سلطان پوراست یکجا شده بجهار به
و مدافعه عساکر منصور بپردازد داؤد خان درگوبند وال رسیده بحسب صلاح لشکر از
سلطان پور پیش خود طلب داشته دانست که مقابله جنود فیروزی از اندازه طاقت
افزونست حقیقت حال را بداراشکوه نوشت بنابران داراشکوه لشکر کثیر و توپخانه
فراوان همراه سپهرشکوه داده درگوبند وال فرستاد که گذرهاے دریاے بیاه
مضبوط نماید چون خبر قرب عساکر فیروزی و نزول رایات عالیات در روپر بداراشکوه
رسید در لاهور تاب اقامت نیاورده رو بوادی فرار نهاد و جمیع ذخایر و خزاین
لاهور از اشرفی و روپیه وطلا و نقره غیر مسکوک که مجموعه زیاده از یک کرور روپیه
بوده باشد بانفایس امتعه و اجناس کارخانجات بادشاهی که همراه توانست برداشت
و اکثر توپها و سایر اسباب توپخانه بر کشتیها و دواب بار کرده بست و دویم
ذی قعده با چهار ده هزار سوار از لاهور روانه ملتان گردید و سپهرشکوه را از گوبند وال نزد
خود طلبداشت و بداؤدخان نوشت که چند روز درگوبند وال بوده کشتیها را سوخته
و غرق کرده برخاسته بیاید چون این خبر بخلیل الله خان و راجه جے سنگه رسید
خوشوقت شده حقیقت را بدرگاه والا عرضداشت نمودند و جمعی را برسبیل تعجیل
به گوبند وال فرستادند که تا رسیدن جیوش فیروزی کشتیها از اطراف و نواحی و
اماکن بالاے اب که از تضیع و اتلاف اعادی سالم مانده باشد بهم رسانند و طاهرخان
و نوری بیگ و امام قلی و غیره را بلاهور فرستادند که انچه از اموال داراشکوه و نوکرانش
مانده باشد بدست اورند و نگاهبانی شهر لاهور که از حاکم خالیست و استمالت سکنه

انجا نمایند ششم ذی الحجه طاهر خان و دیگران داخل لاهور شدند و خلیل الله خان و راجه جے سنگه با دیگرے امرا دهم ماه مذکور که روز عید الضحیٰ بود در ظاهر لاهور رسیده خیمه زدند کشر نوکران دارا شکوه که از و مفارقت گزیده بودند امده ملحق شدند و فرمان عالیشان صادر شد که امرائے مذکور داخل لاهور نشده و توقف نکرده تعاقب دارا شکوه نمایند و اورا هیچ جا مجال درنگ ندهند خلیل الله خان و راجه جے سنگه یازدهم ذی الحجه کوچ کرده دراچهره انطرف لاهور منزل کردند و برائے انتظام لشکر یکروز مقام کرده روانه پیشتر شدند *

دربیان نهضت موکب مقدس بجانب ملتان بتعاقب دارا شکوه

بعد نزول موکب معلی در ساحت روپر چند روز دران مکان اتفاق اقامت افتاد و جشن عید الضحیٰ همانجا مسرت بخش خاطر اقدس گشت شانزدهم ذی الحجه از دریا عبور فرموده منزل بمنزل قطع راه نمودند و بوسیله عرضداشت خلیل الله خان و راجه جے سنگه در اثنائے راه راجه راجروپ که از دارا شکوه منحرف شده بوطن خود رفته بود بعتبه خلافت رسیده سعادت اندوز ملازمت گشت و بعطائے خلعت و از اصل و اضافه سه هزار و پانصدی ذات و سه هزار و پانصد سوار سرافرازی یافته به تهانه داری چاندی سرحد ولایت سری نگر متعین گشت که بضبط و بند و بست برون کوهستان و انسداد راه برامدن سلیمان شکوه و درامدن مردم نزد او بپردازد درین ایام فدائیخان برادر بزرگ بهادر خان که بفوجداری سهارن پور در میان دواب قیام داشت امده ملازمت اقدس سعادت اندوز گشته رخصت شد که نزد خلیل الله خان رفته بتعاقب دارا شکوه برود و عبد الله بیگ ولد علی مردان خان بخطاب گنج علیخان سرافرازی یافته داخل فوج حضور گردید و جمعی کثیر از نوکران دارا شکوه و محمد صادق بخشی از و جدا شده بدرگاه اسمان جاه رسیده بمناصب سرافراز شدند و خنجر خان فوجدار بهیره از رفاقت دارا شکوه مفارقت نموده بملازمت اشرف رسیده بفوجداری کوهستان پنجاب متعین گردید القصه خدیو جهان بعد قطع مراحل بست و دویم ذی حجه بر دریائے بیاه نزول اقبال فرمودند اردوے معلی از راه جسر و خدیو گیهان بکشتی از دریا بیاه عبور کرده بست و چهارم نواحے

هیبت پور پتی مخیم سرادقات اجلال گشت درین منزل از عرضداشت خلیل الله خان و
دیگر امرا بعرض اقدس رسید که داراشکوه با چهارده هزار سوار و توپ خانه بسیار و
سامان پیکار بملتان رسیده اراده ان دارد که درانجا اقامت ورزیده اماده مجادله گردد
لهذا از هیبت پور پتی مقرر گشت که بطریق ایلغار متوجه ملتان شوند ازین منزل شاهزاده
محمد اعظم و محمد امین خان میر بخشی و اعتقاد خان و رائے رایان متصدی معاملات دیوانی و بیوتات
کارخانجات در لاهور فرستاده خیمه مختصرے برکاب گرفته بست و پنجم ذی حجه از هیبت پورپتی
ایلغار فرمودند و راجه جے سنگه از لاهور آمده ملازمت نموده رخصت وطن یافت و
فدائے خان بموجب حکم از نزد خلیل الله خان بدرگاه والا رسیده بفوجداری اوده
گورکهپور از اصل و اضافه بمنصب چهار هزاری ذات و چهار هزار سوار سرافرازی
یافته رخصت گشت بست و نهم ذی حجه ساحت موضع مومن پور مضرب خیام اقبال
گردید درین منزل بمسامع اجلال رسید که داراشکوه باستماع خبر توجه موکب والا در
ملتان ثبات نورزیده بست و پنجم ذی حجه بعد هشت مقام بست و دو لک روپیه از
خزانه ملتان بدست اورده بسمت بهکهر فرار نمود اکثر نوکرانش همراهی اختیار نکرده مفارقت
گزیدند و حاجی خان بلوچ با جمعی بر سر کشتیهائے خزانه رسیده میخواست که سدراه
شود پاسبانان داراشکوه اورا اندکے اویزش رو داد اخر الامر از عهده ممانعت نتوانست
براید بعد معروض این کیفیت خدیوگیهان از مومن پور ایلغار موقوف کردند حکم والا صادر شد
که صف شکن خان میر اتش تعاقب نموده داراشکوه را از ممالک محروسه برارد و جماعه
اوزبکان و غیر ان که مجموعه شش هزار سوار بوده باشد بهمراهی خان مذکور مقرر گشت
و بست هزار اشرفی بجهت تنخواه سپاه مرحمت گردید و فرمان عالیشان بنام خلیل الله خان
صادر گشت که تا رسیدن موکب والا در ملتان توقف نماید هفتم محرم ۶۹ شنبه کناره دریائے
راوی و چناب که یکجا میرود ده کروهے ملتان مضرب خیام والا گردید خلیل الله خان و
بهادرخان و طاهرخان و سایر امرا که پیشتر رفته بودند بعز بساط بوس والا مشرف
شدند و شیخ موسے گیلانی که از طرف داراشکوه حکومت ملتان داشت و سید
عزت خان که از نوکران عمده داراشکوه بودند باستلام عتبه خلافت سربلندی یافتند
و سید عزت خان بعطائے خلعت و منصب سه هزاری ذات و پانصد سوار سرافراز

گشت اگرچه صف شکن خان با شش هزار سوار بتعاقب داراشکوه سابقا تعین شده بود
لیکن درینولا بنابر مزید احتیاط شیخ میر را معه دلیر خان و دیگر امرائے که مجموع نهم هزار سوار
بوده باشد خنجر خاصه معه علاقه مروارید و یک لک روپیه انعام مرحمت فرموده تعین نمودند که
باتفاق صف شکن خان داراشکوه را از ممالک محروسه برارند نهم محرم الحرام بزیارت روضه
منوره فیض آئین عارف صمدانی قطب ربانی شیخ بهاء الدین ذکریا ملتانی قدس الله سره العزیز
تشریف برده استمداد همت و استفاضه انوار توجه نمودند و بوقت آمدن و رفتن از زرفشانی
جیب مراد مساکین برامودند دران ایام فرمان والاشان بنام شاه نواز خان که تا این زمان در
قلعه برهان پور محبوس بود صادر فرموده از اصل و اضافه بمنصب شش هزاری ذات و
شش هزار سوار از انجمله پنجهزار سوار دواسپه سرافراز فرموده بصوبه داری گجرات که تا حال
بتصرف کسان مرادبخش بود تعین کردند و لشکر خان را از صوبه کشمیر تغیر کرده بصوبه داری
ملتان نواختند *

دربیان معاودت موکب مقدس از ملتان بجانب شاهجهان اباد بدفع شورش محمد شجاع

درزمان بودن نواحی ملتان از روے نوشتجات واقعه نگاران بعرض اقدس رسید که
محمد شجاع باغوائے داراشکوه اندیشهائے باطل بخود راه داده در بنگاله لشکر فراهم آورده
واسباب پیکار سامان کرده بعزم مجادله روانه شده ازینجهت حضرت خدیو گیهان افواج
قاهره بتعاقب داراشکوه بجانب بهکهر تعین کرده دوازدهم محرم سنه ۱۰۶۸ از ظاهر بلده ملتان
بسمت شاهجهان اباد نهضت فرمودند همگی پنجروز در نزدیکی ملتان اتفاق اقامت افتاد
درین تاریخ حاجی خان بلوچ که از عمده زمینداران ملتان بود باستلام عتبه مقدس
فایز گشت و بعنایت خلعت و فیل و اسپ سرافراز شده بوطن مرخص گردید ورایات
جهانکشا بعد قطع مراحل بست و چهارم محرم در ساحت اچهره نزدیکی لاهور نزول اقبال
فرمودند امرا که در لاهور بودند سعادت اندوز بلازمت شدند بست و پنجم از اچهره
بر فیل کوه شکوه سوار دولت شده براه شهر لاهور رایت توجه برافراشتند بعد رسیدن

بر دروازه ہتیبہ پول قلعہ مبارک لمحہ سواری توقف فرمودند قلعہ را بنظر احتیاط ملاحظہ نمودہ
عنان اقبال منعطف ساختند و در مسجد جامع وزیر خان کہ در اثنائے راہ واقع است
فرود آمدہ نماز ظہر با جماعت گذرانیدہ نزدیک سہ پاس در ساحت باغ فیض بخش المشہور
بشالامار نزول فرمودند درین منزل خلیل اللہ خان بصوبہ داری لاہور و یک کرور دام انعام
سرافراز شد و میر میران خلعت او کہ خطاب میر خانی یافتہ بود بفوجداری کوہستان
پنجاب مقرر گشت و بجہت نظم و نسق مہمات صوبہ پنجاب و رفاہیت و اسودگی سپاہ
کہ در سفر تعب کشیدہ بودند روزے چند مقام شد حاجی بقا کہ از جانب بادشاہزادہ
محمد شجاع تہنیت نامہ اوردہ بود بعطائے خلعت و انعام سرافراز گشتہ رخصت انطرف
یافت چون از نوشتہ صف شکنخان کہ بتعاقب داراشکوہ متعین بود حقیقت کارطلبی
نوری بیگ و امام قلی اغر بعرض والا رسید اولین را بخطاب ترکتاز خانی و دویمی را بخطاب
اغر خانی سرافراز فرمودند و قباد خان از کومکیان شیخمیر بصوبہ داری تہتہہ از اصل و اضافہ
بمنصب چہار ہزاری و سہ ہزار سوار سرافراز گردید سلخ محرم الحرام از باغ فیض بخش
بصوب شاہجہان اباد نہضت شد پنجم صفر از دریائے بیاہ براہ جسر عبور فرمودند بعد
قطع مراحل در سہرند رسیدہ در عمارات باغ نواحی سہرند نزول اقبال واقع شد و پیشکش
راجہ تودرمل از نظر گذشت و درجہ پذیرائے یافت شانزدہم عرصہ تہانیسر مضرب خیام
اقبال گشت و شیخ عبد الکریم از تغیر راجہ تودرمل بہ تنظیم مہمات چکلہ سہرند مقرر شد بست و
چہارم صفر ساحت باغ اعزاباد از نزول اشرف خورمی و طراوت یافت مہاراجہ جسونت سنگہ
کہ بموجب حکم اقدس در شاہجہان اباد اقامت داشت و دیگر بندہائے سعادت ملازمت
دریافتند چہارم ربیع الاول مطابق نہم اذر چون ساعت داخل شدن دولتخانہ قلعہ مبارک
نیک بود شہنشاہ جہان نخست بشکارگاہ توجہ نمودہ نشاط اندوز شکار شدند بعد از مراجعت
قریب دو پاس از روز گذشتہ بباغ سندر باری کہ پائین شہر و باغ اعزاباد واقع است
نزول سعادت نمودہ ساعتے باستراحت گذرانیدند و اخر روز بابخت فیروز و
اقبال عدو سوز چون خورشید جہانتاب و بدر عالم افروز کہ بر اوج سپہر براید بر فیل کوہ شکوہ
بدیع منظر کہ تخت زرین بر پشت ان نصب گردیدہ بود سوار دولت شدہ لوائے
عزیمت بصوب مصر اقبال برافراختند نقارہائے نشاط و شادی بنوازش درامد

وغریو طبل وکوس وکرنا ونفیر طنطنۂ شوکت وغلغلہ حشمت در گوش روزگار پیچید وگیتی خدیو ہمعنان نصرت وظفر از میان بازار شہر عبور فرمودند چون وقت نماز عصر رسیدہ بود بمسجد جامع پرتو نزول افگندہ نماز بجماعت ادا کردہ از انجا سوار شدہ دو نیم گھری روز ماندہ قلعہ مبارک از فر نزول اشرف سرکوب حصار افلاک وشرافت بخش مرکز خاک گشت ٭

دربیان جشن وزن حضرت خدیو گیہان خداوند جہان

درین ایام فرخندہ فرجام کہ سال چہلم از عمر گرامی صورت انجام یافتہ اغاز سال چہل ویکم بحساب شمسی بمبارکی وفرخندگی گردیدہ جشن وزن بائین مقرر ورسم معہود صورت انعقاد یافت ہفتم ربیع الاول مطابق دوازدہم اذر ماہ الہی ۱۰۶۸ھ بزمی والا وجشنی دلکشا ترتیب یافتہ در ایوان گردون اساس غسل خانہ والا اوایل روز کہ ساعت میمنت قرین ومیزان فلک را چشم بر زمین بود کفہ ترازو از گوہر عنصر مقدس گران بار قدر وشرف گشت وان پیکر دولت وہیکل اقبال را کہ از فرط بزرگی وعظمت باگوہر جانہای پاک وجواہر وخزاین افلاک نتوان سنجید بمقتضای رسم وعادت بزر وسیم وسایر اشیای معہود سنجیدند بعد از ادای این جشن دولت قرین خاقان زمان وزمین چون افتاب از برج میزان برادہ سریر آرای دولت وکامرانی شدند دران خجستہ روز بندہای عتبہ خلافت بمواہب ومکارم ارجمند بافزایش مناصب وعطای خلاع وشمشیر وخنجر واسپ وفیل ونقارہ وعلم وانعام نقود وخطابہای لایقہ نوازش یافتند نجابت خان کہ بنابر صدور تقصیری عظیم بتغیر منصب وجاگیر وعزل از رتبہ شوکت واعتبار وسلب خطاب خانخانی وسپہ سالاری مورد بی عنایتی گشتہ مدتی از دولت بار وسعادت کورنش محروم بود درینولا بوساطت باریافتگان محفل والا رقم عفو بر جریدہ جرایمش کشیدہ رخصت کورنش ارزانی یافت وداؤد خان کہ در حدود بہکر از داراشکوہ جدا شدہ در حصار مسکن خود رسیدہ بود باستان بوس معزز شدہ بمنصب چہار ہزاری وسہ ہزار سوار کامیاب عنایت گشت وامیر الامرا کہ در مستقر الخلافہ اکبراباد وراجہ جی سنگہ کہ در وطن بود وجعفر خان صوبہ دار مالوہ وخلیل اللہ خان

صوبه دارلاهور بارسال خلاع و مهابت خان صوبه دار کابل با ضافه هزاری بمنصب
شش هزاری و پنج هزار سوار از انجمله سه هزار و پانصد سوار دو اسپه بلند پایگی یافت
و اسلام خان با ضافه دو هزار سوار بمنصب پنجهزاری و پنجهزار سوار سرافراز گشته بخدمت
بادشاهزاده محمد سلطان مرخص گشت و بهادر خان با ضافه هزاری ذات و هزار سوار بمنصب
پنجهزاری و چهار هزار سوار مباهی گشت چون آن روز بفرخی و مبارکی بانجام رسید شب هنگامه
آتشبازی که باشاره والا ان روی اب جمنا محاذی درشن مبارک آلات واد وات
ترتیب داده بودند مسرت افروز خواطر نظارگیان و فروغ افزائے بزم عشرت
گشت شب دیگر چراغانے که هم دران روی اب درکمال خوبی سرانجام یافته بود
بهجت بخش تماشائیان گردید تا سه روز بساط نشاط این جشن والا ممهد بود دوازدهم
سیر باغ صاحب آباد که در وسط شهر شاهجهان اباد بیگم صاحب طراوت و نظارت
داده اند فرمودند روز دوم بزیارت روضه منوره حضرت جنت آشیانی همایون بادشاه
کشتی سوار تشریف برده فاتحه خوانده پنجهزار روپیه بمجاوران مرحمت کرده بطواف مزار
فایض الانوار حضرت شیخ نظام الدین اولیا تبرک جسته هزار روپیه بمستحقان و مجاوران
عنایت فرمودند و از انجا بروضه قدسیه شیخ قطب الدین کاکی قدس الله سره که هفت کروهی شاهجهان اباد
واقع است توجه نموده رسم زیارت بجا آورده و استمداد همت نموده و هزار روپیه نذر گذرانیده ازانجا
معاودت نموده داخل دولتخانه والا شدند سابقا بشاهزاده محمد سلطان فرمان عالیشان
صادر شده بود که امیر الامرا در اکبر اباد گذاشته با توپخانه و لشکر بمدافعه محمد شجاع
که نزدیک باله اباد رسیده روانه شود درینولا بعرض والا رسید که شاهزاده هفتم
ربیع الاول از اکبر اباد روانه اله اباد گردید رعد انداز خان را به قلعه داری اکبر اباد
تعین فرموده فرمان والاشان بنام ذوالفقار خان صادر گشت که قلعه حواله رعد
انداز خان نماید و یک کرور روپیه با برخے از اشرفی از خزانه عامره
گرفته معه توپ خانه روانه اله آباد شود و به بادشاهزاده محمد سلطان ملحق گردد و بسیاری
از مبارزان تهور شعار بهمراهی او تعین شدند*

در بیان ماجرای احوال بادشاهزاده محمد شجاع و توجه موکب والا بدفع او

او همیشه با حضرت خدیو گیهان لاف موافقت و مصادقت و دم یکجهتی و موالفت
میزد بوسایل رسل و رسایل اظهار این معنی نموده عهود صفوت و آئین اخوت مستحکم میکرد
و خدیو عالم نیز بمقتضای مهراندیشی و یگانگی در رواج کار رونق حال او کوشیده
درصدد اعانت و رعایت بودند و از قضیه شکستی که او را از سلیمان شکوه روداده بود
خاطر اقدس ملالت اندود بود میخواستند که جزاین انکسار فرموده مجدداً اساس دولت
او را استحکام بخشند ازینجهت بعد انهزام داراشکوه از نواحی اکبراباد نزدل
عساکر منصور در باغ نورمنزل از حضرت اعلی بمبالغه تمام مونگیر را با صوبه بهار که همیشه
محمد شجاع ارزوی ان داشت و میسر نمی شد ضمیمه ولایت بنگاله باقطاع او مقرر
کرده فرمان حضرت اعلی و ملاطفت نامه متضمن تفویض ولایات مذکوره مصحوب محمد میرک
گرزدار فرستادند و ضمیمه مضمون عاطفت نامه نموده بودند که بالفعل ان ولایت متصرف
شود بعد اتمام کار دارا شکوه چون رایات عالیات بمستقر خلافت معاودت کنند
مطالب و مدعیاتی که داشته باشد اظهار نماید در حصول ان کوشش بکار خواهد رفت
محمد شجاع از رسیدن محمد میرک و ظهور این عطیه مسرور شده در پیراهن نگنجید و تهنیت نامه
مشتمل بر مراسم مبارکباد مصحوب محمد بقا بجناب والا ارسال داشت و خود از اکبراباد
که حاکم نشین بنگاله است در پتنه امد چون عقل معامله دان نداشت و سود از زیان
نمیدانست بعد تصرف بر صوبه بهار و استماع توجه رایات جهانگشا بسمت پنجاب
بتعاقب داراشکوه و تصور این معنی که اتمام این مهم بزودی متصور نیست و خالی بودن
تختگاه از موکب جلال و اغوای خوش امدگویان واقعه طلب در طمع افتاد و در
اواسط سفر که رایات اقبال در پنجاب بود فرصت یافته بجانب اله اباد روانه گردید
بعد رسیدن در نواحی قلعه رهتاس رام سنگه نوکر داراشکوه که حراست ان قلعه
داشت باشاره داراشکوه که بعد فرار از اکبراباد بجمیع قلعه داران سمت اله اباد نوشته بود

که قلاع بمحمد شجاع بسپارند ملاقی شده مکالید قلعه مذکور داد و همچنین سید عبد الجلیل
بارهه حصار چناده گده حواله کرد و سید قاسم قلعه دار اله اباد بمحمد شجاع نوشت که هرگاه
بامنصوب بیایند بموجب امر دارا شکوه قلعه را تسلیم مینمایم سنوح این مقدمات
باعث رسوخ عزم محمد شجاع گردید خدیو زمان باستماع این حرکات او نمیخواستند
که پرده از روی کار او کشیده اید این ناهنجاری او ناکرده انگاشته مواعظت نامه
مکرر مرقوم فرمودند که شاید سرمایه شعور او گردیده از کرده تا صواب خود باز اید
باوجود اینهمه مراتب از روی ناعاقبت اندیشی قدم جرات از حد خود بیرون نهاده
بحدود بنارس نزدیک رسیده قصد اله اباد نمود و این اخبار مکرر بسمع اقدس رسید
بنابران هفدهم ربیع الاول مطابق بست وسوم اذرماه الهی در اوایل روز بساعت
فیروز از قلعه مبارک بر فیل ظفر پیکر سوار دولت شده بهم عنانی جنود اسمانی
رایت عزیمت بر افراختند قلعه داری دار الخلافه شاهجهان اباد و محافظت
مرادبخش بدستور سابق بسید امیرخان تفویض یافت و راه سوزون مقرر کرده
بعد قطع مراحل سوم ربیع الثانی نواحی قصبه سوزون مخیم خیام جاه وجلال گشت
ازان منزل نیز قدسی صحیفه مبنی بر مراتب وعظ و نصیحت درباب مصالحه و مدارا
بمحمد شجاع نوشتند که تا ممکن باشد کار بستیزه نکشد چون خبر نزدیک رسیدن محمد شجاع
روز بروز میرسید و بیقین انجامید که ان شوریده دماغ سودای سلطنت درسر
دارد پنجم ماه مذکور از سوزون نهضت فرمودند بعد قطع دو سه مرحله بوضوح پیوست
که محمد شجاع بعد برامدن از پتنه چون به بنارس رسید از ظلم پرستی و بیدادی بر سکنه
ان بلده دست تعدی کشاده از هنود و مسلمین بقهر و عنف قریب سه لک روپیه
گرفت متصدیان او اضعاف مبلغ از میان برده انواع تعرض بمردم رسانیدند و
ازانجا هفتم ربیع الثانی باله اباد رسید و سید قاسم قلعه دار انجا از قلعه فرود امده ملاقی
شد محمد شجاع ان را بدستور سابق باو گذاشت نه روز در اله اباد توقف کرده بجانب
اکبراباد روانه شد القصه چهاردهم ربیع الثانی خدیو افاق در مکن پور نزول اقبال
فرموده بروضه قدسیه حضرت سید بدیع الدین قدس سره که بزبان عوام
بشاه مدار وشاه باز مشهور هستند تشریف برده مراسم زیارت بجا اوردند

هیفدهم ظاهر قصبه کوره مضرب سرادق نصرت شد شاهزاده محمد سلطان که درانجا بود بملازمت اشرف شرف گشت و نیز معظم خان که بموجب فرمان عالی شان از دکن روانه شده بود درین منزل بملازمت اقدس سعادت اندوزگردید واز رسیدن او بروقت حسن اخلاص وکارطلبی او بظهور پیوست +

در بیان شرح شوخی مهاراجه جسونت سنگه در جنگ حضرت خدیو گیهان بمحمد شجاع ورایت فتح برافراختن وفرار محمد شجاع از معرکه کارزار

نوزدهم شهر ربیع الثانی مطابق بست وسویم دی ماه الهی سنه ۱۰۶۸ عزم صف آرائے جزم گردید بموجب حکم والا توپخانه رعدنهیب برق نشان برابر غنیم برده صاعقه بارو آتش فشان شدند نهنگان شیرافگن دیلان دشمن شکن تن بزیب چلته وجوشن پیراسته فوج فوج مانند موج از پے هم برخاستند وپیل سازان جنود دولت ومیر توزکان بهرام صولت بترتیب وتسویه عساکر پرداخته صفوف قتال آراستند شاهزاده محمد سلطان وخانعالم باامرائے دیگر هراول وذوالفقار خان باتوپ خانه و اکثر برقندازان وامرائے والاشان بهراولی شاهزاده قرار یافت ومهاراجه جسونت سنگه باراجپوتان برتغار مقرر گشت واسلام خان باامرائے نامدار بهراولی مهاراجه انتظام یافت وسرداری فوج جرنغار بشاهزاده محمد اعظم نامزد شد وخاندوران وامرائے دیگر بهراولی این فوج عظیم وسرگردگی التمش بحسن جرات وکوشش بهادرخان تفویض یافت ودردست راست موکب مقدس داود خان باجمعی از دلیران معین گشت وراجه سجان سنگه وسید فیروزخان وحسن علی خان ودیگر نوئینان والاجاه دردست چپ طرح ثابت قدم شدند وقلب لشکر منصوره بفرشوکت مقدس معلی که پرتو انوار عظمت الهی است قوت گرفت شاهزاده محمد اعظم رابدستور معارک دیگر بهره‌مند وزسعادت همراهی نموده باخود در حوضه فیل خاصه جا داوند ومعظم خان را در فیل دیگر جاداده

فرمودند که فیل مرکوب او در جنب فیل خاصه بوده باشد و سرداری میمنه قول مبارک بجوهر شهامت محمد امین خان خلف معظم خان وکارفرماے میسره بحسن شجاعت مرتضی خان تفویض یافت وسیف خان بیجاپوری واکشه وکهنیان بقراولی مقرر شدند خواص خان و سردارخان وجمعی دیگر بچنداولی قرار یافتند و فیلان فلک شکوه خصم افگن دشمن ربا باسلح ویراق شکوه اسمانی یافته برق انگنان چابک دست و تفنگ چیان موشگاف برپشته پشت انها جا گرفتند و در هر فوج چندی ازان عربده جویان با توپ خانه جداگانه معین گشتند دران روز از کثرت سپاه و جوش لشکر اثار شور محشر هویدا بود و از غبار سم ستوران دفور مواکب منصور چهره اسمان درکوزمین ناپیدا لشکری اراسته ورنگین چون سبزه و ریاحین توگوے از زمین میجوشید وجیشی پرقهر وطیش مانند امواج بحر مواج از شورش کین میخروشید و زمین با همه تحمل و سخت جانی از حمل گرانی این خیل انبوه ستوه بود و از بسیاری فیلان اهن جوش فلک شکوه سراسر صحرا کوه مینمود **نظم**

زمانے شور محشر عرضه می کرد — زمین از چرخ وسعت قرضه میکرد
چنان از جوش لشکر قحط جا بود — که نقش سایه بر دوش هوا بود
اگر سیماب باریدی چو باران — بماندی بر سنان نیزه داران

القصه قریب نود هزار سوار که کم وقتے در ظل رایت سلاطین نامدار فراهم امده باشد مهیا به پیکار و اماده بگیر و دار گردید و درهمین روز محمد شجاع نیز بترتیب و تسویه افواج خویش پرداخت و خود باله وردیخان و عبدالرحمن ولد نذر محمد خان در قول جا گرفت و بلند اختر پسر او با سید قاسم بارهه قلعه دار اله اباد و پسر اله وردیخان هراول و زین الدین خان پسر بزرگ در برنغار و حسن خویشگی را هراول او کرد و مکرم خان صفوی و امراے دیگر در جرنغار مقرر ساخت و شیخ ظریف را با فوجے در طرح انتظام داد و اسفندیار معموری را و التمش و ابوالمعالی میراتش و میر علاول دیوان خود را به چنداولی و سید قلی اوزبک را بقراولی گماشت بالجمله بعد انقضاے چهار گهری از روز مذکور خدیو افاق سوار دولت شده بکمال اهستگی و ارام مسافتے که بالشکرگاه غنیم بود بگام نصرت لگام می پیمودند و پاس از روز گذشته بفاصله نیم کروه از عساکر مخالف صف آراے کردند محمد شجاع آنروز

قدم جرات ازجاے خود پیش نگذاشت پاره توپخانه پیش فرستادو بروے
جنود والا توپ و تفنگ سر دادند ازین طرف نیز توپخانه شعله افروز حرب
و پیکار گشت و تا شب از طرفین اژدهاے آتش فشان بان و نهنگ خون آشام از
توپ و تفنگ سر میدادند چون شب در رسید صف محاربه درهم پیچید و یرلیغ والا
صادر شد که عساکر ظفر قرین بهمان ترتیب که صف بسته بودند از اسپان فرود آمده با جوشن
و سلاح شب را پاس دارند و سرداران هریک در پیش فوج خود مورچل بسته از غدر
و کید اعدا غافل نباشند و خدیو گیتی بعد از فراغ لوازم حزم و احتیاط از فیل
فرود آمده بدولتخانه مختصری نزول اجلال فرمودند و بعد اداے نماز مغرب و عشا
استدعاے نصرت و فیروزی از حضرت صمدیت نموده با بخت بیدار و دل هوشیار
بر بستر راحت تکیه زدند و در اواخر شب مهاراجه جسونت سنگه که ظاهر سر بر خط بندگی
و انقیاد او نهاده اظهار دولتخواهی مینمود و در باطن از خبث سریرت خویش خایف و
ناامین میزیست بعزم شورش انگیزی از معرکه کارزار فرار نموده شباشب کسان نزد محمد شجاع
فرستاده و او را از داعیه فاسد خود اطلاع داده بتمامی لشکر خود و راجپوتان که در برنغار
بادتعیین بودند روگردان شده عنان ادبار برتافت و باردوے شاهزاده محمد سلطان
که بر سر راه بود مردمش دست جسارت بغارت کشودند و هرچه توانستند تاراج نمودند
و بعد ازان بلشکرگاه والا رسیده دست اندازیهاے عظیم کردند و در راه هرچه و هرکس که پیش
آمد دستخوش تاراج و پایمال راجپوتان گشت ازینجهت شورش و انقلاب عجبی در اردوے
معلی که بفاصله دو کروه بود در راه یافته مردم بهم برآمدند و خبرهاے موحش آشوب انگیز
شایع شد مفسدان فتنه جو و هرزه کاران از دو سر بفساد برداشته دست جرات
بخزانه و کارخانجات و دواب بادشاهی و امتعه و اموال امرا و سپاهی دراز کردند و
بخودسری و شورش افزای پرداختند نزدیک بصبح این خبر بلشکر رسید و باعث برهمزدگی
جنود فیروزی گشته سلک جمعیت از انتظام افتاد و بسیاری از مردم پست فطرت
و کم حوصله براے خبرگیری بنگاه از روے سراسیمگی و اضطراب بعسکر والا شتافتند
و باین تقریب رخ از عرصه کارزار برتافتند و جمعی کوته اندیش طرف مخالف رجحان داشته
شباشب به لشکر محمد شجاع پیوستند و فریقی بد دلان ناعاقبت اندیش پاے

همت کشیده از دولت مرافقت باز ماند چون این سانحه بمسامع اجلال حضرت خدیو گیهان
رسید از انجا که ذات قدسی معدن تحمل و وقار و در شداید مهالک بسان کوه استوار است ازین
واقع اصلا از جا نرفتند و تزلزل در استقلال راه ندادند و از سراپرده اقبال بیرون خرامیده
بر تخت روان سوار ایستادند و بخواص امرا که در رکاب سعادت حاضر بودند خطاب فرمودند که در
رفتن این ضلالت کیش عین مصلحت دولت گردید عنقریب بپاداش کردار خواهد رسید و
اسلام خان را که هراول برنغار بوده بجائے او سردار گردند و دیگر بار صفوف نصرت آراستند
چون هندوی تیره روزگار شب رو بفرار نهاد و خسرو گردون مهر بقصد جهان کشائے ترکش
زرین بر میان بست شهنشاه فلک بارگاه بدستور روز پیشین بعزم رزم و آهنگ جنگ
بر فیل کوه پیکر سوار شدند اگر چه لشکری که دیروز برکاب سعادت بود بسبب این سانحه
متفرق شد لیکن جنود غیبی و همت والا رفیق حال فرخنده مال بود و ازان طرف محمد شجاع نیز
صفوف دیروزه را تغییر داده مجموعه لشکر خود را یک صف کرده در عقب توپخانه باز داشت
پنجگهری از روز گذشته نخست از طرفین جنگ توپ و بان و تفنگ در میان آمده نیران
جدال اشتعال یافت و هنگامه برق اندازی و رعد و گداز گرم شد از نهیب صور ضرب بان
و نیش زنبورک خصم افگن آثار قیامت آشکار و رگ جان دشمن فگار گردید توپ سیاه درون
آهن دل باواز بلند آوازه اجل در شش جهت معرکه در داد و مهره تفنگ جان گسل از مهره
پشت مخالفان گذر کردن آغاز نهاد از گرمی برق بندوق و بان آب تیغ و سنان آتش آمیز
شد و بسکه نوایر دشمن سوز برافروخت تو گفتی زمین شعله خیز و آسمان شراره ریز گشته نظم

شد از برق کین گرم بازار جنگ خروشید باز اژدهائے تفنگ
ز بس آتش کینها در گرفت عرق بر بدن رنگ اخگر گرفت

درینحال توپی از توپخانه همایون بفیل مرکوب زین الدین پسر محمد شجاع رسید یکپائے
فیل و یکپائے شخصی که در عقب نشسته بود بپرانید و زین الدین پسر محمد شجاع ازان فیل برآمده
بر فیل دیگر سوار شد رفته رفته کار جنگ از توپ و تفنگ در گذشته بناوک خدنگ
در رسید مبارزان پیکار جو و بهادران شهامت خو از هر دو سو دست کوشش و کشش از
آستین جرات برآورده بمقابله و ستیزه پرداختند و باتش غیرت هنگامه کارزار گرم ساختند از
کثرت بارش تیر کمان نمودار ابر مطیر بود و عرصه دار و گیر از مبارزان دلیر نیستان پر شیر مینمود و

نوک پیکان جگر فرسا سوزن اسا خار ار زوے باطل از دل اعدا برون کردو ناوک مغفر شگاف جانہا بالمشبک سازی ورخنہ پردازی ہواے پندار وغرور انہمہ پر شور مخالفان بر اوردبیت

زبرج کمان طایران خدنگ   پریدند بر روے مردان جنگ

درین اثنا سید عالم بارہہ کہ رکن اعظم لشکر محمد شجاع بود با فوجی عظیم وسہ فیل مست جنگی از دست راست غنیم بر برنغار موکب والا حملہ کرد کمال تفرقہ و فتور بعساکر منصور راہ یافت پاے ثبات اکثر مردم برجا نماندہ راہ گریز درپیش گرفتند و سلک جمعیت قول ہمایون نیز از ہم گسیخت زیادہ از دو ہزار سوار در رکاب فیروزی نماندہ مخالفان از مشاہدہ تزلزل افواج نصرت اثر خیرہ تر شدہ بہمان ہیبت اجتماعی با فیلان مذکور روی جسارت بقلب لشکر ظفر اثر اوردند درین ہنگام از میسرہ جنود قاہرہ مرتضے خان واز التمش حسن علیخان واز طرح دست چپ بعضی بہادران رخش شجاعت بر انگیختہ بر سر راہ دشمنان در امدند درہمین وقت خدیو افاق روی فیل مرکوب مقدس بطرف اعدا بدسگال گردانیدند بہادران ظفر پیوند بہ نیروے جرات واستقلال حضرت سایہ ذوالجلال بر اعادی حملہ بردند چون باد صرصر کہ بر خاشاک سبک روان شود جسارت کیشان را از پیش برداشتند و بہ تیغ تیز و سنان خونریز بسیاری از برگشتہ بختان را بخاک ہلاک افگندند سید عالم بارہہ را بمشاہدہ جوہر شہامت مجاہدان فیروزی لوا باد نخوت از سر بدر رفتہ و بازوے ہمت سست شدہ بگام فرار براہے کہ امدہ بود باز گشت لیکن ان سہ فیل مست عربدہ جو کہ پیش فوج او بود بدفع و منع بہادران و تیر و تفنگ رخ از عرصہ برنتافتند برہمان وتیرہ خیرہ پیش می امدند و ازان سہ کوہ پیکر یکے پیش امدہ بفیل مرکوب مبارک قریب شد چون ابر تیرہ بخورشید تابان نزدیک رسیدہ امد خدیو افاق کوہ وقار بحملہ ان سیہ مست از جا نرفتہ سر رشتہ ثبات و قرار از دست نگذاشتند درینوقت قراولی کہ در حوضہ بریکے از فیلان ہمراہ نشستہ بود باشارہ والا سواران فیل مست کہ باشارہ کجک محرک بود بچالاکی بندوق انداخت ان مقہور لیم مانند دیو رجیم کہ بشہاب ثاقب از اسمان فرود اید بر زمین افتاد و فیلبانان بادشاہی رسیدہ فیلبان چالاک خود نشاندہ ان فیل را در قید اطاعت اوردند وان دو فیل دیگر از قول ہمایون گذشتہ بجانب دست راست جنود مسعود حملہ بردند درین اثنا بلند اختر پسر محمد شجاع و چندے دیگر روی جسارت بر برنغار موکب فیروزی اوردند و ہم از رفتن فیلان مذکور و ہم از حرکت بلند اختر اثار برہمزدگی و انقلاب در موکب معلی رو داد درین وقت خدیو عدو مال باکمال شعار شجاعت و بیدلی سر رشتہ دانائی از کف ندادہ و پاے ثبات

افشرده بشاهزاده محمد سلطان و ذو الفقار خان که هراول بودند پیغام کردند که شما به جمعیت
خاطر و دل قوی در برابر غنیم بوده سر رشتهٔ کوشش و پایداری از کف ندهید این جسارت
کیشان محال اندیش را دفع کرده بکومک شمار سیده می شود و بعد ان به نیروی همت
خسروی روی فیل مبارک بجانب دست راست گردانیدند و به مدافعهٔ مخالفان توجه
نمودند و در خلال این حال فیلی که اسلام خان بران سوار بود بصدمهٔ بان رم کرده بر افواج
انطرف تاخت اکثر مردم ان سمت از جا رفته توفیق ثبات نیافتند درین اثنا خدیو عالم
رسیدند جنود فیروزی قول قوی دل شده قدم استقلال فشردند و بهمین دلیری و دلاوری
ان حضرت مجاهدان بهرام صولت مساعی جمیله بکار برده با اعدای تیره بخت اویختند
و بکوششهای دلیرانه سلک جمعیت انها از هم گسیختند درین دار و گیر شیخ ولی فرملی که
هراول بلند اختر بود با اکثر مردم کشته شد و دیگران زخمی شدند بلند اختر از مشاهده
اینحال برگشته خود را بمحمد شجاع رسانید خدیو فیروز بخت چون خورشید جهانتاب که بیک
تیغ کشیدن ساحت میدان سپهر را از هجوم نجوم پرداز د و مانند صبا که بیک وزیدن
صحن چمن را از خس و خاشاک پاک سازد بیک توجه عرصهٔ برنغار از غبار تسلط و استیلای
مخالفان پرداختند و بعد دفع ان مقهوران قرین عظمت و جلال متوجه پیش شده لوای
همت بدفع محمد شجاع برافراختند قدمی چند نرفته بودند که مکرم خان صفوی و عبد الرحمن ولد
نذر محمد خان و سنجر پسر اسد وردی خان از لشکر محمد شجاع جدا شده روی ارادت بلشکر
ظفر اثر اورده باحراز ملازمت چهرهٔ مباهات برافروختند همدرین اثنا مبشر اقبال مژده
نصرت رسانیده خبر فرار محمد شجاع سامعه افروز اولیای دولت گشت از گلشن عنایت
ازلی باد بهار مسرت و خوشدلی بر غنچهٔ خاطر بندهای عقیدتمند وزیده گل فتح و فیروزی
از نهال امید شگفت همای دولت بال سعادت کشوده شهباز حشمت اوج گرفت
زمانه تهنیت و دستکامی داد سپهر بشارت کامرانی فرستاد دهان تیر از خنده لبریز
نشاط گشت تیغ را زنگ غم از دل زدوده شده کمان ابروی ناز بالا کشید سنان قدر
عنای برافراخت نقارهٔ شادیانه و نشاط بر پشت فیلان و اسپان بنوازش
در امدنای بنوای دلکشای بهجت و کامرانی بلند گردید و از صدای کوس کرنای
و خروش نفیر طنطنهٔ عظمت و جلال بگوش گردون رسید بالجمله باوجود تفرقهٔ لشکر و به هم

خوردگی افواج ظفر اثر و ظهور انواع نفاق منافقان[1] واقعه طلب و چندین فتور و چشم زخم
عظیم محض بمیمنت تائید ربانی و حسن ثبات قدم و نیروی همت خاقانی چنین فتح نمایان که طراز
فتوحات آسمانی و عنوان مآثر کامرانی تواند بود نصیب اولیای دولت گردید شجاع دیده
بخت بهزاران خسران و ناکامی و خذلان و بدسرانجامی با پسران خود و الله وردی خان راه فرار
پیش گرفت دار و بنگاه و اکثر اسباب تجمل او بتاراج افواج ظفر پناه رفت و تمام توپخانه
و بیشتر فیلان بزرگ و نامی و یک صد و چهارده توپ بقید ضبط در آمد خدیو جهان بعد چنین فتح
شگرف که فی الحقیقت بی منت سپاه و لشکر و مشارکت کوشش خدمت گر و شان دست
داد روی نیاز بدرگاه ایزد نصرت بخش نهاده سپاس مواهب نامتناهی الهی بجا آوردند
و با جنود مسعود از لشکرگاه غنیم که نزدیک تالاب موضع کهجوه بود گذشته منزل آرای اقبال
شدند جمعی از عساکر نصرت مآل بپاسلیقی شاهزاده محمد سلطان بتعاقب شجاع تعیین نموده
حکم فرمودند که بمراسم تکامشی پرداخته هیچ جا او را مجال اقامت و درنگ ندهند
و تا اقصای بنگاله ساخته ولایات شرق از خار وجودش پاک سازند بعنایت یک عقد
مروارید که بپوشش اقدس پذیرای سعادت بوده باد و پته که بر کتف مبارک داشتند
بشاهزاده مرحمت شد شاهزاده بهمان ساعت پیشتر رفته منزل گزید تا بیست و ششم
اثناه دران منزل مقام شد و معظم خان که بعد رهائی از قید تا امروز بمنصب سربلند شده
بود بمنصب والای هفت هزاری و هفت هزار سوار و انعام ده لک روپیه نقد و
عطای خلعت خاص و فیل خاصه با ساز نقره و جل زربفت و سپر و شمشیر مرصع
مشمول مراحم گوناگون گردید و دیگر بندهای درگاه باضافه مناصب و عطای فیل
و اسپ و خلعت خاص و خدمتگاران حضور مقدس بانعام سی هزار روپیه سرافرازی
یافتند درین وقت راجه جی سنگه از وطن آمده پانصد مهر و یک هزار روپیه نذر گذرانیده
غبار آستان سلطنت صندل ناصیه دولت خود ساخت بیست و هفتم از نواحی
کهجوه کوچ کرده بساحل دریای گنگ به نزول اقدس نور پذیر فته مودند تا سلخ این
ماه دران مکان اتفاق اقامت افتاد معظم خان و ذوالفقار خان و اسلام خان
و داؤد خان و فدائی خان و کنور رام سنگه و راجه اندرمن و رای بهادر سنگه هاده و رای

(۱) منی الفان؟

امرسنگه چندراوت و احتشام خان و فتح جنگ خان و اخلاص خان خویشگی و خواص خان و یکه تاز خان و رشید خان لودی و فیروز خان بارهه و سید شیر خان بارهه و سید مظفر خان بارهه و زبردستخان و علی قلی خان و قزلباش خان و سکندر روهیله و کارگر خان و دلاور خان و نیک نام خان و نیاز خان[1] و قادر انصاری و گروهی دیگر از مردم کاری و دلیران عرصه جانسپاری بتعاقب شجاع بهمراهی شاهزاده تعیین شدند حضرت خدیو عالم انان مکان غره جمادی الاول سنه ۶۹ عنان عزیمت بسمت اکبر اباد برتافتند و در نزدیکی کوره بعرض والا رسید که سید قاسم بارهه که از طرف داراشکوه قلعه دار اله اباد بود بموجب نوشته داراشکوه بشجاع ملاقی شده رفاقت اختیار نموده سید عبد الجلیل برادر خود را در قلعه مذکور گذاشته بود بعد هزیمت یافتن شجاع سید قاسم یلغار کرده داخل قلعه مذکور گردید چون شجاع در نزدیکی قلعه رسید هر چند تلاش کرد که قلعه متصرف خود درآورد سید قاسم درین باب تن نداده بمقتضای زبانه سازی فی الجمله مدارا کرده قول و قرار گرفته امده ملاقات نموده مرخص شده باز بقلعه رفت چون خبر امدن شاهزاده محمد سلطان و معظم خان شنید از صدمات صولت سپاه ظفر پناه حصار عافیت برخود تنگ دیده عطی بخاندوران که از کومکیان شاهزاده بود و پیش ازین بتسخیر قلعه مذکور تعیین شده بود متضمن عجز و نیاز نوشته و مشار الیه خط مذکور در عرضداشت او از نظر شاهزاده گذرانید شاهزاده این معنی را بدرگاه والا معروض داشت ازانجا که عذر نیوشی و پوزش پذیری خاصه ذات ملکی صفات است فرمان والا صادر گشت که خاندوران بصوبه داری اله اباد قیام دارد و سید قاسم را روانه درگاه والا گرداند و نیز فرمان جهان مطاع بنام داؤد خان بصدور پیوست که بعد رسیدن در پتنه بصوبه داری بهار متصرف باشد چون اخبار رسیدن داراشکوه از ملتان بسمت گجرات بقصد شورشی متواتر بعرض والا رسید بداعیه دفع داراشکوه و تادیب و تخریب مهاراجه جسونت سنگه که بتازگی مصدر شوخی و بی اعتدالی و حرام نمکی گردیده بعد قطع منازل در فتح پور نزول اجلال فرمودند ازین منزل محمد امین خان میر بخشی با فوجی از امرای نامدار برای تنبیه مهاراجه که اراده پیوستن بداراشکوه

---

[1] مبارک خان

داشت تعین شد و رائے رایسنگه برادرزاده مهاراجه را بخطاب راجگی و عنایت فیل با ماده و شمشیر مرصع و نصتاره و انعام یک لک روپیه و از اصل و اضافه بمنصب چهار هزاری و چهار هزار سوار سر افراز فرموده همراه محمد امین خان تعین فرمودند و رایات عالیات نیز از انجا نهضت فرمودند *

در بیان بقیه حقیقت تعاقب افواج قاهره و آمدن دارا شکوه از تهته بجانب گجرات

درزمان بودن ملتان اولاً صف شکن خان بعد ان شیخمیر و دلیر خان بتعاقب دارا شکوه تعین شده بودند این هر دو لشکر در قصبه جنجی[۱] و اهن باهم پیوسته چند روز مقام کردند و از انجا خبر رسید که دارا شکوه از بهکر گذشته بست و پنجم محرم در سکهر نزول نمود و ازین منزل تا سکهر شصت و سه کروه باین روے آب و قریب صد کروه از انطرف دریا فاصله دار و شیخمیر و دلیر خان و قباد خان از آب گذشته بجانب سکهر روان شدند و صف شکن خان باکومکیان خویش ازین طرف دریا راهی گردید و شیخمیر بعد قطع منازل پنجم صفر و از ده کروهے سکهر رسیده بسبب کثرت بیشه و تراکم اشجار خار دار و مراحل دشوار گذار دواب بسیار تلف شد و لشکریان تعب و آزار کشیدند درین منزل خیمه و بار واذوقه نرسید ششم ماه مذکور در سکهر رسیدند و صف شکنخان سه روز پیشتر در بهکر رسیده بود ظاهر شد که دارا شکوه لحمال و اثقال و پردگیان با برخی از خزانه و طلاء آلات بقلعه در اورده بسنت خواجه سرائے را معه عبد الرزاق بحراست قلعه گماشته توپ خانه و بند و قچی و دیگر لوازم قلعه داری در انجا گذاشته سلخ محرم روانه پیشتر شده براه بیشه و جنگل درخت بریده راه ساخته میرود داؤد خان و شیخ نظام و دیگر نوکرانش قریب چهار هزار سوار از نواحی بهکر از وجدا شده امد چنانچه داؤد خان براه جیسلمیر بسمت حصار فیروزه که وطن اوست رفت و دیگر مردم بصف شکن خان ملحق شدند و خان مذکور انجماعه را استمال نموده روانه

---

(۱) جهجهی *

حضور پرنور گردانید چون شیخمیر بعد رسیدن در سکهر یک روز مقام کرده پیشتر روانه
شد از تقریر زمینداران ظاهر گشت که از بست و پنج کروهے سکهر راهی بجانب قندهار
جدا می شود داراشکوه میخواهست که روانه قندهار شود نوکرانش همراهی نکردند و زوجه او
نیز راضی نگشت ناچار عنان عزیمت بجانب تهته انعطاف نمود ازینجهت شیخمیر بجلدی
ازانجا روانه شد و صف شکن خان بعد از بند و بست بهکر و مقرر کردن اغرخان عرف
امام قلی بفوجداری انجا و فوج علی بیگ را بفوجداری سکهر پنجم صفر از بهکر روانه شده
دوازدهم سیزده کروهے سیوستان رسید و نوشته محمّد صالح ترخان فوجدار و قلعه دار
سیوستان بخان مشار الیه رسید که داراشکوه پنج کروهے قلعه رسیده شما خود را
زود رسانیده کشتیهاسئے خزانه اموال و اشیاسئے اوراکه عقب می اید بر کنار
دریا سد راه شوند لهذا خان مشار الیه هزار سوار برق انداز و بان و شترنال و جمعی
بیلدار و سقاو فرستاد که نزدیک بقلعه جاسئے که عرض دریاسئے کمتر بوده باشد بر کنار
مورچال بسازند و توپها نصب ساخته بانداران و توپ اندازان را جا بجا بنشانند
و خود بسرعت کوچ کرده سه کروهے محاذی لشکرگاه داراشکوه نزول نموده مترصد
کشتیهاسئے غنیم بود و بمحمد صالح نوشت که ازانطرف کشتیها بفرستد و خود از قلعه
برامده توپ و تفنگ انداز د درین اثنا خبر رسید که داراشکوه بمقام کرده دران روز
مصلحتے کرده بود نیز موقوف ماند روز دویم که داراشکوه کوچ کرد و کشتیها نمودار شد
مخالفان از خبر رسیدن صف شکن خان کشتی ها را ازانطرف دریا روانه ساختند صف
شکن خان توپخانه بادشاهی راکه بر کنار دریا نصب شده بود رها کنانید لیکن از جهت
مسافت بعید کارگر نشد و کشتیها بے ممانعت از طرف قلعه عبور نمود محمّد صالح توفیق
خدمت گذاری نیافت اگر محمّد صالح سد راه می شد داراشکوه را عبور ازین جا
مشکل می بود چون عنقریب شیخمیر نیز میرسید اغلب که داراشکوه گرفتار میگردید
لیکن ازانجا که برامد هر کار در وقتے معین و حصول هر مطلب باز بسته بزمانے
مقرر است از محمّد صالح کوتاهی بوقوع امده القصه چون داراشکوه بدعاقبت
کشتی عافیت ازان گرداب خوف و موج خیز بساحل نجات رسانید و از کریوه سیوستان
که محل بیم و مکان هلاکت بود عبور نموده در تهته رسید ازین طرف دریا صف شکن خان

وازان طرف دریا شیخ میر و دلیرخان نیز در تهته رسیدند و داراشکوه از خبر رسیدن انها در تهته نتوانست اقامت ورزید بست ونهم صفر از دریا عبور نموده بسمت گجرات روانه شد صف شکن خان بر دریا پل بسته هفتم ربیع الاول انطرف رفته منزل نمود و درخلال این حال فرمان عالیشان بنام شیخ میر و دلیرخان وارد گشت که ترک تعاقب داراشکوه نموده روانه حضور شوند جمیع امرا باهم مشورت کردند که درین یورش لشکریان تعب کشیده اند و مرکوب و باربردار اکثرے تلف شده و در خزانه زیاده از یک ماه زر موجود نیست و راهی که داراشکوه رفته جول و بیابان بی اب و ابادانی است درین صورت ازینجا معاودت نموده روانه حضور باید شد ازینجهت از همان جا عنان عزیمت برتافتند و زبانی جاسوسان شنیدند که داراشکوه هشتم ربیع الاول سی کروهی تهته بسمت گجرات بکنار جول رسیده چون درین سال بسبب کمی باران تالابها بی آب بوده در دو سه منزل از کمی اب اکثر لشکر داراشکوه دواب تلف گردید حقیقت جول انست که نوعی شورستان واقع شده که تا چهل کروه بر کنار دریای شور اب شیرین اصلا نیست و بواسطه قرب دریا نوعی خلاب است که دواب عبور نمیتوانند کرد القصه شیخ میر و صف شکن خان معاودت کرده ششم (۱) ربیع الثانی به بهکر رسیدند و نظم و نسق آن دیار نموده جمعی از عساکر و دواب و الات توپخانه همراه اغرخان فوجدار بهکر گذاشته هشتم ماه مذکور ازانجا روانه درگاه حضرت والا شدند و قباد خان بموجب فرمان والا بصوبه داری تهته قیام ورزید *

---

(۱) هفتم *

فهرست اغلاطے چند که در حین انطباع سرزده

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۱۲	سوزس	شورش
۱۶	۲۱	خواهش	خراشش
۴۵	۱۷	به و	برو
۴۶	۴	داوان	فراوان
۵۷	۱۰	بجی کرد	نمی کرد
۵۹	۱	جانور	حالور
۶۱	۷	بخدوم	بمخدوم
۷۰	۴	هرگوبیند	هرگوبند
۷۸	۱۷	کردارد	کم دارد
۹۸	۷	ساعت	سیاحت
۹۸	۱۸	بھ	بہ
۱۰۲	۱۳	نمی گردد	می گردد
۱۱۳	۱۸	نهجنگ	بهجنگ
۱۷۰	۲۲	میتحزید	میخزید
۱۷۱	۱۵	دازر	دار
۱۸۸	۲۵	بیبک	ایبک
۲۰۸	۲۰	کوداں	کور وان

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۲۵	۸	استحفاف	استقفاف
۲۲۶	۸	پاہانہ	بہانہ
۲۳۶	۲۴	سوہنت	سوبیت
۲۶۸	۲۱	بروهزا	بدو هزار
۲۸۴	۲۵	ترهله	نزهله
۳۰۱	۱۵	فران	فرمان
۳۱۰	۷	کال	کابل
۳۱۵	۱۱	نموهن	نمودن
۳۲۱	۱۹	پورن کل	پورن مل
۳۳۷	۱۷	هربانه	هریانه
۳۳۹	۱۴	یلیجا	یکجا
۳۴۳	۵	نفیل	التفیل
۳۴۳	۲۰	جسب	بحسب
۳۵۴	۲۱	قلعه تعمیر	تعمیر قلعه
۳۶۵	۲۴	کراه یافته	راه یافته
۳۷۹	۱۳	دررزمگاه	در رزمگاه
۳۹۰	۴	دانشِ بیربل	دانش در بیربل
۳۹۴	۱۴	طن	باطن
۳۹۴	۱۴ و ۱۸	محمد خاشم	محمد هاشم
۴۱۳	۲۴	میرزا جان	میرزا خان
۴۶۲	۱	زو	زرد
۴۸۰	۲۴	شدن	زنان
۵۳۴	۱	هرون	بیرون
۵۳۴	۱	ازدن	ازدل

فہرست اسمائے مردمان و بلاد و قلعجات و آبہا وغیرہ کہ در کتاب خلاصۃ التواریخ مذکور شدہ اند بترتیب حروف ہجا۔

الف

ب

پ

چ

د

ز

س

ش

غ

ن

و

Apparently it does not seem difficult to publish an old manuscript, but those who have an experience of it know the difficulties to be met with in the acquisition of various manuscripts, perusal of bad handwriting and correction of clerical mistakes, when the transcribers of ancient times were not bound to give dots and *markaz.* The time and patience required for reading several manuscripts hardly needs any comment, specially when the editor undertook to do it during his leisure hours. I fully realize that the magnitude of work was beyond my individual labour, and its accomplishment would have been almost impossible, especially when five different manuscript copies have been used in the collation of this book, had there not been the valuable assistance of my relatives and friends who have a taste for history. I therefore feel it my duty to express my thanks individually to them. My best thanks are due to Pir Wilayet Shah, B.A., B.T., Assistant Master, Anglo Arabic High School, Delhi, and Maulvi Ashfaq Ali, Munshi to the Superintendent, Muhammadan and British Monuments, Northern Circle, for their valuable assistance, and I also acknowledge my indebtedness to my brothers Hafiz Muhammad Hasan, B.A., Maqbul Hasan, Fazal Hasan and Bashir Ahmad Hashmi, who assisted me in comparing the manuscripts, reading proofs and preparing index. I should not omit to mention the name of my revered father Maulvi Shariat Ullah, and my elder brother Maulvi Abrar Hasan, Secretary, Hewett Muslim High School, Moradabad, who by their vast learning and sagacity solved many difficulties for me. The fact is that it was the wish of the Providence to get this book published through my efforts, otherwise I do not feel myself in any way equal to the task.

Apology.

I began to work upon the book in the month of June 1917. Although the correction of the manuscript did not take much time, and it was expected that it would be out of the press by the end of that year, yet some unforeseen and extraordinary difficulties had to be encountered in printing, disappointing me many times in its very publication. Owing to these reasons I express with regret that it could not be printed so nicely as desired, and mistakes which are inseparable from lithograph crept in, notwithstanding that no pain was spared in proof reading. It is, however, expected that the readers would take into consideration my difficulties, and overlook the defects in the publication.

DELHI,
11th August, 1918.

ZAFAR HASAN, B.A.

Part I.—The geography of India during the reign of the emperor Aurangzeb.

Part II.—The history of the rajas of India from the time of Raja Judhishtar Pandu to the reign of Rai Pithura, better known as Raja Pirthiraj.

Part III.—The history of the Muhammadan emperors from the time of Nasir-ud-din Subuktagin until the reign of the emperor Aurangzeb.

The first part is the most valuable portion of the work. It begins with a description of Hindustan, its products and inhabitants, and proceeds with an account of its geography as known during the reign of Aurangzeb. The 18 *Subas*, into which the *Mughal* empire was then divided, have been treated separately at some length, with the description of their chief towns, manufactures, interesting localities and buildings and the courses of rivers. It also enumerates the *Sarkars* and *Muhals* of these *Subas* and gives their revenue returns supplementing the Ain-i-Akbari with new and original information. The account of the Panjab, particularly that of Lahore and the Sarkar of Batala, to which the author belonged, deserves especial mention, containing very minute detail based on his personal knowledge.

The second part, which comprises the narrative of the *rajas* of India, especially the rulers of Delhi, giving a list of their names and a short account and the period of their reigns, has its own importance. This is perhaps the first published Persian work, which deals with the early history of India, although the events of this period are generally of legendry nature.

The third part also is not without some interest. A greater portion of it has been borrowed from other historical works, a list of which has been given in the preface, but the copious account of the contest between Aurangzeb and his brothers supplies some additional information, and may be considered as reliable on the ground that it was written on the personal information of the author. Khulasat-ut-Tawarikh is probably the first ancient published history, wherein the narrative of the Muhammadan emperors has been written by a *Hindu*. As there are reasons to believe that it was not composed under the court influence, it may be considered as the best source of informtion to the students of history, indicating the opinion of a *Hindu* historian some 250 years hence about the Muhammadan emperors and particularly his contemporary emperor Aurangzeb.

to the college authorities particularly Maulvi Abdul Rahman, the Arabic professor, for permitting me to use it for the collation of the book.

The Author.

Nothing is forthcoming about the author from the text, which does not contain even his name. The book begins with a long preface wherein the author has stated the reason for its compilation, its name and date, and has also given a long list of Persian and Sanskrit historical works, which supplied material for it, but he has been contented with mentioning only so much about himself, that since his age of discretion he had been in the service of the nobles and officers, who were entrusted with the management of the state, in the capacity of a *Munshi* or scribe of letters (*vide* page 6). The transcribers have, however, given his name as Sujan Rai Bhandari of Batala in the endorsements at the end of manuscripts. Nos. II., III., and IV. Professor Dowson (Elliot's History of India, Volume VIII., page 5) has read this name as Subhan Rai and Batala as Patyala. As the date of composition is recorded not only in Hijra and *Julus* years of Aurangzeb but also in various other *Hindu* eras, it may be presumed that the book was written by a *Hindu*. It is, however, an admitted fact that the author of this work was Sujan Rai of Batala. Now the point at issue is as to why he preferred to conceal his name, although he ought to have given it in the preface according to the usual practice. Apparently it seems that Sujan Rai was only an ordinary and unknown person, who could not expect that his name would add to the popularity of his production, nor does he appear to have desired any fame or honour by it. His object, on the other hand, was evidently to express the truth which is the ideal of a historian. Under these circumstances we can conclude that his statement is mostly unbiased and based on facts, particularly in the case of the accounts of the reign of Aurangzeb, of which he might be conceived an eye witness.

The scope of the book.

The Khulasat-ut-Tawarikh was written in the 40th year of the reign of Aurangzeb, corresponding to 1107 A. H. (1695-6 A. D.), and the author spent some two years in its compilation. It is chiefly a history of Delhi, wherein the narrative of all its *rajas* and *sultans* has been related from the very beginning of its foundation in the time of Judhishtar until the period when this book was written. Other monarchies have also been briefly dealt with at the time of their final absorbtion in the *Mughal* empire.

It is written in elegent Persian, replenished with metaphors and quotations of appropriate verses. As regards the subject matter the book may be divided into three parts.

The transcriber seems to have been a *Hindu*, as he did not know the exact Hijra year. The year of the reign of the emperor Akbar Shah II. appears to have been omitted by oversight.

At the lower margin the number of leaves contained in the manuscript is written as follows.

"Total 63 juze (1 juz = 8 leaves) and one leaf."

This manuscript also belongs to me and was purchased at Lucknow.

III. The third manuscript is of 495 leaves, size $8\frac{1}{2}''$ by $5\frac{1}{2}''$ with 14 lines to a page. It is written in *Nastaliq* characters, but the date of transcription is obliterated. The endorsement from the transcriber at the end runs as follows.

"It (the book) is completed and my engagement is over. The book Khulasat-ut-Tawarikh was finished at noon on Friday, the 19th Jamada I., the year . . . ."

This manuscript also belongs to me and was procured at Moradabad through my elder brother Maulvi Abrar Hasan.

IV. The fourth manuscript is written in *Nastaliq* characters. It is worm eaten but is complete. It is of 282 leaves, size $11\frac{1}{2}''$ by $7\frac{3}{4}''$ with 20 lines to a page. The endorsement at the end, which does not bear the date of transcription, runs as follows.

"The book Khulasat-ut-Tawarikh of *Munshi* of *Munshis* Sujan Rai Bhandari, the resident of Batala, who was accomplished in Hindi, Persian and Sanskrit, is finished."

This manuscript belongs to Sayyid Ahsan Shah, the *Rais* of Sardhana, District Meerut, and *Tahsildar* of Gonda, who evinced his great interest in the publication of this book by kindly lending me his manuscript, for which I am much indebted to him.

V. The fifth manuscript is incomplete and goes down only as far as the deposition of the emperor Shah Jahan (see page 490). The first three pages are also missing. The number of the existing leaves is 308 of the size $10\frac{1}{2}''$ by $6''$. The number of lines in a page is not fixed. In nearly first half of the book it contains 18 or 19 lines per page, but later on the number of the lines increases until it reaches to 24 or 25 to a page at the end. The manuscript is written in *Shakasta*. It belongs to the library of the St. Stephen's College, Delhi, and I am much obliged

noted above I may say that it is most reliable of all the MSS. hitherto noticed by historians.

The style of its transcription is not without some interest; each of its pages has been divided into two parts which are written diagonally while at the centre and its upper and lower ends are two lines running cross-wise in the usual fashion. The number of the lines in each page range from 35 to 38. It contains 273 leaves of the size $11\frac{1}{2}''$ by $8\frac{1}{2}''$. The first ten leaves of the original MS. seem to have been lost but subsequently copied and added. The ninth leaf is, however, to be found at the end among a few others, which do not form part of the real work, and thus there are only nine original leaves which are missing. The date of the MS. written at the end runs as follows.

"Finished on Sunday, the 9th Rabia II. of the first year of the reign of Muiz-ud-din Alamgir II., the king and champion of faith, corresponding to one thousand one hundred and sixty eight Hijra when one *ghari* had passed from the night. It (the book) is completed and my engagement with it is over. *Verse.*

O reader, do not be so angry with me if any mistake has been committed in the book."

This MS. belongs to me and was purchased at Delhi.

II. The second manuscript, written in *Nastaliq* characters, is in a well preserved condition. It contains 505 leaves, size 9″ by 6″ with 15 lines to a page. At the end is the following endorsement containing the date of the manuscript.

"This book, named Khulasat-ut-Tawarikh, written by *Munshi* of *Munshis*, Sujan Rai Bhandari, the resident of Batala, in the Province of the Panjab, was finished on Saturday, the 26th of the month of *Shaban* the year *circa* one thousand two hundred Hijra and the . . year of the august reign of the emperor Abkar, son of His Majesty Shah Alam, the king champion of faith, and during the time of Maharaja Dhiraj Raj Rajindar Siri Savai Jagat Singh Bahadur in the town of Sawai Jaipur. *Verse.*

From him, who reads it, I am expectant of prayer, as I am a sinful creature.

Samwat Raja Vikramjit one thousand eight hundred and sixty four."

"May God reward them that they have helped those who had no friends or helpers."

Collation of the book.

It is most essential for editing an old book that it should be collated with various and different MSS., which are not supposed to have been transcribed from one and the same copy, and which should at the same time be old and correct. I had this principle in view, and by the grace of God was successful beyond expectation in my attempts, for I could procure five manuscript copies of this old and rare historical work. Different readings of these MSS. have, however, been copied in the foot-notes, while the text has been marked with the letter " ں ". Other historical works have also been referred to, and a list of them has been attached at the end of this introduction.

Manuscripts

A brief description of the five manuscript copies, used in collation of this book, seems necessary for the information of the readers.

I. One of these MSS. has special distinction. The Khulasat-ut-Tawarikh, as it will be known hereafter, was written in the 40th year of the reign of Aurangzeb, and it goes down to the accession of this emperor and the account of his pursuit of Shah Shuja and Dara Shikoh. But it is strange that all the MSS., so far known to the historians, except the one under notice, contain at the end a brief account and the date of the death of Aurangzeb written abruptly in a few lines. Professor Dowson (Elliot's History of India, Vol. VIII., p. 5) in his review on the Khulasat-ut-Tawarikh has mentioned this fact, and he is of opinion that it is an insertion from a transcriber who added it in a very early copy, and later on it was repeated in the copies made therefrom. Three of my manuscripts also contain this insertion which I translate from No. II.

" At last after the management of affairs on the auspicious day of Friday, the 28th Zulqada of the year 1118 A. H., three hours after dawn, his majesty the king having paradise for his resting place filled the cup of his life (died) at the age of 91 years 17 days and 2 hours, the period of his reign being 50 years 2 months and 28 days. This event happened at the city of Ahmadnagar, in the Deccan."

It was this manuscript which was first obtained. It is written in *Shakasta* or running hand, and has been partly worm eaten, but it is complete and comparatively old and correct. Taking in view the fact

INTRODUCTION.

Innumerable thanks to the glorious God, who, with the word "Kun" (let it be) brought all the earthly and celestial creatures into existence, and infinite praises to him (the Prophet), who is endowed with excellent qualities, and in whose favour God said, "Had it not been for thy sake, I would not have created the earth and heaven."

The Khulasat-ut-Tawarikh was first brought to my notice by its references in Asar-us-sanadid, the well known book of Sir Sayyid Ahmad Khan on the Archæology of Delhi. It was after a long search that I could procure a manuscript copy of it, and on perusal I found it so important and interesting that I conceived its publication highly desirable. I was, however, conscious of the difficulties to be met with in such an undertaking, and knew that its accomplishment was beyond my resources, but "When God intends a thing to be done He provides means for the same." I represented the matter to the Hon'ble Mr. W. M. Hailey, C.S.I., C.I.E., I.C.S., the Chief Commissioner, Delhi, who is well known for his keen interest in the history and literature of India, and submitted the manuscript for his examination. He listened to my requests with great concern, and encouraged me in the publication of the book with the promises of his valuable help. He was pleased to write a letter to Jaipur State asking the *Darbar* to permit me to use the manuscript copies of the book available in the State library. The reply received from the State was very favourable, but in the meantime I had the good fortune of securing a few other MSS., and so I did not deem it necessary to utilise the *Darbar's* liberality, in which case there was a likelihood of an interruption in the performance of my duties. I also communicated this proposal to Sir John Hubert Marshall, Kt., C.I.E., etc., Director General of Archæology, who was then in Kashmir, and requested him to favour me with his help and advice. The reply from the latter officer was very encouraging, and last year when he visited Delhi on his winter tour he was pleased to examine all my MSS., and favoured me with valuable criticism and esteemable suggestions. I must admit, that without the sympathy and encouragement from both these gentlemen, I would not have entertained the idea of such an undertaking rather than accomplishing it. I take this opportunity to offer my most sincere thanks to them for the kindness they have ever shown to me, although I am conscious of my inability in giving a full expression to my sense of gratitude. *Verse.*


LIBRARY
JUN
4
979
UNIVERSITY
OF T

THE

KHULASATU-T-TAWARIKH

BY

SUJAN RAI BHANDARI

OF BATALA

EDITED BY

M. ZAFAR HASAN, B.A.,

ASSISTANT SUPERINTENDENT, ARCHÆOLOGICAL SURVEY OF INDIA.

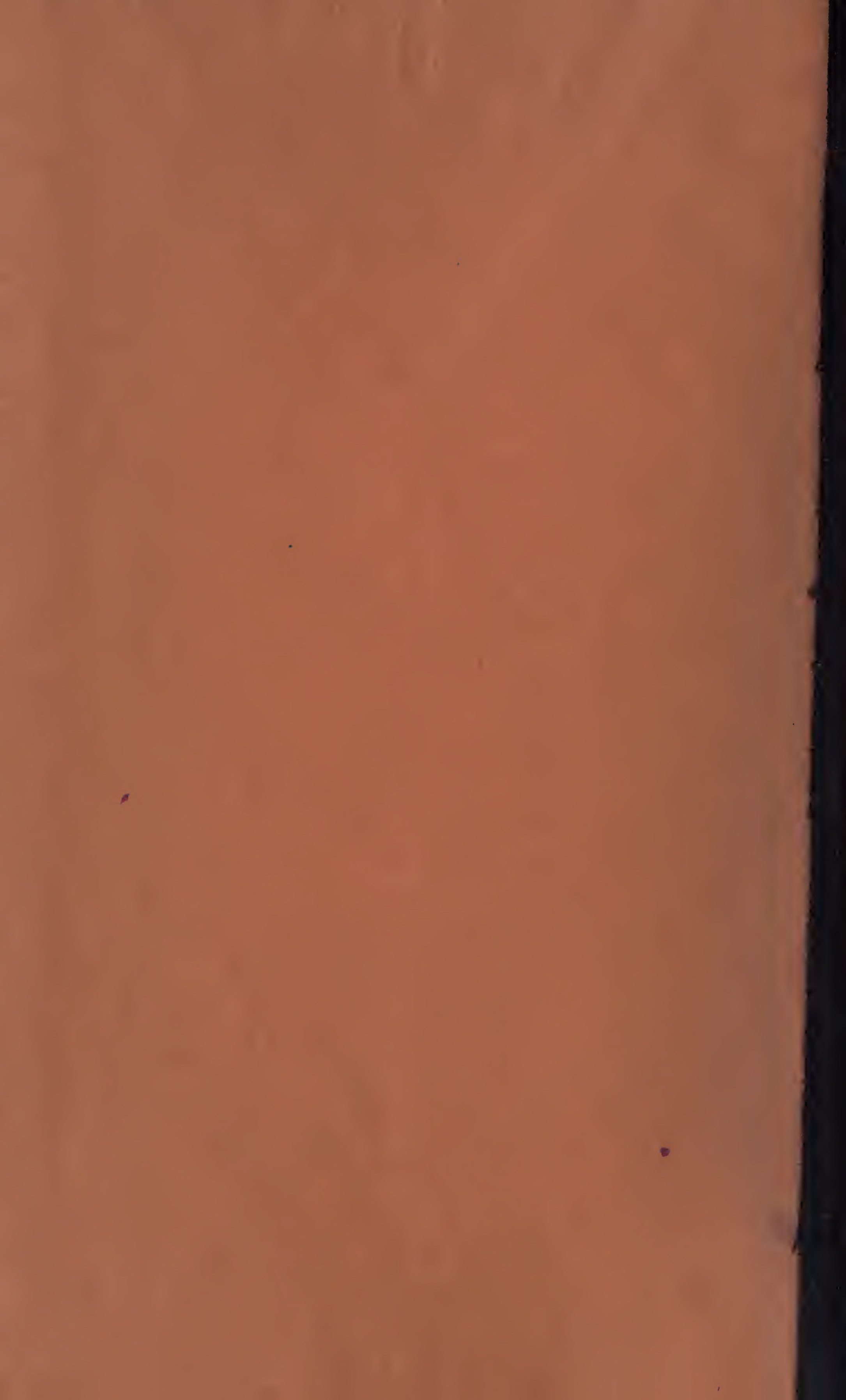
DELHI

PRINTED AT J. & SONS PRESS

1918

English Title Page printed at I. M. H. P., Delhi

To be had of Maulvi Abrar Hasan, Sambbli Gate, Moradabad (U.P.)






UNIVERSITY OF TORONTO
3 1761 00115366 7